UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226198
UNIVERSAL
LIBRARY

UnEven Page Numbers within the book only

The History of Aboul Feda
from the Creation to A. D. 1328
Translated from the Arabic.

2 Kholasatal Akhbar (abridged) from
A. D. 1329 to 1629. Translated from the Persian

3 An appendix Containing the History
of the east of the last three hundred years
Compiled from various Authors.

4 Chronological Tables translated from
Hamyah Ishahany Kavamany
and other Arabic Authors by
Mowlowee Kareem uddeen

(Price of the first Vol.)

یہہ کتاب تاریخ کی شامل ہی تاریخ ابوالفدا کو جو حضرت آدم ع سی سات سو
انتیس ۲۹ برس تک ایک تاریخ ہے

۲ اور خلاصۃ الاخبار کو سنہ ۷۲۹ سے سنہ ۹۳۰ ہجری تک

۳ اور ایک تتمہ اسمین ہے جو مختلف مصنفوں کی کتابوں سے آخر تین صدی کی تاریخ اوسمین لکھی گئی ہے

۴ ایک جدول بھی اسمین ہی جسمین ہر ایک بادشاہ مندرجہ کتاب ہذا کا حال ہے
وہ جدول حمزہ اصفہانی اور رقمی وغیرہ کی کتابون سی بنائی گئے ہے

باہتمام سید اشرف علی مطبع العلوم مدراس ۱۱ ع

دیباچہ ترجمہ تاریخ ابو الفدا کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد اور صلوٰۃ کے کریم الدین جو کہ ایک ادنےٰ خدام طلباء مدرسہ دہلی کا ہی سب ارباب ہنر اور سیاحان تواریخ و سیر — اور طالبان حالات رہ نوردان جادہ اعتبار — اور واقفان اخبار اقطار کی خدمت مین یہہ عرض کرتا ہی — کہ اُن فواید و عواید کا ذکر کرنا جو موجب تحریص و ترغیب فن تواریخ کے ہین موجب طوالت کا ہی اور طوالت باعث ملالت طباع مستقیمہ کی ہوتی ہی اسلئے وہ چھوڑ کر چند کلمہ عامتہ الورود جنسے عبارت سبب تالیف ہی اور جنکا جاننا اہمیات سے قبل پہر ہنے اور ملاحظہ فرمانے اس کتاب کے ہی لکھہ کر بلا تکلف سمع خراشی کرتا ہون — مختجب نرہی کہ یہہ کتاب فن تواریخ کی زبان عربی مین بہت صحیح اور معتمد اور درجہ اعتدال پر ایسی کمیاب تہی کہ ہندوستانی بسبب نہ دستیاب ہونے یا عدم شیوع اس کتاب کے اسکے فواید فواید سے بے بہرہ تہے اِن ایام مین جو چند فنون اہمیہ کا ترجمہ زبان اُردو مین

سکرٹری سوسایٹی نے چھپوا کر اونکی اشاعت تامہ کرکے رواج دیا ہی اسواسطے
صاحب والامناقب اسپرنگر صاحب بھادر پرنسپل مدرسہ دہلی سکرٹری سوسایٹی
اُردو دام اقبالہٗ نے جو کہ عالم کامل — اور بے عدیل فاضل ہین — اور ان
صاحب کو چند السنہ متفرقہ مثل عربی — اور فارسی اور لٹینی — اور یونانی
— اور جرمنی — اور فرانسیسی — اور انگریزی اور ناگری وغیرہ مین قدرت
کاملہ اور ان السنہ مذکورہ کے کُتب پر بھی نگاہ تامہ ہی اسلئے ہر ایک فن کی
کتابون سے جو السنہ مزبورہ مین اونکی دستیاب ہوتی ہین فواید بے بہا آپ
بھی اُٹھاتے ہین اور اونکی ذات سے خلق اللہ کو بھی بہت فائدہ ہوتا ہی
— اور شایق ہر ایک کتاب کمیاب کے ایسے کہ جس جائے کہین چار کتابین
کسی فن کی پائین دو ہین دیکھنے جائین بن سکے تو ایک آدہ لے ہی آئین
خصوصاً ہمارے ایام مین ان صاحب نے کُتب قدیمہ اور متاخرہ کو تلاش
بسیار پیدا کیا — اور رات دن تمام ہمت اشاعت علوم مشکلہ — اور فنون

معضلہ مین سرگرم رہتے ہین چنانچہ یہہ تواریخ المختصر فی احوال البشر
تصنیف کی ہوئی ابو الفدا اسمعیل کی ہی جسکا حال مفصل مین آگے لکھہ کر عرض
کرتا ہون صاحب ممدوح کے پاس تہی اس احقر العباد بندہ کمترین کریم الدین
کو ارشاد کیا کہ اگر تو اس کتاب کا ترجمہ زبان اُردو مین کرے تو کہ مہ دفعتہً
اس سے فایدہ اُٹھا سکین کمترین نے بسر و چشم قبول کیا اور درمیان سنہ ۱۸۴۶
عیسوی کے یہہ ترجمہ طیار کیا

بیان ہے حال ابو الفدا کا

واضح ہو کہ ملک مؤید اسمعیل یعنے ابو الفدا بیٹا ملک الافضل علی بن ملک
المظفر محمود ابن ملک المنصور محمد ابن ملک المظفر عمر ابن شاہنشاہ بن ایوب

ایوب بن شاذی ابن مروان — بادشاہ ملک حماۃ کا ہی یہہ بادشاہ فضلا
اور علما کی خدمت کما ینبغی کرتا تہا اور سخاوت اور شجاعت مین نامی اور
تدبیر ملک اور سیاست مدنی اور نسق و بست لشکر مین شہرہ آفاق تہا —
اور فضیلت اور حلم اور رحم اور عدل اور انصاف مین یکتا اور درمیان
خلق اللہ کے خیرخواہی اور رعیت پروری مین یکتا — اور علم و ادب کو
بہت دوست رکہتا تہا علم ریاضی اور علوم متعارفہ متداولہ مین کامل تہا
اوسکی تصنیفات سے سوائے اس تاریخ کے اور کتابین بہی بہت ہین مدت
دراز تک ملک حمات کی سلطنت کرتا رہا رعیت اوس ملک کی اوسکی شکرگذاری
مین رہتی تہی شعرا اوسکے وقت کے ہمیشہ اوسکے دربار سے انعامات گران
بہا پاتے تہے سنہ ۶۳۲ ہجری مین اس مصنف نے وفات پائی شیخ جمال الدین
اوسکے دربار کے شاعر نے جو ابوبکر محمد بن نباتہ مصری مشہور ہی چند مرثیہ
اوسکے مرنے کے لکہے ہین ایک مرثیہ کا اول شعر یہہ ہی ؎ ما للمنذری لا ملبی
صوت داعیہ ٭ اظن ان ابن شاذی قام ناعیہ ٭ علاوہ ان صفات
مذکورہ کے یہہ شخص ہر فن مین گویا امام تہا اور خصوصاً علم فقہ اور علم تفسیر
اور نحو و صرف — اور علم اصول — اور علم تاریخ — اور علم میقات
— اور علم فلسفہ اور علم منطق — اور علم طب مین باعتقاد کامل فاضل
تہا اور علم عروض اور علم ادب اور نظم اور نثر مین مہارت تامہ رکہتا تہا
— شیخ جمال الدین اسنوی اپنی کتاب طبقات مین لکہتا ہی کہ ایک دفعہ دیار مصر
مین ابو الفدا مذکور حسن اتفاقات سے وارد ہوا اور مجکو شیخ زین الدین
بن قوبغ کی معرفت اپنے دربار مین بلوایا مین اوسکے ہمراہ ابو الفدا کی
خدمت مین حاضر ہوا لیکن میرے ساتہہ صلاح ابن برہان طبیب مشہور بہی تہا

اتفاقاً چند علوم مین کلام ہوے شروع ہوے جس علم مین ابو الفدا سے
جواب دیا نہا مین خوب سوچتا تہا کہ وہ کلام محقق بولتا تہا اور جو کہتا تہا
ٹہیک بیان کرتا تہا — بعد ازان علم نباتات اور علم حشایش مین کلام ہونے
لگے اوسمین بہی ایسا پورا نکلا کہ مین حیران ہوگیا کیونکہ جس جڑی بوٹی یا درخت
کا ذکر ہوا وہ اوسکی تمام صفات دالّہ اور منفعت اور اوسکا مزاج محل اوس
زمین کے کہ جہان وہ پیدا ہوتی ہی بیان کر دیتا تہا اس حالکے دیکہنے سے مجکو
بڑا تعجب ہوا اور میرے ہمراہ وہ دو طبیب نامی مصر کی یعنے ابن قونع اور
ابن برہان بہی بغلین جہانکتے تہے کیونکہ اکثر اطبا کو اون باتونکی خبر نہی
جو وہ کہتا تہا جب دربار سے باہر آئے اوسنے بہت تعجب کیا شیخ رکن الدین
کہتا ہی کہ کوئی بادشاہ اہل اسلام مین اس رتبہ کا عالم مینے نہ دیکہا نہ سنا
ابو الفدا علم ہیئت مین بہی بڑی دست قدرت رکہتا تہا اور باوجود ایسے فاضل
ہونے کے شعر کی طرف بہی مایل تہا اوسکی تصنیفات سے چند کتابین جو مشہور
ہین وہ یہہ ہین ایک تو یہی تاریخ یعنے المختصر فی احوال البشر دوسرے
نظم الحاوی علم فقہ مین — تیسرے کتاب الکنایس اسکی بہت جلدین ہین
چوتہے کتاب تقویم البلدان بہت مہذب اور مجدول علم جغرافیا مین —
پانچوین کتاب موازین یہہ چہوٹی سی کتاب ہی اور نادرات سے یہہ ہے
کہ ابو الفدا کہا کرتا تہا کہ مجکو یقین نہین ہی کہ ساٹہہ برس سی عمر زیادہ پاؤن
چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اوایل ایام ساٹہوین سالکے تیسوین محرم سنہ ۷۳۲ کو درمیان
حمات کے راہی ملک بقا ہوا اور اوس مقبرہ مین جو اوسنے اپنے آپ
حالت حیات مین سرد عسی طیار کروایا تہا مدفون ہوا اس بادشاہ کی
دینداری اور علم اور سخاوت اور عاقل ہونے مین کوئی شک نہین سدا اش

پیدائش اوسکی درمیان ماہ جمادی الاول ۷۳ھ ہوئی ساٹھ برس کی عمر پائی

ترجمہ خطبہ ابو الفدا کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمیع حمد و سپاس اوس خدا کو ہی جسنے موت کو زندگی پر متعین کیا — اور خود یگانہ ہوا بزرگی اور بقا اور جلال مین — اور بلند ہی اسبات سے کہ احاطہ کرے اوسکو تصور یا سوچ یا سوے خیال — اور رحمت خدا کی اوپر اوس رسول محمد مجتبےٰ کے جو بھیجا گیا تہا واسطے الگ کر دینے کے حرام سے حلال — اور دیا گیا ہی اوسکو فضل اور کمال — اور عطا کیا گیا دلیل واضح اور اچھی بولچال — اور اوپر آل اوسکی کے جو کہ ہے اچھی آل اور اوپر اصحاب اوسکی کے جو کہ تہے صاحب تائید اور باکمال یہہ رحمت دایمہ نازل ہو جو جبتک کے دنیا قایم رہی بعد حمد و صلوٰۃ کے بندہ فقیر ابو الفدا اسمعیل ابن علی ابن محمود ابن محمد ابن عمر ابن شاہنشاہ ابن ایوب کہتا ہی کہ ایکروز مجکو یہہ خیال آیا کہ ایک کتاب ایسی لکھون جسمین تواریخ قدیمہ اور تواریخ اسلامیہ مندرج ہو تا کہ وہ ایسا تذکرہ طیار ہو جائے کہ پہر مجکو کتب مطولات کے دیکھنے کی حاجت نرہی یہہ بات دلمین

ٹہانکر کتب مفصلہ ذیل سے میںنے اختصار کرنا شروع کیا یعنے کتاب کامل
سے جوکہ تالیف کی ہوئی شیخ عز الدین علی کی ہی جسکا عرف ابن الاثیر
الجزری بھی ہی یہہ ایک تاریخ ہی جسمین حال ابتدا زمانہ سے سنہ ۶۲۸ ہجری
تک کا لکھا گیا ہی اس کتاب کی تیرہ ۱۳ جلد ہین — اور کتاب تجارب الامم
ہے جوکہ ابی علی احمد ابن مسکویہ کی ہی — اور تاریخ ابی عیسے احمد ابن علی
المنجم سے جسکا نام کتاب البیان عن تاریخ سنی زمان العالم علی سبیل الحجۃ
والبرہان ہی یہہ کتاب بہت اچھی ہی اسمین فقط تواریخ قدیمہ کا حال لکھا
ہوا ہی — اور تاریخ مظفری سے جوکہ تصنیف کی ہوئی قاضی شہاب الدین
ابن ابی الدم الحموی کی ہی اس تاریخ مین صرف ملت اسلامیہ ہی کا ذکر ہے
اور اوسکی چھہ جلدین ہین — اور تاریخ قاضی شمس الدین احمد ابن خلکان سے جسکا
نام وفیات الاعیان ہی یہہ کتاب حروف ہجا کی ترتیب پر مرتب ہی اور اسکی
چار جلدین ہین — اور تاریخ الیمن جوکہ تصنیف فقیہ عمان کی ہی یہہ ایک
مجلد پاکیزہ اور لطیف ہی اور تاریخ قیروان سے جسکو جمع والبیان بھی کہتے
ہین یہہ کتاب تصنیفات صنہاجی سے ہی اور تاریخ الدول المنقطعہ سے
جوکہ ابن ابی منصور کی تصنیف ہی اسکی چار جلد ہین — اور تاریخ علی بن
موسے ابن محمد ابن عبد الملک ابن سعید مغربی اندلسی کی سے جسکا نام
لذۃ الاحلام فی تاریخ امم الاعجام ہی یہہ قریب دو جلد کے ہی اور کتاب
سعید سے جسکا نام المغرب فی اخبار اہل المغرب ہی یہہ کتاب پندرہ جلدون
ہی اور مفرح القلوب فی اخبار بنی ایوب جوکہ قاضی جمال الدین ابن واصل
کی تصنیفات سے تین جلدونمین ہی اور تاریخ حمزۃ الاصفہانی سے یہہ ایک
جلد ہے بہت خوب اور تاریخ خلاط سے جوکہ تالیف کی ہوئی شرف بن ابی

ابی المطہر انصاری کی ہی — اور کتاب قضاۃ بنی اسرائیل اور کتاب سلاطین اسرائیل کی سے جو چوبیس کتابین یہودیون کے پاس بالتواتر ثابت چلی آتی ہین — اس کتاب مین جو تواریخ قدیمہ مینے لکھی ہی اوسکی ترتیب اسطرح پر کی ہی کہ اوسمین ایک مقدمہ اور پانچ فصلین ہین — اور تواریخ اہل اسلام کی ترتیب برسون اور سالون پر موافق تالیف کامل کے جو کہ ابن اثیر کی ہی کی ہی بعد تمام ہونے اس کتاب کے نام اسکا المختصر فی اخبار البشر رکہا گیا

مقدمہ

اس مقدمہ مین تین امر ہین **امر اول** یہہ ہی کہ تواریخ قدیمہ کے مطالعہ کرنوالے کو اسبات کا تامل کرنا ضرور ہی کہ اختلاف درمیان مورخین کے ہمیشہ سے بہت ہی کسلئے کہ ابن اثیر نے ولادت مسیح علیہ السلام مین یہہ ذکر کیا ہی کہ مجوسیون کے نزدیک حضرت عیسے مسیح اللہ ص سکندر کے پینسٹھ برس بعد پیدا ہوئے ہین اور نصارا کے نزدیک یہہ ہی کہ وہ لڑائی جو کہ درمیان سکندر اور دارا کے ہوئی تہی اوس معرکہ کے تین سو برس بعد حضرت عیسے علیہ السلام پیدا ہوئے اور یہہ تفاوت فاحش ہی — اسیطرح پر ابی معشر اور کوشیار وغیرہ منجمین یہہ بیان کرتے ہین کہ درمیان طوفان نوح علیہ السلام اور ہجرت نبوی ص کے تین ہزار سات سو پچیس برسکا فاصلہ ہی یہہ بات ثابت ہی زیچونسے بہی مثل زیچ مامونی وغیرہ کے — لیکن مورخین مین سے جو محقق لوگ ہین وہ یہہ کہتے ہین کہ درمیان طوفان اور ہجرت کے تین ہزار نو سو چونسٹ برسکا فاصلہ ہی ان دونون قولون مین تفاوت دو سو انتالیس برسکا ہوا اب یہہ معلوم کرنا چاہیے کہ باعث اس اختلاف کا کیا ہی وہ یہہ ہی کہ ہبوط حضرت

مقدمہ

آدم ع سے وفات حضرت موسے ع تک کا حال کسی کتاب سے معلوم نہین ہوتا مگر تورات سے — اور توریت کے تین نسخے ہین چنانچہ اسکا ذکر بالتفصیل آگے بیان ہوگا — اور وہ فاصلہ جو درمیان وفات حضرت موسے ع اور ابتداء ملک بخت نصر کے دریافت ہوا ہی وہ منجمین کے زیجون سے لیا گیا ہی — چنانچہ ابو عیسے کہتا ہی کہ یہہ معلوم ہوتا ہی قرانات زحل اور مشتری اور مثلثات سے لیکن وہ قرانات وغیرہ ہی اسمین مختلف ہین — اور کتاب قضاۃ بنی اسرائیل سے بھی دریافت ہوتا ہی وہ کتاب کمیاب ہی — اور جو اون مورخین کے قول کا اعتبار کرین جو کہ زمانہ جاہلیت مین قبل اسلام کے گذرے ہین تو اسکا کچھہ اعتبار نہین — کیونکہ اون مورخین کی یہہ عادت تھی کہ اپنے بادشاہ کے جلوس کی ابتدا سے تاریخ لکھا کرتے تھے اسلئے وہ ابتدائین موافق تعداد بادشاہون کے بہت ہوگئین چنانچہ حمزہ اصفہانی کہتا ہی کہ اسی سبب سے اونکی تواریخ خراب اور فاسد ایسی ہوگئی ہین کہ کوئی مقام اونکا اصلاح پذیر نہین رہا علاوہ اسکے یہہ ہی کہ بہت مدت گذر گئی — اور زبانین مختلف ہوگئین — اور کتابین اس فن کی جاتی رہین پس اسصورتمین تواریخ قدیمہ کی تحقیق نہایت مشکل بلکہ متعذر ہی

امر دوسرا توریت کے نسخونکے بیانمین ہے

واضح ہو کہ توریت کے تین نسخے ہین ایک کا نام تورات سامریہ — دوسرا نسخہ تورات عبرانیہ — تیسرا تورات یونانیہ — اور اونکے اختلاف کا یہہ حال ہی کہ تورات سامریہ سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ہبوط حضرت آدم ع سے طوفان تک ایک ہزار تین سو سات برس گذرے ہین — اور جب طوفان آیا تہا اوسوقت حضرت نوح ع کے عمر چھہ سو برس کی تھی — اور حضرت آدم

آدم ع کے عمر نوسو تیس برسکی بالاتفاق ہوئی ہی اس سے لازم آیا کہ نوح علیہ ۹
السلام نے موافق بیان اس تورات کے حضرت آدم ع کو دوسو برس تک دیکھا ہو
پس لازم آیا کہ حضرت نوح ع نے تمام اپنے آبا و اجداد کو خوب دیکھا ہو
حالانکہ یہہ غلط ہی — اور یہہ بہی اسی نسخہ سے دریافت ہوتا ہی کہ درمیان طوفان
اور ولادت جناب خلیل ع کے نوسو تیس برسکا فاصلہ ہی — اور یہہ
بہی کہ ولادت ابراہیم ع سے وفات موسےٰ ع تک پانسو پینتالیس برس
ہوئے پس اسصورتمین حضرت آدم ع سے وفات وفات حضرت موسےٰ
ع تک دو ہزار سات سو نواسی برس ہوتے ہین — اب رہا وہ عرصہ
کہ جو وفات حضرت موسےٰ ع سے ہجرت نبوی ص تک گذرا اسمین دو مذہب
ہین ایک تو وہ مذہب ہی جو مورخین نے اختیار کیا ہی — دوسرا مذہب
منجمین کا پس جبکہ ملا دین ہم اوپر کی جمع مین وہ زمانہ جو درمیان وفات حضرت
موسےٰ ع کی ہجرت نبوی تک گذرا ہی تو جمع اوسکی ہبوط آدم ع سے ہجرت
نبوی ص تک موافق حکم اختیار مورخین اور مطابق بیان تورات سمرہ کے
پانچ ہزار ایکسو سنتیس برس ہوتے ہین — اور برطبق اختیار منجمین کے
کم کرنے چاہئین اس جمع سے دوسو انچاس برس پس ظاہر ہوا فساد اس
تورات کا کیونکہ اس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت نوح ع نے حضرت
آدم ع کو دیکھا ہوا ور مدت طویلہ تک ہمراہ اوسکی عیش اور زندگانی کے ہو
اور یہہ سراسر غلط ہی — اب رہی تورات عبرانی اسمین بہی غلطی ہی —
کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ مابین ہبوط حضرت آدم ع اور طوفان کے
ایکہزار پانسو چھیاسی برس گذرے ہین اور طوفان سے ولادت حضرت
ابراہیم ع تک دوسو بانوین برس ہوئے — لیکن وفات حضرت نوح ع کے

طوفان سے ساڑہی تین سو برس بعد بالاتفاق ہوئی ہی — پس بموجب
توریت عبرانی کے لازم آتا ہی کہ نوح ع نے اٹہاون برس تک ابراہیم ع سے
ملاقات کی ہو یہہ بات بہی ایسی ہی کہ کوئی اسکا اقرار نہین کرتا — کیونکہ
حضرت نوح ع نے حضرت ابراہیم ع کو ہرگز نہین دیکہا اور یہہ ہو بہی نہین
سکتا کیونکہ قوم حضرت ہود ع ایک اُمت تہی جو کہ بعد قوم نوح کے ظاہر
ہوئی — اور اُمت حضرت صالح ع کی بعد امت حضرت ہود ع کی نمایان
ہوئی اور حضرت ابراہیم ع معہ اپنی امت کے بعد امت صالح ع کی ہین جیسا
اسبات پر قول اللہ تعالے کا دلالت کرتا ہی کہ جسمین خبر دی ہی خدا تعالے
نے حضرت ہود کی بیچ اوس قول کے کہ وعظ کرتا تہا ہود اوس قول سے
اپنی قوم کو اور وہ قوم عاد تہی کہ "یاد کرو جبکہ کیا تمکو خلیفہ بعد قوم نوح ع
کے اور لمبا بنایا تمکو بیدائش مین" اور اسی طرح خبر دی ہی اللہ تعالے نے
حضرت صالح ع کی اوس قول مین کہ وعظ کرتے تہے حضرت صالح ع اوس
قول سے اپنی قوم کو اور وہ قوم ثمود تہی "کہا یاد کرو کیونکہ بنایا تمکو خلیفہ بعد
قوم عاد کے اور بود باش کے لئے تمکو زمین دی اختیار کرو اچہی بہتر زمین اور
بناؤ محل — اور تراشو پہاڑ دنکو واسطے گہرون کے" اس سے ظاہر ہوا
تورات عبرانی مین بہی فساد ہی — یہہ وہی توریت ہی جو یہودیون کے پاس
بالفعل ہمارے زمانہ تک موجود ہی اور اوسکا اونکو بڑا اعتبار ہی — اب چاہئے
تمام برسون کا حال جو اس توریت سے معلوم ہوا ہی لکہین — پیچے بیان
ہو چکا ہی کہ اس توریت سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ درمیان ہبوط حضرت آدم
ع اور طوفان کے ایکہزار پانسو چہپن برسکا فاصلہ ہی — اور درمیان
طوفان اور ولادت حضرت ابراہیم ع کے دوسو بانوین برس ہین — اور

اور ولادت حضرت ابراہیم ع سے وفات حضرت موسے ع تک پانسو پینتالیس ۱۱
برس بالاتفاق ہین — اور وہ فاصلہ جو وفات حضرت موسے ع سے ابتداء
ہجرت تک گذرا اوسمین دو مذہب مذکورہ بالا ہین — پس اوپر مذہب
مختار مورخین کے اور بمقتضائے تورات عبرانیہ کے — حضرت آدم ع
سے ہجرت تک چار ہزار سات سو اکتالیس برس ہوتے ہین — اور
موافق مذہب منجمین کے اس جمع سے دو سو انچاس برس کم کرنے چاہئین
اسصورت مین حضرت آدم ع سے ہجرت تک چار ہزار چار سو بانوین
برس ہوئے — اور تمام سال اس تورات کے کم کرتے ہین تورات
یونانی سے جسپر عمل ہی ایک ہزار چار سو پچہتر برس یہہ وہ مقدار ہے
جسکو یہود یون نے سالہائے زمانہ گذشتہ سے کم کر ڈالا ہی — اسطور پر
کہ قبل طوفان سے چہہ سو چھیاسی برس کم کئے — اور بعد طوفان سے
سات سو نواسی ان سبکو اگر جمع کیجئے تو ایک ہزار چار سو پچہتر ہوتے
ہین — اور وہ ڈہب جسطرحسے انہون نے یہہ حکمت عملی کی یہہ ہی کہ
انہون نے ہر ایک شخص کی عمر حضرت آدم ع سے لگا کر معہ اوسکی اولاد
کے سو برس قبل تولد ہر ایک لڑکے کے اوسکے باپ کی عمر مین سے بعد پیدائش
اوسکے بیٹے کے شمار کر دئی ہین اس ڈہب سے عمر ہی اوس شخص کی
کم نہ ہوئی اور دنیا کی پیدائش سے کچہہ برس ہی کم ہو گئے مثلاً حضرت
آدم ع کی عمر دو سو تیس برس کی تہی جب اوس سے حضرت شیث ع
پیدا ہوئے اور تمام عمر حضرت آدم ع کے نو سو تیس برس کی بالاتفاق
ہوئی ہی یہود یون نے کیا کام کیا کہ اون دو سو برسمین سے جو قبل تولد
شیث کے تہے ایکسو کم کر دئے اور یہہ کہا کہ جبکہ حضرت شیث ع پیدا

مقدمہ

ہوئے تو حضرت آدم ع ایکسو تیس برسکے تہے حالانکہ اوسوقت دوسو تیس کی
عمر حضرت آدم ع کی تہی اسصورت سے حضرت آدم کی تو عمر کم نہ ہوئی مگر
ظہور عالم کے سنون مین سے سو برس کم ہوگئے اسیطرح سے ہر ایک شخص کی
تعداد عمر مین اونہون نے غبن کیا ہی اور سو برس اول کو بعد پیدایش اوسکے
بیٹے کے لگا دئے ہین اسطور سے کم بہی ہوگئے مقدار مذکور جہان کے برسون
سے اور تعداد عمرون مین بہی کسیکی کمی نہ ہوی — کہتے ہین کہ یہودیون کو اس
حرکت کے داعی یہہ بات ہوی تہی کہ کتب توریت وغیرہ کتب بنی اسرائیل
نے بشارت مسیح اسطرح پر دی تہی کہ وہ آخر زمانہ مین آوے گا اور بعد
گذرنے پانچہزار برسکے چھٹے ہزار مین جناب مسیح ع کا ظہور ہوگا — جبکہ وے
ایسا کچہہ کرچکے جو ذکر کیا گیا تب اونکو معلوم ہوا کہ مسیح ع شروع پانچوین ہزار
مین تشریف لائے باین خیال گویا تشریف لائے جناب مسیح درمیان کے
زمانہ مین نہ زمانہ آخر مین — یہہ امر مبنی ہے اسبات پر کہ عمر سارے زمانہ کی
سات ہزار برس کی ہی — اور توریت یونانی یہہ وہی تورات ہی جسکو
محققین مورخین نے اختیار کیا ہی اور اسمین کوئی بات قابل انکار بسبب
گذرے مدت دراز کے نہین ہی — یہہ وہ تورات ہی جسکا ترجمہ بہتّر علماء
یہود نے قبل ولادت جناب مسیح ع کے واسطے بطلیموس یونانی کے جو کہ
بعد اسکندر کے دوسرا بطلیموس تہا زبان عبرانی سے یونانی مین کیا تہا
چنانچہ آگے اسکا ہم ذکر کرین گے انشاء اللہ تعالے — اسلیئے ہمنے بہی اسی
تورات پر اعتماد کیا ہے اون دو نسخون پر جو بیان ہوئے کچہہ اعتماد نہین کیا
— اور وہ جو معلوم ہوتا ہی اس تورات یونانی سے کہ درمیان ہبوط
آدم ع اور طوفان کے دو ہزار دوسو بیالیس برسکا فاصلہ گذرا ہی — اور

اور مابین طوفان کے جو بروقت چھ سو برس گذرنے عمر حضرت نوح علیہ السلام کے ۱۳
آیا تہا اور درمیان پیدا ہونے ابراہیم خلیل ؑ کے ایک ہزار اکیاسی ۱۰۸۱ برس ہین
اور درمیان تولد ابراہیم ؑ اور وفات موسے ؑ کے پانسو پینتالیس برس گذرے
یہہ امر باتفاق جمیع نسخون تورات کے ثابت ہی کچھہ خصوصیت ایک اسی نسخہ
کی نہین ہے فقط اب رہا وہ عرصہ جو درمیان وفات حضرت موسے ؑ
اور ابتدار ملک بخت نصر کے گذرا اسمین اختلاف مابین منجمین اور مورخین کے
ہے — مذہب مورخین کا یہہ ہے کہ درمیان وفات موسے ؑ اور ابتدار ملک بخت
نصر کے نوسو اٹہتر برس اور دوسو اٹہتالیس دن ہین — اور مابین ابتدار ملک
بخت نصر اور ہجرت کے ایکہزار تین سو اٹہتر برس اور ایکسو سترہ ۱۱۷ دن ہین اسمین
کچھہ خلاف نہین — کیونکہ بطلیموس نے بہی اپنی کتاب مجسطی مین یہہ ثابت
کرکے اپنی رصد کی تاریخ اسی مدت پر مبنی کی ہے — اس حساب سے
درمیان ہجرت نبوی ﷺ اور ہبوط حضرت آدم ؑ کی عرصہ چھہ ہزار دوسو
سولہ برس کا ہوا اور یہی بات ٹہیک ہے اسی حساب پر ہماری کتاب بہی
مبنی ہے — اور وہ جو اختیار کیا ہی منجمین نے اور ثابت کیا ہی اوسکو
زیجون مین یعنے مدت وفات حضرت موسے ؑ کو ابتدار ملک بخت نصر
تک وے کم کرتے ہین دوسو پچاس برس اوس جمع سے جو ذکر کی ہمنے

امر تیسرا ۳

بیچ معرفت اوس جدول کے ہے جو اختراع کی ہے یعنے اس جدول مین وے
مدتین ہین جو گذری ہین درمیان تواریخ مشہورہ کے — جب تو ارادہ
کرے دریافت کرنے فاصلہ کا دو تاریخ نمین پس دیکہہ لے اوس خانہ کو

۱۴ جہان وے دونو ملتے ہین — اور وہ عدد جو اوس خانہ مین لکہا ہوا ہے
دو ہی ہے فاصلہ دونو تاریخونکا — یہہ جدول بعد تحقیق اور کوشش نہایت
کے تیار ہوئی ہے — اور یہہ معلوم رہی کہ محققین منجمین اور مورخین مین
بیچ اوس مدت کے جو درمیان وفات حضرت موسیٰ ع اور ابتدار ملک
بخت نصر کے واقع ہی بہت اختلاف ہی — ابو عیسےٰ اور محققین مورخین یہہ
کہتے ہین کہ ان دونو مین نو سو اٹہتر برس اور دو سو اٹہتالیس دنکا فرق ہے
— ہمارا مذہب بہی یہی ہے اور اسیکو ہمنے اپنی جدول مین لکہا ہے —
مگر اٹہتالیس دنکو ایک برس تصور کر لیا ہے تقریباً اسلئے لکہے گئے ہین جدول
مین نو سو اناسی برس — اور ابو معشر اور کوشیار وغیرہ نے جو بڑے
منجمین سے ہین اونہون نے اپنی زیچون مین یہہ لکہا ہے کہ وفات موسےٰ
علیہ السلام اور ابتدار ملک بخت نصر مین سات سو بیس برس گذرے ہین
یہہ لوگ کم کرتے ہین اوس مقدار سے جو اختیار کی ہے محققین نے مثلاً
ابو عیسےٰ وغیرہ کے دو سو انچاس برس — پس جبکہ کم کئے گئے مابین وفات
موسےٰ اور ابتدار بخت نصر سے مدت مذکور تو کم کیجائے گی مابین طوفان
اور ہجرت سے یقیناً — اسلئے پائے گا تو زیچ مامونی وغیرہ مین یہہ کہ درمیان
طوفان اور ہجرت کے تین ہزار سات سو چھپیس برس ہین اور پاویگا درمیان
کتاب اور ہماری کے یہہ کہ مابین طوفان اور ہجرت کے تین ہزار سات سو
چہتر برس ہین پس ہوئی ہماری جدول مین زیچون سے دو سو انچاس
برس زیادہ خوب جان رکہہ اسبات کو تاکہ تجکو یہہ وہم نہ پڑے کہ زیچین
سچی اور صحیح ہین اور ہماری کتاب غلط ہی کیونکہ بات اسمین اتنی ہے جو
تجلادی مینے تجکو — اور بمقتضاے کتاب قضاۃ بنی اسرائیل اور

اور کتاب ملوک اسرائیل کی جبکہ جمع کرین مدتین اونکی سلطنتونکی — تو وہ ۱۵
حضرت موسے علیہ السلام اور ابتدا ملک بخت نصر کی درمیان بمقتضی اسکے
نو سو باون برس ہونگے — اور وہ مقدار زمانہ جو بخت نصر سے ہجرت
تک ہی اسمین کچھہ اختلاف نہین کیونکہ بطلمیوس ثابت کرچکا ہی اسکو مجسطی
مین — اور تاریخ فیلبس کی تو مشہور ہی — کیونکہ بطلمیوس نے مجسطی مین
اوسی سے تاریخ بندی کی ہے اکثر رصدون کی — مگر ہمنے چھوڑدیا ہے
اسکو واسطے اختصار کے — بسبب قریب ہونے اس تاریخ کے تاریخ
اسکندر سے کیونکہ وہ فیلبس مقدم ہی اوپر تاریخ اسکندر کے بارہ برس —
پس جبکہ زیادہ کردیگا تو تاریخ اسکندر پر بارہ برس نکل آوے گی تاریخ
فیلبس کی اور دشیر بن بابک کی تاریخین اور درمیان اسکندر کے یانسو
بارہ برس مین تقریبًا — اور اوسمین اور ہجرت مین چار سو بائیس برس
اسکو بھی ترک ہمنے واسطے اختصار کے تمام ہوئے کلام مقدمہ مین

جدول جو بتلاتی ہی مدتون کو مابین دو تاریخونکے یہہ ہی

درمیان	ہبوط آدمؑ	طوفان	پیدائش ابراہیمؑ	وفات موسیٰؑ	ابتدار ملک بخت نصر کی	غلبہ اسکندر کا دارا پر	غلبہ اغسطس کا قلوپطرا پر	پیدائش مسیح علیہ السلام	دقلطیانوس	ہجرت
ہبوط آدمؑ کا	ساقط	۲۲۴۲	۳۳۲۳	۳۸۶۸	۴۸۴۷	۵۲۸۱	۵۵۶۳	۵۵۸۴	۵۸۷۶	۶۲۱۶
طوفان	۲۲۴۶ سنہ	ساقط	۱۰۸۱	۱۶۲۶	۲۶۰۵	۳۰۳۹	۳۳۲۱	۳۳۴۲	۳۶۳۴	۳۹۷۴
پیدائش ابراہیمؑ خلیل کی	۳۳۲۳ سنہ	۱۰۸۱	ساقط	۵۴۵	۱۵۲۴	۱۹۵۸	۲۲۴۰	۲۲۶۱	۲۵۵۳	۲۸۹۳
وفات موسیٰؑ کی	۳۸۶۸	۱۶۲۶	۵۴۵	ساقط	۹۷۹	۱۶۱۳	۱۶۹۵	۱۷۱۶	۲۰۰۸	۲۳۴۸
ابتدار ملک بخت نصر کی	۴۸۴۷	۲۶۰۵	۱۵۲۴	۹۷۹	ساقط	۴۳۵	۷۱۷	۷۳۸	۱۰۳۱	۱۳۶۹
غلبہ اسکندر کا دارا پر	۵۲۸۱	۳۰۳۹	۱۹۵۸	۱۴۱۳	۴۳۵	ساقط	۲۸۲	۳۰۳	۵۹۵	۹۳۴
غلبہ اغسطس کا قلوپطرا پر	۵۵۶۳	۳۳۲۱	۲۲۴۰	۱۶۹۵	۷۱۷	۲۸۲	ساقط	۲۱	۳۱۳	۶۵۲
پیدائش مسیح علیہ السلام	۵۵۸۴	۳۳۴۲	۲۲۶۱	۱۷۱۶	۷۳۸	۳۰۳	۲۱	ساقط	۲۸۲	۶۳۱
دقلطیانوس	۵۸۷۶	۳۶۳۴	۲۵۵۳	۲۰۰۸	۱۰۳۱	۵۹۵	۳۱۳	۲۸۲	ساقط	۳۳۹
ہجرت	۶۲۱۶	۳۹۷۴	۲۸۹۳	۲۳۴۸	۱۳۶۹	۹۳۴	۶۵۲	۶۳۱	۳۳۹	ساقط

فصل پہلی ذکر ہی حضرت آدم ع کا

۱۷ پانچ فصلونمین یہہ بیان ہی فصل پہلی مین نسب نامہ اور عمود تواریخ قدیمہ کے ہین اور ذکر ہے انبیا علیہ السلام اور حکام بنی اسرائیل کا فصل دوسری مین ذکر ہے ملوک فارس کا اور جو اون کے ساتھہ وارد کرنا مناسب ولایق تہا وہ بہی ہمنے لکہا ہے فصل تیسری مین ذکر ہی فرعونون مصر اور بادشاہون یونان کا — اور سلاطین رُوم کا اور ذکر ہے قیاصرہ کا فصل چوتہی مین ملوک عرب کا حال ہے فصل پانچوین مین تمام عالم کے گروہون اور امتون کا حال ہے

فصل پہلی

بیچ بیان عمود تواریخ قدیمہ اور ذکر انبیا علیہ السلام کے ترتیب وار

ذکر ہی حضرت آدمؑ کا اور اوسکی اولاد کا نوح ع کے زمانہ تک

یہہ حال لکہا جاتا ہی تواریخ مسمی کامل سے جو کہ تصنیف ابن الاثیر کی ہے — کہا ہی ابن اثیر نے کہ کہا نبی صلعم نے کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا آدم کو ایک مٹھی خاک سے جو لی گئی تہی تمام زمین سے پس پیدا ہوئے بنی آدم موافق اپنی مٹی کے بعضے اونمین کی سُرخ اور سیاہ — اور سفید اور درمیانی — اور بعضے اونمین سے نرم خو غمگین اور درمیانی اور آدم کا نام آدم اسواسطے رکہا گیا ہی کہ وہ پیدا ہوا ادیم ارض سے یعنے اوہوڑی زمین کی سے — اور پیدا کیا اللہ تعالے نے جسد آدم کا پہر ڈال رکہا اوسکو چالیس رات یا چالیس برس حسب اختلاف بدون روح کے — اور کہا اللہ تعالے نے فرشتون کو کہ جس وقت پہونک دون مین اسمین اپنی رُوح تو جہک جانا سجدہ کرتے ہوئے اوسکو — پس جبکہ پہونک دی رُوح تو سجدہ کیا آدم کو سب فرشتون نے

ذکر ہی حضرت آدم ع کا

— مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور کیا — اور تہا وہ کافرون مین سے
— اور نہ سجدہ کیا اوسنے بسبب غرور اور بغاوت اور حسد کے پس ڈالی
اللہ تعالے نے ابلیس پر لعنت اور مایوسی اپنی رحمت سے — اور کر دیا
اوسکو شیطان راندہ گیا — اور نکالدیا اوسکو جنت سے پہلے اسسے یہہ
فرشتہ تہا اوپر تمام دنیا اور زمین کے اور خزانچی تہا خزانون جنت کا —
اور کہا اللہ نے آدم کو جنت مین پہر پیدا کیا اللہ تعالے نے پسلی آدم سے
حوا جورو اوسکی — حوا اسواسطے کہا کہ پیدا ہوئے وہ ایک شی حی
یعنے زندہ سے پس کہا اللہ تعالے نے آسے آدم رہ تو مع اپنی جورو
کے جنت مین — اور کہا دونو اس جنت سے کہانا اچہا تازہ جہان
سے تم دونو چاہو — مگر نہ نزدیک جاؤ اس درخت کے نہین تو تم
ہو جاؤ گے ظالم — پہر شیطان نے ارادہ کیا کہ جنت مین گہس کر آدم
کے دلمین وسوسہ ڈالے جب یہہ راز طشت از بام افتادہ ہو گیا اور فرشتون
نے سن پایا — تب شیطان چوپاون کے پاس گیا اور اون سے کہنے
لگا کہ مجکو اٹہا کر جنت مین لیجاو کیونکہ مین حضرت آدم علیہ اور اوسکی جورو
حوا سے کچہہ کلام کیا چاہتا ہون چوپاون نے اوسکا کہانہ مانا — مگر سانپ
نے مان لیا اور چنانچہ وہ اپنے دانتون کی کچلیون مین اوسے اوٹہا کر
جنت مین لیگیا — اس سانپ کی شکل اوس وقت اور طرح کی تہی
اس شکل سے جو دنیا مین اب موجود ہی — جب شیطان جنت مین گیا
تو در غلانا حضرت آدم علیہ السلام اور اوسکی جورو حوا کو اور کہا اس
درخت کا کہانا تمہارے حقمین بہتر ہے جسے منع کیا ہے خدا نے وہ درخت
گیہون کا تہا اور یہہ تقریر بیان کی اون دونونسے کہ اگر تم دونو اس درخت

درخت مین سے کہاؤ گے تو ہمیشہ زندہ رہو گے کبھی نہ مرو گے — چنانچہ 19
اون دونون نے اوس درخت سے کہایا اوسکے کہاتے ہی دونون کو معلوم
ہوا کہ ہم ننگے ہین — بسبب اِس نافرمانی کرنے کے جناب باری
نے حکم کیا کہ آدم کو معہ اوسکی جورو حوا کے نیچے زمین پر ڈال دو اور
کردیا ہمنے اِن تینون کو ایک دوسرا کا دشمن یعنے آدم — اور ابلیس
اور سانپ کو پس ڈالدیا اللہ نے اون دونو کو جنت سے طرف زمین
کی اور جو کچھہ کہ اونکے پاس نعمت اور کرامت خدا کی تہی وہ چھین لی
جبکہ حضرت آدم کو زمین پر پہنچ دیا تب اوسکے دو بیٹے — ایک ہابیل
دوسرا — قابیل پیدا ہوئے اِس قابیل کو قاین بہی کہتے ہین —
پہر یہہ ہوا کہ ہابیل اور قابیل خدا تعالے کے واسطے نذر لے گئے لیکن
ہابیل کی نذر بہتر تہی قابیل کی نذر سے اسلئے قبول کی اللہ نے نذر ہابیل
کی — اور نہ قبول کی نذر قابیل کی یہی بات باعث حسد قابیل کی ہابیل
سے ہوگئی چنانچہ قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا — اور بعضے کہتے ہین کہ قابیل
کی ایک بہن تہی خوبصورت جو ساتہہ اوسکے پیدا ہوئی تہی وہ بہت
حسین تہی ہابیل کی بہن سے جو اوسکے ساتہہ پیدا ہوئی تہی اور ارادہ

+ موسے کی پیدایش کی کتاب کے چوتہے باب مین لکہا ہی کہ ہابیل بہیڑ بکری کا چرواہا تہا
اور قین کسان تہا ۳ چند روز کے بعد یون ہوا کہ قین اپنے کہیت کے حاصل مین سے خداوند کے
واسطے ہدیہ لایا ۴ اور ہبل بہی اپنی بہیڑ بکریون مین سے کئی ایک پہلوٹی اور موٹے لایا اور
خداوند نے ہبل کو اور اوسکے ہدیہ کو قبول کیا پر قین کو اور اوسکے ہدیہ کو قبول نکیا اسلئے
قین نہایت غصہ اور ترش رو ہوا ۸ آ اور قین اپنے بہائی ہبل سے بولا اور جب
وے دونون کہیت مین تہے یون ہوا کہ قین اپنے بہائی ہبل پر اوتہا اور اوسے مار ڈالا

ذکر ہی حضرت آدم ع کا

۲۰ حضرت آدم علیہ السلام کا یہہ تہا کہ توائمہ قابیل کو ہابیل سے اور توائمہ ہابیل کو قابیل سے نکاح کر دنیا چاہئے یہہ بات قابیل کو بُری معلوم ہوئی اسلئے قابیل نے اپنے بہائی ہابیل کو مار ڈالا اور اپنی توائمہ لیکر وہانسے بہاگ گیا — بعد قتل ہابیل کے حضرت آدم ع سے حضرت شیث ع پیدا ہوئے اوس وقت عمر حضرت آدم کی دوسو تیس ۲۳۰ برسکی تہی یہی حضرت وصی حضرت آدم کہلاتے ہین معنی شیث کے خدا بخش ہین اور حضرت آدم ع کی اولاد کا نسب نامہ شیث ہی پر مبنی ہوتا ہی — اسیطرح پر کہ جب عمر حضرت شیث ع کی دوسو پانچ برسکی ہوئی تب اوسے انوش پیدا ہوا بروقت پیدائش انوش کے حضرت آدم ع کی عمر چارسو پینتیس ۴۳۵ برسکی تہی ایک فرقہ جسکو صابیئہ کہتے ہین اونکا یہہ قول ہی کہ پیدا ہوا تہا شیث سے ایک بیٹا اور اوسکا نام تہا صابی ابن شیث اوسکی طرف منسوب ہے فرقہ صابیئہ — جبکہ عمر انوش کی ایکسو نوے ۱۹۰ برسکی ہوئی تب اوسے قینان پیدا ہوا اور یہہ لڑکا جب پیدا ہوا تہا اوسوقت چھہ سو پچیس ۶۲۵ برسکی عمر حضرت آدم علیہ السلام کی تہی جبکہ عمر قینان کی ایکسو ستر ۱۷۰ برسکی ہوئی اوسے مہلائیل پیدا ہوا — اسکی ولادت جب ہوئی تب سات سو پچانوے ۷۹۵ برسکی عمر حضرت آدم ع کی تہی — جب مہلائیل کی عمر ایک سو پینتیس ۱۳۵ برسکی ہوئی حضرت آدم ع نے وفات پائی یہہ واقعہ حضرت آدم ع کا بعد پانے عمر نوسو تیس ۹۳۰ برسکے ہوا تہا یہی ہی ساری عمر حضرت آدم علیہ السلام کی — ابن الجوزی اپنی کتاب مین ابن سعید سے نقل کرتا ہے کہ وقت وفات حضرت آدم علیہ السلام کے اوسکی اولاد مین بیٹے پوتے پڑوتے تعداد مین چالیس ہزار تہے جبکہ مہلائیل کی ایکسو پینسٹھ ۱۶۵ برسکی عمر ہوئی اوسوقت اوسے مسمی یرد لڑکا پیدا

ذکر ہی حضرت آدم علیہ السلام

پیدا ہوا اور جب عمر یرد کی ایکسو باسٹ ۱۶۲ برسکی ہوئی تو اوسے حنوخ پیدا
اور جب حنوخ کی عمر بیس برسکی تہی کہ حضرت شیث علیہ السلام نے دار فانی سے
انتقال فرمایا حضرت شیث ع نے نو سو بارہ ۹۱۲ برسکی عمر پائی — یہہ انتقال
حضرت شیث ع کا بعد گذرنے مدت ایکہزار ایکسو بیالیس ۱۱۴۲ برس ہبوط حضرت
آدم ع کے ظہور مین آیا واضح ہو کہ حضرت شیث ع کا نام نزدیک فرقہ صابیہ
کے عادیمون ہی حضرت حنوخ جب ایکسو پینسٹھ ۱۶۵ برسکے ہوئے تب اونسے ایک
لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام متوشلخ رکہا گیا متوشلخ کی عمر ترپین ۵۳ برسکی تہی کہ انوش
ابن شیث ع کا انتقال ہوا انوش کی عمر وقت وفات کے نوسو پچانوے ۹۰۵
برسکی تہی — جب متوشلخ کی عمر ایکسو سڑسٹھ ۱۶۷ برسکی ہوئی تو اوسے لامخ پیدا
ہوا اوسکو لامک بہی کہتے ہین جب لامخ کی عمر اکسٹ ۶۱ برسکی تہے کہ قینان بن
انوش بعد پانے عمر نوسو دس ۹۱۰ برسکی انتقال فرمایا اور لامخ کی عمر جب ایکسو
اٹہاسی ۱۸۸ برسکی ہوئی تب اوسے حضرت نوح علیہ السلام پیدا ہوئے یہہ ولادت
حضرت نوح ع کی بعد گذرنے ایکہزار چھ سو بیالیس ۱۶۴۲ برسکے ہبوط آدم سے ہوے
جب حضرت نوح علیہ السلام کی دو سو چھتر ۲۷۶ برسکی عمر ہوئی تب یرد ابن مہلائیل
نے وفات پائی — یرد نے نو سو باسٹھ ۹۶۲ برسکی عمر پائی — واضح ہو کہ حضرت
حنوخ ہی کا نام حضرت ادریس ع ہی ان حضرت کی عمر تین سو پینسٹھ ۳۶۵ برسکی تہی
کہ خدا تعالے نے زندہ ہی انکو آسمان مین بلا لیا تہا جب حضرت ادریس ع آسمان
کی طرف بلائے گئے اسوقت تیرہ ۱۳ برسکی عمر لامخ کی تہی اور ولادت حضرت
نوح علیہ السلام سے ایکسو پچہتر برس قبل یہہ معاملہ وقوع مین آیا کہ حضرت ادریس ع
کو خدا تعالے نے آسمان پر بلا لیا اور تمام پردے آسمانون کے اونکے واسطے
کہولدئے حضرت ادریس ع کے صحایف مین سے بعضے صحیفے ایسے ہین کہ اونکا

ذکر ہی حضرت نوح ع کا معہ اوسکی اولاد کے

۲۲ حال سوائے عالم الغیب کے کوئی نہین جانتا کیونکہ خدا تعالے کے راز اور بھید اسطرح کے نہین ہین کہ کوئی بشر سمجھ سکے یا انکہ عقل انسان ضعیف البیان کی خبر انہی کو دریافت کرسکے اللہ تعالے برتر اور بلند ہی اسبات سے کہ عقل مخلوق کی احاطہ کرے اوسکو ہان اگر آدمی کچھہ معلوم بہی کرسکتا ہے تو صرف اوسکی علامات اور نشانیون اور تائید ربانی سے — متوشلح بن خنوخ ۳ نے جب اس دار فانی سے رحلت کی تہی اسوقت حضرت نوح ع کی عمر چھہ سو برسکی تہی اور متوشلح کی عمر نو سو ۹۶۹ انہتر برسکی تہی یہہ واقعہ ابتدا آنے طوفان نوح ع کے زمانہ مین وقوع مین آیا مگر معلوم رہی کہ حضرت نوح ع کی عمر پانسو برسکی جب ہوئی تو سام — اور حام — اور یافث یہہ تین لڑکے اونسے پیدا ہوئے اور جب چھہ سو برسکی عمر ہوئی تب طوفان آیا یہہ طوفان بعد گذرنے دو ہزار دو سو بیالیس ۲۲۴۲ برس ہبوط آدم سے ظہور مین آیا تہا فقط

ذکر ہی حضرت نوح ع کا معہ اوسکی اولاد کے

نقل ہی کتاب کامل سے واضح ہو کہ اللہ تعالے نے واسطے ہدایت خلق اللہ کے حضرت نوح ع کو پیغمبر بناکر اوسکی قوم کے پاس بہیجا تہا اب اس مقام پر یہہ اختلاف ہی کہ وہ لوگ حضرت نوح ع کے وقت مین کیا دین رکہتے تہے قول اصح یہہ ہی کہ وہ قوم بت پرست تہی جیسا کہ خدا تعالے در بیان قران شریف کے فرماتا ہی اوس آیت کا ترجمہ یہہ ہی کہ کہا تہا اس قوم نے کہ چہوڑو اپنے خداؤن کو — اور نہ چہوڑو وَدّ کو — نہ سواع کو — نہ یغوث کو — نہ یعوق کو — اور نہ نسر کو یہہ نام بتون کے ہین جنکو وے لوگ پوجتے تہے اور یہہ لوگ بڑے گمراہ ہوگئے تہے — چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام سے اسطرح پیش آتے کہ جب وہ

ذکر حضرت نوح ع کا معہ اوسکی اولاد کے

وہ اونکو نصیحت و وعظ فرماتے اونکا گلا گھونٹ ڈالتے جب آپ پر غشی طاری ہو جاتے اور وہ لوگ یہہ جانتے کہ مرگئے چھوڑتے پہر آپکو جب ہوش آتا تو فرماتے کہ اے خدا تعالے تو مغفرت کر میری قوم کی کیونکہ یہہ لوگ جاہل ہین کچھہ جانتے نہین — یہہ حالت مدت دراز تک حضرت نوح ع پر گذرا کی اور اسی بہی زیادہ بدطینت آدمی ہوتے گئے جو قرن پچھلا آیا اگلے سے بدتر ہی نکلا جو لوگ نئے پیدا ہوتے تھے اگلون سے زیادہ خبیث ہوتے تھے — چنانچہ حضرت نوح ع کو یہانتک مارتے کہ قریب موت کے ہو جاتے جب اونکو یہہ گمان ہوتا کہ وہ مرگئے تو چھوڑ دیتے — اور حضرت نوح ع کی یہہ حالت تہی کہ جب انکو افاقہ اوس غشی سے ہوتا تب آپ غسل فرماکر پہر لوگون کو ہدایت فرماتی اور اپنے قوم کی طرف متوجہ ہو جاتے اور کہتے کہ لوگو ڈرو اللہ سے اور تابعداری کرو اوسکی اور سب اللہ کی طرف چلے آؤ — جبکہ مدت گذر چکی اور قوم نے کہانہ مانا لاچار حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے شکوہ کیا — تب حضرت نوح علیہ السلام پر اسمضمون کی وحی نازل ہوئی کہ اے نوح کوئی نہین ایمان لاوے گا تیری قوم سے سوائے اونکے جو ایمان لے آئے — جبکہ حضرت نوح ع کو اپنی قوم سے مایوسی حاصل ہوئی تو آپنے اپنی قوم پر بددعا کی اور کہا کہ اے پروردگار نہ چھوڑ اوپر زمین کے کوئی کافر چلتا ہوا سبکا بہناس اوڑا دے — اللہ تعالے نے حضرت نوح ع پر باین مضمون وحی نازل فرمائے کہ ایک کشتی اپنے واسطے طیار کر جب حضرت نوح ع بموجب حکم جناب باری کے کشتی کے بنانے مین مصروف ہوئے تب ہی وہ قوم بدذات حضرت کے تکلیف دینے سے باز نہ آئے

۲۴ بلکہ جو کوئی شخص حضرت نوح علیہ سے ملتا سخریتاً یہہ کہتا کہ اے نوح اول تو تو
نبی نبا تہا جب نبوت تیری پیش نہ گئی لاچار اب بڑہئی بنگیا — حضرت
نوح علیہ السلام بموجب ارشاد جناب باری کے شمشاد کی لکڑی کی
کشتی[۲+] بنانے مین مصروف رہے — یہانتک کہ جوش زنی تنور جوشانی
درمیان حضرت نوح اور اوسکے پروردگار کے تہی ظہور مین آئی تب
حضرت نوح ع نے کشتی مین معہ اون لوگون کے جنکے سوار ہونے کا حکم
جناب باری نے دیا تہا یعنے تینون بیٹے حضرت نوح علیہ السلام کے —
ایک سام — دوسرا حام — تیسرا یافث — معہ اوکی جورون کے
سوار ہوئے — اور یون بہی کہتے ہین کہ چہہ آدمی سوار کئے تہے —
اور بعضے کہتے ہین کہ آٹہ مرد تہے وے سبکے سب حضرت شیث ع کے
اولاد مین سے تہے اونمین سے ایک جرہم بہی تہا — بعدازان حضرت
نوح ع نے اوسی کشتی مین چوپاؤن[۳+] کو بہی بموجب حکم خدا تعالے کے
جنکو داخل کرنیکا حکم تہا سوار کیا — لیکن ایک بیٹا حضرت نوح ع کا
جسکا نام یام تہا اور وہ کافر تہا حضرت نوح ع سے مخالف ہوا اور
کہنا اونکا اوسنے ہرگز نہ مانا — بعدازان پانے چڑہ گیا اور بلند ہوگیا
تمام روئے زمین پر — اور لئے پہرتی تہی کشتی موجونمین جو مثل پہاڑ

+۲ موسے کی پہلی کتاب پیدایش کے ۶ باب کی ۱۴ آیت مین لکہا ہی کہ تو اپنے واسطے
شمشاد کی لکڑی کی ایک کشتی بنا اُس کشتی مین کوٹہریان تیار کر اور اوسکے باہر اندر رال
لگا ۱۵ — اور اوسکو ایسی بنا کہ اوسکی لنبائی تین سو ہاتہہ اور اوسکی چوڑائی
پچاس ہاتہہ اور اوسکی اونچائی تیس ہاتہہ ہو ۱۶ — اور اس کشتی کے ایک
طرف دروازہ بنا اور نیچے کا طبقہ اور دوسرا — اور تیسرا بہی بنا

ذکر ہی حضرت نوح علیہ کی اولاد کا

کے تہی پانی یہانتک چڑہا کہ پہاڑون پر سے پندرہ گز بڑہ گیا تہا اس سے جیکے نہتہو نمین دم تہا سب ہلاک ہوگئے اور جتنے درخت تہے سب گل گئے — پانی کے نازل ہونے اور سوکہہ جانمین فاصلہ چہہ مہینے دس رات کا تہا — کہتے ہین کہ حضرت نوح ع جب کشتی مین سوار ہوئے تو دس رات ماہ رجب کی گذر چکی تہین — اور دسوین تاریخ آب کی یعنے اگست کے مہینے کی تہی اور جس روز حضرت نوح ع کو اس پانی سے نجات ہوئی وہ دن عاشورے کا تہا یعنے دسوین تاریخ محرم الحرام کی تہی — یہہ کشتی ایک پہاڑ جودے پر جو کہ زمین موصل مین ایک پہاڑ ہی جاکر ٹہیری تہی — ابن اثیر کہتا ہی کہ مجوسی لوگ اقرار نہین کرتے طوفان کا مگر بعضے اقرار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ طوفان بابل مین اور اوسکے قرب وجوار مین آیا تہا — لیکن کیومرث کی اولاد مشرق مین رہتی تہی اسلئے اونکے پاس طوفان نہین آیا — اسیطرح پر باشندگان دیار مشرقیہ کے یعنے اہل ہند اور فارس اور چین کے لوگ بہی بالکل اقرار طوفان کا نہین کرتے — ہان بعضے بعضے فارسی نژاد کہتے ہین کہ طوفان آیا تہا الا عام نہ تہا عقبہ حلوان سے طوفان نے تجاوز نہین کیا صحیح یہہ ہے کہ جتنے آدمی اہل زمین ہین یہہ سب اولاد حضرت نوح علیہ السلام کی ہین کیونکہ خداتعالے خود فرماتا ہے کہ کردیا ہمنے نسلکو اولاد نوح کی اور وہی باقی ہین پس سب آدمی اولاد نوح کے ہین — سام — حام — یافث کے تخم سے — کیونکہ سام کی اولاد مین عرب اور فارس اور روم کے آدمی ہین —

موسے کی پہلی کتاب پیدایش ۷ باب ۲ آیت مین لکہا ہی سب پاک جاندارونمین سے سات سات نر اور انکی مادہ اور ناپاکمین سے جو پاک نہین ہین دو دو نر اور اونکی مادہ اپنے پاس لے — ۳ — اور ہوا کے پرندونمین سے بہی جو پاک ہین سات سات نر اور مادہ کہ تمام زمین پر اونکی نسل باقی رہی فقط

ذکر ہی حضرت نوح علیہ کی اولاد کا

اور حام کے حبشی — یافث کی اولاد مین ترک اور یاجوج وماجوج اور فرنگستان کے رہنے والے ہین — اور قبط بیٹا ہی نوح کا جو کہ بیٹا ہی حام کا — اور حام سے ماریغ پیدا ہوا اور ماریغ سے کنعان اور اوسکی اولاد شام مین رہتی ہی جبتک کہ بنی اسرائیل اونسے لڑے یہہ نقل کی ہی ابن سعید نے — اور ابن اثیر یہہ کہتا ہی کہ بنی کنعان سام کے اولاد سے ہین واللہ اعلم بالصواب — لیکن سام سے جو چند بچے پیدا ہوئے تہے اونمین سے ایک لاوذ ابن سام بہی ہی اور لاوذ سے فارس اور جرجان — اور طسم — اور عملیق جو کہ باپ ہی عمالیق کا پیدا ہوئے انہی مین سے بادشاہان شام اور فراعنہ مصر مین — مگر اولاد طسم کی یمامہ مین بحرین تک جارہی تہی — اور سام کے بیٹون مین سے ایک ارم ابن سام بہی ہی — اس ارم سے چند بچہ پیدا ہوئے اونمین سے ایک عاثر ابن ارم ہی پہر عاثر سے ثمود اور جدیس پیدا ہوئے اور ارم سے عوص اور عوص سے عاد اور ارم کے اولاد کی زبان عربی تہی — اس عاد کی اولاد الرمل مین حضرموت تک جارہی تہی — اور اولاد ثمود کی الحجر مین درمیان حجاز اور شام کے رہا کرتی تہی — اب ہم اُن لوگون کا حال بیان کرتے ہین جو نسب نامہ مین حضرت نوح ع سے حضرت ابراہیم ع تک داخل ہین — واضح ہو کہ حضرت نوح ع سے تین لڑکے یعنے — سام — حام — یافث جبکہ عمر نوح کی پانسو برسکی تہی پیدا ہوئے تہے — اور طوفان کے وقت عمر حضرت نوح ع کی چہہ سو برس کی تہی — بعد ازان سام سے ارفخشذ پیدا ہوا جبکہ عمر سام کی ایکسو دو برسکی تہی تو گویا ارفخشذ جب پیدا ہوا تو ظہور طوفان کو دو برس گذر چکے تہے — پہر ارفخشذ جبکہ ایکسو پینتیس برسکا ہوا اوسسے قینان پیدا ہوا — پس ولادت قینان کی بعد ایکسو سینتیس برس گذرنے کے

ذکر ہی حضرت نوح ع کی اولاد کا

گذرنے کے طوفان سے وقوع مین آئے — پہر جبکہ قینان ایکسو انتالیس ۱۳۹ ۲۷
برسکا ہوا تو اوسے شالح پیدا ہوا — تو گویا شالح جب پیدا ہوا تو دوسو ۲۴۹
چوہتر برس طوفان کو ہو چکے تہے — جب تین سو پچاس ۳۵۰ برس طوفان کو
گذر چکے تو حضرت نوح علیہ السلام نے وفات پائی — اور عمر اونکی کل
نوسو پچاس ۹۵۰ برسکی ہوئی — یہہ وفات حضرت نوح علیہ السلام کی جب ہوئی
تہی تو اوسوقت شالح کی عمر چہتر ۷۶ برسکی تہی بعد ازان جب شالح کی ایکسو تیس ۱۳۰
برسکی عمر ہوئی تب اوسے عابر پیدا ہوا یہہ ولادت بعد گذرنے چارسو چہہ ۴۰۶
برسکے بعد طوفان کے وقوع مین آئی — اور عابر سے فالغ پیدا ہوا اوسوقت
عابر کی ایکسو چونتیس ۱۳۴ برسکی عمر تہی — اور یہہ بعد گذرنے پانسو چالیس ۵۴۰ برسکے
طوفان سے پیدا ہوا — پہر فالغ جب ایکسو تیس ۱۳۰ برسکا ہوا تب اوسنے رعو پیدا
ہوا بعد ولادت رعو کے زبانین علحدہ علحدہ ہوگئین اور زمین درمیان اولاد
حضرت نوح ع کے تقسیم ہوگئی یعنے ہر ایک شخص اولاد حضرت
نوح علیہ السلام مین سے الگ الگ جا رہا — اور یہہ تفرقہ بعد گذرنے
چہہ سو ستر ۶۷۰ برسکے طوفان سے ظہور مین آیا — جب رعو ایکسو بتیس ۱۳۲
برسکا ہوا تو اوسے سارو غ پیدا ہوا اسکا نام توریت مین سروج ہے
پیدا ہوا تہا تو آٹہہ سو دو برس طوفان کو گذر ہی ہوی ہو چکے تہے —
جبکہ سارو غ ایکسو تیس ۱۳۰ برسکا ہوا تو اوسے ناحور پیدا ہوا یہہ جب پیدا
ہوا تہا تو طوفان کو نوسو دو ۹۰۲ برس گذر چکے تہے — اور جب ناحور کی
عمر اونہتر ۷۹ برسکی ہوئی تو اوسے تارح پیدا ہوا یہہ ولادت بعد گذرنے
ایکہزار گیارہ ۱۰۱۱ برسکے بعد طوفان کے ظہور مین آئی — جبکہ تارح ستر ۷۰
برسکا ہوا اوسے حضرت ابراہیم خلیل ع پیدا ہوئے اس حساب سے

ذکر ہی حضرت نوح علیہ کی اولاد کا

۱۰۸۱
حضرت خلیل ۱۴ بعد گذرنے ایکہزار اکیاسی برسکے طوفان کے بعد پیدا ہوئے ۲۰
تمام عمرین مذکورہ یہہ ہین پوشیدہ نرہی کہ سام کی چھ سو برسکی عمر ہوئی
اور وفات پائی اوسنے وفات حضرت نوح ۱۴ سے ایکسو پچاس برس بعد —
ارفخشذ کی عمر چار سو پینسٹھ برسکی ہوئی — قینان کی عمر چار سو تیس برسکی —
اور شالح کی چار سو ساٹھ برس — اور عابر چار سو چونسٹھ برس زندہ رہا
— فالغ تین سو انتالیس برس — رعو تین سو انتالیس برس — سارغ تین سو
تیئس برس — ناحور ایک سو اٹھ برس — تارح دو سو پانچ برس اب
ہم یہہ بیان کرتے ہین کہ کس سبب سے زبانین متفرق ہوگئین تہین — ابو عیسےٰ
کہتا ہی کہ اولاد حضرت نوح علیہ السلام کی جب کہ بعد طوفان کی پھیل گئی اور بہت
کثرت سے ہوگئی تو سنعار ملک یہہ تجویز کی کہ ایک قلعہ ایسا اونچا بناؤ کہ دوسری دفعہ
اگر طوفان آئے تو پھر ہمکو کچھہ گزند نہ پہنچا سکے اور جنمین سے بچے ہوئے رہین سبکی
رائے نے اسبات پر قرار پایا کہ ایک برج بلند جسکا سر آسمان تک پہنچے اول بناؤ
اس ارادہ کے پورا کرنیکو اونہون نے بہتیرے برج اسطرح پر بنائے کہ ایک دوسرے
سے بڑا تاکہ اوسکی مدد سے چنائی ہوتی چلی جائے اور برابر آسمان تک کا
بنالین — اسبات پر اللہ تعالے نے اونسے یہہ بدلا لیا کہ اونکی زبانین متفرق
کردین تاکہ ایک کی دوسرا بولی نہ سمجھے سب الگ الگ بولی بولنے لگے
— مگر ایک شخص عابر جو اونکے شامل اس حرکت بیجا پر نہوا ہی اور وہ ہمیشہ
بندگی خدا تعالے کی بہی کرتا تہا اوسکی زبان وہی اصلی رہی یعنے اوسکی زبان
عبرانی ہی رہی بدلی نہ گئی باقی اور دونکی زبانین خدا تعالے نے بدل ڈالین
— جب اولاد حضرت نوح ۱۴ کی الگ الگ جا بسی تو سام کی اولاد عراق
اور فارس اور جو قریب اوسکے تہا ہندوستان تک اپنے قبضہ مین لے آئے — اور

ذکر ہی حضرت ہود ع اور حضرت صالح ع کا

اور حام کی اولاد جانب جنوب اور اوسکے قرب وجوار مین جو زمین مصر سے ملی ہوئی ہے ۲۹
یعنے اوپر رود نیل کے متصرف ہوگئی — اور ایسا ہی طرف مغرب کی انتہاے
مغرب تک پہیل گئی — اور یافث کی اولاد کو وہ ملا جو کہ بحر الخزر کہلاتا ہے
اور اسیطرح مشرق پر چین تک قابض ہوگئی جبکہ اولاد حضرت نوح ع مین تفرقہ
پڑا اور زبانین اونکی علیحدہ ہوگئین اوسوقت کلدانی بہتر فرقے تہے

ذکر ہی حضرت ہود ع اور حضرت صالح ع کا

واضح ہو کہ حضرت ہود ع اور حضرت صالح ع دو نو نبی تہے انکو اللہ تعالے نے
واسطے ہدایت خلق کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کے اور قبل ولادت حضرت
ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے دنیا پر بہیجا تہا — کہتے ہین کہ عابر ابن شالح جسکا
ذکر اوپر ہو چکا اسیکو ہود کہتے ہین یہہ نبی قوم عاد کے جو کہ تین بتون کی پرستش
کرتے تہے ہدایت کے لئے مامور ہوئے تہے — قوم عاد اور قوم ثمود بہت
متکبر اور طویل القد یعنے لمبی تہی جیسا کہ فرمایا ہی اللہ تعالے نے قران شریف مین
اسکا ترجمہ یہہ ہی کہ یاد کرو اسبات کو کہ بنایا ہمنے تمکو جانشین قوم نوح کا — اور
زیادہ کیا ہمنے پیدائش مین تمہارے لمبا پن یعنے تمکو طویل القامت بڑے
قد والا بنایا — جبکہ ہود علیہ السلام نے قوم عاد کو ہدایت کی اور خدا کی طرف
بلایا تو وے لوگ ایمان نہ لائے مگر چند آدمی جنکو اللہ تعالے نے ایمان دیا اسلئے
وہ لوگ جو ایمان نہ لائے تہے اور کافر رہے تہے اون پر اللہ تعالے نے ایک
آندہی غضب کی نازل فرماکر سبکو ہلاک کر ڈالا کوئی شخص قوم عاد کا زندہ باقی
نرہا یہہ آندہی سات رات اور آٹھہ دن پے در پے چلتی رہی تہی مگر حضرت ہود ع
اور وہی لوگ جو اوسپر ایمان لائے تہے زندہ رہی یہہ لوگ معہ حضرت ہود ع کے

ذکر ہی حضرت صالح ع کا

۱۲ ایک حظیرہ مین چھپ بیٹھے تہے اسطرح پر حضرت ہود ع نے اپنی زندگانی تمامکی
یہان تک کہ پیغام اجل اوسکے پاس آیا اور راہی ملک بقا ہوئے — قبر حضرت
ہود ع کی حضرموت مین ہی — بعضے کہتے ہین کہ الحجر مین درمیان مکہ کے اونکی
قبر بنی ہی — ایک روایت یہہ ہی کہ خدا تعالے نے قبل ہلاک کرنے قوم عاد کے
اونپر قحط نازل کیا تہا — تب اون لوگون نے ایک جماعت اپنی قوم سے مجتمع
کرکے طرف مکہ کی بہیجی تاکہ دفع قحط کا وے تدارک کرین اور سیرابی اونکے واسطے
تلاش کرین اس گروہ مذکور مین ایک شخص لقمان نامی بہی تہا یہہ وہ لقمان حکیم
نہین ہی جو کہ حضرت داؤد نبی علیہ السلام کے زمانہ مین موجود تہا — پس جبکہ
قوم عاد ہلاک ہوچکی تو یہہ لقمان حرم مین زندہ باقی رہگیا تب ارشاد جناب
باری یون ہوا کہ تو بہی موت اختیار کر کیونکہ ہمیشہ کوئی جیتا نرہیگا اوسنے
عرض کی کہ اے پروردگار مجکو سات کرگسون کے برابر عمر عطا کر اور ایک
کرگس کی عمر اتنی برسکی ہوتی ہی یہہ دعا قبول ہوئی تب اسنے یہہ حال کیا کہ
ایک بچہ کرگس کا انڈے سے نکلا ہوا یا لقا جب وہ مرجاتا دوسرا پاتا اسطرح
ساتوین کرگس کے بچہ پر نوبت پہنچی جسکا نام لبد تہا جب وہ مرگیا تو لقمان بہی
ساتہہ ہی اوسکے بموجب وعدہ خدا کے مرگیا یہہ روایت چونکہ اکثر عرب نے
اپنے اشعار مین اور اکثر آدمیون نے ذکر کی ہی اسلئے ہمنے بہی اتباعاً اپنے
کتاب مین ذکر کردی واللہ اعلم بالصواب

ذکر ہی حضرت صالح علیہ السلام کا

مخفی نرہی کہ حضرت صالح ع ایک نبی تہے جنکو اللہ تعالے نے واسطے ہدایت
قوم ثمود کے بہیجا تہا یہہ حضرت صالح ابن عبید ابن اسف ابن ماشج ابن عبید

ذکر حضرت ابراہیم خلیل اللہ ع کا

۳۱ عبید ابن جاور ابن ثمود بن جو کہ الحجر مین تشریف رکھتے تھے چنانچہ بیان اسکا پہلے
ہو چکا ہی کہ حضرت ثمود جا رہی تھے الحجر مین جب حضرت صالح ع نبی ہوکر قوم ثمود
کیطرف مخاطب ہوئے آپنے ارشاد کیا کہ اے لوگو خدا کو ایک جانو اور اوسکو
ہر وقت حاضر و ناظر مانو کوئی ایمان نہ لایا مگر چند آدمی ضعیف جو اوس قوم
مین تھے وہ ایمان لائے آپ اونکی ہدایت مین مصروف رہے آخر کار سب
کفار نے یہہ عرض کی کہ یا حضرت صالح ہم ایک بات اپنی طبیعت سے نکالتے
ہین اگر وہ پوری ہوجاوے تو بیشک ہم آپ پر ایمان لاوین گے اور نبی برحق جانین
گے وہ بات یہہ ہی کہ اس خاص پہتر سے ایک اونٹنی پیدا ہو — بموجب اس
عہد کے حضرت صالح ع نے جناب باری سے عرض کیا چنانچہ ایک ناقہ اوس
پہتر سے نکلی اور نکلتے ہی اوسنے ایک بچہ دیا جب بہی وہ لوگ جو سخت کافر
تھے ایمان نہ لائے اور کچھہ اونپر اثر نہ ہوا بلکہ اونہین لوگون نے اوس اونٹنی
کو بہی ذبح کر ڈالا — یہہ عصیان موجب بھڑکنی غضب جناب باری کا ہوا
چنانچہ اونکو جناب باری نے بعد تین دنکے ایک آواز آسمان سے جسمین آواز
ہر ایک کڑک بجلی کی تہی سبکو ہلاک کیا اوسکی آواز سنکر جگر اون لوگونکی ٹکڑے
ٹکڑے ہوگئے صبح کو حضرت صالح ع نے سبکو مردہ پایا پہر حضرت صالح ع تشریف
فرما ہوئے فلسطین کو اور پہر حجاز کو اور حال آنحضرت کا یہہ ہی کہ عبادت خدا کی
مرتے دم تک کیا کئے اور عمر اونکی اٹہاون برس کی ہوئی

ذکر ہی حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوٰۃ اللہ ع کا

واضح ہو کہ نسب نامہ جناب ابراہیم خلیل ع کا یہہ ہی ابراہیم بن تارح — بن
آذر — بن ناحور — ابن ساروغ — بن یرعو — ابن مالغ — ابن عابر

ذکر ہی حضرت ابراہیم خلیل ع کا

۳۲ ابن شالح — ابن ارفخشذ ابن سام ابن نوح ہی مگر اس نسب نامہ مین قینان ابن ارفخشذ کا نام نہین لکہا گیا دو سبب سے ایک تو سبب یہہ ہی کہ وہ جادوگر تہا اسلئے اوسکا نام نسب نامہ مین شمار نہین کیا گیا دوسرا سبب بموجب قول بعضے کے یہہ ہی کہ شالح ابن ارفخشذ دو ہی ہی حقیقت مین شالح ابن قینان ابن ارفخشذ اس صورت مین کچہہ ضرورت لکہنے کی نہین اب مولد حضرت ابراہیم ع مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ اہواز مین پیدا ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ بابل مین جسکو عراق بہی کہتے ہین — اور حال آذر یعنے والد ابراہیم علیہ السلام کا یہہ ہے کہ آذر والد خلیل ع بت بنا کر حضرت ابراہیم ع کو دیا کرتے تا کہ بازار مین جا کر بیچ لاوین اور حضرت ابراہیم ع یہہ فرمایا کرتے کہ اے والد ماجد کون خریدیگا اوس شی کو جو مضر ہو خریدار کو اور کچہہ نفع بہی نہ پہنچا سکے اوسکو — بعد ازان جبکہ حکم اللہ تعالے کا حضرت ابراہیم ع کو اسطرح پر نازل ہوا کہ کہہ اپنے قوم سے کہ خدا ایک ہی تو کہا حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے اولاً اپنے والد ہی سے اوسنے نہ مانا پہر ہدایت کی اپنی قوم کو طرف توحید کے — جبکہ یہہ حال اون کا ظاہر ہو گیا اور نمرود بن کوش کو خبر پہنچی :: یہہ حاکم تہا سواد عراق اور ان شہرون کا :: اور ضحاک کو جو نمرود پر بادشاہ تہا ابہی خبر نہ پہنچی تہی — بعضے کہتے ہین کہ نمرود ہی بادشاہ مستقل تہا بہرکیف بمجرد دریافت اس خبر کے نمرود نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ ع کو پکڑ کر آگ مین ڈالدیا وہ آگ حضرت ابراہیم ع پر مثل گلشن کے ہو گئی حضرت کا ایک بال بہی نہ جلا چنانچہ حضرت ابراہیم ع بعد چند ایام کے اوس آگ سے نکل آئے یہہ حال مشاہدہ کر کے بہت لوگ نمرود سے ڈرتے ڈرتے حضرت ابراہیم ع پر ایمان لائے — اور سارہ بنے زوجہ حضرت ابراہیم ع کی جو کہ اونکی چچا ہاران کی بیٹی تہی وہ بہی ایمان

ایمان لائے جب حضرت ابراہیم ع کو وہانکی بود باش سے تکلیف بہت ہوئی
تب حضرت نے معہ اون لوگون کے جو آپ پر ایمان لائے تہے طرف حرّان
کی ہجرت فرمائی اور والد حضرت کے یعنے آذر بالکل ایمان نہ لائے — آپ
حرّان مین تشریف لیجا کر ایک مدت وہان رہکر طرف مصر کی تشریف فرما ہوئے
اوسوقت مین وہ فرعون جو مصر کی حکومت کرتا تہا اوسکے نام مین اختلاف
ہی بعضے کہتے ہین کہ نام اوسکا سنان بن علوان ہی — بعضے یہہ کہتے ہین
کہ طولیس نام تہا بہر تقدیر اوس فرعون سے جو کہ طولیس تہا لوگون نے ذکر
کیا کہ ایک عورت خوبصورت اس شہر مین وارد ہوئی ہی اور وہ سارہ
زوجہ ابراہیم خلیل ع کی بہن فوراً بموجب حکم فرعون کے وہ زوجہ اوسکی
معہ حضرت خلیل ع کے دربار مین حاضر ہوئی حضرت ابراہیم ع سے پوچہا
کہ یہہ تیرے رشتہ مین کون ہی اوسنے کہا کہ یہہ میری بہن ہی یعنے اسلام مین
— فرعون نے جو لفظ بہن کا سُنا دلمین پہولا اور چاہا کہ اس نیک بخت
عورت کے ساتہہ حرام کاری کیجئے بمجرد اس ارادہ کے چاہتا تہا کہ اوس
عورت پر ہاتہہ ڈالے کہ خدا تعالےٰ نے دونو ہاتہہ اوسکے اور دونو پیر خشک
کردے جب یہہ حال اوسنے دیکہا باز آیا فوراً اوسکے ہاتہہ پیر کہل گئے لیکن
پہر اوسنے چاہا کہ جماع کرون وہی حال اگلا سا ہوگیا تب اوسکو یقین ہوا
کہ عورت بہت نیک بخت ہی اسکو چہوڑ دینا ہی مناسب ہی یہہ سوچ کر اوس
عورت کو چہوڑ دیا اور کہا کہ اس عورت کو اپنی جان اور نفس کی خدمت کرنی
سزاوار تہی یہہ کہکر ایک لونڈی مسماۃ ہاجرہ اوسکو بخش دی اور کہا کہ یہان
سے سدہارئے سارہ اوس لونڈی ہاجرہ کو اپنے ہمراہ لئے ہوئے حضرت
ابراہیم ع کے پاس آئی حضرت ابراہیم ع معہ اپنی بیوی اور لونڈی کے ملک

ذکر حضرت ابراہیم ع کا

۳۴ شام مین تشریف فرما ہوئے اور رملہ اور ایلیا مین جاکر اقامت اختیار کی اور
سارہ زوجہ ابراہیم ع کی بانجھ تہی اوسے اولاد نہ ہوتی تہی اسلئے بموجب
کہنے سارہ کے حضرت ابراہیم ع نے اپنی لونڈی ہاجرہ سے صحبت کی چنانچہ
وہ حاملہ ہوئی اور حضرت اسماعیل ع اوسے پیدا ہوئے :: یعنے اسماعیل کے عراقی مین
یطیع اللہ کہے ہین :: بروقت پیدایش اسماعیل کے حضرت ابراہیم ع کی عمر
چھیاسی برسکی تہی — پھر بخشا اللہ تعالے نے سارہ کو اسحاق جبکہ جنی سارہ تو
اوسکی عمر نوے برسکی تہی جبکہ سارہ سے اسحاق پیدا ہوچکا تو اوس بیوی کو
اسبات کی غیرت آئی کہ یہہ لونڈی بچہ ایسا نہ ہو میرے بیٹے کے ساتھہ وارث
ہوجاوے اسلئے حضرت ابراہیم ع سے کہا کہ ان دونون کو میرے پاس سے
نکال دے تب ابراہیم ع نے ہاجر اور اوسکے بیٹے اسماعیل کو ہمراہ لیکر طرف حجاز
کی آکر مکہ مین اونکو چھوڑ گئے چنانچہ حضرت اسماعیل ع مکہ مین رہنے لگے اور اونکا نکاح
ایک عورت عربی سے ہوگیا — اور اونکی والدہ ہاجرہ مکہ ہی مین فوت ہوئی
پھر حضرت اسماعیل کے پاس اونکے باپ ابراہیم ع تشریف لائے اور بنایا
اون دونون نے کعبہ اسیکا نام ہی بیت اللہ الحرام — بعدازان حکم جناب
باری واسطے ابراہیم ع کے اس طور پر نازل ہوا کہ اے ابراہیم ع ذبح کر
اپنے بیٹے کو اب یہان اختلاف ہوا ہی کہ کونسا لڑکا ذبح کیا گیا — آیا وہ
— اسحاق ہی — یا اسماعیل بہرکیف عوض مین اوس لڑکے کے خدا نے
حضرت ابراہیم ع کو ایک مینڈہا دیا — حضرت ابراہیم ع اواخر ایام
بیورہب مین تہے جسکو ضحاک بہی کہتے ہین قریب ہی کہ ہم حال اوسکا ہمراہ
ذکر ملوک فارس کے انشا اللہ تعالے بیان کرین گے اور حضرت ابراہیم ع
بیچ اول سلطنت افریدون کے کہ نمرود عامل تہا اوسکا تشریف رکہتے تہے جیسا ذکر

ذکر کیا ہی ہمنے — اور ان حضرت ابراہیم ع کے دو بھائی تہے ایک ہاران
— دوسرا ناحور — اولاد آذر سے — ہاران سے پیدا ہوا لوط — اور
ناحور سے تبویل — اور تبویل سے پیدا ہوا لابان — اور لابان سے پیدا
ہوئے لیا — اور راحیل جو کہ دونو جورو ین تہین حضرت یعقوب علیہ السلام کی
— جو شخص قایل ہی اس بات کا کہ ذبیح اسحاق تہا وہ کہتا ہی کہ حضرت
خلیل ع نے مُلک شام مین اسحاق کو ذبح کرنیکا ارادہ کیا تہا اور فاصلہ
دو کوس کے ایلیا سے جسکو بیت المقدس کہتے ہین اور جو شخص کہتا ہی
کہ اسماعیل ذبح ہوا وہ کہتا ہی کہ یہہ ماجرا مکہ مین واقعہ ہوا — اور اختلاف
اون امور مین بہی آکر واقع ہوا ہی جن باتون مین اللہ نے حضرت ابراہیم ع کا
امتحان لیا تہا — کہا گیا ہی کہ وے امور یہہ ہین — مہاجرت وطن سے
— ختنہ کرنا — بیٹے کا ذبح کرنا — اور بعضے کہتے ہین کہ نہین بلکہ سوا انکی
وے امر اور ہین — حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ زندہ ہی تہے کہ وفات
پائی زوجہ اونکی سارہ نے بعد مرنے ہاجر لونڈی کے اسمین بہی اختلاف
ہے — پہر نکاح کیا حضرت ابراہیم ع نے بعد وفات سارہ کے ایک
عورت کنعانی سے جسسے چہہ بچہ پیدا ہوئے اس حساب سے کل بیٹے حضرت
ابراہیم ع کے آٹہہ ہین یعنے اسماعیل — اور اسحاق اور چہہ بیٹے اوس
عورت کنعانیہ سے بر تقدیر اختلاف

ذکر ہی اولاد حضرت ابراہیم کا جو نسب نامہ مین مندرج ہین حضرت موسیٰ ع تک

حال پیدایش حضرت ابراہیم خلیل ع کا درمیان ذکر نوح علیہ السلام کے
یہہ گذر چکا ہی کہ حضرت ابراہیم پیدا ہوئے بعد مرور ایکہزار اکاسی برسکی
طوفان سے جبکہ ابراہیم ع کے عمر ایکسو برسکی تہی تب پیدا ہوئے اونسے

نسب نامہ حضرت ابراہیم ع سے حضرت موسیٰ ع تک

۳۶ حضرت اسحاق — اور جبکہ ہوئی عمر حضرت اسحاق کی ساٹھ برسکی ہوئی تب پیدا ہوئے اونسے حضرت یعقوب ع —
اور حضرت یعقوب ع چھیاسی برسکی تب کہ پیدا ہوئے اونسے لاوی اور جبکہ ہوئی عمر لاوی کی چھیاسی برسکی پیدا ہوئے قاہات
اور قاہات جب ترسیٹھ برسکا ہوا تو پیدا ہوا اوسے عمران اور عمران ستر برسکا تہا
تب پیدا ہوئے اونسے حضرت موسے علیہ السلام — پس ہوئی ولادت حضرت
موسے ع کے بعد گذرنے چار سو چھبیس برسکی پیدائش حضرت ابراہیم علیہ السلام سے
— اور زندہ رہی حضرت موسے ع ایکسو بیس برس — اس حساب سے فاصلہ
درمیان ولادت حضرت ابراہیم ع اور وفات حضرت موسے ع کے پانسو پینتالیس
برس کا ہوا — اور سب عمرین مذکورہ یہہ ہین — ابراہیم ع ۱۷۵ زندہ رہے
ایکسو پچہتر برس — اسحاق ایکسو اسی برس — یعقوب ایکسو سینتالیس برس
لاوی ایکسو سینتیس برس — قاہات ایکسو ستائیس برس — عمران ایکسو چھتیس
برس — اور جبکہ وفات پائی ابراہیم ع نے تو اسحاق پچہتر برس کا تہا —
اور جبکہ وفات پائی اسحاق نے تو عمر یعقوب کی ایکسو بیس برسکی تہی —
اور وقت وفات حضرت یعقوب کے لاوی ساٹھ برسکا تہا — اور جبکہ
وفات پائی لاوی نے تو قاہات اکیاسی برسکا تہا اور وقت وفات
قاہات کے عمران چونسٹھ برسکا تہا اور وقت وفات عمران والد موسے ع
علیہ السلام کے حضرت موسے ع چہتر برسکے تہے — کیونکہ تمام عمر عمران کی
ایکسو چھتیس برسکی تہی — اب ان صحیفون مین جو خدا تعالے نے حضرت ابراہیم ع
پر نازل فرمائی تہی اختلاف ہی — روایت کی ہی ابوذر نے نبی صلعم سے
کہ تہے وی امثال — اون امثال مین سے ایک یہہ فقرہ ہی کہ اے مسلط
شہر ورینے نہین اٹہایا تجکو اسواسطے کہ جمع کرے تو دنیا کو تہ بہ تہ بلکہ اسواسطے
بہیجا ہی مینے تجکو کہ نہ آنے دے تو مجبک نالش کسی مظلوم کی کیونکہ مین نہین رد

ذکر ہی حضرت لوط ع کا

رد کرسکتا نالش مظلوم کی اگرچہ وہ کافر ہی ہو — اور لازم ہی عقلمند پر کہ
غور کرے اپنے زمانہ پر اور متوجہ ہو اپنے حال پر — اور خیال کرے اپنی
بولچال پر — اور حفاظت کرے اپنی زبان کی — اور جو شخص چاہے
یہہ بات کہ جو کہے سو کرے تو کم کلام کیا کرے اور نہ بولے مگر بضرورت
حضرت ابراہیم علیہ السلام ان باتون مفصلہ ذیل مین سب سے اول ہین
— یعنے اونہون نے اول ہی سب سے ختنہ کیا — اور دعوت مہمان
کی بہی انہین سے جاری ہوئی — اور پایجامہ بہی اونہون نے اول پہنا

ذکر ہی حضرت لوط علیہ السلام کا

حضرت لوط علیہ السلام بہتیجے حضرت ابراہیم خلیل اللہ ع کے تہے — یہہ
لوط ابن ہاران ابن آذر ہی اور آذر وہی ہی تارح جسکا ذکر گذر چکا
اور باقی نسب نامہ بیان ہو چکا ابراہیم خلیل اللہ ع کے ذکر مین —
حضرت لوط ع اپنے چچا ابراہیم خلیل اللہ پر ایمان لاکر کوچ کرگئے تہے
ہمراہ اونکی طرف مصر کے اور پہر مراجعت کی اونہون نے شام تک —
پہر بہیجا اللہ تعالے نے حضرت لوط ع کو طرف باشندگان سدوم کے
جو کہ کافر اور گنہ گار تہے حضرت لوط وہان تشریف لیجاکر سبکو ہدایت
فرمانے لگے اور آپ نے ارشاد کیا کہ اے لوگون اب گناہونسی توبہ کرو کسینے
بہی اونکی نہ سُنی اور کوئی متوجہ بہی نہ ہوا — گناہ وے لوگ یہہ کرتے تہے
جسکی خبر خدا تعالے نے قران شریف مین دی ہی اوس آیت کا ترجمہ یہہ
ہی کہ اے قوم لوط تم کرتے ہو وہ گناہ جو نہین کیا پہلے تمہارے کسینے خلق اللہ
سے کیونکہ تم صحبت کرتے ہو مردونسے اور زہر نے کرتے رہتے ہو اور اپنی مجلس

ذکر ہی حضرت لوط ع کا

بدکاری یعنے اغلام کرتے ہو — اور قطع طریق یہہ کرتے تہے کہ جب کوئی مسافر گذرتا راہ مین کو اور وے دیکہہ پاتے تو اوسکو پکڑ لیجاتے اور اوسے لواطت کرتے راہ ہی مین — اور حضرت لوط ع منع کیا کرتے تہے اونہین اور ڈراتے تہے ہمیشہ لیکن کچہہ فایدہ نہوا اونکی وعظ سے بجز اسکے کہ سرکشی اور غرور اونکو اور زیادہ ہوگیا جبکہ نہ مانا کسینے اونکی قوم سے اور مدت گذر گئی اسیطرح پر تو کہا حضرت لوط ع نے کہ اے بار خدا مدد بہیج میرے واسطے تباہی اس قوم کی اسلئے بہیجی اللہ نے فرشتے تاکہ اولٹ ڈالین شہر سدوم کو معہ اون پانچ گانون کے جو اوسے متعلق تہے — کہتے ہین کہ سدوم مین چار لاکہہ آدمی بستے تہے اور وے گانو جو اوس سے متعلق تہے یہہ ہین صبغہ — عمرہ — ادما — صبویم — بالع — پس فرشتون نے خبر کی ابراہیم ع سے کہ اللہ تعالے نے حکم کیا ہی کہ قوم لوط کو دہنسا دیا جاوے زمین مین تب حضرت ابراہیم ع نے جبرائیل سے واسطے قوم لوط کے پوچہا اور کہا کہ اے جبرائیل اگر دیکہے تو اونمین پچاس آدمی راستباز کہا جبرائیل نے کہ اگر ہونگے اونمین پچاس آدمی راستباز تو بہی عذاب نہ دونگا اونکو — پہر بولے حضرت ابراہیم ع کہ اگر چالیس ہون — کہا تب بہی نہین — کہا اگر تیس ہون کہا جب بہی نہین ہونگے تب بہی عذاب نہ دیا جائیگا — بعد ازان حضرت ابراہیم ع بولے کہ وہان لوط ہی جبرائیل نے معہ اور فرشتونکے جواب دیا کہ ہم خوب جانتے ہین اون لوگونکو جو وہان ہین — پس جبکہ فرشتے خدا کیطرف سے قوم لوط کے اوپر جا پہنچے تو اوس قوم نے بارادہ لواطت موافق اپنی عادت کے اونکو بہی آن گہیرا — حضرت جبرائیل ع نے اپنی بازون کے جہوکے سے اونکو اندہا کر دیا

ذکر ہی حضرت اسماعیل بیٹے ابراہیم ع کا

۳۹ کردیا — اور لوط ع سے کہا کہ تیرے خدا نے ہمکو یہان بہیجا ہی اب تو معہ اپنے قبیلہ کے راتون رات نکل جا اور کوئی تیرا ہمراہی پیچہی پہر کر نہ دیکہے جب حضرت لوط ع معہ اپنے قبیلہ کے نکل گئے تو اونہون نے فرشتون سے کہا کہ اب ان لوگون کو مار ڈالو فرشتون نے جواب دیا کہ ہمکو حکم صبح کا ہی اور ابہی صبح نہیں ہوئی ہے مگر نزدیک ہی جبکہ صبح ہوگئی تو فرشتون نے اولٹ ڈالا شہر سدوم اور پانچون اوسکے گانون کو معہ اون لوگون کے جو اوسمین رہتے تہے تو سنے آواز کڑکڑاٹ کے حضرت لوط ع کی جورو نے افسوس کرکے کہا کہ ہائے اے قوم یہہ کہتی ہی ایک پہتر اوسکے ہی ایسا آکر لگا کہ اوسکا ہی کام تمام ہوگیا — اور جو جو آدمی کہ اون گانونمین حاضر نہ تہے اونہونکا اسطرح پر بہانس اوڑا کہ اونکے سرون پر پہتروں کا مینہہ برسا اسطرح سے وہ بہی ہلاک ہوگئے

ذکر ہی حضرت اسماعیل بیٹے ابراہیم ع کا

واضح ہو کہ اسماعیل ابن ابراہیم جب پیدا ہوئے تو عمر حضرت ابراہیم ع کے چیاسی برسکی تہی اور تیرہ برسکی عمر مین معہ اپنے باپ ابراہیم کے پاک ہوئے تہے اور جب حضرت اسحاق ع پیدا ہوئے تہے اوسوقت عمر حضرت خلیل ع کی سو برس کی تہی بعد ازان حضرت خلیل ع نے اسماعیل اور اوسکی مان ہاجرہ کو طرف مکہ کی بسبب غیرت لیجانے سارہ کے نکالدیا کیونکہ سارہ نے یہہ کہا تہا کہ نکالدے اسماعیل اور اوسکی مان کو اسلئے کہ لونڈی بچہ وارث ہونے نپائے میری بیٹی کے ساتہہ — جب اسماعیل مکہ مین آکر رہی تو بہت قبایل عرب ہمراہ اونکے مکہ مین سکونت پذیر ہوگئے تہے یہہ قبیلے پہلے سے گرد نواح مکہ کے اقامت

ذکر حضرت اسماعیل بیٹے ابراہیم ع کا

۴ گزین تھے لیکن جسوقت کہ حضرت اسماعیل ع نے مکہ مین بود و باش اختیار کی تو یہہ
سب قبایل اونکے ہمراہ ہوکر مکہ مین بسنے لگے — بعدازان حضرت اسماعیل ع نے
ایک عورت عربیہ سے اپنا نکاح کرلیا تہا چنانچہ اس عورت سے بارہ بچہ پیدا
ہوئے — پہر بموجب حکم جناب باری کے حضرت ابراہیم ع واسطے تعمیر کرنے
کعبہ کے جسکو بیت اللہ الحرام کہتے ہین پاس اپنی بیٹے کے ملک شام سے تشریف
لائے درمیان مکہ معظمہ کے — اور کہا کہ اے اسماعیل خدا تعالے نے مجکو
یہہ حکم کیا ہی کہ بناؤن واسطے خدا کے ایک گہر اسماعیل ع نے جواب دیا کہ
اپنے پروردگار کے حکم کو آپ بالضرور مانئے اونہون نے کہا کہ تو بہی بموجب
حکم خدا کے میری مدت کر اوس گہر کے بنانے پر وہ بولے کہ بسر و چشم جو
فرمائے چنانچہ حضرت اسماعیل ع اپنے باپ ابراہیم ع کے ہمراہ واسطے طیار
کرنے کعبہ شریف کے کہڑے ہوگئے حضرت ابراہیم ع کعبہ شریف کو چنتے تہے
اور حضرت اسماعیل ع پتہر پکڑاتے جاتے تہے جبکہ وہ خانہ کعبہ طیار ہوگیا
اوسوقت اُن دونونے جناب باری سے دعا مانگی اور کہا کہ اے پروردگار
ہمارے یہہ خانہ جو ہمنے بنایا ہے اسکو تو قبول کر اور تو خوب جاننے اور سننے
والا ہے — واضح ہو کہ حضرت ابراہیم ع جس پتہر پر کہڑے ہوکر خانہ کعبہ کے
تعمیر کرتے تہے اوسکا نام مقام ابراہیم ہے — وہ تعمیر اول کعبہ کی جو حضرت
ابراہیم ع نے کی تہی اوسے بنا پر ایک مدت طویلہ تک وہ قایم رہا بعدازان
قریش نے پیدا ہونے محمد رسول اللہ صلعم کے پینتیس برس قبل اوسکو ڈہاکر
مسمار کرکے پہر اوسکی تعمیر کی تہی اس حساب سے درمیان اسکے اور ہجرت
کے دو ہزار سات سو اور قریب تر انوین برس کے تخمیناً ہین — پہر بموجب
حکم خدا تعالے کے اسماعیل طرف قبایل یمن اور عمالیق کے تشریف لے گئے

ذکر ہی حضرت اسحاق بیٹے ابراہیم ع کا

لیگئے اور اپنی دختر کو اپنے بھتیجے سے جسکا نام عیص ابن اسحاق تہا منعقد کیا اور تمام ۱۴۱
عمر حضرت اسماعیل ع کی ایکسو سنتیس برسکی ہوئی ہی انحضرت نے درمیان مکہ معظمہ
کے وفات پائی اور اپنی والدہ ہاجرہ کے پاس مقام الحجر مین مدفون ہوئے
حضرت اسماعیل ع نے جب وفات پائی تہی اسوقت حضرت ابراہیم ع کی
وفات کو بیالیس برس گذر چکے تہے

ذکر ہی حضرت اسحاق بیٹے ابراہیم علیہ السلام کا

چونکہ پیدائش حضرت اسحاق ع کا حال اوسکے باپ ابراہیم ع کے بیان مین
گذر چکا ہی لہذا اوسکے تو لکہنے کی کچہہ ضرورت نہین الا اور حال اونکا ذکر کیا
جاتا ہی — واضح ہو کہ اسحاق ابن ابراہیم کا نکاح اوسکے چچا کی بیٹی ہی سے ہوا
تہا اس عورت سے دو لڑکے یعنے حضرت عیص ع اور حضرت یعقوب ع
جنکا نام اسرائیل بہی ہی پیدا ہوئے بعد ازان حضرت عیص نے اپنے چچا اسماعیل
کی بیٹی سی شادی کی اس عورت سے سب اولاد اوسکی پیدا ہوئی تہے اور
حضرت یعقوب ع نے ایک عورت لیا سے کی جو بیٹی تہی لابان ابن بتوئیل
ابن ناحور ابن آذر باپ ابراہیم خلیل اللہ ع کے اس عورت سے پیدا ہوا
روبیل جو کہ بڑا بیٹا تہا حضرت یعقوب ع کا پہر پیدا ہوا شمعون — پہر لاوی
— پہر یہودا — بعد ازان حضرت یعقوب ع نے راحیل سے نکاح کیا
جو کہ حقیقی بہن تہی لیا کی اس عورت سے یوسف ع اور بنیامین یہہ دو لڑکے
پیدا ہوئے — اور چہہ بچے اون دو لونڈیون سے جو کہ حضرت یعقوب ع
کی تہین پیدا ہوئے یہہ بارہ لڑکے جو حضرت یعقوب ع سے پیدا ہوئے تہے
اونسے بارہ قومین اسرائیل کی جاری ہوئین — پہر حضرت اسحاق ع ملک

ذکر ہی حضرت ایوب ع کا

۴۲ شام مین جاکر مقیم ہوئے اور وہین وفات پائی عمر حضرت اسحاق ع ایکسو اسی ۱۸۰ برسکی
تہی اور پاس اپنے باپ ابراہیم خلیل اللہ کے مدفون ہوئے — نام اون بارہ
بچونکا جو حضرت یعقوب ع سے پیدا ہوئے تہے یہہ ہین — روبیل[۱] — شمعون[۲]
— لاوی[۳] — یہودا[۴] — یساخر[۵] — ذبولون[۶] — یوسف[۷] — بنیامین[۸] —
دان[۹] — نفتالی[۱۰] — کاذ[۱۱] — اشار[۱۲] —

ذکر ہی حضرت ایوب ع کا

تعجب نرہی کہ حضرت ایوب ایک شخص تہے جسکو مورخین نے باشندگان رُوم
سے شمار کیا ہی کیونکہ یہہ عیص کے اولاد سے ہین اسلئے کہ یہہ حضرت ایوب
بیٹے ہین رعوی کے — اور وہ رازح کا — وہ عیص کا — اور وہ حضرت
اسحاق ع کا وہ بیٹا ابراہیم حضرت خلیل اللہ ع کا — اور حضرت ایوب
کی زوجہ کا نام رحمتہ تہا یہہ حضرت ایوب بہت مالدار اور دولتمند تہے اور
کئی گانو مضافات دمشق سے انکے پاس تہے اللہ تعالے نے واسطے آزمایش
اور امتحان کے سب مال دولت اونکی کہو دی اور مفلس کردیا باوجود اس تنگی
اور تکلیف کے بہی وہ اپنی عبادت اور شکر پر قایم رہی — پہر خدا تعالے نے
اوسکا امتحان بدنے لیا اسطرح پر کہ اونکو جذام ہوگیا اور تمام بدنمین کیڑے پڑگئے
اور یہہ حالت ہوئی کہ ایک کوڑی پر پڑے رہتے تہے اور کوئی اونکے پاس سبب
تعفن کے جاکر نہ پہٹکتا تہا — مگر اونکی بیوی خدمت مین سرگرم رہین اور صبر کرتی
رہتی تہی — ایکدفعہ ابلیس اوسکی عورت کے پاس آیا اور اوسکو دکہلائی
دیکر یہہ کہا کہ دیکہہ تیرا اتنا کچہہ مال وحشمت برباد ہوگیا اور جاتا رہا اگر تو مجکو
سجدہ کرے تو ترا سب مال پہر من تجکو لادون اوس عورت نے حضرت

ذکر ہی حضرت یوسف ع کا

حضرت ایوب سے عرض کی کہ اگر اجازت دو تو مین سجدہ کرون حضرت ایوب ۴۳
یہہ سنکر بہت خفا ہوئے اور قسم کہائی کہ اس حرکت بیجا پر سو چابک تیرے مارونگا
جب اچہا ہونگا جبکہ خدا تعالے نے اونکو تندرست کردیا اور حضرت ایوب ع کو
پہر رزق دیا اور عورت بہی اونکی جوان وحسین ہوگئی جسے چھبیس ۲۶ لڑکے پیدا ہوئے
تو بموجب حکم خدا تعالے کے ایک شاخ کہجور کے سو پتی والی لیکر اپنی زوجہ کے
اونہون نے ماری تاکہ قسم سے بہی بری ہوجاوین اور خدا کے نزدیک جہوٹے
نہ پڑین — بموجب قول بعضون کے یہہ حضرت ایوب ع صابر جو نبی تہے حضرت
یعقوب ع کے عہد مین تہے — اور عمر بہی اونکی تیرانوین ۹۳ برسکی ہوئی بعد گذرنے
حضرت ایوب کے اونکا بیٹا بشر جسکو ذالکفل بہی کہتے ہین اور وہ شام مین
رہتا تہا قایم مقام اونکا ہوا

ذکر ہی حضرت یوسف علیہ السلام کا

جبکہ حضرت یوسف ع پیدا ہوئے تو حضرت یعقوب یعنے اونکے والد کی عمر اکیانوے ۹۱
برسکی تہی اور جبکہ حضرت یوسف اپنے باپ سے جدا ہوئے تو اونکی عمر اٹہارہ
برسکی تہی اور اکیس برس تک دونو جدا رہے — پہر حضرت یعقوب اور یوسف
علیہ السلام درمیان مصر کے جبکہ مجتمع ہوئے تب عمر حضرت یعقوب ع کی اکیسو
تیس برسکی تہی اور سترہ ۱۷ برس تک دونو باہم مجتمع رہے اور بروقت وفات حضرت
یعقوب کے عمر یوسف ع کی چھیین برسکی تہی — اور تمام عمر حضرت یوسف کی
اکیسو دس برسکی ہوئی اس حساب سے معلوم ہوتا ہی کہ پیدائش حضرت
یوسف ع کے بعد گذرنے دوسو اکیاون برس تولد ابراہیم خلیل اللہ کی ہوئی
— جبکہ حضرت یوسف نے وفات پائی تو تین سو اکسٹ برس تولد حضرت

ذکر ہی حضرت یوسف ع کا

۴۴ ابراہیم ع سے گذر چکے تہے — اور چونسٹ برس قبل تولد حضرت موسے سے ولادت
حضرت یوسف ع کی ہوئی تحقیقا کچہہ شک نہین — اب ہم قصہ جدائی حضرت یوسف ع
اور حضرت یعقوب ع کا بیان کرتے ہین مشہور یون ہی کہ حضرت یوسف ع نہایت
حسین اور خوبصورت اور اپنے باپ کے چاہتے بیٹے تہے اسبات کے جاننے
سے تمام بہائیون کو کمال رنج اور حسد ہوا — چنانچہ اسلیئے اونکے سب بہائیون
نے حضرت یوسف کو ایک کوئے مین جسمین پانی اور ایک پتہر تہا ڈالدیا حضرت
یوسف ع اوس پتہر پر تین روز تک بیٹہے رہے اسی اثنا مین ایک قافلہ
جو وہانسے گذرا تو اون لوگون نے اونکو اوس کوئے مین سے نکالکر اپنے
ہمراہ قافلہ مین لے چلے آئے — بعد تین روز کے یہودا بہائی حضرت یوسف ع
کا جو کہ دلمین اوسے محبت رکہتا تہا کہانا اوسکے لئے لیکر آیا — مگر جبکہ وہ
کوئے مین نہ ملے تو اوسنے قافلہ مین تلاش کی اور اوسکو وہان دیکہہ کر
اپنے بہائیون سے جاکہا — وے سب قافلہ مین آئے اور اون لوگونسے
کہنے لگے کہ یہہ ہمارا غلام ہی بہاگ کر چلا آیا ہی — حضرت یوسف نے بسبب
اونکے خوف کے اپنی سرگذشت کچہہ بیان نکی — تب اون قافلہ والون نے
اوسکے بہائیون سے دس درم کو یا چالیس درم کو حسب اختلاف مول لیا
— اور مصر مین لیجاکر اوسکے آقا نے جسنے زر سے خرید کیا تہا ایک شخص
مسمی عزیز کے ہاتہہ جو کہ مصر کے خزانون کا داروغہ تہا بیچ ڈالا — اسوقت
مین فرعون مصر الریان ابن ولید قوم عمالیق سے تہا — عمالیق علاق ابن
سام ابن نوح کے اولاد سے ہین جیسا کہ اول ذکر اوسکا آچکا ہی — پس
جبکہ عزیز نے حضرت یوسف ع کو خرید لیا تو اوسکی بیوی مسماۃ راعیل
اوسپر عاشق ہوگئی اور وہ خواہش اسپر مکر کرنے لگی کہ حضرت یوسف ع

یوسف ع مجھسے صحبت کرین مگر انہون نے انکار کیا اور اوسکے پاس سے بہاگ گئی
اوسنے دوڑکر اونکا کرتا پیچھے سے پکڑلیا وہ کرتہ پھٹ گیا یہہ بات اوسکے خاوند
عزیز اور اوسکی چچا کی بیٹی بنیامین تک پہنچی لیکن اونکو یہہ بھی معلوم ہوگیا کہ یوسف
بے قصور ہے مگر راعیل ہی نے اس حرکت بیجا کا قصد کیا تہا — مگر وہ اپنے
خاوند سے یہہ کہنے لگی کہ یوسف مجکو بدنام اور فضیحت کرتا لوگونمین یہہ کہتا پھرتا ہے
کہ اس عورت نے مجھسے یہہ ارادہ کیا تہا — اسلئے اوسکے خاوند نے اونکو حبلخانہ
مین قید کیا چنانچہ سات برس تک حضرت یوسف ع قیدخانہ مین مقید رہے —
بعدازان فرعون مصر نے واسطے تعبیر ایک خواب کے قیدخانہ سے اونکو رہائی
دی — پھر جبکہ اونکا آقا مرگیا تو فرعون مصر نے حضرت یوسف ع کو اوسکی
جائے داروغہ خزانون کا مقرر کیا اور مقدمات کے فیصل کرنیکا عہدہ بھی اونکے
سپرد کردیا — بعدازان حضرت یوسف ع نے ریان فرعون مصر کو کہا کہ تو
خدا پر ایمان لا چنانچہ وہ ایمان لایا اور اوسی پر مستحکم رہا اور ایمان ہی پر مرا
اسکے بعد قابوس ابن مصعب جو قوم عمالقہ سے تہا بادشاہ مصر کا ہوا وہ حضرت
یوسف ع پر ایمان نہ لایا — اور حضرت یوسف جبکہ اپنے باپ یعقوب اور
بہائیون سے مل چکی جو کہ زمین کنعان سے جسکو شام کہتے ہین بسبب گرانی غلہ کے
مصر کو گئے تہے اور ستّرہ برس تک اونکے ساتھہ مجتمع رہ چکے تو بعد ان سب
واردات کے فوت ہوئے — جبکہ حضرت یعقوب ع والد یوسف ع نے وفات
پائی تو وے حضرت یوسف ع کو یہہ وصیت کرگئے تہے کہ میرے باپ اسحاق
کے پاس مجکو دفن کرنا چنانچہ یوسف ع نے اوس وصیت پر عمل کرکے اُنکے
جنازہ کو شام مین لاکر اونکے باپ کی قبر کے پاس دفن کیا اور پھر مراجعت
مصر کو کرگئے — اور حضرت یوسف ع نے مصر مین ہی وفات پائی اور مدفون

ذکر ہی حضرت شعیب ع کا

بہی دبین ہوئے یہانتک کہ موسے اور فرعون سے بعد ہونے قضایا رمتعارفہ کے جبکہ حضرت موسے علیہ السلام اپنے ہمراہ نبی اسرائیل کو لیکر مصر سے نکلے تہے اوسوقت حضرت یوسف ع کی ہڈیان بہی اوکہاڑکر اپنے ہمراہ لاد کر لیگئے تہے اون ہڈیون کو بیابان مین چالیس برس تک اپنے ساتہہ لئے پہرے یہانتک کہ حضرت موسے ع نے وفات پائی اور جب حضرت یوشع ع نبی اسرائیل کی ہدایت کے واسطے مامور ہوئے تب اونہون نے حضرت یوسف ع کی وہ ہڈیان قریب نابلس زمین مین دفن کین بعضے یہہ بیان کرتے ہین کہ حضرت خلیل ع کی دفن کی تہین

ذکر ہی حضرت شعیب علیہ السلام کا

واضح ہو کہ حضرت شعیب ع ایک نبی تہے جو کہ بموجب حکم خدا تعالے کے ایکہ اور مدین کے رہنیوالون کے ہدایت کے واسطے مامور ہوئے تہے اب حضرت شعیب ع کے نسب نامہ مین اختلاف ہوا ہے بعضے کہتے ہین کہ وے حضرت ابراہیم ع کے اولاد سے تہے اور بعضے کا یہہ قول ہی کہ جو لوگ حضرت ابراہیم ع پر ایمان لائے تہے اونمین سے ایک کی یہہ بہی اولاد مین سے ہین (ایکہ نخلستان تہا اوسمین کہجور کے درخت بہت تہے) جبکہ یہہ اس گانو مین گئے اور لوگون کو ہدایت کرنے لگے تو وہان کے باشندے اون پر ایمان نہ لائے اسلئے خدا تعالے نے ایک ابر تاریک سے ایکہ کے باشندون پر آگ برسائی اور دن کو اندہیرا ہوگیا اور مدین کے باشندے زلزلہ سے ہلاک کیا

ذکر ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا

ذکر ہی حضرت موسیٰ ع کا

بعد ازان موسیٰ ابن عمران — ابن قاہاث — ابن لاوی — ابن یعقوب ع
ابن اسحاق — ابن ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے شریعت
مرحمت فرماکر اور نبی بناکر بنی اسرائیل کے پاس بھیجا — انکا حال یہہ ہے
کہ جبکہ حضرت موسے ع نے تولد پایا تو فرعون مصر نے جسکا نام ولید تہا
یہہ حکم عام دیا کہ تمام بچے بنی اسرائیل کے جو پیدا ہوئے ہین سب ہلاک کئے
جائین — یہہ حکم سُنکر والدہ حضرت موسیٰ ع کی بہت ڈری مگر اس بیگانت کے
دلمین خدا تعالےٰ نے یہہ بات ڈالدی کہ موسیٰ ع کو رود نیل مین ڈالدے
چنانچہ حضرت موسی ع کی والدہ نے ایک صندوق مین اونکو رکہہ کر دریا مین وہ
صندوق چہوڑ دیا اور اوس صندوق کو آسیہ فرعون کے جورو نے اُٹہاکر
پرورش کرنا شروع کیا یہانتک کہ وہ جوان ہوگئے — ایکروز حضرت موسیٰ
ع چلے جاتے تہے دو شخص جہگڑتے ہوئے کہ ایک اونمین سے قبطی یعنے مصر کا
رہنیوالا — دوسرا بنی اسرائیل تہا اونسے ملے — حضرت موسیٰ ع نے
ایک گہونسا اوس قبطی کے لیا کہ وہ مرگیا — جبکہ یہہ راز طشت از بام افتادہ
ہوگیا اور سب عوام وخواص اسبات کو جان گئے تب حضرت موسی ع فرعون
مصر سے ڈرکر طرف مدین کی بہاگ گئے — وہان جاکر حضرت شعیب ع سے
ملاقات کی جنسے کہ اپنے بیٹی سے حضرت موسے ع کا نکاح کردیا اُس لڑکی کا
نام صفورہ تہا — چنانچہ حضرت موسیٰ ع دس برس تک اونکی بکریان چراتے
رہے — بعد ازان حضرت موسیٰ ع نے مع اپنے قبیلہ کے عین موسم جاڑے
مین وہان سے کوچ فرمایا عین راہ سفر مین راستہ بہول گئے — اور حضرت
موسیٰ ع کی بیوی حمل سے بہی تہین اوسی رات کو اوسی دردزہ پیدا ہوا اور
آگ کی حاجت ہوئی حضرت موسے ع نے چاہا کہ چقماق سے آگ نکالون

ذکر حضرت موسیٰ ع کا

۴۸ لیکن اوسمین سے آگ نہ نکلی یہانتک کہ چقماق جھاڑتے جھاڑتے تنگ ہوگئے —
بعد ازان ایک اونچی جائے پر حضرت موسےٰ ع کو آگ دکھلائی دی — تب حضرت
موسیٰ ع نے فرمایا کہ تم لوگ یہان ٹہرو مینے آگ دیکھی ہی اوسمین سے ایک چنگاری
یا شعلہ بتی کا جلتا ہوا مین لاتا ہون — جب آگ لینے کے ارادہ اوس آگ کے
قریب پہنچے تو کیا دیکھتے ہین کہ ایک لپٹ نور کی آسمان سے اوس درخت عظیم تک
جو کیکر کا تہا دہک رہی تہی بعضے کہتے ہین کہ وہ درخت عناب کا تہا — یہہ حال
حضرت موسیٰ ع دیکھہ کر حیران ہوکر خوف کہا کر اولٹے پیرون پہرے — چاہتے
تہے کہ اولٹے چلے آوین کہ ناگاہ ایک آواز اوس آگ مین سے جب آئی اسوقت
حضرت موسےٰ ع کو قرار ہوا اور اوس آگ کے قریب جب تشریف لیگئے تب دہنی
طرف سے یہہ آواز آئی کہ اے موسیٰ مین ہون خداوند پروردگار سارے جہانکا
— بجز دسّے اور دیکہنے احالت کے حضرت موسیٰ کا دل دہڑکنے لگا مگر حضرت
موسیٰ زبان سے عاجز تہے کیونکہ انکی زبانمین لکنت تہی لیکن اللہ تعالےٰ نے حضرت
موسیٰ ع کے دلکو دہارس دی جب حضرت موسیٰ ع کے ہوش حواس ٹہیک ہوئے
تو اوسوقت یہہ آواز سنی کہ اے موسیٰ ع نکالڈال اپنی جوتیان کیونکہ تو وادی
مقدس مین ہی اور خدا تعالےٰ نے حضرت موسیٰ ع کو دو نشانیان دین — ایک
عصا — دویم ید بیضا — بعد ازان حضرت موسیٰ ع اپنی لوگون کے پاس آئے
اور اونکو ہمراہ لیکر طرف مصر کی تشریف فرما ہوئے جبکہ رات کے وقت مصر مین
داخل ہوئے تو ہارون سے ملاقات ہوئی — ہارون نے حضرت موسیٰ سے دریافت
کیا کہ تو کون ہی آپنے فرمایا کہ مین ہون موسےٰ یہہ سنتے ہی ہارون اٹہا اور آپسمین
ایکدوسرےکو پہچان کر خوب بغلگیر ہوئے — پہر حضرت موسیٰ ع نے ارشاد کیا کہ اے
ہارون اللہ نے ہمکو فرعون کے پاس بہیجا ہی — تو بہی میرے ساتہہ اوسکے پاس

پاس چل ہارون نے کہا کہ بسر و چشم مین بہی آپکے ہمراہ حاضر ہون — چنانچہ
وہ دونون فرعون کے پاس گئے اور حضرت موسیٰ ع نے اپنا عصا سانپ بنا کر
فرعون کو دکہلایا فرعون نے مارے خوف کے کپڑون مین موت دیا — پہر حضرت
موسیٰ ع نے اپنا ہاتہہ گریبان مین ڈالکر مثل خورشید تابان چمکتا ہوا جسکے نور سے
آنکہون کو چکاچوندی لگتی تہی نکالکر دکہلایا فرعون اوسکے دیکہنے کی تاب نہ لاسکا
— حضرت موسیٰ ع نے پہر گریبان مین ڈالکر جیسا تہا ویسا ہی کر دیا — یہہ معجزہ
دیکہہ کر فرعون نے مقام مصر کے جادوگرون کے مقابلہ کے واسطے بلوائے
— چنانچہ اون جادوگرون نے بہی حاضر ہوکر سانپ بنائے اور دکہلائے حضرت
موسیٰ ع نے جو مین اپنا عصا زمین پر ڈالا فوراً وہ سانپ ہوکر سبکو چٹ کر گیا
یہہ معرکہ دیکہہ کر سب جادوگر موسیٰ ع پر ایمان لائے اور فرعون نے اون سبکو
قتل کیا — بعد ازان حضرت موسیٰ ع نے فرعون کو اور معجزہ اور آیات دکہلائین
— یعنے حوائین ہوگئین اور مینڈک بلائے — اور پانی کو خون بنا دیا لیکن تب
بہی فرعون اور اوسکے ہم عہد اوسپر مطلق ایمان نہ لائے — آخر الامر فرعون
نے لاچار ہوکر بنی اسرائیل کو بند سے خلاص کیا اور حکم دیا کہ موسیٰ ع کے ہمراہ
جاؤ — مگر جبکہ حضرت موسیٰ ع بنی اسرائیل کو اپنے ہمراہ لیکر تشریف فرما ہوئے
— تو فرعون کو ندامت حاصل ہوئی اسواسطے اوسنے اپنا لشکر آراستہ کیا
اور حضرت موسیٰ ع سے بحر قلزم پر مکہ بہیڑ ہوئے — حضرت موسیٰ ع نے بموجب
حکم جناب باری کے عصا مبارک دریا پر مارا — چنانچہ وہ دریا بہٹ گیا اور
راستہ حضرت موسیٰ ع کو دریا نے دیدیا حضرت موسیٰ ع مع تمام بنی اسرائیل
کے اوس دریا کے راہ نکل گئے — فرعون نے بہی حضرت موسیٰ ع کی دیکہا
دیکہی مع تمام لشکر کے دریا مین کو چلنا اختیار کیا — جب فرعون مع اپنے

ذکر ہی حضرت موسیٰ ع کا

۵۰ تمام لشکر کے دریا مین جا گھسا اسوقت وہ دریا آپسمین ملگیا چنانچہ وہ لوگ معہ فرعون مذکور کے دریائے ضلالت مین ڈوب مرے کوئی اونمین کا زندہ نہ بچا — تمام معجزات جو جناب باری نے حضرت موسیٰ ع کو عنایت فرمائے تہے ازانجملہ ایک قصیہ قارون کا بہی ہی جو حضرت موسیٰ ع سے ہوا تہا — نقل ہی کتاب کامل ابن اثیر سے کہا ہی اوسنے — کہ قارون حضرت موسیٰ ع کا چچا زاد تہا اور جناب باری نے قارون مذکور کو اتنی کثرت سے مال عطا فرمایا تہا کہ وہ ضرب المثل ہوگیا تہا زمانہ مین — کہتے ہین کہ کنجین اوسکے خزانون کی چالیس خچرون پر لدا کرتی تہین اور ایک گہر اوسنے بہت بڑا بنایا تہا جسپر سونے کے طلا کی تہی اور کواڑ اوسکے بالکل سونے کے تہے — اور یہہ کہتے ہین کہ مال اوسکے پاس اتنا بیشمار تہا کہ تعداد سے باہر ہی — اسلیے قارون حضرت موسیٰ ع پر غرور کیا کرتا تہا اور بنی اسرائیل سے متفق ہوکر گالیان دیتا اور اطاعت حضرت موسیٰ ع کی ہرگز نہ مانتا — اسی اثنا مین ایسا اتفاق ہوا کہ بنی اسرائیل نے ایک فحبہ عورت بلواکر اوس سے یہہ کہا کہ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اگر بہتان زنا کا کرے تو ہم تجکو بہت مزدوری دینگے — یعنے تو یہہ کہنا کہ حضرت موسیٰ ع نے مجسے بدکاری کی ہی تجکو مزدوری ملے گی اور قارون بہی اوس عورت سے اس بہتان لگانے مین شریک تہا یہہ بات ٹہراکر حضرت موسیٰ ع کے پاس آکر قارون نے کہا کہ تمام بنی اسرائیل جمع ہورہے ہین اور آپکی صورت دیکہنے کے مشتاق ہین — چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے پاس گئے اور آپنے فرمایا کہ جو شخص چوری کرے اوسکے ہاتہہ کاٹے جائین اور جو کوئی بہتان لگائے تو اوسکے کوڑے لگائین جائین اور جو کوئی زنا کرے وہ سنگسار کیا جائے — یہہ سنکر قارون بولا کہ اگر

کہ اگر آپ ہی مرتکب ایسی حرکت کے ہون تب کیا ہو حضرت موسیٰ ع نے فرمایا ۵۱
کہ اگر چہ مین ہی کیون نہ ہون مجھپر یہی حکم ہی — جب حضرت موسیٰ ع یہہ
کہہ چکے تو قارون نے کہا کہ بنی اسرائیل کہتے ہین کہ جناب نے فلانی عورت
سے زنا کیا ہی — حضرت موسیٰ ع نے فرمایا کہ اوس عورت کو میرے پاس
بلاؤ اگر وہ اقرار کریگی تو صحیح ہی جبکہ وہ عورت بموجب طلب حضرت موسیٰ
علیہ السلام کے آئی تب حضرت موسیٰ ع نے فرمایا کہ اے عورت مین تجکو قسم
دیتا ہون اوس شخص کی جسنے نازل کی مجھپر تورات سچ کہنا میرے تیرے ساتھہ
زنا کیا ہی جو کہ یہہ لوگ کہہ رہے ہین — وہ عورت بولی کہ جناب یہہ سب
جھوٹے ہین انہون نے مجکو مزدوری دینی کی تہی اور یہہ کہا تہا کہ تو حضرت
موسیٰ ع پر بہتان لگا دینا اس کام کی اجرت تجکو دین گے جب وے لوگ
جھوٹے ٹہر چکے تو جناب باری نے حضرت موسیٰ ع پر باین مضمون وحی نازل
فرمائی کہ اے موسےٰ ع حکم کر زمین کو جو تو چاہی وہ تیرا حکم مانے گے —
چنانچہ حضرت موسی ع نے فرمایا کہ اے زمین پکڑ لے اور دہنسا لے انکو
— تب قارون کہنے لگا کہ اے موسیٰ ع مجھپر رحم کر — اور حضرت موسیٰ
ع فرماتے جاتے تہے کہ اے زمین لے اونکو چنانچہ نگل گئی زمین قارون کو
معہ اوسکی ورغلانے ہوئے آدمیون کے اور قارون کا گہر بہی معہ اون لوگون
کے زمین مین دہنس گئے — اور جبکہ فرعون معہ اپنے تمام لشکر کے غرق ہوکر
ہلاک ہو چکا تو حضرت موسیٰ ع معہ بنی اسرائیل کے شہر الجبارین کو جسکو
اریحا بہی کہتے ہین نہضت فرماہوئی اوسکے جب قریب پہنچے تو بنی اسرائیل
نے حضرت موسیٰ ع سے عرض کی کہ اے موسیٰ ہم تو اس شہر مین کبہی نہ جائین
گے کیونکہ اسمین متکبر لوگ بستے ہین آپ معہ اپنے خداوند کے اس شہر مین

۵۲ جائے اور لڑے ہمتو ہین بیٹھے ہین — یہہ بات سنکر حضرت موسیٰ ع بہت خفا
ہوئے اور آپ نے بد دعا کی اوس قوم کے واسطے اور کہا کہ اے پروردگار
مین نہین ہون مختار بجز اپنی جان یا اپنے بہائی کے جدا کر ہمکو قوم فاسقین سے جناب
باری سے ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ یہہ لوگ اِس تقصیر کی عوض چالیس برس
صحرا نوردی کرین گے زمین پر چنانچہ یہی ہوا کہ جنگل مین چالیس برس تک وہ لوگ
صحرا نوردی کرتے رہے اور اونکے کہانے کے واسطے اللہ تعالے نے اون پر من
اور سلوی نازل فرمایا — بعد ازان جناب باری سے یون ارشاد ہوا کہ اے
موسیٰ ہارون کو مین ہلاک کیا چاہتا ہون اسکو فلانے پہاڑ کیطرف جو باین صفت
موصوف ہی ہمراہ اپنے لیکر آ — بموجب ارشاد خدا کے دونو اوس پہاڑ کیطرف
گئے — ناگاہ ایک تخت بچھا ہوا ملا حضرت موسیٰ ع اور حضرت ہارون دونو ہا
سوار ہی — چنانچہ بعد انفراغ نوم حضرت موسیٰ جب جاگے تو دیکھا کہ حضرت
ہارون موت کے پنجے مین گرفتار ہوئے اور آسمان کو تشریف لیگئے یہہ حال
ملاحظہ فرماکے حضرت موسیٰ ع طرف بنی اسرائیل کی تشریف لائے — یہہ لوگ
کہنے لگے کہ اے موسیٰ تو نے ہارون کو پہاڑ مین لیجاکر مار ڈالا ہی بسبب اسکے کہ ہم
اوسے بہت محبت کرتے تہے — موسیٰ ع نے فرمایا کہ افسوس ہی تیر کیا ہوسکتا ہی
کہ مین اپنے بہائی کو اپنے ہاتھہ سے قتل کرون — لیکن وہ لوگ باز نہ آئے
تب حضرت موسیٰ ع نے بہت ہی تنگ ہوکر جناب باری سے عرض کی اسلئے خدا تعالے
نے حضرت ہارون کو ایک تخت پر بٹھلاکے آسمان سے اوتارا اور حضرت ہارون
نے بنی اسرائیل کو کہا کہ اے لوگو مین آپ مرگیا ہون حضرت موسےٰ ع نے مجکو
قتل نہین کیا ہی — بعد ازان حضرت موسیٰ ع کا انتقال ہوا اب صورت وفات
حضرت موسیٰ ع مین اختلاف پڑا ہی بعضے تو یہہ بیان کرتے ہین کہ حضرت موسیٰ

ذکر ہی حضرت موسیٰ ؑ کا

موسی ؑ اور یوشع نبی دونو چلے جاتے تہے کہ یکایک ایک بدلی سیاہ آسمان سے ۳
نمودار ہوئی حضرت یوشع ؑ کو خوف اسقدر ہوا کہ وہ حضرت موسی ؑ سے لپٹ
گئے اور حضرت موسی ؑ اپنے لباس مین سے سٹک گئے اور یوشع ؑ کپڑون سے
لپٹے ہوئے رہگئے اور حضرت موسیٰ ؑ نہ پائے — تب یوشع جناب موسی ؑ
کے کپڑے ہاتہہ مین لیکر بنی اسرائیل کے پاس آئے — بنی اسرائیل یہہ
سُنکر گہبرائے اور حضرت یوشع سے کہنے لگے کہ تو حضرت موسیٰ ؑ کو قتل کرکے
کپڑے ہاتہہ مین لے آیا ہی چنانچہ یوشع ؑ پر پیادے مقرر کئے تب حضرت یوشع
ؑ نے جناب باری سے دعا کی کہ اے بارخدا میرا بری ہونا اسپر قوم پر ظاہر ہو
جاوے چنانچہ ہر ایک سپاہی کو جو متعین حضرت یوشع ؑ پر تہے یہہ خواب مین
معلوم ہوا کہ یوشع ؑ نے حضرت موسیٰ ؑ کو قتل نہین کیا ہی بلکہ ہمنے ہی اوسے
آسمان پر اپنے پاس اٹہا لیا اور بلا لیا ہی جب بنی اسرائیل نے یہہ سنا
تب حضرت یوشع کو مخلصی دی — اور بعضے صورت انتقال حضرت جناب موسی
ؑ کو باین پیرایہ معرض بیان مین لائے ہین — کہ حضرت یوشع ؑ در حالت
زندگی حضرت موسیٰ ؑ کے نبی ہوگئے تہے اور وحی نازل ہونی حضرت یوشع پر
شروع ہوگئی تہی اس امر کے استفسار مین حضرت موسیٰ ؑ رہی چنانچہ اوسنے
حضرت موسے ؑ کو یہہ راز نہ کہا یہہ امر اون پر گران گذرا اسلئے حضرت موسی ؑ
جناب باری سے خود خواہان انتقال ہوئے اور وفات پائی — اور
بعضے کہتے ہین کہ نہین بلکہ اور سبب تہا بہر تقدیر حضرت موسیٰ ؑ نے ساتوین تاریخ
مہینے آدار کی صحرا ہی مین بعد گذرنے چہہ سو چھتیس برسکے طوفان نوح ؑ سے
درمیان ایام دولت منوچہر بادشاہ کے وفات پائی اور اونکے بہائی ہارون
کو انتقال کئے ہوئے گیارہ مہینے گذرے تہے کہ حضرت موسیٰ ؑ نے انتقال

ذکر ہی حضرت موسیٰ ع کا

۵۴ کیا — اور حضرت ہارون حضرت موسیٰ ع سے تین برس بڑے تھے — اور
حضرت موسیٰ ع بعد گذرنے چار سو پچیس برس کے پیدایش حضرت ابراہیم ع سے
متولد ہوئے تھے — اور درمیان وفات حضرت ابراہیم خلیل ع — اور
پیدایش موسیٰ ع کے ڈھائی سو برس کا فاصلہ ہی — اور موسیٰ علیہ السلام بعد
گذرنے اکہتر یا نسوبرس کے طوفان نوح ع سے پیدا ہوئے تھے اور جبکہ بنی
اسرائیل کو ہمراہ اپنے لیکر نکلے تھے تب حضرت موسیٰ ع کی عمر اسی برس کی تھی
اور جنگل مین ہی حضرت موسیٰ ع نے چالیس برس تک قیام کیا اس حساب سے
تمام عمر حضرت موسیٰ ع کی ایکسو بیس برس کی ہوئی — واضح ہو کہ بنی اسرائیل قبل
اسکے کہ حضرت موسیٰ ع انکو اپنے ہمراہ لیکر ملک مصر سے نکلے مصر کے فرعونون
کے تحت حکم بطور رعیت کے تھے اور وہ شریعت جو مقرر کی تھی حضرت یعقوب ع
اور یوسف ع نے اوسپر عمل کیا کرتے تھے — اور اول ہی اول جبکہ بنی اسرائیل
مصر مین آئے تو حضرت یوسف ع کی عمر انتالیس برس کی تھی بعد ازان مصر مین
تا بقیہ زیست حضرت یوسف ع کے کہ وہ اکہتر برس مین سکونت پذیر رہے
وہ اکہتر برس اس حساب سے ہین کہ یوسف ع کے ایکسو دس برس کے تھے
جب اوسمین سے انتالیس کم کردین تو باقی رہی اکہتر برس اور بعد وفات
حضرت یوسف علیہ السلام کے تا تولد حضرت موسیٰ مصر ہی مین رہی اور وفات
یوسف ع سے تولد حضرت موسیٰ ع تک چونسٹھ برس ہوئے — اور اٹھہتر
برس حضرت موسیٰ ع کے سامنے بھی مصر ہی مین رہی پس باین حساب مدت
اقامت بنی اسرائیل کی مصر مین تا اخراج حضرت موسیٰ ع دو سو پندرہ برس ہوتے ہین

ذکر ہی حکام بنی اسرائیل اور اونکے بادشاہونکا

ذکر ہی حکام نبی اسرائیل اور اونکے بادشاہونکا

۵۵ بعد وفات جناب موسی ع کے نبی اسرائیل پر کوئی بادشاہ نہ تہا ہان حاکم اون لوگون کے قیام مقام بادشاہ کے ہوتے تہے چنانچہ اسیطرح مدت گذر گئی یہانتک کہ طالوت اول ہی اول بادشاہ اونپر ایک شخص ہوا جسکا حال ہم آگے ذکر کرین گے انشاء اللہ تعالے یہہ فصل یعنے حکام نبی اسرائیل کی اسمین غلطی اکثر ہوئی ہی بسبب بعد عہد اور گذرنے زمانہ بعید کے اور بسبب ہونے اسحال کے زبان عبرانی مین کیونکہ اون الفاظ کا صحیح بولنا مشکل تہا — اور کوی تواریخ معتمد بہ فن تواریخ سے ایسی میرے پاس نہ تہی جسکی صحت پر اعتماد کرتا — کیونکہ جو نسخہ مجکو ملا وہ دوسرے کیا مخالف ہی دیکہا — اور خلاف یا تو اسمار حکام مین پایا یا شمار اور تعداد ازمنہ اونکے مین — اور یا اونکی حکومت کے مدتون کی تعداد مین — اور یہودیون کے جو چوبیس کتابین معتمدیہ ہین اور مدت سے اونکی پاس چلی آتی ہین وے زبان عبرانی مین ہین اور عربی مین آجتک اونکا ترجمہ ہوا نہین — اونمین سے ایک کتاب قضاۃ بنی اسرائیل اور ایک کتاب ملوک اسرائیل کے مینے موجود کرکے ایک شخص زبان عبرانی اور عربی دان کو پیدا کیا اور اوس سے مینے کہا کہ تو ان کتابون کو پڑہ — واسطے صحت کے تین نسخے مینے اوسکے پاس موجود کردئے چنانچہ وہ پڑہا کرتا تہا اور مین جو صحیح جانتا تہا لکہتا تہا اور نامونکو بحسب طاقت بشری حروف اور حرکات سے مینے اچہی طرح پر ضبط کیا ہی اللہ ہی توفیق دینے والا

ذکر ہی حضرت یوشع ع کا

۲۰۰

اس مصنف کے وقت مین جو سنہ ۳۲ ہجری تہا کوئی کتاب بنی اسرائیل کا ترجمہ زبان عربی مین نہین ہوا ہوگا ہمارے زمانہ مین کہ سنہ ۱۲۶۲ ہجری ہین تمام تورات اور کتب بنی اسرائیل کے ترجمہ ہر ایک زبان مروج مین موجود ہین ۱۲ منہ

ذکر ہی حضرت یوشع ع کا

۵۶ بعد وفات جناب موسیٰ ع کے حضرت یوشع ع بن نون — ابن الیشامع — ابن عمیہود — بن لعدان — ابن تالح — ابن راشف ابن رافح — ابن بریعا — ابن افرائیم — بن یوسف — بن یعقوب — امور بنی اسرائیل کے مدبر ہوئی تہے — اور تین روز بنی اسرائیل کے ساتہہ صحرا مین ٹہہر کر حضرت یوشع ع نے معہ بنی اسرائیل کے طرف رود الشریعہ کی (جو غور کی ایک ندی ہی جسکو اردن بہی کہتے ہین) دسوین تاریخ نیسان کو درمیان اوس سال کے جسمین حضرت موسیٰ ع نے انتقال جاودانی فرمایا تہا کوچ کیا حضرت یوشع ع جب ندی پر پہنچے تو کوئی راہ عبور کی انکو بجز پانی کے نہ ملی اسلئے حضرت یوشع ع نے اون لوگون کو جو صندوق توریت کا اٹہائے ہوئے تہے (یعنے جسمین تختی تہی خدا کے پاس کی اوتری ہوئی) کہا کہ رود الشریعہ سے تم پار اترو جب وہ لوگ صندوق توریت کا لیکر دریا مین گہس گئے تب دریا نے اونکو راہ دی چنانچہ سب بنی اسرائیل پار ہو گئے بعد ازان اوسی حالت اصلی پر وہ ندی ملکر پیوستہ ہو گئی — اور حضرت یوشع ع نے معہ بنی اسرائیل کے اوس دریا سے پار ہو کر شہر ریح کا محاصرہ کیا — لیکن چونکہ وہ شہر ہر چہار طرف سے بند تہا اسلئے ہر روز اوسکے گرد ایکدفعہ گہومتے پہر اکرتے ساتوین دن حضرت یوشع ع نے بنی اسرائیل کو یہہ حکم دیا کہ اجکے روز سات دفعہ اسکے گرد گہوم کر غل مچاؤ اور زر سنگی اپنی بجاؤ — چنانچہ اونہون نے بموجب حکم کے ایسا ہی کچہہ کیا — تب یکایک سب چار دیواری گر کر ایسی مسمار ہوئی کہ خندق کی برابر ہو گئی اور سب بنی اسرائیل بطور یلغار تلوارین ہاتہہ مین لیکے ریح مین گہس گئے اور وہانکی باشندون کو قتل کر ڈالا جبکہ ریح سے فراغت پا چکے اور فتح کر چکے تو پہر نابلس کو گئے (یہہ وہ شہر ہی جسمین حضرت یوسف ع کی بیع ہوئی تہی) بعد ازان

ذکر یہ حضرت یوشع ع کا

بعد ازان حضرت یوشع ع نے حضرت یوسف ع کی ہڈیان جسکو حضرت موسیٰ ع
اکھاڑ لائے تہے اور چالیس برس تک اونکو ہمراہ اپنے صحرا نوردی مین لئے
پہرے تہے اور وے حضرت یوشع ع کو سپرد کرگئے تہے اوس شہر مین دفن
کین یعنے جبکہ یوشع ع ریح سے فراغت پاچکے تب نابلس مین جاکر دفن کین —
اور حضرت یوشع ع ہی ملک شام کے بادشاہ ہوکر اور وہانکے عاملون کو متفرق
کرکے اٹہائیس برس تک تدبیر و نبد و بست نبی اسرائیل کا کرتے رہے — پہر
یوشع ع نے وفات پائی اور کفر حارث مین مدفون ہوئے عمر انکی ایکسو
دس برسکی ہوئی — تاریخ ابن سعید مغربی مین مینے یہہ لکہا دیکہا ہی کہ حضرت
یوشع ع مغارہ مین مدفون ہوئے ہین مگر یہہ معلوم نہین کہ اوسنے نقل ہی کردا
یا اوسے ثابت بہی کیا ہی یا نہین — جیسا کہ وہ مشہور ہی — اس عاجز
نزدیک وفات حضرت یوشع ع کی اٹہائیس برس بعد وفات حضرت موسے
ع کے وقوع مین آئی تہی — اور بعد وفات حضرت یوشع ع کے فیحاس
ابن العزر بن ہارون ابن عمران — اور کالاب بن یوفنا تہا یہہ دونو قایم
مقام اونکے ہوئے اور انسرام کار اور مدبر امور نبی اسرائیل کے وہ دونو
رہی مگر فحاس کاہن تہا — اور کالاب حاکم تہا لیکن انکی حکومت اور سطوت
نبی اسرائیل مین کچہہ تیز اور دیر تک نرہی چنانچہ سترہ برس تک تو نبی اسرائیل
اونکے تابعدار رہی — بعد ازان بغی اور سرکش ہوکر خدا تعالے کے گناہ گار
ہوگئے اسلئے خدا تعالے نے اونپر کوشان کو مسلط کیا جو کہ کسی ایک جزیرہ
کا بادشاہ تہا اس جزیرہ کے تعین مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ وہ
جزیرہ قبرس تہا اور بعضے کا یہہ قول ہی کہ نہین بلکہ وہ جزیرہ ارمن تہا بہر
تقدیر اتنا معلوم ہی کہ یہہ کوشان عیص ابن اسحاق کی اولاد سے تہا چنانچہ

ذکر ہی حضرت یوشع ۴ کا

۵ وہ بنی اسرائیل پر غالب آگیا اور حالت غلامی مین آٹھہ برس تک بنی اسرائیل اسکے
پہنسے رہی بعد ازان فریاد و واویلا بنی اسرائیل نے جناب باری سے کرنی شروع
کی اور کالاب کے ایک بہائی حقیقی تہا جسکو عثنائل بن قناز کہتے ہین اوسنے
اسرائیل اپنے بہائی کو بنی اسرائیل پر قایم کیا — بندہ کے نزدیک یہہ ہی کہ بعد
گذرنے بانون ۵۲ برسکے وفات موسیٰ علیہ السلام سے یہہ مخلصی بنی اسرائیل کو
نصیب ہوئی تہی کیونکہ کوشان نے کل آٹھہ ہی برس اونپر حکومت کی ہی — بعد
استیلا اور غلبہ کوشان کے عثنائل بن قناز اولاد یہوداسے جو قایم ہوا تہا
اوسنے سب مصیبت بنی اسرائیل کی دور کی — کیسلئے کہ وہ بہت نیک بخت اور
صالح تہا چنانچہ چالیس برس تک اصلاح حال بنی اسرائیل مین یہہ شخص مصروف
رہا — بندہ کے نزدیک اسنے درمیان سنہ ۹۲ موسوی کے وفات پائی —
بعد وفات عثنائل کے پہر بنی اسرائیل گنہ گار ہو گئے اور اپنی بدی سے باز نہ آئے
بتون کی پرستش کرنے لگے خدائے حقیقی سے پہر گئے — اسلئے خدا تعالے نے
عغلون بادشاہ ماسہ کو جو اولاد لوط سے تہا اونپر مسلط کیا اوسنے بہی بنی اسرائیل
کو حالت غلامی مین رکہا پہر بنی اسرائیل نے جناب باری سے فریاد و زاری
کی اور دعا کی کہ اے جناب باری عغلون کی قید سے ہمکو چہڑا چنانچہ بعد اٹہارہ
برسکے درمیان سنہ ۱۱۱ موسوی کے عغلون کی قید سے بہی رہائی پائی — اور اہود
جو اولاد بنیامین سے تہا اوسکو خدا تعالے نے واسطے دفع کرنے اذیت عغلون
کے جو بنی اسرائیل کو دیتا تہا قایم کیا — اور عغلون کے اذیت اور تنگی اور
تکلیف جو بنی اسرائیل کو پہنچی تہی وہ سب اوسنے دور کی چنانچہ اہود آٹھہ برس
تک اوسکی تدبیر کرتا رہا اور سنہ ۱۹۰ موسوی مین اوسنے وفات پائی — بعد
وفات اہود کے شمگار بن عنوث ایک برس تک تدبیر کرتا رہا اسنے کل ایک

ذکر ہی حضرت یوشع ع کا

۵۹ ایک سال ہی حکومت کے درمیان سنہ ۱۹۱ موسوی کے وفات پائی — اوسکے بعد
پھر بنی اسرائیل سرکش اور مغرور ہو گئے اسلئے خدا تعالے نے اونکو کسی ایک
بادشاہ شام کے قبضہ مین سپرد کر دیا جسکا نام یابین تہا اوسنے دس برس
تک حالت غلامی مین بنی اسرائیل کو رکہا اور آخر سنہ ۲۱۱ موسوی مین یابین
سے بہی مخلصی پائی — پہر ایک مرد قبیلہ نفتالی سے مسمی باسداق ابن ابی نعم
— اور ایک عورت جسکا نام دبورا تہی یہہ دونو قایم ہوئے اور ظلم کرنا
شروع کیا یہہ دونو بنی اسرائیل پر چالیس برس ریاست کرتے رہے
چنانچہ دوسو اکیاون ۲۵۱ موسوی مین انکی سلطنت بہی جاتی رہی — پہر بنی اسرائیل
سات برس تک گناہ کرتے رہے اور اونکا کوی مدبر امور نہا اسواسطے اونکے
دشمن اسی عرصہ مین یعنے اہل مدین کے رہنے والے اونپر غالب آگئے اور
سنہ ۲۵۸ موسوی مین یہہ فتور بہی جاتا رہا — مگر بنی اسرائیل نے پہر
جناب باری مین الغیاث و فریاد کی اسلئے خدا تعالے نے گدعون بن یوآس
کو اون پر قایم کیا اوسنے اونکے سب دشمنون کو قتل کرکے اور اونکے دین کو
پہر محکم کیا اوسنے، کل چالیس برس حکومت کی اور درمیان سنہ ۲۹۸
موسوی کے وفات پائی بعد ازان ایمالخ نے تین برس حکومت کی اور
سنہ ۳۰۱ موسوی مین انتقال کیا پہر بعد ایمالخ مذکور کے ایک شخص جو اولاد
یشّوخر سے تہا جسکو بوآ ایر الجرشی بہی کہتے ہین وہ قایم ہوا اور بائیس برس
تک وہ حکومت کرتا رہا اوسنے بعد تین سو تئیس برس گذرنے موسی ع کے
وفات سے انتقال کیا بعد ازان پہر بنی اسرائیل نے خطائین اور گناہ
کرنے شروع کئے اسلئے بنی عمّون کو اونپر مسلط کیا یہہ اولاد لوط سے
ہین اسوقت مین بنی عمون کا ملک اموریون تہا یہہ لوگ بنی اسرائیل پر اٹہارہ

ذکر ہی حضرت یوشع ع کا

۶۰ برس تک غالب رہی بعد اٹھارہ برسکے انکے پنجہ سے بہی خلاصی پائی اُنکی حکومت
آخر سنہ ۱۴۳ مین پوری ہوچکی تہی جبکہ اوسکے پنجہ سے نجات پاچکے تب پہر بنی
اسرائیل نے جناب باری کی درگاہ مین فریاد والتیاث کی اوسوقت اللہ تعالے
نے درمیان اونکے ایک شخص مسمی یُفتح الجرشی جوکہ اولاد منشّا سے تہا کہڑا کیا
اسنے سب اذیتین بنی عمون کی بنی اسرائیل سے دورکین اور بہت لوگ بنی عمون
کے مار ڈالے اور چہہ برس تک بنی اسرائیل پر حکومت کرتا رہا اوسنے سنہ ۱۴۷۳
موسوی کے آخر مین وفات پائی — پہر ایک شخص اولاد یہودا سے اونکے درمیان
حاکم ہوا جسکا نام اَلصَبُن تہا اوسنے سات برس تک حکومت کی اور بعد سنہ ۱۴۸۵
موسوی کے وفات پائی — بعد اَلصبن کے آلون حاکم ہوا یہہ شخص اولاد
زبولون سے تہا اوسنے دس برس سلطنت کی اور درمیان سنہ ۱۴۹۴ موسوی کے
وفات پائی — بعد آلون کے ایک شخص عَبدون بن ہِلّال جو اولاد افرائیم
بن یوسف سے تہا آٹہہ برس تک حکومت کرتا رہا اور سنہ ۱۵۰۲ موسوی مین
اسنے بہی وفات پائی پہر بہی بنی اسرائیل اپنی خطا سے باز نہ آئے اور راہ
ضلالت مین دنرات دہنسے چلے گئے اسلئے خدا تعالے نے اہل فلسطین کو اون پر
مسلط کیا چنانچہ اہل فلسطین چالیس برس تک اونپر مسلط رہی اور سنہ ۱۵۴۲ موسوی
مین اُنکا غلبہ بہی جاتا رہا — پہر بنی اسرایل نے جناب باری سے فریاد کی اسلئے اللہ
تعالے نے اونمین ایک شخص جسکا نام شمسون بن مانوح تہا — اولاد دان سے
وہ قایم کیا — یہہ شخص بہت قوی ہیکل اور مضبوط آدمی تہا چنانچہ بنام شمسون
الجبار کے مشہور رہا اسنے تمام اہل فلسطین کے جو بنی اسرائیل پر غالب آگئے تہے
مدافعت کی اور بیس برس تک اونکی تدبیر امور مین سرگرم رہا بعد اس
عرصہ کے پہر شمسون پر اہل فلسطین غالب ہوگے اور اوسکو قید کرکے ہمراہ اپنے

ذکر ہی حکام بنی اسرائیل کا

اپنے مکانونمین جو کہ ستونون پر ٹہرے ہوئے تہے لیگئے اسنے وہان جاکر ستون گہر کا
ٹیکر کر ہلایا وہ گہر گر پڑا آپ بہی مرگیا اور جو اہل فلسطین جو اوسمین موجود تہے وے
بہی دب کے جان بحق ہوئے یہہ انتقال شمشون کا سنہ ۸۳۲ ۴ موسوی مین ہوا تہا
پہر وہی بے سری اور فتور رعایا بنی اسرائیل مین دس برس کے عرصہ تک قایم
رہا چنانچہ سنہ ۸۴۴ ۴ موسوی تک وہ فتور بہی تمام ہوچکا — بعد ازان درمیان
اونکے ایک شخص اولاد اتیامور بن ہارون — بن عمران سے قایم ہوا جسکا
نام عالی ہی یہہ کاہن تہا (اصل کاہن کے اونکی زبان مین کوہن ہی اور معنی اوسکے
امام کے ہین) یہہ شخص بہت صالح اور نیک آدمی تہا چالیس برس تک یہہ
بہی تدبیر کرتا رہا اور جبکہ وہ حاکم ہوا تو عمر اوسکی اٹہاون برسکی تہی اور تمام
عمر اوسکی اٹہانوین برسکی ہوئی اسکی اول سال جلوس مین شموئیل نبی ایک
گانو مین جسکو شیلو کہتے ہین باب القدس پر واقع ہی اوسمین پیدا ہوئے اور تیسرین
سال جلوس عالی کے حضرت داؤد نبی پیدا ہوئے تہے اس عالی مذکور کے
وفات درمیان سنہ ۸۸۲ ۴ موسوی کے ہوئی تہی اس عالی کے بعد حضرت
شموئیل نبی بنی اسرائیل کے انتظام مین سرگرم رہے اور یہہ چالیس برسکی عمر مین
نبی ہوئے تہے اور اسی زمانہ مین عالی مذکور فوت ہوا تہا — چنانچہ گیارہ
برس تک حضرت شموئیل نبی بنی اسرائیل کی تدبیر کرتے رہے اور اس گیارہوین
برس مین حکام اور قضاۃ بنی اسرائیل کے پورے ہوچکے — جن حاکمون کا
اوپر ذکر ہوا یہہ لوگ قاضی اور حاکم تہے الا قایم مقام بادشاہون کے شمار
کئے جاتے ہین مگر بعد گذرنے اون گیارہ برسکے جسمین شموئیل نبی نے بندوبست
بنی اسرائیل کا کیا تہا بادشاہ ہونے بنی اسرائیل مین شروع ہوئے چنانچہ انکا
ذکر کرونگا انشاء اللہ تعالے یہہ زمانہ قضات کا بہی سنہ ۹۳ ۴ موسوی مین

ذکر ہی حکام نبی اسرائل کا

تمام ہوچکا — بعد ازان تمام نبی اسرائیل شموئیل نبی کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ایک بادشاہ ہمارے پر آپ مقرر کردیجے حضرت شموئیل نبی نے کی ساول کو بادشاہ مقرر کیا اسیکا نام طالوت ابن قیس ہی اور یہی بادشاہ اولاد بنیامین سے ہی — یہہ طالوت سردار دمنین سے نہ تہا کہتے ہین کہ ذات کا چرواہا تہا — اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ سقا تہا بعضے کہتے ہین کہ موچی تہا — بہرتقدیر طالوت نے دوبرس بادشاہت کی اور پہر طالوت اور جالوت مین لڑائی ہوئی یہہ جالوت جابرہ کنعانیین سے تہا ملک اسکا فلسطین کے طرف واقع تہا اور یہہ بادشاہ بسبب قوت اور طول قامت کے بڑے رتبہ پر تہا — جب وہ بعزم رزم خارج ہوا تو کوئی اوسکا مقابلہ نکرسکا — مگر حضرت شموئیل نبی نے علامت قاتل جالوت کی بیان کردی تہی اسلئے طالوت نے تمام اپنے لشکر مین بغور تمام تلاشی کی کہ وہ نشان اور علامت کس شخص مین پائی جاتی ہی کسی مین بجز حضرت داؤد کے نپائی گئی اور حال حضرت داود کا یہہ ہے کہ یہہ حضرت اپنے باپ کے سب بیٹون سے چہوٹے تہے بکریان اپنی باپ اور بہائیون کی چرایا کرتے تہے — انکو طالوت نے بلایا اور بغور دیکہا وہ نشان اوسمین پایا — وہ علامت یہہ تہی کہ حضرت شموئیل نبی نے بموجب حکم خدا کے حضرت داؤد کے سر پر اولا تیل مل دیا تہا اسلئے انہون نے کہا کہ وہ شخص جسکے سر پر تیل ملا گیا ہی وہ جالوت کو مارلیگا اور ایک تنور لوہی کا منگوا کر یہہ کہا کہ جو کوئی اس تنور مین ٹہک بہرکر سما جاوے وہ ہی قاتل جالوت ہی جبکہ حضرت داؤد کے سر پر تیل ملا ہوا معلوم ہوا اور وہ تندرہی خوب ٹہیک مثل سانچے کے اونکے تن پر آگیا تب طالوت نے حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم دیا کہ جالوت سے کشتی کیجئے چنانچہ حضرت داؤد لڑے اور جالوت کو پچھاڑ کر مار ڈالا

ذکر ہی حکام نبی اسرائیل کا

مارڈالا اور عمر اونکی تیس ۳۲ برسکی تہی بعدازان حضرت شموئیل نبی کا انتقال ہوگیا ۲۴
اونکی اولاد نے راتون رات اونکو دفن کرکے نوحہ کیا اس نبی کی عمر بارون برس کی
ہوئی تہی — بعدازان یہہ معاملہ ہوا کہ لوگونکو حضرت داؤد ع سے محبت بدرجہ
کمال ہوگئی اور سب اونکی طرف مایل ہوئے یہہ بات طالوت پر ناگوار گذری اسواسطے
طالوت نے حضرت داود ع کے قتل کرنیکا ارادہ کیا اور یہہ حضرت جان بچاکر
اوس سے بچ نکلے — پہر طالوت کو اس ارادہ اور حرکت ناشایستہ کرنے سے
بہت ندامت حاصل ہوئی چنانچہ اوسنے اپنے دلمین کہا کہ اے بارخدا عوض اس
حرکت بد کے جسکا اپنے دلمین مین مرتکب ہوا تنہا کسی لڑائی مین مجکو مارڈال — چنانچہ
فلسطینی پہر آکر اوسسے لڑے اور اس مقاتلہ مین وہ بہی معہ اپنی اولادکے سنہ ۹۵
موسوی مین مارا گیا جبکہ جالوت مرگیا تو سب قبایل علحدہ علحدہ ہوگئے اور گیارہ
فرقہ کنعان کے ایشبوشت بن طالوت کے تابع ہوگئے یہہ شخص تین برس تک
ان قومون پر حکومت کرتا رہا — اور ایک قوم یعنے یہودا کا قبیلہ یہہ ایشبوشت
کے زیر حکم نہ ہوا اس قوم پر حضرت داؤد ع ابن یسیا — بن عوفید — بن بوعز
— بن سلمون — بن نحشون — بن عمینودب — بن رام — بن حصرون
— بن بارص — بن یہودا — بن یعقوب — ابن اسحاق — بن ابراہیم
خلیل ع حکومت کرنے لگے اور حضرت داؤد ع نے طالوت سے رنجیدہ ہوکر
جس جاے وہ پچہاڑا گیا تہا اوسجائے پر لعنت کی اور حبرون مین جارہے —
جبکہ حضرت داؤد ع کی حکومت درمیان سنہ ۳۸ کے پوری ہوگئی اور تمام فرقے
تحت حکم اوسکے ہوچکے تب اٹہتیس ۳۸ برسکی عمر تہے کہ بیت المقدس کی طرف تشریف
لیگئے اور ملک شام مین بہت فتحین کین چنانچہ — فلسطین — اور شہر عمان —
اور راب — اور حلب — اور نصیبین — اور بلاد ارمن وغیرہ اوسکے تخت

ذکر بعضی حکام بنی اسرائیل کا

۶۴ حکم ہوگئین — حضرت داؤد ع نے ایک نامہ پاس بادشاہ حلب کے اُن ایام مین کہ والی حلب کو بادشاہ حماۃ مسمی ثوعر سے عداوت تھی بھیجا تہا اوسکے جواب مین ثوعر مذکور نے اپنا وزیر بمعہ تحایف نفیسہ اور نامہ متضمن سلام و دعا اور اطلاع انبساط کی پاس حضرت داؤد ع کے روانہ کیا اور یہہ لکہا کہ حلب کے بادشاہ کو مار ڈالو — اور جبکہ عمر حضرت داؤد ع کی اٹہاون ۵۸ برسکی ہوئی یعنے اٹہائیسوان برس حضرت داؤد ع کے جلوس کا جب ہوا تو اوریا اور اوسکی جورو سی جو واقعہ کربت شہور ہی وہ واقع ہوا — اور جبکہ ساٹہہ برسکی عمر حضرت داؤد ع کی ہوئی تو اوسکا بیٹا ایشلوم بن داؤد داؤد پر چڑہ آیا تہا اوسکو بنی اسرائیل کے کسی جلاد نے مار ڈالا اور کل ایام سلطنت حضرت داؤد علیہ السلام کے چالیس برس ہین — اور ستر برسکے ہوکر درمیان سنہ ۵۳۵ موسوی کے آپنے انتقال فرمایا لیکن بروقت وفات کے اپنے بیٹے سلیمان کے حقین یہہ وصیت کر گئے تہے کہ میرے پیچھے میرا بیٹا سلیمان بادشاہ ہوگا اور حضرت سلیمان ع کو سمجہا گئے تہے کہ بیت المقدس کی تعمیر کرنا چنانچہ واسطے اس کار خیر کے بہت خزانہ کئی گہر بہرے ہوئے زر کے جو کئی اونٹون پر بار ہوتے تہے چہوڑ گئے تہے — جب حضرت داؤد ع نے وفات پائی تو سلیمان ابن داؤد ع بارہ برسکی عمر مین تخت نشین ہوئے اوسکو خدا تعالے نے حکم اور ملک اتنا کچہہ دیا تہا کہ کسیکو سوا اسکی نصیب نہین ہوا جیسی کہ خبر دی ہی اوسکے خدا تعالے نے ایک آیت مین درمیان قرآن شریف کے — پہر درمیان چوتہے سال جلوس کے ایار کے مہینے یعنے سنہ ۵۳۹ موسوی مین تعمیر بیت المقدس کی موافق وصیت اپنے باپ کے حضرت سلیمان ع نے کرنی شروع کی — اور سات برس تک چنائی ہوا کی — مگر گیارہوین برس جلوس کے یعنے درمیان آخر سنہ ۵۴۶ موسوی کے اوسکی تعمیر سے فراغت

فراغت پا چکے تہے — یہہ گہر جو حضرت سلیمان نے بنایا تہا — اوسکا ارتفاع
تیس گز — طول ساٹہہ گز — عرض بیس گز تہا اور باہر اوسکے فصیل سو گز
مربع تیار کی تہی — پہر حضرت سلیمان ع نے بیت المقدس مین دار السلطنت
بنائی اوسکی عمارت بہت مضبوط اور اس دار السلطنت کے بنانے مین بہت
کوشش فرمائی چنانچہ تیرہ برسمین وہ بہی درمیان چوبیسوین سال جلوس کے
تیار ہو چکی — اور پچیسوین سال جلوس مین بلقیس بادشاہ زادے مین کے معہ
اپنے ہمراہیونکے حضرت سلیمان ع کے پاس حاضر ہوئے اور سب بادشاہان
زمین نے اچہی طرح اطاعت حضرت سلیمان کی کی اور تحفہ و تحایف جمیع جانب
سے آنے لگے اسطرح کے چین و ارام سے حضرت سلیمان ع کی عمر گذری اور
باون برسکے ہوکر درمیان سنہ ۵۷۵ موسوی کے گویا چالیس برس بادشاہت
کرکے وفات پائی بعد انتقال حضرت سلیمان ع کے اونکا بیٹا رحبعم بادشاہ
ہوا — یہہ رحبعم مذکور نہایت بدشکل کریہہ المنظر تہا — جبکہ رحبعم مسند آرائے
خلافت حضرت سلیمان ع کے ہوئے اس روز تمام امرا کبار قوم بنی اسرائیل
کے آکر حاضر ہوئے اور انہون نے عرض کی کہ آپکے والد ماجد یعنے حضرت سلیمان
ع ہمارے پر بہت سختی روا رکہتے تہے اور اکثر امور دشوار ہمپر متعین کر رکہے تہے
اگر آپ ہمکو اوس سختی سے رفاہیت بخشین تو ہم تمہاری اطاعت مانینگے مین
— رحبعم نے کہا کہ تین روز کے بعد اسبات کا جواب تمکو ملے گا یہہ کہکر اپنے
باپکے وزیرونکو بلاکر اس امر مین مشورت لی کہ انکو کیا جواب دینا چاہئے سب
ارکان دولت نے جو کہ اوسکے باپ کے وقت کے تہے یہہ مصلحت دی کہ انکی
تالیف قلوب کرنا بہتر ہی جس امر مین یہہ شکوہ کرین بیشک وہ امر دور کرنا
چاہئے — پہر رحبعم نے نئے لوگونکو جنکو اس امر کی کچہہ معرفت حاصل نہ تہی

ذکر ہی حکام نبی اسرائیل کا

بلاکر مشورت لی اونہون نے کہا کہ سنئے قبلہ عالم اگر سختی اور تشدد نہ کیجی گا اور انہین
کا کہنا مانئے گا تو اونکو طمع اور حرص زیادہ پیدا ہوگی مناسب یہی ہی کہ سختی ہی کیجائے
— جبکہ وہ معہودہ پردہ لوگ حاضر ہوئے تو رحبعم نے اونسے کہا کہ مین اپنے
باپ سلیمان سے زیادہ تمپر سختی کرونگا کیونکہ تم لوگ میرے باپ سے ڈرتے تھے
اسلئے تمکو مین اور رنج زیادہ دون تاکہ تم مجھسے بہی ڈرو — یہہ بات سُنکر سب گہبرائے
اور اوسکے منقاد نہ ہوئے چنانچہ رحبعم کے زیر حکومت فقط دو فرقی ایک اولاد
یہودا کی — دوسرا فرقہ اولاد بنیامین سے رہگیا باقی دس فرقون کا بادشاہ ایک
شخص مسمی یربعم جو کہ فاسق و فاجر و کافر اور غلام حضرت سلیمان کا تہا ہوگیا —
اسوقت سے سلطنت بنی اسرائیل کی دو قسم مین منقسم ہوگئی اور حضرت داؤد ع
کی نسل کا جو بیٹا تہا یعنے رحبعم وہ بادشاہ دو ہی فرقہ کا یعنے یہودا — اور بنیامن کے
فرقہ کا رہ گیا — اور باقی دس فرقے بنی اسرائیل کے جو رہی اونکی بہت بادشاہ
ہوئے جو بنام ملوک لاسباط کے مشہور ہین یہہ حال دو سو اکسٹہہ برس تک رہا
— حضرت سلیمان کا بیٹا بنی اسرائیل مین ایسا تہا جیسے خلفاء اہل اسلام کے گذرے
ہین کیونکہ وے اہل ولایت بہی تہے — اور ملوک اسباط کی مثال ایسی ہی جیسے
ملوک اطراف اور نواح کے تہے خلفاء کے وقت مین — یہہ بادشاہ جو مشہور
بنام ملوک الاسباط ہین انہون نے اطراف فلسطین وغیرہ کو بہی کوچ کیا مگر ابن داؤد
بیت المقدس سے نہ ٹلا اور کیطرف نہ گیا — اب ہم اولاً اولاد داؤد ع کا
ذکر وہان تک کرین گے جسجائے پہر یہہ سلطنت مجتمع ہوکر ملوک اسباط پر تمام ہوئی
— بعد ازان ہر ایک بادشاہ کا حال جو ملوک اسباط مین سے تہا فرادای فرادای
ایک پیچہے دوسرے کے بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالے — اسلئے ہم کہتے ہین
کہ رحبعم اپنی جلوسکے پانچ برس تک دونون فرقون پر سلطنت کرتا رہا — اور پانچوین

ذکر ہی حکام بنی اسرائیل کا

پانچوین سال فرعون مصر جسکا نام سیشاق تہا وہ آکر رحبعم سے لڑا اور بہت ٦٧
مال اوسکا اوسنے تاراج کیا اور بیت لحم کو اور عمارۃ غزہ اور صفورہ وغیرہ
بلاد کو ڈہا کر خاک سیاہ کر دیا لیکن رحبعم مذکور اپنے ملک پر بعینیہ قایم رہا
اور ازسر نو رحبعم نے ایلیہ کے تعمیر کی اور اس رحبعم سے اٹہائیس بچے نرینہ
سوار لڑکیون کے پیدا ہوئے — اور سترہ برس کل بادشاہت کی —
اور عمر اکتالیس برس کی پاکر بعد سنہ ٥٩٢ موسوی کے انتقال پایا — جبکہ
رحبعم راہی ملک بقا ہوا تو بعد اوسکے گدی نشین اوسکا بیٹا آفیا تین برس تک
رہا اور سنہ ٥٩٥ موسوی مین وہ بہی مرگیا — اوسکے بعد اوسکا بیٹا
آسا اکتالیس برس تک بادشاہی کرتا رہا — اسپر بہی دشمن تو تاخت لایا
تہا مگر خدا تعالے نے اوسکو دفع کیا اس دشمن مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین
کہ وہ دشمن بادشاہ ملک حبشہ کا تہا — اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ نہین بلکہ قوم
ہنود سے تہا بہر تقدیر آسا نے بعد سنہ ٦٣٦ موسوی کے وفات پائی —
بعد ازان اسا کی بیٹی یہوشافاط نے پچیس برس تک بادشاہت کی اور یہوشافاط
کی عمر جبکہ وہ بادشاہ ہوا تہا پینتیس برس کی تہی یہہ یہوشافاط مرد صالح اور نیکبخت
آدمی تہا اور بہت عنایت رعیت پر کرتا رہتا تہا خصوصاً حال بنی اسرائیل پر
بہت رحم کرتا — کہتے ہین کہ یہوشافاط پر ایک دشمن صعب بڑا لشکر لیکر چڑہ
آیا تہا اور یہہ بہی اوسکے مقابلہ کے واسطے باہر نکلا تہا مگر اللہ تعالے نے اوس
دشمن ہی کے لشکر مین ایسا فتنہ برپا کیا کہ آپسمین لڑنے اور کٹنے لگے یہانتک
کہ نیست و نابود ہوگئے اور جو بچے وہ شکست کہاکر بہاگ گئے اس لڑائی مین
یہوشافاط کے مال غنیمت بہت ہاتہہ آیا اور منصور اور مظفر ہوکر بیت المقدس کو
اوسنے مراجعت کی اور پچیس برس تک بادشاہت کرتا رہا پہر سنہ ٦٦١ موسوی

۶۸ مین اوسنے انتقال کیا اسکے بعد اوسکا بیٹا یہورام بتیس برسکی عمر مین تخت نشین ہوا
اسنے آٹھہ برس بادشاہت کرکے درمیان سنہ ۶۶۹ موسوی کے انتقال کیا
— جب وہ مرگیا تو اوسکا بیٹا اخزیاہو جسکی عمر بیالیس برسکی تہی بجاے اپنے
باپ کے بادشاہ ہوا کل دو برس اوسنے حکم رانی کی اور سنہ ۶۷۱ مین فوت ہوا
— اسکے بعد غدر مچ گیا اور فتور برپا ہوگیا کوئی بادشاہ اس فتور مین نہ تہا البتہ
ایک عورت جادوگرنی جو کہ اصلمین کنیزک حضرت سلیمان ع کی تہی جسکا نام
عتلیا ہوتہا وہ بادشاہت کرتی تہی اور اوسنے اولاد داؤد مین سے ایک
ایک شخص کو چن چن کے قتل کیا تہا لیکن ایک لڑکا یوآش بن اخزیو اوس سے
کہین پوشیدہ زندہ رہگیا تہا سات برس یہہ لونڈی بہی حکومت کرکے درمیان
سنہ ۶۷۸ موسوی کے مرگئی — اسکی مرنے کے بعد یوآش مذکور سات برسکی
عمر مین بادشاہ ہوا اور درمیان تیئیسوین[۲۳] سن جلوس کے اسنے پہر ترمیم اور تجدید
عمارت بیت المقدس کی کرنے شروع کی اور چالیس برس بادشاہت کرکے
درمیان سنہ ۷۱۸ موسوی کے وفات پائی — بعد یوآش کے بیٹا اوسکا
امصیاہو بچیس برسکی عمر مین بادشاہ ہوا اور انیس برس سلطنت کرتا رہا بعضے کہتے
ہین کہ نہین بلکہ پندرہ ہی برس سلطنت کرکے درمیان سنہ ۷۴۷ موسوی کے
مقتول ہوا بعد ازان عزیاہو سولہ برسکی عمر مین بجاے اوسکے تخت نشین ہوا اسنے
باون[۵۲] برس سلطنت کی پہر اوسکو برص کی ایسی بیماری ہوگئی کہ زندگی کاٹنی
مشکل ہوئی اور کوئی اوسکا حکم بہی نہ مانتا تہا آخرالامر اوسکا بیٹا یوتم اوسپر
غالب آیا اور عزیاہو نے آخر سنہ ۷۹۹ موسوی مین وفات پائی —
جبکہ یوتم اوسکا بیٹا تخت سلطنت پر جلوہ آرا ہوا تو عمر اوسکی پچیس برسکی تہی اسنے
کل سولہ برس بادشاہت کی اور درمیان سنہ ۸۱۵ موسوی کے وفات پائی

وفات پائی — کہتے ہین کہ اسکے عہد کے قریب ہی حضرت یونس نبی ع اس جہانمین تشریف رکھتے تہے چنانچہ آگے ذکر کرین گے انشاء اللہ تعالےٰ — بعد وفات یوتم کے اوسکا بیٹا اُحز بیس برسکی عمر مین بادشاہ ہوا اور سولہ برس تک بادشاہت کرتا رہا — اور چوتہے سال جلوس اسکے مین بادشاہ دمشق نے اسپر چڑہائی کا قصد کیا اوس بادشاہ کا نام رضین تہا — حضرت اشعیا نبی اس اُحز ہی کے وقت مین موجود تہے جنہو نے اس رضین کو یہہ خوشخبری دی تہی کہ لڑائی نہ ہوگی بلکہ بدون لڑائی کے صحیح وسالم تو اپنے گہر کی طرف مراجعت کریگا — چنانچہ ایسا ہی ہوا بعد ازان اُحز نے درمیان سنہ ۷۳۱ موسوی کے وفات پائی — بعد اوسکی وفات کے اوسکا بیٹا حزقیا جو کہ مرد صالح اور فہمند تہا تخت نشین سلطنت کا ہوا اسکے جلوس کے چھٹے سال مین سلطنت ملوک اسباط کی جنکا ذکر اولاً درمیان ذکر رحبعم ابن سلیمان کے ہو چکا ہی تمام ہو چکے — اب ہم ذکر کرتے ہین مختصر حال ملوک اسباط کا چھٹے سال جلوسی حزقیا تک اور جبکہ اونکا ذکر کرچکین گے تو پہر عود کرین گے ہم طرف حال حزقیا کی یعنے حال حزقیا کا مستوعب بیان کرکے اون بادشاہونکا حال لکہین گے جو اوسکے بعد بادشاہ ہوئے — اسلئے ہم کہتے ہین کہ ملوک اسباط بعد وفات حضرت سلیمان ع کے اونکے بیٹے رحبعم پر اوایل سن بانسو چہتر مین خارج ہوئے تہے اور سن آٹھ سو ستیس مین اونکا دورہ تمام ہو چکا اس حساب سے کل مدت اونکی سلطنت کی دو سو اسّی چھ برس ہوتے ہین اور وہ سترہ شخص تہے اونکے نام یہہ ہین — ۱ یربعم — ۲ نوذب — ۳ بعشا — ۴ ایلا — ۵ زمری — ۶ تبنی — ۷ عمری — ۸ اخاب — ۹ اخزیا ۱۰ یہورام — ۱۱ یاہو — ۱۲ یہویاحاز — ۱۳ یوآش — ۱۴ یربعم ثانی — ۱۵ لقیوبا ۱۶ فاقح — ۱۷ ہوشاع — مگر ہر ایک کی بادشاہت کرنے کی مدت بالتفصیل

۷۰ جو دیکھی اور پہر اوسکو جمع کیا تو وہ مطابق دو سو اکسٹھہ ۲۶۱ برس کے نہین ہوتے اسلئے
ذکر ہر ایک کی مدت سلطنت کا ہمنے چھوڑ دیا ہی اب ہم کچھہ حال اونکا بیان
کرتے ہین واضح ہو کہ اول بادشاہ اونمین سے یربعم ہی حال اسکا یہہ ہے
کہ یہہ کافر اور زشت رُو اور غلام حضرت سلیمان ابن داؤد ع کا تہا اسنے کفر
اور بُت پرستی اپنے وقت مین پہیلا دی تہی اور اسکے اٹہارہ ورین برس جلوسی
مین رحبعم بن سلیمان فوت ہوئے — دوسرا بادشاہ اونمین کا نوذب جو بیٹا
تہا یربعم مذکور کا — تیسرا بادشاہ اونمین کا بعشوہی جو بیٹا تہا ابن اخیا کا
اولاد یشسوخر سے — چوتہا بادشاہ ایلا وہ بیٹا ہی بعشور مذکور کا اسکا
سپہ سالار زمری تہا جب کہ ایلا مقتول ہوا تو بجائے اوسکے زمری قایم
مقام اوسکے ہوگیا — اسلئے پانچوان زمری بہی شمار کیا جاتا ہی یہہ زمری مع
اپنے گہر کے جلا دیا گیا تہا — چھٹا تبنی ہی اسنے بشراکت عمری پانچ برس سلطنت
کی — ساتوان عمری ہی جو کہ بعد مرنے تبنی کے وہ بادشاہ مستقل تمام ملک مین
ہوگیا تہا اس عمری مذکور نے شہر صنصطیہ بسا کر اوسکو دار السلطنت بنایا تہا —
اٹہوان احاب ہی یہہ احاب بیٹا عمری مذکور کا وہ مقتول ہوا تہا ایک لڑائی مین
جو درمیان اوسکے اور بادشاہ دمشق کے ہوی تہی نوان احزیو بیٹا احاب
مذکور کا ہی جو کہ چھت کے روزن مین سے نیچے گر کے مرگیا تہا دسوان یاہورام
بہائی ہی احزیو مذکور کا اسکے ایام دولت مین قحط بڑا تہا گیارہوان یاہو بیٹا
منشی کا — بارہوان یہویاحاز بیٹا یاہو مذکور کا ہی تیرہوان یوآش بیٹا
یہوحاز کا ہی — چودہوان یربعم ثانی بیٹا یوآش کا ہی اسنے اپنے ایام
سلطنت مین اپنی قوت پاکر جند گانو بنی اسرائیل کے جو کہ اون بادشاہونکی
حکومت سے خارج ہوگئے تہے دے پہر کر اوسنے فتح کئے یعنے شہر کنسرتک

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

تک یہی سلطنت مین ملالی اور اسی کے زمانہ مین حضرت یونس ع موجود تہے — ۷۱
پندرہوان بقیحو ہی جسکی سلطنت تہوڑی ہی مدت تک رہی سولہوان باقح ہے
جسکے ایام حکومت مین خزیرہ کا بادشاہ آکر ملوک اسباط سے لڑا اور بہت سے
آدمی اونمین سے قید کرکے ہمراہ اپنے لیگیا اور کچہہ جو باقی رہگئے تہے خراسان
کیطرف نکل گئے — سترہوان ہوشاع ابن ایلاہی جبکہ یہہ حاکم ہوا تو اسنے
خزیرہ کے والی کی اطاعت اختیار کرلی تہی اوس خزیرہ کے والی کا نام یلناصر
تہا بعضے کہتے ہین فلنصر تہا اور نو برس تک گردن اطاعت سے انحراف نہ کیا
— الا بعد عرصہ مذکور کے باغی ہوگیا اور نافرمانی کرنے لگا اسلئے اوسنے تین
برس تک اوسکا محاصرہ کیا اور بعد ازان شہر صبصطیہ جو اوسکا مقر تہا چھین
لیا اور اوسکو معہ اوسکی قوم کی طرف بلاد خراسان کی نکالدیا اور اونکی جاے
سمرہ لوگ وہان بسادئے یہہ واقعہ چھٹے برس جلوس حزقیا کے واقع ہوا تہا
پہر جو لوگ اسباط کے بچ گئے تہے وے حزقیا سے جا ملے اور اوسکے مطیع
ہوگئے — اس حزقیا نے انتیس برس بادشاہت کی یہہ شخص بیس برسکی عمر مین
بادشاہ ہوا تہا اور یہہ بہت صالح نیک بخت آدمی تہا اور عمر اوسکی پندرہ برس
پیشتر اوس عمر سے جو اب اوسنے پائی ہوچکی تہی لیکن خدا تعالے نے پندرہ برس
اور بہڑا دئے تہے چنانچہ بموجب حکم خدا کے ایک نبی نے جو کہ اوسکے زمانہ
مین موجود تہا اوسکو یہہ خبر دی تہی اور بیوی بہی اوسنے بموجب حکم خدا کے کی تہی
— اور اوسکے عہد مین ایک بادشاہ خزیرہ کا جسکو سنحاریب کہتے ہین اوسپر
چڑہ آیا لیکن خدا تعالے نے اوسکو شرمندہ کیا اور اوسکے لشکر مین تفرقہ اور فتنہ
برپا ہوا اسلئے وہ مراجعت کرگیا اور اوسکی اولاد مین سے دو شخصون نے دریان
شہر نینوی کے اوسکو قتل کرڈالا — اور شعیا نبی نے بنی اسرائیل کو یہہ خبر

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

۲۷ سنا دی تہی کہ تمکو کچھہ شہر سنخاریب کا نہ پہونچے گا اور وہ بدون لڑای کے لوٹ جاگا
چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بعدازان دونو بیٹے اوسکے جنہونے سنخاریب کو قتل کیا تہا پہاڑون
پر طرف موصل کی بہاگ گئے پہروہانسے بیت المقدس کو گئے اور حرفیا سے طالب
امن ہوئے نام اونکا یہہ ہی ایک کا نام اذرمالخ — دوسریکا شراصر۔ بعد مقتول
ہونے سنخاریب کے اوسکا بیٹا سرحدون بادشاہ ہوا۔ سبب گذرنے اس واقعہ
کے حرفیا کا حکم بہت بہڑہ گیا تہا اور ملوک اطراف ونواح اوسکو تحفہ اور تحایف بہیجنے
لگے تہے چنانچہ انتیس برس اسی امن وچین سے بادشاہت کرتا رہا پہر سنہ ۶۹۰ موسوی
مین اوسنے انتقال کیا اور اوسکا بیٹا منشا بارہ برس کی عمر مین اوسکی جای تخت نشین ہوا
اسنے خدا تعالے سے بغاوت اختیار کرکے فسق اور فجور ہائیں برس تک خوب ظاہر
کیا — بعدازان جزیرہ کا بادشاہ اوسے آکر لڑا لیکن منشا نے گناہ چہوڑ کر توبہ کرلی
تہی چنانچہ وہ تائب ہوکر سنہ ۸۱۵ موسوی مین مرگیا — اسنے پچپن برس بادشاہت
کی — اسکے بعد بیٹا اوسکا آمون دو برس تک بادشاہ رہا اور سنہ ۹۱۷ موسوی مین مرا
— بعدازان یوشیا اسکا بیٹا بادشاہ ہوا یہہ اللہ تعالے کی عبادت اور بندگی کیا
کرتا تہا اور بیت المقدس کی پہرکر اسنے تعمیر اور مرمت کی تہی اسنے اکتیس برس بادشاہت
کی اور سنہ ۹۴۸ موسوی مین وفات پائی — پہر یہویاحاز اوسکا بیٹا بجاے اوسکے
جب مسلد ہوا تو فرعون مصر جسکو لوگ لنگڑا تصور کرتے ہین وہ آکر لڑا اور اسے ہمراہ
اپنے گرفتار کرکے مصر کو لیگیا اسنے کل تین مہینے سلطنت کی ہی اور مصر مین حالت گرفتار
ہی مین درمیان سنہ ۹۴۸ موسوی کے فوت ہوا بعد سنہ ۹۴۸ موسوی کے اسکی
سلطنت تمام ہوچکے مگر بعد گرفتار ہونے یہویاحاز کے اوسکا بہائی یہویاقیم بجاے
اوسکے گدی نشین ہوگیا تہا اسکے جلوس کے چوتہے سال مین بخت نصر بابل کا حاکم ہوا
یعنے سنہ ۹۵۲ موسوی یہہ بات ہمکو اسطرح سے معلوم ہوئی ہی کہ ہمنے بنی اسرائیل

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

بنی اسرائیل کی حکومتون کی مدتین جمع کین اور جتنی جتنی مدت تک فتور اونمین برپا رہا ۴۳۷
ان سب کی میزان دیکر معلوم کیا — لیکن مورخین یہہ کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ ع
کی وفات سے ابتدا ملک بخت نصر تک نوسو اٹھتر برس اور دوسو اٹھتالیس
دن گذرے ہین — اگر اُن مدتون کو جمع کیجے تو اوسمین چھبیس برس بڑہ جاتے
ہین یہہ تفاوت قریب ہی کچھہ بہت تفاوت نہین ہی اور سبب اوسکا یہہ ہے
کہ یہودیون نے مدتون کے حساب مین کسرین چھوڑ دین ہین کیونکہ یہہ بات عقل
مین نہین آتی کہ کوئی شخص سلطنت پوری بیس برس اور یا انیس برس کرے اور
اوسکے کچھہ ساتھہ دن یا مہینے مطلق نہ ہون بلکہ ضرور ہی کہ کچھہ دن یا مہینے بہی ہمراہ اوسکے
ہونگے اور یہودیون نے ہر ایک شخص کی مدت سلطنت مین سال صحیح بدون کسر کی
لکھے ہین تو اسلئے چھبیس برس اوسمین سے کم ہوگئے اب ہم بخت نصر کے حال تک
جو پہنچے ہین تو بالضرور انشاء اللہ تعالےٰ تاریخ بندی اون حالات کے جو مابعد اوسکے
گذرے ہین بخت نصر سے کرین گے واضح ہو کہ بخت نصر سنہ ۶۹ ۹ موسوی مین
حاکم ہوا اور اول سال اپنے جلوس کے طرف نینوی کے جو کہ ایک شہر ہی سامنے
موصل کے اور درمیان اوسکے اور موصل کے ایک شہر ہی کوچ کرکے اوسکو فتح
کیا اور وہان کے باشندون کو قتل کرکے وہ شہر اُجاڑ دیا — اور چوتھے سال
جلوسی مین جو کہ ساتوان سال یہویاقیم کی تخت نشینی کا تہا بخت نصر مذکور معہ افواج
قاہرہ کے ملک شام کو جاکر بنی اسرائیل سے لڑا لیکن یہویاقیم نے اوسکی اطاعت
منظور کرکے صلح کرلی اور لڑائی نہ کی اسلئے بخت نصر نے اوسکو تاج بخشی کی —
لیکن یہہ اطاعت یہویاقیم کی تین برس تک رہی یعنے بعد انقضاے مدت مذکور کے
وہ باغی ہوگیا — بمجرد سننے اس خبر کے بخت نصر نے قاصد روانہ کیا اور پہر یہویاقیم کو
گرفتار کرواکے حکم کیا کہ دربار مین حاضر کیا جائے یہویاقیم کو اسطرحکا خوف دامنگیر

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

۴۷ ہوا کہ وہ بسبب خوف کے راہ ہی مین مرگیا اس سے معلوم ہوا کہ یہویاقیم نے گیارہ برس بادشاہت کی اور آٹھوین سال جلوس بخت نصر کے مین اوسکے سلطنت تمام ہو چکے — جبکہ یہویاقیم گرفتار ہوکر طرف عراق کی روانہ ہوا تہا تو اپنی جاے اپنے بیٹے یخنیو کو قایمقام کرگیا تہا چنانچہ سو دن اوسنے بہی اپنے باپ کی جاے سلطنت کی پہر اوسکو بہی بخت نصر نے آدمی بہیج کر گرفتار کرواکر بابل کیطرف بلایا چنانچہ ہمراہ یخنیو کے علمار بنی اسرائیل بہی گرفتار ہوئے ایک اونمین سے حضرت دانیال نبی تہے — اور دوسرے حزقیال نبی جو کہ نسل ہارون سے تہے یہہ بہی گرفتار ہوئے بعد پہنچنے یخنیو کے بخت نصر نے اوسکو دایم الحبس کیا چنانچہ تا وقت ہلاکت بخت نصر کے یخنیو قید ہی مین رہا بروقت اوسکے گرفتار ہونے کے اوسکے چچا صدقیا کو جو بخت نصر کی اطاعت مین تہا بخت نصر مذکور نے بنی اسرائیل پر بجاے اوسکے متعین کیا — اور اس صدقیا کے ایام دولت مین ارمیا نبی موجود تہی اس نبی کا یہہ حال ہے کہ وعظ اور پند صدقیا بادشاہ اور تمام بنی اسرائیل کو کیا کرتا تہا اور بخت نصر کا خوف سبکو دلایا کرتا تہا چنانچہ یہی ہوا کہ جبکہ نو برس صدقیا کے جلوس کے گذرے تو وہ بخت نصر سے بغی ہوگیا اسلئے بخت نصر معہ اپنے لشکر اور فوج کے اوسپر چڑہ آیا — اور ماربن اور ربلہ پر خیمہ کرکے ایک اپنے وزیر سمی نبوذرادون کے ہمراہ فوج متعین کرکے حکم دیا کہ قدس مین جاکر صدقیا کے قلعہ کو محاصرہ کرے — چنانچہ وزیر مذکور ڈہائی برس یعنے پہلی تاریخ تموز جلوس صدقیا کے نوین برس تک اوس قلعہ کو محاصرہ کرے رہا — آخرالامر بزور شمشیر قدس کو فتح کیا اور شاہ صدقیا مع بنی اسرائیل کے گرفتار آیا — پہر بیت المقدس کو جسے سلیمان ع نے تعمیر کیا تہا ڈہاکر اور جلاکر خاک سیاہ کردیا — اور کچہہ بنی اسرائیل جلادیے کچہہ مار ڈالے کچہہ بہاگ گئے — اسنے کل گیارہ برس سلطنت کی اور یہی پچہلا بادشاہ ہے بنی اسرائیل کا لیکن

لیکن وہ شخص جو اسکے بعد بادشاہ ہوا اور اوسنے بیت المقدس کی بھی پھر کر تعمیر کی جیسا کہ ۷۵
آگے اوسکا ذکر آوے گا — وہ ہی شخص بیت المقدس کی سلطنت کے لایق تھا
— اب کوئی بادشاہ بنی اسرائیل کا نرہا اور بیت المقدس بیسوین سال جلوس
بخت نصر کے یعنے درمیان سنہ ۹۹۹ موسوی مین بخت نصر کے ہاتھ سے ویران ہوا
— اور چار سو ترپن ۴۵۳ برس معمور و آباد رہا — اور ستر برس تک ویران پڑا رہا —
بعد ازان پھر اوسکی تعمیر ہوئی جیسا کہ آگے ذکر کیا جائیگا یہان تک ہمنے نقل اون
چوبیس ۲۴ کتابون متواترہ یہود سے کی ہی جو اونکے پاس محفوظ تہین اور اونکے
اسمار کے حروف اور حرکات اور مدات وغیرہ کو بھی حتے المقدور ضبط کیا ہی فقط

اب ہم کتاب تجارت الامم سے جو کہ تصنیف ابن مسکویہ کی ہی نقل کرتے ہین
واضح ہو کہ ابن مسکویہ یہہ بیان کرتا ہی کہ جبکہ بخت نصر بیت المقدس مین آکر لڑا اور
بنی اسرائیل کو مار ڈالا اور بیت المقدس کو ویران کر دیا تب ایک گروہ بنی اسرائیل کا
وہان سے بھاگ کر فرعون مصر کے دامن عاطفت مین جا چھپا — بخت نصر نے
بمجرد استماع اس خبر کے فرعون کے پاس اپنے قاصد بھیجے اور یہہ کہلا بھیجا کہ یہہ
لوگ جو بھاگ کر آپ کے پاس جوآرہے ہین حقیقت مین میرے غلام ہین بہتر یہہ
ہے کہ انکو میرے حوالہ کر دیجے والا نہ مجکو آیا جانئے — فرعون نے جواب دیا
کہ یہہ لوگ آزاد ہین غلام نہین ہین اور مین کبھی انکو تیرے حوالہ نکرونگا چنانچہ نہ دئے
یہہ امر باعث غضب بہڑکنے اور مصر پر چڑھائی کرنے بخت نصر کا ہوا تہا — اور
ایک گروہ بنی اسرائیل کا عرب کو بھاگ کر جو آیا تہا وے لوگ حجاز مین بسنے لگے
تہے — کتاب ابو عیسے مین لکہا ہی کہ بخت نصر جبکہ بیت المقدس کو ویران اور
بنی اسرائیل کو تباہ کر چکا تب عازم فتح کرنے شہر صور کا ہوا اور مدت مدید تک
اس شہر کا محاصرہ کرے رہا — اور باشندگان صور نے تمام اپنا مال اور اسباب

ذکر حکام بنی اسرائیل کا

کشتیون مین بہر کر سمندر کی راہ روانہ کر دیا تہا لیکن بسبب کمبختی اور قہر الہی کے وے کشتیان مع جمیع اسباب محمولہ کے دریا برد ہوئین — افواج قاہرہ بخت نصر سے بہت آدمی مجروح و مقتول بہی ہو چکے تہے اور وہ اونکے محاصرہ مین بہت کوشش کرتا تہا آخر الامر بزور شمشیر شہر صور پر نقارہ فتح کا بجا کر جمیع باشندگان صور کو قتل کیا مگر اس شہر مین اوسکی حیثیت کے موافق اوسکو خزانہ نہ پایا — بعد ازان مصر پر چڑہائی کی اور فرعون اہمج پر فتح پاکر اوسکو سولی پر کہینچ کر قتل کیا اور جتنے خزینہ اور بیت المال مصر مین تہے سب پر قابض ہو گیا اور جسکو اوس شہر مین پایا عام ہی کہ قطبی ہو یا کوئی اوسکو گرفتار کیا چنانچہ اسسے تباہ حال مین چالیس برس تک مصر ویران پڑا رہا — مگر بخت نصر بلاد مغربیہ مین لڑتا ہوا اپنے شہرون کیطرف مراجعت کر کے بابل مین چلا آیا اب ہم اس بادشاہ کا حال مرنے وغیرہ کا ملوک فارس کے حالمین انشاء اللہ تعالے ذکر کرین گے فقط

پوشیدہ نرہے

کہ جسدن سے کہ بخت نصر نے بیت المقدس کو ویران و خراب کر ڈالا تہا اوس روز سے ستر برس تک ویران ہی پڑا رہا اور اوسکی تعمیر بالکل نہ ہوئی مگر بعد گذرنے ستر برس کے ایک بادشاہ فارس نے جسکا نام یہودی لوگ کیرش بیان کرتے ہین اوسنے کی — لیکن اب اختلاف اس امر مین ہی کہ کیرش مذکور کون تہا — بعضے کہتے ہین کہ وہ دارا ابن بہمن ہی — بعضے کہتے ہین کہ نہین بلکہ بہمن ہی تہا اور صحیح یہی ہی کہ وہ بہمن ہی تہا کیونکہ اس امر کی صحت پر اشعیا نبی کی کتاب بہی گواہی دیتی ہی چنانچہ ہم بہی ہمراہ ذکر ملوک فارس کے پاس ذکر اردشیر بہمن کے اسکا ذکر کرین گے انشاء اللہ تعالے

پہر جبکہ نئے سرے سے بیت المقدس کی تعمیر ہو چکی تو سب بنی اسرائیل عراق وغیرہ کے طرف سے مراجعت کر کے پہر وہین آبسی یہہ تعمیر بعد گذرنے نوے ۹۰ برس کے ابتدا حکومت بخت نصر سے وقوع مین آئی — جبکہ سب بنی اسرائیل

ذکر ہی حکام بنی اسرائیل کا

۷۷ اسرائیل اکٹھے ہوکر بیت المقدس کو مراجعت کرکے آئے تو ایک شخص عُزیر نامی جو عراق
کا باشندہ تہا وہ سرگروہ اونکا ہوا اور اوسکے ساتہہ دو ہزار آدمی سے زیادہ علما
وغیرہ آئے تہے بعد آنے بیت المقدس کے حضرت عزیرؑ نے اکیسو بیس مشایخ علمار
بنی اسرائیل سے مرتب کئے اسوقت سے تورات معدوم ہوگئی تہی بالکل اونکے
پاس نہ تہی لیکن اللہ تعالے نے بطور الہام کے حضرت عُزیرؑ کے سینہ مین منقش کردی
اونہون نے وہ بطور الہام بنی اسرائیل کے لئے لکہی جسسے حلال اور حرام پہر وے
جاننے لگے جبکہ یہہ معاملہ واقع ہوا تو سب بنی اسرائیل حضرت عُزیرؑ سے محبت کرنے
لگے اور حضرت عُزیرؑ بہی اونکی اصلاح اور تدبیر ہر امر کی درمیان بیت المقدس کے
کرتے رہے ۔ لیکن حضرت عُزیرؑ بعد گذرنے چالیس برس تعمیر بیت المقدس کے
راہی ملک بقا ہوئے ۔ کہا ہون مین کہ عُزیرؑ نے جب وفات پائی تو ابتدار
سلطنت بخت نصر کو اکیسو تیس برس گذرے تہے ۔ اور نام حضرت عُزیرؑ کا عبرانی
زبانمین عزرا ہی اور یہہ شخص اولاد فحاس بن العزر بن ہارون بن عمران سے ہے
اور یہہ بہی یہودیونکی کتابون سے ثابت ہی کہ بعد حضرت عُزیرؑ کے جو کہ ریاست بنی
اسرائیل کا والی بیت المقدس مین ہوا تہا وہ شمعون صدیق تہا یہہ شخص ہارون کی
نسل سے ہی کتاب ابو عیسے مین لکہا ہی کہ جبکہ بنی
اسرائیل بیت المقدس مین بعد اوسکی تعمیر ہو چکنے کے آکر بسے تو اونمین سے اونکے
حاکم مقرر ہوئے مگر جو حاکم اونکا ہوتا تہا وہ زیر حکم بادشاہ فارس کے رہا کرتا تہا
یہی طور ظہور اسکندر رومی تک رہا بنے ابتدار سلطنت بخت نصر سے سنہ چار سو
بتیس تک یہہ دستور جاری رہا ۔ پہر یہہ اتفاق ہوا کہ یونانی غالب ہوگئے
فارسیون پر اسوقت مین بنی اسرائیل یونانیون کے تابع اور منقاد ہوگئے یونانی
بہی بنی اسرائیل ہی مین سے اونکے حاکم مقرر کرتے رہے وہ شخص جو متولی بنی

ذکر ہی حضرت یونس ع کا

۸۷ اسرائیل پر ہوتا تہا اوسکا نام ہردوس یا ہیرودس رکہا کرتے تہے یہی حال رہا
بنی اسرائیل کا جنتک کہ دوسری دفعہ بیت المقدس ویران ہوا جو کہ پہلے ویران
ہو چکا تہا اور متفرق ہو گئے بنی اسرائیل جیسا کہ آگے ذکر کرین گے انشا اللہ تعالے
اب ہم یہہ بیان کرتے ہین کہ بنی اسرائیل کے عہد مین کون کون نبی گذرا

ذکر ہی حضرت یونس ع ابن متّی کا

متّی نام ہی والدہ حضرت یونس ع کا واضح ہو کہ کوئی نبی اپنی ماکے نام سے مشہور نہین ہوا
بجز حضرت عیسے اور یونس علیہما السلام کے جیسا کہ ذکر کیا ہی ابن الاثیر نے اپنی کتاب
کامل مین جہان اوسنے یونس کے منسے بیان کئے ہین — کہتے ہین کہ یونس ۳ نبی اسرا
تہے اولاد ہنیا مین سے — یوثم ابن عزیا کے عہد کے بعد جو کہ ایک بادشاہ
بنی اسرائیل کا تہا جسکا اول ذکر ہو چکا ہی نبی ہو کر طرف اہل نینوی کے تشریف لیگئے
تہے یہہ شہر واقع ہی سامنے موصل کے اور درمیان ان دونون کے نہر دجلہ ہے
— کہتے ہین کہ یوثم ابن عزیا سنہ ۱۵ ۱۸ موسوی مین فوت ہوا اسکے مرنے کے بعد
مشیت ایزدی نے چاہا کہ یونس ع نبی ہو کر باشندگان نینوی کو جو کہ بت پرست
ہین ہدایت راہ راست کی کرے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت یونس ع نے اون لوگون
سے کہا کہ تم خدا سے ڈرو اور پرستش بتونکی چہوڑ دو اگر تم لوگ توبہ نکروگے تو فلانی روز عذاب سخت خدا
تعالے کیطرف سے تمہارے اوپر آویگا اور مین اوس عذاب کے آنیکا ضامن ہون — جبکہ وہ روز مقرری
آپہنچا اور عذاب نے اونلوگونکو گہیر لیا سبکے سب بیکبارگی خدا پر ایمان لائے اسلئے خدا تعالے نے وہ عذاب اونسے
دور کر دیا — مگر چونکہ حضرت یونس ع کی اس امر کی اطلاع مطلق نہ تہی کہ وے لوگ ایمان لائے ہین اسلئے عذاب ہوا ہو گیا ہی
یکبارگی دل برداشتہ ہو کر خفا ہو کر نینوے کو چہوڑ کر وہانسے چلے گئے — ابن سعید مغربی کہتا ہی کہ حضرت یونس بیمانسے روانہ ہو کر دجلہ پر پہنچے
اور وہان ایک کشتی پر ہمراہ اور لوگونکے سوار ہوئے جبکہ کشتی چلتے چلتے دفعۃً اسطرح پر ٹہہر گئی کہ مطلق جنبش نہ کر سکی تب اوس

ذکر ہی ارمیا نبی کا

۷۹ اوس کشتی کا ناخدا کہنے لگا کہ اے بھائیو تم لوگون مین کوئی شخص گنہ گار ہی کیونکہ کشتی مطلق جنبش نہین کہاتی اسلئے قرعہ اس شخص کے تعین کے واسطے ڈالا گیا تاکہ گنہ گار معلوم ہوجائے وہ قرعہ حضرت یونس ع کے نام پر پڑا اون لوگون نے فوراً اونکو اٹھاکر دریا مین ڈالدیا — اور دریا مین ایک مچھلی اونکو نگل کر ابلہ کی طرف چلی گئی سوا اسکے اور حال اس نبی کا قران شریف مین مذکور ہی

ذکر ہی ارمیا نبی کا

پہلے بیان ہوچکا ہی شاہ صدقیا کے ذکر مین یہہ کہ ارمیا نبی اوسکے زمانہ مین تشریف رکھتے تہے اور تمام نبی اسرائیل کو یہہ ارشاد کیا کرتے کہ توبہ کرو اور خدا سے ڈرو اور بخت نصر کا حال بہی اونکو سنایا کرتے تہے تاکہ ڈرین اور افعال قبیحہ چہوڑدین لیکن کسینے اونکی نہ سنی اور کوئی اوسکی طرف متوجہ نہوا — جبکہ ارمیا نبی نے یہہ حال اونکا دیکہا کہ یہہ لوگ اپنے افعال قبیحہ نہین چہوڑتے تب وہ جدا ہوکر کہین مخفی ہوگیا اوس زمانہ تک کہ بخت نصر اونسے آکر لڑا اور بیت المقدس کو ڈہایا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا — تاریخ بن سعید مغربی سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ خدا تعالے نے ارمیا نبی پر باین مضمون وحی نازل کی کہ مین پہر کر تعمیر بیت المقدس کی کیا چاہتا ہون اتو وہان جا چنانچہ حضرت ارمیا وہان تشریف لائے اور دیکہا کہ بیت المقدس ڈہیا ہوا پڑا ہی تب ارمیا نبی نے اپنے دلمین یہہ کہا کہ سبحان اللہ مجکو تو جناب باری سے یہہ ارشاد ہوا ہی کہ تو اوس شہر مین جا مین اوسکی تعمیر کرنی چاہتا ہون اور یہہ کب آباد ہوا کیونکہ زندہ ہونا اسکا جو بالفعل مثل مردہ کے ہی مشکل ہی اسی اثنا مین انکو نیند آگئی ہاتہہ پر سر کو رکہہ کر کہ ہابندہ کر اور شکار بند جسمین کچہہ طعام نہا اوسی طرح چہوڑ کر سو رہی — اور قصہ انکا وہ ہی جو خبر دی ہی خدا تعالے نے قران شریف مین درمیان اقوال کے

ذکر ہی ترجمہ تورات وغیرہ کا زبان عبرانی سی یونانی مین

۸۰ جسکا ترجمہ یہہ ہی — کہ آیا مانند اوس شخص کے جو گذرا ایک گانو پر اور وہ گانو پڑا تہا ویران اور ڈہایا ہوا اوسنے کہا کہ کیونکر زندہ کریگا اسکو اللہ تعالے کیونکہ یہہ تو مردہ ہی — اسلئے مار ڈالا اوسکو اللہ تعالے نے اور پڑا رہا مردہ ستر برس تگ پہر زندہ کیا اوسکو خدا نے اور پوچہا اوس سے کہ کتنی دیر تک تو پڑا رہا اوسنے کہا کہ ایک روز یا کچہہ کم خدا تعالے نے فرمایا کہ نہین بلکہ ستر برس تو مردہ پڑا رہا اور دیکہہ اپنے کہانے اور شراب کو کہ سڑی نہین اور دیکہہ اپنے گدہی کو — اب ہم تجکو ایک نمونہ بنا ئن گے آدمیونکے فہمایش کے لئے — اور دیکہہ پورانی ہڈیون کو کہ کسطرح سے ہم اونپر گوشت پہناتے ہین — جبکہ یہہ اوسکو معلوم ہوا تب اوسنے کہا کہ جانتا ہون مین کہ خدا تعالے ہر ایک شئی پر قادر ہے — کہتے ہین کہ یہہ قصہ جو قرانمین مذکور ہی یہہ حضرت عزیر کا حال ہی مگر صحیح مذہب یہی ہی کہ ارمیا نبی ہی کا حال ہی

ذکر ہی ترجمہ ہونی توریت وغیرہ کتب انبیا کا زبان عبرانی سی زبان یونانی مین

ابو عیسے کہتا ہی اپنی کتاب مین کہ جبکہ اسکندر کی حکومت فارس وغیرہ پر بڑہ گئی اور یونان کی بادشاہت غالب ہوگئی توسب بنی اسرائیل وغیرہ اوسکے تابع ہوگئے اور بعد اسکندر کے یونانی بادشاہ سلطنت کرتے رہے جنکا لقب ہر ایک کا بطلموس تہا جیسا کہ آگے ذکر ستوعب درمیان تیسری فصل کے انشاء اللہ تعالے ہوگا مگر اسجاے انکا ذکر فقط اتنا ہی کرتے ہین جتنے کی حاجت ہی — اب ہم کہتے ہین کہ جبکہ اسکندر مرگیا تو اوسکے بعد بطلموس لاغوس بادشاہ ہوا اور اوسنے بیس برس سلطنت کی — اسکے بعد بطلموس محب اخیہ بادشاہ ہوا یہہ وہ شخص ہے جسکے واسطے کتب انبیا کا زبان عبرانی سے زبان یونانی مین ترجمہ ہوا تو گویا اسکندر

ذکر ہی ترجمہ ہونی توریت وغیرہ کا زبان عبرانی سی یونانی مین

سکندر کو مرے ہوئے بیس برس گذرے تہے کہ توریت وغیرہ کا ترجمہ زبان یونانی ۸۱۵
مین ہوا — ابو عیسے کہتا ہی کہ بطلیموس ثانی محب اخیہ جبکہ بادشاہ ہوا تو اوسوقت
مین تین ہزار یہودی قیدخانہ مین قید تہے اسنے سبکو آزاد کردیا اور حکم دیا کہ سب
اپنے اپنے وطنون کو چلے جاؤ اسبات سے بنی اسرائیل بہت خوش ہوئے اور
اسکی دعا اور شکرگزاری مین بدل مصروف تہے کہ اسی اثنا مین بطلیموس مذکور نے
ایک قاصد معہ تحایف کے درمیان بیت المقدس کے بنی اسرائیل کے پاس روانہ کیا
اور اوسنے یہہ کہلا بہیجا کہ چند علمار بنی اسرائیل ہمارے پاس بہیجدو تاکہ توریت
وغیرہ کتب انبیا کا ترجمہ زبان عبرانی سے یونانی مین کرین انہون نے اوسکے حکم کی
بہت جلد تعمیل کی اور ایک انبوہ کثیر علمار بنی اسرائیل کا واسطے جانے اور اختیار
کرنے اس امر کے مستعد ہوگیا لیکن چونکہ ہر ایک شخص راغب تہا واسطے جانے کے
اسمین اختلاف ہوا کہ کسکو بہیجے تب سب نے متفق ہوکر یہہ تجویز کی کہ ہر ایک قوم سے چہہ چہہ
نفر روانہ کرنے چاہئین اس حساب سے بہتر آدمی کے قریب منتخب ہوئے اور وے
روانہ ہوئے طرف بطلیوس کی — جبکہ یہہ لوگ بطلیوس کی خدمت مین پہنچے تو
اوسنے اچہی طرح پر انکی مہمانداری اور خاطر کی اور اونکی چہتیس ٹولیان بناکر ہر ایک
قوم کی آدمی الگ الگ کرکے حکم دیا کہ علحدہ علحدہ ترجمہ کرو چنانچہ اون لوگون نے
چہتیس نسخہ طیار کئے تب بطلیوس نے ہر ایک نسخہ کا دوسرے سے مقابلہ کیا کچہہ
فرق معتدبہ نہ پایا بعد ازان وے نسخہ بطلیوس نے اپنے شہر دنین تقسیم کردئے اور
اسکے عوض مین اونکو بہت سا انعام دیکر اونکو رخصت کیا جبکہ وے اپنے وطن کو
مراجعت کرنے لگے تو سب نے بطلیوس سے عرض کی کہ ایک نسخہ بہی اونمین سے ہمکو بہی
مرحمت ہو چنانچہ اوسنے اونکی مراد پوری کی اور ایک نسخہ بہی دیا — پہر وے سب
اپنے وطن کی طرف مراجعت کرگئے بیت المقدس مین آئے — پس وہ نسخہ جو بطلیوس

ذکر ہی ذکریا اور اوسکی بیٹے یحیے ع کا

۸۲ کے واسطے ترجمہ ہوا ہی وہ بہت ثابت اور مسیح ہی تمام توریت کے نسخون سے بھیا کہ اول اشارہ بھی ہو چکا ہی طرف اس نسخہ کی اور وہ نسخہ بھی بتلا چکا ہون جو یہودیون کے پاس ہی بالفعل اور تورات سمرہ کا بھی ذکر آ چکا ہی درمیان اس کتاب کے مقدمہ کے اب اوسکے ذکر کی کچھہ حاجت نہین

ذکر ہی ذکریا اور اوسکے بیٹے یحیے علیہ السلام کا

نقل ہی کتاب ابن سعید مغربی سے کہ ذکریا ع اولاد سلیمان ابن داؤد علیہما السلام سے ہی یہہ ایک نبی ہین جنکا ذکر قرآن شریف مین بھی ہوا ہی — اور یہہ حضرت ذکریا قوم سے بڑھئی تھے — اور یہہ وہی شخص ہی جسنے حضرت مریم والدہ حضرت عیسے علیہ السلام کو پرورش کیا اور اونکے کفیل ہوئی تھی — اور حضرت مریم بیٹی عمران بن ماتان کے اولاد سلیمان بن داؤد سے تھے اور حضرت مریم کی ماکا نام حنہ تھا اور اس حنہ کے ایک بہن تھی جسکا نام ایشاماغ تھا وہ حضرت ذکریا سے منعقد ہوئی تھی تو گویا حضرت ذکریا کی بیوی حضرت مریم کی خالہ تھی اور یہی سبب تھا کفیل ہونے ذکریا کا مریم کے پرورش کے واسطے — جبکہ حضرت مریم جوان ہوئین اور ہوش سنبھالا تو حضرت ذکریا نے کہڑکی مسجد مین بناکر حضرت مریم کو اوسمین واسطے عبادت خدا تعالے کے بٹھلایا اور کوئی شخص اونکے پاس بجز ذکریا کے نہ جانے پاتا تھا — اس اثنا مین حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ذکریا کو بشارت دی کہ تیری پشت سے یحیی پیدا ہوگا وہ تصدیق کریگا ایک کلمہ کی یعنے عیسے بیٹے مریم کے — بعد ازان بموجب ارشاد خناب باری کے حضرت جبرائیل پاس مریم علیہ السلام کے گئے اور درمیان دامن مریم کے روح حضرت عیسے کی پھونکی بمجرد اسکے مریم کو حمل ہوگیا اور حضرت عیسے ع پیٹ مین ممکن ہوئے — اور خالہ مریم کی بھی حاملہ ہو چکی تھی یعنے اوسکے شکم مین حضرت یحی علیہ السلام تھے

تھے — چنانچہ چھہ مہینے پیشتر تولد جناب مسیح ع سے حضرت یحی ع پیدا ہوئے ۸۳
— جبکہ یہودیون کو یہہ معلوم ہوا کہ مریم نے بدون شوہر کے بیٹا جنا تو سب نے
اوسپر تہمت لگائی اور حضرت ذکریا کو ڈہونڈ اوے بہاگ کر ایک بڑے
درخت مین جا چھپے اونہون نے اوس درخت کو معہ ذکریا کے کاٹ ڈالا
اوسوقت مین عمر حضرت ذکریا کی اکہتر برس کی تہی تو گویا حضرت ذکریا بعد
پیدائش مسیح ع کے مقتول ہوئے اور حضرت مسیح ع جب پیدا ہوئے تہے
تو غلبہ اسکندر کو تین سو تیرہ برس گذر چکے تہے — تو گویا حضرت ذکریا سے کچھہ بعد
مقتول ہوئے — اور حضرت یحی ع جو کہ بیٹے تہے حضرت ذکریا ع کے یہہ
چھوٹی ہی عمر مین نبی ہوکر لوگون کو ہدایت کرنے لگے اور اونٹ کے کپڑے پہنا
کرتے تہے اور زہد ورع مین ایسے مصروف تہے کہ تمام جسم انکا بسبب عبادت
کے دبلا اور لاغر ہوگیا تہا — پہر ایسا اتفاق ہوا کہ چونکہ حضرت عیسے ع نے
بہتیجی سے نکاح کرنا حرام کردیا تہا اور ہیرودس کے گہر مین جو کہ نبی اسرائیل کا
حاکم تہا اوسکے بہتیجے تہے اور وہ چاہتا تہا کہ اوسے نکاح کرلے اسلئے موافق
مذہب یہود کے حضرت یحی ع اوسکو بموجب حکم حضرت عیسے ع کے منع آئے
— یہہ امر اوس عورت پر ناگوار گذرا — چنانچہ اوس لڑکی کی ماں نے ہیرودس
سے کہا کہ حضرت یحی ع کو تو قتل کرڈال اوسنے نہ مانا — بعد ازان اوس لڑکی
نے بمنت وسماجت دوسری دفعہ اوس سے عرض کیا تب ناچار اوسنے مان لیا
اور حکم دیا کہ یحی ع کا سر تن سے جدا کرکے لاوین چنانچہ حضرت یحی ع کا
سر کاٹا گیا یہہ واقعہ کچھہ ہی قبل تشریف لیجانے جناب عیسے ع کے آسمان پر
وقوع مین آیا تہا کیونکہ عیسے ع جب لوگون کو ہدایت کرنے لگے تہے تو آپ
کی عمر تیس برس کی تہی اور جبکہ جناب باری سے اس امر پر وے مامور ہوئے

ذکر ہی حضرت عیسیٰ ابن مریم ع کا

تو حضرت یحیٰے ع نے عیسےٰ ع کو نہر اردن مین غوطہ دیا اور عمر آپکے تیس ہی برس کی تہی — اور بعد پانے غوطہ کے تین برس تک ہدایت خلق مین مصروف رہے اور بروقت وفات حضرت یحیٰے ع کے بہی تیس برس کے تہے کیونکہ بعد تین برس ہدایت خلق کے آسمان کو تشریف لیگئے ہین (تو گویا تینتیس ۳۳ برس کی عمر تہی) جبکہ آپ آسمان پر تشریف لیگئے) حضرت یحیٰے کو نصارا ے یوحنا المعمدان کہتے ہین کیونکہ یحیٰے ع نے گویا تکیہ کیا تہا مسیح پر) اس امر پر کہ وہ میرے بعد ہدایت کرتا رہیگا فقط) جیسا کہ ذکر ہوا

ذکر ہی حضرت عیسےٰ ابن مریم علیہ السلام کا

واضح ہو کہ حضرت مریم علیہا السلام کے والدہ کا نام حنہ تہا جو کہ زوجہ عمران کی تہی اس نیکبخت عورت کے کوئی بچہ پیدا نہ ہوتا تہا اسلئے اسنے جناب باری سے دعا کی کہ اگر میرے کوئی بچہ پیدا ہو تو مین اوسکو خدا کی نذر گذرانونگی اور وہ بچہ بیت المقدس کی خدمت کیا کریگا چنانچہ یہہ دعا اوسکی مقبول ہوئی اور وہ حاملہ پائی گئی مگر اوسکا خاوند عمران اوسکو حالت حمل ہی مین چہوڑکر مرگیا تہا بعد ازان اوسے ایک لڑکی پیدا ہوئی اوسکا نام مریم رکہا (معنی مریم کے عابدہ ہین) پہر وہ حنہ اوس لڑکی مریم کو علمار یہود کے پاس مسجد مین لائی اور کہا کہ یہہ خدا کی نذر ہی اسکو تم مجہے لو — سبنے اوسکی خواہش کے کیونکہ وہ عمران کی جو انکا امام تہا بیٹی تہی — اس اثنا رمین حضرت ذکریا ع نے کہا کہ میرے پر حق اسکی پرورش اور حفاظت کے لئے زیادہ بہ نسبت اور دن کے ہی کیونکہ یہہ لڑکی میری سالی کی بیٹی ہی ہے اسکی خالہ میری بیوی ہے — چنانچہ حضرت ذکریا ع اوسکو ہمراہ اپنے اوسکے خالہ سماۃ الیشاع کے پاس

پاس لیگئے وہ پرورش پاتی رہی جبکہ وہ جوان ہوگئی تب حضرت ذکریا نے ایک ۸۵
کہڑکی اوس لڑکی کے واسطے بیت المقدس مین علحدہ کردی جیسا کہ اول ذکر ہوچکا ہے
— پہر ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بموجب حکم جناب باری کے
پاس حضرت مریم کے تشریف لائے اور اوسکے پیٹ مین حضرت عیسےٰ ع
کی روح پہونک کر چلے گئے چنانچہ حضرت مریم ع بیت لحم مین جو کہ ایک گانو ہے
قریب بیت المقدس کے حضرت عیسےٰ ع کو درمیان سنہ ۳۰۴ غلبہ اسکندری
کے جنی — پس جبکہ حضرت مریم علیہا السلام حضرت عیسےٰ ع کو اٹھائے ہوئے
باہر آئی تو اوسکے قوم کی لوگون نے کہا کہ مریم نے زنا کروایا ہی چنانچہ اونہون نے
پتھرو اسطے سنگسار کرنے مریم کے اٹھائے — تب حضرت عیسےٰ ع پہگہورے
مین یہہ بولے کہ مین ہون بندہ اللہ کا لایا ہون ایک کتاب اور نبایا ہی مجکو
خدا تعالےٰ نے نبی اور دی ہی مجکو برکت جہان مین رہون — جبکہ اونلوگون نے
دیکہا کہ بچہ نے پنگہورے مین باتین کین تب حضرت مریم کو اونہون نے چہوڑ دیا
— پہر حضرت مریم حضرت عیسےٰ ع کو لیکر مصر کو چلے گئے — اور اوسکے ہمراہ
اوسکے چچا کا بیٹا یوسف بن یعقوب بن ماتان نجار جو کہ بڑہئی کا کام کیا کرتا تہا
اور عقلمند تہا وہ بہی گیا — بعضے کہتے ہین کہ اس یوسف مذکور کا مریم علیہا السلام
سے نکاح ہوگیا تہا لیکن ابہی تک ہم بستر نہ ہوا تہا — اسلئے اول ہی اول
یہہ حمل اوسکو بُرا معلوم ہوا — مگر جبکہ اوس کا بری ہونا اوسکو ثابت ہوا
تب اوسکے ہمراہ مصر کو گیا اور دونو بارہ برس تک وہان مقیم رہی — بعد ازان
حضرت عیسےٰ ع کی والدہ مع حضرت عیسےٰ ع کے شام کے ملک مین آکر
ناصرہ مین رہے اسیواسطے نصارا سے کو نصارای کہتے ہین کیونکہ وے لوگ
منسوب کیے جاتے ہین ناصرہ کیطرف جہان حضرت عیسےٰ ع مقیم ہوئے تہے

ذکر ہی حضرت عیسیٰ ابن مریم ع کا

۸۶ — اس شہر مین حضرت عیسےٰ ع تیئیس ۲۳ برسکی عمر کے پہنچنے تک مقیم رہی — پہر خدا تعالےٰ نے اون پر وحی نازل فرماکر لوگون کے ہدایت کے واسطے روانہ فرمایا — نقل ہی کتاب ابی عیسےٰ ع سے وہ کہتا ہی کہ حضرت عیسےٰ ع کے جبکہ تیئیس ۲۳ برسکی عمر ہوئی تو وے تشریف لیگئے تہے طرف اردن کی جو کہ ایک نہر غور مین ہی جسکو الشریعۃ بہی کہتے ہین چنانچہ وہان جاکر لوگون کو ہدایت کی اور سبکو خداے واحد کیطرف رجوع کیا — اور حضرت یحییٰ ع ابن ذکریا ع وہ ہین جو حضرت عیسےٰ ع پر بہروسا رکہتے تہے — جب یہ باتین ہوئے تو تین سو تینتیس ۳۳۳ برس اور چہہ روز کانون ثانی کے غلبہ اسکندر سے گذر چکے تہے — بعد ازان حضرت عیسےٰ ع نے لوگون کو معجزات دکہلانے شروع کئے چنانچہ ایک شخص مسمی عازر جسکو تین روز مرے ہوئے گذرے تہے آپ نے اوسکو زندہ کیا — اور ایک جانور مٹی سے بنایا جسکو چمگدڑ کہتے ہین — اور مادرزاد اندہی — اور ابرص لوگون کو آپ نے چنگے کئے — اور پانی پر بہی حضرت عیسےٰ ع چلتے تہے — اور خوان بہی خدا تعالےٰ نے اون پر نازل کئے تہے — اور کتاب اونپر انجیل نازل کی اور حال آپکا یہہ تہا کہ اون اور بالون کے کپڑے پہنتے — اور ساگ پات کہاتے اور اکثر ایسا ہی ہوتا تہا کہ جو سوت اونکی والدہ کاتا کرتی تہی اوسکو بیچ کر قوت بہم پہنچاتے اور حواری لوگ جو کہ اونکے تابع تہے وہ بارہ آدمی تہے — ایک شمعون الصفا جسکا نام پطرس بہی ہی — دوسرا اندرآدس اوسکا بہائی — تیسرا یعقوب ابن زبدی — چوتہا یحییٰ اوسکا بہائی — پانچوان فیلبس — چہٹا برتولوماوس — ساتوان لوقا — اہٹوان متے العشار — نوان یعقوب ابن حلفا — دسوان لبا جسکو تداوس بہی کہتے ہین کیاردان شمعون القنانی —

— بارد ان یہود الاسخریوطی — یہہ وے لوگ ہین جنہون نے حضرت عیسےٰ ۸۷
ع سے ایک خوان کی درخواست کی تہی — چنانچہ حضرت عیسےٰ ع نے
اپنے خدا تعالےٰ سے عرض کی — پس نازل کیا خدا تعالےٰ نے ایک خوان
سرخ لپٹا ہوا ایک رومال سے جسمین مچھلی بہنی ہوئی اور گرد اوسکے
ترکارین سوائے ساگ گندنے کے تہی اور سرے پر اوس خوان کے نمک
رکہا ہوا تہا — اور اخیر مین خوان کے سرکہ رکہا ہوا تہا — اور پانچ روٹیان
تہین کسی پر زیتون تہا اور باقی سب پر انار اور کہجورین تہین — اس خوانمین
سے بہت لوگون نے کہایا مگر کم نہ ہوا اور جس بیماری والے نے اوسکو کہایا
فی الفور اچہا ہوگیا یہہ خوان چالیس روز تک اسطور پر نازل ہوتا رہا کہ ایک
روز اوترتا اور ایک روز نہ اوترتا — ابن سعید مغربی کہتا ہی کہ جبکہ خدا تعالےٰ
نے حضرت عیسےٰ ع کو اوپر اٹہا لینے کی خبر دی تو مضطرب ہوے — اور سب
حواریون کو بلاکر اونکے واسطے کہانا پکاکر یہہ کہا کہ آجکی رات تم سب میرے
پاس حاضر رہو کیونکہ آجکی شب مجکو تم سے ایک غرض ہی — چنانچہ رات کو
وے لوگ جمع ہوئے تو آپ کہانا کہلانے کے وقت کہڑے ہوکر اونکی خدمت
کرتے رہے اور بعد فراغ طعام کے سبکے ہاتہہ اپنے کپڑے پونچہے — اونہون نے
بسبب اوسکی بزرگی کے اس امر سے انکار کیا — تب حضرت عیسےٰ ع نے
ارشاد کیا کہ جو شخص میرے کام سے انکار کریگا وہ میرا نہین ہی پہر کوئی نہ بولا
جب بالکل فراغت ہوچکے تب حضرت عیسےٰ ع نے کہا کہ یہہ جو مینے تمہارے
ساتہہ کیا ہی — یہہ فقط تمکو ایک خصلت سکہلائی ہی تاکہ تم ایک دوسرے کے
خدمت اسیطور پر کرتے رہو — اور حاجت میری تمسے یہہ ہی کہ اللہ سے
دعا مانگو کہ ابہی میری اجل مین تاخیر کرے — جبکہ وے لوگ دعا کرنے پر مشغول

۸۸ ہوئے تو خدا تعالے کیطرف سے ایک ایسی نیند اونپر مسلط ہوگئی کہ اون کو
دعا کرنے کی طاقت نہ رہی — اور حضرت عیسے ع اونکو بیدار کرتے تہے اور
سرزنش کرتے جاتے تہے لیکن اونکی نیند مین کچہہ فرق نہ آتا تہا بلکہ اور
سستی اور کاہلی اونکو بہڑتی جاتی تہی — جبکہ یہہ معاملہ ہوا تو سب حواریین
بولے کہ اسبات مین ہم لاچار ہین ہمپر نیند بہت غالب ہورہی ہے — تب
حضرت عیسے ع نے فرمایا کہ پاک ہی اللہ جو لیجانا چاہتا ہی چرواہے کو
اور تتر بتر کرتا ہی ریوڑ کو — پہر حضرت عیسے ع نے فرمایا کہ مین سچ کہتا ہون
تم کو ایک شخص تم مین سے قبل بولنے مرغ سحری کے میرا انکار کریگا —
اور ایک شخص تم مین سے تہوڑے درہم کے بدلے مجکو بیچ کریگا اور کہا دین گے
مرے قیمت — اسی اثنا مین یہہ اتفاق ہوا کہ یہودیونکا ایک گروہ جو اوسکی
تلاش مین تہا اوسکے پاس ایک شخص حواریین سے ہر دس حاکم یہود کے
پاس گیا — اور کہا کہ کیا مزدوری مجکو دوگے اگر مین حضرت عیسے ع کو تمکو دون
— اونہون نے کہا کہ تیس درہم ہم تجکو دین گے چنانچہ وے درہم اونسے لیکر
حضرت مسیح ع کو تبلا دیا — اور خدا تعالے نے حضرت عیسے مسیح ع کو اپنے
پاس بلا لیا — اور اوس شخص کی صورت بعینہ مثل عیسے ع کے بنا دی جسکو
اونکو تبلانے گیا تہا — ابن اثیر کہتا ہی درمیان کتاب کامل کے کہ حضرت عیسے
علیہ السلام مین قبل تشریف لیجانے کے آسمان پر اختلاف علماء کا ہی —
بعضے یہہ کہتے ہین کہ حضرت عیسے ع زندہ ہی آسمان پر تشریف لیگئے اور موت
اونکو نہین ہوئی — اور بعضے کہتے ہین کہ تین گہنٹے مردہ رہے — اور بعضون کا

---

۲۰۰ وہ شخص جو حضرت عیسے ع کو پکڑوانیکا ارادہ کرکے یہودیون سے جاملا تہا اوسکا نام
یہودا اسخریوطی ہی جو بارہ حواریون کی تعداد مذکورہ بالا مین ۱۲

اور بعضون کا یہہ مذہب ہی کہ سات گھنٹہ مردہ رہی پہر بموجب حکم خدا تعالے کے ۸۹
زندہ ہوئے اِس قول کا قایل اُوس قول خدا تعالے سے تاویل کرتا ہی جسکا
ترجمہ یہہ ہی کہ — مین مارونگا تجکو اور اوٹھاونگا طرف اپنی — جبکہ یہودیون
نے اوس شخص کو جسکی صورت بعینہ مثل صورت حضرت عیسے ع کے ہوگئی
تہی گرفتار کرلیا تب اوسکی مشکین باندہ کر کشان کشان یہودیون کے حاکم کے
پاس لیگئے — اور راہ مین اوسکو طعنہ دیتے جاتے تہے اور کہتے تہے
کہ آپ تو مُردون کو زندہ کیا کرتے تہے اب اپنے تئین ہمسے کیون نہین چہوڑا
لیتے اور کوئی تماچے مونہہ پر مارتا جاتا تہا — کوئی سر پر کانٹے ٹہکتا تہا
— غرض وہانسے لیجا کر ایک لکڑی کہڑی کرکے اوسپر سُولی دی اور چہہ گھنٹہ
وہ جنازہ اوسپر ٹنگا رہا — بعد ازان یہہ ہوا کہ یوسف نجار نے حاکم یہود
سے جسکو پیلاطوس کہتے تہے اور لقب اوسکا ہیرودس تہا وہ لاشہ مانگ کر
درمیان اوس قبر کے جو کہ اوسنے اپنی لئی طیار کر رکہی تہی دفن کیا — اِس واقعہ
کے بعد یہہ ہوا کہ حضرت عیسے ع آسمان سے آپنے مادر مریم کے پاس اُتر کر آئے
اور اوسکو دکہلائی دئے اور یہہ عورت اونکی قبر پر بیٹہی ہوئی رُو رہی تہی اور
یہہ کہا کہ مجکو خدا تعالے نے اپنے پاس آسمان مین بلا لیا ہی مین بہت اچہی
طرح پر یہان ہون — پہر حضرت عیسے ع نے فرمایا کہ حواریون کو جمع کرکے
لا — چنانچہ اوسنے بموجب فرمانے حضرت عیسے ع کے حواریون کو جمع کیا
اپنے اونکو خدا تعالے کیطرف سے رسول بنا کر یہہ کہا کہ رُوے زمین پر تم پہیل
جاؤ اور الگ الگ واسطے منادی انجیل کے جاؤ اور لوگون کو ہدایت کرو
یہہ کہکر آسمان کو تشریف لیگئے اور حواری موافق حکم حضرت عیسے ع کے
الگ الگ ہو گئے — بروقت تشریف لیجانے حضرت عیسے ع کے طرف

ذکر ہی حضرت عیسیٰ ابن مریم ع کا

۹۰ آسمان کے سکندر کے غلبہ کو جو دارا پر ہوا تہا تین سو چھتیس ۳۳۶ برس ہو چکے تہے — شہرستانی کہتا ہی کہ یہہ چار شخص حواری — یعنے ایک متی — دوسرا لوقا — تیسرا مرقس — چوتہا یوحنا — جمع ہوئے اور ان چارون نے ایک ایک انجیل جمع کرکے مرتب کی — متی کی انجیل کے خاتمہ کی یہہ آیت ہی کہ مسیح ع نے فرمایا کہ مین بہیجتا ہون تمہین طرف لوگون اور قومون کے جیسا کہ مجکو میرے باپ نے تمہارے پاس بہیجا ہے پس اب تم جاؤ اور خلق اللہ کو ہدایت کرو باپ اور بیٹے اور روح قدس کے نام سے — فاصلہ درمیان پیدائش محمد رسول اللہ صلعم اور حضرت عیسےٰ ع کے آسمان پر تشریف لیجانے مین قریب پانسو پینتالیس ۵۴۵ برس کا ہی — اور جب حضرت عیسےٰ ع پیدا ہوئے تہے تب اغسطس کی سلطنت کو تینتیس ۳۳ برس گذر چکے تہے اور اغسطس کی غلبہ کو قلوپطرا پر اکیس ۲۱ برس گذرے تہے — کیونکہ اغسطس کو بارہ ۱۲ برس تہا تخت پر بیٹہے ہوئے جبکہ وہ رومیہ اور بلاد مصر سے کوچ کرکے گیا اور قلوپطرا ملکہ یونان پر غالب آیا اور اس غلبہ کے اکیس ۲۱ برس بعد حضرت عیسےٰ ع متولد ہوئے — اسمین اور بہی اقوال ہین مگر یہہ قول اقوی ہی اور اغسطس نے کل تینتالیس ۴۳ برس بادشاہت کی ہی اور حضرت عیسےٰ ع کی کل عمر تین تیس ۳۳ برس کی دنیا مین ہوئی اس حساب سے معلوم ہوا کہ اغسطس کی وفات کو تیس ۳۰ برس گذر چکے تہے جب کہ حضرت عیسےٰ ع آسمان پر تشریف لیگئے — وہ سال اول جلوسی غائیوس کا تہا اس سال کے اخیر مین آسمان پر گئے — اور حضرت عیسےٰ ع کی امت کے لوگ نصاریٰ ہین انکا حال اور مذاہب کے بیانمین درمیان پانچوین فصل کے انشاءاللہ تعالےٰ ہم بخوبی بیان کرین گے — اور حضرت عیسےٰ ع کی والدہ یعنے مریم ع کی عمر ترسین ۵۳ برس کی ہوئی یہہ بات اسطور پر ثابت ہی کہ جبکہ بطن مبارک حضرت مریم

ویرانی بیت المقدس اور زوال سلطنت یہود کا

مریم ۴ کے مین حضرت مسیح ۴ نے قرار پایا تو حضرت مریم ۳ کی عمر تیرہ ۱۳ برس کی تہی ۹۱
— اور کچھ اوپر تین تیس ۳۳ برس حضرت عیسےٰ ۴ کے ہمراہ زندگانی کرتی رہی —
اور جب حضرت عیسےٰ ۴ آسمان کو تشریف لیگئے تو اوسکے بعد چھ برس تک
اور زندہ رہین اِن سبکو اگر جمع کرین تو ترپین ۵۳ برس ہوتے ہین اسطرح ۱۳ ۳۴ ۶ ۵۳

ذکر ہی ویران ہونی اور اجڑنی بیت المقدس کا

دوسری دفعہ اور زوال سلطنت یہود کا جو کہ پھر اونکو نصیب نہ ہوئی

اولاً یہہ بیان ہو چکا ہی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس بنایا
اور سنہ ۵۴۶ موسوی مین وہ طیار ہو چکا اور بخت نصر بیت المقدس پر
دو دفعہ لڑ چکا یہانتک کہ بیت المقدس کو ویران کر ڈالا اور بنی اسرائیل اور
ملکونمین خراب و خستہ ہو کر درمیان انیسوین ۱۹ سال ابتدا بخت نصر کے مطابق سنہ ۹۹۷
موسوی کے چلے گئے اور ستر برس تک بیت المقدس ویران پڑا رہا لیکن پھر دوسری
دفعہ سنہ ۱۰۶۸ موسوی مین مطابق نواسی ۸۹ برس ابتدا بخت نصر کے تعمیر اوسکی
ہونی شروع ہوئی تو گویا سنہ ۹۰ مین تعمیر اوسکی ہوئی — جس شخص نے بیت
المقدس کی تعمیر کی تہی وہ ایک بادشاہ ملک فارس کا تہا جسکو اردشیر بہمن
کہتے ہین — بنی اسرائیل کی تواریخ مین اس شخص کا نام کیرش یا کورش
بعضے کہتے ہین کہ کیرش اور ایک بادشاہ تہا سوائے اردشیر بہمن کے جبکہ اسکے
تعمیر ہو چکے تب بنی اسرائیل پھر وہین آکر بسے اور فارس کے حاکمون کے زیر
حکم رہا کئے — جب ایسا ہوا کہ یونانی فارسیون پر غالب آگئے تب بنی اسرائیل
یونان کے بادشاہون کے زیر حکم ہو گئے — اور یونان کا بادشاہ ایک حاکم
اونہین مین سے بطور اپنے نائب کے اون پر مقرر کر دیا کرتا یہہ نائب جو مقرر

۹۲ ہوتا تہا اوسکا لقب ہیرودوس ہوا کرتا تہا اسی حال مین بنی اسرائیل رہی جبتک کہ اونہون نے حضرت زکریا کو قتل کیا اور حضرت عیسےٰ ع پیدا ہوئے جیسا کہ اولاً بیان ہو چکا ہی پہو جبکہ مسیح ع دنیا مین ظاہر ہوکر لوگون کو ہدایت کرنے لگی تب اوس حاکم یہود نے جسکا لقب ہیرودوس تہا اور نام اوسکا پیلاطوسی تہا مسیح ع کے قتل کرنیکا ارادہ کیا — اسلئے خدا تعالےٰ نے حضرت عیسےٰ ع کو آسمان پر اُٹہا لیا اور جو معاملہ اونسے اور یہودیون سے گذرا وہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین — اور ولادت حضرت عیسےٰ ع کی اکیسوین[۲۱] سال غلبہ اغسطس کے ہوئی تہی مگر اغسطس نے تینتالیس[۴۳] برس بادشاہت کی بدین تفصیل کہ بارہ[۱۲] برس ملک مصر مین اور اکیس[۲۱] برس اور ملکون مین — اور جب اغسطس نے وفات پائی تب حضرت عیسےٰ ع کی عمر تخمیناً دس برس کی تہی اور تمام عمر حضرت عیسےٰ ع کے تا وقت تشریف لیجانے آسمان کے تنتیس[۳۳] برس تین مہینے کی تہی تو اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اغسطس کو مرے ہوئے تیئیس[۲۳] برس گذرے تہے جب حضرت عیسےٰ ع آسمان پر تشریف لیگئے — اغسطس کے بعد جو شخص بادشاہ ہوا اوسکا نام طیباریوس تہا اسنے بائیس برس سلطنت کی — اور اسکے بعد غائیوس بادشاہ ہوا اسنے کُل چار برس بادشاہت کی اس بادشاہ کے اول سال جلوسی مین حضرت عیسےٰ ع آسمان پر تشریف لیگئے ہین — پہر اسکے بعد قلودیوس بادشاہ ہوا اسنے چودہ[۱۴] برس سلطنت کی بعد ازان نارون بادشاہ ہوا اسنے تیرہ[۱۳] برس سلطنت کی — اسکے بعد جو شخص بادشاہ ہوا اوسکے نام مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ اوسبانیوس اوسکا نام تہا — اور بعضے یہہ کہتے ہین اسقیوس نام تہا بہر تقدیر کچہہ نام ہو اوسنے دس برس بادشاہت کی اوسکے بعد طیطوس جلوہ آرا تخت سلطنت ہوکر بیت المقدس پر چڑہ آیا اور یہودیون کو قتل کر ڈالا کچہہ زندہ گرفتار کئے مگر

مگر جو کہین چھپ گیا وہ بچ نکلا اسنے بیت المقدس کو لوٹ کر ویران وتباہ کر ڈالا
اور ہیکل کو بھی جلا دیا اور جو کتاب یہود کی پائی اوسکو پھونک دی اور بیت المقدس
کو بنی اسرائیل سے خالے کر دیا اور ایسا مارا اور ہلاک کیا کہ وے لوگ یہہ بھول
گئے کہ کل کو کیا روز ہوگا اسکے بعد اونکو پھر ریاست نصیب نہ ہوئی یہہ واقعہ بعد
چالیس برسکے برس گذرنے کے حضرت عیسےٰ ع کے آسمان پر تشریف لیجانے کے
بعد وقوع مین آیا — کیونکہ بعد تشریف لیجانے حضرت عیسےٰ ع کے آسمان پر
— تین برس غایوس نے اور چودہ برس قلوذیوس نے — اور تیرہ برس
نارون — اور دس برس اوسباسیانوس نے سلطنت کی ہے جسکی میزان
مین چالیس برس ہوتے ہین اگر ان سبکو جمع کرین — گویا دوسری دفعہ بیت
المقدس ویران ہوا اور یہودی پراگندہ ہوکر ایسے تتر بتر ہوئے کہ پھر بیت المقدس
کو مراجعت نہ کی تمام بلاد اطراف مین پھیل گئے یہہ واقعہ جب گذرا تب حضرت
عیسےٰ ع کو تو چالیس برس گذرے تھے اور غلبہ اسکندر کو تین سو چھتر برس
— اور آٹھ سو گیارہ برس ابتدا ملک بخت نصر کو گذر چکے تھے — پوشیدہ
نرہے کہ بیت المقدس اوس عمارت پر جو حضرت سلیمان ع نے بنایا تھا وقت
خراب اور ویران کرنے بخت نصر کے اپنی عمارت اول پر چار سو ترپن برس
محفوظ رہا — اور ستر برس تک بخت نصر کا ویران کیا ہوا پڑا رہا — بعد ازان
پھر اوسکی تعمیر ہوئی اور اس عمارت ثانیہ پر تا تخریب طیطوس یعنے اسوقت
تک کہ طیطوس نے اوسکو ویران دوسری دفعہ سات سو اکیس برس تک محفوظ
رہا — ایک کتاب مسمی عجوبۂ عزیزی جو حسن ابن احمد مہدی کی تصنیف کی ہوئی در باب
حال ممالک اور ممالک کے ہے اوس کتاب مین مینے یہہ لکھا دیکھا ہی کہ جبکہ
طیطوس بیت المقدس کو اجاڑ چکا اور وہ ویران وخراب ہو چکا تو پھر ایک

ویرانی بیت المقدس اور زوال سلطنت یہود کا

۹۴ بادشاہ رُوم نے کچھ اوسکی تعمیر کرکے اوسکا نام ایلیا رکھا تھا جسکے معنے ہین گھر خدا کا اِس بادشاہ نے مرمت اوسکی ٹوٹی پھوٹی کی کردی تھی یہہ عمارت اور مرمت گویا تیسری دفعہ ہوئی — بعد ازان مسماۃ ہلانہ والدہ قسطنطین اوس لکڑی کی تلاش مین جسپر بزعم نصارے حضرت عیسے ع کو سولی ہوئی تھی بیت المقدس مین گئے اور حضرت عیسے ع جسجائے موافق مذہب نصارا کے مدفون ہوئے تھے وہان پہنچے تب اسنے بیت المقدس کو ڈھا ڈالا اور حکم کیا کہ اوسکی جائے چرکین اور پخانہ اور گوبر تمام شہر کا ڈالا جائے — اِس حالمین وہ موضع الصخرہ مزبلہ بن گیا یہی حال وہانکا رہا جبتک کہ اہل اسلام کی فتح نہوی جبکہ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ وہان تشریف لیگئے اور اونہون نے بیت المقدس کو فتح کیا تب وہان کے باشندون نے اونکی خدمتمین حاضر ہوکر عرض کی کہ جسجائے کہ اب تمام شہر کی چرکین پڑتی ہے اسجائے بیت المقدس کی ہیکل تھی انہون نے یہ سُنتے اِس خبر وحشت اثر کے وہان کی گندگی اُٹھوا کر پھکوائی اور اوسجائے ایک مسجد کلان بنوائی — یہہ مسجد تا وقت والی ہونے ولید ابن عبد الملک الاموی کے قایم رہے جب یہہ شخص مذکور متولی ہوا تو اسنے عمر ابن الخطاب رضی اللہ کی مسجد بنوائی ہوئی ڈھاکر اور مسمار کرکے پُرانی بنیاد پر مسجد اقصے اجسمین الصخرہ تھا پھر نئے سر سے تعمیر کی اور چند قبے بناکر کسی قبہ کا نام قبۃ المیزان — اور کسی کا قبۃ المعراج — اور کسی کا نام قبۃ السلسلۃ رکھا یہہ تعمیر بیت المقدس کی آجکے روز تک وسیطرح پر قایم ہی اسیطرحسے نقل کیا ہی عزیزی نے دروغ برگردن راوی

مناسب یہہ ہی کہ عزیزی کے کلام کو بابت ویران اور اجاڑ دینے بیت المقدس کے معہ حال عمارت الصخرہ کے خاص اور منحصر کرنی چاہیئے تخریب بیت المقدس پر — کیونکہ صفات مسجد اقصی کا بیان حدیث معراج محمد رسول اللہ ع کے آیا ہی جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ ہیکل کو حضرت سلیمان ع ابن داؤد علیہ السلام

علیہ السلام نے تعمیر کیا تہا یہہ عمارت تا انہدام کرنے بخت نصر کے وسی طور پر جسطرح ۹۵
کی بنی تہی قایم رہی یہہ تخریب اول ہی — پہر اوسکی تعمیر کرش نے کی یہہ تعمیر ثانی
تا منہدم کرنے طیطوس بادشاہ کے وسی طرح پر رہی یہہ تخریب ثانی ہی —
پہر کچہہ تعمیر اور مرمت اوسکی ہوگئی تہی یہہ مرمت قایم رہی تا ملانہ ولدہ قسطنطین کے
ویران کرنے تک یہہ تخریب ثالث ہی یعنے اسکے وقت مین تیسری دفعہ بیت المقدس
خراب اور ویران ہوا پہر حضرت عمر ابن الخطاب نے تعمیر کی یہہ عمارت چوتہے
ہی لیکن یہہ بہی خراب ہوگئی — اور ولید بن عبد الملک نے پہر اوسکی تعمیر کی
— یہہ پانچوین دفعہ تعمیر ہوئی یہہ پانچوین تعمیر اب تک موجود ہی

دوسری فصل

اسمین بادشاہان فارس کا بیان ہے

واضح ہو کہ بادشاہان فارس زمانہ سابق مین ایسا اقتدار اور حکومت رکہتے
تہے کہ کوئی اونکی برابری دولت اور حشمت اور انتظام مین کر سکتا تہا —
انکے چار طبقے گذرے ہین — پہلے طبقہ کا نام فیشداذیہ ہی وجہ تسمیہ یہہ ہے
کہ جو شخص اس طبقہ مین بادشاہ ہوا کرتا وہ فیشداذ کہلایا کرتا تہا معنے فیشداذ
کے (اول سیرت عدل کی) ہین اس پہلے طبقہ مین نو بادشاہ گذرے ہین
جو فیشداذ کہلاتے ہین — اول اوشہنج — دوسرا طہمورث — تیسرا
جمشید — چوتہا بیور اسپ اسکو ضحاک بہی کہتے ہین پانچوان افریدون
بن اثفیان — چہٹا منوچہر — ساتوان — فراسیاب آٹہوان زو
— نوان کرشاسف — یہہ طبقہ سب سے چونکہ اول اور بہت زمانہ گذشتہ

۹۶ مین تہا اور ان بادشاہون کے بیانات لڑائیون وغیرہ کے اور مدتین انکی سلطنتونکی جو نقل کی گئی ہین وے بہی عقل مین نہین آتین بلکہ اون حالات کے سننے سے سوائے گوش خراشی کے کچہہ حاصل نہین ہوتا لہذا انکے حالات کا ذکر ہمنے چہوڑ دیا ہی اور وہ ذکر کیا جو قریب العقل تہا اور ذہن مین بہی آسکتا تہا۔

دوسرے طبقہ کا نام کیانیہ ہے

اس طبقہ مین وے بادشاہ ہین جنکے نام کے سرے پر لفظ کی کا مذکور ہوتا ہے یہہ لفظ کی کا واسطے تفاخر نام کے ذکر کیا جاتا ہی اور معنے اسکے بعضے کہتے ہین کہ (روحانی) ہین اور بعضے کہتے ہین کہ بمعنے جبر کرنے والا آئے ہین — اس طبقہ مین بہی تمام وے بادشاہ جنکے سرے پر لفظ کے کا ہے کل نو ہین — ایک کیقباد دوسرا کیکاوس — تیسرا کیخسرو — چوتہا کیلہراسپ — پانچوان کیشتاسف — چہٹا کے اردشیر بہمن — ساتوین خمانی بیٹے اردشیر بہمن کے آٹہوان دارا — پہلا — نوان دارا ثانی یہہ وہ دارا ہے جسکو سکندر نے غالب ہوکر قتل کرکے اوسکا ملک لے لیا تہا

تیسرا طبقہ

اس طبقہ مین بعضے ملوک طوایف بہی ہین اور اسکو طبقہ اشغانیہ کہتے ہین اس طبقہ مین گیارہ بادشاہ ہین اونکے نام یہہ ہے اشغان بن اشغان اسکو اشک بن اشکان بہی کہتے ہین — اور سابور بن اشغان — اور جوابن اشغان — اور بیرن الاشغانی — اور جوذرز الاشغانی — اور نرسی الاشغانی — اور ہرمز الاشغانی — اور اردوان الاشغانی — اور خسرو الاشغانی — اور بلاش الاشغانی — اور اردوان الاصغر الاشغانی

بیان ہی اول طبقہ فیشدا ذیہ کا

چوتہا طبقہ

اکاسرہ کا کہلاتا ہی وجہ تسمیہ اسکی یہہ ہی کہ جو بادشاہ اس طبقہ مین ہوا وہ بخطاب کسرے مشہور ہوا کرتا تہا اور اسی طبقہ کے بادشاہونکو طبقہ ساسانیہ بہی کہتے ہین کیونکہ جدّ انکا ساسان تہا جسکی یہہ سب اولاد ہین اوسکی طرف نسبت کرکے طبقہ ساسانیہ کہلاتا ہے اس طبقہ مین چند عورتون نے بہی بادشاہت کی ہی بعد ہجرت نبوی صلعم کے اور وہ غالب ہوگئین تہین اور بادشاہون پر اول بادشاہ اس طبقہ کا اردشیر بن بابک گذرا ہے اور پچہلا یزدگرد جو کہ حضرت عثمان ابن عفان رضی کے وقت مین مقتول ہوا چنانچہ آگے یہہ حال معلوم ہوگا اب ہم ہر ایک طبقہ کا حال تفصیل وار بیان کرتے ہین

بیان ہی پہلے طبقہ فیشدا ذیہ کا

نقل ہی کتاب تجارب الامم و عواقب الہمم سے جو کہ علے اُبن مسکویہ کی تصنیف ہی اوسمین لکہا ہے کہ بادشاہ اوشنج نے اول ہی اول بندوبست اور انتظام ملک کا کیا اور حاکم مقرر کرکے محصول ٹہرائے اسکا لقب فیشدا تہا معنے اس لفظ کے اول سیرت عدل کے ہین — اوشنج بعد دوسو برس گذرنے کے طوفان نوح سے بادشاہ ہوا تہا موافق بیان ابن مسکویہ کے — مگر اور لوگ یہہ کہتے ہین کہ اوشنج معہ اون بادشاہونکے جو ضحاک کے وقت تک اوسکے پہلے تہے یہہ سب قبل طوفان نوح کے گذرے ہین — اور یہی مقولہ ہی اہل فارس کا — بلکہ فارسی لوگ طوفان ہی کے منکر ہین وہ کہتے ہین کہ ہمارے بادشاہونکی سلطنت کبہی منقطع نہین ہوئی اول سے

بیان طبقہ فیشدادیہ کا

ہمیشہ بادشاہت علے التواتر کرتے چلے آئے ہین — اب ہم پھر رجوع کرتے
ہین ابن مسکویہ کے بیان پر وہ کہتا ہی کہ اوشنج یہہ وہ شخص ہی جسنے ایک شہر
بابل دوسرا سوس — بسائے تہے اور یہہ بادشاہ فاضل اور نیک خلق
اور بڑا منتظم تہا بہت شہر و نین پہرا تہا بلکہ ہندوستان تک بہی آیا تہا
اور یہہ شخص تخت پر بیٹہا اور تاج شاہی سے اپنا سر آراستہ کیا جب اسکی
سلطنت کا دورہ تمام ہو چکا تو کوئی اوسکے پیچھے بادشاہ سوا رطہورث کے
مشہور نہین ہوا یہہ بادشاہ اوشنج ہی کے اولاد سے ہے مگر درمیان اسکے
اور اوشنج کے چند پشتین ہین یہہ بہی اپنی دادا کی خصلت پر چلتا رہا — یہہ وہ
شخص ہے جسنے اول ہی فارسی کا لکہنا نکالا اور دیالمہ کے طور پر لباس
پہنا تہا جب یہہ فوت ہوا تو اسکے بعد جمشید بادشاہ ہوا یہہ طہورث کا
حقیقی بہائی ہے اور معنے جمشید کے (شعاع قسرین) کیونکہ جم بمعنی قسر
اور شید بمعنی شعاع ہے ایسے معنے خورشید کے ہین یعنے شعاع شمس کی اسلئے
کہ خور نام شمس کا ہی اور شید بمعنی شعاع ہے حال اسکا یہہ ہی کہ سات اقلیمون پر
سلطنت کرتا تہا اور نیک خصلت پر اگلون کی عمل کرتا تہا بلکہ متقدمین سے یہہ
بادشاہ بہت نیک بخت اٹہا تہا اور اسی بادشاہ نے عہدے لوگون کے مقرر
کئے تہے یعنے — دربان — اور منشی اور اور نوکر چاکر مقرر کئے اور حکم کیا
کہ ہر ایک شخص اس طبقہ کا ان نوکرون سے زیادہ نہ رکہے اتنے رکہنے ضرور
ہین اور نوروز بہی اسی نے مقرر کرکے اوسکی عید مقرر کی تاکہ اسکے روز
لوگ خوشیان کیا کرین ابن اثیر کتاب کامل مین لکہتا ہی کہ اس بادشاہ نے
ہر ایک کام کے لئے مہرین علحدہ علحدہ مقرر کین تہین — مثلاً لڑائی کی مہر پر
(الرفق والمدارات) کہدوایا — اور محصول کی مہر پر (العدل والعمارۃ)

اور قاصدون کے کارکے لئے (الصدق والامانۃ) اور ستم اور ظلم کے لئے ۹۹
فوجداری کارکی مہر پر (السیاستہ والانصاف) کھدوایا تہا یہہ رسم مہرون
کی تا ظہور اسلام جاری تہی مگر مسلمانون نے اس رسم کو محو کردیا تمام ہوئے
کلام ابن اثیر کے — ابن مسکویہ کہتا ہے کہ بعد تہوڑی مدت کے اوسنے اپنی
خصلت نیک کو چہوڑکر تکبر اور غرور اور ارکان ریاست اور لشکری آدمیون پر
تشدد اور ظلم کرنا شروع کیا — اور لذات جسمانی کا پابند اسقدر ہوا
کہ سب انتظام اور سیاستین جو اوسنے ایجاد کی تہی سبکو چہوڑ دیا —
بیوراسپ بمجرد دریافت کرنے اس خبر کے کہ شاہ جمشید سے سب اوسکی
رعیت کے آدمی اور خواص اور چہوٹا اور بڑا متنفر ہورہے ہین یکبارگی
اوسپر تاخت لایا جمشید پر جسوقت کہ یہہ آفت ناگہانی ٹوٹی وہ اپنی جان
بچاکر بہاگ نکلا بیوراسپ نے بہی اوسکا ایسا تعاقب کیا کہ آخر کو اوسپر
فتح پائی اور گرفتار کرلایا مگر اوسکو کہڑا کرکے آرہ سے چروا ڈالا اس بادشاہ
کا نام ذہاک بہی ہے اس لفظ کے معنے ہین (دس آفتین) جبکہ اس کو
عرب کرلیا تو ضحاک ہوگیا — جبکہ ضحاک مستقل بادشاہ ہوگیا تو ساری
زمین پر اسکا عمل پہیل گیا اور اسنے نہایت گناہ عظیم اور تمام جہان مین بدی
اور شر اور ظلم اور تجردی ایسی پہیلادی کہ تمام خلق اس سے نالان ہوئی
اور قتل اور خونریزی اپنا پیشہ مقرر کرلیا اور صحبت مین اوسکی دوم اور مسخری
رہا کرتے تہے — اسکے دونو مونڈہون پر دو سانپ تہے اونکو ہلایا کرتا اور
بیوقوف جاہلون کے ڈرانے کو یہہ کہا کرتا کہ یہہ دو سانپ میرے مونڈہو پر
ہین پہر چہپا لیتا کپڑے سے جبکہ اس بادشاہ کا ستم اور جور ملک مین پہیل گیا
اور خلق اللہ اسکے ہاتہہ سے تنگ ہوگئی تب ایک شخص سمی کابی نے جسکے دونو

بیان طبقہ فیشدادیہ کا

۱۰۰ بیوراسپ کو ضحاک نے قتل کر ڈالا تہا اصفہان مین ظاہر ہوکے ایک لاٹھی کے سر پر
ایک مشک باندہی — (کہتے ہین کہ یہہ کابی مذکور ذات کا لہار تہا اور وہ
مشک جو اوسنے اوس لکڑی پر باندہی تہی وہ کوہلے دہونکنے کی کہال تہی جس سے
دہونک کر آگ جلاتے ہین) اور وہ لاٹھی ہاتہہ مین لیکر تمام شہر کے باشندونکو
یہہ غل مچاکر جمع کیا کہ بیوراسپ پر جہاد کرو چنانچہ اوسکا منصوبہ بن پڑا کہ تمام
خلق اصفہان کی اوسکے پاس آجمع ہوئی — یہہ نیزہ جو اوس لہار نے کہڑا کیا
تہا فارسیون کے نزدیک بہت معظم اور مبارک ہوا اون لوگون نے اوس نیزہ
کو جواہرات سے مرصع کرکے اوسکا نام درفش کابیان رکہا — جبکہ کابی مذکور کے
پاس خلق کثیر جمع ہوگئی تب وہ بیوراسپ پر چڑہ آیا بیوراسپ یہہ معرکہ دیکہکر
بہاگ نکلا — لوگون نے کابی سے کہا کہ تم سلطنت کرو ہم تمہاری اطاعت
کرین گے اوسنے کہا کہ نہین یہہ بات نہین ہوسکتی کیونکہ مین خاندان شاہی سے
نہین ہون اگر کوئی بیٹا جمشید کا ہو تو البتہ وہ مستحق اس حکومت کا ہی اوسکو اپنا
حاکم مقرر کرو — اُن ایام مین افریدون بن اثقیان اولاد جمشید سے چہپا ہوا
کہین رہتا تہا وہ کابی سے ہمراہ چند شخصون کے آکر ملا بعد ملاقات کے لوگون
نے اوسکو کہا کہ تم حاکم مقرر ہوگئے یہہ خوشخبری وہ سنکر بہت خوش ہوا کابی نے
کہا کہ مین آپکے مددگار و نمین رہونگا آپ بیشک سلطنت کیجئے چنانچہ افریدون نے
سب منازل بیوراسپ اور مال اور نوکر چاکر لیکے سب اسباب پر جو اوسکا تہا قبضہ
کرلیا — اور بیوراسپ کو بہی شہرداد مذکور مین جاکر گرفتار کرکے قتل کر ڈالا
— اس ضحاک کے وقت مین حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف رکہتے تہے
اسلئے ایک قوم نے یہہ گمان کیا ہی کہ اس ضحاک کا ہی نام نمرود تہا جسے معاملہ
حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پڑا تہا — یا نمرود کوئی حاکم ہوگا اسکے عاملین مین سے

بیان طبقہ اول فیشدادیہ کا

۱۰۱ مین سے اب اس ضحاک مین اختلاف پڑا ہی فارسی کہتے ہین کہ وہ اہل فارس سے
تہا — سریانی اور عرب والے یہہ کہتے ہین کہ وہ ہم مین سے تہا اور اہل فرس
یہہ بہی کہتے ہین کہ وہ ضحاک قبل طوفان کے تہا کیونکہ وے طوفان کے آنیکا
اقرار ہی نہین کرتے — اسکے بعد افریدون ابن اثقیان بادشاہ ہوا
جو کہ اولاد جمشید سے تہا کہتے ہین کہ یہہ نوان لڑکا تہا اوسکے بچونمین سے —
اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ ع شروع سلطنت افریدونمین درمیان اس
جہان کے تشریف رکہتے تہے — کہا گیا ہی کہ افریدون وہ شخص ہے جسکا
ذکر قرآن شریف مین بہی ہوا ہے یعنے ذوالقرنین کے نام سے جو مذکور ہے
اوسے مراد افریدون ہے — جب افریدون بادشاہ ہوا تو اسنے بہت
نیک خصلت اور اچہی سیرت اختیار کے اور جو کچہہ مال مغصوبہ لوگونکا ضحاک
کے وقت کا موجود تہا وہ اونکے مالکون کو واپس کر دیا — افریدون کے
تین بیٹے تہے — اپنی زندگی ہی مین اسنے تین حصہ سلطنت کے کر دئے تہے
اونکے نام پر چنانچہ ایک لڑکے کو جسکا نام ایرج تہا اوسکو عراق فارس
— ہندوستان اور عرب دیا اور اسکو صاحب تاج اور تخت نشین بنا کر
اوسکے دونو بہائیون پر حاکم مقرر کیا — دوسرا لڑکا جو شرم تہا اوسکو
روم — مصر — اور دیار مغرب مرحمت کئے — تیسرا جسکا نام طوج تہا
اوسکو ملک چین اور ترکستان اور تمام مشرق دے دیا — جبکہ افریدون
مر گیا تب طوج اور شرم دونو بہائی ایرج پر چڑہ آئے اور اوسکو
پکڑ کر قتل کر ڈالا اور جتنے شہزادے اوسکے تحت حکم تہے وے سب آپسمین
تقسیم کر لئے اور آپ بادشاہت کرنے لگے — بعد ازان یون ہوا کہ منوچہر
جو ایرج کا بیٹا تہا وہ اپنے دونو چچاؤن سے بسبب اپنے باپ کے مقتول

۱۰۴ ہونیکے بہت رنجیدہ تہا بارادہ قصاص ترکستان کو گیا اور طوج اور شرم دونو
اپنے چچا ؤن کو پکڑکر قتل کیا اور اپنے باپ کے ملک مین سلطنت کرنے لگا
— فراسیاب جو کہ بیٹا طوج ابن فریدون کا تہا اوسنے بہی لشکر جمع کرکے
منوچہر بن ایرج کو جا گہیرا جنانچہ وہ طبرستانمین محصور ہوا — بعد ازان دونونمین
صلح ہوگئی اور یہہ بات قرار پائی کہ نہر بلخ ہماری اور تمہاری درمیان حد ہے
— تو تم اسکے آگے بہڑو اور نہ کبہی ہم تمہاری طرف اس حد سے تجاوز کرین —
اس منوچہر کے ہی وقتمین حضرت موسیٰ علیہ السلام اس دنیا مین تشریف رکہتے
تہے اور وہ فرعون مصر جسی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معاملہ پڑا تہا یعنے ولید
بن الریان وہ ایک ظالم باج گذار اور مطیع تہا منوچہر کے طرف سے — بعد وفات
پانے منوچہر کے افراسیاب سلطنت فارس پر مستقل بادشاہ تمام بلاد کا ہوگیا تہا
اس بادشاہ نے بہت فساد برپا کیا اور اکثر بلاد ویران کرڈالے تہے اسلئے
رعیت اسسے بہت دل برداشتہ ہورہی تہی کہ یکایک ذوّبن طہماسپ جو کہ
اولاد منوچہر سے تہا ظاہر ہوا تمام خلق نے اوسسے درخواست سلطنت کرنے کی
چنانچہ وہ مملکت فارس پر بادشاہت کرنے لگا اور فراسیاب بلاد ترکستانمین
رہنے لگا مگر لڑائین بہی اون دونومین بہت سی ہوئین — یہہ بادشاہ بہت
نیک سیرت تہا جو شہر فراسیاب نے ویران اور تباہ کرڈالا تہا وہ پہر کراسنے
بسایا اور ہر ایک مکان جو اوسکا ڈہایا ہوا تہا وہ اسنے پہر کر طیار کیا — اور
ایک نہر واسطے فوایدعوام کے مسمی الزاب نکالکر لایا — اور درمیان
اوسس نہر کے ایک شہر بسایا — اس ذوّ کے ایک وزیر مسمی کرشاسف
جو اولاد طوج ابن فریدون سے تہا بموجب مقولہ لوگون کے یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ وہ بہی اس سلطنت مین شامل تہا یعنے دونو ملکر بادشاہت کرتے تہے یہانتک

طبقہ دوسرا کنانیہ کا

یہانتک طبقہ فیشدادیہ کا بیان پورا ہوچکا

ذکر ہی طبقہ ثانیہ کیانیہ کا

واضح ہو کہ بعد مرنے بادشاہ کرشاسف کے — کیقباد بن زرو بجاے اپنے باپ کے تخت نشین ہوا اس شخص نے بہی اپنے باپ ہی کے طور پر شہرون کی تعمیر اور بسانے مین کوشش کی اور اوسکے مرنے کے بعد کیکاوس بن کینبہ بن کیقباد مذکور تخت نشین ہوا اس بادشاہ نے تمام اپنے دشمن چن چن کر مارے اور بہت سردار بلوا کر مار ڈالے یہہ بادشاہ بہت سخت مزاج اور تند خو تہا — بعد ازان خدا تعالے نے ایک بچہ خوبصورت اور حسین اوسکو عنایت فرمایا اوسکا نام سیاوش رکہا اس لڑکے کو بادشاہ بہت پیار کرتا تہا جبکہ وہ لڑکا بڑا ہوا اور کچہہ ہوش سنبہالا اوسوقت بادشاہ نے رستم پہلوان کو واسطے تعلیم شجاعت اور مردانگی کے یہہ لڑکا سپرد کیا — یہہ رستم اس بادشاہ کی طرف سے سجستان کا ایک صوبہ تہا — رستم پہلوان نے اوس لڑکے کو خوب تربیت کی اور نہایت ادب اور عقلمندی سکہلائی جب وہ اپنے فن مین کامل ہو گیا تب اوسکے باپ کے پاس رستم مذکور لیکر حاضر ہوا بادشاہ اوس لڑکے کو دیکہہ کر بہت خوش ہوئے اور ارشاد کیا کہ بیٹا تمام سلطنت اور امورات شہنشاہی تمہارے سپرد ہین مگر تقدیر برگشتہ نے یہہ کہیل دکہلایا کہ اوس لڑکے پر ایک عورت بادشاہ کی بیبیون مین جو سوتیلی مان سیاوش کی تہی بسبب خوبصورتی اوس لڑکے کے — جو کہ خود بہی سب عورتون مین حسین و مہ پارہ تہی عاشق ہو گئی — ایکدت تک یہہ راز ظاہر نہ ہوا کیونکہ اشتیاق ایک جانب سے تہا — مگر جب

طبقہ دوسرا کنایہ کا

شیطان کہ آدمی کا دشمن آدمی ہوتا ہی عورتون کے سکھلانے اور بہکانے سے اوسکی طبیعت کو بہی ایک نوع کا تعلق اوس عورت سے پیدا ہو گیا — اور وہ قحبہ تو اوسکے عشق مین پہنکی ہوئی تہی دفعتہً وہ راز طشت از بام افتادہ ہو گیا رفتہ رفتہ یہہ خبر کیکاوس کو بہی پہنچی — بادشاہ کو کمال رنج ہوا — مگر ارشاد کیا کہ سیاوش محل شاہی مین نہ جایا کرے اور اوس جورد کو بعد سزا دینے کے قید کیا — مگر بہت دنونکے بعد بادشاہ نے اوسکا جرم معاف کیا اور قید خانہ سے مخلصی بخشی — لیکن وہ بدکار جب قید سے چھٹی پہر بہی اس حرکت بد سے باز نہ آئی دفعتہً اوسنے یہہ گل کہلائے کہ دو چار خوجی بلائے اور اونسے یہہ کہا کہ تم سیاوش کے پاس جاکر یہہ کہو کہ اگر تو مجہے عہد واثق اسبات کا کرے کہ مین تجہسے نکاح کرونگا تو مین تیرے باپ کو ابہی مار ڈالتی ہون — خواجہ سرا نے یہہ حال بعینہ بادشاہ کیکاوس سے عرض کر دیا بعد سنے اس خبر کے بادشاہ نے پہر اوسکو قید خانہ مین بہیجا — اور سیاوش کے گہر مین اور اوسکے پاس جانے کی بالکل بندی تہی اس حادثہ اتفاقیہ سے سیاوش تنگ آگیا چاہتا تہا کہ اسجائے سے کوئی بہانہ کرکے کہیں کو ٹل جاے چنانچہ وہ بات بن پڑی کیونکہ سیاوش نے رستم پہلوان سے کہا کہ تم میرے والد ماجد سے اسباب مین سفارش کرو کہ بادشاہ مجکو واسطے مقابلہ فراسیاب بادشاہ ترکستان کے روانہ فرماین — بعد عرض رستم کے — بادشاہ نے فوراً منظور کر لیا اور سیاوش کے ہمراہ لشکر متعین فرماکر حکم دیا کہ فراسیاب بادشاہ ترکستان سے لڑنے کیواسطے جائے — جبکہ سیاوش میدان جنگ مین پہنچا اوسجاے دونونمین صلح ہو گئی سیاوش نے اس امر کی اطلاع اپنے باپ کو کر بہیجی بادشاہ نے فرمایا کہ مجکو صلح منظور نہین اوسے لڑنا بہتر ہے اور جسطرح بنے تمکو جنگ کرنی چاہیے — سیاوش نے یہہ خیال کیا کہ بغیر اسباب

طبقہ دوسرا کیانیہ کا

کہ بغیر اسباب حرب فراسیاب سے لڑنا ممکن نہین — اور باپ کے پاس
بھی مراجعت نہین کرسکتا — اسے بہتر یہی ہے کہ فراسیاب سے جاملے چنانچہ
ایسا ہی کیا کہ جب سیاوش فراسیاب کے پاس گیا اوسنے سیاوش کی بہت
عزت اور تکریم کی اور اپنی بیٹی سے اوسکا نکاح بھی کر دیا مگر بعد ایک مدت
اولاد افراسیاب نے اپنے باپ کو اوسکے مار ڈالنے پر برانگیختہ کیا اور بیان
کیا کہ جہان پناہ انجام اسکا بُرا معلوم ہوتا ہی — افراسیاب نے فوراً سیاوش
کو قتل کیا اور اپنی دختر نیک اختر کو بھی چاہتا تہا کہ قتل کرے لیکن پھر محبت
پدری نے جوش مارا اوسکی جان بخشی کی وہ لڑکی چونکہ سیاوش سے حاملہ
ہوگئی تہی بعد انقضاے ایام حمل کے ایک لڑکا خوبصورت جنی اس واردات
کی خبر جبکہ کیکاوس والد سیاوش کو پہنچی اوسنے بجد دسنے اس واردات
کے اوس اپنی جورو کو کہ جسکے باعث یہہ تفرقہ اندازی ہوئی اور ماجرا گذرا
قتل کیا اور چند جاسوس سوداگرون کے بہیس مین فراسیاب کے ملک کو
روانہ فرماکر یہہ حکم دیا کہ سیاوش کے بیٹے اور اوسکی جورو کو جسطرح
بنے چرا لاو چنانچہ اون جواسیس کیکاوس نے اون دونون کو دربار کیکاوس
مین لاحاضر کیا یہہ لڑکا جو سیاوش کا بیٹا تہا اوسکا نام کیخسرو رکہا گیا کیکاوس
نے اپنا تمام ملک اس لڑکے یعنے اپنے پوتے کیخسرو کے نام لکہہ کر رحلت
فرمائی اوسکی جائے کیخسرو تخت سلطنت پر جلوہ آرا ہوا یہہ بادشاہ
اپنے وقت مین بہت ذی اقتدار اور طاقتور تہا — مگر جوش محبت
پدری نے فراسیاب والی ترکستان پر جو حقیقت مین اسکا نانا تہا
واسطے لینے انتقام اپنے باپ سیاوش کے چڑہائی کروائی اور چند جنگ پے ہم
ہوئی آخرالامر کیخسرو غالب آیا افراسیاب اور اوسکی تمام اولاد کو قتل کیا

۱۰۶ اور انکے تمام شہر اور خزانہ عامرہ سب لوٹ لئے جب یہہ انتقام پا چکا اور اپنے
باپ کا خون لیکر اپنی طبیعت ٹھنڈی کر چکا اوسوقت کیخسرو نے فقیری اختیار
کی اور دنیا سے یک قلم دست بردار ہوکر ریاست سے دست کشی کی مگر جبکہ
ارکان دولت نے اصرار کرکے عرض کی کہ اگر حضور کے مزاج مقدس مین ترک
دنیا منظور ہی تو جہان پناہ اپنی طرف سے کسی اور کو تخت سلطنت پر مقرر
فرماوین — اسوقت لہراسپ حاضر تہا یہہ شخص کیخسرو کے نوکرون مین
سے تہا اوسکو وصیت فرماکر بادشاہ گم ہوگیا کل سلطنت کیخسرو نے ساٹھہ برس
کی تہی
بعد ازان لہراسپ بیجا کیکاوس کا بادشاہ
ہوا اسنے تخت مرصع جواہر پر بیٹہنا شروع کیا اور اسی کی واسطے خراسان
کی زمین مین شہر بلخ جسمین وہ واسطے لڑائی ترکون کے رہتا تہا بنایا گیا ہے
— اور اسی بادشاہ کے زمانہ مین بخت نصر تہا کہتے ہین کہ لہراسپ کی طرف سے
بخت نصر ایک عامل عراق — اور اہواز اور روم کے دجلہ کے غربی کنارے
کا تہا — جبکہ بخت نصر دمشق مین آیا سنے اوسکی اطاعت منظور کی اور نبی
اسرائیل بہی اوس سے بچے نہ تہے لیکن ایکمدت کے بعد سب نبی اسرائیل
اوس سے منحرف ہوکر بچے ہوگئے یہہ بات اوسکو ناگوار گذری چنانچہ اسلئے
بخت نصر بیت المقدس پر چڑہہ آیا اور تمام نبی اسرائیل کو معہ اونکی اولاد
کے گرفتار کیا اور بیت المقدس کو اجاڑ کر ویران کر دیا جو یہودی اوس زمانہ
مین بچ گیا تہا وہ فرعون کے پاس درمیان ملک مصر کے خواہان امن ہوکر
جارہا لیکن بخت نصر نے وہان بہی اونکا تعاقب کیا — اولاً تو فرعون مصر کو یہہ
لکہہ بہیجا کہ یہہ لوگ جو مصر مین بہاگ کر آرہے ہین حقیقت مین میرے غلام
ہین بہاگ کر چلے آئے ہین مناسب یہہ ہی کہ انکو میرے پاس روانہ کیجئے فرعون

فرعون مصر نے جواب مین کہا کہ یہہ لوگ غلام نہین ہین بالکل آزاد ہین اور مین انکو ہرگز تیرے سپرد نہ کرونگا یہہ جواب سُنکر بخت نصر کی کانون طبیعت مین آتش غضب شعلہ زن ہوئی باز نہ رہسکا بطور یلغار مصر پر چڑھ گیا وہان پہنچ کر مصر کے بادشاہ کو معہ اور باشندگان اوس شہر کے قتل کیا اور بہت سے آدمی قید کرلئے بعدازان مغرب کی طرف کو تمام بلاد کو اُجاڑتا خراب ویران کرتا لوگون کو قید کرتا ہوا چلا گیا — پھر وہانسے فلسطین — اور اردن کو مراجعت کی ان شہرو زمین ہی آکر ایسا ہی فتور برپا کیا کہ تمام باشندگان اون شہرو نکو مار ڈالا اور کچھہ گرفتار کرکے اپنے ساتھہ لیگیا اون لوگونمین جو یہانسے گرفتار گئے تھے حضرت دانیال نبی اور چند شخص اولاد انبیاء علیہم السلام کے بھی گرفتار آئے اب درمیان مورخین کے یہہ اختلاف ہی کہ بخت نصر بادشاہ مستقل تھا یا مملکت فارس کیطرف سے نائب تھا — اصل اور صحیح قول یہی ہی کہ وہ بہراسف مذکور کا ایک نایب تھا جسکو امورات مہمات جنگ کا اور کشور کشائی کا عہدہ مفوض تھا — بعدان فتور اور جنگ کے درمیان زمانہ معد ابن عدنان کے عرب سے لڑا — لیکن جبکہ سب قبایل عرب اوسکی خدمت مین آکر حاضر ہوئے اور بسنے مسرو چشم اوسکی اطاعت منظور کی تب بخت نصر نے اونسے بہت سلوک کیا اور اونکے واسطے رہنے کے ایک مقام مسمی انبار بنایا یہہ شخص اپنی تمام زندگی مین ایسے ایسے معاملہ کرتا رہا — یہہ سب کچھہ جو بخت نصر کے ہاتھہ سے ہوا حقیقت مین یہہ تعبیر اوس خواب کی تھی جو بخت نصر نے دیکھا تھا — یہودیون نے بھی اپنی کتاب مین اس خواب کو بیان کیا ہی اور مورخین مسلمانونکے بھی بیان کرتے ہین کہ بخت نصر نے خواب مین ایک بت ایسا دیکھا کہ اوس کا سر سونے کا اور سینہ اور دونو ہاتھہ اوسکے

۱۰۸ کہنون تک چاندی کے — اور پیٹ اوسکا اور رانین اوسکی تانبے کی تہین
— مگر دونو پنڈلین اور دونو پیر اوسکے لوہے کے تہے — اور پیرون کی انگلیان
اسطرحسے تہین کہ کوئی لوہے کی اور کوئی ٹہیکر کی — پہر دفعتہً ایک پتہر پہاڑ
پرسے آپ ہی آپ اوس بت پر آپڑا اوسنے تمام تانبے اور لوہے وغیرہ کو
چکنا چور کردیا پہر وہ سب ایک غبار بنکر ہوا مین اوڑنے لگا اور وہ پتہر جو اوس
بت کے سر پر آپڑا تہا ایک ایسا بڑا پہاڑ بنگیا کہ تمام زمین اوسنے ڈہانپ
لی — جب صبح ہوئی بخت نصر نے اپنی دہیہ خیال کیا کہ اگر مینے اپنا خواب بیان
کیا اور جب اوسکی تعبیر کسی نے بیان کی تو کچہہ نہین مین اوسکے تعبیر کی بیان کرنے
سے خوش ہوکر یقین کرونگا جو میرا خواب بہی بتلا دے — چنانچہ سب علماء
اور جادوگر اور کاہن لوگون کو جمع کرکے یہہ سوال کیا کہ میرا خواب بیان کرو
جو مینے آجکی شب دیکہا ہے تمام لوگ عاجز آگئے کسی نے خواب نہ بتلایا
— تب اوسنے حضرت دانیال علیہ السلام سے سوال کیا اور پوچہا کہ حضرت
آپ میرا خواب بیان کیجئے حضرت دانیال ع نے بعینہ اوسکا خواب جو اوسنے
دیکہا تہا بے کم وکاست کے سب بیان کردیا — اور تعبیر اوسکی یہہ بیان کی
کہ اوس بت کا سر جو تہا وہ تیرا ملک ہے تو سب بادشاہون مین بمنزلہ اوس
بت کے سر کے ہے جو سونے کا بنا ہوا تہا — پہر تیرے بعد جو بادشاہ ہوگا
وہ تجہسے کم ہوگا جیسا کہ چاندی سونے سے کم ہوتا ہی قدر مین اسی طرح سے
پچہلا جو بادشاہ ہوجاویگا اگلے سے کم ہوگا جیسا کہ تانبا چاندی سے کم
ہے — اور لوہا تانبے سے بہی کم ہی — اور وہ انگلیان جنمین سے کوئی
لوہے اور کوئی ٹہیکر کی تہی اوسکی تعبیر یہہ ہے کہ آخر زمانہ مین سلطنتین مختلف
اور مختلط ہوجائینگی کوئی قوی ہوگا کوئی ضعیف بعد ازان خدا تعالے ایک سلطنت

سلطنت ایسی قایم کریگا کہ وہ تا قیام قیامت برپا رہے گی یہہ ہی تعبیر اوس ۱۰۹
خواب کی جو بادشاہ نے دیکھا ہے ۔ بخت نصر یہہ تعبیر اور بیان حقیقت
خواب کی سنتے ہی اوندھے مونہہ زمین پر گر کے حضرت دانیال علیہ السلام کو
سجدہ کرنے لگا اور حکم دیا کہ اوس شخص کو آجسے مقرب درگاہ سلطانی کا
مقرر کیا اور خلعت اور انعام اسکو دینے چاہئیں ۔ اب اسمین اختلاف
ہے کہ بخت نصر نے کتنے مدت سلطنت کی ہے ۔ ابو عیسے ع کہتا ہی کہ بخت نصر
نے ستاون برس ایک مہینے آٹھہ دن بادشاہت کی ہے معنے لفظ بخت
نصر کے (عطارد بولتا ہوا) ہین یہہ نام اسواسطے رکھا گیا تہا کہ علما اور
حکما کا ہم جلیس اور ہمدم بہت رہتا تہا اور تحقیق علمی مین سرگرم تہا ۔
جب بخت نصر مرگیا تب اوسکے بعد بیٹا اوسکا اولاق بادشاہ ہوا مگر افسوس
کہ ایک ہی برس اسکو سلطنت نصیب ہوئی بعد ازان بلطشاصر نے جو بخت نصر
کا پوتا تہا دو برس سلطنت کی ۔ ایک روز اسنے محفل شراب نوشی کی
مقرر کرکے تمام اپنے اہل حلہ اور یارون کو جو ایک ہزار آدمی کے قریب
تہے اوس محفل مین بلاکر ضیافت کی اور سونے چاندی کے برتن بیشمار
اونکے مہمانی کے واسطے جمع کئے تہے دفعتہ اوس حالت خوشی مین کیا دیکھتا ہے
کہ شمع کی لو پر کسی آدمی کا ہاتہہ ہی وہ شخص دیوار پر کچہہ لکہہ رہا ہے ۔
یہہ حال دیکھہ بلطشاصر کا حال متغیر ہوگیا اور بیہوش ہوکر اپنے ہاتہہ پیر
زمین پر مارنے لگا ۔ اسی اثنا مین حضرت دانیال نبی ع کو بلاکر اوسنے
سب واردات بیان کی حضرت دانیال نبی ع نے ارشاد کیا کہ جبکہ تو نے
سونے اور چاندی اور تانبے اور لوہے کی بزرگی کی اور حالانکہ وے تیری
مدت نہین کرسکتے اور خدا تعالے کی تو نے کچہہ تعظیم نہ کی وہ خدا کہ جسکے

۱۱۰ مین تیری جان ہی اور سب تیرے امورات پر وہ متصرف ہی تب اوسنے عالم
غیب سے ایک ہاتھہ بھیجا جو دیوار پر یہہ سطرین لکھہ گیا جسکے معنے یہہ ہین کہ
سلطنت تیری کھوئی گئی اور حوالی رہی اب یہہ سلطنت اہل فارس کو ملی ہے
— کہتے ہین کہ اوسی رات کو بلطشاصر مارا گیا اس شخص کے اوپر دولت
اور حکومت بخت نصر کی تمام ہوگئی اور اوسکے خاندانین سے بادشاہت
اختتام کو پہنچی اب ہم پہر بہراسف کی
سلطنت کا حال لکھتے ہین واضح ہو کہ جبکہ بہراسف مرگیا اوسکے بعد کی لشتاسف
جسکو لوگ گمان کرتے ہین کہ ابتک کندرمین زندہ ہی بادشاہ ہوا بروقت تخت
نشینی لشتاسف کے زرادشت صاحب کتاب مجوس ظاہر ہوا تہا اور اسے
بادشاہ نے شہر فسا بسایا تہا — جبکہ زردشت نے اپنا ایک نیا مذہب
نکالکر لوگون کو گمراہ کرنا شروع کیا اسوقت اس بادشاہ کو اولاً تو انکار ہوا
لیکن بعد کچھہ عرصہ قلیل کے تصدیق اسکے دین کی کرکے وہ مذہب اسنے اختیار
کیا — بعد ازان درمیان لشتاسف اور خرزاسپ بادشاہ ترکستان کے
سبب اسکے کہ لشتاسپ نے زردشت کا مذہب اختیار کرلیا تہا چند لڑائین
بہاری واقع ہوئین لیکن آخر کار لشتاسپ غالب آیا اور خرزاسپ بادشاہ
ترکستان مغلوب ہوگیا — بعد ان وقوع واقعات کے یہہ ہوا کہ بادشاہ
لشتاسپ نے دنیا ترک کرکے گوشہ نشینی اختیار کی اور ایک پہاڑ مسمی
طمیندر مین بیٹہہ رہا اوسجاے کتاب زردشت مذکور کی پہڑا کیا کرتا تہا
بعد چند روز کے مفقود الخبر ہوگیا پہر اوسکا پتا نہ معلوم ہوا کہ کہان گیا
— اور اس بادشاہ مذکور کا جو ایک پسر باوقار مسمی اسفندیار رہتا وہ بہی
اوسکی حالت حیات ہی مین فوت ہوگیا تہا لیکن اوسنے ایک لڑکا اردشیر جہن

اردشیر بہمن بن اسفندیار بن بشتاسف چھوڑا تہا وہ لڑکا بجائے اپنے دادا
کے تخت سلطنت پر جلوہ آرا ہوا اس لڑکے نیک بخت کا نصیبہ ایسا چمکا کہ
بہت اقتدار اور شان اسنے پیدا کی حتی کہ شاہ ہفت اقلیم کہلایا
ابی عیسے کہتا ہی کہ اسی اردشیر بہمن کا نام زبان
عبرانی مین کورش ہی جسنے بیت المقدس کی پھر تعمیر کروا کے اور تمام بنی اسرائیل
کو پھر اونکے وطنون مین بسایا — مگر کوئی دلیل قوی اس امر پر کہ کورش مذکور
اردشیر بہمن ہے سوا رکتاب اشعیا نبی کے اور کوئی نہین —
کیونکہ وہ نبی درمیان اپنی کتاب کے بایسوین فصل مین حکایتاً جانب خدا
سے کہتا ہے مین کہتا ہون کورش چرواہے کو جو پورا کریگا میرے دوستون کو
اور پھر کر تعمیر اورشلیم کی اور ہیکل کی تزئین کر کے آراستہ کریگا — ایسا کچھ
کہا ہے خدا تعالے نے اپنے مسیح کورش کے حقین کہ وہ شخص ہی جو اپنے
دہنے ہاتھہ مین اختیار کریگا تدبیر خلق اللہ کی اور جھکین گی سب بادشاہونکی
گردنین سامنے اوسکے کھول دیے ہمنے دروازہ ملکون کے سامنے اوسکے
پھر کوئی نبد نہین کرسکتا — اور چلونگا مین آگے اوسکے اور آسان کردونگا
آگے اوسکے وہ راہین جو بہت سخت اور مشکل گذارہین اور اگر دروازہ
تانبے کے اوسکے سامنے ہونگے تو اونکو بہی توڑ ڈالونگا — اور تمین ظلمات
کی اوسکے حوالہ کرونگا — پس یہہ جمیع صفات اس زمانہ مین کسی کے درمیان
نہ پائی جاتی تہین مگر اردشیر مین یہہ سب صفات مذکورہ صحیفہ اشعیا نبی
کے اوسمین پائے گئے اسسے معلوم و متعین ہوا کہ اردشیر بہمن ہی کورش تہا
— یہہ بادشاہ بہت سخاوت کرتا تہا اور خصلت اچھی رکہتا تہا — اوسنے
اپنے نامجات وغیرہ پر جو دستخط کئے ہین اوسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے

۱۱۲ کہ یہہ شخص یہہ نیک بخت اور مرد مسکین تہا وہ دستخط یہہ ہین (بندہ اللہ کا) (خادم اللہ کا) (نگاہبان تمہارے کام کا) — بعدازان شہر رومہ ایک لاکہہ جوان تنومند اور بہادران میدان جنگ لیکر چڑہا اور بڑی دھوم سے اسمقام پر لڑائی ہوئی — ہمیشہ یہی طور اوسکا رہا یہانتک کہ پیغام اجل آپہنچا اور ملک بقا کو چل دیا — معنے بہمن کے عربی مین نیک نیت ہین — اسی بہمن نے اپنی دختر نیک اختر کو چونکہ اپنے نکاح مین لاکر بموجب مذہب مجوس کے عقد کرلیا تہا اور وہ لڑکی مسماۃ خمانی اپنے باپ سے حاملہ ہوگئی تہی اسلئے اوسنے قبل اسکے مرنے کے یہہ کہا تہا کہ جو بچہ میرے پیدا ہوا اوسکے سر پر تاج شاہی آراستہ کیا جائے اور دوسرے بیٹے کو یعنے ساسان ابن بہمن کو سلطنت نہونے پائی بہمن نے منظور کیا اور بروقت رحلت کے اپنے ارکان دولت کو یہہ وصیت کی کہ جو لڑکا اسکے پیدا ہو وہ بادشاہ ملک کا رہے چنانچہ بعد مرنے بہمن کے اوسکی زوجہ حقیقت مین بیٹی تہی یعنے خمانی نبات خود نبدلست اور انتظام ملک کا تا وقت تولد دارا کے جو اوس سے پیدا ہوا کرتے رہی — ساسان ابن بہمن پر یہہ امر بہت گران گذرا اوسنے لباس فقیری کا بدن پر سجاکر ایک ٹیولہ بکرونکا واسطے معیشت کے لیکر ایک پہاڑ مسمی اصطخر مین رہنا شروع کیا — اسی ساسان کی اولاد بادشاہان ساسان کہلاتے ہین اور یہی شخص ابوالاکاسرہ ہے — بعدازان مسماۃ خمانی کے ایک بیٹا جو ایک رشتہ سے اوسکا بہائی اور ایک رشتہ سے اوسکا بیٹا تہا پیدا ہوا اوسکا نام دارا رکہا گیا — بروقت بالغ ہونے اور جوان ہوجانے اس لڑکے کے تمام ملک اوسکو خمانی سپرد کرکے پردہ نشین ہوگئین — اور دارا مذکور تخت سلطنت پر بیٹہا

بیان ہے سکندر ابن فیلبس کا

بیٹھا اور اپنی شجاعت اور نیک طور اور ضبط ملک بہت اچھے طور سے کرنا
شروع کیا اس بادشاہ کے ایک لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام بہی اوسنے
اپنے ہی نام پر دارا رکہا چنانچہ بعد وفات دارا کے دارا ابن دارا بادشاہ
ہوا یہہ بادشاہ بہت کینہ کش اور ظالم اور بے مروت شخص تہا جب یہہ حال
خلق اللہ نے اسکا دیکہا تمام عوام وخواص یکدفعہ ہی دل برداشتہ ہوکر
اس بادشاہ سے متنفر ہوگئے اسے بادشاہ کے زمانہ میں سکندر ابن
فیلبس بہی حکومت کرتا تہا اوسکو جب یہہ حال معلوم ہوا کہ دارا سے تمام
اوسکے ارکان دولت اور امیر وامرا اور خواص وعوام بسبب اوسکے ظلم
اور بدخلقی کے دل برداشتہ ہورہے ہین ۔ یکمرتبہ سکندر مذکور سپاہ اپنی
لیکر دارا پر جا چڑہا چنانچہ جانبین سے مقابلہ ہوا جیسا کہ بہت یارون دارا
کے نے ذکر کیا ہی کہ اونہین لوگون نے سکندر کو بہکا کر دارا پر چڑہائی کروائی
تہی اور جانبین سے لڑائی ہوتی رہی آخرالامر دارا کے رفقائے خیانی
اوسکا کام تمام کیا اور سر اوسکا کاٹ کر سکندر کے پاس لاحاضر کیا سکندر
نے اون تمام قاتلین کو جو لوگ دارا کا سر کاٹ لائے تہے بجائے انعام
شیرین کی شربت مرگ چہکایا بعدازان تمام ملک سکندر کا ہوگیا

بیان ہی سکندر ابن فیلبس کا

واضح ہو کہ باپ سکندر کا مسمی فیلبس ایک بادشاہ بادشاہان یونانمین سے
تہا یونان مین کئی مملکت تہین ہر ایک مملکت کا ایک بادشاہ تہا بروقت
تخت نشینی اسکندر کے تمام ملک صاف ہوگیا یعنے سکندر نے تمام بادشاہون
سے لڑائی کی اور سلطنت بالاستقلال اپنی کرلی اور سبکا ملک چہین لیا بعدازان

بیان ہی سکندر ابن فلیبس کا

۱۱۴ بادشاہ فارس سے سکندر آکر لڑا اور اوسکو قتل کرکے ہندوستا مین گیا اور تمام اطراف چین پر قابض اور متصرف ہوکر اسکندریہ کو جو ایک شہر سکندر کا بسایا ہوا تہا مراجعت کی — اور ناحیہ السواد مین جاکر فوت ہوا بعضے کہتے ہین کہ شہر دزمین مرگیا تہا بہرتقدیر عمر اوسکی چھتیس برسکی تہی جبکہ وہ مرگیا تب ایک سونے کے تابوت مین اوسکا جنازہ رکہہ کر اوسکی ماکے پاس بہجوادیا — کل تیرہ ۱۳ برس اس بادشاہ ذیشان نے سلطنت کی ہے اسکے مرنے کے بعد سلطنت رُوم کی جو متفرق اور الگ الگ تہی سب مجتمع ہوگئی — اور فارس کی سلطنت متفرق ہوگئی جو کہ اولاً مجتمع تہی اب اسمین اختلاف ہے کہ سکندر خناق کی بیماری سے فوت ہوا یا اوسکو زہر دیا گیا تہا — اسی سکندر کے زمانہ مین ارسطاطالیس حکیم جسکا وہ شاگرد تہا موجود تہا — اور اسی بادشاہ کا ارسطو حکیم مشیر و تدبیر تہا جسنے بروقت قتل کرنے والیان فارس کے سکندر کو یہہ مشورت دی تہی کہ ان لوگون کے مار ڈالنے سے کچہہ حاصل نہ ہوگا بلکہ مناسب یون ہی کہ اس سلطنت کے کئی حصہ کرکے چند متولی مقرر کر دیجئے ایکدوسرے سے آپ بغض وکینہ رکہنے لگینگے اور ہمیشہ آپسمین جوتا پیزار ہوا کرینگی اور کبہی اتفاق نہ ہوگا ہمارا مطلب نکل آویگا چنانچہ اسکندر نے منظور کرلیا اور جو امیر کبیر اوس ریاست مین تہے اونمین سلطنت تقسیم کردی

واضح ہو کہ فارس کے بادشاہ اکثر یونان پر تاخت لاکر اون لوگون کو تباہ اور زیر کیا کرتے تہے یہہ امر سکندر کو ناگوار معلوم ہوا چنانچہ اسلیئے اوسنے فارس پر چڑہائی کی تہی بروقت فتح کے جاہتا تہا کہ امراء عظام فارس کو بیست و نابود کرڈالے ارسطو نے یہہ مصلحت دی کہ اس سلطنت کی تفریق کردیجے جبکہ آپسمین اختلاف ہوگا اور اتفاق نہ ہوگا تب کبہی یونان کا ارادہ نکرینگے یہی اوسکا مطلب تہا فقط ۱۲

بیان ہی سکندر ابن فیلبس کا

۱۱۵ انہین لوگون کو ملوک طوایف کہتے ہین مورخین بیان کرتے ہین کہ سکندر کا رنگ
بھورا اور آنکھہ کیری تہی — قبل اسکے بادشاہ ہونیکے یونان مین کئی سلطنتین تہین
جب یہہ بادشاہ ہوا اسنے اولاد اونہین پر ہاتھہ صاف کرکے ایک سلطنت
اپنی مقرر کی اور سبکو مار ڈالا بعد ازان ملک رُوم کو بہی زیر حکم کرکے شامل
سلطنت کر لیا جیسا کہ اولاً بیان ہو چکا — جبکہ تمام ممالک مغربیہ پر مسلط
ہو چکا اسوقت اُسنے اسکندریہ بسایا اور ممالک شرقیہ لینے کا ارادہ کیا
اور اُسی زمانہ مین دارا سے لڑائی ہوئی — بعضے یہہ کہتے ہین کہ مشرق
کی جانب سے شمال طرف کو اوسنے جاکے ایک دیوار یاجوج ماجوج کی روکنے
کے واسطے بنائی — مگر صحیح یہہ ہی کہ اسکندر نے نہین بنائی واقع مین یہہ دیوار
اوس شخص کی بنائی ہوئی ہے جسکا نام قران شریف مین ذوالقرنین ہے اور
وہ ایک بادشاہ پُرانا ہے جو حضرت خلیل ؑ کے وقت مین سلطنت کرتا تہا
اب اسمین اختلاف ہے کہ ذوالقرنین کون شخص تہا بعضے کہتے ہین کہ ذوالقرنین
سے مراد بادشاہ فریدون ہے — بعضے کہتے ہین کہ نہین بلکہ اور کوئی بادشاہ
ذوالقرنین تہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص بانی دیوار کو سکندر رُومی
سمجہتا ہے وہ بیشک غلطی مین ہے اور وہ جو عوام الناس مین ذوالقرنین
سکندر کا نام مشہور گیا ہے وہ بہی سراسر غلط ہے کیونکہ لفظ ذو عربی ہے
اور ذوالقرنین یہہ لقب عربی ہے مثل القاب ملوک یمن کے جیسا کہ — ذو جدن
— ذو کلاع — ذو نواس — ذو شناتر — ذوالقرنین اصعب
ابن الرائش — اس رائش کا نام حارث ابن ذی سدد بن عاد بن باط
— بن سبا ہی — بعضے کہتے ہین کہ ذوالقرنین سے مراد یہی صعب مذکور ہے
یہہ وہ شخص ہے جسکو خدا تعالے نے بڑی ثروت اور شان شوکت عنایت

بیان ہی ملوک طوایف کا

۱۱۶ کی تہی اسنے یاجوج ماجوج کی دیوار بنائی ہی — چنانچہ ابن سعید مغربی کہتا ہے
کہ حضرت عباس رض سے لوگون نے پوچھا تہا کہ یا حضرت ذوالقرنین جو قرآن
مین مذکور ہے اوسے کون شخص مراد ہے اونہون نے فرمایا کہ ہر ایک شخص بادشاہ
تہا قوم حمیر سے یہہ دلیل ہمارے قول کو تقویت بخشتی ہی اس سے صاف
ظاہر ہے کہ وہ شخص صعب مذکور ہے کیونکہ یہی بڑا بادشاہ ذی شان قوم
حمیر سے گذرا ہے — بعد مرنے بادشاہ سکندر کے اوسکے بیٹے کو تمام اعیان
مملکت نے کہا کہ آپ تخت سلطنت پر تشریف رکہئے اور بادشاہت کیجئے
اوسنے کہا مجکو بادشاہت نہین چاہتی چنانچہ وہ لڑکا فقیر ہوگیا اور بادشاہت
سے بالکل دست بردار ہوا اسلئے اوسکی سلطنت منقسم ہوگئی درمیان ملوک طوائف
اور ملوک یونان کے چنانچہ ہم آگے اسکا ذکر درمیان فصل تیسری کے بیان
کرین گے انشاء اللہ تعالے ا

بیان ہی ملوک طوایف کا

پوشیدہ نہ رہے کہ جبکہ بادشاہ سکندر ملک فارس پر غالب ہوگیا اور وہان کے
باشندون مین سے امرا اور وزرا — اور جمیع مردمان خاندان شاہی کو گرفتار
کرچکا اوسوقت اوسنے چند آدمیون کو اوس گروہ مقیدین مین سے قتل کرکے
چاہتا تہا کہ سبکو حکم قتل کا دے لیکن حکیم ارسطاطالیس اس حرکت لایعنی سے
مانع آیا اور عرض کی کہ خداوند نعمت ایسی تدبیر کیجئے جسمین اپنا مطلب بہی نکل
آوے اور یونانیون کی گردن پر فارسیونکا خون بہی نہ ہووے وہ رائے
یہہ ہے کہ جہان پناہ چند امرا عظام کو انمین سے سلطنت مرحمت فرماوین
اور امورات شاہی مین کئی آدمی شریک کردین کیونکہ جسوقت کئی بادشاہون کے

طبقہ تیسرا اشغانیہ

بادشاہونکی بیشک انمین آپسمین اختلاف پڑیگا پھر ایک کو دوسرا آپ قتل کریگا
اور پھوٹ پڑی رہیگی کبھی اتفاق انمین نہ ہوگا آپ سے آپ خراب ویران ہوجائینگے
گے اور یونانیون کے اسطرح سے انکا خون ہی نہ ہوگا — سکندر کو یہ رائے بہت
پسند آئی چنانچہ اوسنے بیس آدمی منتخب کرکے فارس کے بادشاہ مقرر کردئے
انہین لوگون کو ملوک طوایف کہتے ہین — چنانچہ اسی صورت سے فارس کی
سلطنت پانسو بارہ برس تک متفرق رہی اور وہ لوگ ملوک طوایف کی سلطنت
کرتے رہے — بعد اس عرصہ مذکور کے اردشیر بن بابک جبکہ سلطنت فارس کا
بادشاہ ہوا اوسنے تمام ملوک طوایف کو جو کہ قریب نوے آدمی کے تھے سب کو
جمع کیا اور ایک سلطنت مقرر کی — تواریخ مین ان بادشاہونکے نام اور اونکی
سلطنتون کی مدتون کا کچھہ حال نہین لکھا ہے کیونکہ یہہ لوگ مثل چھوٹے چھوٹے
رئیسون کے اطراف واقطار فارس مین پھیلے ہوئے تھے اور بعد اسکندر کے
یونان کی بادشاہت کو بہت فروغ ہوگیا تھا چنانچہ یونان ہی کے بادشاہ کا
اکثر جائے پر حکم تھا اسلئے مورخین نے بعد اسکندر کے ملوک طوایف کا حال
بالکل ترک کردیا ہے بلکہ یونان کا حال لکھتے ہین لیکن جبکہ ملوک اشغانیہ کو
درمیان ملوک طوایف کے ترقی اور فروغ ہوا تب اونکی تواریخ لکھی گئی ہے

بیان ہی تیسری طبقہ اشغانیہ کا

ابو عیسے کہتا ہے کہ اول ہی اول اس طبقہ اشغانیہ مین بادشاہ اشغابن
اشغا جسکو اشک بن اشکان بھی کہتے ہین مشہور ہوا — اس بادشاہ کی
ابتدا سلطنت دوسو چھیالیس برسکے بعد غلبہ سکندر کے ظہور مین آئی تھی —
بعد اوسکے شاپور ابن اشغان بادشاہ ہوا اوسنے ساٹھہ برس سلطنت کی۔

طبقہ تیسرا اشغانیہ

اس بادشاہ کے جلوس کو کچھ اوپر چالیس برس گذرے تھے جب حضرت عیسےٰ پیدا ہوئے بعد تین سو سولہ برس غلبہ اسکندر کے سلطنت اوسکی تمام ہو چکی تھی — اور بعد اکیس برس کے بیرن اشغانی بادشاہ ہوا — اور سن تین سو ستتالیس ۳۴۷ سکندری مین یہہ شخص فوت ہوا — اوسکے بعد جودرز الاشغانی انیس برس تک سلطنت کرکے تین سو چھیاسٹھ ۳۶۶ سکندری مین راہ عدم کی طے کر گیا — بعدازان نرسی الاشغانی چالیس برس حکومت کرتا رہا جس روز یہہ شخص بادشاہ ہوا تھا اسنے یہہ حکم عام سنایا تھا کہ مین اوس شخص کی عزت اور توقیر کرونگا جو میرے حکم کی تعمیل جلد کریگا یہہ بھی سنہ چار سو چھ ۴۰۶ سکندری مین فوت ہوا — بعدازان ہرمز الاشغانی نے انیس برس سلطنت کی اور درمیان سنہ ۴۲۵ سکندری مین فوت ہوا یہہ شخص جس روز تخت سلطنت پر بیٹھا اسنے خلق اللہ کو یہہ حکم عام سنایا کہ گناہ سے بچو اور برائی نکرو والا نہ تمہیں تعذیر جاری کی جائیگی — بعدازان اردوان الاشغانی نے بارہ برس سلطنت کرکے سنہ ۴۳۷ سکندری مین بادیہ پیمائے عدم ہوئی — یہہ خسرو اشغانی چالیس برس سلطنت کرتا رہا اس شخص نے تمام رعیت کو آتش پرست بنا دیا اور حکم دیا کہ اس آگ کی پوجا تمام تاکید کیجاے یہہ بھی سنہ ۴۷۷ تک اپنا زور دکھلا کر راہی ہوئے — جب وہ مرچکا تب بلاش اشغانی بادشاہ ہوا اوسنے چوبیس برس سلطنت کی اور سنہ ۵۰۰ سکندری مین وفات پائی — بعدازان اردوان الاصغر بادشاہ ہوا اسکے ایام حکومت مین اردشیر بن بابک ظاہر ہوا جسنے تمام اردوان کے لوگون کو معہ اس بادشاہ اردوان اصغر کے مار کر ماتہہ صاف کیا اور تمام ملوک طوایف کی سلطنت کو نیست و نابود کرکے ایک بڑی سلطنت کھڑی کی چنانچہ سنہ ۵۱۲ مین اس اردوان مذکور کی سلطنت تمام ہو چکی تھی

طبقہ چوتھا ساسانیہ

ہو چکی تھی اب اسمین اختلاف ہی کہ اس شخص نے کتنے سال حکومت کی بعضے کہتے ہین گیارہ برس بعضے تیرہ[۱۳]

بیان ہی طبقہ چہارم کا جو اکاسرہ ساسانیہ کہلاتی ہین

پہلا بادشاہ اس طبقہ کا اردشیر بن بابک اولاد ساسان بن اردشیر بہمن مسبوق الذکر سے ہے جسکا حال اردشیر بہمن کے حال مین ہم بیان کر چکے ہین یہہ ساسان وہ شخص ہے جسنے گوشہ نشینی اور ریوڑ چرانا اختیار کر لیا تھا جبکہ اوسکے باپ نے حکومت اور سلطنت دارا کے نام جن ایام مین کہ وہ سماۃ خمانی کے پیٹ ہی مین تھا مقرر کر دے تھی جیسا کہ اولاً بیان آچکا ہے — واضح ہو کہ اردشیر بن بابک ایک شخص تھا ملوک طوائف مین کا جن ایام مین کہ اردوانین کا دورہ تھا یعنے درمیان سنہ ۳۷ ۹ ابتدا رجعت نصر کے پھر ایسا ہوا اس سالمین یہہ شخص اون سب اردوانین پر غالب آگیا اسوقت پانسو بارہ[۵۱۲] برس غلبہ اسکندر کو گذر چکے تھے اتنی ہی مدت ملوک طوائف نے سلطنت کی ہے اس اردشیر کے ظاہر ہونے اور ہجرت نبوی مین چار سو بائیس برس کا فاصلہ ہے اور اس سے قبل ستتر برس کے بطلیموس نے رصد بنائی تھی اس عرصہ تک ممکن ہے کہ بطلیموس زندہ رہا ہو بلکہ ہو سکتا ہے کہ اوسنے اردشیر ابن بابک کا زمانہ بھی دیکھا ہو کیونکہ وہ اس بادشاہ کے زمانہ سے کچھ بہت بعید نہ تھا — تمام اکاسرہ جنکا پہلا بادشاہ یزدگرد کہلاتا ہے اولاد اردشیر مذکور سے ہی — جبکہ اس بادشاہ کو غلبہ ہوا اور سب اردوانین پر غالب آگیا تب اسنے سبکو قتل کیا اور بند بست ملک کا خوب کیا یہہ شخص بہت طویل الفکر اور عقلمند آدمی تھا جبھی [illegible]

طبقہ چوتھا ساسانیہ

۱۲۰ واسطے رہنمونی اپنے بیٹے شاپور اور اوسکی اولاد کے ایک دستور العمل تصنیف کیا تہا جسمین جمیع قوانین سیاست اور بندبست اور انتظام اور احکام اور حیلہ ملک ستانی کے لکھے تہے — مگر اسنے چودہ برس دس مہینے سلطنت کی اور درمیان سنہ ۵۲۷ سکندری کے فوت ہوا — بعدازان اوسکے بیٹے شاپور ابن اردشیر نے اکیتس برس اور چھہ مہینے سلطنت کی یہہ لڑکا بہت خوبصورت اور استوار آدمی تہا اسی وقت مین مانی کافر ظاہر ہوا تہا جسنے دعوہ نبوت کا کیا تہا اور اوسکے بہت لوگ تابع بہی ہوگئے تہے جو لوگ اوسکے مذہب مین ہین اونکو مانوی کہتے ہین — بعد گیارہ برس سلطنت کرنے کے سوا افواج قاہرہ ملک رُوم کیطرف چڑہائی کی چنانچہ شہر نصیبین فتح کیا اور بہت بلاد رُوم مین سیر کرتا ہوا پہرا اوسوقت مین روم کے باشندے بُت پرست تہے مگر یہہ حال اونکا قبل نصارے ہونیکے تہا — اور چند شہر ملک شام کے بہی اسنے فتح کئے ہین جنکے باشندون کو طعمہ تیغ بیدریغ کرکے رومیہ کو کوچ کرگیا تہا — بعدازان والی روم نے اس سے صلح کی اور اطاعت منظور کرلے اوسوقت مین بادشاہ رومیہ کا غرذیانوس تہا اسکا حال یونان کے بادشاہون مین بیان کرین گے اس شاپور مذکور کو توجہ تامہ فلسفہ یونانیہ کے جمع کرنے کی اور ترجمہ کرنے کی درمیان فارسی کے تہی — اور کہتے ہین کہ اسی کے زمانہ مین عود کا باجہ نکلا ہے یہہ بادشاہ درمیان سنہ ۵۵۶ سکندری کے فوت ہوا — اوسکے بعد ہرمز بیٹا شاپور کا جو بہت قوی اور پہلوان اور طویل القامت تہا ڈیڑہ برس تک سلطنت کرتا رہا بسبب شجاع اور دلاور ہونیکے اسکو پہلوان کہتے ہین سنہ ۵۶۰ سکندری مین فوت ہوا — بعدازان اوسکے بیٹے بہرام بن ہرمز نے کل تین برس تین مہینے سلطنت کی یہہ شخص بہی اپنے باپ ہی کی خصلت

خصلت اور اطوار پر درمیان نبدبست اور مہربانی کرنے حال رعایا پر چلتا رہا
اور شروع سنہ ۵۶۴ مین وفات پائی — بعد اوسکے بہرام ابن بہرام اوسکا
بیٹا بادشاہ ہوا اسنے بھی سترہ برس سلطنت کرکے سنہ ۵۸۱ سکندری مین
وفات پائی — بعد ازان اوسکے بیٹے بہرام ابن بہرام نے چار برس چار
مہینے سلطنت کی یہہ بھی عدل اور سیاست اور انتظام مین اپنے دادا کے جانشین
رہا اور سنہ ۵۸۵ پانسو پچاسی مین بعد گذرنے سات مہینے اسی سال کے
وفات پائی — بعد ازان نرسی ابن بہرام ابن بہرام — بن ہرمز — بن شاپور
— ابن اردشیر — بن بابک نو برس تک سلطنت کرتا رہا اور سنہ ۵۹۴
کے ساتوین مہینے اوسنے بھی وفات پائی — بعد ازان ہرمز ابن نرسی نے
جو اوسکا بیٹا تہا نوے برس سلطنت کی اور سنہ ۶۰۳ کی ساتوین مہینے اوسنے
بھی وفات پائی — جب ہرمز بھی مرگیا تب اوسوقت کوئی بیٹا اوسکے
نہ تہا جو تخت کا وارث ہوتا مگر ایک عورت اوسکی عورتونمین حاملہ تہی ارکان
دولت نے یہہ تجویز کی کہ وہ لڑکا جو اس عورت سے پیدا ہو اوسکے سر کو
تاج شاہی سے زین کرنا چاہیے چنانچہ وہ عورت ایک بچہ جنی اوسکا نام
شاپور رکہا گیا اوسکا نسب نامہ یہہ ہے شاپور — ابن ہرمز — بن نرسی
— بن بہرام ثانی — بن بہرام — بن ہرمز — بن شاپور — بن اردشیر
— بن بابک — جبکہ یہہ لڑکا جوان ہوگیا تب اس سے آثار نجابت اور
شرافت کے ظاہر ہونے شروع ہوئے — چنانچہ ایک یہہ ذکر کرتے
ہین کہ ایک روز اسنے شور وشغب جو لوگون کا پل پر جو نہر مدین پر واقع
تہا سنا تب اسنے پوچہا یہہ کیا غل غپاڑا ہے خدام شاہی نے عرض کی
کہ خداوند یہہ شور وغل ان لوگونکا ہے جو پل پر سے گذرتے اور آتے ہین —

اُس لڑکے نے حکم دیا کہ برابر اوسکے ایک اور پُل طیار کروانا چاہئے تاکہ ایک
پُل پر کو آیا کرین اور دوسرے پر کو جایا کرین چنانچہ وہ غل پھر نہ ہوا — اُس
حکم کے ظاہر ہونے سے مردمان ساکنین اوس شہر کو بہت تعجب ہوا کہ یہہ لڑکا
بہت دانا اور عقلمند اُٹھا ہے — جن ایام مین کہ یہہ حالت صغرسن مین تہا
عرب لوگ اسکے ملک پر بچہ سمجھکر تاخت لاکر چند بستیون کو اُجاڑ گئے تہے
مگر جب اوسنے ہوش سنبہالا اور بالغ ہوگیا اسوقت جوانان تنومند اور دلاور ان
قوی ہیکل منتخب کرکے عرب کو گیا جسکو وہان پایا طعمہ تیغ بیدریغ کیا بعدازان
شہر حسا اور قطیف پر جاکر وہان کے باشندون کو قتل اور ہلاک کیا ہرچند
کہ وہ لوگ فدیہ دیتے رہے مگر ہرگز قبول نہ کیا — بعدازان درمیان ایک
قلعہ مسمی مشقر کے جو کہ بحرین مین ایک قلعہ قبیلہ تمیم کا ہے اوسمین تمیم اور
بکر بن وایل — اور عبدالقیس کے قبیلون کے آدمی رہتے ہین اوسمین پہنچکر
بیشمار آدمی قتل کئے — بعدازان یمامہ مین جاکر وہان کے باشندون کو بہی
مار ڈالا — اور جس چشمہ پر پہنچا اوسکو نبند کردیا اور جو کوا عرب کا پایا اوسکو
آنٹ دیا — پہر دیار بکر — اور دیار ربیعہ پر مراجعت کرکے جو کہ درمیان
مملکت فارس اور عرب کے واقع ہین خوب خونریزی اور لوٹ کہسوٹ
کی علے ہذا القیاس تمام عرب کو لوٹتا کہسوٹتا پہرا کیا اسیواسطے اسکو شاپور
ذوالاکتاف کہتے ہین — بعد ان واقعات مذکورہ بالا کے آدمیونسے لڑائی ہوئی
اوسکو بہی قتل کیا اور بہت سے آدمی گرفتار کئے — لیکن قسطنطین نے نذر
بہیج کر صلح کرلی اور ہمیشہ نذر بہیجا کیا یہانتک کہ سنہ ۵۴ اپنے جلوسی مین
فوت ہوا عمر بہی اوسکی اتنی ہی تہی — مگر شاپور کے زمانہ مین اوسکی اولاد نے
بہی بادشاہت کی اور وفات بہی پائی — بعدازان للیانوس رُوم کا بادشاہ

طبقہ چونہا سا سا نیہ

بادشاہ ہوا اِس بادشاہ سرکش نے بتون کی پرستش کو پھر ترویج دی اور تمام
گرجا گھر جو نصارا سے کے بنوائے ہوئے تہے سبکو مسمار کرکے انجیل مقدس کو
پھونک دیا اور مستعد واسطے لڑائی شاپور کے ہوا ۔ جبکہ یہہ بادشاہ
شاپور سے لڑنے کے لئے آمادہ ہوا تہا اسوقت قبایل عرب بہی اسکے ہمراہ
ہوگئے تہے کیونکہ وہ لوگ شاپور سے بہت جلی پہنکی تہے بسبب اوس دشمنی
کے جو شاپور نے عرب کے حق مین موافق بیان بالا کے کی تہی ۔ سپہ سالار
لشکر للیانوس کا ایک جوان جنگی مسمی یونیانوس تہا جو مذہب نصارا سے
بسبب خوف للیانوس کے پوشیدہ رکہا تہا اِس شخص نے للیانوس کی
متابعت درمیان ارتداد اور بتون کے پرستش کے مطلق نہ کی تہی چنانچہ
اُسیواسطے للیانوس کو بُرا جانتا تہا اور دلمین اوسے متنفر رہتا تہا جسکہ
شاپور کے لڑنے کی واسطے یہہ للیانوس گیا اسجاے اتفاق سے یونیانوس
نے چند پیادے شاپور کے پکڑے اونہون نے اوسکو خبر دی کہ فلانے
مقام پر شاپور علیحدہ پہرتا ہے ۔ اور واقع مین شاپور اخبار روم کی
جاسوسی کرتا ہوا علیحدہ لشکر سے پہرتا تہا جبکہ یونیانوس کو اِس حال
سے اطلاع ہوئی اوسنے اپنا ایک قاصد شاپور کے پاس بہیجکر یہہ کہلا
بہیجا کہ بکو خوب معلوم ہے تم جہان پہرتے ہو اور باوجودیکہ ہم تجکو پکڑ
سکتے ہین الا یہہ ہماری بہادری ہے کہ فریب سے نہین پکڑتے ۔ شاپور نے
یہہ بات سُنکر بہت تعریف اوسکی کی اور جلدی سے اپنے لشکر مین جا ملا
۔ پہر تو جانبین کے لشکر کا مقابلہ ہوا اور بعد میدان رزم کے للیانوس
کی فتح ہوئی شاپور مع اپنے لشکر کے بہاگ نکلا رومیون نے اون بہاگتون
کو بہت قتل کیا اور للیانوس نے شہر طیسفون پر جسکو مداین بہی کہتے ہین

۱۲۴ قبضہ کر لیا — بعد ازان للیانوس از سر نو لشکر اماده کر کے اپنے قرب و جوار کے
سلاطین کی مدت اور کمک طلب کر کے لابانوس سے شہر چھین لیا — مگر للیانوس
فارس کے ملکون سے ہرگز نہ ٹلا دہین پڑا رہا اور شاپور خواہان صلح تہا اتفاق
سے ایک تیر قضا للیانوس کے درمیان خیمہ کے آکر ایسا لگا کہ اوسکے دل کے
اندر دو سار ہوگیا بدون مارے ہی مرگیا — لشکری لوگون نے جو یہہ خبر مہیب
سنی سبکے پیر اکھڑ گئے کیونکہ اونکا بادشاہ دشمن کے ملکونمین مارا گیا بسبب
اس تہلکہ کے برپا ہونیکے تمام لشکریون نے یونیانوس سے درخواست کی کہ تم
للیانوس بادشاہ کے قایم مقام ہوکر سلطنت کرو — اوسنے کہا کہ مین ہرگز
ایسے لوگون کی بادشاہت اختیار نکرونگا جو میرے دین و ملت کے موافق
نہین ہین سب نے یہہ اقرار کیا کہ ہم لوگ بجز للیانوس کے خوف سے بت
پرستی کرنے لگے تہے والا نہ ہمتو واقع مین نصارا ہے ہین — اور اب ہم پھر
نصارا ہوتے ہین جب یونیانوس کی اس امر سے اطمینان خاطر ہوئی اوسنے
بادشاہت اختیار کی اور شاپور سے صلح کر کے ہمراہ چند مصاحبون کے واسطے
ملاقات کے اوسکے پاس گیا — اور درمیان ایک مکان کے ملاقات
دوستانہ با معانقہ کر کے صلح اور دوستی کی بنیاد مضبوط کی پھر اپنے ہمراہ لشکر
روم کا لیکر بلاد روم کی طرف مراجعت کی — بعد ازان شاپور اپنے ملک مین
سلطنت کرتا رہا اور بعد بہتر برس کے کہ عمر بہی اوسکی اتنی ہی درمیان سنہ ۶۷۵ تا
سکندری کے بعد گذرنے سات مہینے کے فوت ہوا — بعد ازان اردشیر بن
ہرمز اوسکا بہائی بسبب وصیت شاپور کے بادشاہ ہوا کیونکہ اوسکا بیٹا
بسبب صغرسن ہونیکے لایق سلطنت کے نہا جب وہ بہی سنہ ۶۷۹ سکندری
مین مرچکا اسوقت اوسکا بیٹا شاپور ابن شاپور ذی الاکتاف پانچ برس چہہ

چھ مہینے تک سلطنت کرتا رہا یہہ لڑکا بھی اپنے باپ ہی کی خصلت کا تبع تھا
لیکن بسبب گرنے ایک خیمہ کے دب کر بعد گذرنے دس مہینے سنہ ۶۸۴
سکندری کے وفات پائی — اسکے بعد بہائی اوسکا بہرام ابن شاپور
ذی الاکتاف جسکو کرمان شاہ کہتے ہین سلطنت کرنے لگا کرمان شاہ
اسواسطے کہتے ہین کہ یہہ والی کرمان کا تہا اسنے بھی اچھی خصلت اور نیک
باتین اختیار کی تہین بعد گیارہ برس کے ایک شخص نے اوسکے ایک تیر مارکر
درمیان سنہ ۶۹۵ سکندری کے بعد گیارہ مہینے اس سال کے ہلاک کردیا
کہتے ہین کہ اوس شخص نے بسبب انتقام کے قتل کیا تہا — بعد ازان اوسکا بیٹا
یزدگرد بن بہرام بن شاپور تند خو اور درشت خصلت اکیس برس پانچ
مہینے تک سلطنت کرتا رہا یہہ بادشاہ بہت تند خو اور درشت مزاج اور
بدخلق اور بد خصلت اور ظالم جفا شعار تہا اور خونریزی بھی بہت کرتا رہتا تہا
— کہتے ہین کہ فارسیون نے کسی بادشاہ کے ہاتہہ سے ایسا ظلم اور ستم نہ دیکہا
تہا جو اسنے اون پر کیا جبکہ اسکا ظلم بہت بڑہ گیا اور پیشہ جفا شعاری کا
حد کو پہنچ گیا تب تمام فارسیون نے خدا کے سامنے تضرع وزاری اوسکے
مرنے کی دعا چاہی چنانچہ وہ دعا تیر بہدف ہوئی کہ ایک دوتی گہوڑے
سے درمیان سنہ ۷۱۶ سکندری کے بعد گذرنے چار مہینے کے مرگیا —
اس یزدگرد کے ایک بیٹا بہرام گور تہا اوسنے اپنی حین حیات بادشاہ منذر
کو جو عرب کا ایک بادشاہ تہا واسطے تربیت اور پرورش اور تعلیم نیک
اخلاق کے سپرد کردیا تہا جب وہ لڑکا جوان اور لئق ہوگیا تب وہ اپنے
باپ کے پاس واسطے ملاقات کے حاضر ہوا — ہر چند کہ یہہ لڑکا بہت
عقلمند اور ادیب پرلے سریکا تہا لیکن اوسکی سرکش باپ نے اوسکے حال کیطرف

۱۲۶ کچھہ التفات نہ کی چنانچہ یہہ امر اوس لڑکے پر ناگوار گذرا اوسنے اپنی مراجعت
کے واسطے درخواست کی وہ منظور ہوئی وہ بچارہ بحالت اوارہ ملک عرب کو
پاس منذر کے مراجعت کرکے چلا آیا جب اوسکا باپ مرگیا اسوقت سب
اہل فارس نے مجتمع ہوکر پھر صلاح کی کہ یزدگرد کے بیٹون مین سے ہم کسیکو بادشاہ
مقرر نہ کرین گے کیونکہ ہمنے اس شخص کے ہاتھہ سے بہت ظلم اٹھایا ہے اور علاوہ
ازین بہرام گور نے چونکہ درمیان عرب کے نشوونما پایا ہے وہ لایق اس ریاست
کے بھی نہین ہے کیونکہ اہل فارس اور اہل عرب کے عادات اور رسمیات مین
اختلاف عظیم ہے اسلئے اون لوگون نے کسریٰ کو جو اولاد اردشیر سے تہا
اپنا بادشاہ مقرر کرلیا جبکہ یہہ خبر بہرام کو پہنچی — اوسنے منذر اور اوسکے
بیٹے نعمان ابن منذر سے مدد طلب کرکے اور درمیان اہل عرب — اور اہل
فارس کے اپنے بہت خطوط و نامہ بھیج کر سب سے تائید لیکر فارس مین آیا آخر الامر
بہرام گور اپنے باپ کی جاے بادشاہ مستقل ہوا اسکی شجاعت اور قوت اور
جوانمردی بہت بیان کی گئی ہے — بعد ازان وہ اسطرح پر ہلاک ہوا ایک روز
شکار کھیلنے گیا تہا ایک شکار اوسنے دیکھا چاہتا تہا کہ اوسکو روکے اوسکے پیچھے
جو بہاگا زمین شور کی کیچڑ مین دہنس گیا اوس زمین کے اندر دہنسا ہوا نیچے چلا
گیا اسنے کل تیس برس پانچ مہینے سلطنت کی اور سنہ ۴۱۸ مین بعد گذرنے تین مہینے
اس سال کے فوت ہوا — بعد اوسکے بیٹا اوسکا یزدگرد ابن بہرام گور اٹہارہ
برس چار مہینے تک سلطنت کرتا رہا اور جمیع خصایل اپنے باپ کے استعمال مین
لاتا رہا یعنے تخریب اعدا اور تعمیر بلاد مین مثل اپنے باپ کے سرگرم تہا —
بعد گذرنے سات مہینے سنہ ۴۵۹ کے یہہ بہی ہلاک ہوا — اسکے دو بیٹے
تہے ایک ہرمز — دوسرا فیروز جبکہ یہہ مرگیا تب ہرمز ابن یزدگرد تخت پر بیٹہا

تخت پر بیٹھا اور سات برس تک لوگون پر ظلم اور رعیت پر ستم کرتا رہا — اور دوسرا لڑکا فیروز جو اسکا بھائی تہا وہ قوم ہیاطلہ کے پاس خواہان ملک اور مدد کا ہوکر پہنچا یہہ وہ قوم ہے جو درمیان خراسان اور بلاد ترکستان کے جسکو طخارستان کہتے ہین رہتے ہین وہانکے بادشاہون نے یہہ فریاد کی کہ میرے باپ کا ملک مجکو دلایئے اور میرا بھائی ہرمز سے تخت سلطنت چہین لیا جائے اون لوگون نے اسکو مدد دی چنانچہ لشکر خراسان اور طخارستان کا فیروز مذکور جمع کرکے اپنے بھائی ہرمز سے لڑنے کے ارادہ پر آیا اور درمیان رے کے دونو کا مقابلہ ہوا خدا تعالے نے فیروز کو فیروز مند کیا اور فتح اوسکی ہوئی اوسنے اپنے بھائی ہرمز کو گرفتار کرکے قید کر دیا اور آپ تخت پر بیٹھکر حکومت کرنے لگا چنانچہ سلطنت ہرمز کی سنہ ۷۶۶ سکندری مین تمام ہو چکی اس فیروز نے ستائیس برس سلطنت کی اور خصایل نیک برتنی اور تالیف قلوب خلق مین مصروف رہا اسکے ایام حکومت مین سات برس کا قحط پڑا تہا جسمین تمام چشمے اور گہانس خشک ہوگئی تہی اور چارپاے بہوکے مرگئے تہے بعد میعاد مذکور کے خدا تعالے نے باران رحمت نازل فرمایا — اور پہر کردنیا مین تازگی اور سبزی دکہلائی دی — اخشنوار جو کہ ایک بادشاہ قوم ہیاطلہ کا تہا اوسمین اور فیروز مین کچہہ رنجیدگی ہوگئی تہی اور سبب اس رنجیدگی کا یہہ تہا کہ فیروز نے اوسکی لڑکی سے اپنی شادی کی درخواست کی تہی اوسکو نامنظور ہوئی فیروز اپنا لشکر لیکر قوم ہیاطلہ پر جا چڑہا اور وہان جاکر اوس قوم کے گناہون کو بیان کرنے لگا چنانچہ اوس قوم پر فیروز نے جو گناہ ثابت کئے تہے ایک گناہ یہہ بہی ثابت کیا تہا کہ یہہ لوگ مردون سے اغلام کرتے ہین آخرالامر یہہ ہوا کہ ایک خندق

۱۲۸ ہین جوکہ قوم ہیاطلہ نے ایک کہائی کہود کر اوپر سے ڈہانپ رکہی تہی معہ اپنے ہمراہیون کے اوسمین گر کر راہی ملک بقا کا ہوا اخشنوار نے نکل کر تمام اسباب جو اوسکے لشکر کا تہا سب لوٹ لیا یہہ واقعہ سنہ ۴۳ ۷ سکندری مین وقوع مین آیا تہا۔ بعد ازان اوسکے بیٹے بلاش بن فیروز نے چار برس بادشاہت کی اور سنہ ۴۷ ۷ سکندری مین فوت ہوا۔ اوسکے بعد اوسکے بہائی قباذ بن فیروز نے تینتالیس ۴۳ برس بادشاہت کی جسمین چہہ برس تک اپنے بہائی جاماسپ سے لڑا کیا اسی بادشاہ کے ایام حکومت مین مزدک الزندیق ظاہر ہوا تہا اسنے دعوہ نبوت کا کیا اور یہہ حکم لوگون کو سُنایا کہ سب لوگ مال مین مساوی رہین یعنے جو کوی مالدار ہو وہ مفلس کو برابر حصہ بانٹ دیے اور عورتین سبکی مشارکت رہے کیونکہ واقع مین عورتین سبکی حقیقی بہن ہین اسلئے کہ سب آدمی حضرت آدم ع اور حوا کی اولاد مین ہین پس سب آپسمین مرد و زن بہائی بہن ہوے اسلئے چاہئے کہ ہر ایک کی عورت سے جو چاہے حاجت پوری کرلے کیونکہ وہ عورتین حقیقت مین مال مشترکہ ہین۔ اس بادشاہ بے وقوف یعنے کے قباذ نے اسکا دین قبول کیا اور اسی سبب سے بہت سے آدمی مارے گئے مگر رعیت پر یہہ امر سخت ناگوار اور گران گذرتا تہا اسلئے تمام رعایا نے مجتمع ہوکر یہہ ارادہ کیا کہ قباذ کی جاے اور کوئی بادشاہ مقرر کرد اور اسکو تخت پر سے اُٹہا دو چنانچہ اوسکے بہائی جاماسپ بن فیروز کو تخت پر بٹہلایا۔ اور قباذ بہاگ کر قوم ہیاطلہ کے پاس مستغیث ہوکر گیا اس قوم نے اوسکی مدد کی قباذ لشکر خراسان کا لیکر اپنے بہائی جاماسپ سے آکر لڑا آخر الامر قباذ نے فتح پائی اور جاماسپ کو قید کیا پہر بدستور بادشاہت کرتا رہا اور سنہ ۴۸ ۸ کی ساتوین مہینے مین وفات پائی۔ اوسکے بعد بیٹا اوسکا او

بیٹا اوسکا نوشیروان بن قباذ — بن فیروز — بن یزدگرد — بن بہرام گور — بن یزدگرد اثیم — ابن بہرام — بن شاپور ذی الاکتاف — بن ہرمز بن نرسی — بن بہرام — بن بہرام — بن ہرمز — بن شاپور — بن اردشیر — بن بابک بادشاہ ہوا نوشیروان حالت صغرسن ہی مین بادشاہ ہوا تہا اور اٹہالیس برس تک سلطنت کرتا رہا کہتے ہین کہ نوشیروان جسوقت تخت پر بیٹہا اوسوقت اوسنے اپنے خواصون سے یہہ کہا کہ قبل از تخت پر بیٹہنے اور بادشاہ ہونے سے مینے خدا تعالے سے ایک عہد کرلیا تہا اب اوسکا ایفا ضرور ہے وہ یہہ ہے کہ مینے جناب باری سے عرض کی تہی کہ اے خداوند جب مین بادشاہ ہونگا دو باتین ضرور کرونگا — ایک یہہ ہے کہ مزدک کی اولاد کو پہر ملک چیرہ مین لاونگا اور حارث غاصب کو اوسمین سے نکال دونگا — دوسرا امر یہہ ہے کہ جتنے لوگ مزدک مذہب مین ہین اور انہون نے تمام عورتین اور مال لوگون کے مشترک کرلئے ہین اسطور پر کہ کسی کی کوئی خاص جورو نہین جسپر چاہو چڑہ جاو اور نہ مال کسیکا ہے جسکو چاہو لوٹ لو یہانتک کہ پاجیون کو اشرافون سے مختلط کردیا ہے — اور داماد ہونا بہت آسان کردیا ہے جتنے کہ کمینے اور رزالے اون اشراف زادیون کو رکہتے ہین کہ جنکو کبہی آنکہہ بہر دیکہنے کی اونکو طاقت نہین ہوئی تہی ان سب لوگون کو قتل کرونگا اسوقت مزدک بہی تخت کے پاس حاضر تہا کہنے لگا کہ جہان پناہ آپ کو اتنا مقدور ہے کہ آپ ان سب لوگون کو قتل کردیجے گا یہہ کار کبہی نہ کرنا کیونکہ خدا تعالے نے تمکو اسواسطے نہین پیدا کیا کہ تم دنیا مین فساد برپا کرو بلکہ تمکو فساد کے کہونے اور اصلاح امور

۱۲۰ کے واسطے بادشاہ بنایا ہے — اسوقت بادشاہ خفا ہوا اور کہا کہ حرام زادگی تجکو وہ بہی یاد ہے جبکہ تو نے قباذ سے کہا تہا کہ مجکو اجازت دو تو مین نوشیروان کی والدہ سے صحبت کرون اور بادشاہ نے بسبب اتباع تیرے دین کے اجازت دی اور تو اوسکے مکان مین گیا — اور مین دوڑکر تیری پیرونمین پڑا اور تیری منتین کرکے تجسی اپنی والدہ کو بخشوایا جب تو نے مجکو بخشی اور پہر تو اوٹہا چلا گیا وہ تیرے پیرون کی جرابون کی بو آجتک میری ناک سے نہین گئی ہے مجھے تو خوب یاد ہے مزدک بولا کہ سچ ہے — نوشیروان نے اوسیوقت قاتل کو حکم کیا کہ اسکو قتل کرو فوراً بادشاہ کے روبرو اوسکا سر اوڑا دیا گیا اور لاشہ اوسکا جلاکر خاک سیاہ کر دیا گیا — اور منادی ہوگئی کہ جو قوم مزدکیہ ہین یعنے جو لوگ اسکے مذہب مین ہین اونکا خون ہدر ہے جو پاوی مار ڈالے اوسی روز بہت آدمی مارے گئے — اور دوسرا حکم نوشیروان نے یہہ بہی دیا کہ مانوی لوگ بہی قتل کئے جائین چنانچہ فرقہ مانویہ کے بہت آدمی مقتول ہوئے — بعدازان نوشیروان نے دوہی مذہب قدیم جو مجوسیونکا تہا جاری کیا — اور تمام حاکمون کے نام شقہ روانہ کرکے سلطنت کو مضبوط کیا اور ہمیشہ امورات سلطنت مین غور و داخت کرتا رہا یہانتک کہ جو مقام یا ضعف اوس سلطنت مین آگیا تہا یکقلم جاتا رہا — اور جو لوگ تابع وہم وخیال کے تہے وہ سب چہوڑ دادیا اور خون کہانا لوگون سے موقوف کر دیا — اور لشکر کی بہی بہی غور پرداخت کرکے برچہی بہالے اور ہتیاردن سے سبکو آراستہ کر دیا — اور جو شہر ٹوٹا پہوٹا تہا اوسکی از سر نو تعمیر کروائی — اور اطراف وجوانب کے ملکون پر جو لوگ بسبب ضعف سلطنت قابض ہوگئے تہے وہ مملکتین پہر سلطنت مین شامل

طبقہ چوتھا ساسانیہ کا

شامل کین اِن بلاد کے شامل کرنے کی بہت سبب بیان کئے گئے ہین بہرکیف
وہ ملک یہہ ہین — سمندرنج — زابلستان — بخارستان — دردستان وغیرہ
اور چند قلعی اور کوٹ بھی اِس بادشاہ نے بنوائے — اور وہ مال و دولت
جو مردکیہ مذہب والونکا ہاتھہ آیا تہا اسکے لئے یہہ قانون مقرر کیا کہ جس مال کا
مالک دستیاب ہو شرط پہچاننے کے لیجاوے اور باقی جو بدون مالک رہا
وہ فقرا اور مساکین کو تقسیم کروادیا اور جس بچے کے حسب و نسب مین اختلاف
پایا اوسکو مشتبہ تصور کیا — اور اگر کسی مرد کی کا بچہ ثابت ہوا اوسکو اوس
شخص کا غلام مقرر کردیا جسکے تخم سے پیدا ہوا تہا — اور جس نیک بخت عورت
کے زور و قوت کسی مرد کے نے پکڑ کر عزت خراب کرڈالی تہی اوس عورت کو
بقدر قہر روپیہ اوسے دلوادیا — اور جو عورتین اِس قسم کی تہین کہ اونکے متولیون نے
بسبب غیرت اور ننگ کے اونکے متولی ہونے سے انکار کرلیا تہا یا انکا کوئی اونکا
متولی نہ تہا بلکہ لاوارث تہین اونکے واسطے ایک مکان بادشاہی مقرر کرکے یہہ
حکم دیا کہ اِس مکان مین اِس قسم کی عورتین سب جمع کیجاین جبکہ وہ جمع ہوچکین اوسوقت
یہہ حکم دیا کہ جس سے چاہین اپنا نکاح کرالین بادشاہی خزانہ سے خرچ واسطے
اونکی شادی کے دیا جائے — اور ایسا ہی اون لڑکیون لاوارث کے مانند
مین حکم دیا جنکا کوئی مالک نہ تہا اور وہ مرد کیہ بہی نہ تہین — اور جتنے لڑکے لاوارث
اکٹھے ہوئے اونکو غلامان شاہی مین مندرج کیا — بعد اِس بندوبست کے مندر کو
ملک حیرت دلوایا اور حارث کو وہانسے نکالدیا جبکہ حارث خوف کہاکر معہ اپنے
قبایل کے بہاگ نکلا اوسوقت بموجب حکم مندر کے واسطے تعاقب حارث
کے سوار کئے چنانچہ اوسکے اہل و عیال کو گرفتار کرلائے مگر حارث ہاتھہ نہ آیا بلکہ
مفقود الخبر ہوگیا اِس کے گم ہونے مین اختلاف ہے چنانچہ ہم بھی اسکا حال

طبقہ چوتھا ساسانیہ کا

۱۲۲ کندہ کے عالمین درمیان چوتھی فصل کے انشاء اللہ تعالے بیان کرین گے —
بعدازان اپنے باپ قباذ کی جوردن کو نوشیروان نے یہہ حکم دیا کہ اگر تمہارے
مرضی خانہ نشینی کی ہو تو مجھسے تنخواہ لے جاؤ گھر مین بیٹھے رہو والا نہ اپنے کنبے
کے مردون کو تلاش کرکے نکاح کرو تم کو اختیار ہے — بلاد مفتوحہ نوشیروان
کی تفصیل یہہ ہے کہ اس بادشاہ عادل نے الرہا جو شہر برقل کا ہے فتح کرکے
اسکندریہ بھی فتح کیا اور قیصر روم نے بھی اوسکی اطاعت منظور کی بعدازان
الحزر کو گیا اور وہان سے عدن کو پہر ایک نواح مین سمندر کے پاس جو درمیان
دو پہاڑون کے صخور مشہور ہے وہان قیام پذیر رہا — اور وہانسے الحدید
کو گیا — بعدازان قوم بیاطلہ کے سر پر خرابی لایا چنانچہ وہان جاکر فیروز کے
خون کا مطالبہ کیا اور اس بہانہ سے تمام اونکے بادشاہون کو مارکر — شہرون کے
ویران و نیست و نابود کردئے اور خلق کثیر ماری گئی پہر بلخ وغیرہ کو کوچ کیا اور
وہانسے مدایق کو مراجعت کرکے یمن کی مہم پر ایک لشکر مہیا کرکے اوسکا سپہ سالار
وہرز کو نیا کر روانہ کیا اسنے وہان جاکر تمام ملوک حبشہ کو جو یمن پر غالب آگئے
تہے قتل کئے — اور پہر از سر نو ریاست ابن ذی یزن بعد مقتول ہونے
بادشاہ حبشہ کے جسکا نام مسرون ابن ابرہۃ الاشرم تہا بادشاہ ہوا
یہہ وہی بادشاہ ہے جو کعبہ پر ارادہ مسمار کرنے کے ہاتھی لیکر آیا تہا — پہر
جرجان پر ایک بہاری لڑائی ہوئی بعد اوسکے باب الابواب اس نوشیروان
نے بنوایا اسی بادشاہ کے زمانہ کے چوبیسوین سال جلوسی مین عبداللہ والد
رسول اللہ ص کے پیدا ہوئے تہے اور پیغمبر خدا ص بیالیسوین سال جلوسی مین
پیدا ہوئے — اور درمیان سنہ ۸۸۸ سکندری کے ساتوین مہینے نوشیروان
راہی ملک بقا کا ہوا — بعد اس بادشاہ ذیشان کے ہرمز ابن نوشیروان اوسکا

طبقہ چوتہا سا سانیہ کا

۱۳۳ اوسکا بیٹا جو کہ بہت عادل اور نیک نیت آدمی تہا تخت پر بیٹہا یہہ بادشاہ
ایسا عادل ہوا کہ ایک اونٹ کے واسطے شریف سے مواخذہ کرتا اور درباب
انصاف کے بہت مبالغہ کرتا تہا یہانتک کہ اوسکے امرا عظام کو یہہ امر ناگوار
گذرا اور سب اوسکے دشمن ہو گئے ۔ کہتے ہین کہ اپنے بیٹون اور دوستون
کی بہی کچہہ خاطر درباب حق مدعی کے روا نہ رکہتا تہا اور عدل مین اسقدر
افراط کرتا تہا کہ سب سردار اور اکابر شہر رنجیدہ تہے کسی قوی کا یہہ
مقدور نہ تہا کہ کسی ایک ضعیف کے ناحق لگالے اور طریقہ اسنے یہہ نکالا
تہا کہ ایک صندوق دربار کے باہر رکہوادیا کرتا اوس صندوق کو اپنی مہر
اور کنجی سے بند کر دیا کرتا اور اوپر اوس صندوق کے ایک سوراخ ہوتا تہا
جو مظلوم آتا اوس صندوق مین عرضی ڈالدیتا یہہ بندوبست اسواسطے
جاری کیا تہا کہ شاید کوئی مظلوم اقربا یا کسی امیر کبیر کا ہو اور وہ بسبب
دہشت کے نالش ظاہر نہ کرسکے ایسا نہ ہو کہ پہر وہ مظلوم ہی رہجائے چنانچہ
اسلئے خود آپ صندوق کہولکر ایک ایک شخص کی عرضی دیکہہ کر پڑہتا اور
مستغیث کی فریاد کو پہنچتا ۔ بعدازان عادت انصاف پسند نے اسکو ایسا
تنگ کیا کہ اسنے اب یہہ تجویز کی کہ کوئی تدبیر ایسی نکالنے چاہیے جسے
دمبدم ظالم کے ظلم سے اطلاع ہوتی رہے انصاف رسانی مین تاخیر نہ ہوا
کرے چنانچہ ایک رسّی دراز جسکا ایک سرا خلوت خانہ بادشاہی کے ایک
سوراخ مین اور ایک سرا اوسکا راہ عام پر باندہا گیا اور حکم دیا کہ جو کوئی مظلوم
آیا کرے جلدی سے اس رسّی کو ہلا دے اور اوسکو جلد دربار مین حاضر
کرین تاکہ اوسکا ظلم کا دفعیہ فوراً کیا جائے ۔ پہر ایسا اتفاق ہوا کہ ہرمز
مذکور پر چند دشمنون نے اطراف اور اکناف سے خروج کیا ایک اون مین سے

۱۳۴ شابہ بادشاہ ترکستان کا لشکر کثیر لیکر آیا — اور ایک بادشاہ روم کا اور ایک عرب کا بادشاہ خلق کثیر اپنے ہمراہ لایا یہہ سب بادشاہ فرات کے دونو کنارون پر آپڑے — اسوقت ہرمز نے ایک شخص باشندہ رے کو جسکا نام چوبین بن بہرام خشنش ہے سپہ سالار مقرر کرکے بادشاہ ترک کے مقابلہ کو بھیجا چنانچہ مابین لشکر ہرمز اور بادشاہ ترک کے خوب جنگ ہوئی مگر فتح چوبین کے نام رہی — چوبین مذکور نے شابہ مذکور کو قتل کیا اور تمام اسباب محمولہ اوسکے لشکر کا جو ہاتھہ آیا لوٹ کر ہرمز کے پاس بھیجدیا — جب شابہ مارا گیا تب ابن شابہ اوسکا بیٹا اپنے باپ کے قایم مقام ہوا اسنے بہرام چوبین سے صلح کر لی اور آپسمین خوب خلط ملط ہوگیا تحفہ و تحایف جانبین سے لینے دینے لگے — مگر ایسا اتفاق ہوا کہ بادشاہ ہرمز نے بہرام چوبین سے کہا کہ تو ترکستان جاکر اونکے شہر پر چڑھائی کرکے اونکی شہر ونمین لڑائی کر ہرمز نے چونکہ صلح کر لی تہی اور مناسب وقت بہی نہ جانتا تہا اور بادشاہ کی حکم عدولی مین اپنے جان کا ضرر متصور تہا اسلئے وہ اپنے لشکر سے سازش کرکے بنی ہوگیا بادشاہ کی اطاعت چہوڑ بیٹہا — اسلئے ہرمز نے اور لشکر واسطے گوشمالی بہرام چوبین کے روانہ کیا اولاً تو کچہہ لڑائی ہوئی آخرکار تمام آدمی لشکری چوبین مذکور سے مل گئے — پرویز ابن ہرمز جو اوسکا بیٹا تہا وہ آذربیجان مین بسبب نکالدینے ہرمز کے رہا کرتا تہا اوسکو یہہ معلوم ہوا کہ اب میرے باپ کا حکم سست ہوگیا اور ارکان ریاست اور تمام لشکر کے آدمی چاہتے ہین کہ اوسکو بادشاہت سے معزول کرین ایسا نہ ہو کہ بہرام چوبین ملک پر مسلط ہوکر بادشاہت کرنے لگے یہہ سوچ کر وہ آذربیجان اپنے باپ کیطرف

کیطرف آیا جب پرویز اسجاسے آچکا اسوقت دونو مامون پرویز کے ہرمز پر ۱۳۵
چڑہ آئے اور ہرمز کو قید کرکے اوسکے دونو آنکھین پھوڑ ڈالین اور پرویز کے
سر پر تاج شاہی رکہا گیا — اول سال جلوس ہرمز سے تا وقت جلوس
پرویز کے تیرہ برس چھہ مہینے کا عرصہ ہوا اور ہرمز مدت تک قید رہا بعد ازان
گلا گھوٹ کر مار ڈالا — مگر جسوقت پرویز تخت پر بیٹہا اسوقت بہرام چوبین
نے اوسکی مخالفت اور بغاوت مین دم مارنا شروع کیا اور ہرگز اوسکی
اطاعت نہ کی اور پرویز سے انتقام ہرمز کی آنکھین پھوڑ ڈالنے کا خواہان
رہا چنانچہ اس معاملہ مین درمیان بہرام چوبین اور پرویز کے بہت مدت تک
خط کتابت رہی کوئی خط بہرام چوبین نے ایسا نہ لکہا کہ اوسے پرویز خوش
ہوا ہو بلکہ خفا ہی ہوتا رہا آخر الامر بہرام چوبین غالب آیا — اب پرویز کو
یہہ خوف دامنگیر ہوا کہ بہرام چوبین ارسرنو میرے باپ کو برائے نام
بادشاہ بنا کر آپ اوسکی طرف سے حکومت کریگا یہہ خیال محال دلمین ٹہہراکر
خواصون کو حکم دیا کہ میرے باپ کو قتل کرو چنانچہ اون لوگون نے اوسکو
قتل کیا اور پرویز بہاگ کر روم کے بادشاہ کے پاس مدد لینے کو گیا
— بہرام چوبین نے ملک کو خالی پاکر تخت سلطنت پر جلوس کیا اور سب
ارکان دولت کو بلاکر یہہ کہا کہ سنو اگرچہ مین خاندان شاہی سے نہین ہون
پر خدا تعالے نے مجکو آجکے روز بادشاہ بنایا ہے کیونکہ ملک اور حکومت اللہ کے ہاتہہ
مین ہے جسکو چاہے دیوے — اور پرویز جو روم مین پہنچا روم والے نے
اوسے یہہ سلوک کیا کہ اپنی بیٹی مسماۃ مریم سے اوسکا نکاح کردیا اور اسی
ہزار سوار جنگی اوسکے ہمراہ کردئے چنانچہ پرویز نے اتنی سپاہ لیکر بہرام چوبین
سے آکر مقابلہ کیا بہرام نے بہی خوب لڑائی کی جانبین کے بہت آدمی مارے

گئے اور لڑائی بڑی بھاری ہوئی اور اکثر فارسیون نے پرویز کا ساتھہ دیا
بہرام کو شکست ہوی وہانسے بھاگ کر خراسان کو گیا اور ترکون سے جا ملا —
پرویز بعد اخراج دشمن صعب کے پھر کر از سر نو بادشاہ ہوکر تخت پر بیٹھا اور
اس خوشی مین آدمیون کو جو اپنے ہمراہ لایا تہا بہت مال بخشا اور سپاہ کو
نہال کر دیا اور حکم دیا کہ اب جاؤ تمہاری کچھہ حاجت نہین ہے دوسری
دفعہ پرویز درمیان سنہ ۹۰۲ سکندری کے تخت پر بیٹھا اور کل اٹھیس برس[۳۸]
پرویز نے بادشاہت کی — پرویز نے جب خوب طرح پر اپنے ملک کو
قبضہ مین کر لیا اور اطمینان خاطر ہوئی اوسوقت آدمیون سے لڑائی کی —
سبب رومیون سے لڑنے کا یہہ تہا کہ جس رومی بادشاہ نے اسکے ساتھہ
احسان کیا تہا بعد اوسکے مرنے کے سب رومیون نے متفق ہوکر اوسکے بیٹے
کو تخت پر بیٹھنے نہ دیا بلکہ ایک اور اپنا بادشاہ مقرر کر لیا — اسلئے رومیون
سے پرویز لڑا اور بعد چند لڑائیون کے پہر اوسکے بیٹے کو تخت پر بٹہلایا اس لڑائی
مین پرویز کے سوار قسطنطنیہ تک پہنچ گئے تہے — کہتے ہین کہ پرویز نے اپنی
سلطنت مین اتنا مال جمع کیا تہا کہ اور بادشاہ نے اتنا کچھہ کبھی فراہم نہ کیا تہا
— اور ایک ڈومنی مسماۃ شیرین سے نکاح کر کے اوسکے واسطے ایک
محل بنام قصر شیرین درمیان حلوان اور خانقین کے طیار کروایا تہا اور اس بادشاہ
کے اٹہارہ بیٹے تہے بڑے بیٹے کا نام شہریار — اور ایک کا نام شیرویہ
تہا جو اوسکے بعد بادشاہ ہوا یہہ شیرویہ اوس روم کی بادشاہزادی کے
پیٹ سے تہا — بعد ازان پرویز کا حال خراب ہوگیا یعنے متکبر ہوکر سرداردن
اور رئیسون اور اکابر مملکت کو حقیر سمجھنے لگا اور رعیت پر بہت ظلم کرنا
شروع کیا — چنانچہ ایک شخص مسمی زادان فروخ نے جو جلخانہ کا داروغہ

طبقہ چوتھا ساسانیہ

۱۳۷ داروغہ تہا عرض کی کہ جہان پناہ قید خانہ مین چھتیس ہزار آدمی مقید ہین اب قید خانہ مین جائے کسی قیدی کے نہین رہی ہے اور اونکی بدبو کثرت سے بڑہ گئی ہے اس حالمین جسکو حضور قابل سزا تصور فرماوین اوسکو سزا دیے اور جو قابل قتل کے ہے قتل کیا جائے اور جو لایق مخلصی کے ہے وہ رہا کر دیا جاوے — پرویز نے کہا کہ نہین سبکو قتل کر ڈالو اور اونکے سر کٹوا کر دار السلطنت کے دروازہ پر ڈہیر لگوا دو زادان فروخ داروغہ بندیخانہ نے ہر چند کہ عذر کیا اور کہا اس بات سے درگذر کیجے انصاف فرمائے کچھ اثر نہ ہوا — کسرے پرویز نے کہا کہ یہہ کبھی نہ ہوگا اور حکم دیا کہ اگر آج تو نے اونکو قتل نہ کیا تو تجکو اون سب سے اول قتل کرونگا اور بہت برا بھلا کہا اور گالیان دیکر دربار سے باہر نکلوا دیا — زادان فروخ قیدیون کے پاس گیا اور اُن سے سب ماجرا بیان کیا کہ اسطرح سے تمہارے حقمین بادشاہ نے ارشاد کیا ہے وہ لوگ رونے پیٹنے لگے اور غل مچانے لگے — زادان فروخ نے کہا کہ سنو جو مین تمکو بتلاؤن وہ کرو اونہون نے کہا فرمائے اوسنے کہا کہ مین تمکو بندیخانہ سے چھوڑ دیتا ہون تم سید ہے بادشاہ کے محل مین گھسے ہوئے چلے جاؤ اور بازار مین جو کسی کاریگر کا اوزار — یا لکڑی جسجاے پاؤ لیکر اور بادشاہ پر حملہ کرو — ان لوگون نے قسم کہائی اور کہا کہ ہم یہی کرین گے زادان نے اونکو چھوڑ دیا وہ لوگ بطور یلغار بادشاہ کے محل مین گھس گئے اور کسرے پرویز کو اطلاع خبر نہوی کہ یکبگی آواز اور غل حملہ کا سُنا اوسوقت اوسنے دیکھا کہ دربان لوگ اس جماعت کثیر کو روک نہ سکے — اور اون لوگون نے کسرے پرویز کو ڈہونڈنا شروع کیا کسرے پرویز خوف کے مارے درمیان ایک گہر کے جو مانع ہند

۱۳۸ مین تہا جا چہپا مگر ایک نوکر نے بادشاہ کو تبلا دیا مقیدین نے بادشاہ کی شکین
باندہ لین اور فوراً زادان فروخ کے سامنے جا حاضر کیا — زادان نے
بادشاہ کو ایک شخص مسمی مارسفید کے گہر مین بڑی سخت قید مین مبتلا کر کے مقید
کیا اور چند آدمی اوسپر نگاہبان متعین کر کے زادان فروخ عضر بابل کو گیا
وہانسے اوسکے بیٹے شیرویہ کو لاکر تخت پر بٹہلایا اسکی اطاعت سب عام خاص
نے قبول کی مگر ایک مدت دراز تک مابین شیرویہ اور پرویز اوسکے باپ کے
رسم خطوط جاری رہی شیرویہ نے اپنے باپ کو لکہا کہ تمکو تعجب نکرنا چاہئے
اگر مین تمکو قتل بہی کرڈالون تب بہی تو کچہہ فکر نکر کیونکہ مین تیری پیروی کرتا ہون
تونے بہی تو اپنے باپ ہرمز کی آنکہین پہوڑ کر قتل کرڈالا تہا اگر تو اپنے
باپ سے ایسی بدسلوکی روا نرکہتا تو تیرا بیٹا بہی کسی طرحکی بدسلوکی نہ کرتا
— پہر شیرویہ نے چند لوگون کو جو اولاد اسادرہ سے تہے جنکو پرویز نے
قتل کیا تہا یہہ حکم دیکر بہیجا کہ جاتے ہے سر اوڑا دو چنانچہ اون لوگون نے جاکر
پرویز کا سر کاٹ ڈالا بعد گذرنے بتیس برس پانچ مہینے پندرہ دن جلوس ۳۲
پرویز سے پیغمبر خدا صہ نے ہجرت مکہ سے طرف مدینہ کے کی تہی اور بعد پانچ
برس چہہ مہینے پندرہ دن کے ہجرت سے پرویز نے وفات پائی —
کیونکہ بیالیسوین برس سلطنت نوشیروان کے نبی صلعم پیدا ہوئے اور
نصف سال تین تیس ۳۳ جلوسی پرویز مین پیغمبر خدا صہ نے ہجرت کی یہہ سال
ترپیو ۵۳ ان تہا پیغمبر خدا صہ کے ظہور کا اور یہی سال انکی ہجرت کا تہا تفصیل
اسکی یہہ ہے — کہ بیالیسوین سال جلوس نوشیروان مین پیغمبر خدا صہ پیدا
ہوئے اور بروقت ہجرت کے عمر ترپین ۵۳ برس کی تہی — اس سے معلوم ہوا
حضرت نے ساٹہ برس حکومت نوشیروانی دیکہی — اور بارہ برس ہرمز

ہرمزابن نوشیروان کی سلطنت کے پائے اور چھہ برس چھہ مہینے تخمیناً اس فتور کے
دیکھے جسمین ہرمز پکڑا گیا اور اوسکا بیٹا پرویز تخت پر بیٹھا۔ اور ساڑھے بتیس
برس سلطنت پرویز کی دیکھی سبکی جمع ترپین برسکی ہوئی اسطرح پر وہ سن
تیتیسوان سلطنت پرویز کا تہا اور سن سکندری تخمیناً سنہ ۹۳۵ تہے۔ کل
بادشاہت پرویز نے اٹھتیس برس کی ہے اسے معلوم ہوا کہ اوسنے درمیان
سنہ ۹۴ سکندری کے وفات پائی اوسکے بعد شیرویہ بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ
مزاج کا باجی بہت تہا کہتے ہین چھوٹا سا قد تہا اور بیمار بہت رہا کرتا تہا۔ اور
ایک ظلم اسنے ایسا کیا کہ وہ بہی قابل لکہنے کے ہے وہ یہہ ہے کہ اسکی ستّرہ
بہنین خوش قد خوبصورت صاحب خلق۔ ادب والیان بہت نیک اور
حسین تہین جب یہہ بادشاہ ہوا سبکو قتل کروا ڈالا۔ مگر ندامت بہی ایسی
اٹہائی کہ اوسی مین جان گنوائی۔ یعنے بعد اونکی قتل کرنے کے اسطرح کی
مرضون مین گرفتار ہوا کہ کچہہ دنیا کی لذت اوسکو حاصل نہ ہوتی تہی مشکل سے
اپنی زندگی کے دن پورے کرتا تہا۔ اور اونکے فراق اور اپنی ندامت
کے سبب رات کو ہرگز نہ سوتا تمام روز روتا رہتا اور جو کبہی دمین خیال آجاتا
تہا سر پر سے تاج اوتار کر پہینک دیا کرتا تہا آخرالامر اسی مرض مین ہلاک
ہوا۔ اس بادشاہ نے کل آٹہہ مہینے سلطنت کی۔ بعد اوسکے اردشیر
بن شیرویہ بن پرویز سات برسکی عمر مین بادشاہ ہوا اس لڑکے کو ایک
شخص مسمی مہادرختش نے پرورش کیا تہا اسنے انتظام ملک کا اچھی طور پر
رکہا مگر بعد ایک برس چھہ مہینے کے وہ بہی مقتول ہوا۔ اوسکے بعد شہریران
قاتل اوس لڑکے اردشیر بن شیرویہ کا بادشاہ ہوا اسکا حال یہہ ہے
کہ یہہ شخص ایک سپہ سالار اس سلطنت کا واسطے مقابلہ رومیون کے مقرر

۱۴۰ ہوا تہا مگر چونکہ اسکی اطاعت مین لشکر کثیر ملک فارس اور شام کے اطراف کا تہا
اوسنے جسوقت سنا کہ اردشیر ابن شیرویہ چہوٹی ہی عمر مین بادشاہ ہوگیا ہے
دفعتہً بطور یلغار شہر طیسبون مین رات کو آگہسا اور لوگون کو قتل کرتا ہوا بادشاہی
محل تک چلا گیا اور مہا در خشنش مرزبان اردشیر بن شیرویہ کو بہی قتل کیا اور
اوس لڑکے اردشیر بن شیرویہ کا بہی سر اوڑا دیا اور تمام خزانے اور مال
سب لیلئے اور سر پر تاج رکہہ کر تخت پر جلوس کیا مگر یہہ شخص خاندان شاہی
سے مطلق نہ تہا کہتے ہین کہ بروقت جلوس تخت کے تمام امرا عظام مبارکبادی
دینے کے واسطے حاضر ہوئے اوسوقت اس شخص کے پیٹ مین درد اسقدر شدت
کا اوٹہا کہ بیت الخلا تک جانے کی بہی فرصت نہ ہوئی سامنے ہی تخت کے
طشت اور چوکی منگوا کر پیخانہ پہرا سب باشندگان فارس نے اسکی تعبیر یہہ
دی کہ یہہ شگون زوال سلطنت کا ہے تب ہے کہ یہہ مارا جائے چنانچہ
ایسا ہی ہوا۔ کیونکہ اہل فارس کی یہہ رسم ہے کہ جب کوئی بادشاہ ارادہ
کہین جانیکے سوار ہوا کرتا تہا اسوقت ایک سالہ سواردن کا واسطے محافظت
بادشاہ آیا کرتا تہا اور اونکے پاس نیزہ اور تلوار اور ڈہال ہر ایک آدمی کے
پاس ہوا کرتا تہا اور سلامی کا یہہ دستور تہا کہ جسوقت وہ محافظین بادشاہ کو
دور سے دیکہتے اپنی ڈہالین زمین پر رکہہ کر سر جہکا دیتے بعد ازان بادشاہ کے
گرد ہو جاتے اور اپنے کار حفاظت پر مستعد رہتے۔ جبکہ شہریران سوار ہوا
۔ اوسوقت اوسکے واسطے بہی محافظین موافق دستور کے آئے اور سلامی
ادا کر کے جسوقت قریب گئے دو جوان جو آئین بہائی تہے اونہون نے بڑہ کر
بادشاہ کے نیزہ ایسا مارا کہ گہوڑے پر سے نیچے گر پڑا اوسکے ہمراہی جب
مقابلہ کو اہٹے اوسوقت روسار فارس نے اونکی بہی خوب گت کی اوس روز

طبقہ چوتھا ساسانیہ کا

۱۴۱ اوس روز بہت آدمی مارے گئے تھے — مگر شہریان بڑی خواری اور ذلت سے اٹھایا گیا یعنے بعد اوسکے مرنے کے اوسکے پیر مین ایک رسی باندہ کر تمام شہر مین کھینچتے پہرے تاکہ لوگونکو اقبال اور ادبار کی خبر ایسے شخص کی جو خاندان شاہی سے نہ تھا اور متعرض بادشاہت کا ہوا ہو جائے — بعد ازان ملکہ بوران پرویز کسرے کے لڑکی کو تخت پر بٹھلایا یہہ بہت نام نیک کر گئی کیونکہ وہ لکڑی صلیب کی جسپر بزعم نصارا سے حضرت عیسےٰ کو سولی ہوئے تھی وہ اوسنے پھر کر ملک رُوم ہی مین بھیجا دی اسلئے رُوم والے کے نزدیک بھی اسکا مرتبہ اور منزلت بڑھ گیا تھا چنانچہ جو اوسنے کیا بادشاہ روم نے کبھی انکار نہ کیا اور اوسکی اطاعت کرتا رہا — مگر کل ایک برس چار مہینے اسنے سلطنت کی اور بقضا الہی فوت ہوئے — اوسکے بعد خشنش چچازادہ کسرے پرویز کا بادشاہ ہوا مگر بسبب اپنی نالیاقتی اور عدم حسن سلوک ایک ہی مہینے سلطنت کرنے پایا تھا کہ مارا گیا — اوسکے بعد ملکہ ازرومی دخت بیٹی کسرے پرویز کی سلطنت کرنے لگے جبکہ یہ تخت پر بیٹھی تو اوسنے بہت عدل اور احسان خلق پر کرنا شروع کیا اسکے ایام حکومت مین فرخ ہرمز ایک سردار خراسان کا تھا اوسنے جو اوسکے حسن اور خوبصورتی کی شہرہ آفاقی سُنی یہہ کہلا بھیجا کہ مجھسی نکاح کرلے اس لڑکی نے کیا چالاکی کی کہ اوسے یہہ کہلا بھیجا کہ اولاً رات کو چپکے میرے پاس آ اور ملاقات کر بعد ازان دیکھہ لین گے جو کہو گے چنانچہ رات کو شمع اور خوشبو لیکر وہ حاضر ہوا اوسوقت اپنے دربانون کو حکم دیا کہ اسکا سر اوڑا دو — مگر اوسکے جو ایک لڑکا رستم نامی مشہور تھا جو مسلمانون سے بھی لڑا ہے اوسنے یہہ کام کیا کہ لشکر جمع کرکے اپنے باپ کے خون کا عوض لینے کو ملکہ ازرومی دخت پر چڑھ آیا چنانچہ اوسکو قتل کرکے

طبقہ چوتھا ساسانیہ کا

۱۴۲ اپنا دل ٹھنڈا کیا اس بادشاہزادی نے کل چھ مہینے سلطنت کی ہی — اب روسار فارس مین اختلاف پڑا کہ کس شخص کو بادشاہ مقرر کرین بعد تلاش کے ایک شخص اولاد اردشیر بن بابک سے مسمی کسرے ابن مہرخشنش پایا اوسکو تخت پر بٹھلایا مگر چونکہ لوگون نے اسکا کچھ حکم نہ مانا اسلئے اسکو بھی ارکان دولت نے مار کر برابر کر دیا — اب کئی روز تک ملک بدون بادشاہ کے پڑا رہا کوئی شخص خاندان شاہی سے دستیاب نہ ہوا جو تخت پر جلوس کرے — بعد کئی روز کے ایک شخص فیروز بن خشنشان دستیاب ہوا ایسا خیال کیا گیا ہے کہ شاید یہہ شخص نوشیروان کی اولاد سے ہو اوسکو تخت پر بٹھلایا لیکن اوسکا سر چونکہ بہت بڑا اور موٹا تھا وہ تاج اوسکے سر پر ٹھیک نہ آیا اوسنے کہا کہ تاج بہت تنگ ہی ارکان دولت نے یہہ شگون لیا کہ اسکو بھی پہنا نصیب نہ ہوگا چنانچہ اوسکو بھی قتل کیا — اوسکے بعد فرخ زاد خسرو کو بادشاہ بنایا جو کہ نوشیروان کی اولاد سے تھا بعد چھ مہینے کے اسکو قتل کر ڈالا — اسکے بعد یزدگرد — بن شہریار — بن پرویز — بن ہرمز — بن نوشیروان — بن قباذ — بن فیروز — بن یزدگرد — بن بہرام گور — بن یزدگرد — بن بہرام — بن شاپور ذی الاکتاف — بن ہرمز — بن نرسی — بن بہرام — بن بہرام ثانی — بن ہرمز — بن شاپور بن اردشیر — بن بابک — بادشاہ ہوا — یہہ بادشاہ اصطخر مین رہتا تھا جب وقت کہ اسکا باپ ہمراہ اپنے بہنون کے قتل کیا گیا جنکو شیرویہ نے قتل کیا تھا موافق بیان سابق کے جب سے یہہ چھپا ہوا اصطخر مین رہتا تھا لیکن اسکی سلطنت مانند ایک خواب وخیال کے بہ نسبت اوسکے اباواجداد کے تھی وزیر لوگ تدبیر اس کے ملک کی کیا کرتے تھے اونہین ایام مین سلطنت فارس کو بہت ضعف ہو گیا تھا اور دشمنون نے طاقت اور جرات پائی تھی چنانچہ مسلمان بھی بعد چار برس

فصل تیسری بیان فراعنہ مصر — قیاصرہ یونان — فغفور رُوم

برس اوسکے جلوس فارسیون سے لڑے اور یزدگرد مرو مین جب مارا گیا اسوقت ۴۴۱
عمر اوسکی بیس برسکی تہی یہہ بادشاہ حضرت عثمان ابن عفان کے خلافت مین
بعد اکیسوین سال ہجری کے مقتول ہوا تہا یہہ سب سے پچھلا بادشاہ فارس
کا ہے اسوقت سے یہہ سلطنت مسلمانون کی ہاتہہ آئی اور اوس خاندانمین
سے ابدالاباد کو جاتی رہی — یہہ ترتیب اوشہنج بادشاہ اول سے یزدگرد
پچھلے بادشاہ تک ہے جو ہمنے بیان کی یہہ حال کتاب تجارب الامم سے جو
تصنیف کی ہوئی ابن مسکویہ کی ہے اور کتاب ابی عیسٰے سے ہمنے نقل کیا ہے

تیسری فصل

اسمین مصر کے فرعونون — اور یونان کے قیصرون اور رُوم کے بادشاہونکا حال ہے

واضح ہو کہ ابو سعید مغربی کتاب صاعد فی طبقات الامم سے یہہ نقل کرتا ہے
اگلے زمانہ مین مصر کے بادشاہ بڑے رتبہ والے اور ذی شان گذرے ہین
مگر مصریون کے کے گروہ ہین جنکے مذہب بہی مختلف ہین — کوئی قبطی —
کوئی یونانی — کوئی عملیقی — لیکن بادشاہ اونکے سب قبطی تہے —
ابو سعید کہتا ہے کہ وہ لوگ جو مصر کے بادشاہ ہوگئے تہے اکثر اونمین کے غریب
آدمی تہے — اور مذہب اونکا صابیہ تہا بتون کو پوجا کرتے تہے —
اور بعد از طوفان نوح ع کے درمیان مصر کے اچھے اچھے عالم فاضل گذرے

مصر کے فرعونون کا بیان

۱۴۴ ہین خصوصاً علم طلسمات — اور علم نجوم — اور علم کیمیا کے بہت فاضل تہے اوسوقت مین شہر منف دار السلطنت تہا یہہ شہر بارہ میل کے فاصلہ پر قسطاط سے واقع ہے — ابن سعید مغربی شریف ادریسی سے نقل کرتا ہے کہ اول ہی اول مصر کا بادشاہ بعد از طوفان نوح ع کے بیصر ابن حام ابن نوح ہوا یہہ بادشاہ شہر منف مین مع تیس مردمان اہلخانہ کے آکر اوترا تہا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا مصر بن بیصر بادشاہ ہوا چونکہ مدت دراز تک اس شخص نے بادشاہت کی اور عمر بہی اسکی بہت بڑی ہوئی اسیواسطے اسکا نام پر تمام شہرون کا نام مصر رکہا گیا — بعد اوسکے قبط بن مصر بادشاہ ہوا — اوسکے بعد اثریب ابن مصر بادشاہ ہوا اس بادشاہ نے ایک شہر مسمی عین شمس بنا کر اور سوار اوسکے اور آثار عظیمہ اپنی یادداشت کے لئے چہوڑے ہین اوسکے بعد بہائی اوسکا صاا بادشاہ ہوا اسنے شہر صا بنایا جو کہ بالفعل رود نیل پر اوجڑ پڑا ہوا ہے — اوسکے بعد تدرس بادشاہ ہوا — اوسکے بعد مایق ابن تدرس بادشاہ ہوا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا حرابا بن مایق بادشاہ ہوا بعد ازان کلکلی ابن حرابا بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ حکیم تہا اسی نے اولا پارہ جمایا اور شیشہ کو ڈہالا — اوسکے بعد حریبا ابن مایق بادشاہ ہوا یہہ سخت کافر تہا بعد اوسکے طولیس بادشاہ ہوا یہی ہے وہ فرعون جسنے اپنی لونڈی ہاجر حضرت ابراہیم خلیل اللہ ع کی بیوی سارہ کو ہبا کردی تہی یہہ بادشاہ فرما مین رہکر تا تہا — بعد اوسکے ملکہ جوریان اوسکی ہمشیرہ بادشاہ ہوئی — اوسکے بعد ملکہ زلفا بیٹی مامون کی لیکن اسسی انتظام اچہا نہین ہوا قوم عالقہ جو شام مین رہتی تہی اونکو جب یہہ خبر پہنچی کہ اس ملکہ سے کچہہ وسبت نہین ہوتا وہ آکر مصر پر لڑی اور سلطنت کرنے لگی اوس وقت سے

مصر کے فرعونون کا حال

۱۴۵ اوسوقت سے قوم عالقہ کے بادشاہ ہونے شروع ہوئے — اول بادشاہ
اس قوم کا جسنے مصر کا ملک اس ملکہ سے چھین لیا تہا ولید بن دومغ عالقی کہلاتا ہے
یہہ شخص گائین کو پوجتا تہا ایک روز کسی شیر نے اوسکو جنگل مین درمیان
شکارگاہ کے پہاڑ ڈالا یہہ بہی کہتی ہین کہ اول اسی کا نام فرعون رکہا گیا ہے
پہر اوسکے بعد یہہ لقب عام ہوگیا یعنے جو بادشاہ مصر کا ہوا وہ فرعون کہلایا
— اوسکے بعد الریان ابن ولید اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ درمیان
زمانہ حضرت یوسف ع کے تہا اور شہر عین الشمس مین رہا کرتا تہا اوسکے بعد
وارم ابن الریان اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا اسی کے زمانہ مین حضرت یوسف
علیہ السلام فوت ہوئے ہین — یہہ بادشاہ بہت ظالم اور ستم شعار
اور سخت کافر تہا ایکروز رود نیل مین سوار ہوکر سیر کر رہا تہا خدا تعالے نے
ایک باد تند ایسی نازل کی کہ وہ قریب حلوان کے غرق ہوگیا —
بعد ازان کاسم ابن معدان عملیقی بادشاہ ہوا یہہ چاہتا تہا کہ ہرمین کو مسمار
کرکے برابر کردے لیکن حکمار مصر نے اسے کہا کہ اگر تمام مصر کا خراج اسکے
مسمار کروانے پر صرف کیجئے گا تب بہی کافی نہ ہوگا اور چونکہ یہہ دونو
قبرین دو نبیون کی ہین ایک حضرت شیث ابن آدم ع کی دوسری
ہرمس نبی کی اسواسطے مناسب نہین کہ یہہ منہدم کیجائین — چنانچہ باز آیا
اور پہر ارادہ منہدم کرنیکا نہ کیا اوسکے بعد ولید بن مصعب مصر کا بادشاہ ہوا
یہی فرعون حضرت موسے علیہ السلام کے زمانہ مین تہا لیکن اختلاف اسمین
ہے کہ یہہ قوم عالقہ سے تہا یہہ تو ظاہر ہے مگر بعضے کہتے ہین کہ یہہ وہی
فرعون ہے جو حضرت یوسف ع کے زمانہ مین موجود تہا خدا تعالے نے
اسکی عمر بہڑا دی تہی چنانچہ حضرت موسی ع کے زمانہ تک موجود رہا —

مصر کے فرعونون کا حال

۱۴۶ — ابو سعید کہتا ہے اور یہی مقولہ ابن القرطبی نے تواریخ مصر مین لکھا ہے کہ ولید مذکور قوم قبط سے تہا اور ابتدا مین درمیان پیادون کاسم علاقی کے نوکر تہا اور بہت بادشاہ قوم قبط سے ہوئے ہین بعد گذرنے کاسم کے ولید مذکور بادشاہ ہوا اور اسی کے وقت سے قوم عمالقہ کی سلطنت مصر سے جاتی رہی وہ کہتا ہی کہ اس ولید نے دعوی خدائی کا کیا تہا اور ہر ایک آدمی کے موافق اوسکی خصلت کے ایک قسم مقرر کردی تہی اور اوسکے ایام دولت مین زمین مصر نہایت آباد اور معمور تہی بعد ازان اسکا لشکر بہت وافر ہوگیا اور دولت کثرت سے ہوگئی چنانچہ حضرت موسے علیہ السلام نے درمیان اپنی مناجات کے جو پروردگار سے عرض کی ہے اوسسے بہی معلوم ہوتا ہے وہ یہہ ہے (کہ اے پروردگار کیون بہرادی عمر تو نے اپنے دشمن یعنے فرعون ولید کی باوجودیکہ وہ دعوے کرتا ہی اسی شے کا کہ وہ تیری ذات کو لایق ہے یعنے خدائی کا — اور انکار کرتا ہے تیری نعمت کا — پس کہا خدا تعالے نے کہ چہوڑ رکہا ہے یعنے اوسکو اسلے کہ اوسمین دو خصلتین ایماندارون کیسے ہین ایک سخاوت دوسرے حیا) اور ہامان اس فرعون کا وزیر تہا اسنے ایک خلیج سرد سے کہودی ہے جبکہ ہامان نے اس خلیج کو کہودنا شروع کیا ہر ایک قریہ اور گانو کے رہنیوالون نے یہہ درخواست کی کہ ہمارے گانو کے قریب کو کہود تاکہ پانی سے ہماری کہیتان بہی سیراب رہین ہم اوسکی عوض تجکو روپیہ دینگے چنانچہ ہامان نے ایسا ہی کیا کہ کبہی ایک گانو مین جو شرق مین واقع تہا وہان لیگیا اور کبہی ایک گانو غربی مین جا ملائی اور جنوب اور شمال کے گانون مین سی اسیطرح پانی پہنچایا اور ایک لاکہہ دینار سب گانو کے لوگون سے جمع کرکے وہ خلیج لیکر فرعون مصر کے خدمت مین حسب حاضر ہوا اور تمام قصہ سے مطلع کیا کہ یعنے اسطرح

مصر کے فرعونون کا حال

اسطرح سے رعیت سے روپیہ لیا — فرعون مصر بہت خفا ہوا اور کہا کہ جو انمرگ
یہہ مناسب نہین سردار کو کہ رعیت سے جو مثل غلامون کی ہے روپیہ لے لیوے
بلکہ سردار کو یہہ زیبا ہے کہ جتنا کچھہ اور ہو سکے اوسکے ساتھہ سلوک اور مہربانی
کرے اور کسی چیز کا اونکی لالچ نکرے چنانچہ وہ دینار ہر ایک گانو والے کے
پھر دادئے — پھر فرعون کو نجومیون نے کہا کہ اب تیرا ملک ایک شخص کے
ہاتھہ سے زوال پائے گا اور وہ شخص قریب پیدا ہوئے کے اسلئے فرعون نے
بچون کا قتل کرنا شروع کیا یہانتک کہ نوے لاکھہ بچہ مار ڈالے مگر خدا تعالے
نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسطور پر بچایا کہ اوسکی جورو آسیہ نے اوسکو
اٹھا کر پرورش کی — یہودی لوگ بیان کرتے ہین کہ حضرت موسیٰ ع کو
فرعون کے بیٹے نے اٹھا لیا تہا نہ زوجہ نے — مگر صحیح یہی ہے کہ زوجہ ہی
نے اٹھا لیا تہا جیسا کہ قران شریف مین وارد ہوا ہے — بعد ازان حضرت
موسیٰ علیہ السلام سے معجزات ظاہر ہوئے اور فرعون کو دکھلائے جنکی تفصیل
یہہ ہے — ایک عصا — دوسرا ید بیضا — تیسرا ٹڈیون کا آنا
— چوتہا جوون کا ہو جانا — پانچوان مینڈکون کا گہرون مین بہر جانا
— چھٹا خون سے برتنون کا بہر جانا اسوقت فرعون نے بنی اسرائیل کو
اجازت دی کہ جہان چاہو لیجاؤ مگر رخصت کرکے پشیمان ہوا اور اپنا لشکر
لیکر حضرت موسے ع کا تعاقب کیا چنانچہ بحر قلزم پر حضرت موسی ع سے
مکھہ بھیڑ ہوئی اوسوقت کہ حضرت موسیٰ ع نے موافق وحی کے دریا کے
کنارہ پر عصا مارا اوس دریا مین بارہ راہ کشادہ ہو گئین جب حضرت
موسیٰ ع نکل گئے فرعون نے بہی حضرت موسیٰ ع کی پیروی کرکے دریا مین
قدم رکہا جسوقت معہ تمام اپنے لشکر کے دریا مین پہنچ گیا اوسوقت دریا ملگیا

۱۴۸ اور وہ ڈوب گیا بروقت غرق ہونے فرعون کے حضرت موسیٰ ع کی عمر اسّی برسکی تہی اور قبل ولادت حضرت موسیٰ ع کے بہی فرعون سلطنت کرتا تہا چنانچہ بچون کو مروایا اور مدت تک سلطنت کی اسسے معلوم ہوا کہ اسّی برس سے تو بیشک فرعون کی عمر زیادہ تہی — بعد اوسکے ملکہ دلوکہ جو مشہور بنام عجوز ہے بادشاہ ہوے یہہ بادشاہزادی ایک بادشاہ قبط کی بیٹی تہی کہتے ہین کہ اسی جادوگرنی گویا تمام ملک کا سحر اوسیکی حصہ مین آیا تہا اور بسبب اسکے کہ عمر رسیدہ تہی اسلیئے اوسکو عجوز یعنے بڑہیا کہا کرتے تہے — اس عورت نے درمیان زمین مصر کے اسوان کے آخر حد تک ایک چار دیواری متصل بنوائی تہی اسجائے تک ابن سعید کے کلام تمام ہو چکے مگر اوسنے یہہ ذکر نہین کیا کہ بعد دلوکہ عجوز جادوگرنی کے کون شخص بادشاہ ہوا

مگر مینے تاریخ ابن جنون البطری کے چند اوراق مین جو کہ ایک تواریخ قدیمہ ملک مصر کے ہے یہہ لکہا ہوا پایا ہے کہ بعد دلوکہ کے ایک لڑکا کسی امیر کا امرار قبط سے بادشاہ مصر کا ہوا اوسکا نام درکون ابن کمطوس تہا اوسکے بعد نودس پہر تقاش اوسکے بعد مرنیا — اوسکے بعد استمادس — اوسکے بعد بلطوس ابن میکاکیل بادشاہ ہوا — پہر بعد اوسکے مالوس — اوسکے بعد مایکل — اوسکے بعد بولہ بادشاہ ہوا یہہ وہ بادشاہ ہے جو رحعم ابن سلیمان ابن داؤد علیہما السلام سے لڑا تہا — اور یہودیون کی کتابون مین یون لکہا ہے کہ وہ فرعون جو بنی اسرائیل سے ایام رحعم مین لڑا تہا اوسکا نام شیشناق ہے اور یہی صحیح ہے — بعد شیشناق مذکور کے کوئی بادشاہ مشہور نہین ہوا سوا اوس فرعون لنگڑی کے جسکو بخت نصر نے گرفتار کرکے سولی دی تہی — اور رحعم بن سلیمان ع سے بخت نصر چار سو برس بعد ظاہر ہوا تہا — مگر

ذکر مے یونان کی بادشاہونکا

مگر شیشاق ایام رحبعم مین تہا اسے معلوم ہوتا ہے کہ فرعون لنگڑا شیشاق سے
چارسو برس سے بہت زیادہ برس بعد ہے — اون فرعونون کے نام
جو درمیان شیشاق اور فرعون لنگڑے کے گذرے ہین مجکو معلوم نہین ہوے
— اور جب فرعون مذکور کو بخت نصر نے مار کر اون تمام بلاد مصر کو خراب
و ویران کیا اوسوقت سے چالیس برس تگ سلطنت مصر کی خراب پڑی
رہی ابن سعید مغربی کہتا ہے کہ جسبے
بخت نصر نے ملک مصر اور ملک شام کو فتح کیا تہا اوسوقت سے تا انتقال
بخت نصر اوسیکی تخت حکم رہا اور بعد بخت نصر کے اولاد بخت نصر سے حاکم
مقرر ہونے لگے جبتک کہ خاندان بخت نصر مین حکومت تہی چنانچہ ایک حاکم
کا نام کسرخوشس القان سے ہی جسنے ایک محل موم کا بنایا تہا — پہر اوسکے
بعد والی ہوا طہارسب طویل ابو سعید کہتا ہے کہ بقراط حکیم بہی اسیکے زمانہ
مین تہا — اسکے بعد فارس کے نواب حاکم ہوتے رہے تا ظہور اسکندر رومی
کے اور فارسیون کے لڑائی تگ

ذکر ہے یونان کے بادشاہون کا

واضح ہو کہ یونان کے بادشاہونمین سب سے اول بادشاہ فلیبس سکندر کا
باپ مشہور ہے جسکا دار السلطنت مقدونیہ تہا یہہ ایک شہر حکمار یونان کا
خلیج قسطنطین پر شرق کی طرف واقع ہے ہرچند کہ یونان کے بادشاہ
کے گروہ کے تہے مگر سوا فلیبس کے اور کوئی مشہور نہین ہوا — مگر یہہ
بادشاہ باج گذار مملکت فارس کا تہا — جسوقت فلیبس مرگیا اوسکے
بعد اوسکا بیٹا سکندر جسکا حال ملوک فارس کے بیان مین گذر چکا ہے

ذکر ہی یونان کی بادشاہونکا

۱۵۰ بادشاہ ہوا اس بادشاہ نے کُل تیرہ برس سلطنت کی ہے اور اپنے غلبہ کے
ساتوین برس انتقال پایا — جب سکندر نے بہے وفات پائی تو اوسکے ملک
آپسمین تقسیم کئے گئے چنانچہ ایک جانشین سکندر کا انطیاحس تہا اسکے حصہ مین
بعضے ممالک شام اور ملک عراق تہا — اور مقدونیہ کا بادشاہ سکندر کا
بہائی جو مسمی فلیس اپنے باپ کے نام پر تہا وہی رہا — اور بلاد عجم پر
وہ ملوک طوایف جنکو خود سکندر نے مرتب کیا تہا وہ حکومت کرتے رہے
— اور ملک مصر اور بعضے مملکت شام پر البطالسہ بادشاہت کرتے رہے
جو کہ بادشاہ یونان کے تہے ہر ایک بادشاہ کا لقب اینمیں بطلیموس پر
ہوتا تہا یہہ ایک لفظ ہی جسکے معنے بڑا لڑنیوالے کے ہین — یہہ بطالسہ تیرہ ۱۳
تہے جب یہہ سلطنت کر چکے تب ان سبکی اخر ملکہ قلوپطرا بیٹے بطلیموس کے
بادشاہ ہوئے مگر اوس بطلیموس کا نام معلوم نہین نہ کنیت معلوم ہی کہ کیا تہی
— اس بادشاہ زادے کے وقت سے بطلیموسون کا دورہ گیا اور
اغسطس رومی کے بادشاہ ہونے سے سلطنت رومیون کی ہوگئی — ان سب
یونانیون نے کل دو سو پچہتر ۲۷۵ برس سلطنت کی ہے — اور درمیان غلبہ
اسکندر اور غلبہ اغسطس کے فاصلہ دو سو بیاسی ۲۸۲ برس کا ہے اور بعد غلبہ دارا کے
سکندر سات برس تک اور زندہ رہا ہے جبکہ یہہ سات برس دو سو بیاسی
مین کم کر دین تو باقی رہین گے وقت مرنے سکندر سے غلبہ اغسطس تک
دو سو پچہتر برس یہی مدت ہے بطلیموسون کے دورہ کے — اب ہم اونکے
تفصیل لکہتے ہین — پوشیدہ نرہے — اول بطلیموس کا نام شسون
ابن لاغوس ہے اور اوسکا لقب منطقی بہی تہا اس شخص نے بیس برس
تک سلطنت کی ہے — بعد ستائیس برس غلبہ اسکندر کے یہہ بطلیموس

ذکر ہی یونانکے بادشاہونکا

۱۵۱ بطلیوس فوت ہوا اوسکے بعد بطلیوس ثانی مسمی فیلوذوفوس (اسکے معنے ہین (دوست اپنے بہائی کا) بادشاہ ہوا اٹھتیس برس بادشاہت کرتا رہا یہہ وہی بطلیوس ہے جسکے واسطے توریت کا ترجمہ زبان عبرانی سے یونانی مین کیا گیا ہے اور اسنے ہی یہودیون کو قیدخانہ سے رہائی دی تہی بروقت تخت نشینی کے چنانچہ ہم اسکا ذکر درمیان ذکر بنی اسرائیل کے کرچکے ہین یہہ بطلیوس بعد نیسٹھ ۶۰ برس غلبہ اسکندر کے فوت ہوا اوسکے بعد تیسرا بطلیوس مسمی اورائطیس بادشاہ ہوا اسنے بچیس ۲۵ برس سلطنت کی اسکے زمانہ مین شام کا بادشاہ خراج دیتا تہا بعد نوے برس غلبہ اسکندر کے اسنے بہی راہ ملک بقا کی طی کی اوسکے بعد چوتہا بطلیوس مسمی فیلومیطور (اس لفظ کے معنے ہین) دوست باپ کا) بادشاہ ہوا اسنے سترہ ۱۷ برس بادشاہت کی سنہ ۱۰۷ اسکندری مین فوت ہوا اسکے بعد پانچوان بطلیوس بادشاہ ہوا اسکا نام فیفیونس تہا اسنے چوبیس برس بادشاہت کی اور سنہ (۱۳۱) اسکندری مین فوت ہوا بعدازان چہٹا بطلیوس مسمی فیلومیطور بادشاہ ہوا اس لفظ کے معنے ہین (کہ اپنی والدہ کا دوست) اسنے نینتیس ۳۵ برس بادشاہت کی اور سنہ ۱۳۶ اسکندری مین فوت ہوا بعدازان ساتوان بطلیوس مسمی اورائطیس ثانی انتیس ۲۹ برس سلطنت کرکے سنہ ۱۹۵ اسکندری مین فوت ہوا بعد اوسکے آٹہوان بطلیوس مسمی سوطیرا سولہ برس سلطنت کرکے سنہ ۲۱۱ اسکندری مین فوت ہوا بعدازان نوان بطلیوس مسمی سیدرطیس نوے ۹۰ برس سلطنت کرکے سن دوسو بیس اسکندری مین راہی ملک بقا کا ہوا پہر دسوان بطلیوس مسمی اسکندروس بادشاہ ہوا اوسنے تین ہی برس سلطنت کی اور سنہ ۲۲۳

بیان ہے رُوم کے بادشاہونکا

۱۵۲ مین فوت ہوا — اوسکے بعد گیا روان بطلیوس بادشاہ ہوا اسکا نام فیلوذوفوس ہے اسنے آٹھہ برس سلطنت کی اور سنہ ۲۳۱ سکندری مین فوت ہوا — بعد اوسکے بارہوان بطلیوس مسمی دینوسبوس انتیس[۲۹] برس بادشاہت کرکے سنہ ۲۶۰ سکندری مین فوت ہوا — اسکے بعد ملکہ قلوبطرا بادشاہزادی سلطنت کرتی تہی اس ملکہ نے بائیس[۲۲] برس سلطنت کی بعد گذرنے بائیس برسکے اغسطس رومی اسپر غالب آیا قلوبطرا نے بسبب ننگ کے اپنے تئین آپ ہلاک کیا اس ملکہ پر یونان کے سلطنت تمام ہوچکی — اور اسوقت سے رومیونکی بادشاہت چمکی — رومی لوگ اولاد اصفر کی ہین — یہہ واقعہ یعنے ملکہ قلوبطرا کا مغلوب ہونا اور اغسطس کا اوسپر غالب آجانا بعد سنہ ۲۸۲ غلبہ اسکندری کے مین ہوا تہا

بیان ہی رُوم کی بادشاہونکا

ابوعیسے اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ اول ہی اول بادشاہ رُوم کا رومولوس — اور رومونوس دونو بہائی ہوئے — اونہون نے ایک شہر بسا کر اپنے نام پر اوسکا نام رومیہ رکہا — بعد ازان رومولوس نے اپنے بہائی رومانوس پر چڑہائی کرکے جنگ کی اور اوسکو قتل کیا پہر اوسنے تن تنہا اٹہتیس[۳۸] برس تک سلطنت کی — اور رومولوس نے درمیان شہر رومیہ کے ایک کہیل گہر بہت عجیب بنایا تہا — اوسکے بعد رومیہ مین چند اور بادشاہ بہی ہوئے ہین لیکن مشہور نہین ہوئے اور نہ اونکی خبرین مرے دستیاب ہوئی ہین — کتاب کامل مین ابن اثیر لکہتا ہے کہ قبل غالب آنے رومیون کے یونان پر اونکی دارالسلطنت رومیہ گبر تہی اور مذہب اونکا صابیین کا مذہب تہا یعنے اونکے پاس چند بت تہے سبعہ سیارہ کے نام پر اونکا نام تہا اونکی پوجا کیا کرتے تہے — اور پہلا بادشاہ

بیان ہے رُوم کے بادشاہونکا

۱۵۳ بادشاہ اونکا غابوس مشہور ہے — اوسکے بعد بولبوس — اوسکے بعد اغسطس
بادشاہ ہوا اس بادشاہ کا لقب قیصر تہا اسکے معنے ہین (چیرا گیا) یہہ لقب
اسواسطے رکہا گیا تہا کہ اسکی والدہ جنی ہوئی مرگئی تہی اوسکا پیٹ چیر کر اسکو نکالا
تہا اسواسطے قیصر نام رکہا گیا پہر یہی لقب تمام بادشاہان روم کا ہوگیا —
باروین برس اپنے جلوس کے اغسطس نے فوج کشی تری اور خشکی کی راہ کی اور
بلاد مصر سے کوچ کرکے یونان پر غالب آگیا جبکہ اغسطس یونان مین آیا اسوقت
ملکہ قلوبطرا اسکندریہ مین سلطنت کرتی تہی اوسنے یہہ حال دریافت کرکے باروین سال
جلوسی اغسطس مین اپنی جان اپنے ہاتہہ سے ہلاک کی — جب اغسطس یونان پر
غالب آگیا اسوقت تمام مردمان یونان روم کیطرف جابسے اور بروقت فتح کرنے
ملک شام اور دیار مصر کے تمام بنی اسرائیل بہی اطاعت اغسطس مین داخل ہوے
جیسے کہ اونمین وہ لوگ بطلیموسیون کے تحت حکم تہے — اور اغسطس نے یہودیون
پر جو درمیان بیت المقدس کے رہتے تہے ایک حاکم اونہی اونمین ہی سے اپنی
طرف سے مقرر کیا اوسکا نام ہردوس تہا جیسا کہ پہلے اسکا ذکر آچکا ہے —
اس اغسطس ہی کے وقت مین حضرت عیسےٰ پیدا ہوئے تہے چنانچہ یہہ بہی
ذکر پہلے آچکا ہے اور یہہ اغسطس کا غالب ہونا دیار مصر پر اور قلوبطرا کا مقتول
ہونا بعد گذرنے دو سو بیاسی برس غلبہ سکندر کے ہوا تہا — اور کل مدت سلطنت
اغسطس کی تینتالیس برس ہین از انجملہ بارہ برس تو وہ قبل غالب آنے یونان پر
سلطنت کرتا رہا — اور تیس برس بعد غلبہ کے سلطنت کے اور درمیان سنہ ۳۱۳
سکندری کے فوت ہوا — پہر اغسطس کی طیباریوس اول سنہ ۳۱۴ سکندری
مین بادشاہ ہوا — ابو عیسےٰ لکہتا ہے کہ طیباریوس نے بائیس برس بادشاہت
کی — اور طیباریوس یہہ وہ شخص ہے جسنے شہر طبریہ ملک شام مین بسایا تہا

بیان ہی روم کے بادشاہونکا

۱۵۴ چنانچہ اس شہر کا نام بہی اوسیکے نام پر رکہا گیا — اور بعد گذرنے تین سو پینتیس برس غلبہ اسکندر کے طیباریوس فوت ہوا اوسکے بعد غانیوس بادشاہ ہوا اوسنے چار برس سلطنت کی اسی بادشاہ کے اول سال جلوسی کے گذرنے کے بعد حضرت عیسےٰ آسمان پر اٹہائے گئے تہے پہنے بعد تین سو چھتیس برس غلبہ سکندر کے — اور غانیوس نے بعد گذرنے تین سو انتالیس برس غلبہ اسکندر کے وفات پائی — اسکے بعد قلوذیوس بادشاہ ہوا کہتے ہین کہ اسنے کُل چودہ برس سلطنت کی یہہ ہمنے کتاب قانون سے نقل کی ہے — اس بادشاہ کے ایام دولت مین ایک بڑا جادوگر مسمی سیمون رومیہ مین رہتا تہا نقل کیا گیا ہے یہہ کامل سے — اور اسی بادشاہ کے عہد مین شمعون پطرس کو قید سے رہائی دی گئی تہی چنانچہ وہ اطراف انطاکیہ مین جاکر مذہب نصاریٰ کی تعلیم کرتا رہا — اور پہر کر شہر رومیہ مین جاکر ہدایت کی اوسجاے بادشاہ کی جو رُو ایمان لائی اور نصاریٰ ہوگئی — اور بعد گذرنے تین سو ترپین برس غلبہ سکندر کے قلوذیوس نے وفات پائی — اوسکے بعد نارون بادشاہ ہوا نقل کیا گیا ہے قانون ابی ریحان بیرونی سے کہ اسنے تیرہ برس سلطنت کی — یہہ وہی بادشاہ ہے جسنے اپنے ایام حکومت کی اخیر دونمین پطرس اور لوقا کو شہر رومیہ مین سولی دی تہی یہہ بادشاہ سنہ ۳۳۶ سکندری مین فوت ہوا تہا — اوسکے بعد ساسیانوس بادشاہ ہوا ابوعیسےٰ کہتا ہے کہ اس بادشاہ نے دس برس سلطنت کی اور آخر سنہ ۳۴۶ سکندری مین فوت ہوا — پہر بادشاہ ہوا بعد اوسکے طیطوس قانون مین لکہتا ہے کہ اسنے سات برس بادشاہت کی — یہہ وہی بادشاہ ہے کہ جسنے یہودیون سے جہاد کرکے اونکو خراب ویران کیا اور بیت المقدس کو اُجاڑ دیا — اور ہیکل کو بہی جلادیا تہا جیسا کہ اولاً اسکا ذکر آچکا ہے جسجاے دوسری دفعہ ویران ہونے بیت المقدس کا ذکر ہوا ہے اور آخر سن تین سو ترا سی سکندری مین

بیان ہے رُوم کے بادشاہونکا

سکندری مین طیطوس نے وفات پائی — اوسکے بعد دومطیوس بادشاہ ہوا ۱۵۵
قانون مین لکہا ہے کہ اسنے پندرہ برس بادشاہت کی اور یہودیون اور نصارے کو
ڈہونڈ ڈہونڈکر ہلاک کیا یہہ بادشاہ سعد اور بادشاہان رُوم کے بُت پرستی کرتا تہا
— اسنے درمیان آخر سنہ ۳۹۸ کے وفات پائی — اوسکے بعد ناردوس بادشاہ
ہوا ابوعیسے کہتا ہے کہ اسنے ایک برس بادشاہت کی ہے اور سنہ ۳۹۹ سکندری
مین فوت ہوا اوسکے بعد طرابانوس بادشاہ ہوا اسکو غراطیانوس بہی کہتے ہین
ابوعیسے کہتا ہے کہ اسنے انتیس ۲۹ برس سلطنت کی — اور ایک قول یہہ ہے کہ انتیس ۲۹
برس بادشاہت کرتا رہا اسکے ایام حکومت مین بطلیوس صاحب کتاب مجسطے
موجود تہا — اور یہہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ بطلیوس لقب ملوک یونان کا ہوتا
رہا ہے لیکن بعد ان بادشاہون کے پہر یہہ لقب عام ہوگیا تہا عوام الناس
بہی یہہ نام رکہنے لگے تہے — مگر یہہ بطلیوس اونہین بادشاہونمین سے نہا
— کتاب کامل مین لکہا ہے کہ بطلیوس مذکور یعنی صاحب کتاب مجسطی اولاد قلوذیوس
سے ہی اسیواسطے اوسکو قلوذی بہی کہتے ہین — اس آذربابوس بادشاہ
کو اٹہارہ برس اوسکے جلوسکے بیماری جذام کی ہوگئی تہی — ہرچند کہ دیار
مصر کو واسطے طلب علاج اس بیماری کے گیا لیکن صحت نہ ہوئی اور آخر سنہ ۴۳۹
سکندری مین فوت ہوا — اوسکے بعد انطونینوس بادشاہ ہوا ابوعیسے کہتا ہے
کہ اسنے تیئیس ۲۳ برس بادشاہت کی — ایک رصد ارصاد بطلیوس سے اسکے شیری
سال جلوسی مین طیار ہوئی ہی یہہ بادشاہ درمیان سنہ ۴۶۲ سکندری کے فوت
ہوا اوسکے بعد مرقوس بادشاہ ہوا بعضے اوسکو فرمزدس بہی کہتے ہین قانون
مین لکہا ہے کہ اسنے انتیس برس سلطنت کی — کتاب کامل ابن اثیر مین لکہا ہے
کہ اسی بادشاہ کے ایام حکومت مین ابن دلصان ظاہر ہوا تہا جسنے لوگون کو

بیان ہے رُوم کے بادشاہونکا

۱۵۶ یہہ تیسرے گروہ اودہین یہہ شخص ترسایون کا پیشوا تہا — اسکے مسکن مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ درمیان رہا کے رہا کرتا تہا — بعضے کہتے ہین کہ ایک نہر پر جو رہلے کے دروازہ پر کو گذرتی ہے وہان رہتا تہا اسکا نام دِہیان ہی اسنے نہر کے کنارہ پر ایک گرجا گہر بنایا تہا اور مرقوس بادشاہ درمیان سنہ ۸۱ ۴ سکندری مین فوت ہوا — اوسکے بعد قوموذوس بادشاہ ہوا اسنے تیرہ برس سلطنت کی اور سانس گہٹ کر درمیان سنہ ۹۴ ۸ سکندری کے دفعتہً مرگیا — کتاب کامل مین لکہا ہے کہ جالینوس اسی بادشاہ کے ایام حکومت مین تہا اور جالینوس نے بطلیموس کو بہی دیکہا ہے اسکے ایام مین نصارای کا دین شایع ہوگیا تہا چنانچہ جالینوس نے اپنی کتاب جامع کتاب افلاطون مین جو کہ درباب سیاست مدنی کے اوسنے تصنیف کی ہے یہہ لکہا ہے — کہ تمام خلق کے آدمی اقوال برہانیہ سمجہنے کی طاقت نہین رکہتے چنانچہ اسلیئے اون لوگون کو رموزات کی احتیاج ہے مراد رموزات سے یہہ ہے کہ ثواب و عذاب اخروی سے دُرانا — چنانچہ اب ہم اس زمانہ مین ایک قوم دیکہتے ہین جنکو نصارای کہتے ہین وہ لوگ لوگون کے ایمان لیتے ہین رموز سے اور اونکے فعل ایسے ہین جیسے کہ فیلسوفونکی فعل ہوتے ہین جیسا کہ موت سے اضطراب نہ کرنا یہہ ایسا امر ہے کہ سب فیلسوف اسکو مانتے ہین — اور مثلاً بنجا جماع سے کیونکہ ایک گروہ ان لوگونمین ایسے بہی ہین کیا مرد اور کیا عورت تمام اپنی زندگی مین کبہی جماع نہین کرتے اس فعل سے باز رہتے ہین — اور ایک قوم اونمین سے ایسی ہے کہ وہ لوگ اپنی حفاظت نفس اور تدبیر نفس مین بہت کوشش کرتے ہین اور شدت سے انصاف و عدل کے لالچی ہین یہہ سب افعال فیلسوفونکے سے ہین تمام ہوئے کلام جالینوس کے — بعد قوموذوس مذکور کے

مذکور کے فرطجوس نے چھ مہینے سلطنت کی اور اپنے صحن خانہ مین درمیان سنہ ۴۹۵ ۱۵۷
کے مقتول ہوا — اوسکے بعد سیوارس بادشاہ ہوا قانون مین لکھا ہے کہ اسنے
اٹھارہ برس سلطنت کی اسیکے ایام دولت مین علماء مجوسی مین بحث ہوئی تھی
بابت عید فصح کے آخر کو روزہ رکھنے پر اتفاق ہوا — اور سیوارس مذکور درمیان
سنہ ۵۱۳ کے ہلاک ہوا — اوسکے بعد انطینوس ثانی بادشاہ ہوا ابو عیسے
کہتا ہے کہ اسنے چار برس بادشاہت کی اور آخرکار درمیان حرّان اور الرہا کی
مقتول ہوا درمیان سنہ ۵۱۷ کے اوسکے بعد اسکندروس بادشاہ ہوا ابی عیسے
کہتا ہے کہ اسنے تیرہ ۱۳ برس سلطنت کی اور سنہ ۵۳۰ مین وفات پائی —
اوسکے بعد یکسینیوس بادشاہ ہوا قانون مین لکھا ہے کہ اسنے تین برس سلطنت
کی اور نصارا سے کے قتل کرنے مین اس شخص نے بہت تشدد کیا تھا یہہ بادشاہ
درمیان سنہ ۵۳۳ سکندری کے فوت ہوا — اوسکے بعد غورزیانوس بادشاہ
ہوا ابو عیسے کی کتاب مین لکھا ہے کہ اسنے چھ برس بادشاہت کی اور درمیان
سنہ ۵۳۹ سکندری کے درمیان حدود فارس کے مقتول ہوا — اوسکے بعد
دقیوس بادشاہ ہوا اسکو دقیانوس بھی کہتے ہین ابو عیسے نے لکھا ہے کہ اسنے
ایک ہی برس سلطنت کی — وہ بادشاہ جو اوسکے اول تھا وہ نصارا سے ہوگیا
تھا اسی سبب سے دقیانوس نے خروج کرکے اوسکو قتل کیا اور پھر کرتون کی
پرستش اور دین نصارا سے کا جاری کردیا تھا اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر اسنے نصارا سے
کو قتل کیا تھا اسی بادشاہ سے ڈرکر اصحاب کہف جو سات تھے جوان تھے بھاگ کر
ایک غار مین جا سوئے تھے اونکا حال معلوم نہین کہ کتنے عرصہ سے وہ لوگ
سوتے ہین جیسا کہ خبر دی ہے خدا تعالے نے اور درمیان سنہ ۵۴۰ کے
دقیانوس فوت ہوا — اسکے بعد غالیوس بادشاہ ہوا نقل ہے کتاب ابی عیسے

ذکر ہے روم کے بادشاہونکا

۱۵۸ ۔۔۔ کہ اس بادشاہ نے تین برس سلطنت کی اور درمیان سنہ ۵۴۳ اسکندری کے
وفات پائی اسکے بعد علیوس اور دریانوس بادشاہ ہوا ابو عیسے کہتا ہی کہ ان
دونون نے پندرہ برس بادشاہت کی ہے ۔ اور کتاب کامل مین یہہ لکھا ہے
کہ دریانوس جسکو ولیسنیوس بہی کہتے ہین بعد دو برسکے تن تنہا مستقل بادشاہ ہوگیا
تہا اور اسنے درمیان سنہ ۵۵۵ کے وفات پائی اوسکے بعد بادشاہ ہوا فلودیو
اسنے ایک برس سلطنت کی اور سنہ ۵۵۹ مین انتقال پایا ۔ اوسکے بعد آذر فاس
جسکو اوریانوس بہی کہتے ہین بادشاہ ہوا ابو عیسے کہتا ہے کہ اسنے چہہ برس
بادشاہت کی اور ایک بجلی سے جو اوسکے اوپر گر پڑی تہی جل کر مرگیا ۔ اور درمیان
سنہ ۵۶۵ کے وفات پائی ۔ اوسکے بعد فرونوس بادشاہ ہوا کتاب ابی
عیسے مین ہے کہ اسنے سات برس بادشاہت کی اور سنہ ۵۷۲ مین انتقال پایا
۔ پہر بادشاہ ہوا بعد اوسکے فاروس اور اوسکے شرکا ابو عیسے کہتا ہے اسنے
دو برس بادشاہت کی اور سنہ ۵۷۴ مین وفات پائی اوسکے بعد قلطیانوس
اکیس برس سلطنت کرتا رہا تیرہوین سال اوسکے جلوس کے باشندگان مصر اور
ساکنین اسکندریہ بہتے ہوگئے چنانچہ وہ رومیہ سے گیا اور اونکا پہر بندوبست کیا
اور قلع وقمع کرکے اپنے ملک کو آیا یہہ بادشاہ بت پرست تہا ۔ کیونکہ اسکے
بعد بادشاہ روم کے نصارا ہوگئے تہے ۔ یہہ بادشاہ درمیان سنہ ۵۹۵
اسکندری کے فوت ہوا ۔ اوسکے بعد قسطنطین بادشاہ ہوا اسنے اکتیس برس
سلطنت کی ۔ کتاب قانون مین لکھا ہے کہ تیسرے سال اپنے جلوسی مین
وہ رومیہ سے طرف قسطنطیہ کے گیا اور ایک فصیل وہان بنائی اور مذہب اوسکا
مسیحی تہا پہلے اس شہر کا نام بزنطیہ تہا اسنے اوسکا نام اپنے نام پر قسطنطینہ
رکہا ۔ نصارا ے گمان کرتے ہین کہ چہہ برس بعد اوسکے جلوس کے اس بادشاہ

ذکر ہے رُوم کے بادشاہونکا

۱۵۹ بادشاہ کو آسمان پر ایک صورت سُولی کی دکھلائی دی تہی اسواسطے یہہ عیسے مسیح پر ایمان لایا اور مذہب نصارا اختیار کیا — وہ بادشاہ جو اوسے اول گذرے ہین وہ مذہب صابیہ کا استعمال کرتے تہے یعنے اون تبون کو جنکے نام کواکب سبعہ سیارہ کے نام پر تہے پوجا کرتے تہے جبکہ اسکی سلطنت کے بیس برس گذر چکے تب اسنے دو ہزار اٹہائیس ۲۰۲۸ بتپرست بتون کے جمع کیے اور تین سو اٹہارہ ۳۱۸ پیشوا چُن کر اونکی ناک کاٹ ڈالی — انہین سے اریوس الاسکندرانی تہا جو حضرت عیسے ع کے مخلوق ہونیکا قایل تہا — اور علمار نصارا نے اس قسطنطین کے جمع ہوکر شرایع نصرانی بنائی کیونکہ پہلے سے یہہ شرع نہ تہی — سرداران پادریون کا وہ پادری تہا جو اسکندریہ مین رہتا تہا — گیارہ برس اوسکے جلوس کے والدہ قسطنطین کی مسماۃ ہیلانی بیت المقدس مین گئی اوسنے وہان جاکر عید صلیب ادا کی اور وہ صلیب جسپر حضرت عیسے ع کو علمار نصارا سُولی ہوئی وہ نکال لی — اور اس بادشاہ نے اور اوسکی والدہ نے کنیسے نبائے ہین از انجملہ ایک بیت المقدس مین بنام قمامہ مشہور ہے اور ایک گرجا ہے حمص کا اور ایک گرجا ہے الرہا کا اور قسطنطین درمیان سنہ ۳۲۶ سکندری کے فوت ہوا — بعد مرنے قسطنطین کے اوسکی سلطنت اوسکے تین بیٹون پر منقسم ہوگئی مگر حاکم اونکا قسطس رہا قانون مین ہے کہ قسطس ابن قسطنطین نے چوبیس ۲۴ برس سلطنت کی اور درمیان سنہ ۳۵۰ کے وفات پائی بعد از ان قسطنطین کی اولاد کے ہاتہہ سے سلطنت جاتی رہی اور بادشاہ للیانوس ہوا یہہ شخص پہر کر مرتد ہوگیا اور تبون کی پرستش کرنے لگا اور شاپور ذی الاکتاف سے بہی یہہ لڑنے گیا تہا چنانچہ اوسکو زیر کیا مگر بسبب اپنی قضا کے زمین فارس ہی مین ایک تیر کے لگنے سے جو اوسکے سینہ مین آگہسا تہا مر گیا جیسا کہ دوسری

ذکر ہے رُوم کے بادشاہونکا

۱۶۰ فصل مین ذکر ہو چکا ہے — جبکہ للیانوس مرگیا اوسوقت اوسکے لشکر مین بسبب
خوف فارسیون کے بہت بڑا اضطراب پیدا ہوا تہا اسنے دو برس بادشاہت کی
اور سنہ ۶۵۲ سکندری مین فوت ہوا — بعد ازان بونیانوس نے ایک برس
سلطنت کی — نقل ہے کتاب ابو عیسے سے کہ بونیانوس مذکور جبکہ بادشاہ ہوا
اسوقت اسنے دین نصارا سے کو رونق دی اور جتنے نصرانی بُت پرست ہوگئے
تہے اون کو پہر کر مذہب نصرانیہ پر قایم کیا — اور جبکہ بادشاہ ہوا روم پر اور
وے رومی لوگ زمین فارس مین تہے اوسوقت بونیانوس نے سابور سے
صلح کی بعد اوسکے مکان پر جاکر ملاقات کی اور باہم معانقہ ہوا — بعد ازان بونیانوس
اپنا لشکر لیکر اپنے بلاد کی طرف مراجعت کر آیا اور سنہ ۶۵۳ مین فوت ہوا
— پہر بعد اوسکے الطیانوس بادشاہ ہوا — کتاب ابی عیسے مین لکہا ہے
کہ اسنے چودہ[۱۴] برس بادشاہت کی اور درمیان سنہ ۶۶۷ کے وفات پائی —
اوسکے بعد انونیانوس بادشاہ ہوا ابو عیسے کہتا ہے کہ اسنے تین[۳] برس بادشاہت
کی اور سنہ ۶۷۰ مین وفات پائی — اوسکے بعد خرطیانوس بادشاہ ہوا ابو عیسے
کہتا ہے کہ اسنے تین برس سلطنت کی ہے اور درمیان سنہ ۶۷۳ کے وفات پائی
— اوسکے بعد تاودوسیوس اکبر بادشاہ ہوا اس شخص نے انتیس[۲۹] برس حکومت
کی اور سنہ ۷۰۲ مین انتقال پایا — اوسکے بعد ارقادیوس قسطنطنہ مین بادشاہ ہوا
— اور رومیہ مین اونوریوس اوسکا شریک — قانون مین لکہا ہے کہ ان دونون
نے تیرہ[۱۳] برس بادشاہت کی اور سنہ ۷۲۵ مین انتقال پایا — اوسکے بعد
تاودوسیوس ثانی بادشاہ ہوا اسنے بیس برس بادشاہت کی اسی بادشاہ کے
ایام دولت مین فارسی رومیون سے لڑے تہے اور اصحاب کہف بہی جاگ
اوٹہے تہے اوسنے درمیان سنہ ۷۵۵ کے انتقال پایا پہر ایک مجمع شیرا درمیان

ذکر سے رُوم کے بادشاہونکا

درمیان افسس کے اوسکے ایام حکومت مین ہوا تہا جس مجمع مین دوسو عالم مجوس
کے اور نسطورس صاحب مذہب علیحدہ کے گئی اور بطرک قسطنطنیہ مین تہا بسبب
قول نطورس کے کہ مسیح مین دو جوہر مین ایک جوہر لاہوتی — دوسرا ناسوتی
— یہہ شخص دو اقنومون کا قایل تہا — یعنے ایک اقنوم لاہوتی دوسرا
ناسوتی کہتے ہین کہ تاوذوسیوس مذکور نے بیالیس ۴۲ برس سلطنت کی ہے
— اوسکے بعد مرقیانوس بادشاہ ہوا نقل ہے قانون سے کہ اسنے سات
برس بادشاہت کی اور بعد ایک برس اپنے جلوس کے دیر ہارون اوسنے
بنایا تہا درمیان حمص کے اور اوسکے ایام حکومت مین نسطورس ملعون ہوکر
دفع کیا گیا — اور مرقیانوس درمیان سنہ ۴۶۲ ع کے بادشاہ ہوا
— اوسکے بعد والنطیس بادشاہ ہوا اسنے ایک برس بادشاہی کی ہے اور
وفات اسکی درمیان سنہ ۴۶۳ ع کے ہوئی اوسکے بعد لاون کیر بادشاہ ہوا
قانون مین لکہا ہے کہ اسنے سترہ ۱۷ برس حکومت کی اسکے ایام حکومت مین
ایک زلزلہ عظیم ایسا آیا تہا کہ بہت گہر لوگون کے درمیان انطاکیہ زمین مین
دہنس گئے — اور درمیان سنہ ۴۸۰ ع کے وفات پائی اوسکے بعد زینون
بادشاہ ہوا — قانون مین لکہا ہے کہ اسنے اٹہارہ برس سلطنت کی
اور درمیان سنہ ۴۹۸ ع سکندری کے فوت ہوا — پہر اوسکے بعد اسطیانوس
بادشاہ ہوا ابی عیسے کہتا ہے کہ اسنے ستائیس ۲۷ برس سلطنت کی یہہ وہ ہے
جسنے شہر حماۃ کی فصیل کی تعمیر شروع کی تہی درمیان اول سال جلوس
کے اور دوسرے سال مین فراغت پائی تہی — اور دسوین سال
جلوسی اوسکے مین کال پڑا اور بڑی پہیلی اور بارہوین ۱۲ سال سپہ سالار
فارس کا آمد پر لڑا اور محاصرہ کرکے اوسکو ویران کیا اسنے درمیان

ذکر ہے رُوم کے بادشاہونکا

۱۶۲ سنہ ۵۲۵ کے وفات پائی اوسکے بعد یسطینوس بادشاہ ہوا ابو عیسے کہتا ہے
کہ اسنے نو برس سلطنت کی اور سنہ ۸۳۴ سکندری مین یہہ شخص فوت ہوا
پہر بعد اوسکے یسطینوس ثانی بادشاہ ہوا اسنے اٹھیس ۳۸ برس سلطنت کی اور
اوسکے عہد مین بہت جنگ واقع ہوئی درمیان فارسیون اور رُومیون کے —
اٹھوین سال جلوسی اوسکے مین فارسیون اور رُومیون کا مقابلہ کنار فرات پر ہوا
چنانچہ اس لڑائی مین بہت خلق ماری گئی — اور رومیون کے آدمی فرات
مین بہت غرق ہوئے بعد ازان یہہ بادشاہ درمیان سنہ ۸۷۲ سکندری کے
فوت ہوا — اوسکے بعد یسطینوس ثانی بادشاہ ہوا قانون مین لکہا ہے
کہ اسنے چودہ برس حکومت کی اور سات برس اسکو تخت پر بیٹہی ہوئے
گذرے تہے جب فارس کا بادشاہ اوسے آکر شام کے ملک پر لڑا اور
شہر افامیہ اوسنے جلا دیا اور درمیان سنہ ۸۸۶ کے اسنے وفات پائی —
اوسکے بعد طیربوس اول بادشاہ ہوا اسنے تین برس بادشاہت کی اور درمیان
سنہ ۸۸۹ کے وفات پائی — اوسکے بعد طیربوس ثانی بادشاہ ہوا
یہہ چار برس سلطنت کرکے سنہ ۸۹۳ مین راہی ملک بقا ہوا — اوسکے بعد
مارقیوس بادشاہ ہوا ابی عیسے کہتا ہے کہ اسنے آٹہہ برس سلطنت کی اور
سنہ ۹۰۱ مین انتقال پایا — اوسکے بعد برقوس ثانی بادشاہ ہوا کتاب ابی
عیسے سے ہے کہ اسنے بارہ برس بادشاہت کی اور درمیان سنہ ۹۱۳ کے
وفات پائی — پہر بادشاہ ہوا بعد اوسکے فوقاس اسنے آٹہہ برس
سلطنت کی اور سنہ ۹۲۱ مین وفات پائی پہر اوسکے بعد ہرقل بادشاہ ہوا
اسکا نام رومی زبانمین ارقلیس ہی اسکے جلوس کے بارہوین سال ہجرت نبوی ص
کے واقع ہوئی تہی پس ہجرت نبوی باین حساب درمیان سنہ ۹۳۳ غلبہ اسکندری

فصل چوتھی ذکر ہے عرب کے بادشاہونکا

اسکندری کے واقع ہوئی لیکن ہم درمیان نقشہ کے لکھہ چکے تہے کہ غلبہ اسکندر اور ۱۶۳
ہجرت نبوی مین فرق اور فاصلہ نوسو چونتیس برس کا ہے اس فرق کا یہہ
سبب ہے کہ وہ سال جو ہمنے نقشہ مین لکہے ہین وہ سال مصر کے ہین
جنکی تعداد تین سو پینسٹہہ ۳۶۵ دن کی بلاکسر صحیح ہے — اور اسجائے جو مذکور ہوئے
ہین وہ سال رومی ہین انکی مدت تین سو پینسٹہہ ۳۶۵ دن اور چار دن کی ہے
اس تفاوت مذکور سے وہی مقدار حاصل ہوتی ہے جو فرق معلوم ہوتا ہے

چوتھی فصل

اسمین ذکر ہے عرب کے بادشاہونکا

واضح ہو کہ وہ حال جو عرب کے قبیلون اور نسبون سے متعلق ہے اوسکو ہم
پانچوین فصل مین جسمین تمام امتون دنیا کا ذکر ہے درمیان ذکر امت عرب کے
انشاء اللہ تعالے بیان کرین گے

نقل ہے کتاب ابن سعید مغربی سے کہ جبکہ زبانین لوگون کی علیحدہ علیحدہ ہوگئین
اور اولاد حضرت نوح ع کی الگ الگ ملکون مین جا بسی تو قحطان بن عابر
بن شالح جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے یمن مین آکر اترا — اول ہی اول یہہ
شخص زمین یمن کا بادشاہ ہوا اور تاج شاہی اول ہی اسکے سر پر رکہا گیا
— جب قحطان مرگیا تو اسکے بعد یعرب ابن قحطان بادشاہ ہوا یہہ وہ
شخص ہے جسنے زبان عربی ایجاد کی اور استعمال کرنا عربی کا شروع کیا
— اوسکے بعد اوسکا بیٹا یشجب بن یعرب بادشاہ ہوا — اوسکے بعد عبد شمس
بن یشجب اوسکا بیٹا بادشاہ جب یہہ شخص سریر سلطنت پر بیٹہا تو اطراف

ذکر ہے عرب کے بادشاہونکا

۱۶۴ بلاد مین اسنے بہت لڑائین کین اسلئے اسکا نام سبا رکہا گیا — یہہ وہی ہی جسنے
مارب کے زمین مین ایک دیوار بنا کر شتر نہر مین اوسکے اطراف مین کہود کر
چشمے اور دور سے پانی اونمین لایا — اور شہر مارب جو کہ مشہور بنام مدینہ سبا
ہے وہ بہی اوسیکا بسایا ہوا ہے — اِس شہر مارب مین اختلاف ہی کوئی
کہتا ہے کہ یہہ نام ہے اوس ملک کا جو یمن کے پاس ہے — اور بعضے کہتے
ہین کہ مارب نام ہے بادشاہی محل کا اور شہر کا نام سبا ہی — جب یہہ
سبا مرا تو اسنے اپنے پیچھے کئی بیٹے چہوڑے یعنے حمیر — اور عمرو — اور کہلان
— اور اشعر وغیرہ چنانچہ ہم انکا ذکر پانچوین فصل مین درمیان ذکر امت عرب
کے کرین گے انشاء اللہ تعالے — بعد وفات سبا مذکور کے اوسکا بیٹا حمیر ابن
سبا یمن کا بادشاہ ہوا اسنے ثمود کو یمن سے نکالدیا تہا جب وہ حجاز مین
جاکر رہا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا واثل بن حمیر بادشاہ ہوا — اوسکے بعد
بیٹا اوسکا اسکسک بن واثل بادشاہ ہوا — پہر یعفر بن اسکسک نی سلطنت
— اوسکے بعد دوریاش یعنے عامر بن باران بن عوف بن حمیر ملک یمن پر تاخت
کیا — اور ادہر سے واثل کی اولاد مین سے نعمان بن یعفر بن اسکسک بن واثل
بن حمیر بہت لوگون کو جمع کرکے اوسکے مقابلہ کو اٹہا چنانچہ عامر بن باران بہاگ
گیا اور نعمان مذکور ملک یمن کا بادشاہ مستقل ہوگیا اِس نعمان مذکور کا لقب
سعافر بہی ہے — اسکے بعد بیٹا اوسکا اشیح بن المعافر بادشاہ ہوا — بعدازان
شداد بن عاد بن الماطاط بن سبا سریر سلطنت یمن پر سلط ہوا — یہہ اطراف
و جوانب مین بہت لڑا اور اسنے اقتہار مغرب تک بلاد فتح کئے ہین اور بہت
سے شہر اور کارخانہ بناکر اپنے آثار عظیمہ صفحہ ہستی پر یادگار چہوڑے — اسکے
بعد اوسکا بہائی لقمان ابن عاد بادشاہ ہوا — جب وہ مرگیا تو اوسکا بہائی ذرد

ذکر ہے عرب کے بادشاہونکا

ذو سدد سریر سلطنت پر مقیم ہوا — اوسکے وفات کے بعد اوسکا بیٹا حارث
بن ذی سدد جسکو حارث الرایش بھی کہتے ہین تخت سلطنت پر بیٹھا — کہتے
ہین کہ حارث الرایش مذکور یہی ہے ابن قیس ابن صیفی بن سبا الاصغر اور
یہی ہے تبع اول — اوسکے بعد بیٹا اوسکا ذو القرنین صعب بن الرایش
بادشاہ ہوا — ابن سعید مغربی کہتا ہے کہ حضرت عباس رض سے لوگون نے
پوچھا تہا کہ حضرت قران شریف مین جو ذو القرنین کا ذکر آیا ہے اوسے مراد
کون شخص ہے آپنے فرمایا کہ وہ ایک بادشاہ تہا اولاد حمیر سے چنانچہ وہ
یہی صعب مذکور ہے — اسے معلوم ہوا کہ ذوالقرنین کا ذکر جو قران شریف
مین آیا ہے اوسے مراد صعب بن الرایش ہے نہ اسکندر رومی جو عوام الناس
نے مشہور کر رکہا ہے — اسکے بعد بیٹا اوسکا ذو المنار ابرہہ بن ذو القرنین
بادشاہ ہوا — جب وہ مرگیا تو اوسکا بیٹا افریقس بن ابرہہ تخت سلطنت
پر بیٹھا — اسکے مرنے کے بعد اوسکا بہائی ذوالاذعار عمر بن ذو المنار بادشاہ
ہوا — جب اوسنے وفات پائی تو اوسکا بہائی شمر جیل بن عمرو بن غالب
بن المنتاب بن زید — بن یعفر — بن الیسکک بن وائل — جو حمیر کے
قوم سے تہا سلطنت کرنے لگا — اسکا حال یہہ ہے کہ جب ذوالاذعار
سلطنت کرتا تہا تب ایسا اتفاق ہوا کہ سب قوم بنی حمیر کی اوسسے ناراض
ہوگئی اور سب اطاعت اوسکی چہوڑ کر شمر جیل مذکور کی تابع ہوگئے چنانچہ یہی
سبب رنجیدگی جانبین کا ہوا اور شمر جیل اور ذوالاذعار مین جنگ عظیم واقع
ہوئی اس لڑای مین بہت جوانان تنومند کام آئے اور خلق کثیر فوت ہوئی
آخرکار شمر جیل بادشاہ مستقل ہوگیا — بعد وفات شمر جیل کے اوسکا بیٹا
الہدہاد بن شمر جیل بادشاہ ہوا جب یہہ بادشاہ مرگیا تو اوسکے بیٹے بلقیس

 بنت الہدہاد تخت سلطنت پر بیٹھے اور بیس برس تک اس عورت نے بادشاہت
کی جبکہ حضرت سلیمان ع ابن داود سے اسکا نکاح ہوگیا تب اوسکا چچا ناشرالنعم بن
شرحبیل بادشاہ ہوا — بعضے یہہ بھی کہتے ہین کہ بلقیس کی چچا ناشرالنعم کا نام
مالک ابن عمرو بن یعفر — بن عمر ہے جو کہ المناب بن زید الحیری کے اولاد مین تہا
— اسکے بعد جو بادشاہ ہوا اوسمین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ شمر برعش
بیٹا ناشرالنعم مذکور کا تہا — اور بعضے کہتے ہین کہ شمر بن افریقس ابن ابرہہ ذی المنار
تہا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا مالک بن شمر بادشاہ ہوا — اوسکے بعد عمران بن عامر
الازدی تخت سلطنت پر بیٹھا اوسکا نسب نامہ یہہ ہے — عمران — بن عامر
— بن حارثہ — بن امرالقیس — بن ثعلبہ — بن مازن — بن ازد —
بن الغوث — بن نبت — بن مالک — بن اُدد — بن زید — بن کہلان
— بن سبا — اسوقت سے اولاد حمیر بن سبا کے ہاتہہ سے سلطنت جاتی رہی
اور کہلان ابن سبا جو بہائی ہے حمیر بن سبا کا اوسکی اولاد سلطنت کرنے لگی
— یہہ عمران مذکور کا بن تہا — اسکے بعد بہائی اوسکا مزیقیا یعنے عمرو بن عامر
الازدی بادشاہ ہوا — مزیقیا اسکو اسواسطے کہتے ہین کہ یہہ شخص ہر روز ایک
پوشاک پہنکر اپنی مجلس مین آیا کرتا جب مجلس مین داخل ہوتا تب وہ پوشاک
پہاڑ کر پہنک دیتا تاکہ قابل کسی کے پہننے کے نرہے اسواسطے مزیقیا اسکا نام
رکہا گیا — یہانتک تمام ہوچکے کلام ابن سعید مغربی کے — اب ہم تاریخ حمزہ
اصفہانی سے نقل کرتے ہین وہ کہتا ہے کہ بعد الی مالک ابن شمر مذکور کے اوسکا
بیٹا الاقرن ابن ابی مالک قبل عمران الازدی کے بادشاہت کرتا تہا اوسکے
بعد ذوجشان بن الاقرن بادشاہ ہوا یہہ وہ بادشاہ ہے جسنے درمیان
قبیلہ طسم اور جدیس کے لڑائی کروادی تہی — اسکے بعد اوسکا بہائی تبع بن

ذکر ے عرب کے بادشاہونکا

بن الاقرن بادشاہ ہوا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا کلیکرب بن تبع سلطنت کرتا رہا
— جب وہ مرگیا تب ابوکرب اسعد جو تبع اوسط کہلاتا ہے بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ
مقتول ہوکر مرا — پہر اسکے بعد بیٹا اوسکا حسان بن تبع بادشاہ ہوا —
اسنے اپنے باپ کے سب قاتلین کو ڈہونڈ ڈہونڈکے قتل کیا — پہر ایسا اتفاق
ہوا کہ اسکے بہائی عمر ابن تبع نے اسکو قتل کرڈالا اور آپ یمن کا بادشاہ ہوگیا
— مگر اس عمر وند کو ر کو بیماریین ایسی کثرت سے رہتی تہین کہ دائم المرض تہا
اور صحن تک اوٹہہ کر بہی کبہی نہ جاسکتا تہا جنتک لوگ چارپائی پر نہ ڈالکر لیجاتے
اسیواسطے اسکا نام ذالاعواد رکہا گیا تہا — اسکے وفات کے بعد عبد کلال
ابن ذالاعواد بادشاہ ہوا — اوسکے بعد تبع بن حسان ابن کلیکرب جو کہ تبع
الاصغر بہی کہلاتا ہے بادشاہ ہوا اسکے بعد بہانجا اوسکا حارث بن عمر وبادشاہ
ہوا جب یہہ بادشاہ ہوچکا تب یہہ یہودی ہوگیا — اوسکے بعد مرثد ابن کلال
بادشاہ ہوا اسکے بعد حمیر کے قبیلہ مین سلطنت متفرق ہوگئی تہی — اوسکے
مرنے کے بعد جو بادشاہ مشہور ہوا وہ ولیعہ ابن مرثد تہا — اوسکے بعد ابرہہ
ابن الصباح بادشاہ ہوا — پہر صہبان ابن محرث کا دورہ آیا — پہر عمرو بن
تبع بادشاہ ہوا اوسکے بعد ذوشناتر بادشاہ ہوا — اوسکے بعد ذونواس
بادشاہ ہوا یہہ ایسا یہودی بنے مین غلو رکہتا تہا کہ جو شخص یہودی نہ ہوتا
اوسکو دہکتے آگ کے بہٹے مین ڈالدیتا اسیواسطے اسکا نام صاحب الاخدود
رکہا گیا ہے اوسکے بعد ذوجدن بادشاہ ہوا یہہ پہلا بادشاہ ہے قبیلہ حمیر
مین کا ان سب بادشاہون کے سلطنتون کو دو ہزار بیس برس کا دورہ ہوا
اور ہر ایک کی مدت سلطنت کا ذکر بسبب عدم صحت کے ہمنے نہین کیا —

اخدود اوس غار کو کہتے ہین جو دراز کہودی جاے زمین مین

ذکر ہے عرب کی بادشاہونکا

۱۶۸ چنانچہ اس ہمارے قول کا مدعے قول صاحب تواریخ الامم کا وہ کہتا ہے کہ کوئی تواریخ پوچ اور بیحد نہین پائی جاتی سوا تواریخ ملوک حمیر کے کیونکہ اونکی تواریخ مین برس تو زیادہ اور بادشاہ تھوڑے ذکر کئے گئے ہین — اسلئے کہ وہ کہتے ہین کہ اونکے بادشاہ جنہیں تبع کہتے تھے جنکی سلطنت کا دورہ دو ہزار بیس برس کا بیان کرتے ہین — پھر ملک یمن پر چار تو بادشاہ ملک حبش کے — اور آٹھ فارس کے بادشاہون نے سلطنت کی — اونکے بعد اہل اسلام کا دورہ آیا — نقل ہے کتاب ابن سعید مغربی سے کہ حبشہ کے بادشاہ بعد ذی جدن حمیری کے غالب ہوگئے تھے — اول بادشاہ حبشہ کا جو یمن پر غالب ہوا اوسکو ارباط کہتے ہین — اسکے بعد ابرہہ الاشرم صاحب فیل جو مکہ کو ارادہ مسمار کرنیکے آیا تھا وہ یمن پر سلطنت کرتا رہا اوسکے بعد یکسوم بادشاہ ہوا — اوسکے بعد مسروق بن ابرہہ بادشاہ ہوا یہہ پچھلا بادشاہے انمین کا جو یمن پر مسلط ہوگئے تھے اور وہ حبشہ کے رہنوالے تھے — اسکے بعد پھر حمیر کی اولاد کو سلطنت نصیب ہوئی اور پھر کہ اونکا دورہ چمکا چنانچہ سیف بن ذی یزن حمیری یمن پر مسلط ہوا — اس شخص کو کسرے نوشیروان نے سلطنت دلوائی تھی حال مجمل اسکا یہہ ہے کہ سیف بن ذی یزن کے ہمراہ نوشیروان نے ایک اپنا سپہ سالار ملک فارس سے جسکا نام وہرز تھا لشکر عجمی دیکر یمن کو بھیجدیا چنانچہ اوسنے یمن مین پہنچکر حبشہ کے بادشاہ کو جو سلطنت ملک یمن پر کرتا تھا نکالدیا اور سیف ابن ذی یزن کو تخت پر بٹھلایا جبکہ سیف بن ذی یزن تخت سلطنت ملک یمن پر بیٹھہ چکا اور حبشہ کا بادشاہ نکالا گیا — تب اسنے یہہ دستور اپنا مقرر کیا کہ عدن مین جو اوسکے آبا و اجداد کا بنایا ہوا ایک گھر تھا نشست اپنی مقرر کی شراب نوشی مین مشغول

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

مشغول رہنا شروع کیا چنانچہ عرب نے اپنی اشعار مین اوسکی مدح جو بیان کی ۱۶۹
ہے خصوصاً امیہ ابن ابی صلت نے جو سیف ابن ذی یزن کے دیس بدیس پھرنی اور
اولاً واسطے طلب کمک کے پاس قیصر روم کے جانے اور پھر کسرے نوشیروان
کے مدد سے اپنے آبا کا ملک یانی کا جو چال آنے و ہرز سپہ سالار ملک فارس کے
جو اوسکے مدد کے واسطے کسرے نے ساتھہ کر دیا تھا اپنے اشعار مین مثل گہر آبدار
کے پرویا ہے اور اوسکی مدح جو کی ہی اون اشعار سے یہہ حال سابق ہمکو دریافت
ہوا ترجمہ اون اشعار کا بسبب عدم ضرورت کے چھوڑ دیا جاتا ہے کیونکہ سوار
تضحیک ارباب خرد کے اور کچھہ حاصل نہ ہوگا — المختصر سیف بن ذی یزن نے
یہہ شیوہ اختیار کیا تھا اور ایک نادانی اوسے یہہ ہوئی کہ چند آدمی حبشہ کے
رہنوالون کو اپنی خواصی اور مصاحبت مین منظور کیا انہین لوگون نے اوسکو
فریب دیکر قتل کیا جب وہ مر چکا تب کسرے نے ایک عامل اپنی طرف سے یمن کا
حاکم مقرر کرکے بھیجدیا اسوقت سے ملک یمن زیر حکومت کسرے کے ہوگیا یہہ
حال باذان کے وقت تک رہا جو کہ پچھلا حاکم کسرے کیطرف سے مقرر تھا
زمانہ نبی صلعم کے وقت مین — جبکہ باذان مذکور مسلمان ہوگیا تو اوسیوقت سے
ملک یمن مین مسلمانون کا دخل ہوگیا تمام ہوئے تاریخ ملوک یمن کی

ذکر ہی اون بادشاہون عرب کا جو سوا یمن کے اور ملکون مین تھے

اول ہی اول بادشاہ عرب کا جو زمین حیرت پر مسلط ہوا وہ مالک بن فہم —
بن غنم — بن دوس — بن عدثان — بن عبد اللہ — بن وہران — بن کعب
— بن حارث — بن کعب — بن مالک — بن نصر — بن ازد — تھا اور ازد

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۷۰ ہے اولاد کہلان ابن سبا — بن یشجب — بن یعرب بن قحطان سے یہہ بادشاہ
ایام ملوک الطوایف مین سلطنت کرتا تہا قبل دورہ اکاسرہ کے — جب
وہ مرگیا تب اوسیکا بہائی عمرو بن فہم بادشاہ ہوا — اسکے بعد بہتیجا اوسکا
خدیمہ بن مالک بن فہم سلطنت کرنے لگا — چونکہ اسکے جسم مین بیماری برص
کی تہی اسواسطے اوسکو خدیمۃ الابرش کہتے تہے مگر اسکی شان وشوکت بڑی
رتبہ پر تہی — ایک اسکے بہن تہی مسماۃ رقاش وہ ایک شخص کو جو قبیلہ
ایاد سے تہا چاہتی تہی اوس شخص کے ساتہہ خدیمہ نے بہی احسان اور نیکی
کی تہی — اور نام اوسکا عدی بن نصر بن ربیعہ تہا — اور عدی مذکور بہی
بدل وجان اوسپر مرتا تہا اور اسی شخص کو عہدہ داروغگی شراب خواری
مجلس شاہی کا مفوض تہا — اب یہہ دونون آپسمین ایکدوسرے کے عاشق
ومعشوق تہے مگر کبہی اتفاق صحبت کا نہوتا تہا ایکروز اوس مسماۃ رقاش نے
اسے کہا کہ جب بادشاہ کو شراب کا نشہ خوب غالب ہو تب تو بادشاہ سے
اسبات کی اجازت مانگ لینا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بادشاہ نشہ مین مدہوش
تہا — عدی نے کہا کہ آپکی بہن رقاش سے فرمائے تو صحبت کرون
اوسنے اجازت دیدی پہر تو عدی نے رقاش سے خوب چین اوڑائے
— جب صبح ہوئی اور خدیمہ کو ہوش آیا اور وہ راز کہل گیا تب بہت خفا
ہوا اور یہہ امر بہت گران گذرا عدی مذکور نے یہہ عقلمندی کی کہ وہان سے
بہاگ گیا — مگر لوگ کہتے ہین کہ پہر خدیمہ نے اوسکو گرفتار کیا اور مار ڈالا
شاید یونہی ہو لیکن بادشاہ کی بہن رقاش کو اوسی شب عدی سے
حمل ہوگیا چنانچہ خدیمہ نے یہہ دو شعر اپنی بہن رقاش کو مخاطب ہوکر سنائے

شعر خبرینی رقاش لا تکذبینی ۔ بخبر زنیت ام بہجین

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

ام بعبد فانت اہل لعبد ام بدون فانت اہل لدون ۱۷۱

ترجمہ ان دو شعرون کا یہہ ہے

شعر تبلا مجکو اے رقاش سچ سچ کسی شریف سے زنا کیا تو نے یا کسی
اگر کسی غلام سے کیا ہی تب تو سزاوار غلام کے ہی اگر کسی نذلا سے کیا ہی تب تو لایق اوسکے ہے

رقاش نے جواب دیا کہ مینے اوس سے زنا کروایا ہے جو عرب کے شہزادون مین ہے خدیمہ چپ ہورہا — بعد گذرنے مدت حمل کے ایک بیٹا رقاش کے پیدا ہوا اوسکی اوسنے پرورش کی اور ننھلی گلے مین پہنائی اور بڑے چاؤ سے پالا اور نام اوسکا عمر رکہا اس لڑکے کو خدیمہ نے اپنا بیٹا کرلیا یعنے ولد متبنّے خدیمہ کا یہی لڑکا ولد الزنا ہے — پہر ایسا اتفاق ہوا کہ وہ لڑکا اس چاؤ کا پالا ہوا ایک روز گم ہوگیا بہت تلاش کی کہین پتا نہ پایا تب عرب کے لوگون نے یہہ خیال کیا کہ کوئی جن اوسکو اٹہا لیگیا — چنانچہ یہی خیال تہا کہ ناگاہ دو شخص یعنے مالک اور عقیل کہین سے اوسکو ڈہونڈ لائے اور خدیمہ کی خدمت مین جا حاضر کیا اوس روز خدیمہ کو اسقدر خوشی ہوئی کہ قریب تہا کہ شادی مرگ ہوجائے — چنانچہ اوسکے انعام مین بادشاہ نے اون دونون شخصون سے جو اوسکو لائے تہے فرمایا کہ جو تم مانگوگے مین تمکو دونگا اب تم مجہسے کہو کیا دون — اون دونون نے عرض کی ہم کچہہ نہین مانگتے بجز ایک بات کے وہ یہہ ہے کہ جبتک آپ زندہ رہین اور جبتک ہم جیتے رہین اپنی مصاحبت مین ہمکو منظور کیجئے خدیمہ نے منظور کیا یہہ وہ ندیم ہین جنکے عرب المثل عرب مین مشہور ہے اور (کُنْ مانیَ خدامۃ) ہر ایک شخص بولتا ہے (یعنے مانند دو ندیمون خدیمہ کے) اسی خدیمہ سے

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۷۲ ایام حکومت مین ایک شخص قوم عالقہ سے جسکو عمرو بن الضرب بن حسان العلیقی کہتے ہین تمام فرات کے بلاد عالیہ اور مشارق شام اور جزیرہ پر مسلط ہو گیا تہا — اور درمیان اوسکے اور خدیمہ کے بہت لڑائین ہوئین آخرکار خدیمہ نے فتح پائی اور اوس عمرو مذکور کو قتل کیا — لیکن اس عمرو مذکور کے ایک بیٹی تہی اوسکا نام ذبّا تہا اور حقیقت مین نام تہا نایلہ لیکن مشہور بنام اول ہو گئی تہی — یہہ لڑکی بعد اپنے باپ کے مرنے کے سلطنت کرنے لگی اور اسنے دو شہر آمنے سامنے کنارہ فرات پر بسائے تہے اور اسی نے فریب دیکر خدیمہ کو گرفتار کر کے قتل کیا اور اپنے باپ کا قصاص پایا وہ فریب یہہ تہا کہ اسنے خدیمہ کو کہلا بہیجا کہ مین تجہسے نکاح کرون گی تو میرے پاس آ وہ اس فریب مین آکر چلا گیا اوسنے پکڑ کر قتل کر ڈالا اور اپنے باپکا خون لے لیا

ذکر ہے ابتدا سلطنت لخمیین کا مراد لخمیین سے وہ وہ بادشاہ ہین جو شہر حیرت پر سلطنت کرتی تہی

اور وے ہین منادرہ بیٹے عدی بن نصر بن ربیعہ کے اولاد لخم بن عدی بن عمرو بن سبا کے جبکہ خدیمہ مقتول ہو کر مارا گیا تب بہانجا اوسکا عمرو بن عدی بن نصر بن ربیعہ یعنے وہ لڑکا ولد الزنا تخت پر بیٹہا — اور اس ارادہ مین تہا کہ کسی تدبیر سے اپنے ماموں خدیمہ کا خون ملکہ ذبّا سے لون ہادی خیال نے یہہ رنمونی کی کہ ایک غلام خدیمہ کا تہا مسمی قصیر اوس سے ملکر اور سازش کر کے ناک اوسکی کاٹ کر اور کوڑی لگوا کر شہر بدر کر دیا وہ قصیر بحالت حقیر دربار ملکہ ذبّا

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۷۳ ذبا مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے ولی نعمت نے یہہ حال میرا کیا ہی میری ناک کٹوا کر کوڑے لگوا کر بے قصور جلا وطن کر دیا ہے — ذبا کو اوسکے حال پہ رحم آیا فرمایا کہ تو ہمارے ملک مین چین سے رہا کر اور اس سرکار دولتمدار کے واسطے سوداگری کیا کر وہ تو یہہ چاہتا ہی تھا ذبا کے پاس رہنا اور سوداگری کرنا شروع کیا — ادہر سے مال بہر کر اپنے آقا قدیم کے پاس لیجاتا — اودہر سے بیچ کر اور مال بہر کر ذبا کی خدمت مین حاضر ہوتا اسی طرح مدت گذر گئی جبکہ ذبا کو اوسپر اعتماد واثق ہو گیا تب اوسنے یہہ نمک حرامی کی کہ ایک ہزار اونٹ پر صندوق لاد کر اور انمین سپاہ عمرو مذکور کی بہر کر لادلایا اون صندوقون کے قفل اندر کے جانب لگے ہوئے تھے جب وے صندوق آئے اور ذبا نے ملاحظہ فرمایا تو یہہ دو شعر ذبا نے پڑھے

مالی لجمالِ مشیہا رویدا — اجندلا یحملن ام حدیدا

ام صرفانا بارداً شدیداً — ام الرجال جثماً قعودا

جب وے صندوق داخل قلعہ شاہی ہو چکے تب بطور یلغار اونمین سے آدمی نکلے اور بزور شمشیر اونہون نے ملک لے لیا اور ذبا کو بہی قتل کر ڈالا اسطور پر تقصیر مذکور نے اپنے آقا خدیمہ کا عوض خون ذبا سے لیا — اسکے بعد عمرو بن عدی مذکور نے مدت تک سلطنت کی بعد اوسکے فوت ہونے کے امرو القیس بن عمرو بن عدے بن نصر بن ربیعۃ اللخمی بادشاہ ہوا اسکو امرا القیس اول کہتے ہین — بعد اوسکے بیٹا اوسکا عمرو بن امرا القیس بادشاہ ہوا یہہ شخص شاپور ذی الاکتاف کے دورہ مین سلطنت کرتا تہا — اوسکے بعد اوس بن قلام العملیقی بادشاہ ہوا

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۷۴ — پہر ایک اور شخص قوم عمالیق مین سے بادشاہ ہوا — اسکے بعد پہر سلطنت عمرو بن عدی بن نصر بن ربیعہ اللخمین مذکورین کی اولاد کو نصیب ہوئی اور وہ شخص جو اوسکی اولاد مین سے بادشاہ ہوا اوسکا نام بہی امرالقیس تہا بیٹا عمرو بن امرء القیس مذکور کا تہا اوسکو امرء القیس ثانی کہتے ہے — مگر عرف اُسکا محرق تہا کیونکہ اول اُسنے سنہ آگ کے لوگون کو دینی شروع کی تہی جب یہہ مرگیا تو بیٹا اوسکا نعمان یک چشم بادشاہ ہوا — اسی کی بنائی ہوئی خورنق اور سدیر ہے — اس بادشاہ نے ۳۲ بتیس برس سلطنت کی آخرکار فقیر ہوکر عبادت کرنے لگا اور بہرام گور بن یزدگرد کے وقت مین سلطنت سے دست کش ہوا اس بادشاہ کا حال عدی بن زید نے درمیان اپنے قصیدے رائیہ کے جو مشہور ہے بیان کیا ہے بسبب لاطایل ہونے کے اون اشعار کا ترجمہ فروگذاشت کیا گیا — جبکہ نعمان مذکور زاہد ہوگیا اور کنج عزلت مین سلطنت سے دست کش ہوکر بیٹہہ رہا تب بیٹا اوسکا منذر ابن نعمان تخت پر بیٹہا اسکی سلطنت بہی فیروز بن یزدگرد کے وقت مین تمام ہوچکی اسکے بعد اسود بن منذر اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا یہہ وہ ہے جو عستان عرب پر فتح پاکر چند اونکے بادشاہون کو گرفتار کرلایا تہا اور چاہتا تہا کہ اونکی جان بخشی کرے مگر اوسکے چچازاد بہائی نے جسکو ابواذینہ کہتے ہین اونکے قتل پر آمادہ کیا اور باعث اوسکا یہہ تہا کہ کسی لڑائی مین ابواذینہ کے بہائی کو آل عستان مین سے کسی شخص نے قتل کرڈالا تہا اسلئے یہہ اونکا دشمن جان ہورہا تہا اسلئے اسنے ایک قصیدہ لکہہ کر اسود کو سنایا اور اوسمین سوجہایا کہ اونکو قتل کرنا بہتر ہے پہر یہہ وقت ہاتہہ نہ آئے گا — اور تاریخ ابن اثیر مین یہہ لکہا ہے کہ عستان نے اسود پر غالب ہوکر اوسکو قتل کیا مگر یہہ بہی اوسمین لکہا ہے کہ اسکے برعکس بہی مشہور ہے بہرکیف اسود ابن منذر کے سلطنت فیروز

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

فیروز کے زمانہ مین تمام ہوچکی تہی اسکے بعد اوسکا بہائی منذر بن منذر بن نعمان الاعور بادشاہ ہوا ۱۷۵
— اوسکے بعد علقمہ الذمیلی[+] بادشاہ ہوا اوسکے بعد امرالقیس بن النعمان — بن
امرء القیس المحرق تخت پر بیٹہا یہہ وہ بادشاہ ہے جسنے سنمار[+] نامی ایک کاریگر کو
ایک کوشک پر سے جو اسکے ہاتہہ کی بنائی ہوئی تہی نیچے ڈالکر مار ڈالا تہا تاکہ دوسریکو
ایسی نہ بنادی اوسکے بعد بیٹا اوسکا منذر ابن امرء القیس بادشاہ ہوا اس منذر
مذکور کی والدہ بہت خوبصورت تہی اسواسطے اوسکو ماء السماء کہتے تہے اور یہہ
منذر بہی اپنی والدہ کے نام سے مشہور ہوگیا تہا چنانچہ منذر بن ماء السماء اسکو کہا
کرتے تہے اور حقیقت مین نام اوسکی والدہ کا ماویہ بنت عوف بن جشم تہا
پہر ایسا اتفاق ہوا کہ کسرے قباذ نے منذر مذکور ملک حیرت سے نکالدیا اور
اوسکی جائے حارث بن عمرو بن حجر الکندی کو حاکم مقرر کیا اسکا باعث یہہ تہا
کہ قباذ نے مزدک کا دین قبول کرلیا تہا جب وہ مزدک کے دین کے موافق
عمل کرنے لگا تو حارث بن عمر مذکور اسکے ہمراہ اوسپر ایمان لایا اور منذر اوسپر
ایمان نہ لایا تہا اسلئے اوسنے ملک سے اوسکو نکالدیا اور سلطنت اوسکی چہین
لی لیکن جب قباذ مرگیا اور اوسکا بیٹا نوشیروان ابن قباذ بادشاہ ہوا تب
اوسنے حارث مذکور کو ملک حیرت سے نکالکر پہر منذر بن ماء السماء بادشاہ اوسکے
ملک کا مقرر کیا چنانچہ یہہ حال فصل ثانی مین درمیان ذکر نوشیروان کے ہم

[+] سنمار بکسر تین نام ہے اوس کاریگر کا جسنے ایک کمرہ واسطے نعمان امرالقیس کے نزدیک
کوفہ کے بنایا تہا جب وہ کمرہ بن چکا تب اوسکو اوپر سے ڈالکر مار ڈالا یہہ اسواسطے کہ اگر
زندہ رہیگا تو اور کسیکو شاید ایسا بنادے اسلئے یہہ بات ضرب المثل ہوگئی درمیان عرب کے کہا کرتے
ہین کہ جزاء سنمار بسنمار نے سزا مثل سنمار کے

[+] ذمیل ایک گروہ ہے قبیلہ لخم کا اور لخم اون کو کہتے ہین جو یمن کے رہنے والے ہین فقط

۱۷۶ بیان کر چکے ہین — جبکہ منذر مرگیا تب اوسکا بیٹا عمرو مقصر الحجارہ یعنے ابن المنذر
ابن ماء السماء بادشاہ ہوا اسکی والدہ کا نام ہند تہا یہہ بہی اپنی ما کے نام سے
مشہور ہے یعنے عمرو بن ہند کہتے ہین — جبکہ یہہ آٹہہ برس سلطنت کر چکا
تب نبی صلعم پیدا ہوئے — اسکے بعد بہائی اوسکا قابوس ابن المنذر
بن ماء السماء بادشاہ ہوا مگر کہتے ہین کہ یہہ شخص نام ہی کا بادشاہ تہا حقیقت
مین اسکو سلطنت نصیب نہین ہوئی اور بادشاہ اسواسطے اسکو کہتے تہے کہ اسکے
بہائی اور باپ چونکہ بادشاہت کر چکے تہے اونکی نسبت کر اسکو بہی بادشاہ
کہنے لگے تہے اسکے بعد اوسکا بہائی منذر ابن منذر اوسکے مرنے کے بعد بیٹا اوسکا
نعمان ابن منذر بن منذر بن ماء السماء بادشاہ ہوا کنیت اوسکی ابو قابوس ہے
یہہ وہ شخص ہے جو نصارا سے ہوگیا تہا اور اسکی مان کا نام ملما ہے وہ بیٹی
ہے وایل کی اور وایل بیٹا ہے عطیتہ کا جو کہ سنار کا پیشہ کرتا تہا اور رہتا تہا
فدک مین اسنے بائیس برس سلطنت کی بعد ازان کسرے پرویز نے اسکو قتل کیا
اسکے مقتول ہونے کے سبب ایک بڑا ہنگامہ فارسیون اور عربیون سے ہوا تہا
بعد وفات پانے نعمان مذکور کے سلطنت ملک حیرت کی لخمیین کے ہاتہہ سے
جاتی رہی اور ایاس بن قبیصتہ الطائی بادشاہ ہوا چہہ برس ایاس کی سلطنت
کے گذرے تہے کہ پیغمبر خدا صلعم مبعوث ہوئے — اوسکے بعد زاذویہ بن ماہان
الہدانی بادشاہ ہوا پہر سلطنت لخمیین کو نصیب ہوئی اور بعد زاذویہ کے انہین
لخمیین مین سے منذر بن نعمان بن المنذر بن المنذر بن ماء السماء مسلط ہوا — اس
بادشاہ کا نام عرب نے مغرور رکہا تہا — اسنے تا خروج اور استیلا خالد بن
ولید کے سلطنت کی — یہہ منا ذرہ نصر بن ربیعہ کے اولاد عامل تہی اکاسرہ

منا ذرہ سے مراد ہین وے لوگ جو منذر کی اولاد مین سے تہے یا ایک قوم مراد رکہنے چاہئے

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

اکاسرہ فارس کے طرف سے عراق عرب پر جیسا کہ غسّان عامل تہی قیاصرہ ۱۷۷
رُوم کی طرف سے عرب شام پر

ذکر ہے مُلوک غسّان کا

جو کہ عامل تہے قیاصرہ رُوم کیطرف سے عرب شام پر

واضح ہو کہ اصل غسّان کی ملک مین ہے وہ اولاد ہین ازد بن الغوث بن نبت بن مالک بن اُدد بن زید بن کہلان بن سبا کی یہہ لوگ بسبب آنے ایک رو العرم کے یمن سے نکل کر شام مین پہنچے وہان جاکر ایک چشمہ پر فروکش ہوئے اوس چشمہ کا نام غسّان تہا انکو بہی اوسکی طرف منسوب کرکے غسّان کہنے لگے — اور اونکے زمانہ کے پہلے شام مین جو عرب رہتے تہے اونکو ضجاعمہ کہتے تہے یہہ لوگ سلیح کی اولاد سے تہے جبکہ غسان وہان پہنچی تب انہون نے اونکو شہرون مین سے نکالکر اونکے بادشاہون کو پکڑکر مار ڈالا اور انکی جاے آپ رہنے لگے اور آپ ہی حکومت کرنے لگے اول ہی اول جو شخص غسان مین سے بادشاہ ہوا وہ جفنہ بن عمرو بن ثعلبہ بن عمرو بن مریقیا تہا انکے سلطنت قریب چار سو برس اول ظہور اسلام کے تہی اور بعضے اسے زیادہ بیان کرتے ہین — جبکہ جفنہ بادشاہ ہو چکا اور سلیح کے خاندان کے بادشاہون کو قتل کر چکا تب اوسکے پاس قضاعہ اور جو کاریگر شام مین تہا روم کا اگر حاضر ہوئے چنانچہ اوسنے چند کارخانہ شام مین بنائے — جب وہ مرگیا تب اوسکا بیٹا عمرو بن جفنہ بادشاہ ہوا اسنے اپنے ایام حکومت

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

مین چند گرجا گھر بنائے از انجملہ کلیسا حالی — اور کلیسا ایوب — اور کلیسا ہند
یہہ بھی ہین — اسکی سلطنت کے بعد اوسکا بیٹا ثعلبہ ابن عمر تخت شاہی پر بیٹھا
اسنے ایک کوٹ بنائی اوسمین حوض بھی بنایا یہہ مکان اطراف حوران
مین قریب بلقار کے بنایا تہا — اسکے بعد اوسکا بیٹا حارث بن ثعلبہ بادشاہ
ہوا — پہر اوسکا بیٹا جبلہ بن حارث تخت پر بیٹھا اسنے پل اور ادرج اور
قسطل بنائے اسکے بعد بیٹا اوسکا حارث ابن جبلہ بادشاہ ہوا یہہ بلقار مین رہتا
تہا اسنے ایک گڑہ مردون کے واسطے بناکر کارخانہ اوسکا طیار کیا اسکے بعد
بیٹا اوسکا منذر اکبر بن الحارث بن جبلہ بن الحارث بن ثعلبہ بن حفنہ اول
بادشاہ ہوا — جبکہ منذر اکبر مرگیا تب اوسکے بعد بہائی اوسکا نعمان ابن الحارث
بادشاہ ہوا — اوسکے بعد بہائی اوسکا جبلہ ابن الحارث بادشاہ ہوا —
اسکے بعد اوسکا بہائی الایہم بن الحارث بادشاہ ہوا اسنے ایک بڑا کلیسا بنایا
اوسکا نام دیر ضخم رکہا اور ایک کلیسا اور بناکر اوسکا نام دیر النبوۃ رکہا پہر بادشاہ
ہوا اوسکا بہائی عمرو بن الحارث — پہر حفنۃ الاصغر بیٹا منذر اکبر کا بادشاہ ہوا
یہہ وہ ہے جسنے شہر حیرۃ کو جلادیا تہا اسواسطے اسکی اولاد کا نام آل محرق
رکہا گیا تہا اسکے بعد بہائی اوسکا نعمان الاصغر بن المنذر الاکبر بادشاہ ہوا
— پہر نعمان بن عمرو بن المنذر بادشاہ ہوا — اس بادشاہ نے ایک
کالا محل بنایا تہا — اس نعمان کا باپ یعنے عمرو مذکور بادشاہ نہ تہا جیساکہ
نابغہ ذبیانی نے اسکے حق مین ایک شعر کہا ہے اوس سے صاف معلوم ہوتا ہے
کہ اسکو سلطنت نصیب نہین ہوئی — بعد ازان بیٹا نعمان کا یعنے جبلۃ بن
النعمان بادشاہ ہوا یہہ وہ ہے جو منذر بن ماء السماء سے لڑا تہا — اور
رہا کرتا تہا صفین مین — بعد ازان نعمان بن الایہم بن الحارث بن ثعلبہ بادشاہ ہوا

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

بادشاہ ہوا اوسکے بعد بھائی اوسکا حارث بن الایہم بادشاہ ہوا — پھر بیٹا اوسکا نعمان بن الحارث حاکم ہوا اسنے تمام شہر کی موریان جو کوچون مین بہتی ہین صاف کروائین اگلے بادشاہون نے بسبب کم توجہ کے موریان شہر کی خراب کروا رکہین تہین — پھر بیٹا اوسکا منذر ابن نعمان بادشاہ ہوا — بعد ازان بھائی اوسکا عمرو بن النعمان بادشاہ ہوا پھر اوسکا بھائی حجر بن النعمان — پھر بیٹا اوسکا حارث ابن حجر — پھر بیٹا اوسکا جبلہ بن الحارث پھر بیٹا اوسکا حارث بن جبلہ پھر بیٹا اوسکا نعمان بن الحارث بادشاہ ہوا — اسکی کنیت ابوکرب اور لقب دمام تہا — بعد ازان الایہم بن جبلہ بن الحارث بادشاہ ہوا یہہ بڑا خونی تہا اور اسکی طرف سے جو عامل تہا اوسکو قین ابن خسر کہتے ہین اوسنے ایک محل بلند جنگل مین بناکر بادشاہ کی نذر کیا اور اوسکو کہا کہ فلک سقفین یہی ہے — اوسکے بعد بھائی اوسکا منذر بن جبلہ — پھر اوسکا بھائی اسرائیل بن جبلہ — پھر اوسکا بھائی عمرو بن جبلہ — پھر اوسکا بھتیجا جبلہ ابن الحارث بن جبلہ بادشاہ ہوا — اوسکے بعد جبلہ بن الایہم بن جبلہ بادشاہ ہوا یہہ پچھلا بادشاہ ہے ملوک غسان مین کا یہہ بادشاہ درمیان خلافت حضرت عمر رض کے مسلمان ہوگیا تہا لیکن جبکہ روم کو گیا تو وہان جاکر پھر نصارے ہوگیا تہا انشاء اللہ تعالے بیان خلافت عمر مین اسکا حال بیان کرین گے اب مدت دورہ سلطنت ملوک غسان مین اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کہ چار سو برس تک ان لوگونکا دورہ رہا اور کسی کا مذہب یہہ ہے کہ چھ سو اور کسی کا چار سو کے درمیان انکا دورہ تہا

ذکر ہے اون بادشاہونکا جو جرہم کی اولاد سے ہین

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۸۰ واضح ہو کہ جرہم کے قبیلے مین ایک جرہم اول ہے جو کہ زمانہ عاد مین تہا اون لوگونکا حال معلوم نہین ہوتا کیونکہ وے ہلاک ہوگئی اور اخبار اونکی جاتی رہی وہ لوگ اون عرب مین ہین جو اول ہی اول تہے — مگر قبیلہ جرہم ثانی کا یہہ وہ لوگ ہین جو جرہم ابن قحطان کے اولاد مین ہین — اور جرہم اور یعرب ابن قحطان دونو بہائی تہے پہر ایسا اتفاق ہوا کہ یعرب مالک ہوگیا یمن کا — اور جرہم مالک ہوگیا حجاز کا — بعد جرہم کے اوسیکا بیٹا عبد یالیل بن جرہم مسلط ہوا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا جرشم بن عبد یالیل — پہر بیٹا اوسکا عبدالمدان بن جرشم — پہر بیٹا اوسکا ثعلبہ بن عبدالمدان — پہر اوسکا بیٹا عبدالمسیح بن ثعلبہ — پہر اوسکا بیٹا مضاض بن عبدالمسیح پہر اوسکا بیٹا عمرو بن مضاض — پہر بہائی اوسکا حارث بن مضاض پہر بیٹا اوسکا عمرو بن الحارث — پہر بہائی اوسکا بشر بن الحارث — پہر مضاض بن عمر بن مضاض اسطور پر پشت در پشت مسلط ہوتے اور حکومت کرتے چلے آئے — یہہ وہ جرہم ہین جنکے پاس حضرت اسمعیل ع جا کر رہے اور اونکے درمیان نکاح کیا اسکا حال بہی اولاد اسمعیل کے حال مین ذکر کرونگا انشاء اللہ تعالے

ذکر ہے بادشاہان کندہ کا

نقل ہے کتاب کامل سے اوسمین لکہا ہے کہ اول بادشاہ ملوک کندہ مین کا حجر اکل المرار بن عمرو ہے یہہ اولاد کندہ سے ہے اور نام کندہ کا ثور ہے یہہ شخص بیٹا ہے عفیر ابن الحارث کا زید بن کہلان بن سبا کی اولاد مین سے — واضح ہو کہ قبل بادشاہ ہونے حجر کے قبیلہ کندہ پر کوئی بادشاہ یا حاکم نہ تہا اسلئے اِس قوم مین بڑا غدر مچ رہا تہا زبردست زیردست پر ظلم کرتا تہا

ظلم کرتا تہا اور یہہ حال تہا کہ قوی نے ضعیف کو کہا لیا تہا — جبکہ حجر بادشاہ
ہوا تب اسنے اونکے سب امورات کا نبد وبست کیا اور اچہی طرح سے
انتظام کیا اور یمنیین کے قبضہ مین جو بکر ابن وایل کے زمین تہی وہ ضبط کرلی
جبتک کہ یہہ بادشاہ مُوا یہی حال اسکا رہا یعنے نبد وبست اور حسن انتظام
ہی مین رہا — اور اسکو آکل المرار اسواسطے کہتے تہے کہ یہہ اپنی بیوی سے
بغض رکہا کرتا تہا — ایک روز اوسنے کہا کہ تو تو ایسا ہے جیسا اونٹ
کڑوا نیسب کہا کر آیا ہو اسواسطے یہی لقب اسکا پڑ گیا سب لوگ آکل المرار
کہنے لگے — بعد حجر مذکور کے بیٹا اوسکا عمرو بن حجر بادشاہ ہوا اس عمرو کو
مقصور کہا کرتے تہے کیونکہ اسنے اپنے باپ کے ملک پر اقتصار اور قناعت
کی تہی اور ملک فتح نہین کیا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا حارث بن عمر بادشاہ ہوا
اسکا ملک بہت ہوگیا تہا اور ایسہ کسرے قباذ بن فیروز سے موافق ہوگیا تہا
مذہب مین یعنے مزدک کے دین مین یہہ بہی شامل ہوگیا تہا اسیواسطے کسرے
قباذ نے منذر بن ماء السماء لخمی کو ملک حیرت سے نکالکر بجاے اوسکے گدی
نشین کیا یہی سبب اسکی ترقی حکومت کا تہا جیسا کہ پہلے درمیان ذکر نوشیروان
ابن قباذ کے دوسری فصل مین ہم بیان کرچکے ہین لیکن جبکہ نوشیروان
بادشاہ ہوا تب اوسنے پہر منذر کو اوسکا ملک حوالہ کیا اور حارث مذکور کو
نکالدیا جبکہ یہہ ذلیل ہوا اور نکالا گیا تب بہاگا اور تغلب اور چند قبایل
عرب نے اسکا تعاقب کیا — چنانچہ تمام اوسکا مال اور چالیس نفر اولاد حجر
اکل المرار سے گرفتار آئے ازانجملہ دو لڑکے اولاد حارث مذکور کے بہی گرفتار
آئے تہے منذر نے سب مقیدین کو ہلاک کیا — مگر حارث اپنی جان بچاکر
دیار کلب کی طرف بہاگ گیا اور وہان جاکر رہنے لگا پہر گم ہوگیا اور معلوم

ذکر ے بادشاہان عرب کا

نہ ہوا کہ کہان گیا اوسکے معدوم ہونے کی صورت مین اختلاف ہی — مگر اپنے
جیتے جی حارث مذکور نے اپنے لڑکون کو علیحدہ علیحدہ ریاست تقسیم کردی تہی
— چنانچہ حجر ابن الحارث کو بنی اسد ابن خذیمہ بن مدرکہ کا رئیس کردیا تہا
— اور باقی بیٹون کو اور قبایل عرب پر بہ بین تفصیل مقرر کیا — کہ شراحیل
بن الحارث کو تمیم بکر ابن وایل کا حاکم کیا اور اپنے بیٹے معدی کرب ابن الحارث
کو قیس غیلان پر مسلط کیا — اس معدی کرب کا لقب غلق بہی ہی وجہ تسمیہ
یہہ ہے کہ یہہ لڑکا اپنے سر پر خوشبو لپیٹی رہتا تہا اسواسطے اسکو غلق کہا
کرتے تہے — اور اپنے بیٹے سلمہ کو قبیلہ تغلب اور تمر پر مسلط کیا تہا —
واضح ہو کہ حجر مذکور امرالقیس شاعر کا باپ ہے — ایک مدت تک
بنی اسد مین اوسکی بات نبدہی رہی لیکن بعد ایک عرصہ کے سب اوسکی
اطاعت و فرمانبرداری سے جدا ہوگئی — مگر حجر مذکور بہی داد شجاعت اور
مردانگی دکہلاکر اونسے خوب لڑا اور اونکو زیر کیا پہر متفق تو ہوگئی مگر دلمین نجاوت
رکہتی تہی — چنانچہ فرصت پاکر یکدفعہ ہی تمام بنی اسد حملہ کرکے اوسپر چڑہ
آئے اور بجری مین قتل کرگئے اس ہنگامہ کے بابت امرالقیس بن حجر مذکور نے
جبکہ وہ دمون مین تہا جو رجز مین ہی اشعار کہے ہین اونکا ترجمہ کرنا ضرور نہین
— بعد ازان امرالقیس نے قبیلہ بکر — اور قبیلہ تغلب سے مدت چاہی اونہون
نے مدد بہی دی اور اسنے تعاقب بہی بنی اسد کا کیا مگر کامیاب نہ آئے ناکام رہا
— اور اسی ہنگامہ مین ایک اور دشمن پیدا ہوا وہ منذر ابن ماء السماء تہا چنانچہ
اوسکے خوف سے جتنے آدمی امرالقیس کے ساتہہ تہے وے بہی علیحدہ علیحدہ
متفرق ہوگئے اور امرالقیس بہی ڈر کر بہاگ نکلا تاہم خرابی گرتا پڑتا لوگون کو بہگاتا ہوا
سموئل بن عادیا یہودی کے پاس چلا گیا اس یہودی نے اوسکی عزت اور

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

اور توقیر اچھی طرح سے کی مگر یہہ معلوم نہین کہ کتنے روز وہان مقیم رہا — بہرکیف اپنی ذرہ اور ہتیار سموءل ابن عادیا کے پاس چھوڑکر قیصر روم کی خدمت مین بارادہ طلب کمک کے حاضر ہوا — اور حماۃ اور شیزر کو گذرا ایک قصیدہ اوسکا اس امر کے بیان مین ہے — حاصل کلام یہہ ہے کہ جبکہ امرا القیس نے قیصر روم کے پاس سے رخصت ہوکر مراجعت کی تب ایک پہاڑ کے پاس جسکو عسیب کہتے ہین بلاد روم ہی مین انتقال کیا اور مرتے وقت یہہ شعر اوسنے کہا شعر

اَجارتنا ان الخطوب تنوب وانی مقیم ما اقام عسیب

کہتے ہین کہ جبکہ امرا القیس مرگیا تب حارث بن ابی سمر الغسانی سموءل مذکور کے پاس گیا اور اوس سے ذرہ اور اسباب امرا القیس کا مانگا کہتے ہین کہ ذرہ تعداد مین ایکسو تہین — اور سموءل کی بیٹی کو اوسنے گرفتار کرلیا تہا جبکہ سموءل نے ذرہون کے دینے سے انکار کیا تب حارث نے یہہ کہلا بہیجا کہ یا تو ذرہ میرے سپرد کردے والا نہ تیرے بیٹے کو قتل کرڈالونگا سموءل نے کہا کہ مین ہرگز نہ دونگا چنانچہ اوس قصائی نے اوس لڑکے کو اوسکے باپ کے سامہنے کہ وہ قلعہ پر سے دیکہتا تہا ذبح کرڈالا

ذکر ہے چند بادشاہان عرب کا

جو متفرق تہی یعنی علیحدہ علیحدہ ریاستین کرتی تہی

ازانجملہ عمرو بن لحی ابن حارثہ بن عمرو مزیقیا بن عامر بن حارثہ بن امرا القیس بن ثعلبہ بن مازن بن الازد اولاد کہلان بن سبا سبی ہے — یہہ عمر بن لحیا مذکور بادشاہ حجاز کا تہا ایام جاہلیت مین اسکا بہت ذکر ہوتا تہا اور قوم خزاعہ

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۸۴ جو اولاد ازد سے ہین وہی ہی اسی کی طرف منسوب ہین کیونکہ عرب لوگ کہتے ہین
کہ یہہ قبیلہ اولاد کعب بن عمرو مذکور سے ہے ۔ شہرستانی کہتا ہے کہ عمرو بن لحی
مذکور ہے اول ہی اول بتون کو کعبہ مین لایا تہا اور اونکی پرستش اسنے ہی اول جاری
کی تہی اسکے دیکہا دیکہی عرب مین یہی بت پرستی نے شیوع پایا مگر ظہور اسلام تک
رہی ۔ اور سبب اسکے لانے کا یہہ ہے کہ یہہ عمرو مذکور شہر بلقا مین جو ایک شہر
ملک شام کا ہے گیا تہا وہان جاکر اسنے دیکہا کہ بہت لوگ بتون کی پرستش کرتے
ہین اسنے پوچہا کہ یہہ کیا ہین اونہون نے بیان کیا کہ یہہ معبود پرورش کرنے والے
ہین انکی صورتین ہمنے بنا کر رکہہ چہوڑی ہین اور تمام خلق انسے مدد پاتے ہین مینہہ بہی
یہی بت برساتی ہین اوسکو تعجب ہوا آخر کار اسنے بہی ایک بت اونسے مانگا
اونہون نے ہبل اسکے حوالہ کیا یہہ اوس بت کو لئے ہوئے مکہ مین آیا اور اسکو
کعبہ مین رکہا اوسکے ہمراہ دو بت اور بہی لایا تہا جنکو اساف ۔ اور نایلہ کہتے ہین
جب اونکو کعبہ مین رکہہ چکا تب سب لوگون سے کہا کہ انکو پوجو سب نے قبول کیا
شہرستانی کہتا ہے کہ یہہ معاملہ ایام شاپور مین چار سو برس قبل ظہور اسلام کے
وقوع مین آیا تہا اگر شاپور سے شاپور بن اردشیر بن بابک مراد ہے تب تو
راست ہے والا نہ اگر شاپور ذوالاکتاف مراد ہین تو سراسر غلط ہے
کیونکہ یہہ شاپور اول سے بہت مدت بعد پیدا ہوا ہے

بادشاہان عرب سے ایک بادشاہ زہیر بن جناب بن ہبل بن عبداللہ بن کنانہ
ابن نکیر ۔ ابن عون بن عذرۃ البکلی بہی ہے ۔ اس زہیر مذکور کو کاہن
بہی لب صحت راے اور متانت عقل کے کہتے تہے اس بادشاہ کے بڑی عمر
ہوئی ہے ۔ اور لڑایان بہی اسنے بہت کی ہین ۔ اسکے ایام حکومت مین ایسی
بات ہوئی کہ قابل بیان ہے وہ یہہ ہے کہ ایک شخص مسمی میمون نقیب تہا اوس سے

ذکر سے بادشاہان عرب کا

اوسے قضاعہ کے گروہ کے سب آدمی متفق ہوگئے تہے اونمین اور غطفان مین خوب لڑائی ہوئی سبب اسکا یہہ تہا کہ بنی لقیس بن ریث ابن غطفان نے ایک دیوار مثل حرم مکہ کے بنا کر اوسکے خادم مرہ ابن عون کی اولاد مین سے چند آدمی مقرر کئے تہے جبکہ یہہ خبر زہیر کو پہنچی اوسنے کہا کہ قسم ہے خدا کی ایک آدمی کو بہی غطفان مین سے نہ چہوڑونگا کیونکہ یہہ بات جو اونہون نے کی ہے ایسا نہ ہو کہ ہمیشہ کو جاری ہوجائے چنانچہ اونمین اور زہیر مین خوب لڑائی ہوئی مگر فتح کا نقارہ زہیر کے نام بجا پہر زہیر نے وہ دیوار ڈہاکر سب مال اونکا لوٹ لیا مگر اونکی کسی عورت کے ہاتہہ نہ لگایا اسباب مین زہیر نے شعر کہے ہین از انجملہ ایک یہہ شعر ہے

شعر

ولولا الفضل منّا ما رجعتم ... الی عذراء تشتمها الجیار

بعد ازان زہیر مذکور نے ابرہہ الاشرم حبشی صاحب فیل سے ملاقات کی اوسنے اسکا بہت اعزاز واکرام کیا اور سب عرب پر اسکو فضیلت دی اور قبیلہ بکر اور تغلب کا امیر مقرر کردیا — پہر زہیر اونپر حکومت کرنے لگا لیکن ایک دفعہ وے لوگ اسے باغی ہوگئے تہے مگر پہر مارکوٹ کر اسنے درست کرلئے — اور ایسا ہی بنی القین سے یہہ شخص لڑا تہا ان لوگون سے اتنی لڑائیان اسنے کی ہین کہ شرح اونکی بہت طویل ہے حاصل یہہ کہ زہیر کو ان سب لڑائیون مین فتح نصیب ہوئی لیکن افسوس یہہ ہے کہ بڑہاپے مین یہہ بادشاہ شارب الخمر ہوگیا تہا یعنے مرتے دم تک شراب نوشی کرتا رہا — ابن اثیر کہتا ہے کہ شراب خوار ایسا کہ تمام عمر تا وقت مرگ شراب پیتا رہا دو ایسے دو شخص گذرے ہین — ایک عمرو بن کلثوم التغلبی — دوسرا ابو عامر ملاعب الاسنہ العامری

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۸۶ اور ایک بادشاہ عرب کا کلیب بن ربیعہ ابن الحارث بن زہیر بن جشم بن بکر ابن حبیب بن عمرو بن غنم بن تغلب بن وایل تہا اور وایل بیٹا قاسط — بن ہنب ابن اقصے — بن دعمی بن جدیلہ — بن اسد بن ربیعہ النفرس بن نزار بن معد بن عدنان کا ہے — اس بادشاہ کلیب کا نام وایل ہے اور لقب کلیب مگر چونکہ لقب بسبب شہرت کے نام پر غالب ہوگیا تہا اسواسطے کلیب بہت معروف تہا اور نام اسکا کم مشہور تہا — اسنے بہت لڑائیان کی ہین از انجملہ ایک وہ لڑائی ہے جسمین افواج یمن کو اسنے شکست دی تہی اسی سبب سے اسکی شان و شوکت بڑہ گئی تہی — مگر بعد ایک مدت کے شکر اسطرح کیا ہوا کہ تمام قوم سے دشمنی پیدا کر لی اور بخل مین ایسا قدم رکہا کہ لوگون کو منادی کی اسبات کی کہ مرے چراگاہ کا گہانس کوئی جانور کسیکا نہ کہاوے اور جتنے جانور دشتی ہین میرے قرب و جوار کے انکو کوئی شکار نکرے — اور میرے اونٹ کے ہمراہ کسیکا اونٹ نہ چرنے پاوے — اور مرے آگ سے کوئی آگ نہ سلگاوے یہی حال اسکا رہا جنک جساس بن مرہ بن ذہل بن شیبان نے اسکو قتل کیا — یہہ شیبان اولاد بکر بن وایل سے ہے جسکا اولاً ذکر آچکا ہے — سبب اسکے قتل کا یہہ تہا کہ ایک شخص قوم جرم کا جساس کے پہوپی کے پاس جسکا نام سبوس تہا اوترا تہا یہہ عورت بیٹی منقد کے قوم سے تمیمی تہی اوس جرمی مذکور کے پاس ایک ناقہ تہی اوسکا نام شراب تہا — وہ اونٹنی چرتی ہوئی کلیب کے حاطہ مین گہس گئی کلیب نے اولاً اوسپر تیر مارے اور پہر اوسکے تہن کاٹ ڈالے وہ لوٹ مین لتہڑی ہوئی اپنے مالک کے پاس آئی اور چیخنی لگی سبوس نے جو اوسکو ہولہان پایا اوسکے سر پر ہاتہہ شفقت کا رکہہ کے للکارے اور

اور بہت شرمندہ ہوئی کہ مہمان کو میرے تکلیف ہوئی جساس نے جو اپنی پھوپی کو غمگین پایا تمام قوم کے لوگ جمع کرکے کلیب کو جا گھیرا وہ تا ہنوز اپنے احاطہ ہی مین پھر رہا تہا اوسکے ایک نیزہ ایسا مارا کہ وہ مرگیا — جب وہ مرگیا اور اوسکے بہائی مہلہل ابن ربیعہ بن الحارث مذکور نے جو دیکہا کہ میرے بہائی کو مار ڈالا اوسنے قبایل تغلب کو جمع کرکے بنی بکر کو جا گھیرا چنانچہ اسی سبب سے چند ہنگامہ آپسمین برپا ہوئے — ازانجملہ ایک یوم عنیزہ مشہور ہے جس لڑائی مین افواج جانبین کی چوپاون پر سوار ہوکر چشمہ مسمی بہی پر فروکش ہوئے — اور قبیلہ تغلب کا سردار مہلہل تہا — اور بنی شیبان ابن بکر الحارث بن مرہ کا سردار جساس کا بہائی تہا اس لڑائی مین میدان بنی تغلب قبیلہ کے ہاتہہ رہا یعنے فتح انکو ہوئی اور قبیلہ بکر کے بہت آدمی مارے گئے — پہر دابس پر لڑائی ہوئی یہہ سب لڑائیون سے بڑی بہاری لڑائی تہی اس جنگ مین بہی مہلہل اور بنو تغلب کو فتح ہوئی — اور بنی بکر مین سے بہت آدمی مقتول ہوئے — اور بنی شیبانیین سے بہی ایک جماعت کثیر ماری گئی انہین مین شراحیل ابن ہشام بن مرہ جو بہتیجا تہا جساس کا وہ بہی مارا گیا — شراحیل مذکور یہی ہے جدّ معن ابن زایدہ الشیبانی کا — اور حارث ابن مرہ یعنے بہائی جساس کا وہ بہی مارا گیا — اسطرح پر ایک گروہ روسا بنی بکر کا بہی مقتول ہوا — پہر ایک بہاری لڑائی ہوئی جسکو یوم وارد ات کہتے ہین اس لڑائی مین بہی قبیلہ تغلب کو فتح ہوئی اور قبیلہ بکر کے بہت آدمی مارے گئے اور اسی جنگ مین جساس کا حقیقی بہائی یعنے ہمام مقتول ہوا — جبکہ یہہ لڑائی ہوچکی تب تغلب نے جساس کے جستجو کرنی شروع کی — اور جساس کو جان بچانے مشکل ہوئی ابو مرہ نے اوسکو یہہ تدبیر تبلائی کہ ملک شام مین اپنے ماموں

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۸۸ کے پاس چلا جاسی مخبر نے یہہ خبر بعینہ مہلہل کو سُنا دی اوسنے تینسو جوان اوسکے
گرفتار کرنے کے واسطے روانہ کئے چنانچہ اونہون نے جساس کو جلد جاپکڑا اوے
جو کچھہ آدمی جساس کے ساتھہ تہے اونمین اور ان آدمیونمین جو اوسنے پکڑنے کو
روانہ کئے تہے لڑای ہونی شروع ہوئی اس لڑای مین جانبین کے سب آدمی
مارے گئے دو نفر مہلہل کے اور دو ہی جساس کے بچ رہے تہے اور جساس کے
بہی ایسا ایک زخم کارگر لگا کہ اوسی مین اوسکا کام تمام ہوگیا — وہ دو نفر
جو ثابت بچ رہے تہے اونہون نے آکے یہہ خبر اپنے یاردن کو سُنائی —
اور ایدہر مہلہل نے بجر ابن حارث البکری کو قتل کیا جبکہ اوسکو مارا تب
مہلہل نے کہا کہ جا کلیب کے جوتی کے تسمے کے پاس رہ — اس بجر کے مرنے
پر اوسکے باپ نے چند اشعار کہے تہے جنکا ترجمہ کچھہ ضرور نہین اسطرحکی یہی
خون خرابی اور لڑایان نبی وایل مذکورین مین چالیس برس تگ رہین — جبکہ
جساس مارا گیا تب اوسکے باپ نے ایک قاصد مہلہل کے پاس روانہ کرکے
یہہ کہلا بہیجا کہ اب لڑای موقوف کرنی چاہئے کیونکہ تو اپنا خون لیچکا جساس
کو مار چکا مہلہل نے ہرگز نہ مانا لیکن بعد چند لڑایون کے بنی تغلب نے جب اپنا
مقصد پورا کرلیا تب لڑای سے باز آئے اور مہلہل گم ہوگیا اسکے گم ہونے
مین بہت اختلاف ہے اختصاراً چہوڑا جاتا ہے

انہین بادشاہان عرب مین ایک بادشاہ زہیر ابن جذیمہ بن رواد بن ربیعہ
بن مازن بن الحارث بن قطیعہ بن عبس بہی تہا یہی ہے والد ملک قیس بن زہیر
العبسی کا — اس زہیر نے قبیلہ ہوازن پر جو خراج مقرر کر رکہا تہا وہ ہر سال
ایام موسم حجاز مین درمیان عکاظ یعنے بازار عرب کے لے لیا کرتا تہا اور
ہوازن اوسکو تکلیف دینی چاہتے تہے یہہ بات اونکے دلونمین متمکن تہی اسی

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

اسی اثنا مین ایک لڑائی درمیان زہیر اور بنی عامر کے جو ہوی تو سب ہوازن
خالد بن جعفر بن کلاب سے متفق ہوگئے — اور بنی عامر زہیر کے دشمن جان
ہو رہے تھے سب ملکر زہیر پر چڑھ آئے اور لڑائی ہونی شروع ہوئی
یہانتک نوبت پہنچی کہ زہیر اور خالد دونو باہم ہو کے لڑے اس لڑائی مین
زہیر مارا گیا اور خالد کے میدان جنگ ہاتھہ آیا اور وہ صاف بچ نکلا یہ لڑائی
قریب ارض ہوازن کے ہوئی تھی — زہیر کی اولاد نے جو دیکھا کہ ہمارا باپ
مارا گیا وہ اوسکے جنازہ کو اپنے مکونمین لے گئے — ورقہ بن زہیر نے اپنے
باپ کے مرتے ہی ایک مرثیہ اور خالد کے حالمین چند شعر لکہے مین — جب
زہیر خالد کے ہاتھہ سے مارا گیا تب اوسکو اپنی جان بچانی بہی مشکل معلوم ہوئی
اسلئے خالد مذکور وہان سے بہاگ کر نعمان ابن امر القیس لخمی کے پاس جو کہ
بادشاہ ملک حیرت کا تہا گیا اور اوسکی سرکار مین درمیان سلک ملازمین
کے مندرج ہوا — لیکن چونکہ زہیر قبیلہ غطفان کا سردار تہا اسلئے حارث ابن
ظالم المری بعد فراغت رسوم نوحہ و بکا کی نعمان ابن امر القیس کے پاس کسی
حاجت کے لئے گیا وہان جاکر اوسنے دیکہا کہ نعمان نے واسطے خالد کے ایک
برج بنوایا تہا اوسمین وہ رہا کرتا تہا — اسنے دو بنیہ ایک کار سمجہہ کر جبکہ
رات ہوگئی اور اندہیرا چہا گیا اوس قبہ مین گہس کر خالد کا کام تمام کیا اور آپ
صحیح و سالم وہانسے بہاگ آیا جب یہہ راز کہل گیا تب خالد کے بہائی اخوص
ابن جعفر نے بنی عامر کو جمع کرکے اپنی بہائی کے عوض خون کا خواہان ہوکر حارث
ابن المری کو ڈہونڈنا شروع کیا اور نعمان کو اپنے ملازم کا پاس بہت ہوا
وہ بہی چاہتا تہا کہ حارث کو پکڑ کر قصاص لے اس سبب سے بہت لڑائیان
اور جہگڑے ایسی ہوئین کہ اونکی شرح بہت طویل ہے آخر لڑائی یوم شعب جلہ

ذکر ہے بادشاہان عرب کا

۱۹۰ مشہور ہے یعنے پہاڑ کی گہاٹی کے پاس جنگ ہوئی تہی ہم بہی اسکا ذکر کرین گے انشاء اللہ تعالے

بادشاہان متفرقہ عرب سے ایک بادشاہ ملک قیس ابن زہیر العبسی مذکور ہے اسنے بہت لوگون کو واسطے لڑای نہی عامر کے اپنے باپ کے خون کے قصاص کی تیار ہوکر جمع کئے تہے — اور حجاز مین جاکر قریش کا بہت فخر اور عزت کرکے کوچ کیا پہر درمیان اولاد بدر الفزاری الذبیانی کے جاکر حذیفہ بن بدر کے گہر مین اوترا — اس قیس کے پاس دو گہوڑے عربی اصیل تہے ایک کا نام داحس — دوسریکا نام غبرا تہا یہہ کہیری نہی داحس کے تخم کی اسمین اختلاف ہے کہ غبرا داحس سے پیدا ہوئی تہی یا عرب مین سے قیس نے لے لی تہی مگر داحس کے مول لینے مین کچہہ شک نہین اس گہوڑے کو عرب کے بازار سے قیس نے مول لے لیا تہا جس شخص کے پاس جاکر یہہ اوترا یعنے حذیفہ بن بدر اوسکے پاس بہی دو گہوڑے تہے ایک کا نام خطار — دوسریکا حفار تہا اوسنے قیس سے کہا کہ تم اپنے دونو گہوڑون کو میرے دونو گہوڑونکی ساتہہ دوڑاو دیکہین کون آگے نکل جاتا ہے جسکا گہوڑا آگے بڑہ جاوے سو بیچارہ قیس نے کہا کہ یہہ کچہہ بات ہین جانے دو اوسنے ہرگز نہ مانا آخرکار لاچار ہوکر قیس نے بہی مانا اور چار دن گہوڑے ایک جائے جسکو الاصاد کہتے ہین چہوڑ دئے — وہ میدان جسمین یہہ گہوڑے چہوڑے گئے تہے ایکسو پرتاپ تیر تہا اتفاق سے قیس کا گہوڑا داحس + آگے نکل گیا اور سب لوگ کہڑے دیکہتے تہے — حذیفہ نے

+ داحس نام ہر ایک گہوڑیکا جو قیس ابن زہیر العبسی کا تہا اسی گہوڑے کے نام پر جنگ داحس مشہور ہے یہہ لڑای اسی گہوڑے کیواسطے ہوئی تہی درمیان عبس اور ذبیان کے چالیس برس تک یہہ لڑای رہی ۱۲ صراح

پہلے سے ایک آدمی اون گھوڑون کی راہ مین چھپا دیا تہا اور یہہ کہہ دیا تہا کہ اگر قیس کا گھوڑا داحس آگے نکل جاے تو اوسکو روک دینا اوسنے روکا مگر وہ نہ رکا آخر کو اوسنے ایک چوٹ اوسکے تہوبڑی پر ماری وہ رک گیا مگر دوسرا گھوڑا غبرانہ روکا برابر چلا گیا اور خطار اور حفار جو دو گھوڑے حذیفہ کے تہے وے پیچھے رہ گئے قیس نے شرط جیت لی اور حذیفہ نے انکار کیا کہ ابکی بار پھر دوڑاؤ اس سبب سے بنی قیس اور بنی بدر مین کینہ پیدا ہو گیا — اور ایک بغض درمیان ربیع بن زیاد اور قیس کے اول ہی سے تہا بسبب اسکے کہ قیس کی ذرہ ربیع نے چھین لی تہی ربیع یہہ بات چاہتا ہی تہا کہ کوئی سبب نا اتفاقی کا درمیان بنی بدر اور قیس کے ہو جاوے سو یہہ کینہ اوسکے حسب خواہش پیدا ہو گیا مگر دلمین دشمنی رہی ظاہر نہ ہوئی جب بہت دشمنی بڑہ گئی اور کینہ پا رینہ بہر کا تب قیس نے مذبہ ابن حذیفہ کو مار ڈالا — لیکن قیس کا ایک بہائی مسمی مالک بن نہیر بنی ذبیان کے پاس اوترا ہوا تہا اوسکو جو یہہ خبر پہنچی اونہون نے اوس لڑکے کے عوض اوسکو بے خبر قتل کر ڈالا — یہہ خبر جو ربیع ابن زیاد کو پہنچی کہ مالک مقتول ہوا اوسکو حد ناگوار گذرا وہ قیس پر چڑہ آیا آخر کار قیس اور ربیع مین صلح ہو گئی اور معانقہ ہوا — قیس نے ربیع کو کہا کہ جو شخص تیرا ملتجی ہوا وہ تجھی کو پہانگا نہین اور جسنے تجھسے کمک یا مدد چاہی اوسکو کچھہ استثنا بہی حاصل نہ ہوی یعنے مجکو ملنا نہ ملنا برابر ہے — پہر ایسا ہوا کہ قیس اور ربیع نے جس کی اولاد کو فراہم کیا اور بنی بدر نے فزارہ اور ذبیان کی اولاد کو جمع کیا اور بہت سخت لڑائیان اونمین ہوئین یہہ لڑائی مشہور ہے اونمین اسکا نام جنگ داحس ہے اول حلہ مین عوف بن بدر مارا گیا تہا اور قوم فزارہ کو شکست ہوئی مگر بنی عبس خوب لڑے — دوسری لڑائی مین بہی بنی عبس ہی کو فتح ہوئی اور قوم فزارہ بہاگ گئی اور

۱۹۲ حارث ابن بدر مارا گیا پھر مدت تک لڑائی رہی اخر الامر یہہ ہوا کہ پھر ایک لڑائی ہوئی
اور فزارہ کی قوم کو شکست فاحش ایسی ہوئی کہ حذیفہ تنہا رہگیا اور اونکا بھائی مسمی
حمل باقی رہ گیا تہا ان دونو کے ہمراہ چند آدمی تہی انہون نے بارادہ جانے حضرالہباۃ
کے کوچ کیا نبی عبس نے بھی معہ قیس اور ربیع ابن زیاد و عنترہ کے جلدی سے پہنچکر اونکو
جا پکڑا حذیفہ اور اوسکی بہائی حمل کو مار ڈالا اکثر شعرا نے نبی بدر کا مرنا اور حضرالہباۃ
کا جانا ذکر کیا ہے — اس جنگ مین عنترہ ابن شداد نے داد مردانگی دیکر بڑی شجاعت
دکہلائی — پھر قوم فزارہ کے بہت قبیلون نے بسبب مرنے نبی بدر کے مدت
دبی جب فزارہ قوی ہوئی تو نبی عبس پر چڑہ گئے اور بہت قبیلون عرب پر گذرتے
ہوئے گئے آخر الامر نبی عبس نے فزارہ سے خواہان صلح ہوکر درخواست کی
اوس قوم کے بڈہون نے منظور کرلیا اور صلح ہوگئی — کہتے ہین نبی عبس جبکہ نبی
فزارہ کیطرف گئے اور اونسے صلح کی تو اونکے ہمراہ قیس نہین گیا تہا بلکہ وہ اونسے
جدا ہوکر تائب ہوا اور مذہب نصارا مین داخل ہوگیا تہا اور سیاحی زمین کرتے ہوئے
عمان تک پہنچا وہان جاکر ایک زمانہ راہب بنکر ایک کنج عزلت مین درمیان جنگل کے
عبادت کرتا رہا بعضے کہتے ہین کہ قیس نے درمیان قبیلہ نمر بن قاسط کے نکاح کرلیا تہا
اوس سے ایک بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام فضالہ ہے — یہہ فضالہ مذکور بغیر خدا صلعم
کے پاس آیا تہا اور اوسکے ہمراہ نو آدمی تہے دسوان وہ تہا آپنے اوسکو اون پر
سردار مقرر کیا تہا

واضح ہو کہ درمیان بادشاہان عرب کے لڑائیان بہت ہوئی ہین وہ دونو کی ساتہہ
مشہور ہین چنانچہ ایک لڑائی کا نام یوم خزاز ہے یہہ لڑائی درمیان بنو ربیعہ
بن نزار بیٹے ربیعہ الفرس اور درمیان قبایل عرب کے ہوئی تہی اس جنگ مین
یمن کے آدمی بہاگ گئے اور نبی ربیعہ کی فتح ہوئی تہی اور بہت آدمی مارے گئے

مارے گئے تہے — کہتے ہین کہ سپہ سالار بنی ربیعہ کا کلیب وایل مقدم الذکر تہا
خزاز نام ہے ایک پہاڑ کا جو کہ درمیان بصرہ کے مکہ تک واقع ہے —
چند لڑائیان بنام ایام بنی وایل کے مشہور ہین یہہ لڑائیان بسبب مارے
جانے کلیب کے درمیان تغلب کے جنکا سپہ سالار مہلہل بہائی کلیب کا تہا
اور درمیان بنی بکر کے جنکا سپہ سالار مرہ ابو جساس تہا ہوئی ہے — ان ایام
مین سے ایک یوم عنیزہ مشہور ہے اس روز فریقین برابر رہے تہے — پہر ایک
لڑائی ہوئی وہ بنام یوم وارداٹ مشہور ہے اس لڑائی مین تغلب قبیلہ کو قبیلہ بکر پر
فتح ہوئی تہی اور بنی بکر ایسی مصیبت مین گرفتار ہوئے تہے کہ اونکو اپنے ہلاک
ہونے کا گمان کامل ہوگیا تہا — پہر ایک لڑائی بنام یوم اقصیبہ ہوئی اسکو
یوم الخالق بہی کہتے ہین اس روز جانبین سے بہت آدمی مارے گئے ایسے
ایام جنگ اونکی درمیان اور بہی ہین مگر جیسے یہہ لڑائیان مشہور ہین ایسی اور
نہین ہین پوشیدہ نرہے ایام عرب سے
ایک یوم عین اباغ بہی مشہور ہے یہہ لڑائی درمیان ملوک غسان اور ملوک لخم
کے ہوئی تہی قبیلہ غسان کا سپہ سالار حارث تہا جسنے امرالقیس کی ذرہ کا
مطالبہ کیا تہا بعضے کہتے ہین کہ اوسکی تہا اور لخم کا منذر بن ماء السماء سپہ سالار
تہا اسمین کچہہ خلاف نہین اس لڑائی مین منذر مارا گیا تہا اوسکے مرتے ہی قبیلہ
لخم کے آدمی سب بہاگ گئے — اور غسان نے اونکا پیچہا ملک حیرت تک کیا
اس ہنگامہ مین بہت آدمی مارے گئے تہے — (عین اباغ نام ہے ایک جائے
کا جسکو ذات الخبار بہی کہتے ہین)
ایک لڑائی کا نام یوم مرج حلیمہ ہے یہہ لڑائی بہی درمیان غسان اور لخم کے
ہوئی تہی اور لڑائیون سے یہہ بڑی بہاری لڑائی ہے کہتے ہین کہ اس لڑائی

ذکر ہے لڑایون عرب کا

۱۹۴ مین جانبین کا بہت لشکر اور فوجین جمع ہوئین کہتے ہین کہ اوسکی آنسی غبار اتنا کچھہ
اٹھا تہا کہ شمس چھپ گیا اور ستارے دکھلائی دینے لگے تہے اور لڑائی بھی ایسی
ہوی کہ اوسمین جانبین سے خلق کثیر مقتول ہوئے مگر یہہ نہین معلوم ہوا کہ فتح کسکی ہوی
تہی اور ایک لڑائی بنام یوم الکلاب الاول
مشہور ہے یہہ لڑائی درمیان دو بہایون کے ہوی تہی ایک کا نام شراحیل
دوسرے کا نام سلمہ تہا یہہ دونو بیٹے حارث بن عمرو الکندی کے تہے — بڑا
بہای شراحیل تہا اسکے ہمراہ قبیلہ بکر بن وایل وغیرہ تہے اور سلمہ کے ہمراہ
تغلب وایل وغیرہ تہے یہہ لڑای درمیان مقام کلاب کے جو درمیان بصرہ اور کوفہ
کے ہے ہوی تہی بڑی بہاری لڑای ہوی تہی اور شراحیل نے یہہ منادی
کردی تہی کہ جو شخص مری بہای سلمہ کا سر کاٹ کر لاوے گا اوسکو اکیسو اونٹ
انعام مین ملین گے — اور سلمہ نے بہی یہہ منادی کردی تہی کہ جو کوی شراحیل میری
بہای کا سر کاٹ کر لاوے گا وہ اکیسو اونٹ انعام مین پاویگا اس لڑای مین
سلمہ کو فتح ہوی اور شراحیل شکست پاکر بہاگا اوسکے پیچہے اوسکے بہای کے
سوارون نے تعاقب کیا اور اوسکو پکڑ کر مار ڈالا اور اوس کا سر کاٹ کر اوسکے
بہای سلمہ کے پاس لائے

اور ایک لڑای بنام یوم اوارہ مشہور ہے آوارہ نام ایک پہاڑ کا ہے جہان
وہ لڑای درمیان منذر ابن امرء القیس بادشاہ حیرت کے اور درمیان بکر ابن
وایل کے ہوی تہی اور سبب اسکا یہہ تہا کہ تمام قبیلہ بنی بکر کا سلمہ ابن الحارث
سے متفق ہوگیا تہا یہہ امر اسکو ناگوار گذرا اسلئے لڑای ہوی مگر منذر نے بکر پر فتح
پای اور اوسنے قسم کہای تہی کہ جبتک اس پہاڑ کی چوٹی سے اوسکی جڑ تک
خون نہ کرنے پہنچ لے تب تک لوگون کو ذبح کیے جاوون گا

ذکر ہے لڑائیون عرب کا

۱۹۵ نقل ہے کتاب عقد سے کہ ایک دن کا نام یوم احرحان ہے راوی کہتا ہے
کہ اسکا حال یہہ ہے کہ حارث ابن ظالم المری اور ذیبانی جبکہ خالد ابن جعفر
بن کلاب کو قتل کیا تو زہیر کو بھی قتل کیا جیسا اوپر ذکر ہوا تب حارث بادشاہ
نعمان سے جو ملک حیرت کا بادشاہ تہا ڈر کر بہاگا کیونکہ اوسنے خالد کو قتل
کیا تہا جب وہ بہاگ کر آیا تو کسی عرب نے بسبب نعمان کے اوسکو نوکر نہ رکہا
— یہانتک کہ معبد ابن زرارہ کے پاس جاکر نوکر ہوا مگر اوسکی قوم تمیم اوسکی
ہمراہ نہ ہوئی بلکہ ڈرتے رہے اور بنو عادیہ اور بنو دارم فقط اوسکے موافق ہوگئے
جبکہ یہہ خبر اخوص خالد کے بہائی کو پہنچی کہ حارث المری معبد کے پاس ہے
وہ اوسکے طرف کوچ کرکے آیا اور وادی رحران مین لڑائی ہوئی اوس لڑائی
مین بنو تمیم سب بہاگ گئے مگر معبد بن زرارہ اوسکے ہاتہہ آگیا ہر چند کہ اوسکے
بہائی لقیط ابن زرارہ نے چاہا کہ اسکی جان بخشی کروادین لیکن نہو سکا اونہون
نے اوسکو ایسا رنج دعذاب دیا کہ وہ مرگیا

اونہی لڑائی مین سے ایک لڑائی بنام یوم شعب جبلہ مشہور ہے یہہ بڑی لڑائی
ہوئی ہے ایام عرب مین اوسکا حال یہہ ہے کہ جبکہ رحرحان کی لڑائی ہو چکی
تب لقیط ابن زرارہ تمیمی نے بنی ذیبان سے کمک طلب کی چنانچہ اونہون نے
مدت دی اور تمام بنی تمیم سوائے قبیلہ سعد کے اوسکے ہمراہ ہوئے اور بنو اسد
بہی اوسکے ساتہہ ہوئے وہ انکو لیکر بنی عامر اور بنی عبس پر اپنے بہائی کے خون کا
بدلا لینے کے واسطے چڑہ گیا — اور بنو عامر نے اپنا سلحخانہ ایک سرخ پہاڑ
مین جسکا نام ہضبہ تہا چہپا رکہا تہا یہہ پہاڑ درمیان دو چشمون مسمی شریف اور
شرف کے واقع ہے — جبکہ لقیط وہان جا موجود ہوا تب بنو عامر نے
اوس پہاڑ کی گہاٹی سے نکل کر سب لشکر کو شکست دی اور لقیط کو بھی مار ڈالا

ذکر ہے لڑائیون عرب کا

۱۹۶ — اور اوسکے بہائی حاجب ابن زرارہ کو گرفتار کرلیا اس روز بنو عامر اور بنو عبس کو بڑی فتح ہوئی اور بنی ذبیان اور بنی تمیم — اور بنی اسد کے بہی بہت آدمی مارے گئے عرب نے مقتولین اس جنگ کے حق مین بہت مرثیہ کہے ہین — یوم رحجان کی لڑائی ایک برس اول یوم شعب جبلہ کے لڑائی سے ہوئی تہی — اور یوم شعب جبلہ کے لڑائی جس سالمین ہوئی تہی اوسی سالمین جناب سرور کائنات نے تولد پایا تہا تمام ہوئی نقل کتاب عقد سے جو تصنیف ابن عبدالرب کی ہے

اور ایام مشہورہ عرب سے ایک یوم ذی قار بہی ہے یہہ لڑائی درمیان سنہ چالیس تولد رسول خدا کے سے ہوئی تہی سبب اوسکا یہہ تہا کہ کسرے پرویز نے نعمان ابن منذر پر خفا ہوکر قید کیا وہ قید ہی مین مرگیا — اور نعمان مذکور نے اپنے ہتیار اور ذرہ ہانی ابن مسعود بکرے کے پاس سپرد کردی تہی پرویز نے ایک قاصد ہانی مذکور کے پاس بہیجکر وہ سلاح اور ذرہ اوسکی مانگی اوسنے جواب مین یہہ کہا کہ یہہ امانت ہے اور امانت مین خیانت اچہے لوگ نہین کیا کرتے — اور کسرے پرویز نے جب نعمان کو پکڑا تہا تو وہ ایاس بن قبیصہ الطائی کے مکان مین درمیان ملک حیرہ کے رہتا تہا کسرے نے ایاس مذکور سے مشورت لی اور کہا کہ اب کیا کرنا چاہئے اوسنے کہا کہ مصلحت یہہ ہے کہ آپ بالفعل درگذر فرمائین ایسا کہ اوسکو اطمینان حاصل ہوجائے پہر مین جاکر اوسکو پکڑ لاونگا پرویز نے کہا کہ وہ تیرا مامون ہے تجہے یہہ حرکت نہین ہوگی اوسنے کہا کہ بادشاہ کا حکم اور رای سلطانی سب سے افضل ہے اسلئے پرویز نے دو ہزار آدمی ہر وزان کے ہمراہ کرکے ایک ہزار بہرا کے راہ اور ایک ہزار اوسکے ہمراہ روانہ کردئے — جب یہہ خبر بکر ابن وایل کو پہنچی تو سب وے جمع ہوکر ایک گروہ ذی قار کے مکان پر آ اوترے جب اہل عجم کا لشکر اونکے مقابل ہوا ایک

ایک گھنٹہ کامل لڑائی ہوئی عجمی بھاگ نکلے اور شکست فاحش اونکو ہوئی اسلئے عرب ۱۹۷
نے اس دن کے بابت بہت قصیدے کہے ہین اور اپنے اشعار مین اس دن کا
اکثر ذکر کرتے ہین فقط

پانچوین فصل
اسمین اُمتون جہان کا بیان ہے

ذکر ہے اُمت سریان اور اُمت صابئین کا

ابو یعلے مغربی کہتا ہے کہ اُمت سریان کی سب مذہبون اور اُمتون سے اول ہے
چنانچہ حضرت آدم ۱۴ اور اوسکی اولاد کے زبان سریانی ہی تہی اور اونکے ملت
اور مذہب بعینہ ملت صابئین کے ہے ۔۔۔ یہہ لوگ کہتے ہین کہ ہمنے اس دین کی
تعلیم حضرت شیث اور حضرت ادریس علیہما السلام سے پائی ہے انکے پاس
ایک کتاب بہی ہے جو حضرت شیث کیطرف منسوب کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ
حضرت شیث علیہ السلام کے صحیفے ہین جو خدا تعالے نے اوسپر نازل کی تہی ان
صحیفون مین اچہی اچہی خلق یعنے سچ بولنا ۔۔ اور شجاعت کرنی ۔۔ اور تصب
کرنا واسطے مسافر کے ایسی ایسی باتین اوس کتاب مین لکہی ہین اور اوس کتاب مین
امر و نہی بہی موجود ہے بُری باتین جنسے پرہیز کرنا چاہیئے اور اچہی باتین جو کرنی
چاہین اوسمین سب مذکور ہین ۔۔۔ اب ہم صابئین کی عبادت کا طور بیان کرتے
ہین واضح ہو کہ صابئین کے مذہب مین بہت طرح کی عبادتین ہین ازانجملہ سات

ذکر ہے امتون سریان اور صابئین کا

۱۹۸ وقت کی نماز ہے جنمین سے پانچ وقت کی نماز مطابق پنج وقتی نماز اہل اسلام کی ہے
اور چھٹی کے وقت کی نماز کو صلوٰۃ ضحیٰ یعنے دوپہر کی نماز کہتے ہین — اور ساتوین
وقت کی نماز کا وقت چھہ گھنٹہ بجے رات کو ہوتا ہے یہہ لوگ مسلمانون کی مانند
نماز پڑھتے ہین نیت نماز کی مسلمانون ہی کی مانند کرتے ہین اور ایک نماز کو دوسری
سے نہین ملاتے — اور جنازہ کی بہی نماز بدون رکوع اور سجدہ کے پڑھتے ہین
— اور تیس دن کے روزہ بہی رکہتے ہین اگر مہینا انتیس دن کا ہوا اور چاند دکہلائی دیا
تو انتیس ۲۹ روزہ رکہتے ہین — اور روزہ مین چاند کا دیکہنا اور افطار کرنا سب کچہہ
کرتے ہین — اور جب سورج اول برج یعنے حمل مین آتا ہے تب عید کرتے ہین
اور چونہائی رات باقی سے سورج کے غروب تک روزہ رکہتے ہین — اور جب
پانچ ستارہ جنکو متحیرہ کہتے ہین اپنے اپنے بیت شرف مین داخل ہوتے ہین تب
یہہ لوگ عیدین کرتے ہین — وہ پانچ ستارہ متحیرہ یہہ ہین زحل مشتری مریخ زہرہ
عطارد اور مکہ کے بہی عزت کرتے ہین — اور اونکا ایک مکان باہر حران کے ہے
اوسکا حج کرتے ہین — اور اہرام مصر جو مشہور ہین اونکے یہہ لوگ بڑی توقیر اور عزت
کرتے ہین بسبب اسکے کہ یہہ جانتے ہین کہ ایک قبر شیث بن آدم ع کی ہے دوسری
قبر ادریس کی جنکو خنوخ کہتے ہین تیسری قبر صابی بن ادریس کی ہے جنکی طرف
یہہ لوگ منسوب ہین — جس روز سورج حمل مین داخل ہوتا ہے اوس روز یہہ
لوگ بہت خوشیان کرتے ہین ایک دوسرے کو آپسمین تحفہ و تحایف بہیجتے ہین اور
لباس فاخرہ پہن کر آپسمین ملتے ہین یہہ عیدانکی اور عیدون سے بہت بڑی عید
ہوتی ہے — ابن حزم کہتا ہے کہ صابئین کا مذہب تمام دنیا کے مذہبون سے اول
ہے سب لوگ زمانہ متقدم کے اسی مذہب پر تہے مگر جب ان لوگون نے اوسمین افراط
و تفریط کرنی شروع کی تب خدا تعالے نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو نازل

ذکر ہے اُمّت قبط کا

نازل فرمایا اونہون نے انکو وہ دین بتلایا جسپر ہم لوگ اب تک ہین ۔ شہرستانی کہتا ہے کہ صابئین حنیفہ لوگون سے دشمنی کرتے ہین اور لڑتے ہین کیونکہ انکے مذہب کا مدار تعصب پر ہے روحانی شیؤن پر جیسا کہ مذہب حنفا کا یہ ہے کہ جسمانی خیرون اور بشر سے تعصب کرنا چاہیے

ذکر ہے اُمّت قبط کا

یہہ لوگ اولاد حام بن نوح ع کی ہین اور مسکن قدیم انکا مصر ہے ان لوگون کے ذی شان اور ذی عزت ہونے مین کوئی شک نہین مگر جبکہ یونانی اور عمالیقی اور رومی وغیرہ انسے مل جل گئے تب اونمین بہت قسمین ہوگئین بسبب کثیر ہونے بادشاہان مصر کے ۔ کیونکہ اکثر غربا رمین سے ملک مصر پر بادشاہ ہوئے ہین ۔ واضح ہو کہ زمانہ قدیم مین یہہ قبطی لوگ صابیہ تھے تصویرون اور بتون کے پرستش کیا کرتے تھے ۔ اور انمین علما ہر قسم کے موجود تھے علم فلسفہ کے ماہر بہت تھے خصوصاً علم طلسمات اور علم ستارگان و علم مرایا و مناظر ۔ اور علم کیمیا کی کہان تھے ۔ ان لوگون کا دار الملک شہر منف تھا جو غربی جانب مین رود نیل کے بسا ہے اور انکی بادشاہون کا لقب فرعون ہوا کرتا تھا جیسا کہ اولاً ذکر ہو چکا ہے

ذکر ہے فارس کی اُمّت کا

واضح ہو کہ فارسی لوگون کا مسکن وسط معمور جسکو ارض فارس کہتے ہین قدیم الایام سے ہے اسی زمین کے متعلقات مین کرمان اور اہواز اور چند اقالیم اور بھی ہین جنکا

ذکر ہے فارس کی اُمّت کا

۲۰۰ ذکر سبب طوالت کے فروگذاشت کیا جاتا ہے — پوشیدہ نرہے کہ دریار
جیحون سے جتنے ملک اسطرف واقع ہین اونکو ایران کہتے ہین یہی وہ زمین ہے
جسکو زمین فارس کہتے ہین اور ماوراء جیحون جو اوسطرف باقی ہے وہ توران
کہلاتا ہے یہہ زمین ترک کی ہے اب اسمین اختلاف ہے کہ فارسی لوگ کسکی اولاد
مین ہین بعضے کہتے ہین کہ یہہ لوگ اولاد فارس ابن روم بن سام سے ہین بعضے کہتے
ہین کہ یافث کی اولاد مین ہین — اور فارسی لوگ یہہ کہتے ہین کہ ہم اولاد
کیومرث سے ہین — مگر کیومرث انکے نزدیک ایسا ہے جیسا حضرت آدمؑ
یعنے اونکے زعم مین نسل دنیا مین اوسے کیومرث ہی سے شروع ہوئی ہے —
اور یہہ بھی کہتے ہین کہ اونمین بادشاہ کیومرث کی اولاد سے ہوتا رہا ہے سوا ر
ایک تغلب ضحاک اور فراسیاب ترکی کے جو بلد و چند شخص غیر معتدبہ کے حاصل
ہوا تہا — بہرکیف بادشاہان فارس ساری امتون کے نزدیک تمام روی زمین
کے بڑے بادشاہونمین اور عزت والون مین شمار کئے جاتے ہین — اور یہہ
لوگ بڑے عقلمند اور دانا ہوتے آئے ہین اور انتظام مملکت مین بھی انکی کوئی
برابری نہین کرسکتا — کسی باجی یا رزیل کو کبھی امورات خاصہ مین انہون نے
دخیل نہین کیا — اب یہہ جاننا چاہئے کہ فارسیونمین بہت فرقے ہین ازانجملہ
ایک فرقہ کا نام دیلم ہے یہہ لوگ پہاڑ مین رہتے ہین — اور ایک فرقہ کا نام
جیل ہے یہہ لوگ وطاۃ مین رہتے ہین جو دیلم کے پہاڑ کے پاس ہی اور زمین
انکی دریا رطبرستان کے کنارہ پر ہے — ایک فرقہ کا نام گرد ہے یہہ لوگ
جبال شہرزور کے آس پاس رہتے ہین بعضے کہتے ہین کہ گرد عرب کے لوگ
ہین یہان آرہے ہین — اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ یہہ عجم کے عرب ہین — بہر
تقدیر فارسیونکی ملت قدیمہ ہے اور اونمین جو دایین ہین جنکو مجرتبہ کہتے ہین اونکا

ذکر ہے فارس کی اُمّت کا

۲۰۱ اونکا یہہ مذہب ہی کہ خدا دو ہین ایک خدا قدیم جسکو یزدان کہتے ہین — اور کہتے ہین
کہ ایک خدا پیدا ہوا ہے اندہیرے سے اوسکو اہرمن کہتے ہین — یزدان اونکے
نزدیک خدا تعالےٰ ہے اور اہرمن شیطان ہے — اونکے مذہب کا اصل قاعدہ
یہہ ہے کہ وے لوگ نور کی پرستش کرتے ہین اوسکو یزدان کہتے ہین — اور
پرہیز کرتے ہین اندہیرے سے وہ اہرمن ہین — بس اسی قاعدہ سے نور کے
بزرگی کرتے کرتے آگ کو پوجنے لگے — فارسیون کا مذہب زرادشت کے ظاہر
ہونے تک یہی رہا — یہہ زرادشت ایام حکومت لشتاسف مین پیدا ہوا تہا
جب یہہ پیدا ہوا اسنے اسکا دین قبول کر لیا اور اوسکے دین مین ہوگئے کہتے ہین
کہ زرادشت ایک گانو کا آدمی تہا اون گانون مین کا جو آذربیجان سے متعلق
ہین وہان کے لوگ زردشت کے پیدا ہونیکے بہت بڑے بڑے کلام کرتے ہین وہ
ہم چہوڑ دیتے ہین — بہرکیف جب زردشت پیدا ہوا اسنے اونکو یہہ سکہلایا
کہ خدا ایک ہے جسکو فارسی مین ارمزد کہتے ہین اوسکا کوئی شریک نہین اوسنے
نور اور اندہیرے کو پیدا کیا ہے اور نیکی اور بدی اور بہلائی اور برائی جو ہوی ہے
اسکا سبب یہہ ہے کہ نور اندہیرے سے جب ملتا ہے تب یہہ ظہور پکڑتا ہے
اور اگر اُجالا اندہیرے سے نہ ملتا دنیا کبہی پیدا نہ ہوتی اب یہی حال رہیگا
یہانتک کہ پہر نور اندہیرے پر غالب ہوگا جب نیکی نیکون کو اور بدی بدون کو
ملے گی — اور قبلہ زردشت کا مشرق ہے اب یہہ معلوم کرنا چاہئے کہ فارسیون
مین بہت عیدین اور رسمین ہین — ایک دن کا نام نوروز ہے یہہ عید اول
تاریخ فروردینماہ کی ہوتی ہے اس دن کو نیا روز کہتے ہین کیونکہ تحویل جدید
شروع ہوتے ہے — اسکے بعد پانچ عیدین اور آتی ہین — ایک عید کا نام
تیرگان ہے یہہ تیر ہوین تاریخ تیرماہ کی ہے اصل قاعدہ انکے درمیان

ذکر ہے فارس کی امت کا

۲۰۲ یہہ ہے کہ جس تاریخ کا نام اوس مہینے کے نام سے موافق ہوجاوے وہ ہی روز عید ہے — چنانچہ ایک عید کا نام مہرجان ہے یہہ عید سولوین تاریخ مہرماہ کو ہوتی ہے اس عید مین وہ لوگ یہہ خیال کرتے ہین کہ افریدون نے ضحاک بیوراسپ جادوگر پر آج ہی کی روز فتح پائی تہی اور اوسکو دُنیاوند پہاڑ مین قید کیا تہا — اور ایک عید کا نام فروردجان ہے یہہ عید پانچ روز تک رہتی ہے آخر ایام آبان ماہ مین اس عید مین مجوسی لوگ طعام اور شراب اپنے مردون کی روحون کے واسطے بموجب اپنے زعم کے مُہیا کرکے رکھتے ہین — ایک عید کا نام رکوب الکوسج ہے اس عید مین یہہ لوگ یہہ خیال کرتے ہین کہ آجکے روز ایک مرد کو سیج گدہے پر سوار ایک کوّا ہاتہہ مین لئے ہوئے پنکہا جہلتا ہوا جاڑے کو بہگاتا ہوا آتا ہے یہہ عید اول فصل بیع مین ہوتی ہے اور اوسکی ایک تصویر بنا کر رکھتے ہین اور جو کوئی اوسے ہیت کا بعد اوس روز کے ملتا ہے اوسکو مارتے ہین — اور ایک عید کا نام سدق ہے یہہ دسوین تاریخ بہمن ماہ کو ہوتی ہے اس عید کی شب کو آگ جلا کر گرد اوسکے بیٹہہ کر شراب پیتے ہین — اور ایک عید ہی جسکو کنہارات کہتے ہین یہہ عید بسبب اختلاف ایام سال کے مختلف ہوجاتی ہے اور اسکے کئی قسم ہین اول ہر قسم مین پانچ روز ہوتی ہین — زردشت نے یہہ گمان کیا ہے کہ ہر ایک مخلوق مین خدا تعالے نے سب طرحکی پیدائش پیدا کی ہے یعنے ہر ایک مین آسمان اور زمین اور پانی اور نباتات اور حیوانات اور انسان پیدا ہوئے ہین اور چہہ روز مین تمام خلقت پیدا ہوئی ہے

ذکر ہے یونان کے لوگون کا

ابو عیسے کہتا ہے کہ صاحبان سیر نے یون نقل کیا ہے کہ یونان کے لوگ پیدا

ذکر ہے یونان کے لوگون کا

پیدا ہوئے ایک شخص مسمی اُلن سے جو کہ چھ سو برس بعد تولد حضرت موسی ع کے ۲۰۳
پیدا ہوا تہا — اور امیرش شاعر یونانی جو کہ درمیان سنہ ۵۶۸ موسوی کے
موجود تہا اوسکے وقت سے سب یونان کو ظہور و شیوع ہوا پہلے سے انکو کوئی نجانتا
تہا — ابوعیسے کہتا ہے کہ یونانی لوگ صاحب فصاحت اور بلاغت اور شاعر
تہے پہر بخت نصر کے زمانہ مین علم فلسفہ اونمین شایع ہوا یہہ بات ہمکو کتاب کورس
یونانی سے معلوم ہوئی ہے جس کتاب مین اوسنے ردّ و قدح للیان پر کی ہے
بسبب مناقضہ کرنے للیان مذکور کے انجیل مقدس پر — مین کہتا ہون کہ شہرستانی
یہہ کہتا ہے کہ اُبید قلیس حضرت داؤد نبی ع کے وقت مین موجود تہا ایسا ہی
فیثاغورس حضرت سلیمان بن داؤد ع کے وقت مین موجود تہا چنانچہ اوسنے
حکمت اونہین سے سیکہی اور حضرت سلیمان ابن داؤد سنہ ۵۷۰ موسوی مین
فوت ہوئے اور ابید قلیس اور فیثاغورس دونو فلسوف مشہور تہے یونان
مین اس سے ثابت ہوا کہ ابوعیسے جو کہتا ہے کہ علم فلسفہ یونان مین درمیان
زمانہ بخت نصر کے شایع ہوا یہہ شہرستانی کے قول کے مطابق نہین ہے
— کیونکہ بخت نصر کچہہ زیادہ چارسو برس بعد حضرت سلیمان ع کے ہے —
ابن سعید مغربی کہتا ہے کہ بلاد یونان کو بحر شرقی اور غربی خلیج قسطنطین پر واقع
ہے بحر محیط تک اور بحر قسطنطین وہ ایک خلیج ہے درمیان بحر روم اور بحر قرم
کے اور بحر قرم کا اصلی نام نیطش ہے وہ کہتا ہے — کہ یونان مین دو فرقے
ہین — فرقہ اولی کا نام غریقیون ہے یہہ لوگ زمانہ قدیم کے پرانے یونانی ہین
اور فرقہ ثانی کو لیطینون کہتے ہین واضح ہو کہ یونان کے نسب مین اختلاف ہے
بعضے کہتے ہین کہ یونانی یافث کے اولاد سے ہین — اور بعضون کا یہہ مذہب
ہے کہ وہ صوفرین البصن بن یعقوب بن ابراہیم خلیل ع کے مثل رومیون کے

ذکر ہے یونان کے لوگونکا

۲۰۴ اولاد مین ہین — یونان کے بادشاہ بڑے ذی عزت بادشاہ اور دولتین اونکی بڑی بہاری دولتین تہین غلبہ روم تک اونکی سلطنت بنی رہی جیسا کہ اولا ذکر اعظس مین بیان ہو چکا ہے اوسوقت سے یونان رُوم کے زیر حکومت ہوگئی اور یونانیون کا ذکر ہی نرہا اور اونکی شہر شمال مغربی کے چوتہائی حصہ مین تہے درمیان اونکی خلیج قسطنطنی تہے تمام علوم عقلی یونان سے لی گئی ہین جیسا کہ علم منطق اور علم طبعی — اور علم الہی اور ریاضی وے لوگ فنون ریاضیہ کو جو مطربی کہتے ہین اسمین ہیئۃ اور ہندسہ اور حساب اور راگ اور لڑائیون کے فن وغیرہ ہوتے ہین اور جو شخص ان فنون کو جانتا ہے اوسکو فیلسوف کہتے ہین معنے فیلسوف کے ہین (چاہنے والا حکمت کا) کیونکہ فیل کہتے ہین محب کو اور سوف بمعنی حکمت ہے اب ہم یہہ ذکر کرتے ہین کہ یونانی فیلسوف کون کون مشہور ہے واضح ہو کہ ایک فیلسوف کا نام ثالیس اللطی ہے ابو معشر کہتا ہے کہ یہہ شخص بخت نصر کے زمانہ مین تہا — ایک کا نام اسید قلس ہے اور ایک فیثاغورس یہہ وہ دونو حضرت داؤد اور سلیمان ع کے زمانہ مین تہے — اور فیثاغورس بڑا حکیم شہرہ آفاق سب حکمار مین تہا — لوگ گمان کرتے ہین کہ یہہ حکیم آسمان تک گیا تہا اور اسنے آسمان کے چلنے کی آواز سُنی تہی چنانچہ وہ بہی کہتا ہے کہ کوئی شئی لذیذ اور خوش آیندہ حرکات افلاک اور صورت فلک سے میںنے نہین دیکہی — اونہین مین بقراط حکیم طبیب مشہور ہے یہہ حکیم سنہ ۷۶ بخت نصر کے مین ظاہر ہوا تہا اس حساب سے ایکہزار ایکسو کچہہ اوپر ستر برس پیشتر ہجرت نبوی ص کے تہا

ایک حکیم سقراط تہا شہرستانی کہتا ہے درمیان کتاب ملل اور نحل کے کہ یہہ شخص حکیم اور فاضل اور زاہد تہا علم ریاضی مین بہت مشغول رہتا تہا اور دنیا کو ترک کرکے ایک پہاڑ کی کہوہ مین گوشہ نشین ہو بیٹہا تہا اور لوگون کو شرک اور بتون

ذکر ہے یونان کے لوگون کا

۲۰۵ اور تبون کی پرستش سے منع کیا کرتا تہا چنانچہ اسی لئے اسپر ایک ہنگامہ ہوا اور سب لوگ چڑہ گئے اور اوسکو پکڑ بادشاہ کے پاس لیجا کر اوسکے قتل کے خواہان ہوئے بادشاہ نے اوسکو قید کیا پہر زہر پلا کر مار ڈالا ۔

ایک افلاطون الہی تہا یہہ حکیم سقراط مذکور کا شاگرد تہا جب سقراط کو زہر دیکر لوگون نے مار ڈالا تب افلاطون اوسکے قایم مقام ہوا اور اوسکی گدی نشینی اوسکو ملی ایک ارسطاطالیس ہر یہہ افلاطون کا شاگرد تہا اور ارسطو سکندر کے زمانہ مین تہا ۔ اور درمیان ہجرت اور زمانہ اسکندر کے نو سو چونتیس برسکا فاصلہ ہے اس حساب سے افلاطون کچہہ اول اوسکے ہوا اور سقراط افلاطون سے کچہہ ہی قبل تہا اس سے معلوم ہوا کہ درمیان زمانہ سقراط اور سن ہجری مین تخمیناً ایک ہزار برس کا فاصلہ ہے ۔ اور افلاطون کے زمانہ اور ہجرت مین ایک ہزار سے کچہہ کم ہن

ایک حکیم طیماوس ہے یہہ شخص متاخرین افلاطون مین شمار کیا جاتا ہے مگر ارسطاطالیس مشہور معروف حکیم مطلق ہے ۔ شہرستانی کہتا ہے کہ ارسطو کے جب سترہ برسکی عمر ہوئی تب اوسکے باپ نے افلاطون کے سپرد کر دیا تہا اوسکے پاس کچہہ اوپر بیس برس بیٹہا بعد ازان حکیم لاثانی ایسا ہوا کہ اور لوگ اوسے علم سیکہنے لگے ارسطو کے شاگردونمین سے ایک شاگرد اوسکا بادشاہ سکندر ہے جو غرب سے شرق تک حکومت کرتا تہا کہتے ہین کہ سکندر نے ارسطو سے کل پانچ برس علم پڑہا اور اچہا کامل علم فلسفہ وغیرہ مین ایسا ہو گیا کہ اور کوئی شاگرد اوسکا ایسا نہین ہوا جب فیلبس سکندر کا باپ مرنے لگا تب اوسنے اپنے بیٹے سکندر کو ارسطو سے لیکر ملک اوسکے سپرد کیا

ایک حکیم برقلس بعد ارسطو کے ہوا تہا اسنے ایک کتاب تصنیف کی ہے جسمین

ذکر ہے یونان کے لوگوں کا

۲۰۶ اعتراضات عالم کے قدیم ہونے پر کئے ہین
ایک حکیم سکندر فردوسی ہے یہہ بہی ارسطو کے بعد ظاہر ہوا تہا یہہ شخص نامور حکیمون
مین ہے — ابن قفطی جو کہ وزیر ہے حلب کا درمیان اخبار حکما کے وہ اپنی
تواریخ مین لکہتا ہے کہ اونہین حکمار سے طیموخارس حکیم بہی ہے یہہ حکیم علم ریاضی
خوب جانتا تہا اور ہیئۃ فلک سے ماہر و آشنا تہا اپنے زمانہ مین اسنے کواکب
کی رصد بنائی تہی بطلیموس نے بہی درمیان مجسطی کے اسکا ذکر کیا ہے اسکا وقت
دورہ بطلیموس سے قریب چارسو بیس ۴۲۰ برس کے پیشتر تہا — انہین حکمار مین سے
فرفوریوس بہی ہے یہہ شخص شہر صور مین رہتا تہا جو دریار رُوم پر درمیان
شام کے ہے جالینوس کے زمانہ کے بعد یہہ شخص تہا اور ارسطو کے کلام کو خوب
سمجہتا تہا چنانچہ اسنے اوسکی کتابون کا ترجمہ کیا ہے جبکہ لوگون نے بسبب
وقت اور نہ سمجہنے اوسکے کلام کے شکوہ کیا تب اسنے اوسکی کتابون کی تفسیر
لکہی — اونہین مین سے فلوطیس حکیم ہے یہہ حکیم یونانی فاضل ہے اسنے بہی ارسطو
کی کتابون کا زبان رومی سے سریانی زبانمین ترجمہ کیا — اس شخص نے کہا ہے
کہ مجہکو معلوم نہین ابتک عربی مین بہی ارسطو کے کلام مین سے کچہہ خارج ہوا ہے
یا نہین — انہین مین سے ایک حکیم فولس الاجانیطی ہے اوسکو قابلی بہی کہتے
تہے کیونکہ یہہ شخص عورتون کی طبابت خوب جانتا تہا اور سب حاملہ عورتین
اسکے پاس آیا کرتین تہین اور اپنے اپنے مرض کا حال اسے کہتی تہین جو مرض
عورتون کو بعد ولادت کے ہوا کرتا ہے یہہ شخص اونکا خوب علاج کرتا تہا
اور اچہا جواب دیتا اسکا زمانہ بہی بعد زمانہ جالینوس کے ہے اور اسکندریہ
مین رہا کرتا تہا — انہین مین سے ایک
ثاون المتعصب ہے یہہ حکیم یونانی فلسفہ افلاطون کا پڑہا کرتا تہا اور اوسکی پیچ

پچ کیا کرتا تہا اسواسطے اسکو متعصب کہتے تہے

ایک اونمین سے مقسطراطیس ہے اس فیلسوف یونانی نے کتب ارسطو کا ترجمہ عربی مین کیا ہے ایک منظر الاسکندری ہے یہہ

علم فلک مین سب سے زیادہ جانتا تہا گویا امام تہا علم فلک کا — اور اسنے ہمراہ افطیمون کے اسکندریہ مین باہم ہوکر آلات رصد درست کرکے ستارون کو خوب تحقیق کیا ان دونون حکیمون کا زمانہ قبل زمانہ بطلیموس صاحب مجسطی کے قریب یا نسوا اکثر برس کے تہا

اونمین سے ایک موطس ہے اوسکو موسطس بہی کہتے ہین یہہ بہی حکیم یونانی ماہر علم ریاضی کا ہے اسنے ایک کتاب تصنیف کی ہے اوسمین آرغن آلہ کا حال تمام لکہا ہے یہہ وہ آلہ ہے جو ساٹہہ میل پر سنائی دیتا ہے

اونہین مین سے مقس الحمصی ہے رئیس الاحمص کا یہہ بقراط کے شاگردونمین سے ہے اوسکے زمانہ مین اسکی بہی بڑی قدر تہی اسنے بہت کتابین تصنیف کی ہین ازانجملہ کتاب البول وغیرہ اسیکی تصنیف سے ہے — اونہین مین سے مشرودیطوس ہے اسکا زمانہ معلوم نہین ہوتا کہ کسوقت مین تہا ہان اتنا معلوم ہے کہ وہ طبیب حکیم تہا یہہ وہ حکیم ہے جسنے معجون مشرودیطوس بنائی اوس معجون کا بہی نام اسی کے نام سے مشہور ہوگیا ہے اور اسکو ادویات کا بہت تجربہ تہا یہہ حکیم دواؤن کے قوت کا امتحان اون لوگون پر کیا کرتا تہا جو قابل مار ڈالنے کے یا واجب القتل ہوتے تہے اسطرح پر دواؤنکا اسنے اثر دریافت کیا تہا بعضی ادویہ کا اثر مثل کاٹنے سانپ کے اور بعضی کا اثر مثل بچھو کے ڈنک کے اسنے پایا ہے تمام ہوئے کلام ابن القفطی کے

اور بطلیموس اور جالینوس ان دونکا زمانہ یونانیون کے دورہ کے بعد ہے

ذکر ہے یونان کے لوگون کا

۲۰۸ یہہ دونون رومیون کے عہد مین تہے اور کچہہ ہی زمانہ کا ان دونون مین فاصلہ آگے پیچہے کا ہے بطلیموس جانیوس سے تہوڑے ہی زمانہ اول تہا — ابن اثیر کہتا ہے کہ جانیوس نے بطلیموس کا زمانہ کچہہ دیکہا ہے اور بطلیموس صاحب کتاب مجسطی انطونیوس بادشاہ کے زمانہ مین تہا اور انطونیوس شروع سال چار سو ۴۶۲ باسٹہوین اسکندری مین فوت ہوا ہے — اور درمیان رصد بطلیموس اور رصد مامون کے چہہ سو ۶۹۰ نوے برس کا فاصلہ ہے — اور جب مامون نے رصد بنائی تو دو سو ۲۰۰ ہجری گذرے تہے اس حساب سے درمیان ہجرت اور رصد بطلیموس کے چار سو ۴۹۰ نوے برسکا فاصلہ ہے تخمیناً اور بادشاہ تومونوس کے وقت جانیوس موجود تہا اور یہہ بادشاہ بعد گذرنے چار سو چورانوین ۴۹۴ اسکندری کے فوت ہوا ہے اسسے معلوم ہوا کہ درمیان جانیوس اور سنہ ہجری سے چار سو برس سے کچہہ زیادہ گذرے یہہ سب سال جو ہمنے بیان کئے بطور تخمین کے بیان کئے ہین — اور حکمار یونان سے ایک حکیم اقلیدس بہی ہے صاحب کتاب الاستقصات جو کہ اوسکے نام سے مشہور ہے — ابو عیسے مورخ کہتا ہے کہ اقلیدس یونانیون کے دورہ مین درمیان سلطنت بطالسہ کے تہا اسی معلوم ہوا کہ ارسطو سے بہت پیچہے نہین ہے اور یہہ بہی ابو عیسے کہتا ہے کہ کتاب اقلیدس اوسکی اختراع کی ہوئی نہین ہے بلکہ اسنے ہندسہ کی شکلین جمع کرکے اوسکی تحریر کی ہے اسیواسطے تحریر اقلیدس مشہور ہے — انہین حکمار سے ابرخس حکیم ہے یہہ حکیم علم ریاضی اور کواکب کا فن خوب جانتا تہا اسکے کلام مین سے بطلیموس نے بہی مجسطی مین نقل کی ہے اور رصد ابرخس اور بطلیموس کی رصد مین تخمیناً دو سو ۲۰۵ پچاسی برس فارسی کا فاصلہ ہے

ذکر ہے اُمّت یہود کا

ذکر ہے اُمّت یہود کا

۲۰۹ واضح ہو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر اولاً ہو چکا ہے اور ایسا ہی بنی اسرائیل کا بھی ذکر پہلے آچکا ہے اب اوسکے اعادہ کی حاجت نہین مگر یہہ معلوم رہے کہ اسرائیل نام حضرت یعقوب ابن اسحاق ابن ابراہیم خلیل ع کا ہے — اس اسرائیل کے بارہ بیٹے تہے اونکا نام یہہ ہے — روبیل — شمعون — لاوی — یہودا — یَسَّاخَر — زبولون — یوسف — بنیامین — دان — نفتالی — کاذ — اِشّار — یہہ بارہ شخص اسرائیل مذکور کے اولاد مین ہین — اور جتنے بنی اسرائیل ہین وہ سب ان بارہ مین سے کسی کے اولاد مین ہین یعنے جو شخص انکی اولاد مین ہے وہ بنی اسرائیل کہلاتا ہے — مگر لفظ یہودی عام ہے کیونکہ بہت آدمی عربی فارسی رومی یہودی ہو گئے تہے اور حالانکہ وہ بنی اسرائیل نہ تہے اس سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل اصل یہودی ہین اور ماسوائے اونکے غیر قوم جو اس فرقہ مین داخل ہو گئی ہین وہ یہودی کہلاتے ہین اور وہ حقیقت مین دخیل ہین مگر کبھی اونکو بھی تسامحاً بنی اسرائیل کہدیا کرتے ہین — انکے حکام اور سلاطین کا حال فصل اول مین ہم بخوبی بیان کر چکے ہین مگر اسجاے صرف یہود کے معنے کی تحقیق کرتے ہین واضح ہو کہ شہرستانی نے ملل و النحل مین لفظ یہود کی یہہ تحقیق کی ہے کہ ہَادَ الرَّجُلُ بمعنے رَجَعَ وَتَابَ کے ہین یعنے ہَادَ کے معنے ہین توبہ کے اور اپنے اطوار بد سے پہرا اور وجہ تسمیہ یہہ ہے انکو یہودی اسواسطے کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تہا کہ اے خدا تعالےٰ ہم لوگ توبہ کرکے تیری طرف پہر آئے ہین اس قول سے لفظ یہود مشتق کیا گیا اور اوسکی امت کا نام یہود رکہا گیا — بیرونی کہتا ہے کہ یہہ تقریر لچر ہے بلکہ وجہ تسمیہ اوسکے نزدیک یہہ ہے کہ ایک لڑکا جو حضرت یعقوب کی نسل سے مسمی یہودا تہا اسکی طرف انکو نسبت کرکے یہودی کہتے ہین کیونکہ سلطنت اوسکی اولاد کو

ذکر ہے اُمت یہود کا

۲۱۰ نصیب ہوی ہے اور ملک کی حکومت بہی اوسیکی ذریت نے کی ہے اسلئے تغلباً سبکو یہود کہتے ہین — اس اُمت کے مذہب کی کتاب توریت ہے وہ کئی کتاب پر مشتمل ہے پہلی کتاب مین پیدایش دنیا کا ذکر ہے — پہر دوسری کتاب مین احکام اور حدود اور اعوالات اور قصص اور نصیحتین اور اگلے ذکر ہر ہر کتاب مین اس اس طرح پر ایک ایک بات مندرج ہے — اور اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تختیان نازل فرمائن تہی جسکی مثل مختصر درمیان توریت کے مذکور ہے تمام ہوئے کلام شہرستانی کے

نقل ہے کتاب خیر البشر بخیر البشر سے اوسکا مصنف کہتا ہے کہ توریت مین ذکر قیامت کا اور آخری جہان کا اور پہر کر زندہ ہونے کا اور جنت اور آگ کا کچہہ نہین — ہر ایک سزا اوس کتاب مین معجّل ہے یعنے دنیا ہی مین ہوجاتی ہے — اوسکی تفصیل یہہ ہے کہ جو شخص خدا کی عبادت اور تابعداری کریگا اوسکو اپنے دشمنون پر فتح ہوگی اور بڑی عمر پاوے گا اور رزق اوسکو بہت ملیگا — اور جو کوئی کفر اور گناہ کریگا اوسکو نرا موت کی ہوگی — اور قحط پڑیگا مینہہ نہ برسیگا بخار اویگا مڈی کہیت کہا جائے گی — اور عوض برسات کے اندہی آویگی خاک اوڑے گی اندہیرا چہا جاگا اور ایسے ہی ایسے عذاب جو دنیا پر منحصر ہین وہ اوسمین لکہے ہین اور اوس کتاب کے دنیا کی بری ہونے کی یعنے مذمت دنیا کی اور حال زہد کا کچہہ نہین ہے اور نہ نماز کا طور اوسمین مذکور ہے بلکہ شجاعت اور جوانمردی اور کہیل کود اور لہو اوسمین مندرج ہے چنانچہ ایک یہہ بات اوسمین لکہی ہے کہ یہود ابن یعقوب نے درمیان زمانہ نبوت کے اپنے بیٹی کی جورو سے زنا کیا اور اوسکی خرچی ایک بکرا مقرر کیا تہا لیکن چونکہ اسوقت اوسکی پاس نہ تہا اسلئے اپنا عمامہ اور انگوٹہی اوسکے پاس

پاس بطور رہن رکھہ آیا تہا لیکن حالت بیحالی مین یہہ حرکت اوسنے کی تہی یعنے یہہ جانتا ۲۱۱
تہا کہ یہہ عورت میرے بیٹے کی جورُو ہے ۔ اور اوس عورت نے وہ انگوٹہی اور
عمامہ لیکر اپنے پاس بطور نشانی کے رکہہ چہوڑا اوسنے مکان پر آکر بکرا اوسکے پاس
بہجوایا اوسنے نہ لیا مگر وہ پیٹ سے ہوگئی اسبات کی خبر یہودا کو کی گئی اوسنے حکم
دیا کہ اِس عورت کو آگ مین جلا دو اوسنے وہ نشانی یہودا کی دکہلائی جب اوسکو
معلوم ہوا کہ یہہ عورت وہ ہی ہے جسے یعنے جماع کیا تہا حکم دیا کہ چہوڑ دو
اور کہا ہے کہ یہہ قصہ بہت سچا ہے ۔ اور ایک گندی بات اوسمین یہہ لکہی ہے
کہ رو بیل ابن یعقوب نے اپنے باپ کی جورُو سے جماع کیا اور اوسکے باپ کو یہی
اِس حرکت ناشایستہ کی خبر تہی ۔ ایک یہہ بات اوسمین لکہی ہے کہ اولاد یعقوب
علیہ السلام کی جو کنیزک کے شکم سے تہی وہ حضرت یعقوب ع کی بیویون سے جماع
کیا کرتے تہے حضرت یوسف ع نے یہہ خبر اپنے باپ کو کر دی تہی ۔ ایک بات
واہیات یہہ اوسمین مندرج ہے کہ راحیل نے جو لیا کی بہن تہے (اور یہہ دونون بہنین
حضرت یعقوب کے گہر مین منکوحہ تہین یہہ بات یعنے جمع بین الاختین اُس زمانہ
مین حلال تہا) لیا کی بیٹی اپنی بہن لیا سے یعنے رو بیل کو مول لے لیا تہا اسواسطے کہ اوسسے
جماع کروایا کرے اور قیمت اوسکی عوض یہہ دی تہی کہ حضرت یعقوب ع کو لیا کے
سپرد کر دیا تہا مابین شرط کہ رو بیل کو لیا سے لیکر جماع کروائے ایسی ایسی واہیات
باتین اوس کتاب مین مندرج ہین اب ہم اوسکو چہوڑ کر کلام شہرستانی کے نقل کرتے

مترجم کہتا ہے کہ مینے چند نسخے تورات کے جو ان ایام مین پادریون نے تقسیم کئے ہین بزبان فارسی
اور عربی اور اردو بنور دیکہے ایک اور عجیب واہیات بات اوسمین پائی وہ یہہ ہے کہ حضرت لوط ع کو
جب حضرت جبرائیل نے ارشاد کیا کہ تم اِس شہر سے نکل جاؤ خدا تعالے اِس شہر کو نیست و نابود
کریگا اوسوقت حضرت لوط ع معہ اپنی جورو اور دو بیٹون کے شہر کے باہر نکل کر چلے گئے

ذکر ہے اُمّت یہود کا

۲۱۲ ہین — پوشیدہ نرہے یہودی کہتے ہین کہ شریعت دنیا مین ایکہی نازل ہوئی ہے
وہی شریعت ہے جو حضرت موسیٰ ع کے معرفت ہکو ملی اور زمانہ مقدم مین یعنے
قبل حضرت موسیٰ ع کے سزا مین عقلیہ اور احکام مصلحت آمیز تہے — اور منسوخ
ہونے کے بہی یہودی قایل نہین اسیواسطے اوس شریعت کو جو اون کی شریعت
کے پیچے مقرر ہوئی نہین مانتے اونکی دلیل یہہ ہے کہ شیخ حکمون مین کرنا بدا ہے —
اور خدا تعالے کو بدا نہین ہوتا — اور اونمین فرقے بہی بہت ہین — ایک فرقہ
کا نام ربانیہ ہے یہہ فرقہ ایسا ہے جیسا کہ فرقہ معتزلہ مسلمانون مین — اور ایک
فرقہ قرآدون کا ایسا ہے جیسا فرقہ مجسمہ اور مشبہ درمیان ہمارے ہے — اور ایک
فرقہ یہودیونمین عانانیہ ہے وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ اس فرقہ کے لوگ عانان ابن
داؤد کی طرف منسوب ہین — یہی شخص راس جالوت کہلاتا ہے اور راس جالوت
نام اوس حاکم کا ہے جو یہودیون پر بعد دوسری دفعہ ویران ہونے بیت المقدس
کے مقرر ہوا تہا کیونکہ جسے کہ سلطنت یہودیون کی ہاتہہ سے جاتی رہی تہی بسبب
جنگ بخت نصر کے اسوقت سے اونمین جو حاکم مقرر ہوا اوسکا خطاب ہیرودس
ہوا کرتا تہا اور وہ حاکم فارس کے بادشاہ کیطرف سے ایک نایب کہلایا کرتا تہا
پہر جب یونانیون کا دورہ آیا اونکی طرف سے نایب مقرر رہا — پہر غسطس کے دورہ مین غسطس کور کیطرف سے نایب مقرر ہوتا ہے
اسکے بعد جب رومی غالب ہوے جیسے روم لیطرف سے حاکم مقرر ہوتا ہے یہی حالت
ابہی راہ ہی مین تہے کہ اونکی جورو تہر کی ہوگئی پہر حضرت لوط ع سے دونو دختر ایی کے
ایک پہاڑ مین جاکر ٹہہرے رات کی وقت بڑے لڑکے نے باپ کو شراب پلاکر جماع کروایا
— دوسرے روز چہوٹے بیٹے نے شراب پلاکر حالت نشہ مین زنا کروایا اون
دونون سے نسل اس طرح باقی رہی ایسی ایسی واہیات دیکہکر یقین ہوتا ہے
کہ اس کتاب مین یقیناً تحریف و تبدیل ہوئے ہے لایق اعتماد نہین فقط

طیطوس کی لڑائی اور بیت المقدس کی دوسری دفعہ پھر خراب کرنے تک رہی ۲۱۳
جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے بعد اس واردات کے پھر یہودیون کو سلطنت معتدبہ
نصیب نہ ہوئی اور ملک ملک کو نکل گئے ان ملکونمین اور تمام عراق مین پھیل گئے تھے
مگر وے لوگ جو باقی رہے تھے جب کبھی اونکا کچھ قصہ فساد ہوتا تب وے ایک
چودہری کے پاس جو اونکا تہا فیصلہ کے لئے جاتے اس چودہری کا نام راس
جالوت مقرر کر رکہا تہا — آمدیم بر مقصد — اس فرقہ عانانیہ کا مذہب یہہ ہے
کہ یہہ لوگ حضرت عیسے ع کی تصدیق کرتے ہین اور اوسکی تمام نصیحتین اور اشارات
مانتے ہین اور کہتے ہین کہ اوسنے خلاف تورات کے کبھی کوئی حکم نہین دیا بلکہ اوسیکی
احکام کو مضبوط کیا اور لوگون کو توریت ہی کے ترغیب دیتا رہا وہ ایک نبی تہا
مثل اور نبیون کو جو تورات کو مانتے چلے آئے ہین مگر یہہ فرقہ حضرت عیسے ع کو
خدا کا بیٹا نہین کہتے — اور انہین یہودیونمین سے ایک فرقہ یہہ کہتا ہے کہ حضرت
عیسے ع نے دعوہ نبوت کا نہین کیا اور نہ اوسنے یہہ کہا کہ مین کوئی دوسری شریعت
اول شریعت کو منسوخ کرنے والے لایا ہون بلکہ وہ ایک ولی تہا اور اللہ سے
— اور انجیل بطور وحی اوسپر نازل نہین ہوئی بلکہ وہ ایک کتاب ہی جسمین تمام حال
حضرت عیسے کا جو اوپر گذرا ہے مندرج ہے اس کتاب کو چار شخصون نے جو
اوسکے ہمدم تہے مرتب کیا ہے — لیکن یہودیون نے اوسپر ظلم کیا کیونکہ اولا
اوسکو جھٹلایا — اور بعد اوسکے دعوے کی بہی اوسکو نہ پہچانا بلکہ قتل کیا اور اوسکی
عزت اور رتبہ بالکل نہ پہچانا — اور چند جاے تورات مین بہی مسیحا کا ذکر آیا ہے
اوسے مراد مسیح ہے — اب ہم حال بیان کرتے ہین سمرہ کا انمین ایک فرقہ
کا نام دستانیہ ہے اس فرقہ کو القانیہ بہی کہتے ہین — اور ایک فرقہ ہے
اوسکو کوسانیہ کہتے ہین فرقہ دستانیہ کہتے ہین کہ آدمی کو ثواب اور عقاب

ذکر ہے اُمّت یہود کا

۱۲۱۴ دنیا ہی مین ہو لیتا ہے یہہ فرقہ قیامت کا اقرار نہین کرتا — اور فرقہ کو سانیہ قیامت
کے قایل ہین یہہ کہتے ہین کہ عذاب اور ثواب قیامت مین ہوگا — اور یہودیون
کی عیدین اور روزہ بھی ہین اونمین سے ایک عید کا نام عید فسیح ہے یہہ عید یہودیون کے
نیسان مہینے کے پندرہوین تاریخ کو ہوتی ہے اور یہہ بڑی عید ہوتی ہے یہی اول روز
ہے اون سات دنون مین کا جو فطیر کے کہلاتے ہین ان ایام مین یہودیون کو فطیر کہانا جایز
نہین کیونکہ اونکو درمیان تورات کے حکم ہوا ہے کہ ان ایام مین فطیر کہاؤ یہہ عید اکیسوین
تاریخ ماہ مذکور تک رہتی ہے — اور فسیح بارہوین تاریخ ماہ آدار سے پندرہوین
نیسان تک دورہ کرتے ہی اسکا سبب یہہ ہے کہ بنی اسرائیل نے جب فرعون کے
ہاتہہ سے مخلصی پای ہے اور جنگل مین جاکر ڈیرا کیا تہا تو وہ تاریخ پندرہوین ماہ نیسان
کی تہی اور چاند تمام روشن تہا اور ربیع کی موسم تہی اوسوقت انکو حکم ہوا
کہ اس روز کو یاد رکہو کہ آجکے روز تمہارے خدا نے تمکو ظالم کے ہاتہہ سے مخلصی
دی اور آخر ان ایام مین فرعون درمیان دریاے سوف یعنے بحر قلزم کے غرق ہوا
— اور ایک عید کا نام عنصرہ ہے — یہہ عید بعد گذرنے پچاس روز کے ایام
فطر سے چھٹی تاریخ ماہ شیون کو ہوتی ہے اس روز تمام مشایخ بنی اسرائیل کے
ہمراہ حضرت موسی ع کے کوہ طور سینیا پر مجتمع ہوئے تہے اپنے کانون خدا تعالے
کے کلام سے جو جو خدا تعالے نے وعدہ یا وعید فرمایا اسلے اس روز کے عید مقرر کی
انہین عید دنمین سے ایک عید کا نام حنکہ ہے
تنے اسکے پاکی کے ہین یہہ عید آٹہہ روز تک رہتی ہے — دستور اس عید کا
یہہ ہے کہ پچیسوین تاریخ ماہ کسلیو سے چراغ جلانے شروع کرتے ہین اسطرح
یہہ کہ پہلے روز ایک چراغ — دوسرے روز دو چراغ تیسرے روز تین
چراغ علے ہذا القیاس ایک ایک بڑہاتے ہوئے چلے جاتے ہین آٹہوین روز

روز آٹھ چراغ جلاتے ہین اس عید مین یادداشت اصغر آٹھ بھائیون والے کی ہے
جسنے کسی ایک یونانی بادشاہ کو جو بیت المقدس پر غالب آکر یہودیون پر حکومت
کرتا تہا قتل کیا تہا — اور حال اوسکے قتل کرنے کا یہہ تہا — کہ اس
بادشاہ نے اپنا یہہ دستور مقرر کر رکہا تہا کہ چیرہ بند عورتون سے صحبت کیا
کرتا اور جو کوئی شخص بیاہ یا نکاح کرتا قبل اسکے کہ اوس عورت کا خاوند صحبت
کرے وہ بادشاہ کے پاس آتے بادشاہ جب صحبت کر لیتا تب وہ اپنے
خاوند کے پاس جاتی — اور ایک دستور یہہ مقرر کیا تہا کہ ایک سوراخ
مین کو دور سیان لٹکا کر اونکے سر دونین دو جہانجین باندہ رکہین تہین جب دہنی
جہانج کی رسی ہلاتا اوسوقت وہ عورت بادشاہ کے پلنگ پر چلے جاتی
— جب بائین جہانج رسی ہلا دیتا وہ اپنے گہر کو چلی جاتی کوئی اوسکو نہ روکتا
— اتفاقاً کسی ایک بنی اسرائیل کے آٹھ بیٹے تہے اور ایک بیٹی تہی — اوس
لڑکی کی ایک اسرائیلی کے ہمراہ شادی کر دی اوسکے خاوند نے کہا کہ رخصت کرو
لڑکی کا باپ بولا کہ بیٹا کسطرح رخصت کرون اگر مین اسکو رخصت کرونگا تو یہہ
بادشاہ ملعون پہلے اوس سے صحبت کریگا یہہ بات کہہ کر اور اپنے بیٹون کیطرف
دیکہہ کر اونکو لعنت اور ملامت کی کہ افسوس تم جوان جوان ہو تم سے کچہہ نہین ہو سکتا
تمہاری بہن کو اسطرح بادشاہ بیحرمت کریگا — اون لڑکونین جو سب سے
چہوٹا تہا اوسنے جلدی سے دوڑ کر عورتونکا لباس اپنے تن پر آراستہ کر کے اور
ایک خنجر ہاتہہ مین لیکر کپڑونین چہپا کر بادشاہ کے دروازہ پر گیا اوسنے جانا
کہ وہ لڑکی جسکا نکاح ابہی ہوا ہے آئے بادشاہ نے دہنی رسی ہلائی وہ
جلد اندر گہس گیا بادشاہ کو اکیلا پا کر ذبح کر کے سر کاٹ کر بائین رسی آپ
ہلا دی دربانون نے کچہہ نہ کہا سر ہاتہہ مین لئے ہوئے چلا گیا — جب صبح کو

ذکر ہی اُمّت یہود کا

۲۱۶ بادشاہ کے مقتول ہونیکی خبر ہوئی سب بنی اسرائیل اس واقعہ سے بہت جوش ہوئے اور اوس روز کی عید مقرر کی اور یہہ تجویز کی کہ آٹھون بہائیون کی یادداشت کے واسطے آٹھہ چراغ جلائے جایا کرین — اور ایک عید کا نام مظال ہی یہہ عید سات روز تک رہتی ہے پندرہوین تاریخ ماہ تشری سے شروع ہوتی ہے آجکے روز عید وغیرہ کے درختون کے سایہ کے تلے جاکر بیٹھتے ہین — یہہ عید سایہ پر فرض نہین مقیم پر واجب ہے یہہ عید اسواسطے مقرر کی ہے کہ اسے وہ یادداشت نکلتی ہے جو کہ خدا تعالے نے بنی اسرائیل پر گرمی کی سبب سایہ کیا تہا اور وہ لوگ جنگل مین تہے اکیسوین تاریخ تشری تک یہہ عید رہتی ہے اور اسکو عراب بہی کہتے ہین عراب کے معنے بید کے درخت کے ہین — دوسرے روز صبح کو عراب کے پینے بائیسوین تاریخ کا نام تبریک ہے اس روز کچہہ کام نہین کرتے — کیونکہ وے لوگ یہہ گمان کرتے ہین کہ آجکے روز تورات تمام نازل ہوچکی تہی اسیواسطے اس عید کی بہت عزت اور شان اور تبرک کے طور پر تورات مین لکہا ہے اور روزن مین کوئی روزہ اوپر فرض نہین ہے سوا روصوم کپور کے یہہ روزہ دسوین تاریخ تشری اول کو ہوتا ہے — اس روزہ کا یہہ دستور ہے کہ نوین تاریخ سے قبل غروب شمس کے آدہے گہنٹے اول سے دسوین تاریخ کی آدہے گہنٹے غروب تک روزہ رکہتے ہین یعنے پچیس گہنٹے کا روزہ ہوتا ہے ماسوا اسکے اور اسطرح کے اونکے مذہب مین روزہ اونتقلین اور سنتین ہین

ذکر ہے اُمّت نصارے کا جسکو اُمت حضرت مسیح ع کی کہتے ہین

نقل ہے کتاب ملل و النحل سے شہرستانی کہتا ہے کہ کلمہ کے مجسم ہونے مین نصارے

ذکر ہے امت نصارا ے کا

۲۱۷ نصارا ے کے کئی مذہب ہین — ایک فرقہ یہہ کہتا ہے کہ وہ کلمہ چمکا جسم پر مثل
چمکنے نور کے جسم شفاف پر — ایک فرقہ یہہ کہتا ہے کہ جسطرح موم مین چھاپا
لگتا ہے اسطرح سے وہ کلمہ جسم کے ساتھہ منقش ہوگیا تہا — ایک مذہب یہہ
ہے کہ اُلوہیۃ انسانیت سے اکٹھے ہوگئے تہے — ایک فرقہ اسطرح پر بیان
کرتا ہے کہ کلمہ جسم مسیح ؑ سے اسطرح پیوستہ ہوگیا تہا جیسا پانی دُودہ مین
ملجاتا ہے — بہر تقدیر سب نصارا ے اسبات پر متفق ہین کہ حضرت مسیح ؑ
کو یہودیون نے سُولی دی اور مار ڈالا اور کہتے ہین کہ مسیح ؑ بعد مرنے اور سُولی
پانے کے پھر زندہ ہوا اور اسکا جسم شمعون الصفا نی دیکھا اور حضرت عیسے ؑ
شمعون سے باتین کرکے اور وصیت کرکے دنیا کو چھوڑ کر آسمان کو چڑھ گئے
— شہرستانی کہتا ہے کہ ملت نصارا ے مین بہتر فرقہ ہین سب سے بڑے
تین ہین — یعنے ملکانیہ — اور نسطوریہ — اور یعقوبیہ — ملکانیہ اون
نصارا ے کو کہتے ہین جو ایک بادشاہ رُوم کے وقت مین بسبب غلبہ اور سطوت
اوس بادشاہ کے اوسکے ہمراہ نصارا ے ہوگئے تہے — یہہ فرقہ صاف
تثلیث کا اقرار کرتے ہین — انہین کی خدا تعالے نے قرآن مجید مین خبر دی ہے
— وہ یہہ ہے — کہ کفر کرتے ہین وہ لوگ جو قایل ہین اسبات کے کہ خدا
ایک ہے تین مین کا — یہہ فرقہ ملکانیہ کہتا ہے کہ مسیح ؑ انسان کلی ہے
اور وہ قدیم ازلی ہے قدیم ازلی سے اور حضرت مریم نے ایک خدا ازلی جنا
— اور سولی اور قتل واقع ہوا ہے انسانیت اور الہیت دونو پر یہی لوگ لفظ
باپ اور بیٹے کا اطلاق خدا اور مسیح پر کرتے ہین — اور اسکا باعث یہہ ہے
کہ اون لوگون نے انجیل مین اکلوتا بیٹا لکہا ہوا پایا ہے — اور ایک دلیل
اونکی یہہ بہی ہے وہ کہتے ہین کہ حضرت عیسے ؑ کو جب سُولی دیچکے اور قتل کرچکے

۲۱۸ تو انہون نے آپ فرمایا تہا کہ مین اپنے اور تمہارے باپ کے پاس جاتا ہون اور کہتے ہین کہ خدا تعالے قدیم ہے اور مسیح مخلوق ہے بعد اس حادثہ کے پہلوانان تنومند اور عالمان عقلمند اور ہوشیار آدمی سب ایک بادشاہی مکان مین قریب تین سو تیرہ مرد کے جمع ہوئے اور سب نے بالاتفاق حضرت عیسے ع پر اعتقاد لاکر قبول کیا — اون لوگون کا یہہ قول ہے کہا کرتے ہین کہ ایمان لاتے ہین ہم خدا واحد باپ پر جو مالک ہے ہر شئی کا اور صانع ہے مخلوقات کا مرئی اور مرئی کا اور ایمان لاتے ہین اکلوتے بیٹے یسوع مسیح اکلوتے بیٹے خدا کے پر جسنے پیدا کیا تمام خلق اور وہ خود مصنوع نہ تہا خدا سے سچا پیدا ہوا ہے سچے خدا سے اپنے باپ کے جوہر سے جسکے ہاتہہ سے سب عالم پیدا ہوئے اور وہ شئی جو واسطے ہمارے اور واسطے مخلصی ہمارے کے آسمان سے اوترتے ہے — اور قایل ہین اسبات کے کہ حضرت عیسے ع مجسم ہوئے روح قدس سے اور پیدا ہوئے مریم سے اور سولی بہی ہوئے اور دفن بہی کیے گئے پہر تیسرے روز جی اوٹہے اور آسمان کو چہڑہ گئے اور اپنے باپ کے دہنے طرف بیٹہے اور پہر بہی تشریف لانے کو مستعد ہین دوسرے بار واسطے انفصال قضایا مُردون اور زندون کے اور ایمان لاتے ہین ہم روح قدس پر جو اسی روح جو اوسکے باپ سے نکلتی ہے اور ایمان لاتے ہین ہم اسبات پر کہ بپتسما کرنا حضرت عیسے ع کی شفاعت پر موجب ہے گناہون سے معاف ہوجانیکا اور ایمان لاتے ہین ہم اوس جماعت قدسیہ پر جو حضرت عیسے ع کے ہم جلیس تہے مسیحی اور ایمان لاتے ہین اسبات پر کہ بدن ہمارے اوٹہین گے اور ابدالاباد تک زندہ رہین گے — یہہ جو ہمنے ذکر کیا اس مذہب اور طور پر اول ہے اول اتفاق ہوا تہا اور شریعت بہی اونہون نے بنائی ہے جسکو ایمانوت کہتے ہین — اور فرقہ دوسرا یعنے نسطوریہ یہہ وہ لوگ

ذکر ے اُمّت نصارا ے کا

لوگ ہین جو نسطورس کے زمانہ مین تھے یہہ لوگ نزدیک نصارا ے کے ایسے ہین
جیسے معتزلہ ہمارے نزدیک یہہ فرقہ اول فرقہ سے تجسّد مسیح ع مین مختلف ہی انکا مذہب
امتزاج کا نہین بلکہ یہہ لوگ کہتے ہین کہ کلمہ جسد مسیح ع پر ایسا چمکا جیسا کہ شمس آئینہ
یا بلور مین چمکا کرتا ہے اور یہہ کہتے ہین کہ مسیح ع پر الوہیت کی جہت سے قتل واقع نہین ہوا
بلکہ جہت انسانیت پر قتل ہوا ملکانیہ اسکو نہین مانتے — تیسرا فرقہ یعقوبیہ وہ ہین
جو یعقوب البردعانی کے ہم عصر تھے یہہ ایک راہب تھا قسطنطنیہ مین انکا یہہ مذہب ہے
کہ کلمہ ہے گوشت اور خون ہوکر خداوند عیسے مسیح ع کے شکل پیدا ہوگئے تھے — ابن
حزم کہتا ہے کہ فرقہ یعقوبیہ کے لوگ یہہ کہتے ہین کہ مسیح ع خدا ہے قتل ہی کیا گیا
اور مصلوب بھی ہوا اور تین روز تک مردون مین پڑا رہا انکا یہہ مقولہ ہے اون تین دن
تک دنیا بدون خدا کے جسکا مدبر ہے رہی — ان لوگون کے بھی خدا تعالے نے
قران مین خبر دی ہے اوس آیت کا یہہ ترجمہ ہے کہ کافر ہین وہ شخص جو کہتے ہین
کہ مسیح ع بن مریم خدا ہے — ابن سعید مغربی کہتا ہے کہ بطارقہ درمیان نصارا ے
کے ایسے ہین جیسے مسلمانون مین ائمہ دین گذرے ہین — اور مطارنہ مثل قاضیون کے
اور اساقفہ یا دری لوگ جنکو قسیس کہتے ہین بمنزلہ قاریون کے اور جاثلیق بمنزلہ
امام کے جو مسلمانون مین نماز پڑہاتا ہے — اور شمامسہ بمنزلہ موذنون کے مقرر ہوتے
ہین — اور نماز نصارا ے کے سات وقت کے ہوتی ہے فجر — دوپہر — ظہر
— عصر — مغرب — عشا — آدہی رات کی نماز اور نماز مین زبور پڑہتے ہین
جو حضرت داود علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی یہودیون کے اتباع سے — اور سجدون
کے کچھ شمار نہین کبھی ایک رکعت مین پچاس سجدے کرتے ہین کبھی ایک ہی اور وضو
نہین کرتے بلکہ مسلمانون اور یہودیون سے وضو کرنے سے بیزار ہوتے ہین اور

کہتے ہین کہ اصل پاکی دل کی ہے کتاب نہایت الادراک فی درایۃ الافلاک کی

ذکر ہے اُمّت نصاریٰ کا

۲۲۰ جو کہ تصنیف کی ہوئی خرقی کی درمیان علم ہیئۃ کے ہے لکھا ہے — جملہ صیام اور عیدون نصاریٰ سے ایک روزہ بڑا ہے وہ انچاس دن روزہ رکھتے ہین اور اوس اتوار سے شروع کرتے ہین جو قریب آوے دوسری تاریخ ماہ شباط سے آٹھوین ماہ ادار تگ پھیر جو اتوار قریب ہو یا بعید اس اجتماع سے روزہ رکھتے ہین — اور عید الفطر اونکی اکاون دن کی بعد ہوتی ہے اور سبب اونکی تخصیص کرنے کا یہہ ہے کہ وے اس بات کے معتقد ہین کہ قیامت اوس روز ہوگی جس روز حضرت عیسےٰ مردون مین سے زندہ ہوئے ہین — اور ایک عید اونکی شعانین کبیر ہے یہہ ایکدن ہے بیالیسوان صوم مذکور کا منجے شعانین کے تسبیح کے ہین — کیونکہ اسی روز حضرت عیسےٰ ۳ بیت المقدس مین ایک گدھی بچی والی پر سوار ہوکر داخل ہوئی تہی اور اونکا استقبال سب مردون اور عورتون اور لڑکون نے کیا تہا جنکے ہاتہہ مین زیتون کے درق تہے اور وہ لوگ توریت پڑہتے جاتے تہے یہانتک کہ حضرت عیسےٰ ۴ بیت المقدس مین داخل ہو چکے اور تین روز مفصلہ الذیل یعنے دوشنبہ سہ شنبہ چارشنبہ تک چھپے رہے اور چارشنبہ کے روز اپنے حواریین کے ہاتہہ اور پیر دہلوائے اور اونکے ہاتہہ پیر اپنے کپڑون سے پوچھے چنانچہ انتک پادری لوگ یہہ رسم اپنے یارون کے ساتہہ برتتے ہین پہر جمعرات کے روز روٹی اور شراب سے روزہ کہولا اور ایک دوست کے مکان مین گئے — اور جمعہ کی رات کو حضرت عیسےٰ نکل کر پہاڑ کیطرف گئے اور یہودا نے جو ایک شاگرد اونکا تہا تیس ۳۰ درہم بطور رشوت لیکر حضرت عیسےٰ کو پکڑوا نے گیا خدا تعالےٰ نے اونکی شبہ اوسکو بنا دیا — لوگون نے اوسکو پکڑ لیا اور مارا اور اوسکے سر پر ایک کانٹون کا تاج رکہا اور بہت سختی اوسپر کی اور تمام رات جو باقی رہی تہی عذاب دیتے رہے صبح کے وقت سولی پر کہینچا بموجب قول متی اور مرقوس اور لوقا تین گہنٹہ دن جمعہ کا

بیان نصارا ے کا

جمعہ کا چڑہا تہا جب سولی ہوئی تہی اور یوحنا کے بموجب چھ گھنٹے دن آیا تہا پر کیف ۲۲۱
اوس جمعہ کو جمعۃ الصلوب کہتے ہین (یعنے سولیون والا جمعہ) اوسی روز حضرت عیسےٰ
کے ہمراہ دو چورونکے بہی سولی دیے گئے تہے اور یہہ سولی ایک پہاڑ پر جسکو الجمجمہ کہتے
ہین اور عبرانی مین اوسکا نام گلگلہ ہے کہڑی کی گئی تہی نصارا ے کہتے ہین کہ نو
گھنٹے مین حضرت عیسےٰ کا دم نکلا تہا جب مرچکے تب یوسف نجار نے جو چچا کا بیٹا
مریم کا تہا اوسکی لاش کو یہودیون کے بادشاہ مسمی فیلاطوس سے مانگا بسبب
اسکے کہ یوسف مذکور کا اوس حاکم کے نزدیک رتبہ تہا وہ لاش اوسکو بخش دی
یوسف نے اپنی سرد عوی مین حضرت عیسے ۱۴ کی لاش کو مدفون کیا — نصارا ے
کہتے ہین کہ حضرت عیسےٰ ۳ ہفتہ کی رات اور سارے دن ہفتہ کے اور یکشنبہ کی
رات تک قبر مین ٹہرے رہے — پہر یکشنبہ کی صبح کو جس روز وے روزہ
کہولتے ہین حضرت عیسے اُٹہے اسیواسطے نصارا ے نے ہفتہ کی شب کا نام بشارت
الموتی یعنے دوم المسیح رکہا ہے (یعنے بشارت مردون کو حضرت عیسے ۱۴ کے آنے کی)
— اور یکشنبہ نیا ہوتا ہے یہہ وہ اتوار ہے جو اول ہی آتا ہے بعد الفطر اس روز کو
مبدا علمون کا اور تاریخ شروط اور قبالات کے مقرر کرتے ہین — ان نصارا ے
کے ایک اور بہی عید ہے جسکو عید سلاقا کہتے ہین یہہ عید پچاسوین روز فطر کے چالیس
دن گزرنے کے بعد ہوتی ہے اس روز حضرت عیسےٰ ۱۴ پہاڑ طور سیناے آسمان کو چڑہے
تہے — اور ایک عید فنطی قسطی کہلاتی ہے یہہ عید اوس یکشنبہ کے روز ہوتی ہے
جو سلاقا کے بعد دسوین روز کے آتا ہے اس عید کا نام اونکی زبان مین پچاس کے
لفظ سے مشتق ہے اس روز حضرت عیسے ۱۴ اپنے شاگردون مین دکہلائی دیے
— پہر سبکی زبانین متفرق ہوگئین جسکی زبان جس دیس کی ہوگئی وہ اوسی ملک کو
چلا گیا — اور ایک عید دنح ہے یہہ چہٹی تاریخ کانون ثانی کو ہوتی ہے اس روز

بیان نصارا ے کا

حضرت یحیے بن ذکریا نے حضرت عیسے ع کو نہر اردن مین غوطہ دیا تہا — اور ایک عید
الصلیب ہے یہہ عید مشہور ہے اور روز مولود بہی یہہ لوگ مانتے ہین اوس روز
کے چالیس روز اول روزہ رکہتے ہین پہلا مولود سولہین تاریخ تشرین آخر کی ہوتا ہے
مگر پیدائش چوبیسوین تاریخ کانون اول کی ہوی تہی اسی رات کو حضرت مریم علیہا
السلام نے حضرت عیسے ع کو درمیان ایک گاؤ نومسی بیت الحم کے جو بیت المقدس
کے قریب ہے جنا تہا — اب ہم حال اونکی کتاب انجیل کا لکہتے ہین واضح ہو
کہ انجیل ایک کتاب ہے جسمین حضرت عیسے ع کے احوال وقت ولادت سے
خروج تک یعنے جبتک کہ عالم مین ظاہر ہوے سب مندرج ہین اس کتاب کو حضرت
عیسے کے چار اصحاب نے لکہی ہے ایک کا نام متی ہے اس شخص نے انجیل زبان
عبرانی مین درمیان فلسطین کے لکہی تہی — ایک شاگرد مرقس ہے اسنے بلاد روم
مین درمیان زبان رومی کے لکہی تہی — ایک لوقا ہے اسنے شہر اسکندریہ مین یونانی
زبان مین لکہی تہی — چوتہا یوحنا ہے اسنے شہر افسس مین درمیان یونانی زبان کے
لکہی ہے اور اونکے روزہ چہالیس مین جنکو صوم السلیحین کہتے ہین یہہ روزہ پیر کے
روز سے جو قنطی قسطلی کے بڑی فطر کے پچاس دن بعد آتا ہی شروع ہوتے ہین
— مگر اسمین اونکو خلاف ہے — اور تین روزہ اور مین جنکو صوم نینوی کہتے ہین
پہلا انمین کا روزہ پیر کے دن صوم کبیر کے بائیس ۲۲ دن اول ہوتا ہے — اور صوم
عذاری بہی اونمین روزہ بشہر مین یہہ بہی تین روزہ ہین پیر کے روز جو بعد فتح کے
ہوتا ہے شروع ہوتے ہین اور جمعرات کے روز کہولی جاتے ہین

ذکر ہے اون امتون کا جنہون نے دین نصارا ے کا قول کیا

بیان کرشٹانون کا۔

واضح ہو کہ رومی بھی تمام نصارا سے ہین ابو عیسے کہتا ہے کہ یہہ لوگ موحد تھے
اور عظمت شان سلاطین اور وسیع ہونے اونکے شہرون کے اولاد عیص ابن
اسحاق ابن ابراہیم خلیل علیہ السلام سے ہین یہہ لوگ بعد گذرنے تین سو چھتر
برس موسوی کے ظاہر ہوکر بلاد روم مین جا بسے تھے وہی لوگ رومی کہلاتے
ہین ابن سعید مغربی اپنی کتاب مین کہتا ہے کہ رومی بنی الاصفر بھی مشہور ہین
اسکا سبب یہہ ہے کہ اصفر بھی نام ہے روم ابن عیص ابن اسحاق کا بموجب
ایک قول کے کتاب کامل وغیرہ مین لکھا ہے کہ رومی لوگ اول زمانے مین
دین صابیہ رکھتے تھے اور اون بتون کے جنکے نام ستارون پر ہوا کرتے تھے
پوجا کیا کرتے تھے ایک مدت تک وہان کے بادشاہ و رعیت بت پرست رہے
یہانتک کہ قسطنطین جب بادشاہ ہوا تو اسنے مذہب نصارا کا اختیار کرکے ساری
رعیت کو کرشٹان بنا دیا — اور انہین نصارا سے کے مذہب مین ملک ارمن
بھی ہے جنکے شہر ارمینیہ مشہور ہین اونکی دار السلطنت شہر خلاط ہے جب مسلمان
اس شہر پر غالب آگئے تھے اوسوقت سب ارمنی بطور رعیت رہتے تھے
لیکن یہہ ارمنی لوگ پہاڑ کی گھاٹیون پر غالب ہوگئے وہ بادشاہ مسلمان جو
اس ملک پر غالب ہوگئے تھے دو تھے ایک کا نام طرسوس دوسرے کا نام
مصیصہ یہہ دونو شخص اون شہرون پر غالب ہوچکے ہین جو ابتک بلاد سلیس
مشہور ہین سلیس نام ہے ایک شہر کا جسمین ایک قلعہ بڑا مضبوط بنا ہوا ہے
اور وہ ہی شہر ہمارے زمانہ تک دار السلطنت ارمن کی مشہور رہا۔ ایک
قوم گرجی مشہور ہے ان لوگون کے شہر متصل بلاد خلاط کے واقع ہین خلیج
قسطنطنہ سے انکے شہر شروع ہوئے ہین اور شمال کی جانب کو پھیلتے ہوئے
چلے گئے ہین یہہ شہر تمام کوہستانی ہے گرجی لوگ بہت ہین لیکن سبکے سب

بیان کرشٹانون کا

۲۲۴ مذہب نصارائے کا رکھتے ہین اور ان لوگون کے ملک مین قلعہ مضبوط اور شہر بڑے بڑے ہین ہمارے زمانہ مین قوم تُرک سے انکی صلح ہوگئی ہے اور سلطنت انکی خاندانی موروثی ہے یعنے جس خاندان سے سلطنت شروع ہوئی ہے اوسی کی اولاد مین سے خواہ عورت خواہ مرد تخت پر بیٹھتا ہے — ایک قوم نصارائے کی جرگس ہے یہہ سمندر بنطش کے شرق کیطرف رہتی ہین یہہ لوگ بہت عیش پسند ہین اور بڑے چین سے گذران کرتے ہین اور سب مسیحی ہین — ایک قوم روس بھی ہے انکے شہر شمال کی جانب بحر بنطش پر واقع ہین یہہ لوگ یافث ابن نوح کی اولاد سے ہین اور سب دین نصارائے کا رکھتے ہین — ایک قوم بلغار ہے یہہ لوگ جس شہر مین رہتے تھے اوس شہر کا نام چونکہ بلغار تھا اسواسطے انکو بھی اوس شہر کیطرف منسوب کرکے بلغار کہنے لگے بلاد انکے بحر بنطش کی شرق کیطرف واقع ہین اکثر تو انمین نصارائے ہین مگر تھوڑے سے مسلمان بھی ہوگئے ہین — ایک ملک ہے الیان اس ملک کو نصارا کی کہان کہنا چاہئے جانب غربی قسطنطنیہ شمال تک انکے شہر واقع ہین اور انکے بادشاہ کے پاس لشکر بھی بہت ہے ایک دفعہ اس ملک کا بادشاہ صلاح الدین ابن ایوب پر ایک لاکھہ جوان تنومند لیکر چڑھ آیا تھا لیکن اتفاق سے وہ بادشاہ ہلاک ہوا اور لشکر اوسکا راہ مین ویران ہوگیا ملک شام تک بھی پہنچنے نہ پایا انشاء اللہ تعالے ہم بھی اسکا ذکر درمیان اخبار صلاح الدین کے بیان کرین گے — ایک قوم ہے برجان یہہ لوگ بڑی کثرت سے ہین اور خصلت انکی بہت بری یعنے سرکش اور مغرور ہین مذہب انکا نصارائے کا ہے تثلیث کے معتقد ہین اور شہر اونکے شمال کی جانب واقع ہین اخبار اونکے ہمارے ملک سے بُعد مساکن اور خصایل ذمیمہ اونکی کے کہ لوگون کو مار ڈالتے ہین نہین بھیجتے — ایک ملک ہے

بیان کرشٹانون کا

۲۲۵ ملک ہے فرنچ وہان بہت لوگ رہتے ہین اوسکو ملک فرانس بھی کہتے ہین یہہ
ملک جزیرہ اندلس کی شمال کی طرف واقع ہے اسکے بادشاہ کو فرانسیس کہتے
ہین اصل ملک کا بادشاہ ایک دفعہ مصر پر چڑھ آیا تہا اور اوسنے دمیاط کو پکڑ کر
قید کر لیا تہا مسلمانون نے یہہ چالاکی کی کہ اسکو بھی گرفتار کیا اور دمیاط کو اسکی
قید سے چھڑا کر اور احسان اوسپر رکھہ کے اوسکو بھی چھوڑ دیا یہہ واردات بعد مرنے
ملک صالح ایوب ابن الملک الکامل محمد ابن ابی بکر ابن ایوب کے ہوئی تہی چنانچہ
ہم بھی اسکا حال انشاء اللہ تعالے در بیان سن چھہ سو اٹہالیس ہجری کے
لکھینگے اور جزیرہ اندلس پر بھی فرانسیس غالب ہین ان لوگون کے دریا روم
مین کئی جزیرہ مشہور ہین مثل صقلیہ اور قبرس اور اقریطش وغیرہ کے اور ادنین
نصارا ے مین سے ایک قوم ہے جنوبیہ یہہ لوگ شہر جنوہ کیطرف منسوب ہین
جو کہ ایک بڑا شہر قسطنطنیہ کے غرب کے طرف دریا روم پر واقع ہے —
اور اون نصارا ے مین سے ایک قوم ہے بادقیہ یہہ قوم بسبب اپنی شہرت
کے محتاج بیان کی نہین انکے شہر کا نام بندقیہ ہے یہہ شہر اوپر اوس خلیج کے
جو سمندر سے نکل کر سات میل شمال اور غرب کی طرف بہتی ہے واقع ہے
اور انکے شہر ہین اور جنوہ مین فاصلہ آٹہہ دن کی سیر کا ہے اور دریا ے
انکا شہر دو مہینے کی راہ سے کچہہ زیادہ فاصلہ پر ہے کیونکہ یہہ لوگ دریا کی
گہاٹی سے نکل کر جسکے کنارے پر بندقیہ سات میل پر واقع ہے طرف بحر روم کی
مشرق کو ہوکے جاتے ہین پہر وہان سے مغرب کی راہ ہو کر جنوہ کو پہنچے ہین
اور شہر رومیہ بڑا شہر ہے جنوہ اور بندقیہ کے غرب کی طرف واقع ہے اور
اسی شہر مین انکا بادشاہ بہی رہتا ہے اوس دار السلطنت کا نام البابہ بہی
کہتے ہین یہہ دار السلطنت اندلس سے ایک کوس کے فاصلہ پر شرق کی جانب

ہندوستان کے آدمیون کا بیان

۲۲۶ واقع ہے — ایک قوم نصارا سے کی جا لقہ مشہور ہے یہہ فرانسیس لوگون سے بہت
سخت اور بے حیا ہین اکثر انمین سے جاہل اور ظالم ہوتے ہین اور آراستگی انکی
یہہ ہے کہ کپڑے اپنے کبھی نہین دہوتے یہانتک کہ میلے ہوکر سڑ اور گل کر اڑ جاتے
ہین اور ایک دوسرے کے گہر مین بدون اجازت گہس جاتے ہین حقیقت مین
یہہ لوگ مثل بہایم کے ہین انکے بہی شمالی جانب اندلس کے جانب بہت شہر واقع
ہین — ایک قوم نصارا سے کی باشندہی اسی قوم کے آدمی درمیان ایلان
اور بلاد فرانس کے بہت پائے جاتے ہین انکا بادشاہ اور اکثر اوسکی رعیت
نصارا سے ہے مگر اونمین کچہہ مسلمان بہی ہین مگر بدخلق پرلے درجہ کے

ذکر ہے ہندوستان کے لوگون کا

واضح ہو کہ ہندوستان مین بہت فرقہ ہین شہرستانی کہتا ہے کہ ہندوستان مین
ایک فرقہ کا نام باسویہ ہے یہہ لوگ گمان کرتے ہین کہ ہمارے درمیان ایک رسول
فرشتہ خو روحانی خصلت بصورت بشر نازل ہوا تہا اوسنے ہمکو آگ کی پوجا سکہائی
اور حکم دیا کہ اس طور سے بڑا رتبہ تم حاصل کرو خوشبوئی چڑہاؤ مینڈہے قربانی کو
آگ کے سامنے نذر لاؤ مگر اوس رسول نے ان لوگون کو منع کیا کہ خون نکرد
اور کوئی قربانی سوائے آگ کے نہ ہو اور یہہ حال انکے واسطے مقرر کیا کہ
ایک بدہی دہاگی کے دہنے مونڈہے سے باین بغل کے نیچی کو باندہا کرو اسکو
فارسی مین زنار اور ہند مین جنیو کہتے ہین اور اوس رسول نے اون لوگون کے
واسطے زنا کرنا مباح کیا اور یہہ حکم دیا کہ گاو بیل کی بڑی تعظیم کرو جہان اوسکو
دیکہو وہان سیس نواؤ اور اپنے رام کے سامنے جب تو بہ کرو تب گائے کو

ہندوستان کے آدمیون کا بیان

کو چھوڑ اور گرگراوے — شہرستانی کہتا ہے کہ ایک فرقہ ہندوستان مین بہودیہ
ہے انکے مذہب مین یہہ حکم ہے کہ کسی شئی کو برا نہ جانو کیونکہ جتنے چیزین دکہلای
دیتے ہین سب اوس خالق کی بنائی ہوئی ہین یہہ لوگ اپنے گلیمن ہڈیون آدمیون
کی ڈالتے ہین اور اپنے بدنون اور سرون پر راکہہ ملتے ہین اور جانورونکو مارنا
اور نکاح کرنا اور مال جمع کرنا حرام جانتے ہین — اور ہندوستان مین شمس پرست
اور چاند پرست اور بت پرست بہی ہین لیکن بت پرست زیادہ ہین اونکے بت
چندطرح کے ہین ہرایک قوم کا بت علیحدہ ہے اور شکلین بہی اون بتون کی ایسی
نہین ملتین مثلا بعضے بت کے بہت سے ہاتہہ ہین کسی بت کی شکل عورت کیسی ہے
اور ساتہہ اوسکے سانپ ہین ایسی ایسی صورتین بنا کر پوجتے ہین — اور بعضے لوگ
ہندوستان مین پانی کو پوجتے ہین اونکو جلبکنی کہتے ہین یہہ لوگ گمان کرتے ہین کہ
پانی بادشاہ ہے اور وہی اصل ہر شئی کی ہے جب پانی کو پوجنے جاتے ہین اونکا
یہہ دستور ہی کہ کپڑے اوتار کے دہوتی باندہ کے ستر چہپا کر پانی مین گہس کر بیٹہ
مین کہڑے ہوتے ہین بعضے دو ساعت بعض زیادہ اور موافق اپنے حوصلہ کے پہول
بہی اپنے ہمراہ لیجاتے ہین اون پہولون کو ریزہ ریزہ کرکے اوس پانی مین بکہیر
دیتے ہین اور مالا جپتے جاتے ہین اور مونہہ سے کچہہ پڑہتے ہین جب باہر آنے
چلنے لگتے ہین تب پانی ہاتہہ سے ہلاتے ہین اور کچہہ تہوڑا سا پانی لیکر سر پر ڈالتے
ہین پہر سیس نوا کر چل دیتے ہین — ایک فرقہ ہندوستان مین آتش پرست ہے
جنکو اگوشری کہتے ہین اونکے پوجا کی یہہ صورت ہے کہ اپنے اپنے گہر مین دو کہونٹی
انگیٹہان کہود کر آگ بہڑکاتے ہین اور جو طعام لذیذ یا شراب لطیف یا اچہا
کپڑا یا خوشبودار شئی مثل عطر وغیرہ کے یا جو ہر نفیس جو اونکو دستیاب ہوتا ہے
اوسکو آگ کی نذر کرتے ہین اوسمین ڈالکر ثواب حاصل کرتے ہین مگر جانا

ہندوستان کے آدمیون کا بیان

۲۲۹ ڈالنا حرام جانتے ہین بخلاف اور فرقہ کے کہ وہ آگ مین جلنے کو بہی ثواب سمجھتے ہین — ایک فرقہ ہے برہمنو نکا انکو بدیارتی کہتے ہین یہہ لوگ علم نجوم اور فن ہیئت سے بہی موافقیت اپنے طور کی رکہتے ہین مگر اونکے نجوم تمام اہل عجم اور رومیون کے خلاف ہین کیونکہ اکثر احکام انکے اتصالات ثوابت پر مقرر ہین اور ماسوا راونکے جو اور اہل عجم نجومی ہوتے ہین اونکے احکامات سبعہ سیارہ کی گردش وغیرہ پر موقوف ہوتے ہین اسلئے انمین اور اونمین زمین آسمان کا فرق ہے بدیارتی انکو اسواسطے کہتے ہین کہ بدیا یعنی علم و یہہ لوگ بہت دوست رکہتے ہین اور بڑا سوچ بچار کرتے رہتے ہین انکا قول ہے کہ فکر درمیان محسوس اور معقول کے واسطہ ہے اور یہہ لوگ بہت کوشش کرکے اپنے تمام فکر کو محسوس سے بہڑاکر عالم غیب کی طرف رجوع کرتے ہین چنانچہ اکثر عالم غیب دان ہوجاتے ہین اور انکے اوہام مین یہہ تاثیر ہوجاتی ہے کہ ایک زندہ شئی پر وہم ڈالکر مار ڈالتے ہین یہہ رتبہ ان لوگون کو بعد کوشش بلیغہ اور محنت شاقہ کے نصیب ہوتا ہے کہتے ہین کہ لوگون سے ملنا چہوڑ دیتے ہین آنکہین مدت تک بند رکہتے ہین برہمن لوگ کسی نبی کے قایل نہین اس مقام پر جو وہ شبہ کرتے ہین کتاب ملل و النحل مین مفصل لکہا ہوا ہے حاجت بیان کی نہین — ابن سعید مغربی اپنی کتاب مین مسعودی سے نقل کرتا ہے کہ ہندو اسطرح کے بے شرم ہین کہ گو رمانے اونکے نزدیک کچہہ پردا نہین بہ نسبت کہانسنے کے اور ڈکار لینا بڑا معیوب جانتے ہین پادنے سے اور یہہ بہی اوسنے نقل کیا ہے کہ ہندو لوگ اپنی جان کا ہلاک کرنا اور آگ مین جلنا بہت ثواب سمجھتے ہین جب انکا ارادہ جلنے کا ہوتا ہے بادشاہ کے دربار مین حاضر ہوکر اجازت لیتے ہین جب اوسکو اجازت ہوجاتی ہے تب اوسکو

ہندوستان کی آدمیونکا بیان

۲۲۹ اوسکو ریشمی منقش کپڑے اچھے اچھے پہنا کر اوسکے سر پر ایک جواہر نگار تاج رکھہ کر ڈھول
اور طاشہ و مرفہ آگے آگے بجاتے ہوئے لیجاتے ہین اور تمام شہر کے بازارون
مین گشت کرکے معہ اپنے اقربا کے اوس مقام پر جہان اوسکے جلانے کیواسطے
آگ جلا رکھتے ہین پہنچتا ہے تب ایک خنجر اپنے ہاتہہ مین لیکر پیٹ چاک کرکے
آگ مین گر پڑتا ہے راوی مذکور کہتا ہے کہ ان لوگونمین زنا مباح ہے اور
یہہ لوگ نہر گنگا کی بہی بڑی تعظیم کرتے ہین یہہ ایک بڑی نہر جاری ہے حدود
ہندوستان مین جانب شرق سے غرب کو اسکا پانی بہت تیز چلتا ہے ہندو
لوگ بہت خواہش اور خوشی سے اپنی جان اسمین غرق کرکے کہوتے ہین بعضے
اوسکے کنارے ہی پر اپنی جان کہو دیتے ہین اور اس نہر کے پانی کی ایسی عزت
کرتے ہین جیسے آب زمزم کی مسلمان لوگ عزت کرکے بطور تبرک تحفون کے
طور پر آپسمین دین کرتے ہین — پوشیدہ نرہے کہ ہندوستانمین کئی مملکت
ہین ایک مملکت عظیم کا نام مونگیر ہے اور یہہ دریاے اللاّن کے یہہ مملکت دریاے
اللاّن پر جسکی اور پر سندہ بہی ہے واقع ہے یہہ دریا ایسا عمیق ہے کہ اوسکا
گہراؤ دریافت نہین ہوتا یہہ اول ہے دریاہے اون دریاؤن ہند سے جو غرب
کی طرف واقع ہین اور یہہ مملکت مسلمانونکی شہرونکی بہت نزدیک ہے چنانچہ
محمود ابن سبکتگین نے کئی بار ان ملکونمین لڑائی کرکے کئی شہر فتح کئے تہے
اس مملکت کا بڑا شہر لہاوڑ ہے وہ اور پر دو کناروں ایک نہر عظیم کے واقع
ہے مثل بغداد کے راوی کہتا ہے کہ مملکت مونگیر کی قریب ہے مملکت قنوج
واقع ہے یہہ مملکت کوہستانی دریا سے فاصلہ پر ہے جو شخص اس مملکت کا
بادشاہ ہوتا تہا اوسکو نودہ کہا کرتے تہے یہان کے باشندون کے پاس
جند بت ہین بطور وراثت کے انکی پوجا کرتے چلے آتے ہین اور یہہ گمان

ذکر ہے باشندگان سندہ کا

۲۳ کرتے ہین کہ دو لاکھہ برسکا عرصہ گذرا جیسے یہہ بت ہمارے بزرگون کے وقت سے
اتبک موجود ہین اس مملکت کے پاس ہی ایک مملکت قمار ہی یہہ وہ مملکت ہے
جسکی طرف عود قماری منسوب ہے یہہ دریا رکے اوپر واقع ہے یہان کے
باشندے زنا کرنا حرام جانتے ہین ابن سعید نے مسعودی سے روایت کی ہے
کہ اس مملکت کے بادشاہ کا نام رسم تہا اوسی بادشاہ جزیرونکا جسکو مہاراج
کہتے تہے دریا رکیطرف سے آکے لڑا کرتا تہا — اور ممالک ہند کے اخیر مین
شرق کی جانب ایک مملکت ہے نبارس یہہ قریب بلاد چین کے ہے یہہ
بڑی مملکت ہے عرض اسکا دس دن کے منزل کا ہے اور بحر ہند جزیرہ جنکو جزایر
غرب الہند کہتے ہین یہہ بیشمار ہین اور اونکے بادشاہ بہی انمین ہین اکثر مصنفین نے
ان جزیرونکا احوال لکہا ہے ہمنے بسبب اختصار کے چہوڑ دیا

ذکر ہے باشندگان سندہ کا

مخفی نرہے کہ مملکت سندہ غرب الہند کہلاتی ہے اس مملکت کے بلاد دو قسم پر ہین
ایک قسم سمندر کیطرف واقع ہے ان بلاد کو اللان کہتے ہین اون شہرون مین
بڑے شہر ملتان — اور منصورہ — اور دیبل مشہور ہین اس حصہ پر مسلمان
لوگ غالب ہین — اور قسم ثانی جنگل کیطرف پہاڑ کی جانب واقع ہے —
اس حصہ کے شہر بہت تنگ اونکی راہین مشکل گذار ہین ان بلاد کا نام بلاد کشمیر ہے
— ان شہرون پر کفار مسلط ہین اور وہان کے باشندے بتون کی پرستش
مثل ہنود کے کرتے ہین اور جو بادشاہ ملک سندہ کا ہوا کرتا تہا اوسکو
رتبیل کہا کرتے تہے

بیان سودان کا

بیان سودان کے لوگونکا یہہ لوگ حام کی اولاد مین ہین

ابن سعید کہتا ہے کہ سودان کے مذہب مختلف ہین — بعضے اونمین مجوسی ہین اور بعضے سانپون کو پوجتے ہین — بعضے بتون کی پرستش کرتے ہین — جالینوس کہتا ہے کہ ان لوگونمین دس عادتین پائی جاتی ہین — ایک یہہ بالون کا سیاہ ہونا سبک سونا ڈاڑہی کا — اور پتلے ناک کے ان لوگون کے پہولے ہوئے ہوتے ہین اور ہونٹ موٹے اور دانت باریک تیز ہوتے ہین — چمڑے مین سے بدبو آیا کرتی ہی — رنگ سیاہ ہوتا ہے — ہاتھ اور پیر پہٹے ہوتے ہین ٹوگڑا نکا بڑا ہوتا ہے — عیش طرب مین بہت رہتے ہین — بڑا ملک اونکا حبش ہے اس مملکت کے شہر سامنے حجاز کے واقع ہین درمیان حجاز اور حبش کے دریا واقع ہے یہہ شہر بہت بڑے چوڑے ہین — نوبہ کے خوب شرق کو واقع ہین یہہ وہ لوگ ہین جو قبل اسلام کے یمن پر بادشاہت کرچکے ہین جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے بعد ذکر ملوک یمن کے اور خوجے حبشہ کے تمام جہان مین قدر پاتے ہین درمیان اور خوجون کے — اس حبشہ کے خوب کیطرف پاس ہے اور سکے زیلع واقع ہے اس جاے دین اسلام غالب ہے — اور سودان ہی کے لوگون مین سے ملک نوبہ ہے یہہ لوگ حبشہ کے قریب ہی رہتے ہین شمال اور غرب کی طرف کو اور نوبہ درمیان جنوب حدود مصر کے واقع ہے بہت دفع لشکر مصر نے ان لوگون سے لڑائی کی ہے — کہتے ہین کہ لقمان حکیم جو حضرت داود علیہ السلام کے پاس تہا وہ بہی نوبہ ہے پیدا ہوا تہا — انہین لوگونمین سے ذوالنون مصری ہین — اور بلال بن حمامہ ہین — اونہین لوگونمین سے ایک قوم ہے

بیان سودان کا

۲۳۲ بجا یہہ قوم بہت سخت اور مضبوط اور سیاہ اور ننگے ہوتے ہین تون کی پوجا کرتے ہین — مگر انکے ملک مین امن ہے اور اچھی طرح پر رہتے ہین سودا گرون سے اچھی موافقت رکھتے ہین ان کے شہرونمین سونا بہت ہوتا ہے یہہ لوگ حبشہ کے اوپر کی جانب جنوب کی طرف کو رود نیل پر رہتے ہین — اونہین کے قوم مین سے دمادم ایک قوم ہے انکے شہر بھی رود نیل پر واقع ہین زنگیون کے شہرون کے اوپر کی جانب کو — یہہ قوم دمادم تتر السودان کہلاتے ہین کیونکہ یہہ لوگ وہان سے نکل کر سودان سے لڑا کرتے ہین جیسا کہ مسلمانون سے بھی اونکی لڑائی ہوچکی ہے مگر مذہب مین بالکل مہمل ہین کیونکہ بت پرست اور اوضاع مختلفہ کے بت رکھتے ہین — انکے ملک مین ایک قسم کا جانور ہوتا ہے جسکو شترگاو پلنگ کہتے ہین — اور اونکی زمین مین کو رود نیل مصر تک بہتی ہے — انہین لوگون مین زنگی ایک قوم ہے یہہ بہت سیاہ کمال ہوتے ہین اور جب کبھی لڑائی کو نکلتے ہین تو ہاتھیون پر سوار ہوکر جنگ کرتے ہین اور تون کی پوجا کیا کرتے ہین مگر ڈرپوک بہت اور دل کے سخت ہوتے ہین ان کے شہرونمین پہاڑ کے پاس سے رود نیل منقسم ہوتی ہے — ایک قوم انہین کے لوگون مین ہے اوسکو مگردر کہتے ہین یہہ رود نیل کی غرب کے جانب رہتے ہین اور بلاد اونکے درمیان غرب اور جنوب کے واقع ہین انکے شہرونمین سونے کی کہان ہوتی ہے مگر سب لوگ کافر ہین — بعضے مسلمان بھی ہین — ایک قوم ہے مسمی کانم اکثر اس قوم مین مسلمان ہین رود نیل پر رہتے ہین مگر امام مالکؒ کا مذہب برتتے ہین — اور شہر غانہ بڑا شہر ہے بلاد سودان مین یہہ نہایت جنوب و غرب کی جانب واقع ہے مسافر لوگ تجار سجلماسہ سے غانہ کو جاتے ہین اور سجلماسہ ایک شہر ہے نہایت غرب مین سمندر سے دور ہے اور سجلماسہ سے غانہ تک بارہ دن کی راہ تک پانی میسّر

بیان ہے چین کے لوگون کا

میسر نہین آتا سو داگر لوگ ہنجیر اور نمک اور تیل اور پارچہ وہان لیجاتے ہین ۲۳۳
اور سونا وہان سے بہر لاتے ہین

بیان ہے چین کے لوگون کا

واضح ہو کہ بلاد چین بڑے لمبے چوڑے ہین طول اونکا مشرق سے مغرب
تک دو مہینے کی راہ سے زیادہ ہے اور عرض دریاے چین جو جنوب مین
ہے دیوار یاجوج ماجوج تک جو شمال مین ہے واقع ہے — اور یہہ بھی
کہتے ہین کہ عرض اس اقلیم کا طول سے زیادہ ہے بہرکیف اس عرض مین
سات اقلیم ہین — اور باشندے وہان کے صاحب سیاست اور عادل
اور عقلمند صناعات مین مگر قد اونکے چھوٹے اور سر بڑے ہوتے ہین مذہب
اونکے مختلف ہین بعضے مجوسی یعنے بت پرست بعضے آگ پرست کہتے ہین
کہ اس ولایت کا بڑا شہر جمدان ہے اوسکو چیرکر ایک نہر عظیم نکلی ہے اہل
چین تمام خلق اللہ سے تصویر نبانی اور نقش ونگار مین فوقیت رکھتے ہین
اگر چین کا ایک باشندہ اپنے ناتہہ تصویر ایک نکالدے پھر ویسی کبھی
نہین نکلتی — ایک چین اقصے ہے جسکو چین ماچین کہتے ہین اسکے بہت
آبادی ہے شرق کی جانب سے پرے اوسکے سوا بحر محیط کے کچھہ نہین
شہر اسکا سیلی مشہور ہے خبرین اونکی ہمکو نہین ملتی اسواسطے اتنا ہی لکھا گیا

ذکر ہے بربر کا

ذکر ہے بربر کا

۲۳۴ واضح ہو کہ بربری لوگون کے نسل مین اختلاف ہے کہا گیا ہے کہ وہ لوگ فارق
ابن بصیر بن حام کی اولاد ہین — مگر بربری لوگ یہہ تصور کرتے ہین کہ ہم قیس غیلان
کی اولاد مین ہین — اور ایک قوم صنہاجہ بربر کی یہہ خیال کرتے ہین کہ افریقیس بن
صیفی الحمیری کی اولاد مین ہین — اور قوم زناتہ اونمین کی خیال کرتی ہے کہ ہم
نحم کی اولاد سے ہین — صحیح یہہ ہے کہ یہہ لوگ کنعان کی اولاد مین ہین جیسا کہ
مین پہلے بیان کرچکا ہون اصل حقیقت یہہ ہے کہ جبکہ بادشاہ جالوت مارا گیا تب
اولاد کنعان کی الگ الگ ہوکر متفرق ہوگئی اونمین سے ایک کردہ بلاد مغرب کیطرف
جا بسی تہے وہ لوگ بربری کہلاتے ہین — قبایل بربر بہت ہین — ایک
قوم ہے اوسکو کتامہ کہتے ہین انکے شہر درمیان پہاڑون کے غرب اوسط مین واقع
ہین — کتامہ وہ لوگ ہین جنہون نے دولت سعیدیون کی قایم رکہی ابی عبداللہ
شیعہ کی جانب ہوکر — ایک قوم اونمین صنہاجہ ہے اسی قوم مین سے افریقہ
کے بادشاہ ہوتے آئے ہین یہہ لوگ اولاد بلکین ابن زیری کے ہین — ایک قوم
اونکی زناتہ ہے اس قوم مین سے بادشاہان فارس اور تلمسان اور سجلماسہ ہوئے
ہین انکی دانائی اور شجاعت مشہور ہے — ایک قوم مصامدہ ہے انکے رہنے
کے مقام درمیان پہاڑون کے واقع ہین یہہ لوگ وہ ہین جنہون نے مہدی بن تومرت
کی مدت اور کمک دی تہی — اور انکی تایید سے عبدالمومن اور اوسکے اولاد
نے بلاد مغرب کی بادشاہت کی — ایک قبیلہ اس قوم مصامدہ مین سے علیحدہ
ہوگیا ہے اوسکو ہنتاتہ کہتے ہین اس قبیلہ کے آدمی افریقہ اور عرب اوسط
مین بادشاہ ہوئے ہین جیسا کہ ابوذکریا یحیٰی بن عبدالواحد بن ابی حفص —
پہر اوسکا بیٹا ابی عبداللہ محمد بن یحیٰی بادشاہ ہوا یہی حال چھ سو بادن برس
تک رہا انشاءاللہ اسکا ذکر کرونگا — ایک قوم بربر کی برغواطہ ہے انکے

ذکر ہے اُمّت عاد کا

انکے مقام بود باش کے تا مسنا اور جہات سلا دریا محیط پر ہین بر بر مثل عرب کے لوگون کے ہین درمیان سکونت جنگلون کے اور انکی زبان عربی سے نہین ملتی — ابن سعید کہتا ہے کہ زبان اونکی رجوع کرتی ہے ایک اصول کے طرف مگر فروعات اوسکی بہت مختلف ہین بدون ترجمہ کے سمجھنے مین نہین آتی

ذکر ہے اُمّت عاد کا

یہہ لوگ اولاد عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح کے ہین قوم عاد کی بڑی بڑی جسد تھے اور متکبر بھی پرلے درجہ کے — جبکہ زبانین متفرق ہوگئین تب عاد حضرموت مین آرہا تھا — اسکی اولاد جب بہت گنہ کار ہوگئی تب خدا تعالے نے حضرت ہود ع کو نبی بناکر اونکے پاس روانہ فرمایا جیسا کہ اول ذکر آچکا ہے فصل اول مین اونہون نے اوسکو نہ مانا یہہ لوگ بہت قوی اور طاقت ور تھے اور اون لوگون نے زمانہ مین بڑے بڑے آثار اور مکانات عظیم بناکر چھوڑے ہین چنانچہ حضرت ہود ع نے اونکو کہا تھا کہ تم بناتی ہو ہر جاے مین ایک نشانی عبث اور کارخانہ جو بنالی ہو اس امید پر کہ ہمیشہ جیتے رہوگے اور جب تم طاقت دری کرتے ہو تو مانند طاقت دری ظالمون کی — بلاد عاد کا نام احقاف بھی کہتے ہین یہہ شہر بلاد یمن اور بلاد عمان کے متصل واقع ہین بادشاہ بھی عاد کی اولاد مین ہوئے ہین اول بادشاہ جو اونمین سے ہوا ہے اوسکا نام شدّاد بن عاد ہے — پھر اوسکی اولاد مین سے بہت لوگ بادشاہ ہوئے عاد کے حال مین بہت اختلاف ہے اور جسنے جو ذکر کیا ہے وہ بے ٹھکانے ہے اس لئے ہم بھی اور زیادہ کچھہ نہین لکھتے

ذکر ہے عمالقہ کا

یہہ لوگ عملیق بن لاوذ بن سام کی اولاد مین سے ہین — جبکہ زبانین لوگون کی متفرق ہوگئین تہین اوسوقت عمالقہ صنعا یمن مین آرہے تہے — پہر حرم کو چلے گئے اور جسنے انسے لڑائی کی اوسکو انہون نے مار ڈالا — اس قوم عمالقہ مین سے ایک گروہ شام کے ملک مین رہتا تہا جسکو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بعد اونکے حضرت یوشع ع نے لڑکر فنا کردیا اس قوم مین مصر کے بادشاہ بہی ہوئے ہین ایک بادشاہ انمین سے یثرب اور خیبر اور ان نواحی کا بہی بادشاہ ہوگذرا ہے صاحب الاغانی کہتا ہے کہ یہودیون کے خیبر وغیرہ مین رہنے کا سبب یہہ تہا کہ موسیٰ ع نے ایک لشکر عمالقہ سے لڑنے کے لئے بہیجا تہا وہ لوگ خیبر اور یثرب وغیرہ حجاز مین رہا کرتے تہے اور حضرت موسےٰ ع نے اون سے یہہ کہدیا تہا کہ سبکو مار ڈالنا ایک شخص بہی اونمین کا زندہ نرکہنا — جب وہ لشکر عمالقہ پر چڑہ کر آیا سبکو مار کر نیست و نابود کردیا مگر ایک لڑکا بادشاہ کا بچیا زندہ رہا جب بنی اسرائیل مراجعت کرکے اپنے ملک کو گئے تب یہودیون نے اونکو کہا کہ تم لوگ گناہگار ہو ہم تمکو اپنی شہر مین نہ آنے دینگے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہوگیا تہا اونہون نے کہا کہ تم نے کیا گناہ کیا اونہون نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہہ حکم تہا کہ ایک کو بہی زندہ نہ چہوڑنا تمنے بادشاہ کے بچے کو کیون نہ مارا — اونہون نے جواب دیا کہ اگر تم ہمارے رہنے سے ناراض ہو ہم اونہین شہرونمین جنکو ہمنے فتح کیا ہے جا بستے ہین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ بنی اسرائیل یثرب اور خیبر وغیرہ بلاد حجاز مین آبسے اور ہمیشہ چین سے رہا کئے اوسوقت تک کہ اوس دور

ذکر ہے عرب کے لوگون کا

قبیلہ اوس اور خزرج اونکے پاس آیا جبکہ وہ لوگ متفرق ہوگئے تھے مین سے سبب سیل العرم
کے — بعضے یہہ کہتے ہین کہ بخت نصر نے بیت المقدس جب ویران کیا اور
یہودیون کو نکالدیا تب سے یہودی اس ملک مین آبسے تہے

ذکر ہے عرب کے لوگونکا جو قبل اسلام کے تہے

شہرستانی ملل اور نحل مین کہتا ہے کہ عرب زمانہ جاہلیت مین کئی قسم پر تہے
— ایک قسم خدا تعالے کا بالکل انکار کرتے تہے اور اونکا یہہ مقولہ تہا
کہ ہر ایک شئی اپنی طبیعت سے زندہ ہوجاتی ہے اور زہر مار ڈالتا ہے اور
پھر ہرگز زندہ نہ ہونگی جیسا کہ قرآن شریف مین بہی ان لوگون کی خدا تعالے
نے خبر دی ہے — ترجمہ اوس آیت کا یہہ ہے — کہتے تہے وہ کافر کہ
ہماری زندگی دنیا ہی کی ہے آپہی ہم مرتے ہین اور آپ ہی زندہ ہوجاتے ہین
نہین مارتا ہمکو مگر زمانہ — اور ایک قسم کے کافر خالق کا اقرار کرتے تہے
مگر پھر زندہ ہونے کا انکار کرتے تہے — انکی بہی قرآن مین مضمون خبر آئی
ہے — کہ اقرار کیا انہون نے پیدائش اول کا اور شبہہ مین ہین نئی پیدائش
سے یعنے پھر کر زندہ ہونیکا اقرار نہین کرتے — اور ایک قسم کے کافر بتون کو
پوجتے تہے اور ہر ایک بت ہر ایک قبیلہ کے ساتہہ مختص تہا — مین تفصیل
— ود ایک بت تہا قبیلہ کلب کا اسکو پوجتے تہے یہہ بت دومۃ الجندل مین ایک قلعہ
مسمی دومۃ الجندل مین رکہا رہتا تہا — اور سواع ایک بت تہا قبیلہ
ہذیل کا — اور یغوث کو مذحج قبیلہ پوجتا تہا اور قبایل یمن کے بہی اسکے
پرستش کیا کرتے تہے — اور نسر نام ایک بت کا تہا اسکو قبیلہ ذی الکلاع

۲۳۸ ارض حمیر مین پرستش کرتے تہے — اور یعوق کو ہمدان مین اور لات کو ثقیف
درمیان طایف کے — اور عزّیٰ کو قریش اور بنی کنانہ اور منات کو بنی ہذیل
اور خزاعہ پوجا کرتے تہے — اور ہبل سب بتون سے معظم اور بڑا بت تہا
یہہ بت کعبہ کے اوپر رکہا رہتا تہا — اور اساف اور نایلی یہہ دو بت صفا و مروہ
پر رہا کرتے تہے — بعضے لوگ اونمین کے میلان طبیعت یہودیون کی مذہب کی
طرف بہی رکہتے تہے — اور بعضے نصرانیت کی طرف کو ڈہلے ہوئے تہے —
بعضے صابئہ کے مذہب کیطرف تہے وہ لوگ انوار منازل اور ستارون اور
منجمین کا بہت اعتقاد رکہتے تہے — سب کام انکے انوار پر مقرر تہے حتی کہ
حرکت اور جنبش بہی نہ کرتے جبتک اوسکے موافق نور نہ پاتے — اور کہا
کرتے تہے کہ اسکے فلانی نور کے سبب ہمارے ملک مین مینہہ برسا — بعضے
انمین کے خرمشتون کو سجدہ کرتے تہے اور بعضے جنون کو پوجتے تہے — اور
علم اوس زمانہ مین یہہ پڑہے جاتے تہے — علم الانساب — علم الانوا
— علم التواریخ — تعبیر الرویا — حضرت ابابکر صدیق رض ان علوم مین
بڑے دست قدرت رکہتے تہے — اور بعضے باتین جو ایام جاہلیت مین کفار
کرتے تہے شریعت اسلام مین بہی وہ جایز ہین — چنانچہ وہ لوگ ماں اور
بیٹے سے نکاح کرتے تہے — اور دو بہنون کو جمع کرنا اون کے نزدیک
بہت برا تہا — اور جو شخص اپنے باپ کی جورو کو گہر مین ڈال لیتا اوسکو
برا جانتے تہے اوسکو ضیزن کہا کرتے تہے جسکے معنے ہندی مین مادر جورو ہین
اور خانہ کعبہ کا حج کیا کرتے تہے اور عمرہ اور احرام باندہتے اور طواف کرتے
اور دوڑتے اور جو جائے ٹہرنے کی ہے وہان ٹہرتے اور کنکریان پہینکتے اور
بعد تین سال کے ایک مہینہ بہر مراقبہ کرتے — اور غسل کی حاجت سے نہاتے

ذکر ہے تقسیم قبایل عرب کا

نہاتے — اور گلی کرتے — اور ناک پاک پانی سے کرتے اور سر پر پانی ۲۳۹
ڈالتے اور مسواک کرتے اور استنجا کرتے — اور ناخون لواتے اور بغل کے
بال لیتے — اور موی زار مونڈواتے اور ختنہ کرتے اور چور کا دہنا ہاتھہ
کاٹ ڈالتے یہی باتین شریعت اسلام مین بھی جاری رہین

ذکر ہے تقسیم قبایل عرب کا

واضح ہو کہ مورخین عرب نے عربی لوگون کی تین قسم کی ہین — قسم اول بایدہ
قسم ثانی عاربہ — قسم ثالث مستعربہ ہے
بایدہ اون عرب کو کہتے ہین جو سب سے اول تھے اون کے اخبار لوح نوشتے ہمارے
ہاتھہ نہین آئے بلکہ بسبب قدامت اور بعید ہونے عہد کے اونکی خبرین دستیاب
نہین ہوئین وہ عاد — اور ثمود — اور جرہم اولی ہین — زمانہ عاد کے
وقت مین یہہ لوگ تھے اخبار اور تواریخ اونکی بالکل جاتی رہی — مگر جرہم
ثانی قحطان کے اولاد سے ہین انہین لوگون مین اسمعیل ابن ابراہیم خلیل علیہ السلام
جارہا تھا ان عرب بایدہ کا حال کچھہ تھوڑا سا جو دستیاب ہوا ہے وہ اب
مین ذکر کرتا ہون — دوسری قسم عرب کی جنکو عرب العاربہ کہتے ہین یہہ وہ
عرب ہین جو یمن مین رہتے تھے اولاد قحطان سے — اور عرب مستعربہ یعنے
یعنے تیسری قسم عرب کی یہہ لوگ اسمعیل ابن ابراہیم کی اولاد مین ہین

بیان ہے اخبار عرب بایدہ کا

بیان ہے اخبار عرب بایدہ کا

۲۴۰ عرب بایدہ کے دو قبیلے ہین ایک کا نام طسم — دوسرا جدیس — یہہ دونو قبیلے درمیان جزیرہ یمامہ کے جو عرب کا ایک خطہ ہے رہا کرتے تہے مگر قبیلہ طسم کے لوگ بادشاہت کرتے تہے ایک زمانہ اسی چین سے رہے یہانتک کہ بہر اونکے ہاتہہ سے ریاست جاتی رہی ایک اور شخص ظالم اور گنہگار تسکبر بادشاہ ہوا اسنے یہہ قانون مقرر کیا کہ قبیلہ جدیس کے کوئی عورت باکرہ جب نکاح کرے تو وہ قبل صحبت کرنے اوسکے شوہر کے بادشاہ کے پاس حاضر ہو جب وہ اوسکو سرفراز کرلے تب وہ اپنے خاوند کے پاس جایا کرے — جب یہہ قانون قبیلہ جدیس پر جاری ہوگیا سبکو بُرا معلوم ہوا اور اوس بادشاہ کے مارنیکے فکر مین پڑے چنانچہ اونہون نے یہہ تدبیر کی کہ اپنی تلوارین ریتی مین چہپا کر ایک مکان مین بادشاہ کی دعوت اور مہانداری کی اور خوب کہانا پکایا جب بادشاہ معہ خواص حاضر ہوا تلوارین لیکر جُہک گئے سب ہمراہیان بادشاہ کو معہ اوس بادشاہ ظالم کے مار کر فی النار واسقر کیا — اور ایک شخص قبیلہ طسم کا بادشاہ ہوگیا — مگر ایک اور شخص قبیلہ طسم کا جسکو حسان بن اسعد کہتے ہین بادشاہ یمن کے خدمت مین بواسطے طلب نمک کے حاضر ہوا اور قبیلہ جدیس کا بہت شکوہ اور گلہ کیا بادشاہ یمن معہ لشکر اوس ملک پر چڑہ آیا اور سبکو ایسا مار کر فنا کیا کہ پہر قبیلہ جدیس اور طسم کا نام بہی نرہا

بیان ہے عرب عاربہ کا

یہہ لوگ قحطان ابن عابر ابن شالح بن ارفخشد بن سام بن نوح کی اولاد مین ہین مگر سبکے سب اولاد جرہم بن قحطان کے ہین انکے رہنے کے مقام حجاز مین

بیان عرب عاربہ کا

۲۴۱ حجاز مین تہے جبکہ ابراہیم خلیل ع نے اپنے بیٹے اسمعیل کو دریان مکہ کے ان لوگون کو
لا بسایا اوسوقت جرہم مکہ سے تہوڑی دور جا اوترے تہے — پہر اسمعیل سے ملے
اور اوسکا نکاح کر دیا اسمعیل سے جو اولاد پیدا ہوئی وہ عرب مستعربہ کہلائی
— کیونکہ اصل زبان اسمعیل کی عبرانی تہی اسیواسطے اسمعیل اور اوسکی اولاد کو
عرب مستعربہ کہنے لگے — ملوک جرہم کا تو ہم حال دریان چوتہی فصل کے ہمراہ
ذکر ملوک عرب کے کر چکے ہین — مگر اب عرب عاربہ کا ذکر کرتے ہین واضح ہو
کہ عرب عاربہ اولاد سبا کی ہین — اور نام سبا کا عبدالشمس تہا جبکہ اسنے بہت
لڑائیان کر کے سبایا یعنے قیدیون کو گرفتار کر لایا تب اسکا نام سبا رکہا گیا یہہ سبا
یشجب بن یعرب بن قحطان کا بیٹا ہے — اور اسکے کئی بیٹے تہے — ایک حمیر
— ایک کہلان — ایک عمرو — ایک اشعر تہا تمام عاملین اولاد سبا کے اور
قبایل عرب الیمن کے اور بادشاہان التبابعہ جنکو تبع کہتے ہین یہہ سب اولاد سبا
مذکور سے ہین — اور سب تبابعہ یمن اولاد حمیر ابن سبا کے ہین سوا رعمران اور
اوسکے بہائی فریقیا کی کیونکہ یہہ دونو عامر بن حارثہ بن امرء القیس بن ثعلبہ
بن مازن بن الازد کی اولاد مین ہین اور ازد اولاد کہلان بن سبا سے ہین مگر اسمین
اختلاف ہے اور تبابعہ کا بہی ہم حال دریان فصل رابع کے ہمراہ ملوک عرب کے
کر چکے ہین اسلئے اب اعادہ کچہہ ضرور نہین مگر بجائے ہم صرف عرب کے قبیلون کا
حال لکہتے ہین اور اون قبایل کا حال لکہنا منظور ہے جو سبا کی طرف منسوب ہین
اور کچہہ حال بنی حمیر بن سبا کا بہی لکہتے ہین

بیان ہے بنی حمیر ابن سبا کا

بیان ہمیر بن سبا کا

۲۴۱ معلوم رہے کہ اولاد حمیر سے تبابعہ ملوک یمن کے تھے جنکا حال چوتھی فصل مین بخوبی ہم ذکر کر چکے ہین — انہین لوگونمین قبیلہ قضاعہ ہے یہہ لوگ قضاعہ بن مالک بن سبا کی اولاد مین ہین — بعضے کہتے ہین کہ قضاعہ بیٹا ہے مالک کا وہ بیٹا ہے عمرو کا اور وہ بیٹا ہے مرہ کا وہ بیٹا ہے زید کا وہ مالک کا وہ حمیر کا وہ سبا کا کہتے ہین کہ قضاعہ مذکور بلاد شحر کا بادشاہ تھا اور اوسکی قبر شحر پہاڑ مین ہے اور اس قضاعہ مذکور سے قبیلہ کلب بھی ہے یہہ لوگ اولاد مین کلب بن وبرہ بن تغلبہ بن حلوان بن عمران — بن الحاف — بن قضاعہ کے ہین ایام جاہلیت مین بنی کلب دومۃ الجندل اور تبوک اور اطراف شام مین اُترا آیا کرتے تھے — اور مشاہیر قبیلہ کلب سے زہیر بن جناب الکلبی صاحب کتاب الاغانی نے اسکا ذکر کیا ہے — اور انہین لوگونمین زہیر بن شریک الکلبی بھی ہے — اور انہین مین سے حارثہ الکلبی ابو زید بن حارثہ غلام رسول اللہ صلعم کا ہے اسکے بیٹے زید کو مسلمان لوگ گرفتار کر کے لیگئے تھے وہ حضرت خدیجہ زوجہ نبی صلعم کے پاس روتا ہوا شعر پڑھتا ہوا آیا پھر آملا اپنے بیٹے زید سے وہ حارثہ اور یہہ لڑکا رسول اللہ صلعم کے پاس تھا آپنے اوس لڑکے کو اختیار دیا کہ جہان تو چاہے رہ اوسنے کہا کہ مین اپنے باپ اور اپنے کُنبے کے لوگونمین رہونگا — اور قضاعہ ہی سے بلی ہے — اور قبایل قضاعہ ہی سے تنوخ ہے ان لوگونمین اور بادشاہان لخمیین یعنے ملوک الحیرۃ مین بہت لڑائیان اور جنگ ہوتی رہی ہین اس قضاعہ ہی سے ایک قبیلہ ہے بہرا اور ایک قبیلہ جہینہ ہے یہہ بڑا قبیلہ ہے اسکی طرف بہت گروہ منسوب ہین اس قبیلہ کا مسکن اطراف حجاز مین شمال کی طرف دریائے جدہ کے واقع ہے — اور قبایل قضاعہ سے ایک قبیلہ بنو اسلیح ہے یہہ لوگ شام کے جنگل مین رہتے تھے — پھر بادشاہان غسان اوپر غالب آئے اور بنو اسلیح کو ہلاک کر ڈالا

بیان ہے بنی کہلان بن سبا کا

ہلاک کر ڈالا — ایک قبیلہ قضاعہ سے نبوا نہد ہے — انکے مشاہیر مین صقعب بن عمرو النہدی مشہور و معروف ہے — اسیکو ابو خالد بن صقعب کہتے ہین یہہ شخص مسلمانونمین بہی سردار تہا — اور قضاعہ ہی کی قوم مین بنو عذرہ ہین — اور انہین مین عروۃ بن حزام اور جمیل صاحب بثینہ ہے اور گروہ حمیری سے بنو سفیان ہیمنا انہین مین کا شعبی فقیہ مشہور ہے اور نام اوسکا عامر ہی تمام ہوئے کلام در بیان بنی حمیر ابن سبا کے

بیان ہے بنی کہلان بن سبا کا

واضح ہو کہ بنی کہلان مذکور کے بہت قبیلہ ہین مگر مشہور انمین سے سات ہین یعنے — ازد — طی — مذحج — ہمدان — کندہ — مراد — انمار — اب ہم انمین سے ہر قبیلہ کا بیان کرتے ہین پوشیدہ نرہے کہ قبیلہ ازد کے لوگ ازد ابن الغوث ابن نبت ابن مالک ابن اود ابن زید ابن کہلان ابن سبا کے اولاد مین ہین اب ہمکو چاہیئے کہ قبایل ازد کا حال جب تمامہ لکہہ چکین تب قبایل طی اور مذحج کا اوسکے بعد تمامہ حال بیان کرین اسیواسطے ہم کہتے ہین کہ اسی ازد کہ قبیلونمین سے ایک قبیلہ ہے جسکو غاسنہ کہتے ہین اسی قبیلہ کے بادشاہان شام تہے یہہ لوگ عمرو ابن مازن ابن ازد کی اولاد مین سے ہین اور اسی قبیلہ ازد مین سے دو قبیلہ ہین اوس اور خزرج یہہ ملک یثرب مین رہتے تہے ان دو قبیلونمین سے جو ابتدا مین مسلمان ہوئے ہے وہی لوگ انصار ہین رضی اللہ عنہم اور اوسی ازد کے قبیلہ مین سے یہہ قبیلے مفصلہ الذیل بہی ہین یعنے خزاعہ اور بارق — اور دوس — اور

بیان ہے بنی کہلان بن سبا کا

۲۴۴ عتیک — اور غافق — مگر یہہ لوگ چھوٹے چھوٹے گروہ ہین مگر خزاعہ
جب الگ ہوگئے قبایل یمن سے جن لوگون نے تفتیش سبا کی سیل عرم سے
پراگندہ کردی تہی تب یہہ لوگ ایک گروہ کے پاس جو قریب مکہ کے رہتے
تہے گذرے وہان انکا نام خزاعہ رکہا گیا اور دولت اور ریاست انکو حاصل
ہوئی اور جبکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمراہ کفار قریش کے درمیان سال
حدیبیہ کے صلح کرلی تہی تب یہہ قبیلہ خزاعہ بہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے گروہ مین اور عہد مین مل گیا تہا مگر ان لوگون کے نسب مین اختلاف ہی کوئی کہتا ہی
سعدے کے رہنے والے ہین اور کوئی کہتا ہے یمن کے رہنے والے مگر اکثر لوگونکا
اتفاق اسبات پر ہے کہ وہ یمنی ہین وہ شخص کہ جسکی طرف قوم خزاعہ منسوب ہے
وہ کعب ابن عمر ابن لحی ابن حارثہ ابن عمر مزیقیا ہے اور پہلے ہم عمر مزیقیا ابن عامر
ابن حارثہ ابن امرالقیس ابن ثعلبہ ابن مازن ابن ازد کا ذکر درمیان فصل چوتہی
کے ہمراہ بادشاہان یمن کے بیان کرچکے ہین اسی حالت پر ہمیشہ خزاعہ کی
سلطنت رہی یہانتک اونمین سے ایک شخص ابوغبشان درمیان زمانہ
قصی ابن کلاب کے بادشاہ ہوا اور درمیان شہر طایف کے ایک روز
قصی مذکور نے ابوغبشان خزاعہ مذکور کو شراب پلاکر کنجیان خانہ کعبہ کی
بعیوض ایک مشکیزہ شراب کے مول لی لین تہی اور اوسکے اوپر گواہ کرلئے
تہے جب اوسنے کنجیان اوسے لے لین تب اوسنے اپنے بیٹے عبدالدار ابن
قصی کو وہ کنجیان سپرد کرکے طرف مکہ کے روانہ کیا جب وہ مکہ مین پہنچا
تب باآواز بلند اوسنے کہا کہ اے گروہ قریش کے یہہ کنجیان تمہارے باپ
اسمعیل کے گہر کی پھر کرتکو دین اللہ نے بدون ظلم زیادتی کے غنایت کین
مگر جبکہ ابوغبشان نشہ غفلت سے ہوشیار ہوا بہت ندامت اوٹہائی اور

بیان ہے بنی کہلان بن سبا کا

اور سہ پیا اکثر شعراء نے بھی اوسکے اس حال مین شعر کہے ہین جنکا ترجمہ اس جاے ۲۴۵
کرنا کچھہ ضرور نہین اور قصی مذکور نے ان قریشیونکو کہ جو متفرق اور پریشان تھے اسکو
جمع کرکے قوم خزاعہ پر چڑہ کر اونکو مکہ سے نکال دیا وہ قبیلہ طرف گردہ مڑکی
چلا گیا اسی قوم خزاعہ سے بنی مصطلق جنسے رسول صلے اللہ وعلیہ وسلم لڑے تھے
مگر بارق اولاد عمر مزیقیا ازدی کے بھی یہہ لوگ ایک پہاڑ مسمی بارق پر جو جانب
یمن کے واقع ہے جا اوترے تھے اسیواسطے انکا بھی نام بارق ہوگیا انکے مشاہیر
مین سے سعد ابن حمارا البارقی ہے ذکر کیا ہے اسکا صاحب اغانی نے کہ وہ صاحب
قصیدہ بھی ہے اور قبیلہ دوس بیا ہے عدثان ابن عبد اللہ ابن زہران ابن کعب
ابن الحارث ابن کعب ابن مالک ابن نصر ابن ازد کا ہے اولاد دوس کی اون
جھونپڑونمین رہتی تھی جو کسی ایک راہ تہامہ پر پڑے ہوئے تھے اور حکومت انکی
اطراف عراق پر تھی ان لوگونمین سے جسکو اول سلطنت نصیب ہوی تھی وہ مالک
بن فہم بن دوس تھا جسکا اوپر ہم بیان کرچکے ہین درمیان فصل رابع کے —
اس قبیلہ دوس کا ابو ہریرہ تھا اس شخص کے نام مین اختلاف ہے اکثر کا یہہ مذہب
کہ اوسکا نام عمیر ابن عامر تھا — اور قبیلہ عتیک اور غافق یہہ دو قبیلہ مسلمانونمین
مشہور ہین — یہہ لوگ اولاد ازد سے ہین — اور بنو الجلندی — اور یہہ لوگ
عمان بھی ازد کی اولاد مین سے ہین — جلندی لقب ہوتا تھا اوس بادشاہ کا
جو مالک ہوا کرتا تھا عمان کا — بعد ظہور مذہب اسلام کے عمان کا حاکم جیفر
اور عبد یہہ دونو بیٹے جلندی کے تھے مگر حضرت عمرو بن العاصی کے ہاتھہ سے
دونو معہ باشندگان بلاد عمان کے مسلمان ہوگئے تھے تمام ہوے گفتگو قبیلہ ازد
کے بیان کی

اب ہم بنی کہلان کے دوسرے قبیلے کے
تحقیق بیان کرتے ہین وہ قبیلہ طی ہے واضح ہو کہ جبکہ ملک یمن مین بسبب آنے

بیان ہے بنی کہلان بن سبا کا

۲۴۶ رد کے باشندہ وہان کے متفرق ہو گئے — اسوقت قبیلہ طی حجاز کے نجد مین درمیان دو پہاڑون اجاء و سلمی کے جا اترے اون دونو پہاڑون کا نام جبل طی آجکے روز تک مشہور ہے — اور طی نام ہے ادد بن زید بن کہلان بن سبا کا اس قبیلہ کے گروہون کے یہہ نام ہین — جدیلہ — نبہان — بولان — سلامان — ہنی — سُدوس سین کے ضمہ سے — کیونکہ سَدوس بالفتح ایک قبیلہ ہے قبایل ربیعہ بن نزار سے — اور گروہ سلامان سے نبو بحتر مشہور ہین — اور قبیلہ ہنی مین کا اباس بن قبیصہ تہا جو بعد نعمان کے بادشاہ ہوا تہا — اور قبیلہ طی کا عمرو بن الیسع تہا یہہ اولاد ثعل الطائی سے ہے — اور اولاد ثعل الطائی سے زید الخیل بہی ہے جسکا نام پیغمبر خدا صہ نے زید الخیر رکہا تہا — اور قبیلہ طی سے حاتم طی ہے جو سخاوت اور کرم مین مشہور و معروف ہے

تیسرا قبیلہ بنی کہلان سے نبو مُذحج ہین اور نام مُذحج کا مالک بن ادد بن زید بن کہلان بن سبا ہے — اس قبیلہ مُذحج سے بہت گروہ ہین چنانچہ اسی قبیلہ مین سے ایک گروہ خولان — اور ایک جُنب ہے اس جُنب کے گروہ مین سے معاویۃ الخیر الجنبی تہا جو قبیلہ مُذحج کا علم بردار ہوا تہا درمیان جنگ بنی وایل کے اور ہمراہ تہا تغلب کے — اور قبیلہ مُذحج سے ادد بہی ایک گروہ ہے جسمین کا الاقوہ الادی شاعر ہے — اور اس قبیلہ مُذحج کے اولاد سے نبو سعد العشیرہ بہی ہے اس شخص کو عشیرہ اسواسطے کہتے ہین کہ عشیرہ عربی مین کنبے کو کہتے ہین — اس شخص کی اولاد مین تین سو آدمی جبتک پیدا ہوئے تب تک یہہ شخص جیتا رہا تہا جب کہین کو سوار ہو کر جاتا سب اپنی اولاد کو ہمراہ لیجاتا لوگ اسے پوچہتے کہ یہہ شخص ہمراہ تیرے کون ہے کہتا کہ میرے کُنبے کے ہین یہہ نہ کہتا کہ میری اولاد سے ہین تاکہ نظر نہ لگ جائے اسواسطے اسکا نام سعد العشیرہ رکہا گیا تہا — اس سعد

بیان ہے بنی کہلان بن سبا کا

۲۴۷ اس سعد العشیرہ کے گروہ مین سے ایک گروہ بنام خثعف مشہور ہے اور
بید ایک قبیلہ ہے عمرو بن سعدی کرب کا — اور مذحج کے گروہون مین
ایک گروہ النخع سنان بن انس ہے جو کہ حضرت امام حسین علیہ السلام سے لڑے
تھے — اور انہین مین سے قاضی شریک تہا — اور مذحج ہی کی اولاد مین
سے ایک قبیلہ عنس ہے اسی قبیلہ مین اسود کذاب پیدا ہوا تہا جسنے دعوہ
نبوت کا کیا تہا درمیان یمن کے — اور عنس کے قبیلہ مین سے عمار بن یاسر
صحابی رسول اللہ ص کا تہا — چوتہا قبیلہ بنی کہلان کا بنام ہمدان مشہور ہے
یہہ لوگ ربیعہ بن جیان بن مالک بن کہلان کے اولاد مین ہین ان لوگون کا
آوازہ جاہلیت اور اسلام مین بہت زور و شور سے برپا تہا — پانچوان قبیلہ
بنی کہلان سے بنام کندہ مشہور ہین یہہ لوگ ثور کی اولاد مین ہین اور ثور نام
ہے کندہ بن عمیر بن الحارث کا اولاد زید بن کہلان سے اور کندہ اسواسطے
نام رکہا گیا کہ اسکا باپ اوسکی نعمت سے ناشکر تہا — ان لوگون کے
شہر درمیان یمن کے پاس حضرموت کے واقع ہین اور اوپر ہم ملوک کندہ کا
حال ہمراہ ملوک یمن کے چوتہی فصل مین بیان کر چکے ہین — اس قبیلہ کندہ کا
حجر بن عدی دوست علی ابن ابی طالب کا تہا جسکو معاویہ نے ظلم کر کے قتل
کیا تہا — اور اسی قبیلہ کا قاضی شریح بہی ہے — اور اس قبیلہ کے گروہ
مین سے ایک گروہ السکاسک اور السکون اولاد سرشن بن کندہ کے ہین
— السکون کے گروہ مین معاویہ بن خدیج قاتل محمد بن ابی بکر رضی کا تہا
— اور انہین مین سے حصین بن نمیر السکونی ہے جو یزید بن معاویہ کا لشکر لیکر
بہیجی مسلم بن عقبہ کے ایک دفعہ وقت پڑنے گرمی کے درمیان مدینہ رسول صلعم
کے گیا تہا — چہٹا قبیلہ بنی کہلان سے بنو مراد ہی یہہ لوگ جانب زبید کے ہین

ذکر ہے بنی عمرو بن سبا کا

۲۴۸ کے پہاڑون کی طرف رہتے ہین انہین کی طرف ہر ایک مرادی منسوب ہے
— ساتوان قبیلہ کہلان ہین سے نو انمار ابن کہلان ہین اس انمار کے دو فرع
ہین ایک بجیلہ — دوسری خثعم — بجیلہ ایک گروہ ہے جسمین کا جریر بن عبداللہ
البجلی صحابی رسول اللہ صلعم کا تھا تمام ہوئے کلام تحقیق قبایل بنی کہلان بن سبا کی ہین

ذکر ہے بنی عمرو بن سبا کا

وہ قبایل جو عمرو بن سبا کیطرف منسوب ہین اونمین سے ایک قبیلہ لخم بن عدی بن عمرو
بن سبا یہی ہے — اور قبیلہ لخم مین سے ایک گروہ مسمی بنو الداری ہے جسمین کا تمیم الداری
صحابی رسول اللہ صلعم کا تھا — اور قبیلہ لخم مین سے المناذرہ ہین جو ملک حیرت
کے بادشاہ تھے — یہہ لوگ عمرو بن عدی بن نصر لخمی کی اولاد مین سے ہین —
انکی سلطنت تمام عرب کے بادشاہون کی سلطنت سے زیادہ تھی جیسا کہ فصل رابع
مین باقی ملوک العرب کے ہمراہ انکا حال تمامہ ہم لکھ چکے ہین — اونہین قبایل مین سے
جو عمرو بن سبا کیطرف منسوب ہین ایک قبیلہ جذام ہے یہہ بھائی تھا لخم کا اور جتنے
لوگ قبیلہ جذام مین ہین یہہ سب خزام اور حشم کی اولاد مین سے ہین اور یہہ دونو
جذام کے بیٹے تھے — خزام کے اولاد مین سے قبیلہ عدد — اور قبیلہ شرف
ہے — اور حشم کی اولاد مین سے عتیب بن اسلم ایک گروہ مشہور ہے

ذکر ہے بنی اشعر بن سبا کا

واضح ہو کہ اولاد اشعر کے لوگون کو اشعریون کہتے ہین ابی موسی الاشعری

ذکر ہے بنی عاملہ کا

الاشعری عبد اللہ بن قیس انہین کے قبیلہ سے تہا

ذکر ہے بنی عاملہ کا

بو عاملہ بہی اونہین قبیلونمین سے ہین جو یمن کے قبایل ملک شام کو سبب آنے رزوالعصے چلے گئے تہے یہہ لوگ قریب دمشق کے درمیان ایک پہاڑ کے جسکو عاملہ کہتے ہین جا بسے تہے اسواسطے بنو عاملہ ہوگئے — اس بنو عاملہ مین سے عدی بن الرقاع شاعر مشہور ہے تمام ہوا بیان اولاد سبا کا جنکو عرب الیمن کہتے ہین

بیان ہے عرب مستعربہ کا

جو لوگ اسماعیل ابن ابراہیم خلیل اللہ ع کے پشت سے عرب مین پیدا ہوئے تہے اونکو عرب مستعربہ کہتے ہین کسواسطے لفظ اسماعیل عبرانی ہے وہ خود بہی عبرانی تہا جب عرب مین آکر رہا اور اوسکی اولاد عرب مین پیدا ہوئی اونکا نام عرب مستعربہ رکہا گیا اور اوپر ہمراہ ذکر ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے سبب رہنے اسماعیل اور اوسکے والدہ مسماۃ ہاجرہ کا درمیان مکہ کے بیان کرچکین ہین وہ یہہ تہا کہ سارہ بی بی حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے نے اپنی لونڈی ہاجر سے غیرت کیجا کر ابراہیم ع سے کہا کہ اسماعیل کو مع اوسکی والدہ کے میرے پاس سے نکال دو چنانچہ اللہ تعالے نے بہی حضرت ابراہیم ع کو یہی حکم دیا کہ اپنی بی بی سارہ کے اطاعت مان اسلئے حضرت ابراہیم ع اسماعیل کو مع اوسکی والدہ ہاجر کے درمیان مقام الحجر کے مکہ مین لاکر چہوڑ گئے تہے اور اوسوقت حضرت

بیان ہے عرب مستعربہ کا

۲۵۰ ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالے سے یہہ عرض کی تہی کہ اے خداوند میںنے اپنی اولاد کو ایسے جنگل مین بسایا ہے جہان کہیتی نہین ہوتی پہر اونکو چہوڑکر حضرت ابراہیمؑ ملک شام کو چلے گئے اوسوقت حضرت اسماعیل کی عمر چودہ برس کی تہی اور حضرت ابراہیمؑ سو برسکی ہوچکی تہی حضرت اسماعیلؑ کے رہنے سے ہجرت تک دو ہزار سات سو ستہتر ۲۷۷۳ اور اوس جائے قبایل جرہم بہی رہتے تہے حضرت اسماعیل نے اونمین سے ایک عورت کے ساتہہ نکاح کرلیا اوس عورت کے بارہ لڑکے پیدا ہوئے اونمین سے ایک قیذار بہی تہی والدہ حضرت اسماعیل کی ہاجر مر گئے اور الحجر مین ہے مدفون ہوئے پہر جبکہ حضرت اسماعیل درمیان مکہ کے مرے تب وہ بہی الحجر مین ہی مدفون ہوئے اب مورخین کو اس مقام مین یہہ اختلاف ہے کہ اوس زمانہ مین سلطنت آیا قبیلہ جرہم مین تہے یا اولاد اسماعیل کی سلطنت کرتے تہے بعضے تو یہہ کہتے ہین کہ سلطنت ملک حجاز پر اولاد جرہم کی کرتی تہی مگر کنجیان خانہ کعبہ کی اور خدمتگذاری بیت الحرام کی اولاد اسماعیل کی سپرد تہی اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ قیذار جو اسماعیل کا بیٹا تہا اوسکی مامون قبیلہ جرہم کے سب اوسکے پاس آئے اور سب نے ملکر اوسکو رئیس حجاز مقرر کیا — مگر خدمتگذاری بیت الحرام کی اور کنجیان خانہ کعبہ کی بیشک اولاد اسماعیل ہی کے پاس تہی اسمین کچہہ اختلاف نہین یہانتک وہ کنجیان ایک شخص مسمی ثابت تک اولاد اسماعیل مین رہین بعدازان خدمتگذاری خانہ کعبہ کی جرہم کے قبیلہ مین آگئی پہر قیذار سے ایک بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام تہا حمل ابن قیذار پہر پیدا ہوا حمل سے بنت ابن حمل اسکو نابت بہی کہتے تہے اور بعضے بنت ابن قیذار کہتے ہین — اور بعضے بنت ابن اسماعیل کہتے ہین اس مقام مین بہت اختلاف کرتے ہین بہرتقدیر بنت سے سلامان ابن بنت پیدا ہوا اور سلامان سے ہمیع ابن سلامان ابن بنت پیدا ہوا — پہر

پھر ہمیسع سے ایسع ابن الہمیسع پیدا ہوا — پھر ایسع سے اُدَد ابن ایسع پیدا ہوا — پھر اود سے بیٹا اوسکا اُدّ ابن اُدَد پیدا ہوا — پھر اُدّ سے عدنان ابن اُدّ پیدا ہوا اسکو عدنان ابن اود بھی کہتے ہین — پھر عدنان سے معد — پھر معد سے نزار پیدا ہوا — پھر نزار سے چار بیٹے پیدا ہوئے اونمین سے ایک کا نام مُضَر ہے جو نسب نامہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین داخل ہے اور تین لڑکے نسب سے خارج ہین اون تین مین سے ایک کا نام ایاد ہے یہہ لڑکا مضر سے بڑا تہا اور اسی ایاد ابن نزار کیطرف تمام ایادی اولاد معد سے منسوب ہین یہہ شخص حجاز کو چھوڑکر اطراف عراق مین جا بسا تہا اسیواسطے کعب ابن مامۃ الایادی کو لا ایاد سے ہے یہہ شخص سخاوت مین ضرب المثل ہے — اور قس ابن ساعدۃ الایادی بھی اسی قبیلہ کا ہے جو کہ فصاحت مین ضرب المثل ہے — اور دوسرا لڑکا اولاد نزار سے ربیعۃ ابن نزار ہے اسکو ربیعۃ الفرس بھی کہتے ہین یہہ اسواسطے کہ اسکو اپنی باپ کی میراث مین سے گھوڑے بہت ہاتہ لگے تہے اس ربیعۃ مذکور کے دو بیٹے پیدا ہوئے اسد — اور ضُبَیعَۃ — پھر اسد سے جدیلۃ — عَنزَہ — اور جدیلہ سے وایل پیدا ہوا — اور وایل سے دو بیٹے بکر — اور تغلب — اور تغلب سے کلیب بادشاہ بنی وایل کا پیدا ہوا جسکو جساس نے قتل کیا تہا اور ایک ہنگامہ درمیان بنی وایل اور بنی بکر اور بنی تغلب کے برپا ہوا تہا چنانچہ ذکر اوسکا فصل چوتہی مین ہم کرچکے ہین — اور بنی بکر سے بنو شیبان جنکے مرد و نین مرۃ اور بیٹا اوسکا جساس قاتل کلیب اور طَرَفہ ابن العبد شاعر مشہور ہین اور بکر سے مرقس اکبر اور اصغر مشہور ہین اور بکر ابن وایل سے بنو حنیفہ ہین جنمین کا مسیلمۃ الکذاب ہے اور عنزہ ابن اسد ابن ربیعہ مذکور سے بنو عنزہ

بیان ہے عرب مستعربہ کا

۲۵۲ ہین جوکہ خیبر مین رہتے تہے اور اولاد غنزہ سے قارظان مشہور ہین — اور ضبیعہ ابن ربیعہ سے متلمس شاعر مشہور ہے — اور ربیعہ قبیلون مین تین قبیلہ اور ہین قبیلہ نمر — قبیلہ بکیم — قبیلہ العجل — قبیلہ بنی عبد القیس اولاد اسد ابن ربیعہ سے ہے اور انہین بنی ربیعہ مین سے دو قبیلہ اور ہین یعنے سدوس اور لہازم تیسرا قبیلہ کا انمار ابن نزار ہے یہہ انمار ہین کی طرف چلا گیا تہا اسکی اولاد اون اطراف مین پیدا ہوئی اونکو بہی عرب یمانی کہنے لگے — پہر مضر کے ایک لڑکا پیدا ہوا الیاس ابن مضر یہہ اڑکا نسب مین داخل ہے — اور ایک لڑکا اور سے پیدا ہوا جو نسب مین داخل نہین یعنے قیس عیلان ابن مضر اسکو قیس ابن عیلان ابن مضر بہی کہتے ہین — کہ عیلان اوسکے گہوڑے کا نام تہا بعضے کہتے ہین کہ کتے کا نام تہا بعضے کہتے ہین کہ تہا عیلان بہائی الیاس کا تہا اور نام عیلان کا اناس ابن مضر تہا — عیلان سے قیس ابن عیلان پیدا ہوا خدا تعالے نے قیس مذکور کو بہت معظم کیا تہا اسکے اولاد مین قبیلہ ہوازن کے ہین اور ہوازن مین سے بنو سعد ابن بکر ابن ہوازن ہین جن مین رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے دودہ پیا تہا اور پرورش پائی تہی — اور قیس کے قبیلون مین سے بنو کلاب بہی ہین ان لوگون کے حلب مین رہتے تہے اول اونمین کا صالح ابن مرداس — اور اس قیس ہی کے قبیلون مین سے ایک قبیلہ ہے عقیل اسی قبیلہ کے لوگ بادشاہ موصل مقلد اور قرواش وغیرہ کے ہوئے ہین اور اولاد قیس سے بنو عامر اور صعصعہ اور خفاجہ قبایل خفاجہ ہمیشہ سے اتبک عراق کے سرداری کرتے رہے ہین — اور قوم ہوازن ہی سے بنو ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن معویہ بن بکر — بن ہوازن — بن منصور — بن عکرمہ — بن حصفہ بن قیس عیلان بہی ہے — اور ہوازن ہی سے

ذکر ہے عرب مستعربہ کا

سے جشم ابن معویہ بن بکر بن ہوازن ہے اور جشم سے درید بن الصمہ ہے
— اور قیس سے بکر اور بنو ہلال — اور ایک قبیلہ ثقیف ہے نام اسکا عمرو بن
منبہ — بن بکر — بن ہوازن ہے — بعضے کہتے ہین کہ ثقیف قبیلہ اباد
سے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ نہین بلکہ یہہ لوگ قوم ثمود کے بچی ہوئی ہین یہی لوگ
طایف مین رہتے ہین — اور قیس سے قبیلہ بنو نمیر — اور باہلہ — اور
مازن — اور غطفان بہی ہین — غطفان بٹیا ہے سعد بن قیس عیلان کا
— اور قبیلہ بنو عبس بن بغیض بن ریث ابن غطفان بن سعد بن قیس عیلان
بہی قیس کی قوم سے ہین — اس قبیلہ عبس اور ذبیان مین جو لڑای سخت
گذری ہے اوسکا حال فصل رابع مین ہم لکہہ چکے ہین — نبی عبس ہے یک
قوم سے عنترۃ العبسی مشہور ہے (بلایا تہا اوسکو باپ اوسکے نے جب وہ
بالغ ہوا اور بڑا ہوگیا تہا) — اور قیس سے قبیلہ اشجع جو اولاد غطفان سے ہے
مشہور ہے — اور قبایل سلیم بہی قیس کیطرف منسوب ہین) اور بنو ذبیان
بن بغیض بن ریث بن غطفان بن سعد بن قیس عیلان قیس کی اولاد مین ہین
— اور نبی ذبیان مذکورین مین سے بنو فزارہ مشہور ہے جنمن کا حصین بن حذیفہ
بن بدر جسکی مدح زہیر نے کی ہے نامور ہے — یہہ حصین مسلمان ہوکر منافق ہوگیا
تہا — اور نبی ذبیان اور نبی عبس مین وہ جنگ جو بابت گہوڑے داحس کے
ہوی تہی مشہور ہے یہہ لڑای چالیس برس تک جاری رہی تہی — اسی
قبیلہ ذبیان کا نابغہ ذبیانی شاعر مشہور ہے — اور قبایل قیس سے عدوان
بن عمرو بن قیس بن عیلان بہی ہے یہہ لوگ طایف مین نزل کرتے تہے قبل
ثقیف کے اور اونمین بہی ذوالاصبع العدوانی شاعر ہے تمام ہوی کلام
بیان اولاد قیس بن مضر مین جو نسب نامہ رسالت مآب سے خارج ہے —

ذکر ہے عرب مستعربہ کا

۲۵۴ — اب ہم الیاس بن مضر کا حال لکھتے ہین واضح ہو کہ الیاس سے مذکر کہ نسب نامہ کے سلسلہ پر پیدا ہوا اس سے طابخہ جو نسب نامہ سے خارج ہے وہ پیدا ہوا — جنھیے لوگ مدرکہ — اور طابخہ کو اوسکی والدہ مسماۃ خندق کی طرف نسبت کیا کرتے ہین — اس خندق کا نام لیلی بنت حلوان — بن عمران — بن الحاف — بن قضاعہ ہے اور سب اولاد الیاس کی خندق مذکورہ سے ہے اوسیکی طرف منسوب ہین چنانچہ بنو خندق کہلایا کرتے ہین — اور الیاس ابن مضر کا نام بھی نہین ذکر کیا جاتا — اس طابخہ خارج النسب سے کئی قبایل پیدا ہوے — ایک قبیلہ بنو تمیم بن طابخہ — دوسرا قبیلہ الرباب — تیسرا بنو اضبہ — تیسرا قبیلہ مزینہ — یہہ قبیلہ مزینہ اولاد عمرو بن ادّ بن طابخہ کے ہین اپنی مان مسماۃ مزینہ بنت کلب بن وبرہ کی طرف منسوب ہین اسیواسطے مزینہ کہلاتے ہین — پھر مدرکہ ابن الیاس سے خزیمہ ابن مدرکہ داخل النسب پیدا ہوا — اور ہذیل ابن مدرکہ خارج النسب پیدا ہوا — اس ہذیل مذکور سے تمام قبایل ہذیلیین کے ہین انھین مین سے عبداللہ ابن مسعود صحابی رسول اللہ صلعم کا اور ابو ذویب الہذلی شاعر وغیرہ ہین — پھر خزیمہ بن مدرکہ مذکور سے کنانہ بن خزیمہ داخل النسب — اور ہون اور اسد خارج النسب یہہ تین لڑکے پیدا ہوئے — اور ہون سے ایک قبیلہ عضل جنکا باپ عضل بن الہون بن خزیمہ ہے مشہور ہوا — اور اوسی سے دیش بن الہون بھائی عضل کا ہے ان دونو قبیلون — یعنے عضل اور دیش کو القارہ کہتے ہین — اور اسد سے قبیلہ کاہلیہ اور ودان وغیرہ ہین اور ہر اسدی اسی قبیلہ کی طرف منسوب ہے — پھر کنانہ ابن خزیمہ مذکور سے نضر ابن کنانہ داخل النسب پیدا ہوا اس نضر کے چند بھائی تھے خارج النسب — وہ یہہ ہین ملکان — عبد مناف —

— عمرو — عامر — مالک اولاد کنانہ کی — ملکان سے تو نبو الملکان ہین — اور
عبد مناۃ سے چند گروہ پیدا ہوئین — انہین مین سے بنو غفار قوم ابی ذر کی اور بنو بکر
ہین — اور بکر الدعل سے ایک قوم ابی الاسود الدعلی کی ہے — اور عبد مناۃ
ہی سے بنو لیث اور بنو الحارث ہ — اور بنو مدلج — اور بنو ضمرۃ ہین — اور
عمرو ابن کنانہ سے عمریین مشہور ہین — اور اوسکے بہائی عامر سے عامریون —
اور مالک بن کنانہ سے بنو فراس — اور کنانہ ہی کے قوم سے ایک گروہ احابیش
ہے اسی گروہ مین حلیس ابن عمرو سردار قبیلہ احابیش کا تہا جنگ اُحد مین جو شخص
اس قبیلہ سے واقف نہین ہے وہ جب لفظ احابیش کا جنگ احد مین دیکہتا ہے
یہہ خیال کرتا ہے کہ یہہ لوگ حبشہ کے رہنے والے تہے اور حقیقت مین ایسا نہین
ہے بلکہ وہ لوگ عرب تہے قبیلہ بنی کنانہ سے ایسا ذکر کیا گیا ہے کتاب عقد مین
یہہ لوگ بہائی اور بچی ہین نصر ابن کنانہ کے — لیکن نضر مذکور کو قریش کہتے ہین
— اور صحیح یہہ ہے کہ قریش وہ لوگ ہین جو فہر کی اولاد مین ہین جیسا کہ ہم بیان
کرین گے انشاء اللہ تعالے — نضر سے مالک ابن نضر داخل النسب پیدا ہوا
اور کوئی لڑکا اسی مشہور نہین ہوا — پہر مالک سے فہر بن مالک داخل النسب
پیدا ہوا اور فہر مذکور ہی قریش ہے — جو شخص اسکی اولاد مین سے ہے وہ
بیشک قریش ہے اور جو اسکی اولاد مین نہین ہے وہ قرشی نہین ہے —
کہتے ہین کہ اسکو قریش بسبب تشبیہ کے ایک دابہ کے ساتہہ جو دریا مین ہوتا ہے
اور اوسکو قریش کہتے ہین وہ سب دواب بحر کو نگل جاتا ہے کہتے ہین —
اور ایک وجہ یہہ بیان کرتے ہین کہ مضی ابن کلاب جبکہ خانہ کعبہ پر مسلط ہوا
تب اوسنے تمام اولاد فہر مذکور کو جمع کیا اوسکا نام قریش رکہا گیا کیونکہ اوسنے
اوسکو جمع کیا اور قرش کی معنے جمع کرنے کی ہین یہہ دونو وجہ ابن سعید مغربی نے

۲۵۶ لکھی ہین — اس صورت مین حاصل یہ ہوا کہ لفظ قریش کا نام ہے اولاد فہر کا نہ خود فہر کا — اور مالک سے سوا، فہر مذکور کے اور کوئی داخل النسب نہین پیدا ہوا — فہر کا بیٹا غالب داخل النسب اور دو بیٹے اور خارج النسب یعنی محارب — اور حرث پیدا ہوئے — پھر محارب سے بنو محارب اور حرث سے بنو الخلیج پیدا ہوئے انہین مین سے ابو عبیدۃ بن الجراح ایک صحابی عشرہ مبشرہ کا ہے پھر غالب سے لوی داخل النسب — اور تیم الادرم ناقص الذقن خارج النسب پیدا ہوا — اور تیم مذکور سے بنو الادرم ہین — پھر لوی مذکور سے چھ بچے ہوئے ایک کعب یہہ داخل النسب ہے باقی پانچ یہہ خارج النسب وے یہہ ہین — سعد — تخرم — حارث — عامر — اسامہ — اولاد لوی بن غالب سے ہین پھر ہر ایک کی انمین سے اولاد ہے جو منسوب ہے اپنے اپنے باپ کیطرف سوا، حارث کے — اولاد عامر بن لوی سے عمرو بن عبد ود سوار عرب کا ہے جسکو حضرت علی بن ابی طالب نے قتل کیا تہا — پھر پیدا ہوے کعب سے مرہ داخل النسب — اور دو بیٹے خارج النسب یعنی بصیص — اور عدی پیدا ہوئے — بصیص سے بنو جمح ہین جنکے مشاہیر مین سے امیہ بن خلف دشمن رسول اللہ کا اور بہای اوسکا ابی ابن خلف ہے یہہ اپنے بہائی کے برابر ہے عداوت کرتا تہا — اور بصیص ہی سے بنو سہم ہین — اور بنی سہم سے عمرو بن العاصی — اور عدی بن کعب سے بنو عدی ہین جنمین کے عمر ابن الخطاب اور سعید بن زید عشرہ مبشرہ کے ہین پھر مرہ سے کلاب داخل النسب پیدا ہوا — اور دو بیٹے تیم — اور یقظہ خارج النسب مرہ سے ہوئی — اس لڑکے یقظہ سے بنو تیم قبیلہ ہوا جسمین کے ابو بکر صدیق اور طلحہ عشرہ مین کے ہین اور یقظہ سے بنو مخزوم قبیلہ ہوا جسکی طرف خالد بن ولید اور ابی جہل بن ہشام جسکا نام عمرو بن ہشام مخزومی ہے منسوب ہین —

— پھر کلاب سے قصی بن کلاب داخل النسب اور زہرۃ ابن کلاب خارج النسب یہہ دو لڑکے پیدا ہوئے — اس زہرۃ ابن کلاب سے بنو زہرہ قبیلہ ہوا جسکی طرف سعد ابن ابی وقاص ایک صحابی عشرہ کا منسوب ہے اور آمنہ والدہ رسول اللہ کی اور عبد الرحمن ابن عوف یہہ بھی اسی کی طرف منسوب ہین — یہہ قصی مذکور تمام قریش مین عظیم الشان آدمی تہا اسنے خانہ کعبہ کی کنجیان خزاعہ سے واپس کرا ئین اور سب قریش کو جمع کرکے پہر اونکی بزرگی کو استوار کردیا جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے — پھر قصی سے عبد المناف داخل النسب اور دو لڑکے اور یعنے عبد الدار — اور عبد العزی خارج النسب پیدا ہوئے — عبد الدار سے بنو شیبہ الحجبۃ قبیلہ ہوا اور اولاد عبد الدار سے نضر ابن الحارث ہے جو پیغمبر خدا صلعم سے بہت شدت سے دشمنی رکہتا تہا اسیکو بدر کے روز رسول اللہ نے قتل کیا تہا اور عبد العزی بن قصی ہی سے زبیر بن العوام ایک صحابی عشرہ مبشرہ مین کا ہے — اور عبد العزی ہی کی اولاد سے خدیجہ بنت خویلد زوجہ رسول خدا کی — اور ورقہ بن اسد بن عبد العزی بن قصی ہے — اور عبد مناف سے ہاشم داخل النسب پیدا ہوا اور عبد شمس اور مطلب اور نوفل اولاد عبد مناف کی خارج النسب پیدا ہوئی — عبد شمس سے امیہ ہوا جسے بنو امیہ مشہور ہوئے انہین مین سے عثمان ابن عفان بن ابی العاصی بن امیہ بن عبد شمس ہے — اور معاویہ ابن ابی سفیان بن حرب بن امیہ — اور سعید ابن العاصی بن امیہ — اور عقبہ بن ابی معیط بن ابی عمرو بن امیہ — اور عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس ہین — اس عتبہ مذکور کے بیٹی ہے ہند معاویہ کی جورو اور عقبہ کو پیغمبر خدا صلعم نے بدر کے روز قتل کیا تہا — اور مطلب بن عبد مناف سے مطلبیون ہین انہین مین سے ہی امام شافعی اور نوفل سے نوفلیون — پھر ہاشم سے عبد المطلب داخل النسب پیدا ہوا اور ما سوا اسکی اور لڑکا ہاشم

 کی اولاد مین سے نہین سنا گیا ہے — پھر عبد المطلب سے عبد اللہ داخل النسب
پیدا ہوا اور تمام پیغمبر خدا کے چچے خارج النسب پیدا ہوئے وہ حمزہ — اور عباس
اور ابو طالب — اور ابو لہب اور عیداق ہین — بعضے کہتے ہین کہ وہ مجل تہا
ہم بہی اسکا ذکر کرین گے — اور حارث اور حجل — اور مقوم — اور ضرار
— اور زبیر — اور قثم صغر مندرج کیا گیا ہے اور عبد الکعبہ — اور بعضے کہتے
ہین کہ وہ مقوم ہے — پھر عبد اللہ سے پیدا ہوئے محمد رسول اللہ صلعم انکی
ولادت درمیان اوس سال کے ہوئی تہی جس سال مین اصحاب فیل مکہ پر چڑہ کر
آئے تہے اب ہم اصحاب فیل کا قصہ بیان کرلین تب پیدائش رسول اللہ کا حال
لکہین گے — نقل ہے کتاب کامل ابن اثیر سے — وہ کہتا ہے کہ حبشہ کے بادشاہ
جبکہ یمن پر مسلط ہوئے بعد مرنے حمیر کے تو وہ ریاست ابرہہ تک رہی جب ابرہہ
حکومت کرنے لگا اسوقت اسنے ایک بڑا گرجا گہر بنایا اور ارادہ یہہ کیا کہ خانہ کعبہ
کے زایران اور حاجیان مکہ کو روک کر بیت اللہ الحرام کو باطل کرے اسطور پر
کہ اس خانہ کا حج ہوا کرے وہان لوگ نہ جایا کرین — اس اثنا مین ایک
شخص عرب سے آیا وہ اوس خانہ مین جاکر پیخانہ پہرا یا یہی سبب ابرہہ کے
غضب اور غصہ کا ہوا اسلئے اپنا لشکر لیکر معہ تیرہ زنجیر فیل کے کعبہ پر چڑہ گیا
— جبکہ ابرہہ طایف پر پہنچا اوسوقت اسود بن مقصود نے مکہ مین جاکر وہان
لوگون سے بہت مال جمع کرکے ابرہہ کی خدمت مین حاضر کیا ابرہہ نے قریش
کے پاس ایک قاصد بہیجکر یہہ کہلا بہیجا کہ مجکو مال و متاع کے کچہہ پرواہ
نہین ہے بلکہ مین صرف خانہ کعبہ کی ڈہانی اور مسمار کرنے کیواسطے آیا ہون
عبد المطلب نے یہہ بات سنکر کہا کہ اگر ایسا ہی ہے تو خانہ کعبہ خانہ خدا ہے وہ
خدا تعالے اپنے گہر کی حفاظت آپ کریگا — اور اگر اوسکو خود حفاظت منظور نہین ہے

ہے تو ہم کسیطرح بھی روک نہ سکین گے — یہہ کہکر عبد المطلب اوس قاصد کے ہمراہ
ابرہہ کے خدمت مین گئے اوسنے انکی بہت تواضع اور تکریم کی برابر اپنے تخت پر
بٹہلایا اور عبد المطلب سے پوچہا کہ تمکو جو حاجت ہو بیان کرو — عبد المطلب نے
کہا کہ میرے اونٹ سرکاری آدمیون نے جو گرفتار کرلئے ہین اونکے چہڑوانے
کے واسطے آیا ہون — ابرہہ نے کہا کہ مین یہہ گمان کرتا تہا کہ تو مجہسے خانہ
کعبہ کے ویران کرنیکو اور بازگشت کے واسطے سوال کریگا کیونکہ یہہ تمہارا دین
ہے — عبد المطلب نے کہا کہ مین اونٹون کا مالک ہون وہ مانگتا ہون — اور
خانہ کعبہ کا اور شخص مالک ہے یعنے خدا وہ آپ بازرکہے گا — ابرہہ نے
حکم کیا کہ انکے اونٹ دے دو عبد المطلب اپنے اونٹ لیکر قریش کے پاس
آئے اور ابرہہ بارادہ مسمار کرنے کعبہ کے مہیّا ہوا — وہ ہاتہی مست جو
خانہ کعبہ کے منہدم کرنے کے واسطے مامور ہوا تہا اوسکا نام محمود تہا —
اوسکی یہہ حالت تہی کہ جب ہاتہی وان آنکس مار کر کعبہ کے طرف اُبہارتا
تہا وہ سو جاتا تہا اور زمین پر گر پڑتا تہا اور جو سوار مکہ کے اور طرف کو
متوجہ کرتے تہے دوڑتا تہا اور خوب چلتا تہا — یہی حالت تہی کہ خدا
تعالے نے ایک فوج پرندون ابابیل کے جنکے دو نون پیرون مین اور
منقارمین ایک ایک پہتری تہی یعنے ہر ایک جانور کے پاس تین تین پہتری تہے
بہیجی وہ جانور اونکے اوپر وہ کنکریان پہینکتے تہے اور وہ کنکریان چنے کے
برابر اور مسور کی برابر تہین جنکے لگتے تہے وہ مرجاتا تہا سبکی موت اون
کنکرون ہی سے نہین ہوئی بلکہ خدا تعالے نے ایک رو ہی اونکے روبرو بہیجی
اوس رو نے سبکو اٹہاکر سمندر مین ڈال دیا — جو شخص اوسسے بچ گیا
وہ ابرہہ کے ساتہہ یمن کو بہاگا ہر ایک شخص چشمہ مین گرتا جاتا تہا — یہانتک

۲۹۰ کہ ابرہہ کے جسد مین مصیبت پہنچی اور تمام اعضا اوسکے گر پڑے اور صنعا مین پہنچکر وہ بھی مرگیا — جبکہ معاملہ اسطور پر گذرا اوسوقت قریش نکلے اونہون نے سب مال جو حبشہ کے آدمی چھوڑ کر مرگئے تہے سمیٹ کر گھر بھر لئے — جب ابرہہ مرگیا اوسکے بعد بیٹا اوسکا یکسوم بادشاہ ہوا — اوسکے بعد بھائی اوسکا مسروق بن ابرہہ بادشاہ ہوا اس بادشاہ سے عجم کے لوگون نے ملک یمن لی لیا تہا

تمام ہوئی فصل پانچوین

یہہ آخر کتاب جلد

اول کتاب الوافد کا ہی

اور تواریخ قدیمہ اسجاے تنگ پوری ہوچکی اب ہم دوسری جلد کا ترجمہ شروع کرتے ہین انشاء اللہ تعالے فقط

*

بیان محمد مصطفے ص کا۔

بیان ہی پیدایش محمد مصطفی اور شرافت بیت طاہرہ آنجناب کا

واضح ہو کہ محمد رسول اللہ ص کے والد کا نام عبد اللہ ابن عبد المطلب ہے حضرت عبد اللہ کی پیدایش اصحاب فیل کے آنے سے پچیس ۲۵ برس پیشتر ہوئی تھی عبد المطلب اونکے باپ حضرت عبد اللہ کو بہت پیار کرتے تھے اور باعث اسکا یہہ تھا کہ یہہ لڑکا اونکی اولاد مین سب سے خوبصورت اور پارسا سیرت تھا ایکدفعہ کا ذکر ہی کہ حضرت عبد اللہ والد رسول اللہ ص بموجب ارشاد اپنے باپ عبد المطلب کے بطور مسافرت کہین کو گئے تھے جبکہ مقام یثرب کے پاس پہنچے تقاضائے پیغام اجل طایر روح اونکا اس مقام سے بعالم بالا پرواز کر گیا اور محمد مصطفے اون ایام مین دو مہینے کے تھے بعضے کہتے ہین کہ حمل ہی مین تھے بہر تقدیر عبد اللہ مذکور درمیان مکان حارث ابن سُراقۃ العدوی کے جو کہ عبد المطلب کا مامون تھا مدفون ہوئے — بعضے کہتے ہین کہ درمیان مکان نابغہ کے جو بنی نجار کا تھا اسمین دفن کئے گئے — اور میراث مین اونہون نے پانچ اونٹ — ایک لونڈی حبشیہ مسماۃ برکت جسکی کنیت ام ایمن ہے جسنے رسول مقبول کو گود مین کھلایا تھا چھوڑی تھی — اور والدہ رسول مقبول کی جو کہ عبد اللہ ابن مطلب کی بیوی تھی اونکا نام آمنہ ہے یہہ آمنہ بیٹی ہے وہب بن عبد مناف — بن زہرہ — ابن کلاب — ابن مرہ — بن کعب — بن لوی — بن غالب — بن فہر کی اس فہر کا نام قریش بھی ہے عبد المطلب نے وہب مذکور سے جو بنی زہرہ کا سردار تھا خواہش کر کے اپنے بیٹے عبد اللہ کی شادی کی تھی اونسے محمد مصطفے ص بارہوین ۱۲ تاریخ ربیع الاول کو درمیان اوسی سال کے جسمین اصحاب فیل نے کعبہ پر چڑھائی کی تھی پیدا ہوئے

بیان محمد مصطفی ص کا

۲۶۲ اور اصحاب فیل بعد گذرنے نصف ماہ محرم سنہ ۴۲ نوشیروانی کے اوس سالمین کو جسمین پیغمبر خدا پیدا ہوئے آئے تہے — اور غلبہ سکندر کو دارا پر آٹھ سو ۸۰۱ اکیاسی برس گذر چکے تہے اور ابتدا سلطنت بخت نصر کو ایک ہزار تین سو سولہ ۱۳۱۶ برس ہو چکے تہے — درمیان کتاب دلایل النبوۃ کے جو حافظ ابی بکر احمد البیہقی الشافعی کی تصنیف ہے یہہ لکہا ہے کہ ساتوین روز ولادت محمد مصطفی ص کے اونکے جد بزرگوار نے ایک ذبیحہ کر کے تمام قریش کی دعوت کی جب سب قریش جمع ہو چکے اسوقت کہنے لگے کہ اے عبد المطلب جس لڑکے کی خاطر تو نے ہماری ضیافت کی ہے اوسکا کیا نام رکہا اوسنے جواب دیا کہ مینے اوس لڑکے کا نام محمد ص رکہا ہے قریش بولے کہ اپنے کنبے کے نامون پر نام نرکہا عبد المطلب نے درجواب اون کے یہہ بیان کیا کہ لفظ محمد کے معنے بہت سراہا گیا اسلئے مینے یہہ نام رکہا تا کہ خدا آسمان پر اور بندے زمین پر اوسکی حمد کرین اور ہر ایک کے مونہہ سے محمد نکلے — روایت ہے حافظ ابی بکر مذکور سے اس روایت کے سند حضرت عباس تک پہنچی ہی — حضرت عباس فرماتے ہین کہ محمد مصطفی ص ناف بریدہ اور مختون پیدا ہوئے تہے یہہ حال عبد المطلب دیکہہ کر بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ یہہ امر میرے بیٹے کی عزت اور فوقیت پر دلالت کرتا ہے — روایت کی ہے حافظ مذکور نے جسکی سند مخزوم بن ہانی المخزومی تک پہنچی ہے وہ اپنے باپ کی زبانی روایت کرتا ہے کہ جبکہ رسول مقبول اس جہانمین پردہ شکم سے جلوہ آرا ہوئے اسوقت کسریٰ کے محل کو ایسی حرکت ہوئی کہ اوسکے چودہ کنگورہ گر پڑے — اور وہ آگ فارس کی جو ہزار برس سے جلتے تہی اور کبہی افسردہ نہ ہوئی تہی یکبارگی ٹہنڈی ہو گئی اور بحیرہ ساوہ کا پانی سوکہہ گیا اور موبدان قاضی فارس نے ایک خواب مہیب دیکہا کہ کوئی عربی گہوڑا ایک شتر قوی کو کہینچے ہوئے لئے جاتا ہے اور نہر دجلہ ٹوٹ کر تمام اوسکے بلاد مین پہیل

بیان محمد مصطفی ص کا

پہیل گئے ہے بوقت صبح کے کسرے بہت مضطرب اور بیقرار ہوا کہ یا الٰہی یہہ کیا ۲۶۱۵
خواب ہے چنانچہ اوسنے موبذان قاضی فارس سے دریافت کیا اسمیں قاضی کو
آیندہ شے ہونے والی کا بہی علم تہا اوسنے سوچ بچار کر کہا کہ جہان پناہ تعبیر اس
خواب کی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ کوئی شخص عرب کے ملک مین ذیشان پیدا ہوا ہے
اوسکے ظہور کی یہہ بشارت ہے یہہ سُنکر کسرے نے ایک نامہ نعمان بن المنذر کو
لکہا اوس نامہ کا مضمون یہہ ہے کہ بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ کوئی شخص عالم
و فاضل عرب سے اسطرحکا کہ جو مین اوسے سوال کرون وہ میری تشفی کر دے
میرے پاس روانہ کرو ۔ نعمان نے عبدالمسیح بن عمرو بن حسان الغسانی کو بہیجدیا
اوسکے سامنے کسرے نے سب حال خواب کا اور محل کا ہلنا اور کنگورون کا
گرجانا بیان کیا اور کہا اسکا جواب شافی مجکو دے اوسنے عرض کی کہ جہان پناہ
مرا مامون مسمی سطیح جو نواح شام مین رہتا ہے اوسکو اس علم مین مہارت تامہ
ہے ۔ کسرے نے حکم دیا کہ اچہا اوسکے پاس جاکر سب بیان کرو جو تاویل و تعبیر
وہ بیان کرے اوسکی جلد اطلاع کرو چنانچہ عبدالمسیح بارادہ ملاقات سطیح ملک
شام مین گیا مگر افسوس کہ جب وہ اپنے مامون سطیح کے پاس پہنچا وہ حالت
نزع مین تہا اوسنے جاکر سلام کیا اور مزاج پُرسی کی وہ مطلق جواب نہ دیسکا
تب عبدالمسیح نے چند شعر در باب ناکامی اور عدم مقصود براری کے پڑہ کر
سُنائے سطیح نے وہ شعر سُنکر آنکہین کہولکر دیکہا تب عبدالمسیح نے کہا کہ مین
شُشتر تیز رفتار پر سوار ہوکر آپکی ملاقات کے واسطے آیا تہا اور مجکو بادشاہ
بنی ساسان نے بسبب حرکت کرنے اوسکے ایوان کے اور سرد ہو جانے
آگ فارس کے واسطے تعبیر خواب موبذان کی بہیجا ہے اوسنے خواب مین
یہہ دیکہا ہے کہ کوئی عربی گہوڑا اشتر قوی کو کہینچے ہوئے لئے جاتا ہے اور نہر

۲۶۴ دجلہ ٹوٹ کر تمام اوسکے شہر و نمین پھیل گئی ہے — لیکن بسبب شامت طالع کے
آپسی ملاقات اوسوقت ہوئی کہ آپ کوئی دم کے مہمان ہین اوسنے کہا عبد المسیح
جب کہ قرضدار بہت ہوگئے تب ڈانمنی دالا پیدا ہوا اسلئے اگر فارس کے بھیجہ
گئی اور نہر سماوہ اور بحیرہ ساوہ دونوکا پانی سوکھ گیا اب ملک شام نہ میرا نہ تیرا
اور سیکے خاندان کے بادشاہ اور بادشاہزادیان راج کرین گی اور جو آنے والا ہے
بیشک آویگا یہہ کہکر مسیح مرگیا — اور عبد المسیح نے کسرے کی خدمت مین حاضر ہوکر
جو اوسنے کہا تہا سب سنایا — راوی کہتا ہے کہ میرے سامنے کی بات ہے
کہ جو وہ بادشاہ ہوی اور ایسا انقلاب عظیم اس عرصہ قلیل مین ہوا کہ کہا نہین جاتا
چنانچہ دنمس بادشاہ تو چار برس کے عرصہ مین حکومت کرچکے تہے — کتاب
عقد مین لکہا ہے کہ مسیح نزار بن معد بن عدنان کے زمانہ مین موجود تہا جسنے میراث
کی تقسیم درمیان بنی نزار کے کی تہی مراد بنی نزار سے مضر اور اوسکے بہائی ہین
درباب شرافت جناب سولخدا اور اہل بیت انجناب کے روایت ہی حافظ بیہقی سے اوس روایت کی سند حضرت
عباس رضی اللہ عنہ تک پہنچی ہی حضرت عباس فرماتے ہین کہ ایکدن مینے پیغمبر خدا ص سے عرض کی کہ قریش جب آپسمین ملتے ہین تو بہت خوش
بشاش ہوکر ہنسی خوشی سے ملتے ہین اور یا حضرت جب ہمسے ملتے ہین تو منہہ بنالیتے ہین یہہ بات سنکر جناب رسولخدا ص کو
بہت غصہ آیا اور آپنے ارشاد کیا کہ قسم ہی اوس شخص کی جسکے ہاتہہ مین جان ہی محمد کی کبہی وہ شخص مومن نہ ہوگا جبتک محبت
خالص واسطے اللہ اور رسول کے نہ کریگا — ایک روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہی حضرت عمر فرماتے ہین کہ ہم چند شخص رسول اللہ کے خانہ
مین کہڑے ہوئے تہے ایک عورت عمر نامکو گندی کیسنے کہا کہ یہہ عورت پیغمبر خدا کی بیٹی ہی اور سفیان کہنے لگا کہ محمد بن ہاشم ایسے ہین جیسے پہول
خوشبو کے یہہ بات وہ عورت سنتی ہوئی چلی گئی اوسنے جاکر رسول خدا ص
کو سب باتین سنائین آپ یہہ سنکر خفا ہوئے اور غصہ مین بہرے ہوئے
باہر آئے اور آپ نے ارشاد کیا کہ افسوس ہے اون لوگون پر جنکی مجہ تک
باتین پہنچتی ہین سنو خدا تعالے نے سات آسمان پیدا کرکے جو انمین سب سے بلند تہا

بیان محمد مصطفی ص کا

بلند تہا اوسکو پسند کیا اور اُن آسمانونمین جسکو اپنی پیدائش سے چاہا بسایا — ۶۵
پہر دنیا پر اپنی پیدائش پیدا کی اور اونمین سے آدمیون کو برگزیدہ اور پسندیدہ بنایا
— پہر تمام آدمیون پر عرب کو شرافت دی — اور عرب مین سے خصوصاً
قبیلہ مضر کو برگزیدہ کیا — اور اوس قبیلہ مین سے خاص قریش لوگ بنائے
اور قریش مین سے بنی ہاشم پسندیدہ کئے — اور تمام بنی ہاشم مین سے مجکو پسند
کیا اِس روایت سے شرافت جناب رسولخدا کی اظہر من الشمس ہے اور ایک
روایت حضرت عائشہ سے یہی ہے وہ فرماتے ہین کہ سُنا مینے رسول خدا سے
اونکو حضرت جبرائیل نے کہا کہ اے محمد ص مین تمام زمین پر مشرق سے مغرب
تک پہرا ہون کوئی قبیلہ یا قوم یا خاندان بنی ہاشم سے بہتر مینے نہین پایا!

بیان سے پیغمبر خدا ص کی نسب کا

واضح ہو کہ پانچوین فصل مین اسماعیل ع کی اولاد کا حال ہم لکھہ چکے ہین یعنے جو لوگ
کہ پیغمبر خدا ص کے نسب نامہ مین داخل ہین اونکا نام اور جو خارج ہین اونکا
نام بہی مذکور ہو چکا ہے اب ہم نسب نامہ جناب رسول خدا ص کا علی التواتر
اور پے ہم الکیطرف سے ذکر کرتے ہین وہ یہہ ہے — کہ ابو القاسم محمد ص
بیٹا عبد اللہ کا — وہ بیٹا عبد المطلب کا — وہ بیٹا ہاشم کا — وہ بیٹا عبد
مناف کا — وہ بیٹا قصی کا — وہ بیٹا کلاب کا — وہ بیٹا مرہ کا —
وہ بیٹا کعب کا — وہ بیٹا لوے کا — وہ بیٹا غالب کا — وہ بیٹا فہر کا
— وہ بیٹا مالک کا — وہ بیٹا نضر کا — وہ بیٹا کنانہ کا — وہ بیٹا خزیمہ کا
— وہ بیٹا مدرکہ کا وہ بیٹا الیاس کا — وہ بیٹا مضر کا — وہ بیٹا نزار کا —

بیان محمد مصطفی ص کا

۶۶ وہ بیٹا معد کا — وہ بیٹا عدنان کا — معلوم رہے کہ نسب رسول خدا ص کا عدنان تک بالاتفاق ہے اسمین کچھ گفتگو نہین اور یہہ بھی بیشک ہے کہ عدنان حضرت ابراہیم خلیل اللہ ع کے اولاد سے ہین لیکن وہ پشتین جو کہ درمیان عدنان اور اسماعیل کے ہین اونکی تعداد مین اختلاف ہے — بعضون نے چالیس آدمی شمار کئے ہین — اور بعضے سات کہتے ہین — اور ام سلمہ بیبی زوجہ نبی ص روایت کرتی ہین کہ رسول اللہ یون فرماتے تھے کہ عدنان بیٹا ہے اود کا — اور وہ بیٹا زید کا — وہ بیٹا برا کا — وہ بیٹا ہے اعراق الثری کا اسلئے ام سلمہ نے فرمایا کہ سمیع اور بر ابنت — اور اسماعیل اعراق الثری یہہ پیچھے سے بڑہائے گئے ہین — اور بیہقی نے یون ذکر کیا ہے کہ عدنان بیٹا اود کا — وہ بیٹا المقوم کا — وہ بیٹا ناحور کا — وہ بیٹا تارح کا — وہ بیٹا یعرب کا — وہ بیٹا شعب کا — وہ بیٹا نابت کا — وہ بیٹا اسماعیل کا — وہ بیٹا ابراہیم خلیل اللہ کا — اب ہم وہ بیان کرتے ہین جو کہ جوالی النسابہ نے درمیان شجرۃ النسب کے ذکر کیا ہے اور وہ ہی مذہب مختار ہے وہ یہہ ہے کہ عدنان بیٹا اود کا — وہ بیٹا اود کا — وہ بیٹا الیسع کا — وہ بیٹا الہیسع کا — وہ بیٹا سلامان کا — وہ بیٹا حمل کا — وہ بیٹا قیذار کا وہ بیٹا اسماعیل علیہ السلام کا — اور نسب نامہ اسماعیل کا درمیان نسب ابراہیم ص کے اول فصل مین بیان ہو چکا ہے اوسکے اب پھر ذکر کرنے کی کچھ حاجت نہین بیہقی بیان کرتا ہے کہ ہمارا استاذ ابو عبد اللہ الحافظ کہتا تہا کہ نسب رسول اللہ ص کا عدنان تک صحیح ہے اور ماوراء عدنان کے غیر معتبر ہے

بیان دودہ پلانے رسول اللہ ص کا

بیان محمد مصطفی ص کا

مخفی نرہے کہ دایہ اول رسول خدا کی جسنے بعد حضرت کے والدہ کے دودہ پلایا اوسکا ۲۶۷
نام ثویبہ ہے یہہ ابی لہب کی یعنے رسول اللہ کی چچا کی کنیزک تہی اس لونڈی کے ایک
بیٹا مسمی مسروح تہا اوسکا دودہ رسول خدا اور آپکی چچا حضرت حمزہ کو اور ابا سلمہ
ابن عبدالاسد مخزومی کو پلایا کرتی تہی اسلئے یہہ دونو شخص پیغمبر خدا ص کے رضاعی
بہائی تہے

بیان دودہ پلانے دایہ حلیمہ سعدیہ کا رسولخدا ص کو

پوشیدہ نرہے کہ عرب کا دستور یہہ تہا کہ بدوی عورتین یعنے جنگل کی رہنوالیان
درمیان مکہ معظمہ کے دودہ پلانے کی تالاش مین آیا کرتین تہی — چنانچہ اوسی
عادت قدیمہ پر چند عورتین بخواہش دودہ پلانی کے مکہ مین آئین سبکو بچے واسطے
پرورش کے ملگئے مگر دایہ حلیمہ کو کوئی بچہ سوائے محمد مصطفی ص کے نملا بات یہہ
ہے کہ رسولخدا اون ایام مین یتیم تہے اسلئے کوئی دایہ اونکا دودہ پلانا اختیار
نکرتی تہی کیونکہ وہ اپنے بہلے کی امید لڑکے کی باپ سے رکہا کرتی تہی اور جو
عورت خود رانڈ ہوتی تہی اوسکو جانا کرتی تہین کہ یہہ کیا سلوک کریگی لیکن دایہ
حلیمہ بنت ابی ذویب بن الحارث السعدیہ نے حضرت کی والدہ آمنہ سے
آپکو لیکر دودہ پلانا شروع کیا اور اپنے ہمراہ اونکو لئے ہوئے بادیہ بنی سعد کو
جہان وہ رہتے تہے چلی گئی — خدا تعالے نے اوس عورت کو ایسی برکت
بخشی کہ کبہی اوسکو ایسی فراغت نصیب نہوئی تہی جب آپنے دودہ چہوڑدیا
تب ایکروز حضرت کو مکہ مین لائے اور آپکی والدہ ماجدہ سے درخواست
کی کہ حضرت کو تا حین بلوغ میرے ہی پاس رہنے دے کیونکہ مجکو اس لڑکے سے
کمال الفت ہے اور مکہ مین وبا کا بہت زور و شور رہتا ہے جب حضرت کی

بیان محمد مصطفی ص کا

۲۶۸ والدہ نے دیکھا کہ یہ کسیطرح پنڈ نہین چھوڑتی اونہون نے بہی اجازت دیدی
وہ دایہ حضرت کو ہمراہ اپنے لیکر بادیہ بنی سعد کو پہرگئی حضرت نے اوس دایہ
کے پاس رہنا اور پرورش پانا شروع کیا ایک روز کا ذکر ہے کہ رسول اللہ ص
اپنے بہائی رضاعی کے ساتہہ جنگل مین گئے تہے کہ ناگاہ وہ دایہ حلیمہ کا بیٹا اپنی
ماں کے پاس مضطرب آیا اور آکر کہنے لگا کہ اوس لڑکی قرشی کا دو آدمی سفید کپڑے
والون نے لٹا کر پیٹ پہاڑ ڈالا — یہ خبر دایہ حلیمہ سنکر معہ اپنے خاوند کے مضطر
الحال بہاگی گئی وہان جاکر جو دیکہا تو حضرت صحیح و سالم کہڑے ہین بروقت استفسار
کے حضرت نے بیان کیا کہ دو آدمی آئے تہے اونہون نے لٹا کر میرا پیٹ پہاڑ
ڈالا تہا — حلیمہ کا خاوند بولا کہ مین تو یہہ جانتا ہون اس لڑکے کو جنون ہوگیا ہے
تو اسکو اپنے ہمراہ لیجاکر اسکے کنبے مین چہوڑ آ دایہ حلیمہ کو بہی خوف ہوا وہ حضرت کو
ہمراہ اپنے لیکر اونکی والدہ آمنہ کے پاس آئی حضرت کی والدہ نے ارشاد کیا
کہ دایہ حلیمہ آج تیرے دلمین کیا سمائی جو تو میرے بیٹے محمد ص کو اپنے ساتہہ
پہر لائی وہ چہوڑ جانے کے لائق تجکو تو اس لڑکے سے نہایت محبت تہی دایہ حلیمہ نے
سب حال بیان کیا آمنہ نے فرمایا کہ تو جہوٹی ہے اسکو نہ جنون ہے نہ کوئی
دیو چمٹا ہے نہ کسی شیطان کو اسپر دخل ہو سکتا ہے کیونکہ میرا بیٹا ایسا ہی رتبہ والا
ہے — رضاعی بہائی حضرت کے یہہ ہین — عبد اللہ — اور انیسہ — اور
جذامہ جو کہ موصوف بصفات اسمیہ اپنے کہتے ہیں یہہ تینون لڑکے دایہ حلیمہ سعدیہ کے
پیٹ سے اور حارث بن عبد العزے کے تخم سے تہے اور یہ حارث مذکور رضاعی
والد پیغمبر خدا ص کا ہے — جن ایام مین کہ پیغمبر خدا ص نے حضرت خدیجہ سے نکاح
کرایا تہا انہون ایام مین دایہ حلیمہ انکی پاس آئی تہی اور کہنے لگے کہ بسبب قحط سالی
کے ہم لوگ بہت تنگ ہین حضرت نے یہہ حال اپنی بیوی خدیجہ رض سے بیان کیا

بیان محمد مصطفی ص کا

بیان کیا اوسنے چالیس گوسفند اوسکو دین — اور ایک دفعہ دایہ حلیمہ سعدیہ اپنے شوہر حارث مذکور کے بعد نبوت رسول خدا ص کے آئے تہے اور دونو شرف اسلام مشرف ہوکر چلے گئے تہے — جبکہ دایہ حاضر حضرت کو اونکی والدہ کے سپرد کرگئی تب جناب رسول مقبول نے اپنی والدہ ماجدہ کے خدمت مین رہنا شروع کیا جب انکی عمر چھہ برسکی ہوئی اسوقت یکبارگی یہہ حادثہ عظیمہ برپا ہوا کہ حضرت کی والدہ درمیان ایک گانو ابواء کے جو درمیان مکہ اور مدینہ کے قریب ودان کے ہے بقضا و رضا الہی فوت ہوئین اور اونکے اسجاے آنیکا یہہ سبب تہا کہ آمنہ اپنے بہایون سے جو قبیلہ بنی عدی بن النجار سے ہین حضرت کی ملاقات کروانے کو آئی تہی بعد مراجعت کے راہ مین انتقال فرمایا — بعد ازان حضرت کو اونکی دادا عبد المطلب پرورش کرتے رہے بعد دو برس کے وہ بہی گذر گئے اوسوقت حضرت کی عمر آٹہہ برسکی تہی — تب حضرت کے چچا ابو طالب بن عبد المطلب خبر گیر حضرت کے ہوئے ابو طالب حقیقی بہائی عبد اللہ والد رسول اللہ ص کا تہا — ذکر ہے کہ ایک دفعہ ابو طالب پیغمبر خدا ص کو اپنے ہمراہ ملک شام کیطرف کسی تجارت مین لیگئے تہے جبکہ شہر بصری مین داخل ہوئے (یہہ وہ شہر ہے جو شام مین واقع ہے اور یہہ وہ بصرہ نہین جو عراق کا ایک شہر مشہور ہے) تب عمر حضرت کی تیرہ برسکی تہی اس شہر مین عبد المطلب کی ملاقات ایک راہب مسمی بحیرا سے ہوئی اوس راہب نے ابو طالب سے کہا کہ اس لڑکے کو بحفاظت تمام اپنے ہمراہ لیکر اولٹا چلا جا اور یہودیون سے ڈرتا رہ ایسا نہ ہو کہ اس بچہ کو مار ڈالین کیونکہ یہہ تیرا بھتیجا ہونہار ہے — چنانچہ ابو طالب نے حضرت کو اپنے ہمراہ لیکر بعد فراغ تجارت کے مکہ کو مراجعت کی — جبکہ پیغمبر خدا ص جوان ہوئے اسوقت کے یہہ اوصاف انکی ہین کہ صاحب مروت اور ذی علم اور سب

بیان محمد مصطفی ص کا

۲۷۰ آدمیون سے زیادہ فصیح — اور سچی اور امین اور پارسا ایسے تھے کہ آپکے ہمعصرون مین اور کوئی شخص ایسا نہ تہا چنانچہ تمام قوم مین حضرت بہت بڑے امین مشہور تہے کیونکہ خدا تعالے نے ایسے امور صالحہ اور نیک چلن اونمین جمع کئے تہے کہ سب مین معزز اور مکرم تہے — جبکہ ایک لڑائی درمیان فجار اور قریش کے یعنے حضرت کے چچاؤن سے ہوہوے تہے اوسوقت حضرت کی عمر چودہ برسکی تہی یہہ ایک لڑائی درمیان قریش — اور کنانہ اور ہوازن سے ہوئی تہی فجار اسواسطے کہتے ہین کہ قوم ہوازن نے حرم کی ہتک غرت کی تہی اسوقت سے اونکو فجار کہا کرتے تہے — اس جنگ مین اول حملہ قریش اور کنانہ پر ہوا — بعدازان قوم ہوازن پر ہوا مگر فتح قریشون کی ہوئی

بیان اوس سفر کا جو حضرت نی واسطے سوداگری کے خدیجہ بنت خویلد کی طرف سے کیا تہا

واضح ہو کہ حضرت خدیجہ خویلد بن اسد بن عبدالعزی — بن قصے — بن کلاب کے بیٹی ہے یہہ سوداگر بچی غرت والی اور بڑی مالدار قوم قریش مین تہی جبکہ اسنے زبانی لوگون کی یہہ سُنا کہ محمد مصطفے ص بہت سچے اور امین آدمی ہین حضرت کو بلاکر اونسے کہا کہ آپ میرے واسطے ملک شام کو بطور تجارت تشریف لیجائے اور ہمراہ اپنے میرا غلام میسرہ لیجئے — حضرت نے منظور فرمایا — اور جو اسباب اسجائے سے لادکر لیگئے تہے جاتے ہی ملک شام مین بیچ ڈالا اور اوسکی عوض اور خرید کرکے مکہ معظمہ کو مراجعت فرمائی — چنانچہ مہ اسباب محمولہ ملوکہ خدیجہ رضہ کے ہمراہ اوسی غلام کے مکہ مین تشریف لائے اوس غلام نے حضرت

بیان محمد مصطفی ص کا

حضرت کی جو جو کرامات تین وہان دیکھی تہین سب اپنی مخدومہ کے سامنے حرف ۲۷۱
بحرف بیان کین — اور کہا کہ اکثر ایسا دیکہنے مین آیا کہ بوقت شدت گرما
دوپہر کے وقت دو فرشتے جناب رسالت مآب کو سایہ کرلیتے تہے — بیوی
خدیجہ نے یہہ باتین سنکر پیغمبر خدا ص سے درخواست اپنے نکاح کی کی حضرت
نے بعوض مہر بیس اونٹ کے بیوی خدیجہ سے نکاح کرلیا — یہہ عورت اول
زوجہ رسول مقبول کی تہی تا حین حیات اس بیوی کے حضرت کا نکاح دوسری
کسی بیوی سے نہین ہوا — اور وقت نکاح حضرت خدیجہ کے عمر پیغمبر خدا کی
پچیس برسکی تہی اور بیوی خدیجہ کی چالیس برسکی تہی اور وہ بیوی بیوہ تہی تمام
پیغمبر خدا کی بیویون مین سوا عائشہ صدیقہ کے کوئی باکرہ نہ تہی اور یہہ خدیجہ
اول سب سے پیغمبر خدا پر ایمان لائی ہین بعد اونکے نبی ہونیکے دس برس تک
انکی صحبت مین رہین اور تین برس قبل ہجرت پیغمبر خدا ص کے حضرت بیوی خدیجہ
نے وفات پائی

بیان ہے تعمیر کعبہ کا جو پھر کرنے سر سے قریش نے کی ہی

تہے ہین کہ بعد وفات حضرت اسماعیل ص کے اونکا بیٹا نابت متولی خانہ کعبہ کا
ہوا اوسکے بعد جرہم کیونکہ عامر بن الحارث جرہمی کہتا ہے کہ ہم لوگ بعد نابت کے
خانہ کعبہ کے متولی ہوئے اور ہم لوگ اوس خانہ بزرگ کا طواف کیا کرتے تہے
اس حالمین کہ کوئی مکہ مین نہ رہتا تہا ہم وہان رہا کرتے تہے مگر گردشات زمانہ
اور بد نصیبون ہماری نے ہمکو ہلاک کیا کیونکہ جرہم نے خدا سے بغاوت اختیار
کی اور سب محارم کو حلال جان لیا اسواسطے وہ ہلاک ہوئے اور پھر خانہ کعبہ کا
والی قبیلہ خزاعہ ہوا — اونکے بعد قریش ہوئے — جبکہ قریش لوگ خانہ کعبہ کے

بیان محمد مصطفی ص کا

۲۷۲ متوں ہوئے انکے وقت یہہ تجویز ہوئے کہ خانہ کعبہ کو بلند بنانا چاہئے اسلئے اون لوگون نے بنا راول کو مسمار کرکے پھر نئے سرے سے تعمیر کرنی شروع کی جبکہ حجرالاسود تک تعمیر پہنچی اسوقت تمام قبایل عرب مین اختلاف ہوا کیونکہ ہر ایک قبیلہ بسبب غرت اور بزرگی حجرالاسود کے خواہان اسبات کا تہا کہ مین حجرالاسود کو اوسکے مقام پر رکہون آخرش یہہ تجویز ٹہہرائی کہ کلکے روز بوقت صبح اول سب سے جو شخص حرم کے دروازہ سے یہان آوے اوسکو حاکم اور منصف بناؤ وہ شخص جسکو حکم کرے وہ بس حجر کو اوسکے مقام پر رکہے۔ پیغمبر خدا ص اول سب سے حرم کے دروازہ سے آئے حضرت کو سنتے حکم بنایا حضرت نے یہہ حکم دیا کہ ایک چادر بضبوط بچہاکر اوسپر حجرالاسود رکہہ کر ہر ایک قبیلہ ایک ایک کونہ اوس کپڑے کا پکڑ کر برابر اٹہاؤ تاکہ سب مساوی رہین۔ سبکو یہہ راے پسند آئی چنانچہ یونہین کیا حضرت نے بروقت پہنچے حجرالاسود کے اوسکے موضع پر اپنے ہاتہہ سے وہ پتہر اوسکے مقام پر رکہا بعد ازان تعمیر ہوچکی اور کعبہ شریف طیار ہوگیا۔ پہنہا وان لوگونکا اسوقت لباس یہہ تہا کہ کتان کے کپڑے سفید معمولون کے طور پر پہنا کرتے تہے بعد ازان چادرون کا رواج شروع ہوگیا مگر سبسے اول حجاج ابن یوسف نے چادر پہنی ہی۔ اوسوقت عمر حضرت کی جبکہ قریش نے آپکو حکم اور منصف بنایا تہا پینتیس برسکی تہی پینے پانچ برس پیشتر رسالت سے یہہ معاملہ ہوا

بیان سے رسول ہونے محمد مصطفی ص کا

واضح ہو کہ محمد مصطفی ص چالیس برسکی عمر مین عہدہ رسالت پر ممتاز ہوکر خلق اللہ کو ہدایت فرمانے لگے تہے اور اللہ تعالے نے اونکے واسطے شریعت ناسخ عنایت

عنایت فرمائے جس سے تمام شرایع ماضیہ کو منسوخ کر دیا — ابتدا رسالت
مین جناب سرور کاینات کو رویا رصادقہ دکھلائے دیا کرتے تہے — اور
چونکہ جناب سرور خدا تعالے کو بہت دوست رکہتے تہے اور خدا تعالے اونکو
چاہتا تہا اسلئے درمیان جبل حراو کے ہر سالمین ایک مہینہ مراقبہ اور خلوت فرماتے
تہے — چنانچہ اونسی عادت قدیم پر پیغمبر خدا ص جس سالمین کہ رسول ہوئے
درمیان ماہ مبارک رمضان شریف کے جبل حرا کو واسطے اعتکاف کے
معہ اہلخانہ کے تشریف لیگئے — جبکہ وہ رات آئی جسمین کہ خدا تعالے انے اپنے
محبوب کو خلعت فاخرہ رسالت کا پہنایا اوس رات کو یہہ وارد ات ہوئے
کہ حضرت جبرائیل اپنے پیغمبر خدا ص کی خدمت مین تشریف لائے اور کہا کہ اقرا
یعنے پڑہ — آپنے ارشاد کیا کہ مین کیا پڑہون جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا
کہ اقرا باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرا وربک الاکرم الذی
علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم چنانچہ حضرت نے بموجب ارشاد کے یہہ پڑہا

ترجمہ

پڑہ ساتہہ نام پروردگار اپنے کے جسنے پیدا کیا — پیدا کیا آدمی کو جمی ہوئے
ہوے — پڑہ اور پروردگار تیرا بہت کرم کرنیوالا ہے — جسنے سکہایا
ساتہہ قلم کے — سیکہایا آدمی کو جو کچہہ نہین جانتا تہا — بعد ازان نبی صلعم
جب پہاڑ مین تشریف لیگئے اسوقت آسمان سے یہہ آواز آئے کہ اے محمد
تو رسول ہے اللہ کا اور مین جبرائیل ہون حضرت نے جبرائیل کو اوس مقام پر
کہڑے رہ کر خوب ملاحظہ کیا — پہر محمد مصطفے ص ہوئے خدیجہ رض کے پاس
آئے حضرت نے جو مشاہدہ کیا تہا وہ سب حال بیان کیا بیوی خدیجہ کہنے لگی
کہ قسم ہے مجکو اوس شخص کی جسکے ہاتہہ مین خدیجہ کی جان ہے مین امید رکہتی ہون

بیان محمد مصطفی ص کا

۲۷۴ اور بہت خوش ہون اسبات سے کہ آپ اس اُمت کے نبی ہوونگے — چنانچہ بیوی خدیجہ رض ورقہ ابن نوفل اپنے چچا زاد بھائی کے پاس جسنے کہ کتابون کو خوب پڑہا تہا اور یہودیون اور عیسائیون سے حضرت کی نبوت کی خبر جانتا تہا تشریف لیگئے اور سب حال زبانی محمد مصطفی ص کا اوسے بیان کیا ورقہ نے کہا سبحان اللہ اے خدیجہ قسم ہے مجکو خدا تعالے کی اگر تو سچی ہے تو البتہ وہ رازدار جو مثل موسیٰ ابن عمران کے ہے وہ بیشک ظاہر ہوا اور وہ اُمت کا نبی ہے حضرت خدیجہ نے یہہ حرف بحرف پیغمبر خدا سے بیان کیا کہ ورقہ یون کہتا ہے — جبکہ پیغمبر خدا اعتکاف پورا کرچکے تب خانہ کعبہ کے طواف کو تشریف لیگئے اور ایک ہفتہ تک حضرت طواف مین رہے — بعد ازان گہر کو تشریف لائے — پہر حضرت پر متواتر وحی کا نازل ہونا شروع ہوا — سبسے اول بیوی خدیجہ مسلمان ہوئین اسیواسطے اس بیوی کی بزرگی حدیث سے بہی ثابت ہے چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ مردونین سے بہت مرد کامل ہوئے ہین لیکن عورتونین سوا رچار عورتون کے کوئی کامل نہین ہوئی یعنے آسیہ — جورُو فرعون کی — مریم بنت عمران — خدیجہ بنت خویلد — چوتہی فاطمہ بنت محمد

بیان ہے اوس شخص کا جو سبسے اول مسلمان ہوا

واضح ہو کہ جناب خدیجہ رض کے اول ایمان لانے اور مسلمان ہونی مین کسیکو اختلاف نہین — مگر اختلاف اونکے بعد مین ہے کہ بیوی خدیجہ کے بعد کون شخص اول ایمان لایا — صاحب سیرۃ اور بہت سے اہل علم بیان کرتے ہین کہ مردونین سے اول حضرت علی ابن ابیطالب نو برس کی عمر مین سبسے اول مسلمان ہوئے بعضے دس برسکی عمر بیان کرتے ہین — اور ایک قول سے گیارہ برسکی ثابت ہی — قبل مسلمان

بیان محمد مصطفی ص کا

مسلمان ہونیکے حضرت مرتضی علی رض پیغمبر خدا ص کے گہر مین تشریف رکھا کرتے تہے —
تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ جبکہ عرب مین قحط پڑا اور سوقت ابوطالب بسبب کثیر العیال
ہونیکے بہت تنگ تہے — محمد مصطفی ص نے اپنے چچا عباس رض سے یہہ کہا کہ آپکا بہائی
ابوطالب چونکہ کثیر العیال ہے آپ ہمراہ میرے تشریف لیچلئے ہم دونو اونکو ہلکا
کردین اور اوسکے بوجہہ کو تقسیم کرلین چنانچہ حضرت عباس اور پیغمبر خدا تشریف لیگئے
اور ابوطالب سے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ آپکا بوجہہ ہلکا کرین ابوطالب نے کہا کہ
عقیل کو میرے پاس رہنے دو اور جسکو چاہو لیجاؤ پیغمبر خدا ص نے حضرت علی کو لیا
— اور حضرت عباس رض نے — حضرت جعفر رض کو اپنے ہمراہ لیا اسواسطے حضرت
علی کرم اللہ وجہہ پیغمبر خدا ص کے پاس تشریف رکھتے تہے تا حین دعوے رسالت
انحضرت چنانچہ جسوقت حضرت نے ارشاد کیا کہ مین نبی ہون خدا کا حضرت علی رض
اولاً ایمان لائے — اور جعفر حضرت عباس کے پاس رہا کرتا تہا آخر کو وہ بہی مسلمان ہوا
حضرت علی رض نے ایک شعر عربی اپنے اول مسلمان ہونیکا کہا ہی جسکا ترجمہ یہہ ہے

شعر مسلمان مین ہوا ہون سبسے پہلے درانحالیکہ نابالغ تہا لڑکا

صاحب السیرۃ لکہتا ہے کہ بعد علی مرتضی رض کے زید بن حارثہ غلام رسول اللہ کا
جسکو حضرت نے خرید کر آزاد کردیا تہا وہ مسلمان ہوا — بعد اوسکے ابوبکر صدیق رض
ایمان لائے نام انکا عبد اللہ ہی اور یہہ بیٹے ہین ابی قحافہ کے جسکا نام عثمان ہے
اور کنیت ابو قحافہ اور بعضے یہہ بیان کرتے ہین کہ سبسے اول ابوبکر صدیق مسلمان ہوئے
— بعد اونکے حضرت عثمان ابن عفان — اور عبد الرحمن ابن عوف — اور سعد
ابن ابی وقاص — اور زبیر ابن العوام — اور طلحہ ابن عبید اللہ — یہہ لوگ
بسبب تحریک کرنے ابوبکر رض کے اور بسبب فہمائش حضرت ابوبکر کے جو انکو
اپنے ہمراہ پیغمبر خدا ص کے پاس لایا مسلمان ہوئے تہے یہہ لوگ اولین مسلمانون مین سے

 شمار کئے جاتے ہین — پہر ابو عبیدہ مسلمان ہوئے جنکا نام عامر بن عبداللہ بن الجراح ہے — اور عبیدہ بن الحارث — اور سعید ابن زید ابن عمرو بن نفیل بن عبد العزے یہہ چچا کا بیٹا حضرت عمر و ابن الخطاب کا ہے اور عبداللہ ابن مسعود اور عمار بن یاسر یہہ مسلمان ہوئے — واضح ہو کہ تین برس تک پیغمبر خدا محمد مصطفی یہہ دعوت طرف اسلام کی خفیہ کرتے رہے مگر جبکہ یہہ آیت نازل ہوئی کہ وانذر عشیرتک المقربین یعنے ڈرا اپنے کنبے والون کو جو قریب کے رشتہ کے ہین اوسوقت حضرت نے بموجب حکم خدا کے اظہار کرنا دعوت کا شروع کیا — بعد نازل ہونے اس آیت کے پیغمبر خدا ص نے حضرت علی رض سے ارشاد کیا کہ اے علی ایک پیمانہ کہانیکا میرے واسطے طیار کر اور ایک بکریکا پیر اوسپر چھوارے — اور ایک بڑا کاسہ دودہ کا میرے واسطے لا اور مطلب کی اولاد کو میرے پاس بلا کر لا تا کہ مین اونسے کلام کرون اور سناؤن اونکو وہ حکم جسکا کہ خطاب باری سے مامور ہوا ہون — چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے وہ کہانا ایک پیمانہ بموجب حکم طیار کرکے اولاد مطلب کو جو قریب چالیس آدمی کے تہے بلایا ان آدمیونمین حضرت کے چچا ابو طالب اور حضرت حمزہ — اور حضرت عباس بہی تہے — اوسوقت حضرت علی رض نے وہ کہانا جو طیار کیا تہا لاکر حاضر کیا سب کہا پی کر سیر ہوگئے — حضرت علی رض سے ارشاد کیا کہ جو کہانا ان سب آدمیون نے کہایا ہے وہ ایک آدمی کی بہوک کے موافق تہا اس اثنا مین حضرت چاہتے تہے کہ کچہہ ارشاد کرین کہ ابو لہب جلد بول اٹہا اور یہہ کہا کہ محمد ص نے بڑا جادو کیا یہہ سنتے ہی تمام آدمی الگ الگ ہوگئے یعنے چلے گئے پیغمبر خدا ص کچہہ کہنے بہی نہ پائے — یہہ حال دیکہہ کر جناب رسالت مآب نے ارشاد کیا کہ اے علی دیکہا تو نے اس شخص نے کیسی سبقت کی

بیان ہے محمد مصطفی ص کا

سبقت کی مجکو بولنے بھی نہ دیا — اتبو پہر کلکو طیار کر جیسا کہ آج کیا تہا اور پہر اونکو ۲۷۷
بلاکر جمع کر چنانچہ حضرت مرتضی علیہ السلام نے دوسرے روز پہر موافق ارشاد انحضرت کے
وہ کہانا طیار کرکے سب لوگون کو جمع کیا جب وہ کہانے سے فراغت پا چکے اوسوقت
رسول اللہ ص نے ارشاد کیا کہ تم لوگون کی بہت اچہی قسمت اور نصیب کیونکہ ایسے
چیز مین اللہ کی طرف سے لایا ہون کہ اوسے تمکو فضیلت حاصل ہوتی ہے اور آیا
ہون تمہارے پاس دنیا اور آخرۃ مین اچہا — خدا تعالے نے مجکو تمہاری ہدایت
کا حکم فرمایا ہے کون شخص تم مین سے اس امر کا اقتدا کرکے میرا بہائی اور وصی اور
خلیفہ بنتا چاہتا ہے اوسوقت سب موجود تہے اور حضرت پر ایک ہجوم تہا —
حضرت علی رضہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین آپکے دشمنون کے نیزہ مارونگا
اور آنکہین اونکی پہوڑون گا اور پیٹ چیرون گا اور ٹانگین کاٹون گا اوراپ کا
وزیر ہونگا — حضرت نے اوسوقت علی مرتضی رضی کی گردن پر ہاتہہ مبارک کہکر
ارشاد کیا کہ یہہ میرا بہائی ہے اور میرا وصی ہے اور میرا خلیفہ ہے تمہارے درمیان
اسکے سنو اور اطاعت قبول کرو — یہہ سنکر سب قوم کے لوگ ازروے تمسخر
کے ہنس کر کہڑے ہوگئے اور ابو طالب سے کہنے لگے کہ اپنے بیٹے کی بات سن اور اطاعت
کر یہہ تجھے حکم ہوا ہے — اسی طرح پر مدت گذر گئی کہ پیغمبر خدا ص اونمین رہتے تہے
اور احکام الہی اونکو پہنچاتے تہے لوگ بہی اونکے کلام کو کچہہ رد نہ کرتے تہے جبتک
کہ حضرت نے اونکی بتون کو عیب نہ لگایا جب حضرت نے اونکے خداؤن اور
معبودون کے عیب اور نقصان بیان کرنے شروع کئے اور انکی آبا و اجداد کو
گمراہ ٹہہرائے اور گمراہ بتلائے اسوقت سب آدمی حضرت کے دشمن ہوگئے
اور کینہ اور بغض رکہنے لگے مگر جو مسلمان ہوگیا اور ابو طالب حضرت کا چچا بہت
خفا ہوا یہہ معاملہ جسوقت ہوا تب اشراف قوم قریش کی سب جمع ہوکر ابو طالب

بیان سے محمد مصطفی ص کا

۱۰۸ کے پاس آئے وہ لوگ یہہ تھی عتبہ — اور شیبہ یہہ دونو بیٹے ربیعہ مین عبد مناف
کے تھے — اور ابو سفیان بن حربہ بن عبد شمس — اور ابو البختری — بن ہشام —
بن الحارث بن اسد — اور اسود بن المطلب بن اسد — اور ابو جہل بن ہشا
بن المغیرہ — اور ولید بن المغیرۃ المخزومی بھتیجا ابی جہل کا — اور منبہ — اور منبہ یہہ
دونو شخص حجاج سہمیان کے بیٹے تھے — اور عاص بن وایل اسہی اسکو ابو عمرو
بن العاص بھی کہتے ہین یہہ لوگ ابو طالب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپکے
بھتیجے نے ہمکو مصیبت ڈالا ہے اور ہمکو کہنے اور گمراہ بتلایا ہے اور ہمارے باپ دادون
کو کہتا ہے کہ وہ لوگ کافر تھے یا تو آپ اوسکو منع کر دیجئے والا نہ جو ہمسے ہوگا ہم
کرین گے تو اوسے دست بردار ہو جا — ابو طالب نے اون لوگون کو حکمت
عملی سے رد کر دیا مگر رسول اللہ ہدایت خلق سے باز نہ آئے جسطرح پر کہ آپ
ہدایت فرماتے تھے اوسطرح پر ہدایت فرماتے رہے — دوسری دفعہ پھر وہ
لوگ مجتمع ہوئے اور ابو طالب سے وہی تقریر اول بیان کی اور کہا کہ اگر تو اوسکو
نہ روکے گا تو ہم تجکو اور اوسکو دونو کو سمجھ لین گے اور فریقین مین سے کسی نکسکا
خون بالضرور ہو جاویگا — اسوقت ابو طالب محمد مصطفی ص کے پاس آئے
اور بیان کیا کہ اے بھتیجے تجکو آدمی ایسا ایسا بیان کرتے ہین مناسب یہہ ہے
کہ تو ایسی باتون سے باز آ — پیغمبر خدا ص نے دریافت کیا کہ میرا چچا میرے لئے
ڈر گیا حضرت نے ارشاد کیا کہ اے چچا اگر وہ لوگ میرے دہنے ہاتھہ مین شمس
رکھہ دین اور بائن ہاتھہ مین چاند یعنے یہہ امر محال بھی کر گذرین تب بھی یہہ طریقہ
راست اور کار ہدایت خلق کا مین نہ چھوڑونگا اور حضرت اوسوقت آبدیدہ
ہوئے اور ابو طالب بھی رویا بعد ازان چلنے کے ارادہ کھڑا ہوا اور پکار کر یہہ
کہا کہ اے بھتیجے اب بھی میری بات قبول کر اور کہدے کہ مین یہہ بات ہرگز نہ کرونگا

بیان سے محمد مصطفی ص کا

نہ کرونگا خدا کی قسم کبھی تجکو کسیکے سپرد نہ کرونگا بعد ازان یہہ ہوا کہ ہر ایک قبیلے نے ۷۹
رنج اور عذاب دینا ہر ایک شخص کو جو مسلمان ہوتا تھا شروع کیا اور اللہ تعالے نے
اپنے رسول مقبول کو منع کر دیا کہ اپنے چچا سے باز رہو

بیان سے حضرت حمزہ رض کے مسلمان ہونیکا

راوی یون روایت کرتا ہے کہ رسول مقبول جبل صفا پر تشریف رکھتے تھے کہ
ابو جہل بن ہشام کا بھی وہانکو گذر ہوا اسنے حضرت کو اوسجائے دیکھکر گالی دی
حضرت نے اوسے کچھہ کلام نہ کیے اوسوقت حضرت حمزہ رض شکار کھیل رہے تھے
جبکہ وہ گھر میں آئے عبد اللہ ابن جدعان کی کنیزک نے حضرت حمزہ سے بیان کیا
کہ ابو جہل نے آج اپنے بھتیجے محمد کو گالی دی تھی یہہ بات سُنکر حضرت حمزہ کو بہت
غصہ آیا کمان اپنے گلے میں ڈالے ہوئے خانہ کعبہ کا طواف کرنے چلے گئے اوسجائے
ابو جہل بھی لوگونمیں بیٹھا ہوا اونکو ملگیا حضرت حمزہ نے وہ کمان اوسکے سر پر اٹھاکے
ماری اور کہا کہ تو محمد ص کو گالیان دیتا ہے اور حالانکہ ہم اوسکے دین پر ہیں —
یہہ حال دیکھہ کر چند حمایتی ابو جہل کے بنی مخزوم کے قبیلہ کے سے حضرت حمزہ پر اُٹھے
— ابو جہل بولا کہ تم لوگ کچھہ نہ کہو کیونکہ میںنے اپنے چچا کے بیٹے محمد کو سخت گالی دی
ہے — یہہ سبب تہا حضرت حمزہ کے مسلمان ہونیکا چنانچہ حضرت حمزہ رض کامل
مسلمان ہوگئے اور قریش کے نزدیک یہہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ کو سبب حضرت
حمزہ کے مسلمان ہونیکی بزرگی اور افتخار حاصل ہوا

بیان سے حضرت عمر رض کے مسلمان ہونیکا

بیان ہے محمد مصطفیٰ ص کا

۲۸۰ واضح ہو کہ عمر ابن الخطاب بن نفیل بن عبد العزی دشمن صعب پیغمبر خدا ص کا تہا
— راوی یون بیان کرتا ہے کہ پیغمبر خدا ص فرمایا کرتے تہے کہ اے بار خدا اسلام کو
معزز اور مکرم کر دو شخصون سے یعنے عمر بن الخطاب اور ابی الحکم بن ہشام یعنے
ابو جہل سے چنانچہ خدا تعالے نے حضرت عمر رض کو ہدایت کی کہ وہ مسلمان
کامل ہوئے — اس شخص کا حال قبل مسلمان ہونیکے یہہ تہا کہ ہاتہہ مین تلوار لئے
ہوئے بارادہ قتل جناب محمد مصطفیٰ ص کے پہرا کرتا تہا چنانچہ ایک روز پیغمبر خدا
کے قتل کا ارادہ کرکے ہاتہہ مین تلوار لیکر چلا جاتا تہا کہ راہ مین نعیم بن عبد اللہ
النحام ملے اونہون نے پوچہا کہ اے عمر کیا ارادہ رکہتا ہے — حضرت عمر بولے
کہ نبی ص کو قتل کرونگا — نعیم نے بیان کیا کہ اگر تو نے محمد ص کو قتل کر ڈالا تو عبد
مناف کی اولاد تجکو ہی زندہ نہ چہوڑے گی اس بات سے باز آ اگر تجھے ہوسکے
تو اپنی بہن اور چچا زادون کو یعنے سعید بن زید اور خباب کو جو مسلمان ہو چکے ہین
پہر کر مرتد کر لے — یہہ حال سنکر عمر رض راہ ہی مین سے پہر کر اونکے گہر گئے
وہ سورہ طٰہٰ پڑہ رہے تہے انہون نے کچہہ کہڑے ہوکر سنا جب یہہ گہر مین گئے
اوسوقت اونہون نے وہ صحیفہ چہپا لیا اور چپکے ہو رہے — عمر رض نے پوچہا
کہ تم کیا پڑہتے تہے وہ انکار کر گئے انہون نے بسبب غصہ کے اپنی بہن کے ایک
تہپڑ بہت سخت مارا اور کہا کہ مجکو دکہلا تو کیا پڑہتی تہی بہن اونکی یہہ خوف کرتی
تہی کہ اگر اوسکو صحیفہ دیدون گی تو شاید یہہ گم کر دے پہر دستیاب نہ ہوسکے —
اور خباب حضرت عمر سے ڈر کر چہپ گیا تہا اسوقت حضرت عمر نے یہہ کہا کہ مین
پہر تجکو دیدونگا تو مجکو دکہلا دے وہ کیا پڑہتے تہی اسوقت اونکی بہن نے دیا
— عمر چونکہ پڑہا لکہا آدمی تہا پڑہ کر کہا کہ کیا خوب باتین اسمین لکہی ہوئی ہین
مین بہی مسلمان ہونگا خباب نے جب یہہ سنا اوسوقت وہ باہر آیا حضرت عمر نے

بیان محمد مصطفےٰ ص کا

۲۸۱ حضرت عمر نے خباب سے پوچھا کہ رسول اللہ کہان تشریف رکھتے ہین اوسنے کہا کہ ایک مکان مین درمیان صفا کے ہین پیغمبر خدا اوس مکان مین ہمراہ قریب چالیس مرد و عورت کے بیٹھے ہوئے تھے اونمین حضرت حمزہ — اور ابوبکر صدیق رض اور علی ابن ابیطالب بہی موجود تھے کہ ناگاہ عمر ابن الخطاب بہی وہان جا پہنچے کہ انکی گردن مین تلوار لٹکی ہوئی تہی جاتی ہے اونہون نے اجازت گہر مین آنیکی چاہی پیغمبر خدا نے اجازت دی جب اندر گئے اوسوقت پیغمبر خدا کہڑے ہوئے اور عمر بن الخطاب سے معہ کپڑون چمٹ گئے اور بعد معانقہ کے ارشاد کیا کہ اے عمر کس ارادہ پر آئے ہو اب ہمیشہ تا قیام قیامت لڑتے ہی رہوگے حضرت عمر نے اوسوقت عرض کی کہ یا رسول اللہ مین مسلمان ہونے اور خدا اور اوسکے رسول پر ایمان لانیکو آیا ہون یہہ سنکر پیغمبر خدا بہت خوش ہوئے اور آپنی تکبیر کہی اور حضرت عمر ابن الخطاب مسلمان کامل ہوئے

بیان ہجرت اول کا

یہہ وہ ہجرت ہے جسمین مسلمان درمیان زمین حبشہ کے جا رہے تھے واضح ہو کہ قریشون نے جب اصحاب رسول اللہ کو بہت تنگ کرنا اور ایذا دینی شروع کی اسوقت پیغمبر خدا ص نے یہہ ارشاد کیا کہ جس کسی کے کنبہ نہ ہو اوسکو اختیار ہے وہ حبشہ کی طرف چلا جاے چنانچہ اول بارہ شخص جنمین ایک عثمان ابن عفان معہ اپنی جورو رقیہ دختر نیک اختر رسول مقبول کی — اور ایک زبیر ابن العوام — اور ایک عثمان ابن مظعون — اور عبد اللہ بن مسعود — اور عبد الرحمان ابن عوف تھے ہجرت کرکے دریا پار ہوکر زمین حبشہ مین طرف بادشاہ نجاشی گئے

۲۸۲ گئے اور وہان جاکر قیام کیا بعد انکے جعفر ابن ابیطالب نے ہجرت کی پہر اکثر مسلمان
ہجرت کرکے حبشہ مین جابسے کہتے ہین کل وہ مرد جو ہجرت کرگئے تہے تراسی ۸۳
تہے اور عورتین اٹہارہ یہہ تعداد سوا ر اون بچون کے ہے جو ہمراہ تہے اور جو وہان
پیدا ہوئے — بعد ازان قریش نے عبداللہ ابن ربیعہ — اور عمرو بن العاص کو اور ہدایا
واسطے انعام نجاشی کے دیکر روانہ کیا اور مسلمانون کو اوسے طلب کیا نجاشی نے
کچہہ التفات نہ کی اور اونکو ہدایا واپس کی اور مسلمانون کو ندیا اوسوقت عمرو ابن
العاص نے کہا کہ آپ ان مسلمانون سے یہہ تو پوچہئے کہ یہہ لوگ حضرت عیسےٰ ع کے
حقین کیا کہتے ہین — چنانچہ نجاشی نے پوچہا کہ تم لوگ حضرت عیسے ع کو کیا کہتے ہو
مسلمانون نے جواب دیا کہ جو خدا تعالے حضرت عیسے ع کے حقین فرماتا ہے
وہ ہی ہم بہی کہتے ہین — وہ یہہ ہے کہ عیسی مسیح ع کلمہ ہے اللہ کا ڈالا اوس
کلمہ کو طرف مریم کنواری کے نجاشی نے کہا کہ سچ کہتے ہین جبکہ یہان بہی قریش کی
دال نہ گلی اسوقت عمرو بن العاص — اور عبداللہ ابن ربیعہ دونو مایوس ہوکے
چلے آئے — مگر قریش نے دشمنی مین کچہہ کمی نہ کری کیونکہ جب اون لوگون نے
دیکہا کہ اسلام بڑہا چلا جاتا ہے اور تمام قبایل عرب مین پہیل گیا اسوقت اسمین
یہہ عہد کیا کہ بنی ہاشم اور اولاد مطلب سے سب عقد موقوف کرنے چاہین یعنے
نکاح اور بیچ بیپار کبہی نہ کرین گے اس امر کا ایک اقرار نامہ لکہہ کر واسطے تاکید
اپنے نفسون کے کعبۃ اللہ مین رکہہ آئے — اور بنی ہاشم مین کافر اور مسلمان
منافق مجتمع ہوکر ایک گروہ کفار کا مقرر ہوا جنکا سردار ابی طالب تہا اور ابولہب
عبدالعزی بن عبدالمطلب نے ہوا اپنی جورو ام جمیل بنت حرب کے جو ابوسفیان
کی بہن تہی اپنی دشمنی اظہار کرنے کے واسطے قریش کے ہمراہ ہوا یہہ وہی عورت
ہے جسکا نام خدا تعالے نے قرآن شریف مین حَمَّالَةَ الْحَطَبِ رکہا ہے اسواسطے

بیان محمد مصطفی ص کا

اسواسطے کہ وہ کانٹے لاکر رسول اللہ کی راہ مین سبب عداوت کے بچھایا کرتے تھے — اور ایک گروہ بنی ہاشم کا علیحدہ رہ گیا جنکے ہمراہ رسول کریم تین برس تک اس دشواری مین رہے اس اثنا مین مہاجرین حبشہ کو یہہ خبر پہنچی کہ اہل مکہ سب مسلمان ہوگئے ہین وہ لوگ بہت خوش ہوے اور تینتیس مرد وہانسے آئے جب قریب مکہ معظمہ کے پہنچے اوسوقت اونکو دریافت ہوا کہ یہہ خبر جھوٹ تہی چنانچہ اسیلئے سب کے سامنے ظاہر ہوکر مکہ مین نہ گئے مگر رات کو چھپ کر آئے اونمین سے عثمان ابن عفان — اوزبیر بن العوام — اور عثمان ابن مظعون اول آئے تھے

بیان ہے خراب ہوجانے اقرارنامہ کا

راوی کہتا ہے کہ ایک روز جناب سرور کائنات نے اپنے چچا ابو طالب سے ارشاد کیا کہ اے چچا میرے خدا تعالے نے اوس اقرارنامہ پر جو قریش نے درمیان خانہ کعبہ کے آویزان کیا تہا دیمک اسطرح پر مسلط کی کہ اوسنے سوا نام خدا کے اوس اقرارنامہ مین کچھہ نہین چھوڑا سب چاٹ گئی — ابو طالب یہہ بات سُنکر قریشون کے پاس گیا اور اس حال سے اونکو اطلاع کی — اور یہہ اقرار کیا کہ یہہ بات جو میرے بھتیجے نے کہی ہے اگر راست ہوئی تو ہماری قطع رحم کرنے سے باز آو اور اگر جھوٹ نکلے تو بیشک اپنے بھتیجے کو تمہارے سپرد کردونگا — چنانچہ اونہون نے وہ بات راست پائی اسلئے وہ لوگ اوزیادہ تہاوت قلب اوزبدی کے درپی ہوئے اور ایک گروہ قریش نے اوس عہد اقرارنامہ کو توڑ دیا اور بنی مطلب سے متفق ہوگئے

بیان محمد مصطفےٰ ص کا

بیان ہے فوت ہونی ابو طالب کا

ابو طالب درمیان ماہ شوال دسوین سال نبوت مین بیمار ہوکر فوت ہوا (واضح ہو) کہ جبکہ ابو طالب بہت سخت بیمار ہوا اوسوقت پیغمبر خدا ص نے ارشاد کیا کہ اے چچا اگر تو کلمہ شہادت میرے سامنے کہہ لے تو دن قیامت کے مین تیری شفاعت بیشک کرونگا۔ ابو طالب نے جواب دیا کہ اے بھتیجے اگر مجھکو خوف ننگ و عار کا ہوتا تو بیشک مین کلمہ شہادت کہتا کیونکہ قریش لوگ یہہ کہین گے کہ اسنے موت سے ڈر کر کلمہ شہادت کہا ہے ۔ اور حضرت عباس رض سے ایک یہہ روایت کی گئی ہے کہ بروقت وفات کے ابو طالب ہونٹ ہلاتا تہا حضرت عباس فرماتے ہین کہ مینے کان لگا کر سنا اور اسنے کہا کہ قسم ہے خدا کی اے بھتیجے وہ کلمہ جسکے کہنے کے واسطے تو مجھکو کہتا تہا مینے کہہ لیا اسوقت رسول خدا نے اللہ کی حمد کی اور فرمایا کہ حمد ہے اوس خدا کو جسنے اے چچا تجھکو ہدایت نصیب کی یہہ روایت حضرت عباس رض سے منقول ہے مگر مشہور یہہ ہے کہ وہ کافر مرا ہے ۔ مگر چند اشعار ابو طالب سے یہہ دریافت ہوتا ہے کہ اوسنے رسول اللہ کی تصدیق کی ہے اون اشعار کا ترجمہ یہہ ہے

ترجمہ

شعر ہدایت کی تو نے مجھکو اور مینے جان لیا کہ تو سچا ہے امین ہے
اور جانا مینے کہ دین محمدی تمام دینون سے بہتر ہے
قسم ہے خدا کی نہ پہنچین گے سب طرف تیری جبتک کہ گاڑے نہ جاوین مٹی مین
اور عمر ابو طالب کی کچہہ اوپر اسی برس کی تہی فقط

بیان محمد مصطفی ص کا

بیان ہے وفات حضرت خدیجہ زوجہ مطہرہ پیغمبر خدا ص کا

تعجب نہ ہے کہ بعد وفات ابو طالب چچا رسول خدا کے بیوی حضرت کی یعنے خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بہن تین برس قبل ہجرت نبوی ص کے مرحلہ پیمائے ملک عدم کی اختیار کی جناب سرور کائنات کو بسبب مرنے ابو طالب اور خدیجہ رضہ کے بہت رنج لاحق حال ہوا اور خصوصاً قریش کے اشرافون مثل ابو لہب بن عبد المطلب اور حکم بن العاص — اور عقبہ بن ابی معیط ابن ابی عمرو بن امیہ جو قرب وجوار رسول کریم کے مقام سکونت رکھتے تھے حضرت کو انواع انواع اور اقسام اقسام کے تکلیف اور رنج دیتے تھے یعنے بروقت نماز خوانی اور عبادت خدا کے حضرت کے اوپر اشیاء ناپاک ڈالدیتے اور سر اور سینہ سے طعام سرور کائنات کے بین اشیاء غیر طاہرہ ملا دیا کرتے

بیان ہے رسول اللہ کے سفر کرنیکا طرف طایف کی

بعد وفات ابو طالب چچا پیغمبر خدا ص کے جب قریش بہت ایذا دینے لگے اور رسول اللہ کو شدت سے ستانے لگے اسوقت حضرت طایف کو بایں ارادہ تشریف لیگئے کہ شاید وہ لوگ خدا ترسی کرکے میری مدد اور حمایت کرین اور خدا اونکو ہدایت نصیب کرے چنانچہ طایف مین جاکر ایک جماعت شرفاء قوم ثقیف (یعنے مثل مسعود اور حبیب کے جو کہ عمرو کے بیٹے تھے) اپنے پاس بلاکر حضرت نے اونکو بہلایا اور کار رسالت اونکے سامنے اظہار کیا اونکو

بیان محمد مصطفی ص کا

۲۸۹ ہدایت طرف خدا کی کرنے لگے — ایک شخص نے ان دو مذکورین بالا مین سے یہہ کہا کہ آپ کے سوا اور کسی پیغمبر کو بھی خدا ملا ہے یا نہین — دوسرا یہہ بولا کہ خدا کی قسم مین تجھسے کبھی کلام نہ کرونگا کیونکہ اگر تو رسول اللہ ہے جیسا کہ تو دعوے کرتا ہے تب تو تجھسے ڈرتا ہون کیونکہ تیرے کلام رد کرنے سے خوف آتا ہے — اور اگر خدا پر تو نے بہتان بندی کی ہے تو تجھسے کلام کرنا روا نہین پس بہر تقدیر مین کبھی نہ بولونگا حضرت وہانسے ناامید و مایوس ہوکر پھرے ہو گئے اور اونکے غلام اور کم ہمت لوگ یعنے کمینی اوس قوم کے حضرت کو پکار پکار کر بُرا بھلا کہنے لگے چنانچہ ایک سنبوہ کثیر آپ پر ہوگیا اوسوقت حضرت نے ایک دیوار کے نیچے مقام پکڑا اور خباب باری مین یہہ التجا کی کہ اے خداوند مین ضعیف بے حیلہ بے وسیلہ ہون رحم دل کردے تمام آدمیون کو مجھسے بڑے مہربان اور رحم کرنے والے تو پروردگار ناطاقتون کا اور حامی کم زورون کا میرے سر پر قایم ہے اور تو خوب جانتا ہے کہ جن لوگون نے مجکو آزردہ کیا ہے اگر تو مجھسے خفا نہو تو مجکو کچھ پروا نہین — بعد ازان رسول اللہ مکہ معظمہ کو تشریف لائے اور قوم قریش اور زیادہ مخالف اور دشمن ہوگئی تھی

بیان ہے ظاہر کرنے رسول اللہ کا اپنے نفس کو قبایل عرب پر

جملہ عادات رسول کریم سے ایک عادت حضرت کی یہہ تھی کہ در ایام موسم حج کے پیغمبر خدا صلعم ظاہر ہوتے اور تمام قبایل عرب کے ہر ایک قبیلہ کو بنام ونشان اونکے پکار کر یہہ ارشاد کیا کرتے کہ اے اولاد فلانی شخص کی مین رسول ہون اللہ کا بھیجا ہے تجکو خدا نے پاس تمہارے مین یہہ کہتا ہون کہ عبادت کرو خدا کی اور اوسکو وحدہ لاشریک سمجھو اور جسکو تم پوجتے ہو اوسکی پرستش سے دست کش ہو اور محمد صلعم

بیان محمد مصطفی ص کا

۲۸۷ ایمان لاؤ میری تصدیق کرو آپ کا یہہ مقولہ تہا — اور حضرت کا چچا ابولہب یہہ منادی کرتا کہ اے لوگو یہہ محمد تمکو نئی راہ سکہلاتا ہے اور بدعت و گمراہی کی طرف بلاتا ہے یہہ چاہتا ہے کہ پرستش لات اور عزا کی چہوڑ دادے کوئی اسکا کہنا نہ مانیو یہہ مقولہ ابولہب کا ہے واضح ہو کہ ابولہب آنکہہ سے نہیں کا تہا اور سر پر اوسکے مینڈہیاں بالونکی تہین

بیان ہے ابتدا رحال انصار کا

جبکہ مشیت ایزدی مقتضی اسبات کی ہوئی کہ اپنے دین مستقیم اور نبی کریم کو معزز و مکرم کرنا چاہئے اسوقت پیغمبر خدا صلعم موافق عادت قدیمہ کے درمیان موسم حج کے قبایل عرب پر ظاہر ہوئے ابہی حضرت عقبہ ہی کے پاس تہے کہ آپکی ملاقات چند آدمیون سے ہوئی جو کہ قبیلہ الخزرج کے اور رہنوالے شہر یثرب کے تہے واضح ہو کہ شہر یثرب مین دو قبیلے رہتے تہے یعنے الاوس — اور الخزرج یہہ دونو قبیلہ ایک باپ کے اولاد سے ہین اور مسکن قدیم انکا یمن ہے ان دونو قبیلون مین لڑائی اور جنگ برپا ہورہی تہی — اور یہہ دونو قبیلے دو فرقہ یہود یعنے قریظہ اور النظیر سے جو کہ نسل ہارون ابن عمران کے ہین عقد موافقت رکہتے تہے) وہ آدمی جہہ تہے حضرت نے اونکے سامنے حقیقت اسلام کی بیان کی اور قران شریف پڑہ کر سنایا وہ ایمان لائے اور حضرت کی تصدیق کرکے مسلمان ہوئے بعد ازان جبکہ وہ شہر یثرب مین پہنچے اپنے بہای بندون سے رسول اللہ کا ذکر کرنا اور اپنا مسلمان ہونا بیان کیا پر تمام گہرون مین رسول اللہ صلعم کا ذکر ہوگیا

بیان محمد مصطفی ص کا

بیان ہے شب معراج کا

مخفی نرہے کہ صاحب السیرۃ کہتا ہے کہ معراج رسول خدا کو قبل از موت ابی طالب کے ہوئی — اور ابن الجوزی نے یہہ نقل کیا ہے کہ بارہوین برس نبوت کے بعد موت ابیطالب کے حضرت کو شب معراج ہوئی — اور اس بات مین بھی اختلاف ہے کہ ہفتہ کی رات سترہوین تاریخ رمضان شریف کی تیرہوین برس ہجری مین ہوئی یا کہ ماہ ربیع الاول — یا ماہ رجب مین اور اسمین بھی اختلاف علماء کا ہے کہ رسولخدا جسم سمیت گئے تہے یا آپکو خواب صادق ہوا ہے مذہب جمہور کا یہی ہے کہ جسم سمیت تشریف لیگئے تہے — مگر بعضے کا مذہب یہہ ہے کہ حضرت کو رویا صادق ہوا اس مذہب کا موید قول حضرت عائشہ صدیقہ رض کا ہے وہ فرماتے ہین کہ نہ گم ہوا تہا جسم مبارک رسولخدا کا بلکہ سیر کروائی خدا تعالے نے روح رسولخدا کو — اور معاویہ سے بھی یہہ روایت ہے کہ شب معراج خواب مین ہوئی اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ پیغمبر خدا ص جسم مبارک بیت المقدس ہی تک تشریف لیگئے تہے اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ نہین بلکہ سیر روحانی تمام آسمانون کی حضرت نے کی بہر تقدیر جتنے اختلاف تہے وہ سب ہمنے لکہہ دئے ہین

بیان ہے اوس سعیت کا جو اول مرتبہ ہوئی

واضح ہو جب نیا سال شروع ہوا پیغمبر خدا ص واسطے ادا رمناسک حج کے

بیان محمد مصطفی ص کا

حج کے تشریف لیگئے اولاً حضرت نے بارہ مردون سے ملاقات کی یہہ بارہ آدمی انصار مین سے ہین اونہون نے حضرت سے مثل عورتون کے بیعت کی اور ابہی لڑائی فرض اون پر نہوئی تہی — یہہ جو ہمنے کہا کہ مثل عورتون کی بیعت کی اسسے یہہ مراد ہے کہ اس عہد پر بیعت ہوئی کہ خدا کو کوئی شریک نہ کرو — چوری نکرو — زنا نکرو — اپنی اولادون کو قتل نکرو انہین باتون پر عورتون نے بیعت کی تہی جب وہ بیعت کرچکی حضرت نے مصعب بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد العلا کو واسطے تعلیم قران شریف اور طریقہ اسلام کے اون کے لئے مامور کیا — جب مصعب ہمراہ اسعد ابن زرارہ کے جو کہ ایک شخص اونہین چہہ بیعت کرنے والونین سے تہا جنہون نے درمیان عقبہ کے حضرت کی بیعت کی تہی داخل ہوئے تو اولاً بنی ظفر کے احاطہ مین گئے ان لوگون کا سردار اسعد بن معاذ تہا جو کہ رشتہ مین پہوپہی زادہ اسعد بن زرارہ کا بہی تہا — اور اسید بن حضین بہی اس قبیلہ کا سردار شمار کیا جاتا تہا — اسید بن حضین نے جو ایک تعلیم نئی طور کی پائی طیش مین آکر اپنا حربہ ہاتہہ مین لیکر آیا اور مصعب اور اسعد سے یہہ کہنے لگا کہ تم لوگ ضعفار قوم کو کیا ہمسلاتے بہلاتے نئی نئی باتین سکہلاتے پہرتے ہو اگر تم دونون کو اپنے جان بچانے منظور ہے تو اس حرکت بیجا سے باز آؤ نہین تو تمہارے ٹکڑے کرڈالونگا — مصعب رض نے نرمی سے یہہ جواب دیا کہ حضرت سلامت آپ تشریف رکہئے اور جو ہم لوگ کہتے پہرتے ہین غور سنئے اگر کچہہ ہمارا قصور ہوگا آپ جو چاہئے گا سو کیجئے گا اس کلام سے وہ ٹہنڈا ہوا اور بیٹہ کر سننے لگا حضرت مصعب نے اوسکو قران شریف کی آیتین سنائین اور طریقہ مسلمان ہونیکا اور اسلام مین جو باتین چاہئین سب بتلائین اسید سنکر بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ کیا خوب مذہب ہے یہہ پہر اوسنے سوال کیا

۲۹۰ کہ کیون جی اگر کوئی مسلمان ہوا چاہئے تو کیا کرے حضرت مصعب نے سب طریق اسلام
کے قبول کرنے کا اوسکو تبلایا وہ فوراً مسلمان ہوگیا پہر اوسنے کہا کہ میان صاحب
ایک میرے پیچھے اور آدمی ہے اگر اوسنے بہی یہہ دین تمہارا قبول کرلیا تو پہر تم یہہ جانتا
کہ کوئی ہمارا مقابلہ اور ہمسے تنزی نہ کرسکیگا اور مین ابہی اوسکو تمہاری خدمت مین بہیجتا
ہون مراد اوسکی اوس شخص سے سعد ابن معاذ کی تہی چنانچہ اسید اپنا حربہ سنبہال کر
سعد ابن معاذ کے پاس دوڑا ہوا گیا اور اوسکو بلا لایا جب سعد بن معاذ آئے تو
اسید نے مصعب سے مخاطب ہوکر یہہ کہا کہ اب سردار قوم آپ کے پاس آیا ہے
یہہ بہت قوی ہے اوس سے جو اول تمہارے پاس آیا تہا نیچے مین — یہہ کہکر
اور سعد ابن معاذ کے طرف مخاطب ہوکر یہہ کہا کہ اگر میرے اور آپکے قرابت اور
رشتہ داری نہوتی تو آپکو باین حالت کفر ہرگز یہان بیٹہنے نہ دیتا حضرت مصعب نے
نرمی سے یہہ کہا کہ حضرت سلامت آپ تشریف رکہئے اور کچہہ بند قرآن شریف
کے سُنئے اگر آپکو اچہا معلوم ہوگا تو مسلمان ہو جائیگا اور نہین تو آپکو اختیار ہے
سعد ابن معاذ نے کہا کہ یہہ بات انصاف کی آپنے کہی بہت بہتر یہہ کہکر بیٹہ گیا
— حضرت مصعب نے تمام حقیقت اسلام کی اور چند آیتین قرآن شریف کی پڑہ کر
اوسکو سُنائین راوی کہتا ہے کہ خدا کی قسم اوسیوقت ہمنے اوسکی بشرہ پر علامات
اسلام کی قبل اوسکے بولنے کے دریافت کرلین تہین جب وہ سنا چکے سعد ابن
معاذ نے کہا کہ مسلمان کیونکر ہوا کرتے ہین اونہون نے طریقہ مسلمان ہونیکا
سکہلایا وہ بہی اوسیوقت مسلمان ہوگیا — اور اپنے ہمراہ اسید بن حضین کو لیکر
اپنے قوم مین آیا سب نے کہا کہ ہم لوگ قسم کہاتے ہین خدا کی سعد کے چہرہ پر
اور ہی طرح کی نشان معلوم ہوتے ہین بالکل بدلا ہوا بشرہ ہے جس چہرہ سے
وہ گیا تہا وہ بالکل نہین — بعد ازان سعد ابن معاذ نے ارشاد کیا کہ اے اولاد عبد

بیان محمد مصطفی ص کا

۲۹۱ عبدالاشہل کے تم لوگ مجکو کیا سمجھتے ہو اونہون نے کہا کہ اپنا سردار اور افضل اپنے سے ہم لوگ آپکو جانتے ہین — اوسنے کہا کہ آج کی روز نہ تمہاری عورتون اور نہ تمہارے مردون سے کسی سے نہ ملونگا اور بات بہی کرنی حرام جانونگا جب تک تم سب کے سب اللہ پر اور اوسکے رسول پر ایمان نہ لاوگے — یہہ کہتے ہی یہہ حالت ہوگئی کہ شام تک عبدالاشہل کے خاندانمین کا کوئی شخص بے ایمان نرہا سبکے سب مسلمان ہوگئے اور حضرت سعد ابن معاذ اور مصعب اور اسعد ابن زرارہ ان تینون شخصون نے اسعد کے گہر مین اوترکر سب لوگون کو مسلمان کیا اور سب آدمی انصار مین سے مسلمان ہوگئے کوئی بے ایمان نرہا سوائے خاندان بنی امیہ بن زید کے کیونکہ وہ لوگ ایمان نہ لائے

بیان اوس بیعت ثانیہ کا ہی جو عقبہ مین درمیان سنہ ۱۳ رسول ہونیکی ہوئی

واضح ہو کہ یہ بیعت اسطرح پر ہوئی کہ مصعب ابن عمیر مدینہ منورہ سے مکہ شریف کو اپنے ہمراہ تہتر مرد اور دو عورتین مسلمان لیکر ہمراہ ایک قافلہ کفار کے اپنے تین اونٹ چہپائے ہوئے تشریف لیگئے تہے اونکے ساتہہ جو وہ لوگ مسلمان ہتے اونمین سے کچہہ قبیلہ اوس کے اور کچہہ الخزرج کے تہے جب وہ درمیان مکہ کے پہنچے تو انہون نے پیغمبر خدا ص سے یہہ وعدہ کیا تہا کہ رات کے وقت درمیان ایام تشریق کے بیچ عقبہ کے ہم آپکی خدمت مین حاضر ہون گے — پیغمبر خدا ص یہہ سنکر خود مع اپنے چچا عباس کے تشریف لائے اور حضرت عباس اون ایام مین مشرک تہے لیکن وہ پیغمبر خدا ص کی محافظت بسبب محبت کے بہت کرتے رہتے تہے — جب وہان آئے حضرت عباس نے اون لوگون سے مخاطب

۲۹۲ ہوکر یہہ کہا کہ اے قبیلہ الخزرج کے لوگو تم خوب جانتے ہو کہ ہمنے اپنے بھتیجے
محمد ص کے حفاظت ہر ایک امر کی آج تک کی اور یہہ درمیان اس شہر کے عزت
اور حرمت سے اچھی طرح رہتے تھے مگر اب ارادہ یہہ ہے تم لوگون سے
رخصت ہلے اگر تم وفاداری اوسے کرو اور اوسکی پیچ ہر ایک بات مین کرتے رہو
اور اوسکو اوسکے دشمن سے محافظت بھی کرو تب تو تمکو اور اوسکو اختیار ہے تمہارے
مین رہیگا — اور اگر تم کو یہہ خیال ہو کہ ہمسے محافظت نہ ہوسکے گی اور جو اوس کا
دشمن ہوگا ہم اوسکے سپرد کردین گے تو ابھی سے اسکو جواب دیدو انہون نے
کہا کہ ہمکو بسر و چشم حفاظت منظور ہے اور ہماری جانین اوس سے لڑی ہوئی ہین
اوسوقت حضرت عباس رض نے فرمایا کہ اے محمد ص اب تجکو مینے خدا کو سونپا
بعد اسکے پیغمبر خدا صلعم نے قران شریف کی آیتین پڑہ کر سنائین — پھر یہہ ارشاد
کیا کہ بیعت کرو میری اسبات پر کہ جو چیز اپنے اہل و عیال کے واسطے تم جایز
نہین رکھتے اور اوسے اوکو بازر رکھتے ہو وہ سلوک مجسے بھی کرنا — یہی کلام درمیان
مضبوط کرنے وثیقہ اور عہود جانبین کے رہے — بعد ازان لوگون نے پیغمبر خدا ص
سے پوچھا کہ یا حضرت اگر ہم لوگ کافرونکو قتل کرین گے تو ہمارے واسطے
کیا اجرت ملیگی — رسول اللہ نے ارشاد کیا کہ تمکو عوض مین اوسکے جنت اور
حورین اور غلمان اللہ تعالے دیگا یہہ سُنکر سب نے بالاتفاق کہا کہ یا حضرت
ہمکو ہاتھہ دیجئے ہم بیعت کرین حضرت نے ہاتھہ پہلا یا سبنے پیغمبر خدا ص کے پھر بیعت
کی اور بعد اس بیعت ثانیہ کے پیغمبر خدا ص نے مکہ مین تشریف لاکر تمام اصحاب کو
ارشاد کیا کہ تم سب لوگ ہجرت کرجاؤ یہان سے مدینہ مین چلے جاؤ اور وہ
قافلہ بھی مدینہ کو مراجعت کرگیا مگر پیغمبر خدا ص تن تنہا مکہ شریف مین اس خیال
سے رہے کہ جبتک حکم خطاب باری کا مجکو یہانسے جانیکا نہ آوے مین نہ جاونگا

بیان محمد مصطفی ص کا

گا اور آپکے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق رض اور علی ابن ابیطالب رض یہہ دونوں بھی
رہ گئے تھے

بیان ہجرت فرمانی رسول اللہ ص کا

واضح ہو کہ ہجرت فرمانا رسول خدا ص کا مکہ سے طرف مدینہ کی وہ ہی ہے ابتدا تاریخ
اہل اسلام کی مگر لفظ تاریخ کا عربی نہین ہے بلکہ وہ معرب ہماہ روز سے اسی بیان کی
روایت ابی سلمان سنے میمون بن مہران سے کی ہے اور اوسنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
تک پہنچا دی ہے وہ راوی کہتا ہے کہ درمیان خلافت حضرت عمر رض کے ماہ شعبان
کا جب آیا تو آپ نے ارشاد کیا کہ کون سا شعبان ہے یہہ جس سالمین ہم ہین اوسی
سال کا شعبان ہے یا وہ جو آنے والا تہا وہ ہے — بعد ازان جمع صحابہ کو جمع
کرکے یہہ کہا کہ بیت المال مین روپیہ بہت ہے اور اوسکی غرموقت تقسیم نہین کیا
چاہتے اب کونسی صورت ہے جس سے انضباط وقت کا ہو سنے عرض کیا کہ اہل
فارس کی رسوم مین سے کوئی رسم مبدا حساب کا ٹہراو یہہ باتین ہو ہی رہین
تہین کہ عمر ہرمزان فارسی وہان آگئے اونسے بہی دریافت کیا — اوسنے کہا کہ ہم
لوگون نے تمام زمانہ کا انضباط ایک حساب سے کیا ہے اوسکو ہم ماہ روز
کہتے ہین اور معنے اوس لفظ کے مہینون اور دنون کے ہین — یہہ لفظ یعنے ماہ
روز چونکہ عجمی تہا اسواسطے انہون نے اوسکو معرب کرکے مورخ بنایا بعد ازان
اوسکا نام تاریخ رکہا اور اسی لفظ کو استعمال مین لانا شروع کیا جب یہہ لفظ
بہی موضوع کر چکے تب یہہ فکر اونکو ہوی کہ کون سا حادثہ یا وقت اول مبدا تاریخ
ایام دولت اہل اسلام کا مقرر کرین سبنے متفق اللفظ والمعنی ہو کر اول سال ہجرت
نبوی علیہ السلام کا مقرر کیا یہہ ہجرت پیغمبر خدا ص نے مکہ سے مدینہ منورہ تک فرمائی

بیان محمد مصطفی ص کا

۲۹۴ تہی اوس سال مین سے دو مہینے محرم — اور صفر کے اور آٹھہ روز ربیع الاول کے منقطع کرکے واسطے تجدید ہجرت کے رجعت قہقری آٹھہ شمسہ دنکی کرکے مبدا تاریخ سال نو کا ماہ محرم الحرام ٹہرایا — بعد ازان اول روز محرم سے آخر روز عمر محمد مصطفی ص تک بحساب شمسی دس برس دو مہینے ہوئے — واقع مین اگر حساب کیا جاے عمر نبی ص کا ہجرت سے تو وہ نو برس گیارہ مہینے بائیس دن ہین — مہینے ایک زایچہ متضمن سالہاے ہجرت اور تواریخ قدیمہ مشہورہ کا بنا کر اول کتاب مین درمیان مقدمہ کے لکہا ہے اگر کسیکو فاصلہ درمیان دو تاریخون کے معلوم کرنا منظور ہو تو اوس جدول سے بسطور پر دریافت کرے کہ جہان وہ دو تاریخ جس خانہ مین ملی ہین اوسکو معلوم کرکے اور درمیان ہجرت کے دیکہہ کر جو عدد کم ہو اوسکو زاید سے دور کرکے جو رہے وہ فاصلہ ہے دو تاریخون مین — مثلاً ہم چاہتے ہین معلوم کرنا کہ کیا فاصلہ ہے پیدایش مسیح ع اور پیدایش رسول اللہ ص کی مین تو کم کرین ہم اوس فاصلہ کو جو درمیان پیدایش رسول اللہ ص کے اور درمیان ہجرت کے ہین وہ تریپن برس دو مہینے اور آٹھہ دن ہوتے ہین اوسکو مہینے مفروق بنا کر چھہ سو اکتیس سے جو مفروق ہین دور کیا باقی رہے پانسو اٹہتر برس اوسمین سے دو مہینے آٹھہ دنکو بہی جب کم کردیا وہ فاصلہ درمیان پیدایش پیغمبر خدا — اور جناب مسیح ع کے ہوگا اسیطرح سے جونسی دو تاریخون مین کا فاصلہ نکالنا منظور ہو اوسے دریافت کرلے

تواریخ قدیمہ مشہورہ کے سال

واضح ہو کہ درمیان ہجرت نبوی ص اور آدم ص کے بمقتضاے توریت یونانی اور بموجب مذہب مورخین کے چھہ ہزار دو سو سولہ برس ہین — اور بمقتضاے فحواے

خواے توریت یونانی اور مذہب منجمین کے جیسا کہ اونہون نے اپنی زیجون مین
۵۹۶۷
لکہا ہے پانچہزار نو سو ساٹہ ہین — اور بموجب بیان توریت عبرانیہ اور مذہب
۴۱۷۴
مورخین کے چار ہزار سات سو اکتالیس برس ہوتے ہین — اور منجمین کے نزدیک
۳۷۵۱
دو سو انچاس برس جمع مذکورہ سے کم کرنے چاہئین — اور بموجب خواے
۲۴۹
توریت سامریہ اور مذہب مورخین کے پانچہزار اکیسو ستتیس — اور بموجب
مذہب منجمین کے دو ہی دو سو انچاس برس کم کرنے چاہئین — یہی حال
۳۹۷۶
اوس تواریخ قدیمہ مین جو بخت نصر سے اول تہے چلا آتا ہے — اور درمیان
ہجرت نبوی اور طوفان کے مورخین کے مذہب موافق تین ہزار نو سو چہتر برس
ہوتے ہین — اور طوفان جب آیا تہا اوسوقت حضرت نوح علیہ السلام کی
۳۷۲۵
عمر چہ سو برس کی تہی — اور بعد طوفان کے حضرت نوح علیہ السلام تین سو پچاس
برس تک زندہ رہے تہے — اور منجمین کے نزدیک تین ہزار سات سو پچیس
برس ہین جیسا کہ ابو معشر اور کوشیار وغیرہ نے اپنی زیجون اور تقویمون مین
لکہا ہے — اور جب زبانین اور بولیان علیحدہ علیحدہ ہوگئین تہین اوسمین اور
۳۲۰۴
ہجرت مین بموجب مذہب مورخین کے تین ہزار تین سو چار برس ہین —
۲۴۹
اور منجمین کے نزدیک دو سو انچاس برس اوسمین سے کم کرنے چاہین جیسا کہ اوپر
بیان ہو چکا ہے — اور درمیان پیدایش حضرت ابراہیم خلیل ع اور ہجرت
۲۸۷۳
کے بمقتضاے مذہب مورخین کے دو ہزار آٹہ سو تہتر برس ہوتے ہین اور منجمین کے
۲۴۹
نزدیک دو سو انچاس کم کرنے چاہین — اور درمیان ہجرت اور بنا کعبہ
معظمہ کے جو حضرت ابراہیم خلیل اور اوسکے بیٹے اسماعیل ص نے بنایا تہا
۲۷۰۰
دو ہزار سات سو اور قریب تہتر برس کے ہوتے ہین جب کعبہ طیار کیا گیا اوسوقت
حضرت ابراہیم ع کی عمر اکیسو برس کی تہی — اور درمیان ہجرت اور وفات

بیان محمد مصطفی ص کا

حضرت موسیٰ ع کے مورخین کے نزدیک دو ہزار تین سو اٹھتالیس (۲۳۴۸) برس ہین منجمن
کے نزدیک دو سو انچاس کم — اور درمیان ہجرت اور تعمیر بیت المقدس کے
مورخین کے نزدیک ایکہزار آٹھسو (۱۸۰۰) اور قریب دو برس کے ہین جب اسکی تعمیر سے
فراغت ہو چکی تہی وہ سال گیا روان جلوس حضرت سلیمان ع کا تہا — اور حضرت
موسیٰ ع انتقال فرمائے بہی پانسو چہیالیس برس ہو چکے تہے — منجمن کے نزدیک
دو سو انچاس (۲۴۹) برس کم کرنے چاہین — اور درمیان ہجرت اور ابتدا رملک بخت
نصر کے ایکہزار تین سو انہتر (۱۳۶۹) برس ہین اسمین کچہہ خلاف نہین — اور درمیان ویرانی
بیت المقدس اور ہجرت نبوی ص کے ایک ہزار تین سو پچاس (۱۳۵۰) برس گذرے ہین
جب بیت المقدس ویران ہوا تہا بخت نصر کے جلوس کو انیس (۱۹) برس گذر چکے تہے
اور ستر برس تک ویران پڑا رہا بعد انچاس برس گذرنے کے پہر اوسکی تعمیر ہوئی
اور بنی اسرائیل آکر اوسمین بسے اور درمیان ہجرت اور غلبہ پانے سکندر کے دارا
بادشاہ فارس پر نوسو چونتیس (۹۳۴) برس ہین یہی ابتدا سلطنت سکندر کی فارس پر تہی
— بعد غلبہ پانے کے دارا پر سات برس سکندر جیا تہا — اور درمیان ہجرت اور
قطبیس کے نوسو ستائیس (۹۲۷) برس ہین یہہ شخص سکندر کا چہوٹا بہائی بارہ برس اوسسے
عمر مین کم تہا اوسکے بعد مقدونیہ کا یہہ بادشاہ ہوا بطلیموس نے اوسکا ذکر کیا ہے
— اور درمیان ہجرت اور غلبہ پانے اغسطس کے قلوبطرا ملکہ مصر پر چہہ سو بارہ
برس ہین جسمین سالمین غلبہ پایا تہا وہ باروان برس سلطنت اغسطس کا تہا —
اور درمیان پیدائش حضرت مسیح ع اور ہجرت نبوی کے چہہ سو اکتیس (۶۳۱) برس ہین
اور وہ پیدائش مسیح کی جب ہوئی تہی تین سو چار برس اسکندر کے غلبہ کو دارا پر
— اور اکتیس برس غلبہ اغسطس کو قلوبطرا پر گذرے تہے — اور درمیان ہجرت
اور ویران ہونے بیت المقدس کے دوسری دفعہ پانسو اٹہاون (۵۵۸) برس ہین — یہہ

بیان محمد مصطفی ص کا

یہہ ویرانی اور تباہ ہو جانا بیت المقدس کا بعد چالیس برس جناب مسیح ع کے ظہور مین آیا تہا اور اسی سالمین تمام یہود پر گندہ اور متفرق ہو گئے تہے — اور درمیان ہجرت اور ابتدا سلطنت اوریانوس کے پانسو سات برس ہین — اور درمیان ہجرت اور قیام سلطان اردشیر بن بابک کے چار سو بائیس برس کا فاصلہ ہے یہی تاریخ تباہی ملوک طوایف کی ہے اور درمیان ہجرت اور ابتدا سلطنت فلطانوس کے تین سو انتالیس برس ہین — یہہ بادشاہ اخیر بت پرست شاہان یونان مین سے ہے — اور درمیان ہجرت اور پیدائش پیغمبر خدا ص کے ترپن برس اور دو مہینے آٹہہ دن کا فاصلہ ہے — اور درمیان ہجرت اور مبعوث ہونے پیغمبر خدا ص کے تیرہ برس دو مہینے اور آٹہہ دن ہین — اور درمیان ہجرت اور وفات پیغمبر خدا ص مین نو برس گیارہ مہینے بائیس دن ہین بعد ہجرت کے

بیان ہے سبب ہجرت کا

واضح ہو کہ سبب ہجرت فرمانے رسول اللہ ص کا یہہ تہا کہ قوم قریش نے یہہ خیال کیا تہا کہ چونکہ رسول اللہ ص کے مددگار اور معاون اب بہت ہو گئے ہین اور اصحاب مین بہی بہت آدمی داخل ہین ایسا نہ ہو کہ رسول اللہ مکہ سے اپنے معاونین کو ہمراہ لیکر مدینہ پر چڑہائی کر کے اپنے قبضہ مین لاوین اسسے بہتر یہہ ہے کہ ہر ایک قبیلہ کا ایک ایک مرد اپنے ہمراہ جمع کرو اور رسول اللہ پر تلوار کشی کر کے اوسکو قتل کرو — یہہ خبر جب پیغمبر خدا ص کو معلوم ہوئی حضرت نے حضرت مرتضے علی کرم اللہ وجہہ کو ارشاد کیا کہ یا علی تم میری جائے پر یہہ سبز چادرہ میرا اوڑہ کر سو رہو اور مین چلا جاتا ہون تم سب امانتین اور ودیعتین لوگونکی جو میرے پاس سپرد

کے ہوئی ہین اونکو پہنچا کر ہر ایک کی ودیعت اوسکے سپرد کرنا — اور مخالفین رسول مقبول کے یعنے کفار قریش کے سب پیغمبر خدا کے دروازہ پر بارادہ کودنے کے حضرت کے گھر مین مجتمع ہورہے تھے کہ حضرت نے ایک مٹھی خاک کی اپنے ہاتھہ مبارک مین لیکر سورہ یٰسین اوسپر پڑھہ کر پھونک کر اون کافرون کے سرون پر پھینک دی اور حضرت اوس مجمع مین کو صاف نکل گئے کسی نے حضرت کو نہ پہچانا — لیکن کسی مخبر نے اونکو خبر دی کہ پیغمبر خدا تمہاری انکھون مین خاک ڈالکر چلے گئے اسلئے وہ نہایت مضطرب ہوئے اور اس راز کے تفتیش کے تو حضرت علی رض کو پیغمبر خدا ص کا چادرہ اوڑھے ہوئے پایا لیکن اونکو صبح تک یہی خیال رہا کہ پیغمبر خدا ص سوتے ہین — جب بوقت صبح حضرت علی رض بیدار ہوئے اونکے چہکے کہل گئے اور یقین ہوگیا کہ پیغمبر خدا ہمارے ہاتھہ سے نکل گئے — حضرت علی رض بھی تمام ودایع پیغمبر خدا ص کے سپرد کی ہوئین اونکے وارثون کو دیکر پیغمبر خدا ص کی خدمت مین شرف لیگئے — جب پیغمبر خدا ص نے ہجرت فرمائے تو آپ حضرت ابوبکر رض کے گھر مین تشریف لائے — حضرت ابوبکر رض بشارت ہجرت کی سنکر بہت خوش ہوئے بلکہ اس خوشی کے سبب رونے لگے اور حضرت کے ہمراہ ایک غار مین جسکا نام تور ہے یہہ ایک پہاڑ ہے نیچے مکہ سے وہان پہنچے — ایک شخص مسمی عبداللہ ابن اریقط نے جو مشرک تہا کافرون سے کہا کہ مین تمکو پیغمبر خدا ص کے جانیکا حال اور جہان وہ گئے ہین بتلا دونگا تم مجکو کیا اجرت دوگے اونہون نے اوسکو کچہہ اجرت دیکر اپنا ہادی بنایا — پیغمبر خدا ص اوس غار مین ہمراہ ابوبکر صدیق رض کے تین روز چھپے بیٹھے رہے — بعد تین روز کے حضرت مع اپنے یار ابوبکر صدیق رض اور عامر بن فہرہ کے جو کہ حضرت ابوبکر صدیق رض کا غلام تہا راہی طرف مدینہ منورہ کے ہوئے — ہرچند کہ قریش نے پیغمبر خدا ص کے ڈہونڈنے مین کچہہ کمی

کمی نہ کی تہی ملکہ سراقہ بن ملک المدلجی نے ایسا تعاقب کیا کہ حضرت کے قریب جا پہنچا ۲۹۹
اور حضرت ابوبکر صدیق رض کی عرض کی کہ یا رسول اللہ کافرون نے ہمکو پالیا
پیغمبر خدا ص نے ارشاد کیا کہ اے ابوبکر رض تو کچھ غم نکر کیونکہ خدا بچانے والا
ہمارے ساتہہ ہے یہہ فرماکر حضرت نے سراقہ مذکور کے حقین بد دعا کی بمجرد
اس بد دعا کے سراقہ کا گھوڑا پیٹہہ تک اوس زمین سخت مین جو نرم نہ تہی دہنس
گیا — سراقہ نے پکار کر عرض کی کہ یا حضرت میرے واسطے دعا خیر فرمائیے
مین کسی کافر کو آپ تک نہ آنے دونگا بلکہ جو ایا ہوا پاؤن گا اوس سے یہہ کہہ دونگا
کہ پیغمبر خدا یہان کو تشریف نہین لیگئے ہین مین ڈہونڈ آیا ہون — حضرت نے
دعا کی وہ گھوڑا نکل آیا لیکن وہ بسبب اپنے دل سخت ہونے کے پہر باز نہ آیا
بلکہ اوسنے پہر تعاقب کیا — حضرت نے پہر بد دعا کی پہر گھوڑا دہنس گیا دیسری
دفعہ اوسنے پہر التجا کی کہ حضرت ابکی بار مجکو مخلصی ہو جاوے مین چلا جاؤنگا
اور کسی ڈہونڈنے والی کو نہ آنے دونگا سب کہوجون کو ہٹا دونگا — حضرت
نے پہر دعا کی اور فرمایا کہ چلا جا — چنانچہ سراقہ اولٹا پہر گیا اور جو شخص
اوسکو ملا سراغ لگانے والون مین سے اوسکو یہہ کہتا ہوا چلا جاتا تہا کہ کیون
تضیع اوقات کرتے ہو پیغمبر خدا کا آگے کہین کھوج نہین ملتا — اور پیغمبر خدا ص
بارہوین تاریخ ربیع الاول روز دوشنبہ کو بوقت ظہر سنہ اول ہجری مین داخل
مدینہ منورہ کے ہوئے — اور قبا مین کلثوم ابن الہدم کے پاس فروکش ہوکر
دوشنبہ — سہ شنبہ — چہارشنبہ — جمعرات تک حضرت نے وہان
تشریف رکہکر مسجد قبا کی بنیاد ڈالی — جمعہ کے روز حضرت برآمد ہوئے
وہان کے باشندون کی یہہ حالت تہی کہ جو حضرت کے ناقہ کو دیکہتا تہا اور جس
گہر پر انصار کے حضرت گذرتے تہے بہت تواضع و تکریم سے پیش آتے تہے

بیان محمد مصطفی ص کا

۳۰۰ اور حضرت کے ناقہ کو روک لیتے تہے اور یہہ کہتے جاتے تہے کہ حضرت یہین قدم رنجہ فرمائے اور آرام کیجئے کیونکہ آپ بہت تہکے ہوئے ہونگے یہانتک کہ حضرت اسی تکریم اور تعظیم سے اوس مقام تک جس جائے مسجد نبوی بنی ہے تشریف لیگئے — حضرت کا ارادہ اول اور سہل سے جو کہ دو لڑکے عمرو کے یتیم تہے ملاقات کرنے کا تہا اسلئے حضرت معاذ ابن عفرا کے مکانین تشریف لیگئے — اور اوسجائے کو حضرت نے برکت دی اور ناقہ سے اوتر کر تشریف رکہی ابو ایوب انصاری مارے شوق کے حضرت کے ناقہ کا کجاوہ اپنے گہر اٹہا کر لیگیا چنانچہ حضرت یہی ابو ایوب انصاری کے گہر مین تشریف لیگئے تا طیاری مسجد نبوی اور مسکن شریف کی اوسی گہر پر قیام پذیر رہی — کہتے ہین کہ جسجائے مسجد نبوی کی تعمیر ہوئی ہے وہ زمین بنی نجار کے ملک سے تہی اوسجاے پر درخت کہجور کے تہے اور ویرانہ پڑا ہوا تہا اور مشرکین کے وہان قبرستان بہی تہی

بیان ہی نکاح کرنے پیغمبر خدا ص کا حضرت عایشہ بنت ابی بکر صدیق رض سے

واضح ہو کہ پیغمبر خدا ص نے حضرت عایشہ صدیقہ رض قبل ہجرت فرمانے کے اور بعد فوت ہونے حضرت خدیجہ بیوی سابقہ کے نکاح کیا تہا مگر اس بیوی سے حضرت نے بعد گذرنے آٹہ مہینے کے ہجرت سے صحبت اور مباشرت فرمائی اول ایام من جب صحبت مین حضرت کی آئین اس بیوی کی عمر نو برس کی تہی اور جب پیغمبر خدا ص نے رحلت فرمائی اوسوقت اس بیوی کی عمر اٹہارہ برس کی تہی

بیان ہے بہائی چارہ ہونیکا درمیان مسلمانون کے

بیان محمد مصطفی ص کا

۳۰۱ تحجب نرہے کہ پیغمبر خدا ص نے حضرت علی بن ابیطالب رض کو اپنا بھائی بنایا چنانچہ
حضرت علی رض اسیواسطے درمیان کوفہ کے منبر پر اپنے ایام خلافت مین فرماتے
تہے کہ اے مسلمانون مین پیغمبر خدا ص کا بھائی ہون اور اللہ کا بندہ ہون جب حضرت
نے حضرت علی رض کو اپنا بھائی بنایا تو سب صحابہ نے اسیطرح ایک دوسرے کو
باین تفصیل بھائی بنائے — حضرت ابوبکر رض — اور خارجہ بن زید بن ابی زہیر
انصاری دونو بھائی ہوئے — اور ابو عبیدہ بن الجراح — اور سعد ابن معاذ
انصاری دونو بھائی ہوئے — اور عمر ابن الخطاب — اور عتبان بن مالک
انصاری دونو بھائی ہوئے — اور عبد الرحمن بن عوف — اور سعد بن الربیع
انصاری دونو بھائی ہوئے — اور عثمان ابن عفان — اور اوس بن ثابت
انصاری دونو بھائی ہوئے — اور طلحہ ابن عبید اللہ اور کعب بن مالک انصاری
دونو بھائی ہوئے — اور سعید بن زید — اور ابی بن کعب انصاری دونو
بھائی ہوئے — تحجب نرہے کہ اول بچہ جو مہاجرین مین سے بعد ہجرت کے
پیدا ہوا تہا وہ عبد اللہ ابن زبیر ہین — اور انصار مین سے اول بچہ جو
پیدا ہوا وہ نعمان ابن بشیر ہین

بیان بدلجانے قبلہ کا نماز مین

پوشیدہ نرہے کہ دوسرے سال ہجرت کے بموجب حکم خدا تعالے کے حکم ہوا
بدل جانے قبلہ کا طرف کعبہ شریف کی اول اوسی نماز درمیان کر شریف کے
اور بعد آنے رسول اللہ ص کے مدینہ مین بہی اٹہارہ مہینے تک بیت المقدس کے
طرف نماز پڑہی جاتی تہی — لیکن ماہ شعبان مین پیر کے دن پیغمبر خدا ص ظہر کی

بیان محمد مصطفی ص کا

۳۰۲ نماز پڑہوا رہے تہے کہ دفعتہً حضرت کعبہ کیطرف پہر گئی وہ لوگ جو حضرت کے مقتدی تہے وہ بہی فوراً حضرت کے ہمراہ ہی پہر گئے اور نماز ہی مین رہے — اور اسی سالمین یعنے سنہ ۲ دوہجری مین رمضان شریف کے روزہ فرض ہوئی تہے — اور اسی سالمین پیغمبر خدا ص عبد اللہ بن جحش اسدی کے ہمراہ آٹہہ آدمی کرکے طرف نخلہ کے واسطے جاسوسی اخبار قریش کے روانہ فرمایا تہا یہہ نخلہ درمیان مکہ اور طایف کے واقع ہے جب وہ لوگ وہان پہنچے اونکے نزدیک کوقریش کے گدہے گذرے اون لوگون نے اون گدہون کو لوٹ لیا اور دو گدہے مقید کرکے معہ اونکے حضرت کے پاس لاحاضر کئے یہہ اول غنیمت مسلمانون کے تہے جو پہلے ہی دفعہ اونکے ہاتہہ آئے (نقل کیا گیا ہے یہہ کتاب الاشراق سے جو مسعودی کی تصنیف سے ہے) اور اسی سالمین عبد اللہ ابن زید بن عبد ربہ انصاری نے درمیان اپنے خواب کے دریافت کیا تہا کہ اذان اسطور پر دینی چاہیے جسے مسلمانون کو اطلاع وقت نماز کی ہو جایا کرے اور اوسکے خواب ہی کے موافق وحی بہی نازل ہوئی

بیان ہے اوس جنگ عظیم کا جسکو جنگ بدر کہتے ہین

پوشیدہ نرہے کہ یہہ وہ لڑائی ہے جسمین خدا تعالے نے ظاہر کیا تہا یہہ سچا دین اسلام ہے حال اسکا یہہ ہے — کہ نقل ملک شام سے ہمراہ ابو سفیان ابن حرب کے معہ جمعیت تیس مردون کے قریش مین آیا تہا اوسکے پاس رسول اللہ نے چند آدمیون کو بہیج کر اپنے پاس بلوایا یہہ خبر ابو سفیان نے پاکر مکہ مین جاکر قوم قریش سے اسطور پر بیان کی کہ رسول اللہ کا ارادہ تمپر چڑہائی کرنیکا ہے

ہے یہہ خبر سُنکر وہان کے باشندون کی تنون مین آگ پہنک گئی فوراً نوسو پچاس ۹۵۰ ۳۰۳
مرد کی جمعیت لیکر جنمین ستّر آدمی سوار باقی پیادہ تہے مکہ سے خروج کیا اس لڑائی مین
تمام اشراف پیغمبر خدا ص پر چڑہ کر آئے تہے مگر ابولہب نہ آیا اوسکی جاے پر
عاص بن ہشام تہا — اور اسطرف پیغمبر خدا ص کے ہمراہ تین سو تیرہ ۳۱۳ مرد مدین
تفصیل تہے ستّر مہاجرین مین کے باقی انصار — اور سوار کوئی نہ تہا
سوار دو مردون کے ایک مقداد بن عمر کندی بلا شک وشبہ — اور دوسرے
مین اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کہ وہ زبیر بن العوام ہے اور کوئی کہتا ہے
کہ نہین کوئی اور تہے اور ستّر اونٹ حضرت کے ہمراہ تہے — جب حضرت
الصفرا مین پہنچے آپکو خبر آئی کہ مشرکین عیر کے پاس آپہنچے ہین اوسمین وہ
وہ لوگ اپنی جمعیت کے ساتہہ اوترین گے — اسلئے حضرت نے وہان سے
کوچ فرماکر بدر مین ایک چشمہ خورد پر جو ایک قبیلہ کا تہا مقام کیا حضرت
سعد ابن معاذ نے لکڑیونکی ایک چھت واسطے اجلاس فرمانے پیغمبر خدا کے
بنادی اوسپر جناب سرور کاینات معہ ابوبکر صدیق رض کے بیٹہے اور حضرت
نے قوم قریش کو ملاحظہ فرماکر — دست بدعا ہوکر حضرت نے جناب باری
سے عرض کی کہ اے خدا یہہ قوم قریش بہت تجمل اور غرور سے تیرے رسول کو
جہٹلانے کے واسطے سوار لیکر آئے ہین جو تو نے وعدہ کیا تہا اوسکے موجب
اب اپنے بندہ کی مدد بہیج حضرت بدعا کر رہے تہے کہ قریش بہت نزدیک
آگئے — اور عتبہ بن ربیعہ — اور شیبہ بن ربیعہ — اور ولید بن عتبہ یہہ
تین شخص ہنگامہ آرائے مقابلہ ہوئے — پیغمبر خدا ص نے عبیدہ بن حارث
بن مطلب کو ارشاد کیا کہ تم عتبہ سے مقابلہ کرو — اور اپنے چچا حمزہ کو ارشاد
کیا کہ شیبہ سے لڑو — اور علی ابن ابی طالب کو حکم ہوا کہ ولید بن عتبہ سے

۳۰۴ مقابلہ کرو — چنانچہ حضرت حمزہ رض نے شیبہ مذکور کا سر بٹہا سا اوڑا دیا
— اور حضرت علی رض نے ولید کو جہنم واصل کیا — اور عبیدہ اور عتبہ
دونو گہایل ہوئے اوسنے اوسکو مارا — اور اوسنے اوسکو — حضرت علی
رض اور حضرت حمزہ رض نے جو یہہ حال دیکہا پکر عتبہ کو قتل کیا اور عبیدہ کو
دونون نے اوٹہالیا کیونکہ اونکے پیر کٹ گئے تہے چنانچہ وہ بہی شہید ہوئے
— پیغمبر خدا ص اوس چبوترہ پر دعا مین مستغرق تہے آپ کے ہمراہ ابوبکر
رض بہی بیٹہے تہے اور حضرت یہی فرما رہے تہے کہ اے خدا ہلاک کر اس قوم
سرکش کو جو عبادت نہین کرتے تیری درمیان زمین کے اور نجات دی
ہمکو جیسا کہ وعدہ کیا ہے تو نے حضرت ایسے بیہوش آپنے دعا مین تہے کہ آپکی
چادر گر پڑی حضرت ابوبکر صدیق رض نے وہ چادر آپکے اوپر پہر اوڑہا دی
اور کفار نے حضرت کے اوس چبوترہ تلک آ ہجوم کیا آپ دفعتہ ہوشیار
ہوئے اور فرمایا کہ اے ابوبکر اب اللہ تعالے کی مدد آئے یہہ فرماکر
حضرت وہان سے اوترکر لوگون کو لڑنے پر برانگیختہ کرتے اور ڈارس دیتے ہوئے
تشریف لائے — اور ایک مٹہی کنکرون کی حضرت نے ہاتہہ مین لیکر قوم
قریش پر پہینک کر یہ دعا دی — بعد ازان اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اون پر
سختی اور تشدد کرو چنانچہ اونکو شکست ہوئی یہہ واقعہ ستر ۱۷ ویں تاریخ ماہ رمضان
روز جمعہ کو ہوا — عبداللہ ابن مسعود صحابی ابوجہل ابن ہشام کا سر جسوقت برد
پیغمبر خدا ص کے اٹہاکر لیگیا حضرت نے سجدہ شکر یہ کیا ابوجہل کی عمر بروقت ماری جانے
کے ستر برس کی تہی نام ابوجہل کا عمرو ہے وہ بیٹا ہشام کا پوتا مغیرہ کا پڑوتا عبداللہ
بن عمر — بن مخزوم کا ہے — العاص بن ہشام بہائی ابوجہل کا بہی اسی جنگ مین
مارا گیا تہا اس لڑائی مین اللہ تعالے نے اپنے نبی کی مدد کو ایک ہزار ملایک کی کمک دی

وی تھی — جب ابولہب نے یہہ حال اہل بدر کا مکہ مین سُنا مارے غم والم کے سات
دنکے بعد وہ بھی مرگیا — تعداد مقتول مشرکین کی ستّر اور مقیدین بھی اتنے ہی تھے
سوائے ان ستّر مرد مقتولین کے اور بھی تھی چنانچہ حنظلہ بن ابوسفیان بن حرب
— اور عبیدہ بن سعید بن العاص بن امیہ — ان دونون کو حضرت علی ابن ابیطالب
رض نے قتل کیا — اور زمعہ بن الاسود کو حضرت حمزہ رض اور حضرت علی رض
نے ملکر مارا تھا — اور ابوالبختری بن ہشام کو المجذر بن زیاد نے قتل کیا — اور نوفل
بن خویلد بھائی خدیجہ کا جو ایک شیطان شیاطین قریش کا تھا یہہ وہ ہے جو زید بن
ابوبکر اور طلحہ بن خویلد کے بروقت اونکے مسلمان ہونیکے درمیان پہاڑ کے تھا
اسکو حضرت علی رض نے قتل کیا — اور عمیر بن عثمان بن عمر التیمی کو بھی حضرت
علی رض نے قتل کیا — اور مسعود بن ابی امیہ مخزومی اوسکو حضرت حمزہ نے قتل
کیا — اور عبداللہ بن منذر مخزومی کو حضرت علی ابن ابیطالب نے قتل کیا —
اور منبہ بن الحجاج سہمی کو ابوالیسر انصاری نے قتل کیا — اور اوسکے بیٹے عاص
بن منبہ کو حضرت علی رض نے قتل کیا — اور اوسکے بھائی نبیہ بن الحجاج
کو حضرت حمزہ اور سعد ابن ابی وقاص نے ملکر مارا — اور ابوالعاص بن قیس سہمی کو
حضرت علی رض نے قتل کیا — اور منجملہ مقیدین کے ایک عباس چچا حضرت کے
اور دو بھتیجے حضرت عباس کے ایک عقیل بن ابی طالب — دوسرا نوفل بن الحارث
بن عبدالمطلب تھے جب لڑائی سے فراغت ہو چکی حضرت نے ارشاد کیا کہ
مقتولین کی لاشین ایک کوئی مین جو قریب تھا ڈالدو چنانچہ چوبیس سرداران قریش
کی لاشیں کھینچ کر اوس کوئے مین ڈال دین — اور حضرت نے میدان بدر مین
تین رات بمراہ چودہ مرد کے جنکی یہہ تفصیل ہے کہ چھ اونمین سے مہاجرین اور آٹھ
انصاری تھے اقامت فرما کر الصفرار کے طرف مال غنیمت لیتے ہوئے جنگ بدر سے

بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۰۶ مراجعت کی اوسوقت پیغمبر خدا نے حضرت علی ابن ابیطالب رض کو ارشاد کیا کہ نضر بن حارث کو بھی قتل کرو یہہ شخص پیغمبر خدا کا بہت دشمن تہا جسوقت پیغمبر خدا ص قرآن شریف پڑہا کرتے تہے وہ یہہ کہا کرتا تہا کہ محمد اگلون ہی کے قصون کو بیان کرتا ہے کچھہ نئی بات نہین بولتا۔ جب اوسکا سر حضرت علی رض نے اوڑا دیا۔ اسوقت ارشاد کیا کہ عقبہ بن ابی معیط کو گردن مارو فوراً وہ بھی قتل کیا گیا۔ حضرت عثمان ابن عفان اس جنگ مین بموجب ارشاد پیغمبر خدا ص کے حاضر نہ تہے کیونکہ اونکی بیوی رقیہ جو کہ حضرت کی بیٹی تہی بیمار بہت ہورہی تہین اسلئے حضرت نے اونکو فرمایا تہا کہ تم مدینہ ہی مین رہو چنانچہ وہ دختر نیک اختر نبی ص کے یعنے بیوی رقیہ زوجہ حضرت عثمان ابن عفان کی راہی ملک بقا ہوئے بروقت رحلت حضرت کے دیدار مبارک کو بھی دیکھنے نہ پائے کیونکہ انہیں روز تک حضرت مدینہ مین تشریف نہ لیگئے تہے

بیان اوس لڑائی کا جو یہود یون یعنی اولاد قینقاع نی حضرت سی کی

یہہ اول یہود ہین جنہون نے پیغمبر خدا ص کا عہد توڑا چنانچہ اسلئے حضرت نے درمیان سنہ ہجری کے اون پر خروج کیا وہ قلعہ مین متحصن ہوئے حضرت نے پندرہ دن تک اونکا محاصرہ کیا بعد ازان بموجب حکم پیغمبر خدا ص کے وہ قلعہ مین سے نکلے حضرت چاہتے تہے کہ اونکو قتل کرین لیکن عبداللہ بن ابی سلول خزرجی منافق نے (یہہ یہود حلفاء الخزرج سے تہے) حضرت سے شفاعت اور عفو خطا چاہی حضرت نے اوسکی طرف سے منہہ پھیر لیا۔ اوسنے پھر سوال کیا حضرت نے پھر منہہ پھیر لیا آخر لاچار ہوکر حضرت کے گریبان کو پکڑ لیا اور کہا کہ اے رسول اللہ مجھکو جواب باصواب فرمائیے رسول اللہ نے ارشاد کیا کہ افسوس ہے تجھپر چھوڑ دے مجکو اوسنے

بیان محمد مصطفی ص کا

۳۰۷ اوسنے کہا کہ یا حضرت قسم ہے خدا کی جنگ حضور جواب باصواب نفرمائین گے
نہ چھوڑ دن گا اسوقت حضرت نے اونکی جان بخشی فرمائی اور حکم دیا کہ تاوکو جلا
وطن کردو اور سب اسباب اونکا لوٹ لو چنانچہ مسلمانون نے فوراً سب اسباب
اونکا چھین لیا

بیان ہی غزوۃ السویق کا

اس لڑائی کا یہہ حال ہے کہ ابوسفیان نے اسطور پر قسم کہائی تہی کہ جنگ محمد ص
سے نہ لڑلون جب تک نہ خوشبو کو سونگھون اور عورت کے ہاتہہ لگاؤن کیونکہ
مقتولین بدر سے اوسکو کمال رنج تہا اسلئے دو سو سوار لیکر لڑنے نکلا اور اپنے
آگے پیادے دیکر کیطرف روانہ کئے جب وہ عریض پر پہنچے اونہون نے چند
مسلمانون کو جو انصار تہے شہید کیا جب رسول اللہ نے یہہ حال سنا ابوسفیان
کی تالاش مین حضرت بہی نکلے ابوسفیان سنا اپنے یارون کے بہاگ گیا
اور ایسا ڈر کر بہاگا کہ بہت اسباب چھوڑ گیا تا کہ ہلکا ہو جاوے چنانچہ
بعض نہلے ستو کی جو سانہہ لائی تہی نہ لے اونکو اوسی مقام پر چھوڑا تا کہ تخفیف ہو جاوے
اسواسطے اسکو غزوۃ السویق کہتے ہین غزوہ کے معنی جنگ کے اوسویق ستو کو
کہتی ہین

بیان غزوہ قرقرۃ الکدر کا

کہتے ہین کہ یہہ لڑائی تیسرے سال ہجری مین ہوئی تہی اصل یہہ ہے کہ قرقرۃ الکدر
نام ایک چشمہ کا ہے جو راہ عراق سے طرف مکہ کی پڑتا ہے مجرد ن نے

بیان محمد مصطفی ص کا

۳۰۸ جب حضرت کو یہہ خبر دی کہ اس مقام پر ایک گروہ قبیلہ سلیم سے اور غطفان کا واسطے شورس اور فساد کے مجتمع ہوا ہے اسلئے پیغمبر خدا ص بارادہ جنگ وہان تشریف لیگئے تھے لیکن جب وہان کوئی کا فر حضرت کے مقابلہ پر نہ آیا آپنی طرف مدینہ کی نہضت فرمائی — اوسی سنہ ۳ ہجری مین عثمان بن مظعون رض فوت ہوے اور اوسی سال مین حضرت علی رض کا نکاح حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ص سے ہوا تہا اور اوسی سال مین ایک لڑائی درمیان بکر بن وایل اور لشکر کسری پرویز کی جسکا یہہ سپہ سالار نامزد تہا ذی قار پر ہوی تہی اوس لڑای مین فارسیون کو شکست فاحش ہوئی نامزد سپہ سالار بہی مارا گیا اور بہت آدمی فارسیون کے کام آئے اوسی سال مین ابیا بن ابی الصلت نے بہی وفات پائی اوسکا نام عبد اللہ بن ربیعہ تہا وہ سرداران کفار سے گذرا ہے کتب انبیا اوسنے سب پڑہے تہین اور جانتا تہا کہ ایک نبی مبعوث ہوگا مگر وہ یہہ چاہتا تہا کہ مین خود نبی ہوتا تو خوب تہا اسلئے پیغمبر خدا ص کا اوسنے بسبب حسد کے انکار کیا اوسکی تصدیق بسبب بغض کے نہ کی — وہ ملک شام تک گیا تہا جب وہان سے پہر کر آیا لوگون نے اوسے کہا کہ اس کوے مین جنگ بدر کے مقتولون کی لاشین پڑی ہین اون مردون مین شیبہ — اور عتبہ — دو بہای ماموزاد امیہ مذکور کے بہی تہے اوسکی لاشین دیکہہ کر امیہ مذکور کو بہت رنج ہوا چنانچہ اوسنے اپنی اونٹنی کے دونو کان کاٹ کر اوس کوے پر بیٹہہ کر ایک مرثیہ بہت بڑا تصنیف کرکے ماتم کیا — قول مترجم (اوسکے) تمام ذکرہ عرب مین مینے لکہے ہین

اب شروع ہوا سنہ ۳ ہجری

اس سال مین درمیان ماہ رمضان شریف کے حضرت امام حسن ابن علی رض پیدا

بیان محمد مصطفی ص کا

پیدا ہوئے اور اسی سال مین کعب بن الاشرف یہودی مقتول ہوا اوسکو محمد بن مسلمہ ۳۰۹
انصاری نے قتل کیا تہا

بیان جنگ اُحد کا

واضح ہو کہ تین ہزار قریش جنمین سات سو زرہ پوش اور دو سو سوار تہے اور باقی پیادہ ہمراہ ابوسفیان ابن حرب کے مجتمع ہوکر ارادہ پرخاش کا رسول اللہ ص سے رکہتے تہے اس لڑای مین زوجہ ابوسفیان کی یعنے ہند بنت عقبہ بہی اوسکے ساتہہ تہی — پندرہ عورتین ہاتہونمین دف لئے ہوئے مقتولین جنگ بدر پر روتی اور مسلمانون سے لڑنے کیواسطے مشرکونکو برانگیختہ کرتی جاتی تہین — یہہ سب لوگ مکہ سے مجتمع ہوکر مقام ذوالحلیفہ مین جو مقابل مدینہ منورہ کے ہے بدہ کے روز چوتہی تاریخ ماہ شوال سنہ ۳ ہجری کو اترے — اب رسول اللہ ص نے تمام صحابہ سے اس امر مین مشورت لی کہ آیا مدینہ سے نکلکر اونکا مقابلہ کرین یا مدینہ ہی پر لڑین — عبداللہ ابن ابی بن ابی سلول منافق نے یہہ کہا کہ یا حضرت آپ مدینہ ہی مین قیام فرمائے کیونکہ وہ لوگ بہت جمعیت رکہتے ہین میدان مین مقابلہ کرنا مناسب معلوم نہین ہوتا — اور جمیع صحابہ نے عرض کیا کہ میدان مین نکل کر لڑنا اور کافرون کو شکست دینا مناسب ہے — اسلئے پیغمبر خدا ص نے ایک ہزار صحابہ ہمراہ لیکر مقابلہ کفار پر مدینہ سے کوچ فرماکر مقام احد مین جسوقت پہنچے وہان سے عبداللہ ابن ابی بن ابی سلول منافق تین اور منافقون کو اپنے ہمراہ لیکر اولٹا چلا گیا اور کہہ گیا کہ ہمنے اونکی اطاعت سب طرح سے کی مگر میری اونہون نے جب نہ سنی تو اب ہم بہی نہین جاتے اوسکے جانے سے جو شخص

منافق تہا وہ بہی اوسکا پیرو ہولیا — پیغمبر خدا صہ ایک گہاٹی احد کی مین جاکر اوترے ۱۱۴
حضرت کے پشت احد کی طرف تہے — یہہ لڑائی ہفتہ کے روز ساتوین تاریخ
شوال کو ہوئی تہی حضرت کے ہمراہ سات سو آدمی تہے جنمین ایکسو آدمی زرہ
پوش اور باقی بے زرہ مگر سبکے سب پیادہ تہے کسی کے پاس سوا دو شخصون
کے گہوڑا نہ تہا — ایک رسول اللہ کے پاس تہا — اور ایک ابی بردہ کے
پاس تہا — اور مصعب ابن عمیر جو عبد الدار کے اولاد مین ہین اوس روز علم بردار تہا
— اور مشرکین کے میمنہ پر خالد بن ولید تہا میسرہ پر عکرمہ بن ابی جہل — اور علم
بردار اونکی عبد الدار کی اولاد کے آدمی تہے — حضرت نے پچاس مرد تیر انداز
اپنے پیچہے کی صف مین کہڑے کردئے تہے — جسوقت جانبین کا مقابلہ ہوا اوسوقت
مسماۃ ہند بنت عتبہ زوجہ ابو سفیان کی معہ اور عورتون کے جو مشرکین کے
پیچہے کہڑے ہوئے دف بجا رہی تہین یہہ صدا کہتی تہین — افسوس ہے تم پر اے
اولاد عبد الدار کی اور افسوس ہے تمپر اے بہادرو مارے گے تم ایک ظالم کے
ہاتہہ سے — اور حضرت حمزہ یعنے چچا پیغمبر خدا صہ کے اس لڑائی مین خوب لڑے
داد جوانمردی دیکر مسمی ارطاۃ علم بردار مشرکین کو قتل کیا اسی اثنا مین سباع
بن عبد العزی بٹیا مسماۃ خناسہ کا جوکہ مین تہی حضرت حمزہ کے سامنے آیا آپ نے
اوسکو دیکہتہی ہی فرمایا کہ آ حرامزادہ یہہ کہتے ہین ایک ہاتہہ تلوار ابدار کا اوسکے
سر پر چہوڑا وہ وار خالی گیا پہر دوسری دفعہ وار کیا چاہتے تہے کہ دفعتہً حالت
بیخبری مین سمی وحشی عبد جبیر بن مطعم نے جو رہنیوالا حبش کا تہا ایک ہاتہہ حربہ کا
حضرت حمزہ کے مارا وہ شہید ہوئے — اور ابن قمیئہ اللیثی نے مصعب بن عمیر
رض علم بردار مسلمانون کے کو شہید کیا مگر وہ شخص یہہ جانتا تہا کہ مینے رسول
مقبول کو شہید کیا بعد شہید ہونے مصعب ابن عمیر کے پیغمبر خدا صہ نے وہ علم حضرت

بیان حملہ کرنی مشرکین کا مسلمانون پر پہر شکست پانا مشرکین کا

وہ مردمان تیرانداز جنکو رسول مقبول نے ایک مقام معین پر پیچھے مقرر کیا تہا بسبب دامنگیر ہونے طمع لوٹ کے جس مقام سے حضرت نے نہ ٹلنے کو فرمایا تہا اوسکو چھوڑ کر آگے بڑہ گئے خالد بن ولید نے جو ایک سوار مشرکین سے تہا یہہ شور وغوغا برپا کردیا کہ محمد ص مقتول ہوئے یہہ سنتے ہی تمام مسلمان جو صف بستہ کہڑے تہے تتر بتر ہو گئے بلکہ قریب بہاگنے کے ہو گئے تہے اوس روز مسلمانون پر صدمہ عظیم برپا ہوا تہا کیونکہ ستر مسلمان شہید ہوئے اور مشرک کل بائیس مارے گئے اور بہاگڑ اسی مچی کہ رسول اللہ ص تک نوبت بہاگنے کی آگئی اسی اثنا مین ایک پتہر کفار کی طرف سے رسول خدا ص کے ایسا زور سے آکر لگا کہ اگلی کچلی دانت کی ٹوٹ گئی اور ہونٹ سست پڑا یہہ پتہر عتبہ ابن ابی وقاص بہائی سعد ابن ابی وقاص نے مارا تہا حضرت نے یہہ فرمایا کہ یہہ گراہ کسطرح سے نجات پاوین گے جنہون نے اپنے نبی کا یہہ حال کیا ہو کہ اوسکا منہہ خون سے رنگ دیا حالانکہ وہ سوائے اسکے کہ اونکو ہدایت طرف خدا کی کرے اور کچہہ نہین کہتا فوراً ایک آیت باین مضمون نازل ہوئی کہ ای محمد ص تکو بجز راہ راست دکہلانے یا جہاد کرنے کے اور کچہہ حکم نہین ہے کیونکہ وہ لوگ ظالم ہین حضرت جو سر مبارک پر خود پہنی ہوئے تہے اوسکے دو حلقے بسبب صدمہ چوٹ پتہر کے حضرت کے منہہ مین گہس گئے تہے — اوسوقت ابو عبیدہ بن جراح نے ایک حلقہ رسول اللہ ص کے منہہ سے جب کہینچا فوراً وہ ایک کچلی گر پڑی جب دوسرا

۳۱۲ کہنچا دوسری کچلی گر پڑی تو گویا ابو عبیدہ نے دونو کچلین حضرت کی گرائین — ابو سعید خدری جو حاضر تہے اونہون نے حضرت کے دانتون شہید کا جلد لیسی خون چوس لیا اور دانتون کو نگل گیا — حضرت نے فرمایا کہ جس شخص کے خونمین میرا خون پیوستہ ہوا وہ ہرگز اگ دوزخ نہ دیکہے گا — روایت کی گئی ہے کہ حضرت طلحہ رض کا ہاتہہ اسی لڑائی مین شہید ہوا وہ حضرت کے سامنے سے مشرکین کی مدافعت کرتے تہے اوس روز حضرت دو زرہ پہنے ہوئے تہے اوس مدافعت کے باعث اونکا بہی ہاتہہ کٹ گیا — اور جب ہندہ اور اوسکے ہمراہیون عورتون نے مسلمانون کو مردہ پایا اوسوقت ہر ایک کے کان اور ناک کاٹ کر اونکی گلون کے ہار نکال لئے بلکہ مسماۃ ہند نے یہہ حرکت بدکے کہ حضرت حمزہ رض کا کلیجہ چبر کر دانتون سے کچا ہی چبا کر کہا گئی — حضرت حمزہ کو ابو سفیان نے اس عورت ہند مذکورہ کے خاوند نے ایک نیزہ کے انی اونکی کن پٹونمین گہسیڑ کر شہید کیا تہا بعد اونکے شہید ہونے کے پہاڑ پر کہڑا ہو کر غل مچا کر یہہ کہا کہ آج کا دن بدر کا ہے اور لڑائی ہے کا اے لڑای ظاہر کر اپنا دین دندہب یہہ کہکر ابو سفیان نے مع اپنے ہمراہیون کے مراجعت کی اور یہہ حضرت سے کہلا بہیجا کہ سال آیندہ مین لڑای ہوگی حضرت نے بہی بقول فرمایا جب مشرکین مکہ مین چلے گئے اوسوقت حضرت نے حضرت حمزہ کی تلاش کی اونکی لاش پائی کان اور ناک کٹا ہوا تہا اور کلیجا پہٹا ہوا پڑا تہا — حضرت نے ارشاد کیا کہ اگر اللہ تعالے قوم قریش پر مجکو فتح دیگا کہ تو تیس ۳۰ آدمی اسی طرح قتل کرکے دکہلا دونگا انشاء اللہ تعالے بعد ازان حضرت نے فرمایا کہ جبرائیل میرے پاس آیا اوسنے مجسے کہا کہ حمزہ کا نام ساتون آسمانون مین یہہ لکہا گیا ہے کہ (حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ واسد رسول اللہ) نبی حمزہ بیٹا عبد المطلب کا شیر ہے خدا اور اوسکے رسول کا

بیان محمد مصطفی ص کا

۳۱۴ رسول کا — بعدازان حضرت نے اپنا چادر اون کے جنازہ پر ڈال کر حضرت نے
سات تکبیرین فرماکر نماز اونکی جنازہ کی پڑہی پہر اور مقتولین کی لاشین لوگ
اوٹہاکر لائے اور حضرت اون پر سوا حمزہ کے جنازہ کی نماز پڑہتے جاتے تہے
یہانتک کہ بہتر نمازین حضرت نے حمزہ رض کے جنازہ پر سمیت اور شہیدون کے
پڑہین — امام ابوحنیفہ رض اسکجائے شہید کے جنازہ پر نماز پڑہنے کی دلیل
لاتے ہین — مگر امام شافعی اسکو نہین مانتے — بعدازان بموجب حکم پیغمبر خدا
ص کے حضرت حمزہ رض مدفون ہوئے لوگون نے اپنی مردون کی لاشین مدینہ
مین لاکر دفن کین مگر حضرت نے فرمایا کہ جتنا جلد ہوسکا کرے اوتنا ہی جلد مردے کو
دفن کیا کرو اوسکے دفن کرنے مین تاخیر نہ کیا کرو

اب شروع ہوا چوتھا سال ۴ سنہ ہجری کا

بیان جنگ رجیع کا

واضح ہو کہ صفر کے مہینے ۴ سنہ ہجری مین پیغمبر خدا ص کے پاس ایک گروہ قبیلہ عضل
اور القارہ سے آئے تہے اونہون نے یہہ عرض کیا کہ یا حضرت کوئی شخص دیندار
جو مسایل اسلام سے خوب واقف ہو ہمارے ساتہہ واسطے ہدایت ہماری قوم کے
روانہ فرمائے حضرت نے ان چہہ آدمیون مفصل الذیل کو اونکے ہمراہ کردیا
وہ یہہ ہین — ثابت بن الافلح — اور خبیب ابن عدی — اور مرثد ابن مرثد
الغنوی — اور خالد بن بکیر اللیثی — اور زید بن الدثنہ — اور عبداللہ ابن
الطارق — مگر اون پر مرثد ابن مرثد کو سردار مقرر کرکے حضرت نے اونکے

بیان محمد مصطفی ص کا

۳۱۴ ہمراہ روانہ کیا تہا یہہ لوگ جب مقام رجیع پر پہنچے (رجیع نام ایک چشمہ ہذیل کا ہے جو جدہ میل عسفان سے واقع ہے) وہان کفار نے اونسے بدسلوکی اور فریب کیا چھون صحابہ لڑے تین شہید ہوئے اور تین شخص یعنے زید بن الدثنہ اور خبیب اور عبد اللہ بن الطارق مقید ہوئے انکو گرفتار کرکے مکہ کی طرف وہ لوگ روانہ ہوئے لیکن عبد اللہ ابن الطارق پہراونسے راہ مین لڑ اچنانچہ مقام الحجارہ مین وہ بہی شہید ہوا باقی دو صحابہ مقید اونکے قید مین وارد مکہ ہوے، کفار مذکور نے وہان لاکر اون دونو شخصون کو قریش کے ہاتہہ بیچ ڈالا قریش نے اون دونو کو بہی قتل کیا وہ بیچارہ بہی شہید ہوے

بیان غزوہ بیر معونہ کا

پوشیدہ نرہے کہ ماہ صفر سنہ ۴ ہجری مین ابو براء عامر بن مالک بن جعفر نیزہ باز نے پیغمبر خدا ص کی خدمت مین بحالت نفاق حاضر ہوکر یہہ عرض کی کہ چند صحابہ کو میرے ہمراہ نجد مین روانہ فرمائے تاکہ یہہ لوگ دعوت اسلام اور راہ خدا اون لوگون کو تعلیم کرین کیونکہ یقین کامل ہے کہ بروقت ان لوگون کے وہان جانیکے سب آپ پر ایمان لے آئین گے حضرت نے ارشاد کیا کہ صحابہ کو وہان بہیجنے مین مجکو یہہ خوف ہے کہ وہ لوگ چونکہ کٹے کافر ہین ایسا نہ ہو ان مسلمانون کو شہید کرین ابو براء نے عرض کی کہ مین بہی اونکی حمایت اور حفاظت کرونگا آپ یہہ خیال نفرماوین اسلئے پیغمبر خدا ص نے منذر بن عمر انصاری کے ہمراہ چالیس مسلمان منتخب کرکے روانہ فرمایا اون صحابہ مین عامر بن فہیرہ غلام حضرت ابو بکر صدیق رض کا بہی تہا جب یہہ صحابہ بیر معونہ پر جو چار منزل مدینہ سے ایک منزل ہے جاکر

بیان محمد مصطفی ص کا

جاکر اوترے — وہانسے نامہ رسول مقبول کا عامر بن طفیل کافر کے پاس بھیجا ۳۱۵
اوس مردود نے قاصد کو مار ڈالا اور بہت جمعیت اپنے ہمراہ لیکر رسول اللہ کے صحابہ
پر چڑھائی کی جب جانبین کا مقابلہ ہوا لڑائی ہونے لگے سب صحابہ شہید ہوئے
مگر ایک یعنے کعب ابن زید نیم جان ہوکر مردون مین گر پڑا تہا وہ اپنی جان بچانے
کے واسطے لاشون مین مردون کی چھپ گیا تہا وہ بچ کر آیا اور رسول مقبول کی
خدمت مین تا جنگ خندق حاضر رہا بروز خندق وہ شہید ہوا — کہتے ہین کہ عمرو بن
امیہ الضمری جو کہ ایک انصاری انصار رسول اللہ مین سے تہا چراگاہ خبگل مین
پہر رہا تہا اوسنے دور سے دیکہا کہ جس جاے مسلمانون کا لشکر اترا ہوا تہا وہان
گدہ وغیرہ جانور اوڑ رہے ہین وہ بہاگا ہوا گیا سب کو مقتول پایا اسلئے اوسنے
بہی کفار سے لڑکر شہادت پائے — اور ایک عمر ابن امیہ کفار کی قید مین گرفتار
ہوا تہا مگر اوسکو عامر بن طفیل نے بسبب اسکے کہ وہ قبیلہ مضر سے تہا رہائی دی
اوسنے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر سب ماجرا بیان کیا حضرت کو بہت رنج والم
وغم اس واردات کے سننے سے ہوا

بیان لڑنی بنی نضیر یہودیون کا

واضح ہو کہ ماہ ربیع الاول سنہ ۴ ہجری مین پیغمبر خدا ص نے اون یہودونکا محاصرہ کیا تہا
اسی محاصرہ مین شراب کے حرام ہونی کی آیت نازل ہوئی تہی بعد گذرنے چھ
روز محاصرہ کے کفار محصورین نے عرض کی کہ ہم لوگون کو امن دیجئے ہم سب مال واسباب
اپنا چہوڑ جاتے ہین فقط ہتیار اونٹون پر لاد کر چلے جاتے ہین حضرت نے
منظور فرمایا چنانچہ مزامیر گاتے بجاتے وہ لوگ اپنی شجاعت اور بہادری

بیان محمد مصطفی ص کا

۳۱۶ جاتے ہوئی نکل گئے وہ موضع جسمین رہتے تہے خالی کردیا — حضرت نے سب مال اونکا لیکر مہاجرین پر تقسیم کیا انصار کو کچہہ نہ دیا مگر سہل ابن حنیفہ — اور ابو دجانہ کو اسواسطے کچہہ دیا تہا کہ اونہون نے اپنا فقر اور محتاج ہونا جتلایا تہا اُن بنی نضیر مین کے کچہہ لوگ ملک شام کو چلے گئے اور کچہہ خیبر مین جا بسے

بیان لڑائی ذات الرقاع کا

واضح ہو کہ ماہ جمادی الاول ۴ سنہ ہجری مین ایک گروہ قوم غطفان ذات الرقاع سے حضرت کا مقابلہ ہوا تہا (ذات الرقاع اسواسطے کہتے ہین کہ اون لوگون کے نیزون پر چیتڑے اور پیوند پرانے لپٹے ہوئے تہے) جب وہ لوگ حضرت کے سامنے آئے جرات لڑائی کی نہ پاکر جنگ موقوف کی — اسی لڑائی مین ایک شخص نے جو قبیلہ غطفان سے تہا اپنی قوم سے یہہ وعدہ کیا تہا کہ مین محمد ص کو بیشک شہید کرونگا چنانچہ وہ حضرت کی خدمت مین آیا اور آتے ہی حضرت سے اوسنے کہا کہ یا حضرت اپنی تلوار مجہے دیجئے تاکہ مین دیکہون کیسی ہے اوس تلوار کا قبضہ چاندی کا تہا حضرت نے فوراً وہ تلوار اوسکے ہاتہہ مین دی دی اوسنے کہینچ کر ننگی کی اور ہلانے لگا چاہتا تہا کہ رسول مقبول پر ایک وار سخت کرے لیکن خدا نے اوسکو جرات نہ دی اور مطلق ہاتہہ نہ اوٹہا سکا مگر یہہ اوسنے کہا کہ یا حضرت آپ مجہے کیون ڈرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ مین تو مطلق نہین ڈرتا یہہ کہکر تلوار پھیر دی اسوقت ایک آیت جسکا یہہ ترجمہ ہے نازل ہوئی کہ اے مسلمانون یاد کرو اللہ کی نعمت اور حمایت جو تم پر ہے دیکھو جسوقت ایک قوم نے دست چالاکی کا تمہیر قصد کیا خدا تعالے نے اوسکو روک دیا وہ لوگ تمسے

تمے دست درازی نہ کر سکے

بیان جنگ بدر ثانی کا

واضح ہو کہ ماہ شعبان ۴ سنہ ہجری مین حسب وعدہ ابوسفیان کے حضرت تشریف فرما طرف بدر کی واسطے مقابلہ کفار کے ہوئے تہے اور ابوسفیان بہی مکہ سے کوچ کر کے چلا مگر راہی مین سے مراجعت کر گیا جب ابوسفیان نہ آیا حضرت اوسکے انتظار دیکہہ کر مدینہ کی طرف مراجعت کر گئے اسی سال مین حضرت امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے تہے

اب شروع ہوا پانچوان سال سنہ ۵ ہجری کا

بیان غزوہ خندق کا

اس جنگ کو غزوۃ الاحزاب بہی کہتے ہین یہہ لڑای درمیان ماہ شوال سنہ ۵ ہجری کے ہوئی تہی حال یہہ ہے کہ رسول خدا ص کو یہہ خبر پہنچی تہی کہ تمام قبایل عرب واسطے لڑائی کے مجتمع ہوئے ہین اسلئے بعد مشورہ موافق راے سلمان فارسی کے یہہ تجویز ہوئی کہ ایک خندق گرداگرد مدینہ کے کہودی جاے اس خندق کے کہودنے مین پیغمبر خدا ص سے کئی معجزہ ظاہر ہوئے تہے ازانجملہ ایک یہہ روایت کی گئی ہے جابر سے وہ یہہ کہتا ہے کہ خندق کہودنے مین ایک پتہر بہت سخت نکل آیا تہا وہ ہرگز نہ ٹوٹتا تہا حضرت نے پانی منگوا کر اوسمین تہوک کر حکم دیا کہ اوس پتہر پر چھڑک دو جب وہ پانی اوس پتہر پر چھڑکا

۱۸۳ گیا فوراً ریزہ ریزہ ہوگیا — اور ایک یہہ معجزہ ہوا کہ بشیر بن سعد انصاری کے
بیٹے یعنے بشیرہ نعمان بن بشیر کی اپنی ماں کے پاس سے کھجورین واسطے اپنے باپ
بشیر اور ماموعبداللہ بن رواحہ کے لائی تھی جب وہ حضرت کے مقابل کو گذری
آپ نے اوسسے پوچھا کہ اے لڑکی یہہ کیا لائی اوسنے حضرت کے ہاتھہ مین وہ
کھجورین ڈال دین راوی کہتا ہے کہ وہ کھجورین اتنی تھین کہ حضرت نے دونو
ہاتھہ مین لین تھین مگر لپ نہ بھری تھی حضرت نے فوراً ایک چادر منگوا کر وہ
کھجورین اوسپر پھیلا دین اور حکم دیا کہ جتنے آدمی خندق کھودرہے ہین سبکو بلالو
اور کہدو کہ کھانا طیار ہے سب چلے آؤ چنانچہ سب آکر کھانے لگے وہ کھجورین
غیب سے بڑھتی جاتی تھین یہانتک بڑھین کہ جتنے آدمی خندق کھودتے تھے
سب کھاکر سیر ہوگئے اور اوتنی ہین باقی رہ گئین — دوسرا معجزہ یہہ ہوا روایت
ہے جابر سے وہ کہتا ہے کہ مینے ایک روز اپنی بیوی سے کہا کہ ایک بکری کا بچہ
سبکو بھون کر طیار کر رکھنا اور چند روٹیان جو کی پکا رکھنا حضرت کی دعوت کرونگا
بوقت مراجعت کے خندق سے مینے حضرت سے کہا کہ یا حضرت ایک بچہ بکری کا
اور روٹیان جو کی آپکے واسطے نیدہ نے طیار کروائین ہین آپ اونکو تناول فرمائے
(دن ایام مین تمام دن خندق کھودا کرتے شام کو اپنے اپنے گھر سب چلے آیا
کرتے تھے) حضرت نے ایک آدمی سے یہہ فرمایا کہ تو پکار کر سب لوگون سے
کہدے کہ ہمراہ رسول اللہ کے جابر کے گھر کھانا کھانے چلو اوسنے فوراً تمام صحابہ
مین منادی کردی جابر کہتا ہے کہ جسوقت تمام صحابہ جمع ہوئے مین کلمہ انا للہ وانا الیہ
راجعون کا زبان پر لایا اور مجکو بہت غم ہوا کیونکہ مینے تو فقط حضرت کی دعوت
کی تھی حضرت نے تمام صحابہ کو حکم دیا کہ جتنے خندق کھودنے والے ہین سب چلین
مین بھی یہہ سمجھکر کہ رسول کی بات کو رد کرنا اچھا نہین ہوتا چپ ہورہا جب حضرت

حضرت جمیع صحابہ کے رونق افروز میرے گھر ہوئے میں جلدی سے وہ روٹیان
اور گوشت بکری کے بچہ کا حضرت کے سامنے لا رکھا حضرت نے بسم اللہ پڑھکر برکت
دی اور دسیمن تناول فرمایا پھر تمام صحابہ کہانے لگے اوسوقت یہہ حالت تھی
کہ ایک قوم کے آدمی جب کہانے بیٹھتے ہوجاتے تھے دوسرے قبیلہ کے لوگ
کہانے پر بیٹھتے تھے تمام خندق کے جتنے آدمی کھودنے مین شریک تھے سب کہاکر
سیر ہوگئے — اور سلمان فارسی یہہ بیان کرتا ہے کہ خندق کھودنے مین مین ہی
حضرت کے قریب کھود رہا تہا (سلمان فارسی اس لڑای مین اول ہی اول
حضرت کے ساتہہ شریک ہوا ہے) پہلے اسنے کسی لڑای مین ہمراہ نہ تہا) کھودتے
کھودتے ایک زمین مین ایسا سخت پتہر نکل آیا کہ پتہر کھودنیکا حضرت نے میرے
ہاتہہ سے کہودال لیکر ایک ضرب اوس پتہر پر ماری ایک چمکار روشنی کا اوس
پتہر مین سے نکلا — پہر دوسری ضرب ماری اوس وقت بہی آگ جڑی — پتہر کی
ضرب مین بہی روشنی پتہر مین سے نکلی سلمان فارسی کہتا ہے کہ مینے حضرت سے
کہا کہ قربان شوم یہہ کیا چمکتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اے سلمان دیکہا تو نے
مینے عرض کی کہ یا حضرت دیکہا آپنے ارشاد کیا کہ اول چمکارہ جو نکلا تہا اوسکی یہہ
منے تہے کہ خدا تعالے نے مجکو ملک یمن دیا — اور دوسرے کے یہہ منے مین کہ
ملک شام اور مغرب مین فتح کرونگا — تیسرا چمکارہ جو تہا اوسے یہہ مراد تہی
کہ مشرق فتح ہوگا جب پیغمبر خدا ص خندق طیار کرچکے مشرکین قریش نے دس ہزار
آدمی اپنے قوم اور قبیلہ کنانہ سے اور قبیلہ غطفان اور اہل نجد سے جو اونکے ساتہہ
ہوا لیکر چڑہائی کی بنو قریظہ بہی کفار کے ساتہہ تھے اونکا سردار کعب ابن اسد تہا
انہین لوگون نے رسول اللہ ص سے عہد کیا تہا اصحاب رسول اللہ کے اوسی پہر
تھے مگر وہ ہی لوگ پہر گئے تھے اور کفار کے ہمراہ ہوگئے تھے اس عہد کے ٹوٹ

بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۲۰ جانے سے نفاق بہت پیدا ہو گیا تھا چنانچہ معتب ابن قشیر نے کہا کہ محمد ص ہمسے وعدہ
کرتا ہے کہ کسریٰ اور قیصر روم کی ہم خزانے کہا ئین گے یہہ امر محال ہے
عقل میں نہیں آتا — کچھہ اوپر بیس روز تک مشرکین نے تیر برسائے سوائے
تیر بازی کے کوئی لڑائی نہوئی مگر بعد عرصہ مذکور کے مقابلہ ہونا شروع ہوا —
جانب کفار سے عمرو بن عبدود جو کہ اولاد لوی ابن غالب سے ہے مقابلہ کو آیا
اسکے مقابل حضرت علی رض ہوئے عمرو نے دیکھتے حضرت علی رض کو کہا کہ اے
بھتیجے خدا کی قسم مجکو یہہ منظور نہیں کہ تجکو قتل کرون — حضرت علی رض نے فرمایا
کہ خدا کی قسم مجکو یہ منظور ہے کہ مین تجکو قتل کرون — یہہ لفظ سُنکر اوسکو بہی
غیرت آئی اول اوترے اپنی گھوڑے کی اوسنے پیر کاٹے پہر حضرت علی رض
پر حملہ کیا حضرت علی رض نے اوسپر حملہ کیا دونون کی ایسی گتھی ہوئی کہ سوار
غبار کے کچھہ نہ دکھلائی دیتا تھا کہ کون اوپر ہے اور کون نیچے ہے مگر جب آواز
ایک تکبیر کی آئی مسلمانون نے یقین کیا حضرت علی رض نے اوس کافر کو پچھاڑا بعد
کم ہونے غبار کے دیکھا تو حضرت علی رض عمرو مذکور کے سینہ پر چڑہے ہوئے
اوسکا سر کاٹ رہے ہین بعد اس مقابلہ کے ایک ہوا چلی تہی جسکی خبر خدا تعالےٰ
نے قرآن شریف مین یہہ دی ہے (یاد کرو اے مسلمانون نعمت اپنے خدا کی
جب چڑہا آئی کفار تمہارے مقابلہ کو بہیجے اللہ نے لشکر فرشتون کے اور چلائے
باد صبا یہہ لڑائی موسم سرما مین ہوئی تہی آخر کش ابوسفیان قریش کو لیکر کوچ
کر گیا قوم غطفان بہی یہہ حال سُنکر کہ ابوسفیان چلا گیا اپنے شہرون کو مراجعت کر گئے

بیان جنگ بنی قریظہ کا

جس روز اس لڑائی مذکور سے رسول اللہ ص فراغت پاکر مدینہ منورہ کو مراجعت ۳۲۱
کرکے تشریف لیگئے مسلمان اپنے اپنے ہتیار کھولکر بیٹھے یہانتک کہ ظہر کا وقت
آیا اوسیوقت حضرت جبرائیل ع پیغمبر خدا ص کے پاس آئے عرض کی کہ یا رسول اللہ
خدا تعالے نے تمکو حکم دیا ہے کہ بنی قریظہ سے جاکر لڑو حضرت نے فوراً ایک
شخص کو حکم دیا کہ سب مسلمانون کو یہہ حکم سنا دو کہ ہنگ کہ بنی قریظہ کے پاس
نہ جالین نماز عصر نہ پڑہین یعنے تعمیل حکم خدا کے جلد کرنی چاہئے اور حضرت
علی رض کو علم مرحمت فرماکر اول روانہ کردیا آپ ایک کوئے پر جو بنی قریظہ کا
تہا جا اوترے پیچھے سے سب مسلمان آجمع ہوئے مگر ایک گروہ مسلمانون کے
بہت دیر کرکے بوقت شام آئے اونکی نماز عصر بہی قضا ہوگئی تہی بسبب
اوس حکم کے جو رسول مقبول نے کیا تہا آپ نے اونکو کچہہ ملامت نہ کی اس
قوم کا پیغمبر خدا ص پچیس روز تک محاصرہ کئے رہے آخرکار اون لوگون کے
دلون مین خدا تعالے نے رعب ڈالدیا آپ سے آپ باہر نکل آئے یہہ قبیلہ
قبیلہ اوس کا دوست تہا اون دونون قبیلون مین عقد محبت چونکہ بہت تہا
اسلئے قبیلہ اوس کے لوگون نے رسول اللہ سے درخواست کی کہ یا حضرت جسطرح
سے آپ نے بنی قینقاع کی بسبب قبیلہ الخزرج کے جان بخشی فرمائی تہی کسی
طرح سے اس قبیلہ کو ہمارے کہنے سے معاف دیجئے حال یہہ ہے کہ رسول اللہ ص
نے بنی قینقاع کی بسبب سفارش عبداللہ ابن ابی سلول منافق کے نجات دی تہی
اسلئے اونہون نے بہی یہی درخواست کی سو پیغمبر خدا ص نے ارشاد کیا کہ اگر تمہاری
مرضی ہو تو سعد ابن معاذ کو حکم بنا دین جو وہ کہے اوسکی تعمیل تم بہی کرو سب نے
یہہ شخص چونکہ قبیلہ اوس کا سردار تہا اور اوس قبیلہ کے آدمی اس قبیلہ سے
بہت محبت رکہتے تہے فوراً سبنے منظور کیا کیونکہ وہ یہہ جانتے تہے کہ سعد ابن

معاذ ہمارے مخلصی کے باب مین سعی کریگا — حکم ہوا سعد ابن معاذ کو بلاؤ اوس شخص ۳۲۲
کی رگ ہفت اندام مین ایک زخم گہرا بروز جنگ خندق آیا تہا اسلئے وہ پیدل نہ اسکا
وہ لوگ دوڑ کر ایک گدہے پر تکیہ لگا کر سنہارے سے اوسکو بٹہلا کر رسول اللہ کی
خدمت مین لائے مگر ہماری راہ یہہ کہتے آئے کہ اے سعد ہمارے حقین بہترائی
کیجو اور جہانتک ہوسکے ہمارے مخلصی کے لئے سعی کرنا جب سعد مذکور حاضر دربار
نبوت شعار مین ہوا حضرت نے تمام صحابہ کو ارشاد کیا کہ اوسکی تعظیم دو مہاجرین
نے یہہ کہا کہ رسول اللہ نے انصار سے تعظیم دلوائی ہے اور انصار یہہ کہتے تہے
کہ حکم عام ہوا ہے ہماری کچہہ خصوصیت نہین غرضیکہ سب تعظیم کو کہڑے ہوئے سعد
کی کنیت ابو عمر تہی اوس قبیلہ کے آدمیون نے کہا کہ اے ابا عمر رسول اللہ نے آپکو
ہمارے اوپر حکم اور منصف مقرر کیا ہے آپ ہمارے واسطے جو حکم دین وہ
ظہور مین آوے — سعد نے کہا کہ مین یہہ حکم دیتا ہون کہ مردون کو مار ڈالو اور
عورتین اور لونڈیان انکی گرفتار کرو اور مال اونکا سب آپسمین بانٹ لو پیغمبر خدا ص
نے ارشاد کیا کہ اے سعد تو نے اسوقت وہ فیصلہ کیا جو خدا تعالے نے ساتون
آسمانون پر سے حکم کیا ہے حضرت نے وہان غرم نہضت فرما کر مدینہ کا ارادہ
کیا اور انصار نے اون لوگون سے پہلے خندق کہودوائی بعد ازان سبکے گردن
کاٹ کر خندق مذکور مین لاشے اونکے ڈہکیلکر مٹی اوپر سے ڈالدی تخمیناً یہہ سات سو
آدمی تہے جو مارے گئے بعد ازان رسول خدا نے جتنی عورتین اور لونڈیان
بنی قریظہ کے گرفتار آئی تہین اور جتنا مال غنیمت وہان سے آیا تہا سب مین سے
پانچوان حصہ نکالکر صحابہ کو تقسیم کردیا اور اپنے واسطے ایک عورت مسماۃ
ریحانہ بیٹی عمرو کی چہانٹ کر پسند کرلی یہہ عورت تا وفات پیغمبر خدا ص کے
اونکے ملک مین رہی — بعد مقتول نے بنی قریظہ کے سعد ابن معاذ نے حکم مذکور

بیان محمد مصطفی ص کا

مذکور کا بھی زخم پھٹ گیا وہ بھی راہی دار البقا ہوئے واضح ہو کہ جنگ خندق مین چھہ مسلمان شہید ہوئے تہے ازانجملہ ایک سعد ابن معاذ مذکور ہی کیونکہ یہہ زخم اوسکے جنگ خندق مین آیا تہا مگر اوسنے جناب باری سے یہہ دعا کی تہی کہ اے خداوند جبتک کہ بنی قریظہ کی لڑائی سے فراغت نہ پالون مین نہ مرون چنانچہ وہ دعا قبول ہوئے اوسیوقت اوسکا زخم بہر گیا جب بنی قریظہ مارے گئے اوسوقت موافق اوسکے اسنددعا کی پہر زخم پھٹ گیا اور وفات پائی اس لڑائی بنی قریظہ مین کوی مسلمان نہین مرا مگر ایک مسلمان شہید ہوا یہہ لڑائی بنی قریظہ کی ماہ ذیقعدہ ۵ سنہ ہجری مین ہوئی تہی اور تا شروع سنہ ۶ ہجری پیغمبر خدا ص نے مدینہ مین تشریف رکہی

اب شروع ہوا سنہ ۶ ہجری

بیان جنگ بنی لحیان کا

اس سالمین رسول اللہ ص واسطے انتقام اہل رجیع کے بنی لحیان پر جہاد کرنی تشریف لیگئے وہ لوگ بسبب خوف کے پہاڑ پر جا چڑہے اسلئے پیغمبر خدا ص نے نزول اجلال عسفان پر فرما کر مدینہ منورہ کو مراجعت کی

بیان جنگ ذی قرد کا

جب پیغمبر خدا ص مدینہ منورہ مین چندروز قیام فرما چکے بعد ایک عرصہ کے

بیان محمد مصطفی ص کا

۳۴۴ [illegible] عیینہ بن حصین الفزاری نے دودہ دیتے ہوئے اونٹنی رسول خدا ص کے
[illegible] سے چرتی ہوئی پکڑلی اسلئے رسول خدا ص نے روز چارشنبہ کو بارادہ
جہاد کوچ کیا چوتھی تاریخ ربیع الاول کو ذی قرد کے پاس پہنچے لیکن وہ اونٹنی
جب چھوڑدی تب حضرت طرف مدینہ کی مراجعت کرآئے پانچ روز پیغمبر خدا ص
مسافرت مین رہے — ذی قرد ایک گانو دوراہ بسے کی فاصلہ پر مدینہ سے
خیبر کی راہ مین واقع ہے

بیان جنگ بنی مصطلق کا

واضح ہو یہہ لڑائی درمیان ماہ شعبان ۶ سنہ ہجری یا ۵ سنہ ہجری مین حسب اختلاف
ہوئی تہی بنی مصطلق کا سپہ سالار جو مقابلہ مین آیا تہا حارث بن ابی ضرار تہا
یہہ لڑائی اوپر ایک چشمہ کے جسکو مریسیع کہتے ہین ہوئی تہی بعد مقاتلہ اور مقابلہ
کے بنی مصطلق نے شکست کہائی کچہہ مارے گئے اور کچہہ مقید ہوئے اور مال
اونکا سب مسلمانون نے لوٹ لیا — سماۃ جویریہ بیٹی اسی سپہ سالار حارث
ابن ابی ضرار کی ہے جو ثابت ابن قیس کے حصہ مین آئی تہی اوسنے رسول اللہ کو
لکہہ بہیجا تہا کہ آپ میری جان کے مالک ہین رسول اللہ نے اوسے نکاح کرلیا
جب وہ عقد نکاح مین آگئی اوسوقت بنی مصطلق نے جو مقید تہے یہہ کہا کہ ہم
رسول اللہ کے رشتہ دار ہوگئے کیونکہ جویریہ ہماری بیٹی ہے اوس سے حضرت
نے نکاح چونکہ کرلیا اسلئے اب وہ ہمارے داماد ہوگئے پیغمبر خدا ص نے اوس
عورت کی اہل بیت مین سے سو آدمی آزاد کردئے یہہ عورت اپنے قوم کی
واسطے بہت مبارک تہی — اسی لڑائی مین ایک انصاری نے ایک مسلمان

مسلمان مسمی ہشام کو جو اولاد ولید بن بکر سے تہا بہولیسے کافر جان کر قتل کر ڈالا
تہا — اوس مقتول کا بہائی مقیس جو مشرک تہا مکہ مین رہتا تہا اوسکو جب یہہ
خبر پہنچی کہ ایک انصار نے میرے بہائی کو قتل خطا مار ڈالا ہے وہ در پے
انتقام ہو کر آیا اور اوسنے بیان کیا کہ مین مسلمان ہون اپنے بہائی کا خون بہا
لینے آیا ہون حضرت نے اوسکو خون بہا دلوایا جب اوسنے روپیہ خون بہا
کا پایا چند ایام رسول اللہ کے پاس ٹہہر کر اوس قاتل کو بہی مار کر مرتد ہو کر
مکہ کو بہاگ گیا اس حالمین اوسنے چند شعر کہے ہین از انجملہ ایک شعر کا یہہ ترجمہ ہے
(آیا تہا مین مدینہ مین دیکہے تو نے میری قوت اور شجاعت اور ہون مین
طرف تیون کی جیسا کہ اول تہا) یہہ وہ ہی شخص ہے جسکا خون بروز فتح مکہ
حضرت نے بدر فرمایا تہا اور حکم دیا تہا کہ جو کوئی اوسکو پاوے مار ڈالے
— اسی لڑائی مین بہجاہ غفاری — اور سنان الجہنی کی لڑائی ہوئی ایک
چشمہ پر ان دونون کا مقابلہ ہوا غفاری نے گروہ مہاجرین کو اپنی مدد کے
واسطے پکارا اور جہنی نے انصار کو اپنی کمک کے واسطے آواز دی عبداللہ
ابن سلول منافق یہہ دیکہہ کر بہت خفا ہوا چنانچہ اپنی قوم سے مخاطب ہو کر
اوسنے کہا کہ انہون نے ہمارے شہر مین آکر لڑائی کی اگر ہم مدینہ پر جا
چڑہتے تو ہر ایک عزیز کو ذلیل کرتے اور خوب لڑتے لیکن یہہ بات
تمنے آپ کی کیونکہ پہلے تمنے اونہون کو اپنے شہر مین اترنے دیا بعد ازان
اپنے مال مین اونکو شریک کیا جو تم اول روز سے رکے رہتے اونسے گہل مل
نجاتے تو وہ کبہی تمہارے مزاحم نہوتے اپنے وطنون کو مراجعت کر جاتے
زید ابن ارقم جو اوسکے گروہ مین موجود تہا اوسنے یہہ سب بیان رسول اللہ
سے کیا حضرت عمر ابن الخطاب نے عرض کی کہ یا حضرت عبداللہ بن بشیر کو

بیان محمد مصطفی ص کا

۴۲۶ حکم دیجے تا کہ وہ عبد اللہ منافق کو قتل کر ڈالے نبی ص نے فرمایا کہ اے عمر پھر لوگ کیا کہین گے اگر اوسکو قتل کیا تو سب کفار یہہ کہین گے کہ محمد ص اپنے اصحاب کو بھی قتل کر ڈالا کرتے ہین یہہ فرما کر حکم کوچ کا ہوا بعد ازان اسید ابن حصین سے جسوقت حضرت کی ملاقات ہوئی آپنے سب حال عبد اللہ کا جو اوسنے کفار سے کیا تھا بیان کیا اسید نے عرض کی کہ اوسکو حضور نکالدین کیونکہ وہ شخص منافق ہے رفتہ رفتہ یہہ خبر اوسکے بیٹے کو پہنچی اوسکا نام بھی عبد اللہ تہا وہ کامل مسلمان تہا اوسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ مینے سُنا ہے کہ آپ میرے باپ کو قتل کیا چاہتے ہین اگر حضور مجکو ارشاد فرماوین تو مین اوس منافق کا سر کاٹ کر حضور کے خدمت مین بھیجدون پیغمبر خدا نے ارشاد کیا کہ ہرگز نہین یہہ بات نکرنا تو اوس سے محبت اور مروت پیش آ اور اوسپر سختی نکرنا

بیان قصہ بُہتان کا

جب پیغمبر خدا ص اوس لڑائی سے پھر کر آئے تا ہنوز راہ ہی مین تہے کہ مطیع ابن اثاثہ ابن عباد بن المطلب پھوپھی زاد بھائی ابوبکر کے نے اور حسان ابن ثابت — اور عبد اللہ بن ابی بن ابی سلول خزرجی منافق نے — اور ام حسنہ بنت جحش نے یہہ طوفان بندگی کہ حضرت عایشہ صدیقہ رض نے صفوان بن معطل سے. جو کہ اوس لڑائی مین بہیر کا سردار تہا زنا کروایا ہے — جب حضرت عایشہ صدیقہ کی برات اور پاک ہونے کی آیت نازل ہوئی اوسوقت حضرت نے ہر ایک شخص کے جنہون نے بہتان بندی کی تہی اسّی اسّی کوڑے لگوائے مگر عبد اللہ ابن ابی منافق کو چھوڑ دیا اوسکے کوڑے نہین مارے — روایت ہے کتاب اشراف مسعودی سے کہ آیت تیمم کی بھی اسی جنگ بنی مصطلق مین نازل ہوئی تہی

بیان محمد مصطفی ص کا

بیان عمرہ حدیبیہ کا

واضح ہو کہ ماہ ذیقعدہ ۶ سنہ ہجری مین بارادہ عمرہ کے رسول ص نے معہ مہاجرین و
انصار کے کہ قریب چودہ سو آدمی کے تہے مدینہ سے کوچ فرمایا تہا آپکا ارادہ
لڑائی کا مطلق نہ تہا کیونکہ قربانی کے لئے جانور حضرت نے روانہ کر دئے تہے
اور احرام باندہ چکے تہے جب مرار کی گہاٹی پر جو کہ ایک جائے اوترنے کی
مشہور بنام حدیبیہ ہے نیچے مکہ کے پہنچے حضرت نے ارشاد کیا کہ اسجائے اوترو
لوگون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہان پانی نہین لوگون کو بہت تکلیف ہوگی
حضرت نے ایک آدمی کو اپنے ترکش مین سے ایک تیر نکالکر دیا اور فرمایا کہ ایک
کوئے کے اوپر اسکو گاڑ دو اوس تیر کے گاڑتے ہی کوئے کے پانی نے ایسی
جوش زنی کی کہ وہ کوا بریز ہو کر بہنے لگا یہہ ایک معجزہ رسول خدا کے معجزون
سے ہے جسکو چودہ سو آدمیون نے دیکہا۔ الغرض جبکہ وہان قیام فرمایا
ایک ایلچی قریش کا عروہ بن مسعود ثقفی جو کہ اہل طایف کا سردار تہا پاس
رسول مقبول کے بموجب ایماے قریش کے حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ
قریشون نے ابکی بار لڑائی کا بڑا بندوبست کیا ہے اور وہ لوگ آپسے لڑنے
کو بہت آمادہ ہو رہے ہین آپ مکہ مین تشریف نہ لیجائے — راوی کہتا ہے
کہ عروہ مذکور حضرت کی ریش مبارک چہوتا جاتا تہا اور کلام کرتا تہا اور مغیرہ بن
شعبہ جو ایک صحابی پیغمبر خدا کے تہے وہ کہڑے ہوئے یہہ کر رہے تہے کہ جب
عروہ حضرت کی ریش کے ہاتہہ لگاتا وہ تلوار اوسکے ہاتہہ پر کہینچ کر مارتے اور
فرماتے کہ دور رکہہ ہاتہہ اپنا قبل متوجہ ہونے رسول مقبول کے جب عروہ نے

بیان محمد مصطفی ص کا

۴۲۸ دفعہ کرکے دفعہ وہ قسمہ مار چکا خفا ہوکر کہنے لگا کہ تو کیا سخت اور بے لحاظ آدمی ہے پیغمبر خدا یہ لفظ سنکر نہیں پڑے سوا اسکے عروہ نے اور اصحاب کا حال دیکھکر بہت تعجب کیا کیونکہ وہ لوگ پیغمبر خدا کی بہت تعظیم و تکریم اس رتبہ کی کررہے تھے کہ کسی کی آجتک نہ ہوئی ہے اور نہ ہوگی ازانجملہ ایک یہہ ہے کہ جب آپ وضو کرتے تھے حضرت کے پیرون اور کے ہاتھون اور وضو کے دھوون کا پانی یعنے آب وضو اصحاب لے لیتے تھے — اور جو تھوکتے تھے تھوک اٹھا لیتے تھے — اور جو کوئی اپکا بال جھڑجاتا تھا بطور تبرک جلدی سے اصحاب لے لیتے تھے یہہ حال دیکھکر وہ قریش کے پاس آیا سب حال بیان کیا اور کہا کہ قسم خدا کی میں نے کسریٰ اور قیصر کو اوس رتبہ اور عزت مین نہین پایا جو کہ آج کل رسول مقبول کو حاصل ہے — پھر حضرت نے عمر ابن الخطاب رض کو بلاکر ارشاد کیا کہ تم قریش کے پاس جاکر کہو کہ رسول اللہ ص تمسے لڑنے کو نہین آئے ہین حضرت عمر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ص قریش میرے دشمن جان ہین کیونکہ میں نے اونکے سرداروں کو بہت تشدد اور سختی کی ہے مجکو اپنی جان کا خوف ہے اوسوقت حضرت نے عثمان ابن عفان رض کو پاس ابوسفیان اور سردار قریش کے روانہ فرمایا اور یہہ کہلا بھیجا کہ رسول مقبول تمسے لڑنے نہین آئے صرف بارادہ حج کعبۃ اللہ کے تشریف لائے ہین — قریش نے جواب دیا کہ اے عثمان اگر تمہارا ارادہ طواف کرنیکا ہو تو بیشک طواف کرجا حضرت عثمان رض نے فرمایا کہ مین بدون رسول اللہ ص کی کسطرح طواف کرون یہہ نہین ہوسکتا قریش نے خفا ہوکر حضرت عثمان رض کو گرفتار کرلیا اور حضرت کو یہہ خبر پہنچی کہ عثمان رض کو شہید کیا اوسوقت پیغمبر خدا ص نے ارشاد کیا کہ اب بدون لڑائی اور قتل کفار کے ہم مراجعت [illegible]

بیان محمد مصطفی ص کا

بیان بیعت رضوان کا

واضح ہو کہ یہہ بیعت رضوان ایک درخت کے نیچے ثبات پر ہوئی کہ تمام صحابہ نے یہہ اقرار کیا کہ ہم اپنی جان دین گے کفار کو ماریں گے اور خود مر جائین گے اس مقام سے ہرگز نہ ٹلین گے — جابر نے یہہ کہا ہے کہ ہمنے یہہ بیعت صرف اسواسطے کی تہی کہ بھاگین گے نہین بموجب ارشاد پیغمبر خدا ص کے سب لوگون نے حضرت سے سوائی جد بن قیس کے کہ وہ اپنی اونٹنی کے نیچے چھپ رہا تہا سامنے نہین ہوا تہا بیعت مرنے پر کی اس بیعت مین چونکہ حضرت عثمان رض حاضر نہ تہے اسلئے حضرت نے اپنے ایک ہاتہہ کو حضرت عثمان رض کا ہاتہہ فرض کرکے دوسرے اپنے ہاتہہ پر ہاتہہ مار کر انکی طرف سے بھی بیعت کر لی تہی جب سب صحابہ مرنے پر طیار ہو گئے اسوقت یہہ خبر آئی کہ حضرت عثمان رض مقتول نہین ہوئے وہ زندہ ہین قریش نے انکو قید کر رکہا ہے

بیان صلح ہو جانیکا درمیان رسول اللہ اور قریش کے

واضح ہو کہ اسی اثنا مین سہیل ابن عمرو کو قریش نے واسطے صلح کے رسول اللہ ص کی خدمت مین بہیجا اون نے جاکر حضرت سے درباب صلح ہو جانے کے عرض کی حضرت نے مان لی اور صلح ہو گئی اوسوقت حضرت عمر ابن الخطاب نے بسبب عجز و بیخبری اسلام کے عرض کی کہ یا رسول اللہ یا تو آپ خدا کے رسول نہین ہین یا ہم لوگ مسلمان نہین ہین — حضرت نے فرمایا کہ کسطرح حضرت

بیان محمد مصطفی ص کا

۳۴ عمر نے عرض کی کہ اب دین اسلام کی کیون عزت کہوتے ہین ان لوگون سے لڑنا ہی
مناسب ہے رسول اللہ نے ارشاد کیا کہ مین ایک بندہ خدا کا ہون اور رسول اوسکا
ہون اوسکے حکم کی مین مخالفت ہرگز نہین کرسکتا مگر اتنا مین جانتا ہون کہ وہ مجکو
تباہ اور ضایع نکریگا بعد ازان حضرت علی رض کو بلوا کر ارشاد کیا کہ اے علی
رض ایک صلحنامہ تحریر کرو اسطور پر کہ اول مین اوسکے بسم اللہ الرحمن الرحیم
لکھو سہیل نے کہا کہ بسم یہہ نہین جانتے باسمک اللھم لکھو جو قریش لکھتے ہین آپ نے
ارشاد کیا کہ باسمک اللھم ہی لکھو جب یہہ لکھہ چکے اوسوقت فرمایا کہ اے علی
یہہ لکھو کہ یہہ صلح نامہ ہے جو رسول مقبول محمد رسول اللہ ص نے قریش سے کیا سہیل نے
کہا کہ اگر ہم آپکو رسول جانتے تو آپ سے لڑتے کیون آپ فقط اپنا اور اپنے
باپ کا نام لکھئے اور رسول اللہ کا لفظ نہ لکھئے اوسوقت حضرت نے فرمایا
کہ اے علی اسطور لکھو کہ یہہ صلح نامہ محمد ولد عبد اللہ کا ہے جو سہیل ولد عمر کے ساتھہ
باین طور کیا کہ لڑائی دس برس تک موقوف کی گئی جو شخص محب محمد ہو اور رسول کے
محبت چاہے وہ داخل عہد محمد ص کے ہو اور جو قریش کے ساتھہ ہونا چاہے وہ
اونکے ہمراہ رہی بعد لکھنے کے مسلمانون اور مشرکون کے یعنی جانبین کی اوسپر گواہی
ہوگئی — پوشیدہ نرہے کہ اصحاب رسول اللہ ص یہہ جانتے تہے کہ ایکسی سال
مکہ بالضرور فتح ہوگا کیونکہ رسول مقبول نے ایک خواب ایسا دیکہا تہا جسپی یہہ امید
تمام صحابہ کو تہی جبکہ اونہونے اوسکے خلاف دیکہا کہ صلح ہوگئی اور رسول اللہ ص نے
مراجعت فرمائی اس امر سے تمام صحابہ کو رنج عظیم لاحق ہوا تہا راوی کہتا ہے
کہ اتنا غم تہا کہ قریب ہلاکت وہ لوگ ہوگئے تہے — الغرض بعد فراغت پانے
اس جہگڑے قریش کے سے حضرت نے اپنا ذبیحہ قربان کیا اور سر منڈوایا اوسوقت
اور لوگون بہی اپنے سر دن کو منڈوایا اوس روز حضرت نے ارشاد کیا کہ آجکے روز

بیان محمد مصطفی ص کا

روز اللہ تعالے سر منڈوانے والون پر رحم کریگا — صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ۱۳۱
جو لوگ بال کتروائین اون پر بھی اللہ رحم کریگا یا نہین آپ نے ارشاد کیا کہ سر منڈوانے
والون پر رحم کریگا پھر صحابہ نے وہی عرض کی اپ نے پھر وہی جواب دیا تین دفعہ یہی
فرمایا چوتھی دفعہ ارشاد کیا کہ بال کتروانے والون پر بھی رحم کریگا بعد ازان حضرت
نے طرف مدینہ منورہ کی مراجعت فرمائی اور تا شروع سنہ ہجری مدینہ ہی مین قیام پذیر رہے

اب شروع ہوا سنہ ہجری

بیان جنگ خیبر کا

واضح ہو کہ درمیان ماہ محرم سنہ ہجری کے پیغمبر خدا ص نے خیبریون کا محاصرہ کیا
اور مال اونکا سب چھین لیا اور مضبوط قلعہ جو اونکے رہنے کا تہا وہ فتح کیا اول ہی
اول حضرت نے قلعہ ناعم فتح کیا — پھر قلعہ قموص فتح کیا ان دونو قلعون مین
بہت عورتین قید مین آئی تہین چنانچہ اونہین مین کی مسماۃ صفیہ بیٹی حیی ابن اخطب
کی گرفتار آئی تہی یہہ عورت اوس سردار مذکور کی بیٹی تہی اوس سے رسول
مقبول نے اپنا نکاح کیا اور آزاد کر دیا اوسکا مہر مقرر فرمایا کیونکہ خاصیت
جناب سرور کی یہہ تہی کہ لونڈی کو آزاد کر دیا کرتے تہے پھر حضرت نے قلعہ متصب کو
جسمین غلہ اور چربی اور گوشت بہرا ہوا تہا فتح کیا یہانتک کہ فتح کرتے ہوئے
وطیح — اور سلالم کے نزدیک پہنچے یہہ دو قلعی بعد فتح خیبر کے فتح کئے تہے
— روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ ص کو درد شقیقہ جسکو ادہاسیسی کہتے ہین
ہوا کرتا تہا جب قلعہ خیبر پر حضرت نے ڈیرا کیا آپکو وہی درد آدہاسیسی کا ہوا

بیان محمد مصطفی ص کا

۳۴۲ — حضرت ابوبکر صدیق نے اولاً علم لیکر خیبریون سے مقابلہ کیا اور اپنی شجاعت دکھلائی اور خوب لڑے — دوسرے روز حضرت عمر ابن الخطاب رض نے علم سنبھالا وہ حضرت ابوبکر صدیق سے زیادہ لڑے اور بہت مردانگی اور شجاعت کام مین لائے جب رسول اللہ کو خبر ہوئی کہ ابتک خیبر فتح نہین ہوا حضرت نے ارشاد کیا کہ قسم خدا کی کل کے روز بوقت صبح یہہ علم مین ایسے شخص کو دونگا کہ وہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول خدا کا اوسکو دوست رکھتے ہین کیونکہ وہ شخص بڑا حملہ آور بہادر ہے بلکہ وہ اس علم کو زبردستی سے چھین لیگا اور میدان جنگ کا عاشق ہے یہہ بات سُنکر تمام مہاجرین اور انصار نے گردن اُٹھا کر دیکھا حضرت علی رض اوسوقت حاضر نہ تھے — جب حضرت علی رض تشریف لائے تو انکی آنکھون سے پانی بہتا تھا انکہین دوکھتی تھین ایک پٹی آنکھون پر باندھے ہوئے تھے حضرت نے اپنے لب مبارک سے تھوک لیکر حضرت علی رض کی انکھون کے ل دیا فوراً انکہین اچھی ہوگئین اور درد جاتا رہا پیغمبر خدا ص نے وہ علم حضرت علی رض کو مرحمت فرمایا اور حکم دیا کہ خیبریون سے لڑو وہ علم لیتے ہی حضرت علی رض خیبریون کے مقابلہ کو تشریف لیگئے اوس روز حضرت علی رض سرخ جبہ پہنے ہوئے تھے مرحب جو اوس قلعہ کا سردار تھا حضرت علی کے سامنے خود سر پر پہنے ہوئے یہہ شعر کہتا ہوا نکلا

شعر

قد علمت خیبر انی مرحب شاکی السلاح بطل مجرب

حضرت علی رض عنہ نے یہہ شعر سُنکر یہہ شعر ارشاد کیا

شعر

انا الذی سمتنی امی حیدرہ اکیلکم بالسیف کیل السندرہ

پہر مقابلہ ہوا حضرت علی رض نے ایک ضرب ایسی ماری کہ تلوار خود کو چیرتی ہوئی چھاتی تک پہنچی فوراً زمین پر گر پڑا ابن اسحاق نے اسکی خلاف

خلاف روایت کی ہے لیکن ہمنے جو ذکر کیا ہے وہ صحیح ہے اوسکے مرنے
ہی قلعہ خیبر فتح ہوا یہہ قلعہ بعد محاصرہ دس روز کے فتح ہوا تہا — اور
ابو رافع غلام رسول اللہ کا یون کہتا ہے کہ جب رسول اللہ نے حضرت علی کو
واسطے فتح خیبر کے روانہ فرمایا تہا مین بہی اونکے ہمراہ تہا جب وہ وہان
پہنچے ایک سوار اونکے مقابلہ کو باہر قلعہ کے آکر لڑا اسی اثنا مین ایک یہودی نے
حضرت علی رض پر ایک ضرب ایسی کی کہ آپکی ڈہال گر پڑی حضرت علی رض
نے خیبر کا دروازہ اپنی ڈہال بنا کر لڑای کی اور قلعہ خیبر فتح کیا جب فتح ہوچکا
اوسوقت دروازہ خیبر کو زمین مین ڈال دیا اوسوقت ہم آٹھ آدمیون نے
زور آزما کر چاہا کہ اوس دروازہ کو اولٹین ہرگز اولٹا نہ گیا یہہ خیبر درمیان
ماہ صفر ۷ ہجری مین فتح ہوا تہا جب فتح ہوچکا باشندگان خیبر نے عرض
کی کہ ہم نصف پیداوار خیبر پر صلح چاہتے ہین یعنے جو ثمر اور بار اور پہل اسجائے
پیدا ہوگا نصف اوسکا ہمیشہ ادا کرتے رہینگے حضرت نے مان لیا صلح ہوگئی
— ایسا ہی اہل فدک سے معاملہ ہوا تہا مگر اتنا فرق ہے کہ فدک خاصۃً رسول
اللہ ص کے ملک مین تہا اور خیبر تمام مسلمانون کا تہا کیونکہ وہ بدون حاجت سوارون
اور فوج کشی کے پیادہ پا مسلمانون نے فتح کیا تہا اسی صلح پر یہودی تا زمانہ
خلافت حضرت عمر رض کے رہا کئے یعنے اسی طرح سے نصف پیداوار دیتے رہے
اور نصف اپنے تصرف مین لاتے تہے جب حضرت عمر رض خلیفہ ہوئے
اونہون نے خیبریون کو جلا وطن کردیا جبکہ رسول اللہ ص فتح خیبر سے فراغت
پاچکے تو غطفان غریمت طرف وادی قریٰ کے پہیر کر ایک رات آپنے
اوسکا محاصرہ کیا اور بہت جلد اوسکو فتح کرکے مدینہ شریف کو تشریف
فرما ہوئے جبکہ قدم مبارک سے مدینہ کو رشک

۳۳۴ جنت فرمایا تو باقی ماندگان مہاجرین بھی حبشہ سے سب آکر ملے اونکے ہمراہ
جعفر ابن ابی طالب بھی تھے روایت کی گئی ہے کہ جبکہ جعفر ابن ابی طالب
مع مہاجرین باقی کے تشریف لائے نبی ص فرماتے تھے کہ مجکو معلوم نہین کہ مین
کون سے دو باتونمین سے زیادہ خوش ہون یعنے فتح خیبر سے مجکو زیادہ خوشی
ہوئی ہے یا جعفر کے آنے سے کیونکہ پیغمبر خدا ص نے نجاشی کو درباب طلب
مہاجرین اور نکاح ام حبیبہ بنت ابوسفیان کی لکھہ چکے تھے — یہہ ام حبیبہ بیٹی ابی
سفیان کی بھی اپنے خاوند عبید اللہ بن مجحش کے ہمراہ ہجرت کرگئی تھی وہان جاکر
عبید اللہ نصارا ہوگیا اور حبشہ مین رہنے لگا — اسلئے اس عورت کے
چچا کی بیٹی نے جسکا نام خالد بن سعید بن العاصی بن امیہ تھا اوسکا نکاح پیغمبر خدا ص
سے کردیا اور وہ حبشہ مین رہتا تھا وہ بھی مہاجرین مین سے شمار کیا جاتا ہے
اور مہر چار سو دینار نبی ص کی طرف سے بانڈہ کر اون کو روانہ کردیا تھا —
جبکہ یہہ خبر اوس عورت کے باپ ابا سفیان کو پہنچی کہ بنوا صلم سے ام حبیبہ کا
نکاح ہوگیا ہے تو اوسنے کہا کہ البتہ وے لوگ بڑے ناک والے ہین یعنے
ہاشمی عزت دار ہین جب وہ عورت مع مہاجرین باقی کے رسول اللہ ص کے
پاس آئی تب نبی ص نے مسلمانون سے ارشاد کیا کہ وہ مال غنیمت جو کفار کا
آیا ہے اوسمین سے انکا حصہ بھی لگانا چاہئے چنانچہ اونکے حصے بھی لگائے گئے
اور جنگ خیبر مین زینب بیٹی حارث یہودیہ
نے رسول اللہ ص کو بطور تحفہ ایک بکری زہر دار بھیجدی تھی آپنے اوسکا ایک
ٹکڑا لیکر چبایا پھر پھینک دیا اور ارشاد کیا کہ یہہ بکری مجکو خبر دیتی ہے کہ مین
زہر آلودہ ہون جب آپ مرض موت مین مبتلا ہوے یعنے جس بیماری مین آپکا
انتقال ہوا تب آپنے فرمایا کہ وہ نوالہ زہر کا جو خیبر مین مینے کھایا تھا ہر روز

بیان محمد مصطفی ص کا

ہر روز مجکو تکلیف دیتا تہا آج وہ گہڑے ہے جسمین انقطاع رگ جان نزدیک ہے ۳۵

ذکر ہی قاصدون کا بہیجنا رسول اللہ کا طرف بادشاہان اطراف کی

درمیان سنہ ہجری کے رسول اللہ ص نے چند نامہ لکہہ کر قاصدون کے ہاتہہ بادشاہان اطراف کے پاس باین مضمون روانہ کئے کہ تم لوگ مسلمان ہوجاؤ اور مجیر اور خدا پر ایمان لاؤ — از انجملہ عبد اللہ ابن خذافہ کو کسرے پرویز بن ہرمز پاس روانہ کیا تہا جبکہ وہ پہنچا کسرے پرویز نے نامہ پڑہ کر پہاڑ ڈالا اور کہا کہ میرا بندہ ہوکر مجکو اسطرح پر لکہتا ہے جبکہ رسول اللہ کو یہہ خبر پہنچی آپ نے فرمایا کہ خدا تعالے اسیطرح اوسکی سلطنت کو پہاڑ ڈالیگا — مگر کسرے نے اپنے عامل باذان کو جو مین کا حاکم تہا یہہ لکہا کہ اس شخص کو جو حجاز مین مبعوث ہوا ہے میرے پاس بہیجدے — باذان نے اپنی طرف سے ایک نامہ لکہا اور دو آدمیون کے ہاتہہ مین دیا اور کہا کہ حجاز مین کوددار سین لکہا تہا کہ کسرے پرویز نے آپکو طلب کیا ہے آپکو چاہئے کہ ہمراہ ان دو آدمیون کے فارس کو جاؤ اون دو آدمیون مین سے ایک کا نام خرخسرہ تہا جبکہ وے دونو دربار نبوت پناہ مین پہنچے حضرت نے ملاحظہ فرمایا کہ اونکی دونو ڈاڑہی مان اور سر چہین منڈی ہوئی ہین آپنے عدم توجہ سے ملاحظہ کیا اور فرمایا کہ افسوس ہے تیرا پروردگار تمکو حکم کیا ہے اسطرح کی شکل بنانے کا اونہون نے کہا کہ ہمارے خداوند نعمت کسرے نے — پیغمبر خدا ص نے ارشاد کیا کہ میرے خداوند نے یہہ حکم کیا ہے کہ ڈاڑہی کو بڑہاون اور سر چہین کتروادون — پہر اونہون نے عرض کی جس مطلب کے لئے ہم حاضر ہوئے تہے اور کہا کہ اگر تشریف لیجلئے تو بہتر ہے والا نہ

بیان محمد مصطفی ص کا

۳۳۶ کسرے پرویز آپکو ہلاک کرڈالے گا — رسول اللہ نے ارشاد کیا کہ اسکا کل جواب ملے گا — اسی اثنا رمین آسمان سے نبی صلعم کے پاس خبر آئی کہ خدا تعالے نے کسرے پرویز اوسکی بیٹی شیرویہ کو غالب کردیا اور اوسنے اپنے باپ کو قتل کیا — فی الفور رسول اللہ نے اون دونو قاصدون کو بلاکر کہا کہ اسطرح سے معاملہ ہوا ہے — اور اپنے ارشاد کیا کہ جہان تک ملک کسرے کا پہیلے گا وہانتک میرا دین پہیلتا جاوے گا — اب تم باذان کے پاس جاؤ اور اوسے کہو کہ مسلمان ہوجاوے — چنانچہ وے دونو باذان کے پاس مراجعت کرکے گئے اور ساری واردات بیان کی اسی اثنا رمین ایک پروانہ شیرویہ کا باذان کے پاس آیا اوسمین لکہا تہا کہ میں نے اپنے باپ کو قتل کرڈالا ہے — اور تو نبی صلعم سے کبہی متعرض نہ ہونا — یہہ حال دیکہہ کر باذان مسلمان ہوگیا اور اوسکے ساتہہ بہت آدمی فارس کے مسلمان ہوئے — اور ایک قاصد رسول اللہ نے قیصر رُوم کے پاس روانہ کیا تہا اوسکا نام دحیہ بن خلیفہ الکلبی تہا — جبکہ یہہ قاصد قیصر رُوم کے پاس گیا اور بادشاہ نے نامہ رسول مقبول کا پڑہا بہت تعظیم اوسکی کی چنانچہ اپنے رخسارون پر ملا اور چوما اور قاصد کو بعزت تمام رخصت کیا — اور ایک قاصد آپنے مسمی حاطب بن ابی بلتعہ کو مصر کے بادشاہ کے پاس بہیجا تہا اوس بادشاہ کو مقوقس جریج ابن متی کہتے تہے — اوسنے حاطب مذکور کی بہت عزت کی اور چار لونڈیان بعضے کہتے ہین دو بطور تحفہ رسول اللہ کے پاس روانہ کین تہین ایک اونمین کی ماریہ قبطیہ ہے جس سے ایک لڑکا ابراہیم پیغمبر خدا ص کی پشت سے پیدا ہوا تہا — اور اسی بادشاہ نے ایک خچر واسطے پیغمبر خدا کے جسکو دُلدل کہتے ہین — اور ایک گدہا جسکا نام یعفور ہے بطور تحفہ بہیجے تہے — اور ایک قاصد مسمی عمرو بن امیہ بادشاہ حبشہ کے پاس یعنے نجاشی

بیان محمد مصطفی ص کا

۳۷ نجاشی کے پاس رسول اللہ نے بھیجا تہا — اوسنے بہی نامہ رسول مقبول کا چوما
اور جعفر بن ابی طالب کے ہاتہہ سے جب کہ وہ اوسی کے پاس درمیان ہجرت
کے تشریف رکہتے تہے مسلمان ہوا — اور ایک قاصد مسمی شجاع بن وہب الاسدی
طرف حارث بن ابی شمر غسانی کے روانہ کیا تہا جبکہ یہہ قاصد نامہ ایکر پہنچا اور اوسنے
نامہ رسول اللہ کا پڑہا بہت خفا ہوا اور کہا کہ خبردار رہنا مین اوسکی طرف چڑہ کر
آتا ہون — جبکہ نبی صلعم کو یہہ خبر پہنچی آپنے بد دعا دی اور کہا کہ تباہ ہو جاویگا
ملک اوسکا — اور ایک قاصد مسمی سلیط بن عمرو کو ہوذۃ بن علی نصرانی بادشاہ
یمامہ کے پاس روانہ کیا تہا — ہوذۃ نے یہہ کہا کہ اگر حکومت مجکو دے تو مین
آتا ہون اور مسلمان ہو جاتا ہون والا نہ مین اوسے لڑونگا — پیغمبر خدا نے فرمایا
کہ نہین یہہ نہین ہو سکتا کیونکہ کرامت اور بزرگی دنیا کی یہان نہین ملتی اے خدا تعالے
دور رکہہ اوسکو یہہ دعا مستجاب ہوئی بعد چند روز کے وہ مر گیا — ہوذۃ نے
ایک آدمی مسمی الرحال کو پیغمبر ص کے پاس بہیجا تہا چنانچہ وہ آیا اور مسلمان ہوا
اور سورہ بقر پڑہ کر اوسکو سوچ سمجہہ کر یمامہ کو گیا مگر وہان جا کر مرتد ہو گیا
اور یہہ بیان کیا کہ نبی صلعم کے ہمراہ مسیلمہ الکذاب بہی نبوت مین شامل ہو رہا ہے
— اور پیغمبر خدا ص نے العلاء الحضرمی کو جسکو منذر بن ساوی کہتے ہین ملک بحرین پر
روانہ کیا تہا یہہ شخص فارس کی طرف کا تہا مسلمان ہو گیا تہا جب بحرین مین یہہ
گیا تب تمام عرب بحرین کے اوسکے سبب ایمان لائے اور مسلمان ہو گئے

ذکر عمرۃ القضا کا

واضح ہو کہ رسول مقبول درمیان ماہ ذیقعدہ ۶ ہجری کے بارادہ ادا کرنے

بیان حمد سعدی ص کا

۴۳۸ عمرہ کے مکہ شریف کو تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ سترا ونٹ تھے جبکہ خیام نبوی قریب مکہ شریفہ کے آئے تب قریش لوگ واسطے استقبال کے مکہ سے نکلے اور آپسمین کہتے تھے کہ ایکی بار رسول اللہ نے بہت محنت اور مشقت اٹھائی ہے چنانچہ دار الندوہ کے پاس آپکے گرد گھوم کر صدقے ہوئے — جبکہ مسجد مین تشریف لائے تو حضرت لیٹ گئے اسطرح پر کہ وسط چادر کی آپنی دہنے بازو کی نیچے بچھائی اور دونو سرے اوسکے بائین طرف کو ڈال لئے پھر آپ نے ارشاد کیا کہ رحم کرے اللہ قوت والون پر اور آپ نے چار گشت طواف کے کئی پھر صفا اور مروہ مین دوڑے اسی سفر مین جناب رسول خدا نے میمونہ بنت الحارث سے نکاح کیا تھا — اوس عورت کے چچا عباس نے آپسے نکاح کر دیا تھا — کہتے ہین کہ احرام ہے مین آپنے اوس سے نکاح کیا یہہ بات اپکی ہی خواص سے تھی پھر مدینہ منورہ کو تشریف لیگئے

اب شروع ہوا آٹھوان سال سنہ ہجری نبوی ص کا

ذکر ہے مسلمان ہونی خالد بن الولید اور عمر ابن العاص کا

درمیان اسی سال یعنے سنہ ہجری مین خالد بن الولید اور عمرو بن العاص اسہمی اور عثمان بن طلحہ بن عبد الدار مسلمان ہوئے — بعد ازان درمیان جمادالاول سنہ کے ایک لڑای ہوئی جسکو غزوہ موتہ کہتے ہین یہہ اول لڑای تھی درمیان مسلمانون اور رومیونکی رسول اللہ ص نے تین ہزار آدمی واسطے لڑای رومیون کے روانہ فرمائے اور اونکا سردار زید بن حارثہ مقرر کیا جو حضرت کا غلام تھا — اور

بیان محمد مصطفی صم کا

اور بروقت رخصت کے جناب سرور کائنات نے یہہ ارشاد کردیا تہا کہ اگر زید مارا جائے تو جعفر ابن ابی طالب فوجکا سردار رہے — اور بتقدیر اگر وہ بہی شہید ہوجاوی تو عبداللہ ابن رواحہ لشکر کا سپہ سالار ہوگا — جب یہہ لشکر مسلمانون کا موتتہ کی زمین مین جو شام مین واقع ہے جا پڑا اور رومی لوگ اور عرب فیروزمند قریب ایک لاکہہ آدمی کے انکی مقابل ہوئے اور لڑائی شروع ہوگئی — ناگاہ زید علم بردار مارا گیا جعفر نے وہ نیزہ آپ لے لیا اور لڑائی بدستور شروع رہی اتفاق سے جعفر ابن ابیطالب بہی شہید ہوئے تب عبداللہ بن رواحہ نے علم پکڑا وہ بہی شہید ہوا اب لشکر مسلمانون کا بے سر ہوگیا جب کوئی سردار لڑنے والا نرہا تب سب مسلمانون نے مجتمع ہوکر خالد بن ولید کو اپنا سردار بنایا خالد نے نیزہ ہاتہہ مین لیکر دانسے مدینہ منورہ کو مراجعت کی

اس جنگ کا سبب یہہ تہا کہ رسول اللہ صلعم نے حارث بن عمیر کو قاصد بناکر بادشاہ بصری کے پاس ایک نامہ دیکر مثل اور بادشاہون کے جیسا کہ اور دن کو نامہ بہجوائے تہے روانہ فرمایا تہا جب وہ قاصد موتتہ کی زمین مین پہنچا تو اسکو عمر ابن شرحبیل نے مار ڈالا چونکہ اور کسی نے ایسی حرکت نہ کی تہی اسواسطے یہہ لڑائی برپا ہوئی

ذکر صلح کے ٹوٹ جانی اور فتح مکہ کا

پوشیدہ نرہے کہ باعث صلح کے ٹوٹ جانے کا یہہ تہا کہ قبیلہ بنی بکر قریش کے طرف تہے اور انکی عہد اور عقد مین مندرج تہے — اور قبیلہ خزاعہ رسول اللہ کی طرف تہے موافق اوس صلح نامہ کے جسکا ہم اولا ذکر کرچکے ہین — سنہ مین

بیان محمد مصطفی ص کا

ایسا اتفاق ہوا کہ بنی بکر خزاعہ سے کہین ملے اور اونمین لڑای ہوگئی لیکن قریش نے
بنی بکر کے مدد اور کمک دی — اسیواسطے وہ عہد جو قریش سے رسول اللہ ص نے
کیا تہا فسخ ہوگیا قریش کو بہی اس نقض عہد اور حرکت ناشایستہ کرنے سے ندامت ہوئی
اسلئے ابوسفیان بن حرب مدینہ کو گیا تاکہ نئے سرسے عہد باندہے اور اس ندامت کو
کہو دے جب ابوسفیان مدینہ مین گیا اور اپنے بیٹے ام حبیبہ پیغمبر خدا کی جورو کے
پاس گیا چاہتا تہا کہ پیغمبر خدا کی بچھونے پر بیٹہے ام حبیبہ نے وہ لپیٹ دیا ابوسفیان
خفا ہوا اور کہا کہ اے بیٹی بچھونا تو نے اوٹہا لیا مجھے نہ بیٹہنے دیا وہ بولی کہ یہہ
بچھونا رسول اللہ ص کا ہے اور تو کافر مشرک ناپاک ہے خفا ہوا اور بددعا
دینے لگا پہر وہان سے اٹہہ کر پیغمبر خدا صلعم کے پاس آیا آپسے کلام کرتا رہا حضرت
نے کچہہ جواب ندیا اتنے مین صحابہ کبار مثل ابابکر صدیق اور علی رض کے آگئے
اونسے باتین کرنے لگا اونہون نے بہی کچہہ جواب ندیا — لاچار ہوکر مکہ کو چلا گیا
اور قریش کو جاکر جو وہان اوسپر گذرا تہا سب سنایا — اور پیغمبر خدا صلعم نے یہہ
قصد کیا کہ قریش مکہ پر دفعتہ بے خبری مین چڑہ جاوے — حاطب ابن ابی بلتعہ نے
جو یہہ سن پایا اونسنے ایک کنیزک بنی ہاشم کی سمانہ سارہ کے ہاتہہ قریش مکہ کو
خط لکہہ بہیجا اوسمین پیغمبر خدا کا قصد لڑای اور چڑہ آنے کا سب لکہہ دیا — اس
امر کے خبر خدا تعالے نے اپنے رسول مقبول کو دی آپنے حضرت علی ابن ابی طالب
اور زبیر بن العوام کو بہیجا اون دونون نے سارہ کو گرفتار کیا اوسکے ہاتہہ سے
خط لیا اور حاطب کو پکڑ کر ہوا اوس نامہ کے پیغمبر خدا کے پاس حاضر کیا — اوس
سے پوچہا گیا کہ تو نے یہہ کیا حرکت کی اور تجکو کیا اونسے غرض تہی جو تو نے
اطلاع اس امر کی قریش کو لکہہ بہیجی اونسنے عرض کی کہ جناب عالی میری اولاد
اور گہر کے لوگ اور قبیلہ یہہ سب اونکے درمیان مین مسلمان کامل ہون نہ پہر ابون

بیان محمد مصطفی ص کا

ہون نہ بد اعتقاد ہوان اپنے اہلخانہ کے بچاو کیواسطے مینے اونسے سازش کی تہی
۱ حضرت عمر ابن الخطاب نے عرض کی کہ یارسول اللہ مجکو حکم دیجے اسکا سر اوڑادون
کیونکہ یہہ منافق ہے رسول اللہ نے معاف فرمایا اور اوسکی جان بخشی کی — پھر پیغمبر خدا
رمضان شریف مین بعد گذرنے دس روز کے درمیان اسی سال کے مہاجرین
اور انصار اور چند قبایل عرب کے بطرف مکہ نہضت فرما ہوئے آپ کے ہمراہ
کل دس ہزار آدمی تہے — جبکہ مکہ شریف کے نزدیک پہنچے تب حضرت عباس
رسول اللہ صلعم کے خچر پر باین ارادہ سوار ہوئے کہ شاید کوئی شخص لکڑی چنتا
ہوا لکڑہارا یا کوئی چلتا پہرتا نظر پڑے تو اوسکو کہدون وہ جاکر پیغمبر خدا کے تشریف
لانے کی خبر قریش کو کردی تاکہ وہ لوگ خواہان امن ہوکر جناب سرور کاینات
کی خدمت مین حاضر ہون والا نہ سب مارے جاینگے حضرت عباس فرماتے
ہین کہ جبکہ مین نکلا تو ناگاہ ابی سفیان بن حرب اور حکم بن حزام — اور بدیل
بن ورقا رالخزامی کی آواز سنی یہہ لوگ جاسوسی کرتے پہرتے تہے — حضرت
عباس نے وہ آواز سُنکر فرمایا کہ اے ابا حنظلہ یعنے ابا سفیان — اوسنے
جواب دیا کہ اے ابا الفضل یعنے کہا ہان ابی سفیان بولا کہ حاضر ہون یہہ آپ
کے پیچھی کیا غل غپاڑا ہے یعنے کہا کہ رسول اللہ صلعم دس ہزار مسلمان لیکر آئے
ہین — ابو سفیان گہبرایا اور سٹپٹایا ہوا کہنے لگا کہ اب مجکو کیا حکم کرتا ہے اے
عباس یعنے کہا آ خچر پر سوار ہوجا تاکہ تیری جان بچادون رسول اللہ صلعم سے
کہہ کر نہین تو گردن مارا جائیگا وہ میرے پیچھے سوار ہو بیٹہا ہین اوسکو رسول خدا
صلعم کے پاس لئے ہوئے چلا آیا — اوسی راہ کو عمر بن الخطاب بہی تشریف
لاتے تہے — حضرت عمر بولے کہ اے ابا سفیان شکر ہے اوس خدا کا جسنے
اب مجکو طاقت دی تجہپر بدون عقد اور عہد کے — پھر بہت سختی سے اوسکو

۲۴۲ رسول خدا کے پاس لیگئے اور کہا کہ اے رسول اللہ مجکو حکم ہو تو مین اسکو گردن
مارون اور حضرت عباس نے سوال کیا کہ یا حضرت اسکو امن دیجئے رسول اللہ ص نے
ارشاد کیا کہ اے عباس مینے اسکو امن دی کل کے روز اسکو حاضر کرنا حضرت
عباس ابو سفیان کو اپنے خیمہ مین لیگئے اور دوسرے روز ہمراہ اپنے پیغمبر خدا کے
پاس لائے — رسول اللہ ص نے ارشاد کیا کہ اے ابو سفیان کیا تو
نہین جانتا کہ کوی معبود لایق پرستش نہین سوائے ایک خدا کے اوسنے کہا کہ البتہ
جانتا ہون — پھر ارشاد کیا کہ کیا ابھی وہ وقت نہین آیا کہ تو جانے کہ مین
پیغمبر ہون خدا کا — ابو سفیان بولا کہ قربان جاؤن اس امر مین ابھی مجکو کلام ہے
حضرت عباس بولے کہ کم بخت جلد گواہی دے محمد الرسول اللہ ہونے کی ایسا
نہ ہو گردن ماری جاوے ابی سفیان نے جلد محمد رسول اللہ کہا اور مسلمان ہوگیا
— اور اسکے ساتھ ہی حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا بھی مسلمان ہوگئے
— پھر پیغمبر خدا ص نے حضرت عباس کو ارشاد کیا کہ ابی سفیان کو مضیق الوادی
مین لیجا تاکہ خدا تعالے کی لشکر کا تماشا وہ کرے اور دیکھے — حضرت عباس
نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ابو سفیان فخر کو بہت چاہتا ہے کوئی بات موجب
اسکے فخر کی اسکے قوم پر کر دیجئے — حضرت نے ارشاد کیا کہ جو شخص ابو سفیان
کے گھر مین داخل ہو جاویگا یا جو کوئی مسجد مین آگیے گا یا اپنا دروازہ بند
کر لیگا اوسکو امن ہوگی اور جو کوئی حکیم بن حزام کے گھر مین بہے آجاے گا
اوسکی بھی جان بچ جاوی گی حضرت عباس کہتے ہین کہ ابو سفیان کو موافق
حکم پیغمبر خدا کے اپنے ہمراہ لشکر مین لیگیا ابو سفیان جب قبایل عرب سے
ملا ایک ایک قبیلہ کا حال پوچھتا جاتا تھا سب سے ملاتے ہین رسول اللہ ص
اپنے لشکر سبز پوشون یعنے مہاجرین اور انصار مین تشریف لائے اوسوقت

اوسوقت کا یہہ حال تہا کہ اوسکی کیفیت پتلی ہی آنکہہ کی اٹہا سکتی ہے اور کوئی
بیان نہین کرسکتا تہا کہ کتنا لشکر تہا ابوسفیان نے یہہ عزت اور شان دیکہہ کر
مجہسے کہا کہ ابتو تیرے بہتیجے کی بڑی سلطنت ہوگئی مینے کہا کہ کم بخت یہہ رتبہ نبوت
ہے نہ کہ رتبہ بادشاہت اوسنے کہا ہان سچ ہے ۔ بعدازان رسول مقبول نے
زبیر ابن العوام کو ارشاد کیا کہ تو بیسے ہمراہ لوگون قبیلہ کدار کے جا ۔
اور سعد ابن عبادہ سردار قوم خزرج کو حکم کیا کہ تو تینہ کدار مین سے لوگ
ہمراہ لیکر مکہ مین داخل ہو اور حضرت علی کو یہہ ارشاد ہوا کہ علم ہاتہہ مین لیکر
مکہ مین گھسو کیونکہ حضرت نے سعد سے سنا تہا کہ آج بڑی بہاری لڑائی کا دن
ہے ۔ اور خالد بن ولید کو ارشاد ہوا کہ مکہ کے نیچے سے ہمراہ تہوڑے
سے آدمیون کے آؤ اور کوئی لشکری آدمی نہین لڑا کیونکہ حضرت نے اول
ہی سبکو منع کردیا تہا مگر خالد ابن ولید کو چند قریش ملے اونہون نے اوپر
تیر چلائے اوسکے سنے سے روکا اسلئے خالد ابن ولید اونسے لڑے اور اٹہائیس کافر
جہنم واصل کرکے خدمت رسول مقبول مین جا حاضر ہوئے ۔ رسول مقبول نے
ارشاد کیا کہ مینے تم کو منع کیا تہا تم کیون لڑے لوگون نے عرض کے کہ خالد
ابن ولید سے پہلے قریش نے جنگ کی تب بعدازان وے لڑے ہین آپ
چپ ہورہے مگر مسلمانون مین سے کل دو آدمی مرے تہے ۔ مکہ مکرمہ روز
اُن دس روز رمضان مین جو رمضان شریف کے باقی رہی تہے فتح ہوا تہا اب
اسمین ابوحنیفہ اور شافعی کا اختلاف ہے کہ مکہ رسول مقبول نے بزور شمشیر
لیا جیسا کہ شافعی کہتا ہے ۔ یا بطریق صلح فتح کیا جیسا کہ ابوحنیفہ کہتا ہے ۔
جبکہ خدا تعالے نے اپنے رسول مقبول کو قریش کی گردنون کا مالک بزور کردیا
تب آپ نے ارشاد کیا کہ کیا سمجہتے ہو تم تمکو مارہ ن یا چہوڑون اونہون نے

۳۴۴ کہا جو اچھے سیخون کا کام ہوتا ہے وہ کرو حضرت نے کہا چلے جاؤ تمکو ہمنے چھوڑدیا
— جبکہ تہلکہ جاتا رہا اور لوگون کو اطمینان حاصل ہوئے تب نبی ص واسطے طواف
کعبہ کے تشریف لیگئے اور آپ نے سات دفعہ حالت سواری مین طواف کیا
اور رکن کو ایک لکڑی سے جو آپ کے دست مبارک مین تہی بوسہ دیا پہر درمیان
کعبہ کے تشریف لیگئے اوسمین حضرت نے چند تصویرین ملایکہ کی اور ایک تصویر
حضرت ابراہیم ع کی دیکہی اوسکے ہاتہہ مین تیر تہے حضرت نے یہہ دیکہہ کر
ارشاد کیا کہ مارے جاویں وے لوگ جنہون نے ہمارے بزرگ کے ہاتہہ مین تیر
دئے ہین کجا حضرت ابراہیم اور کجا تیر جوئی کے بموجب مصرعہ مصرعہ
چہ نسبت خاک را با عالم پاک ✤ پہر ارشاد کیا کہ ان تصویرون کو توڑ ڈالو
چنانچہ توڑی گئین اور آپ نے اندر کعبہ کے نماز پڑہے اور چھہ مرد اور چار
عورتون کا خون ہدر فرمایا (یعنے یہہ حکم دیا کہ جہان پاؤ مار ڈالو اون چھہ مردون
کی تفصیل یہہ ہے کہ ایک عکرمہ بن ابی جہل تہا اوسکی بیوی ام حکیم نے خاب
سرور سے عرض کی کہ اوسکو امن ہو چنانچہ اوسکا خون بخشا گیا پہر عکرمہ آکر
شرف اندوز ملازمت ہوکر مسلمان ہوا — دوسرا ہبار ابن الاسود تہا
تیسرا عبداللہ ابن سعد ابن ابی سرح تہا یہہ شخص حضرت عثمان ابن عفان کا رضاعی
بہائی تہا اوسکو حضرت عثمان اپنے ہمراہ پیغمبر خدا کی خدمت مین لائے اور سوال کیا
کہ حضرت اسکا خون معاف ہو آپ بہت دیر تک چپ رہے اور سوچتے رہے
پہر اوسکو بہی امن دی وہ بہی مسلمان ہوا حضرت نے اپنے اصحاب سے ارشاد
کیا کہ مین اتنی دیر تک عالم سکوت مین اسواسطے تہا تاکہ تم مین سے کوئی کہ اوسکو
مار ڈالے اصحاب نے عرض کیا کہ ایسا کیونکر ہوسکتا تہا اور اب کیا وہ مارا گیا پہر حضرت
نے ارشاد کیا کہ نبی خلقیۃ الیعین نہین ہوا کرتی — اور اس عبداللہ مذکور کا یہہ حال

۴۵ یہ حال ہے کہ یہ شخص قبل فتح مکہ کے مسلمان ہو چکا تہا وحی لکہا کرتا تہا مگر اس کم بخت کو یہ عادت تہی کہ قرآن شریف کو مبدل کیا کرتا تہا پہر مرتد ہو گیا تہا اسواسطے حضرت نے اسکا خون ہدر کر دیا تہا لیکن پہر مسلمان ہو گیا تہا اور حضرت عثمان رض کی خلافت تک زندہ رہا حضرت عثمان نے اپنی خلافت مین اوسکو مصر کا حاکم کر دیا تہا

چوتہا مقیس بن صبابہ تہا اسنے ایک شخص انصاری کو جسنے اوسکے بہائی کو خطا سے مار ڈالا تہا قتل کیا — پانچوان عبداللہ بن الخطل ہی یہ شخص مسلمان ہو گیا تہا مگر ایک مسلمان کو مار کر پہر مرتد ہو گیا — چہٹا حویرث بن نقیل تہا اسنے رسول اللہ کو بہت ایذا دی تہی کیونکہ اوسکی ہجو کرتا پہرا کرتا تہا ایک جا سے حضرت علی رض کو کہین ملگیا حضرت علی نے اسکا کام تمام کیا — وہ چار عورتین جنکا خون رسول اللہ صم نے ہدر فرمایا تہا ایک اونمین کے ہند زوجہ ابوسفیان کی ام معاویہ تہی جسنے حضرت حمزہ کا کلیجہ کہایا تہا اسنے یہہ حکمت کی کہ قریش کی عورتونمین چہپ کر رسول اللہ سے بیعت کی پہر رسول اللہ سے عرض کی کہ مین وہ ہی ہند ہون جسنے حضرت حمزہ رض کا کلیجہ کہایا میرا جرم معاف فرمائے چنانچہ آپ نے معاف کیا — بروز فتح مکہ نماز ظہر کی وقت بلال نے کعبہ پر چڑہ کر اذان دی سنکر جویریہ ابی جہل کی دختر نے کہا کہ خدا تعالے کا بڑا احسان ہوا جو میرے باپ نے بلال کی رنگینی کے آواز کبہی نہ سنی اس سے پہلے ہی مر گیا یہہ بہت اچہا ہوا — اور حارث بن ہشام نے یہہ کہا کہ کاش آجکے روز مین زندہ نہ ہوتا — اور خالد ابن اسید نے بہی یہہ کہا کہ خدا تعالے نے میرے باپ پر بڑا احسان کیا جو وہ آجکا روز دیکہنے نہ پایا — بعد ازان رسول مقبول باہر تشریف لائے آپسے سب گفتگو لوگون کی جو جو اونہون نے کہا تہی بیان کی گئی — حارث بن ہشام مسلمان ہو گیا اور اسنے

بیان محمد مصطفی ص کا

۳۴۶ کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تو رسول اللہ ہے قسم ہے خدا کی کوئی اس بات پر مطلع نہین تہا اب مین سبکو کہون گا — اونہین عورتون مین سے جو واجب القتل تہین ایک سارہ لونڈی بنی ہاشم کی تہی جو حاطب کا خط لیکر مکہ کو چلی تہی اور راہ مین پکڑی گئی تہی

بیان اوس جنگ کا جو خالد بن ولید اور بنی خزیمہ مین ہوئی تہی

پوشیدہ نرہے کہ بعد فتح مکہ کے رسول اللہ ص نے تہوڑے تہوڑے آدمی اطراف مکہ کے واسطے روانہ فرمائے تہے کہ لوگون کو دعوت اسلام کی کرین مگر یہہ شرط تہی کہ کسی سے لڑائی نکرنا — مگر ایام جاہلیت مین بنو خزیمہ نے عوف ابی عبدالرحمن بن عوف اور خالد ابن ولید کے چچا کو جبکہ وے دونو مین سے آئے تہے مار کر جو کچہہ اونکے پاس اسباب تہا لوٹ لیا تہا — یہہ لوگ جو رسول اللہ نے واسطے ہدایت خلق کے مامور کئے تہے اونمین سے ایک خالد بن ولید بہی تہا ایسا اتفاق ہوا کہ خالد بن ولید ایک چشمہ پر جاکر اوترا وہ چشمہ بنی خزیمہ مذکورہ بالا کا تہا — جب خالد ابن ولید وہان جاکر اوترا تمام بنو خزیمہ سلح ہوکر خالد پر چڑہ آئے خالد نے کہا کہ اپنے ہتیار رکہہ دو کیونکہ بہت لوگ مسلمان ہوچکے ہین انہون نے اپنے اپنے سب ہتیار رکہہ دئے اور لڑائی موقوف کرکے یکطرف ہوگئے خالد ابن ولید نے زور شمشیر اونکو قتل کرنا شروع کیا اور بہت جوان اونمین کے مار ڈالے — یہہ خبر رسول اللہ ص کو جب پہنچی آپنے دونو ہاتہہ اپنی آسمان کی طرف اتنے بڑہائے کہ ابطی بغلون کی سپیدی بہی ظاہر ہوگئی اور خدا تعالے سے یہہ دعا کی کہ اے بارخدا مین بری الذمہ ہون خالد کے فعل سے کیونکہ اوسنے مخالفت رسول کا کچہہ خیال نکیا

بیان محمد مصطفی صہ کا

کیا اسلئے حضرت کو بہت رنج ہوا حضرت علیؓ کو ارشاد کیا کہ تم مال لیکر جاؤ اور ۴۴۷
سبکے خون بہا دیکر آؤ چنانچہ حضرت علی رض موجب ارشاد پیغمبر خدا صہ کے وہان
تشریف لیگئے اور جتنے مارے گئے تھے سبکا خون بہا دیکر آپنے پوچھا کہ کوئی دیت
کسی کی رہ گئی ہو تو وہ یا دلوادے سب نے عرض کی کہ اب کوئی باقی نہیں ہا
تب حضرت علی رض نے وہ روپیہ جو اونکے پاس باقی رہا تھا اون ہی لوگوں پر
تقسیم کردیا تاکہ ان لوگوں کے دل زیادہ خوش ہوں ۔ یہہ خبر جناب رسالت
مآب نے سُنکر بہت خوشی ہوئی ۔ مگر عبدالرحمن بن عوف نے خالد ابن ولید کو
بہت ملامت کی کہ تو نے یہہ بُرا کیا خالد نے کہا کہ عبدالرحمن بیٹے تیرے باپ
کے خون کا عوض لیا عبدالرحمن نے جواب دیا کہ نہیں یہہ غلط ہے بلکہ تو نے اپنے
چچا الفاکہ کا عوض خون لیا ہے اور یہہ فعل تو نے زمانہ جاہلیت کیا کیا مسلمان
ہوکر تجکو یہہ نکرنا چاہئے تھا رسول اللہ صلعم کو جب یہہ خبر پہنچی کہ اون دونوں میں
فساد اور جھگڑا ہوا آپ نے خالد کو ارشاد کیا کہ میرے اصحاب تو اپنے
ساتھہ نرکہہ اے خالد تو انکی قدر نہیں جانتا قسم ہے خدا کی اگر تیرے پاس
سونیکا پہاڑ ہوتا اور تو اوسکو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا تب بھی ایسے شخصوں
کی بو باس نہ پاتا

بیان جنگ حنین کا

یہہ لڑائی درمیان ماہ شوال ۸ھ ہجری کے ہوئی تھی حنین نام ایک جنگل
کا ہے جو کہ درمیان مکہ کے قریب تین میل پر مکہ سے واقع ہے ۔ یہہ لڑائی
اسطرح پر ہوئی تھی کہ جب پیغمبر خدا صلعم نے مکہ فتح کرلیا اور اطمینان خاطر اپکی

۴۴۸ ہو چکی تب ہوازن نے اپنی ملک مین مجتمع ہوکر سب اسباب اور مال واسطے لڑائی
رسول اللہ ص کے جمع کیا اُن کے ہمراہ طایف کے رہنے والے اور بنی سعد جنین
رسول اللہ ص نے پرورش پائے تہے سب ہوگئے اور اونمین بنی جشم درید بن الصمہ بہی
جو کہ بہت بڈہا تہا اور عمر اوسکی قریب زیادہ سو برس کی ہوگی شامل تہا اُس
پیر مرد کو فقط واسطے صلاح اور تدبیر اور رائے لینے کے ساتہہ لیا تہا —
جبکہ رسول اللہ ص نے سُنا کہ یہہ لوگ کفار مجتمع ہوئے ہین تب جناب سرور کاینات
بہی چھٹی تاریخ ماہ شوال سنہ مین باہر مکہ کے تشریف لائے — اور جس روز
سے کہ مکہ فتح ہوا تہا اوسدن سے اُس لڑای تک حضرت صلوۃ مقصورہ پڑہا کرتے
تہے اُس لڑای مین آپکے ہمرا بارہ ہزار آدمی تہے دو ہزار باشندگان مکہ اور دس ہزار
آپ کے ہمراہ کے — اور صفوان ابن امیہ کافر بہی حضرت کے ہمراہ تہا
اُس شخص نے دو مہینے کی مہلت رسول اللہ سے لی تہی یعنے یہہ کہا تہا کہ یہہ دو مہینے
کے مسلمان ہو جاونگا آپنے دو مہینے کی مہلت دیدی تہی — اُس سے ایک سو زرہ
حضرت نے اُس جنگ مین لی تہی — ماسوا اُنکے اور ایک بڑی جماعت مشرکین کی
بہی رسول اللہ کی ہمراہ تہی — رسول اللہ صلعم حنین مین پہنچے — اور مشرکین
اوطاس مین رہے کیونکہ درید ابن الصمہ نے مشرکین سے پوچہا تہا کہ کونسے جنگل
مین تم لوگ ہوگے انہون نے کہدیا بہیجا کہ اوطاس مین ہم ہونگے اوسنے جواب دیا
کہ وہ بہت اچہی جاے ہے کچہہ خوف و ضرر تمکو نہین — اور نبی صلعم اپنے دلدل پر
سوار ہوئے — ایک مسلمان نے کہا کہ لشکر مسلمانون کا بہت تہوڑا ہے کفار
کا لشکر بہت ہے یہہ تہوڑے آدمی اونپر غالب نہ ہونگے اُسی روز کے واسطے
یہہ قول اللہ تعالے کا نازل ہوا جسکے یہہ معنے ہین — اور دن حنین کا جبکہ متعجب
کردیا تمکو کثرت تمہاری نے پہر نہ بے پرواہ کیا تمکو کسی شے نے جبکہ مقابلہ ہوا تمکو

جانبین کا ہوا اور مسلمانون کا کفار نے سامنا کیا تمام مسلمان متفرق ایسے ہوگئے
کہ ایک دوسرے کو جانتا نہ تہا کہ کہان ہے اور رسول اللہ صم بہی ہمراہ مہاجرین اور
انصار اور اہل بیت کے ایک طرف کو تہے کہ دفعتہً مسلمانون کو شکست ہوئی
اوسوقت کفار مکہ کے دلون کے بغض وکینہ خوب ظاہر ہوئے ابوسفیان ابن حرب
کہتا تہا کہ یہہ مسلمان سمندر تک بہاگ کر جائینگے اور اپنے ترکش کو تیرون سے بہرے
ہوئے مستعد کہڑا تہا ایک طرف سے صفوان بن امیہ کا بہائی پکار کر بولا کہ اب
جادو کا اثر جاتا رہا صفوان نے جو کہ ابہی مشرک ہی تہا للکار کر کہا کہ چپ رہ خدا
تیرے مونہہ کو بہوڑے یہہ بد دعا دیکر کہا کہ قسم ہے خدا کی اگر مجکو کوئی قریش غلام
بنا لیے یہہ میرے نزدیک بہتر ہے اسے کہ کسی ہوازن کی غلامی کروں مگر پیغمبر خدا صم
ثابت قدم اوسی طرح پر جسطرح اول تے کہڑے رہے پہر گروہ گروہ اسی اثنا میں
پہر مسلمان لوٹ کر آئے اور بڑی بہاری لڑائی ہوئی خوب لڑے داد شجاعت دی
جناب سرور کائنات نے اپنا گہوڑا دلدل زمین پر بہلا کر ایک موٹی مٹی کی ہاتہہ
مین لی اور اوس مٹی کو مشرکین پر پہینک دی اوسکے پہینکتے ہی کفار کی فوج کو شکست
ہوگئی سب بہاگے مسلمانون نے اونکا تعاقب کیا مارتے قتل کرتے ہوئے چلے
جاتے تہے آخر کار مسلمانون کے فتح ہوئی اور بہت عورتین اور مرد قید مین آئے
ازانجملہ شیماء بنت الحارث اور اوسکی والدہ حلیمۃ السعدیہ جو پیغمبر خدا کی رضاعی
مان تہیں گرفتار آئے اوسنے پیغمبر خدا صم کے سامنے اپنا حال بیان کیا چنانچہ کبھی
کہ کین مین حضرت نے جو اوسکی پیٹہہ مین کاٹا تہا وہ نشان حضرت کو دکہلائے
حضرت نے اوسکی خاطر کے واسطے اپنی چادر بچہائی اور بڑی خاطر اوسکی کی اور
اوسکو زاد راہ کہانے کے لئے دیا اور جہان اوسنے اپنی قوم کا پتا بتلایا وہان
اوسکو پہنچا دیا

بیان محاصرہ کرنے جناب سرور کائنات کا طایف کو

واضح ہو کہ قوم ثقیف مقام حنین سے جسوقت شکست کہا کر طایف کی طرف گرتی پڑتی پہنچی جناب سرور کاینات بھی اونکی تعاقب جا پہنچے اون لوگون نے اپنی شہر کا دروازہ بند کر دیا حضرت نے اوس شہر کا محاصرہ کیہ اور بیس روز تک کیا اور گولیون سے لڑائی ہوتی رہی پھر سرور کاینات نے حکم دیا کہ جتنے درخت انگور کے قوم ثقیف کے ہین سب کاٹے جاین چنانچہ حسب الحکم تعمیل امر جناب سرور کی اوسیوقت ظہور مین آئی — بعد ازان پیغمبر خدا نے حکم کوچ کا دیا چنانچہ وہان سے رحلت ہو کر جعرانہ پر منزل کی اسمقام پر جناب سرور کاینات نے جتنا اسباب ہوازن کا لوٹکر لائے تہے سب چھوڑ دیا چنانچہ بعضے ہوازن آپکے پاس آئے پیغمبر خدا نے اپنا اور اولاد عبد المطلب کا حصہ اونکے سپرد کر دیا اور سب لوگون کو اونکی عورتین اور بچے اور اولاد اونکی سپرد کی — بعد ازان ابن عوف سپہ سالار اونکا رسول اللہ ص سے آکر ملگیا اچہا کامل مسلمان ہو گیا حضرت نے اوسکو اوسکے قوم کا سردار مقرر کیا اور فرمایا کہ جو کوئی اون قبایل مین سے مسلمان ہو تو اوسکا سردار ہے — تعداد مال مغنمہ لشکر اسلام کی نیچے جو اہل اسلام کے اسجائے سے مال غنیمت ہاتہہ آیا وہ یہہ ہے — اونٹ چوبیس ہزار اور بکریان چالیس ہزار سے بہی زیادہ تہین — اور چاندی چار ہزار اوقیہ — مگر جن لوگون کا دل پرچانا حضرت کو منظور تہا اونکو وہ عطا فرمائی — مثل ابی سفیان اور دونو بیٹے اوسکے یزید — اور معاویہ کو — اور سہیل بن عمر — اور عکرمہ بن ابی جہل — اور حارث بن ہشام بہای ابی جہل کے کو اور صفوان ابن امیہ کو یہہ لوگ قوم قریش تہے — اور الاقرع بن حابس تمیمی — اور عیینہ بن حصن بن حذیفہ

خدیفہ بن بدر الذبیانی کو اور سردار مقرر کیا ابن عوف سپہ سالار قوم ہوازن اور جو ۵۱
کوئی اوس جیسا تہا اوسکو بہی مارت دی — اور ہر ایک اشراف کو ایک سو اونٹ
اور ماسوا اونکے کو چالیس چالیس — مگر عباس بن مرداس السلمی کو چند اونٹ دیے
تہے وہ راضی نہ ہوتا تہا چنانچہ اوسنے اس امر پر چند شعر بہی کہے تہے (جن تذکرہ
شعرا عرب مین لکہہ چکا ہون) پیغمبر خدا ص نے فرمایا کہ اسکو اور دو تاکہ اسکی زبان
بند ہو چنانچہ اوسکو بہرا تنے دیے کہ وہ راضی ہوگیا — جب رسول خدا ص نے
اسجاے مال غنیمت تقسیم کیا انصار کو مطلق کچہہ نہ دیا اونکو اس امر سے رنج ہوا حضرت
نے اونکو بلا کر فرمایا — کہ اے گروہ انصار تمکو ایک حصہ دنیا کی واسطے رنج ہوا
اور حکمت علی تم اس مقام پر نہین سمجہے ہو نیے فقط ان لوگون کو تالیف قلوب کیواسطے
مال تقسیم کیا ہے اور تمہارے مسلمان ہونے پر میرا بڑا بہروسا ہے کیا تم راضی نہین ہو
اسطرحسے کہ لوگ اونٹ اور بکری لیکر جائین اور تم رسول اللہ کو لیکر اپنے منازل
قطع کرو پہر آپنے اونکی فضیلت مین یہہ فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ قسم ہے خدا کی اگر
نہ ہوتی ہجرت تو البتہ مین ایک شخص مثل انصار کے ہوتا اور اگر آدمی چلتے اور لوگون کو
مین انصار کی راہ پر چلتا اے خداوند رحم فرما انصار پر اور اون لوگون پر جو اولاد مین
انصار کی ہون اور اون لوگون پر جو اونکی اولاد مین ہون جبکہ پیغمبر خدا ص مال غنیمت
قبیلہ ہوازن کے تقسیم کر چکے اور عیینہ بن حصن اور ابا سفیان بن حرب وغیرہ کو
حصہ جات مذکورہ بالا دے چکے — تب ذوالخویصرہ نے جو اولاد تمیم کی سے تہا ص
سے کہا کہ ہمنے ایکا عدل اور انصاف نہ دیکہا جناب سرور کائنات کو غصہ آیا
ارشاد کیا کہ افسوس ہے تم لوگون پر اگر مین عدل نہ کرونگا تو پہر عدل کہان کرونگا
— حضرت عمر بولے کہ پیغمبر خدا مجکو ارشاد کیجیے مین اسکو قتل کرون آپنے فرمایا
کہ نہین جانے دو کیونکہ قریب ہے کہ اس سے ایک گروہ تم جیسے مسلمان شقی پیدا ہونگے

بیان محمد مصطفی ص کا

۴۵۲ یہہ روایت ہے محمد ابن اسحاق سے — ایک راوی یہہ روایت کرتا ہے کہ ذوالخویصرہ نے بروقت فراغت پانے تقسیم مال غنیمت مذکورہ کی یہہ کہا تہا — کہ محمد ص آپنی تقسیم برابر نکی اس مال کے اور مین صرف خدا لگتے خالصہً للہ کہتا ہون رسول اللہ ص نے ارشاد کیا کہ قریب ہے کہ نکلے گا اس شخص کے کہنے سے ایک ایسا قوم کہ وہ خارج ہون گے دین سے مثل چھوٹ جانے تیر کے جب کمان سے علیحدہ ہوتا ہے پہر وہ ہاتہہ نہین آتا — اون لوگون کے چند روز کے قریب ایمان نہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ذوالخویصرہ مین سے ایک شخص حرقوص بن زہیر البجلی جسکو ذوالثدیہ بہی کہتے ہین ظاہر ہوا اس شخص نے سب سے اول بیعت خوارج کے ہمراہ کی اور اونکی امامت کا قایل ہوا اور اول ہی اول وہ ہی خارجی ہوا — یہہ نام ذوالخویصرہ پیغمبر خدا ص نے اس قوم کا رکہا تہا — پہر جناب سرور کائنات عمرہ باندہ کر مدینہ کو تشریف لیگئے اور عتاب بن اسید بن ابی العیص کو مکہ پر اپنا خلیفہ مقرر فرما گئے یہہ شخص جوان تہا تا ہنوز بیس برس کی عمر کو نہ پہنچا تہا — اور اسکے پاس معاذ ابن جبل کو بہی واسطے تلقین اور وعظ مسائل کے چہوڑ گئے تہے — اسی سال مین عتاب بن اسید نے موافق معمول عرب کے حج خانہ کعبہ کا ادا کیا

درمیان ماہ ذالحجہ شہ کے ابراہیم بیٹا پیغمبر خدا ص کا ماریہ قبطیہ رنڈی سے پیدا ہوا — اور اسی سال یعنے شہ مین حاتم طائی نے وفات پائی تہی یہہ حاتم بیٹا عبداللہ بن سعد بن الحشرج کا اولاد طی بن اُدد سے ہے کنیت اسکی ابا سفانہ تہی کیونکہ ایک اسکے بیٹی تہی اوسکا نام سفانہ تہا اسواسطے اسکو ابا سفانہ یعنے باپ سفانہ کا کہا کرتے تہے — یہہ لڑکی حاتم مذکور کی پیغمبر خدا ص کی خدمت مین حاضر ہوکر شرف اندوز ملازمت ہوئی اور اپنے حال کی جو اوسپر مصیبت تہی شکوہ گذار ہوئے تہے یہہ وہ ہے حاتم ہے جسکی سخاوت اور کرم اور جود کی ضرب المثل

بیان محمد مصطفی ص کا

ضرب المثل مشہور ہے یہہ شخص شاعر جید تہا (مقولہ مترجم چنانچہ مین تذکرہ عرب مین ۵۳ اسکا حال معہ اوسکے اشعار کے لکہہ چکا ہون)

اب شروع ہوا نوان برس سنہ ۹

جب نوان برس شروع ہوا تب نبی ص مدینہ منورہ مین تشریف رکہتے تہے لیکن قاصد عرب کے بہت آتے تہے چنانچہ ایک عروہ بن مسعود ثقفی جو سردار قوم ثقیف کا تہا اور بروقت محاصرہ نبی ص کے مقام طایف مین موجود نہ تہا مگر پہر حاضر ہوکر مسلمان جید ہوگیا تہا وہ یہہ کہا کرتا کہ یارسول اللہ طایف کو تشریف لیجیئے اگر وہان آپ تشریف لیجاینگے تو مین سبکو آپکی خدمت مین لاحاضر کرونگا اور یقین ہے کہ سب مسلمان ہوجائینگے رسول اللہ ص نے ارشاد کیا کہ وہ کافر تجکو مار ڈالینگے — پیغمبر خدا نہ گئے وہ خود تن تنہا طایف مین گیا اور سبکو کہا کہ مسلمان ہوجاؤ ایک شخص نے اوسکی آنکہہ مین تیر مارا فوراً مرگیا

— اور ایک قاصد عرب کی طرف سے اسی سالمین در بیان خلافت پیغمبر خدا ص کے کعب بن زہیر بن ابی سلمی آیا تہا یہہ وہ شخص ہے جسکا خون پیغمبر خدا ص نے ہدر فرمایا تہا اسنے نبی ص کی مدح مین ایک قصیدہ جو بانت سعاد مشہور ہے کہا ہے جسکا اول یہہ ہے + بانت سعاد فقلبی الیوم متبول + آپنے اپنی چادر اوسکو انعام مین عطا فرمائی جسکو معاویہ نے اپنے ایام خلافت مین بعوض چالیس ہزار درہم کے خرید کی تہی — اور وہ چادر بطور وراثت خلفاء بنی امیہ — اور خلفاء عباسیہ کے دورہ تک چلے آتے تہے آخر ش قوم تاتار نے چہین لی

بیان محمد مصطفی ص کا

بیان غزوہ تبوک کا

درمیان ماہ رجب سنہ مذکور کے نبی ص نے رومیون سے لڑائی کا حکم دیا لوگون کو بسبب دور ہونے راہ کے — اور قوی ہونے دشمن کے اور بسبب اسکے گرمی شدت سے پڑتی تہی اور شہر و نمین قحط بہی ہوتا تہا اسلئے یہہ مہم گران معلوم ہوتی تہی چنانچہ اسیواسطے اس لشکر کا نام جیش العسرۃ رکہا گیا ہے اور ایک بات یہہ بہی تہی کہ لوگون کی کہجورین پک رہین تہین وہ چاہتے تہے کہ اسی مقام پر رہین تاکہ اپنی کہجورون کے خبرداری کرین کیونکہ موسم کہجورون کا آگیا ہے — بہر تقدیر سامان جنگ سب لوگون نے بجر طیار کرکے مستعد جانے پر ہوے، پیغمبر خدا ص نے مسلمانون کو حکم دیا کہ جو کچہہ جسسے ہوسکے اس مہم کے لئے سامان نقد یا رسد وغیرہ کا مہیا کردے حضرت ابوبکر صدیق رض نے تمام اپنا مال جو انکے پاس تہا سب خدا کے نام پر دیا اور حضرت عثمان رض نے بہی بہت کچہہ دیا کہتے ہین کہ تین سو اونٹ اناج کے اور ایک ہزار دینار حضرت عثمان نے دئے تہے — روایت کی گئی ہے کہ نبی ص نے ارشاد کیا تہا کہ سوا آج کے روز کے عثمان کو پہر کبہی تکلیف نہ ہوگی جب کہ سب مجاہدین واسطے جنگ روم کے آمادہ ہوچکے تب عبداللہ ابن ابی منافق معہ اپنے تابعین منافقین کے پیچہے رہ گیا اور تین شخص انصارین سے بہی کہ پیچہے رہ گئے تہے — ایک کعب ابن مالک — دوسرا مرارۃ بن الربیع — تیسرا ہلال ابن امیہ — اوس روز پیغمبر خدا ص بجاے اپنے حضرت علی رض کو مقرر فرما گئے تہے منافقین نے حضرت علی رض سے کہا رسول اللہ آپکو بوجہہ ہلکا کرنے کیواسطے چہوڑ گئے ہین حضرت علی کرم اللہ وجہہ

وجہہ اپنے ہتیار لیکر پیغمبر خدا سے جا ملے اور سب ماجرا آپسے بیان کیا — حضرت نے ارشاد کیا کہ وہ لوگ جھوٹے ہین — مین تمکو اپنے پیچھے اپنا خلیفہ بنا کر آیا ہون تم جاؤ اور میری خلافت کرتے رہو کیا تو راضی نہین ہے اسبات سے کہ تیرا رتبہ وہ ہو جو ہارون کا رتبہ تہا نزدیک حضرت موسیٰ کے — مگر اتنی بات ہی کہ میرے بعد کوئی نبی نہین ہے اور پیغمبر خدا ص کے ہمراہ تیس ہزار مسلمان تہے اور دس ہزار سوار اور ان لوگون کو راہ مین پیاس اور گرمی کی بہت شدت ہوئی تہی جب مقام الحجر پر جو کہ ارض ثمود مین ہے پہنچے پیغمبر خدا ص نے سبکو منع کر دیا کہ کوئی اس چشمہ کا پانی نہ پیئے اور اگر بہت پیاسا ہو کر کسی نے کچھ پی لیا ہو تو مناسب ہے کہ قی کر ڈالے اور اگر آٹا گوندا ہو تو اونٹون کو کہلا دو — جب کہ سرور کائنات تبوک کے پاس پہنچے بیس روز تک وہان قیام پذیر رہے — بعد عرصہ مذکور کے یوحنا حاکم ایلہ کا آپکے پاس آیا اور جزیہ دینا قبول کیا اور حضرت سے صلح کر گیا — اونکا جزیہ تین سو دینار ٹہرا — اور اہل اذرح نے اقرار کیا کہ ہر رجب کے مہینے ایک سو دینار جزیہ مین ہم دیا کرین گے — پہر آپنے خالد بن ولید کو پاس اکیدر بن عبد الملک نصرانی کے جو قوم کندہ سے ایک حاکم دومۃ الجندل کا تہا روانہ فرمایا خالد نے اوسکو جا کر پکڑ لیا اور اوسکے بہائی کو مار ڈالا اوسکے قابو میں جو سونے کے تارون سے بنی ہوئی تہی رسول اللہ ص کے پاس پہنچے مسلمانون نے اوسکو دیکھکر بہت تعجب کیا بعد ازان خالد سے اکیدر کے شرف اندوز ملازمت ہوا آپنے اوسکا خون معاف فرمایا اور جزیہ کے ادا کرنے پر صلح کر لی اور حکم دیا کہ اوسکو چھوڑ دو — جسوقت پیغمبر خدا ص مدینہ کو تشریف لائے اون تین آدمیون نے جو آپکے ہمراہ نہ گئے تہے اور پیچھے بیٹھہ رہے تہے ہر ایک نے عذر بیان کئے پیغمبر خدا ص نے حکم دیا کہ انسے کوئی شخص کلام نہ کرے اور نہ سنے

بیان محمد مصطفی ص کا

۳۵۶ بولنا چھوڑ دیا اس امر سے وہ لوگ بہت تنگ ہوئے اور جان اونکی ضیق مین ہوئی چنانچہ
اسی حال پر پچاس روز تک رہے بعد ازان جب ایک آیت قران شریف
کی اون لوگون کے توبہ کے بابمین نازل ہوئی اوسوقت مسلمانون سے اونکا
ملاپ ہوا اور بولچال ہوئی — پیغمبر خدا ص درمیان ماہ رمضان کے مدینہ مبارک
مین تشریف لائے تہے جب مدینہ منور کو قدوم میمنت لزوم سے رشک ارم
فرما چکے اوسوقت قوم ثقیف کیطرف سے مقام طایف مین سے ایک قاصد
آیا (اوسوقت یہہ لوگ مشرک تہے مگر یہہ مسلمان ہوگئے تہے — یہہ لوگ
پیغمبر خدا ص سے یہہ کہتے تہے کہ لات کو جسکو ہم لوگ پوجتے ہین تین برس تک
نہ ڈہاؤ پیغمبر خدا ص انکار فرماتے تہے پہر وہ لوگ کہنے لگے کہ ایک مہینے چھوڑ
دیجئے آپنے یہہ بہی نہ مانا — پہر وہ کہنے لگے کہ ہم مسلمان ہوتے ہین لیکن نماز
کے پڑہنے سے معاف کیجے حضرت نے ارشاد کیا کہ جس دین مین نماز نہین
وہ دین بہت برا ہے آخر کو اونہون نے مان لیا اور مسلمان ہوگئے — پہر اپنے
اونکے ہمراہ مغیرہ ابن شعبہ — اور ابوسفیان بن حرب کو لات کے ڈہانے
کے واسطے روانہ فرمایا — مغیرہ نے جاکر اوسکو ڈہا دیا اوسوقت تمام عورتین
قوم ثقیف کی برہنہ روتی ہوئی نکلین کیونکہ یہہ امر اون پر بہت ناگوار گذرا

بیان حج کرنے ابوبکر صدیق کا ہمراہ لوگونکی

درمیان سنہ ۹ ہجری کے پیغمبر خدا ص نے حضرت ابوبکر صدیق رض کو واسطے ادا
حج کعبہ شریف کے ہمراہ تین سو مرد کے روانہ فرمایا اور اپنی طرف سے بیس
اونٹ واسطے قربانی کے ساتہہ کردئے تہے — ابہی حضرت ابوبکر صدیق رض

بیان محمد مصطفی ص کا

۵۷ صدیق رض جلیقہ ہی تک پہنچے تہے کہ اون کے پیچھے حضرت امیر المومنین علی رض کو
یہہ فرما کر روانہ فرمایا کہ تم خانہ کعبہ مین جاکر چند ایات سورہ برات کے
پڑہ کر لوگون کو سُنانا اور یہہ منادی کرنا کہ اب کے سال کے بعد کوی مشرک
اور بدن سے ننگا حج کرنے کو نہ آوے — یہہ بات سُنکر حضرت ابابکر صدیق رض
راہ ہی مین سے مراجعت کرکے پیغمبر خدا کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کی
کہ یارسول اللہ کیا میرے بعد کوی حکم نیا آسمان سے نازل ہوا ہے آپ نے
ارشاد کیا کہ نہین کوئی حکم نیا صادر نہین ہوا بلکہ بات یہہ ہے کہ عہدہ احکام
کے پہچانے کا میرا ہے اگر مین نہ ہون تو کوئی شخص جو قریب میرا ہو وہ ادا کرے
— اے ابابکر صدیق کیا تجکو وہ فضیلت کافی نہین ہے کہ تو میرا مصاحب غار مین
تہا اور حوض کوثر پر میرے ہمراہ ہوگا — ابابکر صدیق نے عرض کی کہ سچ ہے
یارسول اللہ — بعد ازان ابوبکر صدیق حج کو تشریف لیگئے — اور حضرت
علی کرم اللہ وجہہ لوگون کو سورہ برات عید اضحی کے روز سُنا رہے تہے
اور یہہ ارشاد کرتے جاتے تہے کہ اب کے سال مین کوئی ننگا یا کوئی مشرک حج
نہ کرے یہہ بیان نقل کیا گیا ہے کتاب اشراف مسعودی سے — اور اسی سال مین
نبی نے درمیان ماہ ذیقعدہ سنہ ۹ ہجری کے عبد اللہ بن ابی بن ابی سلول منافق
بہی فوت ہوا

اب شروع ہوا دسوان برس سنہ ۱۰ ہجری

اس سال مین پیغمبر خدا ص درمیان مدینہ ہی کے تشریف رکہتے تہے ہر چہار طرف
سے اعراب کے قاصد آپکی خدمت مین حاضر ہوتے جاتے تہے — اور خلق اللہ

بیان محمد مصطفیٰ ص کا

۳۵۸ کی فوج کی فوج مسلمان ہونے لگی جیسا کہ خدا تعالےٰ نے در بیان قران شریف کے فرمایا ہے کہ جسوقت آئی مدت اللہ کی اور فتح اسوقت اللہ تعالےٰ کی دین مین فوجین کی فوجین داخل ہوتی تہین چنانچہ تمام اہل یمن اور بادشاہان حمیر اسی عرصہ مین مسلمان ہو گئے

ذکر حضرت علی کے پہنچنے کا طرف یمن کی

راوی بیان کرتا ہے کہ پیغمبر خدا ص نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یمن مین بہیجا تہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اوسجاے پر جاکے قران شریف لوگون کو سنایا — بعد سننے قران شریف کے تمام قبیلہ ہمدان کا ایک ہی روز مین مسلمان ہو گیا حضرت علی نے احوال کرامت مال کی خبر جناب سرور کاینات کو کی حضرت نے بمجرد سننے اس خبر فرحناک اثر کے خدا تعالےٰ کو سجدہ شکر کا کیا — اور حضرت علی کو حکم کر بہیجا کہ قبیلہ نجران سے جزیہ اور مال لوا دنہون نے بموجب حکم رسول خدا کے تعمیل حکم کی کرکے مراجعت کی اور رسول اللہ ص سے حجۃ الوداع مین درمیان مکہ کے ملاقات کی

ذکر ہے حجۃ الوداع کا

واضح ہو کہ ماہ ذی قعدہ کے پانچ روز باقی تہے کہ جناب رسول خدا واسطے حج خانہ کعبہ کے تشریف لائے — اب اس حج مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین صرف قران تہا (یعنے قران کے یہہ ہین حج اور عمرہ دونو ساتہہ ہون) بعضے

بعضے کہتے ہین کہ صرف تمتع تہا (اسکے یہہ معنے ہین کہ بعد عمرہ کے سر منڈانا وغیرہ حلال ہوجانا ہے بعد ازان حج کرین) یا فقط حج ہی تہا — ظاہر مذہب یہہ ہی کہ حج اور عمرہ دونو تہے اور حضرت نے ہمراہ لوگون کے حج کیا ہے — اس حج مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ بہی حالت احرام مین تشریف لائے تہے حضرت نے ارشاد کیا کہ اے علی جو تیرے یارون نے نیت کی ہی وہ ہی تو بہی نیت کرتا ہین یعنے سر منڈاکر حلال ہوجانا جیسا کہ تیرے یار سر منڈواکر حلال ہوگئے حضرت علی نے عرض کی کہ میری نیت وہ ہے جو رسول اللہ کی نیت ہے چنانچہ وہ احرام ہی مین رہے اور پیغمبر خدا صہ نے اونکی طرف سے بہی قربانی کی — اور پیغمبر خدا صہ نے لوگون کو مناسک حج سب تعلیم کی اور سب سنتین اپنی بتلائین اسی اثنا مین ایک آیت یہہ ان سے نازل ہوئی جسکا یہہ ترجمہ ہے — (کہ آجکے روز ناامید اور مایوس ہوگئے کافر لوگ پس کچہہ خوف نہ کرو تم اونکا مگر مجہسے ڈرو آجکے روز پورا کردیا ہے تمہارا دین کیا — اور تمام کردئے تمپر اپنی نعمت اور راضی ہوا ہون مین واسطے تمہارے اسلام سے کہ دین تمہارا اسلام ہے) — حضرت ابابکر صدیق اس آیت کو سنکر رونے لگے کیونکہ وہ جان گئے تہے کہ بعد کمال کے سوا نقصان کے اور کچہہ نہین ہوتا اور یہہ آیت پیغمبر خدا کی مرگ کی خبر دیتی ہے — بعد ازان رسول مقبول نے ایک خطبہ پڑہا اوس خطبہ مین احکام اسلام کے لوگون کو سنائے — اون احکام مین ایک یہہ آیت ہے — کہ حساب مہینون کا ملا جلا دنیا بہی زیادتی کفر پر دال ہے اور زمانہ پہر آیا ہے اپنی اوسی ہیئت پر جیسا کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا تہا (یعنے جس دن زمین اور آسمان پیدا کئے تہے) اور تعداد مہینون کی اللہ کے نزدیک بارہ ہین — پہر اپنا حج تمام کیا اس حج کو حجۃ الوداع اسواسطے کہتے ہین کہ رسول اللہ نے اسکے بعد پہر حج نہین کیا — بعد فراغت حج مکہ سے مدینہ

بیان مجد رسول خدا ص کا

۳۶۰ خدا ص مدینہ کو مراجعت کر آئے اور اس سال کے پورے ہونے تک مدینہ ہی مین مقیم رہے

اب شروع ہوا گیارواں سال سنہ ۱۱ ہجری

بیان وفات جناب رسول خدا ص کا

جبکہ پیغمبر خدا ص حج الوداع سے فراغت پاکر مدینہ مین تشریف لائے تا تمام ہونے سال دہم اور تا اختتام ماہ محرم یا کچھ زیادہ یعنے ماہ صفر تک اچھے تندرست رہے — آخر ماہ صفر سنہ ۱۱ مین بعضے کہتے ہین کہ دو روز اوس مہینے کے تمام ہونے کے رہے تھے کہ پیغمبر خدا ص بیمار ہوئے — اوس روز آپ زینب بنت مجحش کے گھر مین جو آپکی ایک زوجہ ہین تشریف رکھتے تھے مگر حضرت اپنی باری کے موافق سب اپنی بی بیون کے گھر مین پھرتے رہتے تھے یہانتک کہ آپکا مرض بہت شدت سے بڑھ گیا تب جناب سرور نے سب بی بیون کو جمع کرکے اس امر کی اجازت چاہی کہ چونکہ مین بیمار بہت شدت سے ہون اب تم مجکو اجازت دو تاکہ مین ایک بیوی کے گھر مین مقیم رہون — سبنے عرض کی کہ عایشہ صدیقہ کے گھر مین آپ تشریف رکھین چنانچہ حضرت وہان تشریف لیگئے اور حضرت نے ایک لشکر اپنے غلام اسامہ بن زید کے ہمراہ مہیا کر دیا تھا مگر اوسکو آپنے بہت تاکید چلنے کی بسبب اپنے مرض کے کردی تھی — روایت ہے حضرت عایشہ رض سے وہ فرماتی ہین کہ جسوقت رسول خدا میرے گھر مین تشریف لائے اوس روز میرے سر مین درد تھا — اور مین کہہ رہی تھی کہ ہاے سر ہاے سر حضرت نے ارشاد کیا کہ اے عایشہ مین بھی یہی کہہ رہا ہون (ہاے سر ہاے سر) — پھر حضرت نے عایشہ صدیقہ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا

فرمایا کہ اے عایشہ اگر تو میرے آگے مرجاتی تو مین اپنے ہاتہہ سے تجھے کفناتا اور نماز
تیرے جنازہ کی پڑہتا اور تجکو اپنے ہاتہہ سے دفن کرتا — حضرت عایشہ نے
جواب دیا کہ یہہ سب کچھہ کرتے مگر گہر مین آکر بالکل بہول جاتے اور کسی بیوی سے
دل لگاتے پہر کچھہ بہی یاد نرہتا پیغمبر خدا ہنسے — اور عین حالت مرض ہی مین
کہ جب عایشہ ہی کے گہر مین تہے حضرت کو فضل ابن عباس — اور علی ابن
ابیطالب دونون نے بموجب ارشاد جناب رسول خدا کے اُٹہایا حضرت
منبر پر بیٹہے اور اللہ کے حمد کی اور ارشاد کیا کہ اے لوگو جس کسی کی پیٹہہ مین
مینے کوڑے مارے ہون — اب یہہ میری پیٹہہ حاضر ہے اپنا عوض لے لیوے
— اور جس کسیکو مینے گالی دی ہو میری آبرو غرت موجود ہے اپنا بدلہ
لے لیوے — اور جس کسی سے مینے کچھہ مال لیا ہو یہہ مال میرا موجود ہے
اپنا مال لے لیوے — کچھہ حکومت یا سیاست کا میری طرف سے خیال
کرے کیونکہ یہہ میری یہہ شان سے بعید ہے — پہر آپ منبر سے نیچے اُترے
اور ظہر کی نماز پڑہی — بعد فراغت نماز کے پہر منبر پر چڑہے اور جو اول فرمائے
تہے وہ ارشاد کرنے لگے — ایک شخص نے دعوہ کیا کہ یا حضرت مجکو
تین درہم آپسے لینے ہین حضرت نے اوسکو دیدیئے — پہر حضرت نے ارشاد
کیا کہ یہہ یاد رکہو فضیحت ہونا دنیا کا آسان ہے آخرت کی فضیحت سے
پہر آپنے دعا اصحاب اُحد پر کی اور طلب مغفرت اونکے واسطے جناب باری
سے کی — پہر حضرت نے ارشاد کیا کہ سنو بندہ کو خدا تعالے نے دنیا پر
اور دین پر بہی اختیار دیا ہے جو چاہے اختیار کرلے حضرت ابوبکر پہر روئے
اور بسبب فرط محبت کے فدا شوم کہتے تہے پہر حضرت نے انصار کو وصیت
فرمائی جب انکی بہت شدت سے درد ہوا کہ اسوقت گفتگو کرنے مشکل تہی

۳۶۲ تب آپنے ارشاد کیا کہ ایک دوات اور کاغذ سفید میرے پاس لاؤ مین ایک وثیقہ اور کتاب تمکو لکھہ دون تا کہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہوجاؤ — اس لکھنے پر آپسمین جھگڑا برپا ہوگیا حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس سے کھڑے ہوجاؤ نبی کے پاس جھگڑا نامناسب نہین ہوتا — لوگون نے کہا کہ رسول اللہ آج صدا ہوتے ہین — یہہ حال سُنکر بہت لوگ آپکی بیمارپُرسی کے واسطے جانے لگے حضرت نے ارشاد کیا کہ میرے پاس کوئی نہ آؤ کیونکہ مجکو بیماری کی طرف بہ نسبت تمہارے تکلیف دینے کے آسان معلوم ہوتی ہے — پیغمبر خدا ص اپنے ایام مرض مین لوگون کے ساتھہ نماز ادا کرتے رہے — مگر تین روز آپنے نماز لوگون کے ساتھہ نہین پڑہی تھی — ان تین ایام مین یہہ حال تھا جب اذان سنی اسوقت ارشاد کیا کہ ابابکر کو لیجاؤ تا کہ لوگون کو نماز پڑہوائے جب حضرت کا مرض بہت شدت پر ہوا تب پنجشنبہ کے روز ڈیڑہ پہر دن چڑہے بعضے کہتے ہین کہ پوری دوپہر کو رحلت فرمائی حضرت عایشہ فرماتی ہین کہ بروقت موت رسالت مآب کے مینے آپکو دیکھا تھا آپکے پاس ایک پیالہ پانی کا تھا اب اپنا ہاتھہ اوس پیالہ مین ڈالتے جاتے ہے اور مونہہ پر پانی ملتے ہے اور فرماتے تھے کہ اے خداوند مدت کر میری سکرات موت پر — عایشہ کہتی ہین کہ جب میری گود مین حضرت کا بہت بوجھہ ہوگیا تب مین آپکا چہرہ دیکھتی تھی کہ آنکھین آپکی نکل آئین تھین — اور حضرت اوسوقت فرمارہے تھے الرفیق الاعلی عایشہ کہتی ہین کہ جب حضرت نے مٹھان بند کرلین تب مینے آپکا سر مبارک تکیہ پر رکھہ دیا اور مین کھڑی ہوکر ہمراہ عورتون کے ماتم کرنے لگی اور مونہہ پیٹنے لگے — حضرت کی وفات روز پنجشنبہ بارہوین تاریخ ربیع الاول کو ہوئی تھی — اس روایت کی موافق معلوم ہوتا ہے کہ حضرت جس روز

بیان محمد مصطفی ص کا

روز پیدا ہوئے تھے اوسی روز انتقال فرمایا بعد انتقال رسول مقبول کے اکثر
باشندگان عرب اسلام سے پھر کر مرتد ہوگئے مگر باشندگان مدینہ — اور مکہ
اور طایف کے لوگ بچے رہے یہہ لوگ مرتد نہین ہوئے تھے — چنانچہ بسبب
خوف مرتدین کے عتاب بن اسید بن ابی العیص بن امیہ جو کہ ایک عامل مکہ کا
پیغمبر خدا کی طرف سے تہا اپنی جان بچانے کیواسطے کہین چھپ گیا تہا — اس
سبب سے مکہ کے باشندے ہی لڑ کھڑا گئے تھے اور قریب تہا کہ مرتد ہوجاوین
لیکن سہیل ابن عمر نے کعبہ اللہ کے دروازہ پہ کھڑے ہوکر سب قریش اور ماسوا
اونکے اور دن کو بلایا جب سب آچکے تب سہیل نے کہا کہ اہل مکہ تم لوگ سب سے
پیچھے مسلمان ہوئے ہو مرتد ہونے مین تو سب سے اول مرتد نہ ہو — یہہ امر باعث
خوشنودی خدا ہے اوسنے فرمایا ہے کہ منع کرا اہل مکہ کو مرتد ہونے سے —
اور قاضی شہاب الدین ابن ابی الدم اپنی تاریخ مین لکھتا ہے کہ بعد وفات
پیغمبر خدا کے ایک گروہ پیغمبر خدا پر ہجوم کرکے مجتمع ہوا سب لوگ حضرت کو دیکھتے
تہے اور مضطرب اور پریشان ہوکر یہہ کہہ رہے تہے کہ رسول اللہ فوت نہین
ہوئے بلکہ عیسے مسیح ع کے آسمان پر چلے گئے ہین اور دروازہ پر منادی کردی
کہ حضرت کو دفن نکرنا کیونکہ آپ فوت نہین ہوئے ہین چنانچہ اسی طرح پر
آپکا جنازہ رکہا رہا دفن نہ کرنے دیا یہانتک کہ آپکا شکم پھول گیا اوسوقت
آپکے چچا عباس تشریف لائے اور کہا کہ قسم ہے اوس خدا کے وحدہ لاشریک کی
پیغمبر خدا ص نے وفات پائی اب مجکو کچھہ شک نہین

بیان مدفون ہونے پیغمبر خدا ص کا

بیان محمد مصطفی ص کا

۳۶۴ کہتے ہین کہ جس روز رسول مقبول نے انتقال فرمایا اوسکے تیسرے دن کے بعد یا چوتھے
روایت صحیح یہی ہے کہ چوتھے روز مدفون ہوئے — اور تین روز تک بدون تدفین
کے حضرت کا جنازہ رکھا رہا — وہ لوگ جو آپکے تن مبارک کے غسل کے لئے
مقرر ہوئے تہے وہ یہہ ہین علی ابن ابیطالب اور عباس — اور فضل — اور قثم
یہہ دونو بیٹے حضرت عباس کے تہے — اور اسامہ بن زید اور شقران غلام رسول اللہ کا
— حضرت عباس اور اونکے دونو بیٹے پیغمبر خدا کو کروٹین دیتے جاتے تہے —
اور اسامہ بن زید — اور شقران پانی ڈالتے جاتے تہے — اور حضرت علی
نہلاتے تہے — اور حضرت تن مبارک پر کرتا پہنے ہوئے تہے — اوسوقت حضرت
علی رض یہہ فرماتے جاتے تہے کہ قربان ہو جائین میرے ماں اور باپ حضرت پر
کیا خوشبو سے حضرت کو شوق تہا زندگی مین جو لپٹ خوشبو کی آتی ہی وہی بعد موت
کے بہی آتی ہے — اور جو داڑہی حضرت کے مرنے کے بعد دیکہنے مین آئی وہ
زندگی مین نہین دیکہی گئی تہین — کفن آپکو تین کپڑون کا دیا گیا تہا — دو کپڑے
سفید — اور ایک چادر یمانی چہپی ہوئی — بعد فراغت نماز جنازہ کے جسجاے پیغمبر
خدا نے خلعت فرمائی تہی اوسی جاے حضرت کو دفن کیا — ابوطلحۃ الانصاری نے
آپکی قبر کہودی — اور حضرت علی ابیطالب — اور فضل اور قثم دونو بیٹون
عباس کے نے آپکو درمیان قبر کے پہلے آپ اوترکر اوتارا

بیان عمر رسول خدا ص کا

واضح ہو کہ درمیان مدت عمر رسولخدا ص کے اختلاف ہے مشہور یون ہے کہ آپکی
عمر ترسٹہہ برس کی تہی — بعضے کہتے ہین پینسٹہہ برس کی تہی — بعضے ساٹہہ برس کی

بیان محمد مصطفی ص کا

ساٹھ برسکی عمر بیان کرتے ہین مگر مختار مذہب یہہ ہی کہ چالیس برسکی عمر مین حضرت کو نبوت ہوئی — اور تیرہ برس تک لوگون کو ہدایت درمیان مکہ کے فرماتے رہے — اور بعد ہجرت کے دس برس تک مدینہ مین ہدایت کی اسکی جمع کچھہ اوپر تریسٹھ برس ہوتے ہین اسکی تحقیق درمیان ذکر ہجرت کے ہم بخوبی بیان کر چکے ہین

بیان حلیہ اور اوصاف پیغمبر خدا ص کا

حضرت ابن ابیطالب فرماتے ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ لمبے تھے نہ ٹھگنے تھے یعنے بیچ کے راسی کا قد مبارک تھا اور حضرت کا سر مبارک بڑا تھا — ڈاڑھی بہت بڑی ہوئی — اور دونو ہاتھہ پیرون کی ہتلیان سخت ہین — اور تمام اعضا بدن کے فربہ تھے — اور چہرہ مبارک سرخ تھا — اور کہا گیا ہے کہ حضرت سیاہ چشم — کشادہ مونرم رخسارہ تھے اور لمبی گردن آپکی ایسی تھی گویا چاندی کے صراحی رکھی ہوئی ہے — اور حضرت انس کہتے ہین کہ آپ کو خدا تعالے نے بہت بوڑھا ہی نہ کیا تھا آپکی ڈاڑھی مین بیس سفید بال تھے اور سر کے ٹٹری پر ہی سفید بال تھے اور حضرت خضاب بہی کیا کرتے تھے مینہدی اور نیل سے اور دونو مونڈہون کے بیچون بیچ پیغمبر خدا ص کے مہر نبوت تھی وہ ایک پارہ گوشت کا علیحدہ تھا جسکے گرداگرد بال تھے اور مقدار مین برابر کبوتر کے انڈے کے تھا تھے مین رنگ اوس مہر نبوت کا سرخ تھا — شہاب الدین ابن ابی الدم نی تاریخ مظفری مین کہتا ہے کہ ابورثمہ نامی ایک طبیب تھا درمیان ایام جاہلیت ے اوسنے کہا تھا کہ یا رسول اللہ اگر ارشاد کیجی تو مین اسکے دو اگرون جو اپکی مونڈہے پر ہے — حضرت نے فرمایا کہ جسنے اسے پیدا کیا ہے وہ ہے اسکی دوا لیکا

بیان محمد مصطفی ص کا

بیان خلق رسول خدا ص کا

پیمبر خدا ص درمیان سب آدمیون کے تیز عقل اور ذی ہوش اور صاحب رائے تھے ہمیشہ ذکر خدا کا کرتے — اور لغویات کبھی نہ کرتے — اور شائستہ صورت چپ چاپ — نرم خو — خوش خلق رہتے تھے — اور آپکے نزدیک قریب اور بعید — قوی — اور ضعیف اپنے حقین برابر تھے — اور مساکین وغربا سے محبت کرتے — اور فقیر کو بسبب احتیاج یا افلاس کے کبھی حقیر نہ سمجھتے — اور کسی بادشاہ سے بسبب اوسکی سلطنت یا حکومت کے کبھی نہ ڈرتے اور اشرافون کی تالیف قلوب فرماتے — اور اپنے اصحاب سے بہت گھلے ملے رہتے کبھی اُنسے نفرت نفرماتے — جو کوئی شخص حضرت کے پاس آکر بیٹھتا تحمل فرماتے کبھی نہ گھبراکر اوسے منہہ موڑتے جبتک وہی شخص نہ چلا جاتا — اور جس شخص سے مصافحہ کرتے اول آپ اوسکا ہاتھہ نہ چھوڑتے جبتک وہی نہ چھوڑتا — اور جو کوئی شخص اپنی غرض کے لئے حضرت کو کھڑا کر لیتا اوسکے ساتھہ کھڑے رہتے جبتک وہی نہ چلا جاتا ہرگز وہان سے نہ ملتے — اور اپنے یاردن پر بہت مہربانی فرمایا کرتے سبکی مزاج پرسی فرماتے — اور زمین پر بیٹھکر بھیڑ بکری کا دودہ دُوہتے — اور اپنی جوتی آپ گانٹھہ لیتے — کپڑے پیوند لگا لیتے — اور گھٹی ہوئی جوتی — اور پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنتے — ابوہریرہ کہتا ہے کہ رسول اللہ ص نے مرتے دم تک تمام عمر میں کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہین کہائی — اور کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ ایک ایک مہینے یا دو مہینے متواتر اہل بیت پر ایسی سختی گذرتی تھی کہ چولہے مین آگ تک

بیان محمد مصطفی ص کا

تک نہین سلگتی تہی کھجورین کہاکر اور پانی پیکر بیٹھ رہتے تہے — اور رسول اللہ ص
اپنے پیٹ پر پتہر سبب بہوک کے باندہ لیا کرتے تہے

بیان اولاد رسول خدا ص کا

واضح ہو کہ سوا ایک لڑکے ابراہیم کے سب اولاد پیغمبر خدا کی حضرت خدیجہ
زوجہ اول رسول خدا سے پیدا ہوئے تہے — مگر ابراہیم لڑکا ماریہ قبطیہ سے
جو آپکی لونڈی تہی اوسے پیدا ہوا تہا یہہ لڑکا آٹہوین سال ہجری مین درمیان
ماہ ذلحجہ کے پیدا ہوا اور دسوین برس ہجری مین فوت ہوا — نقل ہے کتاب
اشراف مسعودی سے اوسمین لکہا ہے کہ ابراہیم لڑکا ایک برس دس مہینے کا
ہوکر فوت ہوا اور تفصیل اولاد نبی کی جو خدیجہ سے پیدا ہوئی تہی یہہ ہے
— ایک لڑکا قاسم جسکے نام سے رسولخدا کی کنیت ابوالقاسم ہے — دوسرا
لڑکا طیب — تیسرا طاہر — چوتہا عبداللہ یہہ لڑکے صغیر سن بچپن ہی مین
مرگئے تہے — اور لڑکیان بہی چار پیدا ہوئین تہین — فاطمہ زوجہ حضرت
علی ابن ابیطالب کی — اور زینب زوجہ ابی العاص کی جبکہ ابی العاص کافر تہا
ایمان نہ لایا تہا آپنے اپنی بیٹی زینب کو اوسے چہوڑ دیا تہا مگر پہر جب کہ وہ
مسلمان ہوگیا تب آپنے وہی نکاح اول ہی رہنے دیا اور حضرت زینب کو
اوسکے حوالہ کردیا نکاح دوسری دفعہ نہین ہوا — ایک لڑکی مسماۃ رقیہ —
دوسری ام کلثوم ان دونونکا نکاح حضرت عثمان سے ہوا اسطرح پر
اولاً رقیہ سے ہوا جب وہ فوت ہوگئین تب دوسری دفعہ ام کلثوم سے
نکاح کردیا

بیان محمد مصطفی ص کا

بیان ازواج مطہرات نبی ص کا

رسول اللہ ص کا نکاح پندرہ بیویون سے ہوا تہا تیرہ عورتون سے صحبت کی اور باقی دو سے نہین کی — بعضے کہتے ہین گیارہ سے صحبت کی ہے چار سے نہین بہر تقدیر بعد رحلت جناب رسولخدا کے نو بیبیان سوا ماریہ قبطیہ لونڈی کے موجود تہین وہ نو یہہ ہین عایشہ بیٹی حضرت ابابکر صدیق کے — حفصہ بیٹی عمر کی — سودہ بیٹی زمعہ کی — اور زینب بیٹی جحش کی — میمونہ — اور صفیہ — اور جویریہ — اور ام حبیبہ — اور ام سلمہ

بیان منشیون رسول خدا ص کا

پیغمبر خدا ص کے منشی یہہ لوگ تہے — عثمان بن عفان — علی بن ابیطالب — خالد ابن سعید بن العاص — ابان بن سعید — العلا بن الحضرمی اول سب سے کتابت رسول اللہ کی ابی ابن کعب نے کی ہے — اور زید بن ثابت بہی لکہتے تہے — اور عبد اللہ ابن سعد بن ابی سرح جو مرتد ہو کر پہر مسلمان ہو گیا تہا جس روز مکہ فتح کیا — اور بعد فتح کے معاویہ ابن ابی سفیان نے بہی رسول اللہ کی کتابت کی ہے

بیان اُن ہتیارون کا جو پیغمبر خدا کی پاس تہی

بیان محمد مصطفی صلی اللہ ع کا

جملہ سلاح رسول اللہ ص سے ایک تلوار مسمی ذوالفقار تھی جنگ بدر مین یہہ تلوار حضرت کے ہاتھہ منبہ بن الحجاج السہمی سے ہاتھہ آئی تھی بعضے کہتے ہین کہ کوئی اور شخص اوسکا مالک تھا — اور تین تلوارین بنی قینقاع کی جنگ مین سے بطور غنیمت آپکے ہاتھہ آئین اونکو ہمراہ اپنے لئے ہوئے مدینہ کو تشریف لائے تھے — اور تین تیر — اور تین کمان — اور دو زرہ بھی آپکے پاس تھین یہہ غنیمت بنی قینقاع سے دستیاب ہوئی تھی — اور ایک ڈھال بھی آپکے ہاتھہ آئی تھی جسمین ایک تصویر لکھی ہوئی تھی جبکہ صبح ہوئی اوس تصویر کو حضرت نے مٹا دیا

بیان تعداد غزوات اور لشکر رسولخدا ص کا

کہتے ہین کہ انیس ۱۹ لڑائین پیغمبر خدا ص نے کی ہین — بعضے کہتے ہین کہ چھبیس ۲۶ بعضے کہتے ہین ستائیس ۲۷ اور آخر جنگ رسولخدا ص کا غزوہ تبوک کہلاتا ہے ان سب لڑائیون مین قتال نہین ہوا بلکہ قتال فقط نو لڑائیون مین ہوا ہے — اونکے یہہ نام ہین — جنگ بدر — جنگ اُحد — جنگ خندق — جنگ قریظہ — جنگ مصطلق — جنگ خیبر — جنگ فتح مکہ — جنگ حنین — جنگ طائف — باقی اور لڑائیون مین قتال نہین ہوا — اور تعداد افواج مین بھی کلام ہے بعضے کہتے ہین کہ بیس ۲۰ سریہ بعضے اٹھائیس ۲۸ سریہ بیان کرتے ہین (سریہ چار سو آدمی کی فوج کو کہتے ہین)

بیان اصحاب پیغمبر خدا محمد مصطفی ص کا

بیان محمد مصطفی ص کا

۳۷۰ واضح ہو کہ علمار کا اس امر مین اختلاف ہے کہ کس شخص پر اطلاق صحابی کا درست ہے — چنانچہ سعید بن مسیب کہتا ہے کہ جو شخص ایک برس یا زیادہ ایک برس سے پیغمبر خدا ص کے صحبت مین رہا ہو اور اوسنے ایک آدہ جنگ بھی رسول کے شامل ہوکر کی ہو مین اوسکو صحابی کہتا ہون ماسوا اوسکے میرے نزدیک صحابی نہین ہین — بعضے کہتے ہین کہ جو شخص حد بلوغت کو پہنچا ہو اور مسلمان ہوکر پیغمبر خدا ص کو بھی دیکھا ہو وہ صحابی ہے اگرچہ وہ ایک ساعت ہی پیغمبر خدا کی صحبت مین بیٹھا ہو — بعضے یہہ کہتے ہین کہ جس شخص کو خاب رسولخدا ص سے ایک خصوصیت ہو اور رسول مقبول کو بھی اوسے خصوصیت ہوا ور وہ رسول اللہ کے ہمراہ سفر و حضر مین ہمراہ بھی رہا ہو وہ صحابی ہے ماسوا اوسکے صحابی نہین — اکثر کا مذہب یہہ ہے کہ صحابی وہ شخص ہے جو مسلمان ہوگیا اور اوسنے پیغمبر خدا صلعم کو دیکھا اگرچہ تھوڑی ہی دیر دیکھا ہو — اب تعداد ان صحابیون کی مطابق قول اخیر کے یہہ ہے کہ نبی صلعم نے جس سالمین مکہ شریفہ کو فتح کیا اوسوقت آپکے ہمراہ دس ہزار مسلمان تھے — اور جنگ حنین مین بارہ ہزار — اور حج الوداع مین چالیس ہزار — اور بروقت وفات رسالت مآب کے ایک لاکھہ چوبیس ہزار صحابی تھے

اب ہم انکی مرتبے بیان کرتی ہین

مرتبے صحابیون کے یہہ ہین کہ مہاجرین افضل ہین انصار پر بطریق اجمال اور بطریق تفصیل یہہ ہین کہ جو انصار سب سے اول ہین وہ متاخرین مہاجرین پر فضیلت رکھتے ہین — اہل تواریخ نے صحابہ کے کئی طبقے مقرر کئے ہین — طبقہ اولے ہین وہ لوگ ہین جو سبسے پہلے مسلمان ہوئے — جیسا کہ خدیجہ — اور علی اور زید

بیان محمد مصطفی ص کا

اور زید — اور ابی بکر صدیق اور جو اونکے قریب کچھ فاصلہ بعد ہے لیکن دار الندوہ
کے مسلمان نہین ہین — طبقہ ثانیہ مین وہ اصحاب ہین جو دار الندوہ مین مسلمان
ہوئے تہے — انمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہین — تیسرا طبقہ اون صحابیونکا
شمار کیا جاتا ہے جو ہجرت کرکے حبشہ مین جا رہے تہے — چوتہا طبقہ
صحابیون کا وہ ہے جو عقبہ اولے مین مسلمان ہوئے تہے یہی لوگ سابق
انصار کہلاتے ہین — پانچوان طبقہ اون صحابہ کا ہے جو عقبہ ثانیہ مین مسلمان ہوئے
— چہٹے طبقہ مین اصحاب عقبہ ثالثہ کے ہین جو ستر آدمی تہے — ساتوین
طبقہ مین وہ مہاجرین ہین جو پیغمبر خدا ص سے بعد آکے ہجرت کرنے کے شامل
ہوئے اور حضرت اسوقت قبا مین تشریف رکہتے تہے جن ایام مین کہ مسجد
نبوی طیار نہ ہوئی تہی — آٹہوین طبقہ مین اصحاب اہل بدر کہرے کے ہین
— نوین طبقہ مین وہ اصحاب ہین جنہون نے ہجرت درمیان بدر اور حدیبیہ
کے کی ہے — دسوین طبقہ مین وہ اصحاب ہین جنہون نے بیعت رضوان
مقام حدیبیہ مین نیچے ایک درخت کے کی تہی — گیارہوان طبقہ صحابہ
کا وہ ہے جو بعد بیعت حدیبیہ کے اور قبل فتح مکہ کے ہجرت کرکے مہاجرین مین
داخل ہوئے — بارہوان طبقہ صحابہ کا وہ ہے جو بروز فتح مکہ مسلمان ہوئے
— تیرہوان طبقہ اون لڑکون کا ہے جنہون نے نبی صلعم کو دیکہا — اہل صفہ
بہی انہین صحابہ مین ہین یہہ لوگ فقرا تہے نہ انکے گہر بار تہا نہ کنبہ تہا مسجد مین
سو رہا کرتے تہے درمیان زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے صفہ
کا مسجد ہے اونکی خواب گاہ تہی اسیواسطے اوسکی طرف منسوب کرکے
اونکو اصحاب الصفہ کہتے ہین جب رات کا وقت کہانے کا ہوتا رسول اللہ ص
اونمین سے چند آدمیون کو اپنے ہمراہ اور چند کو اور صحابہ کے ساتہہ تقسیم کردیتے

بیان محمد مصطفی ص کا

۳۷۲ تاکہ رات کا کہانا اوسکو کہلوا ئین اسطرح ان لوگون کو کہانا ملتا تہا اون لوگون کے مشاہیر مین سے ابوہریرہ — اور واثلہ بن الاسقع — اور ابوذر یہہ لوگ تہے

بیان اسود العنسی کا جسنے دعوی نبوت کا کیا تہا

معلوم رہے کہ جن ایام مین رسول اللہ بیمار رہتے اونہین دنونمین اسود عنسی مقتول ہوا تہا نام اوسکا عبہلہ بن کعب ہے اور اوسکو ذوالخمار بہی کہتے ہین وجہ اسکی یہہ ہے کہ وہ کہا کرتا تہا کہ آیا کرتے ہین میرے پاس صاحب خمار یعنے نشہ والے اس اسود کا یہہ حال تہا کہ شعبدے اور اجوبہ طلسمات جہال کو دکہلاکر اپنی گفتگو سے مسخر اور تابعدار کیا کرتا جو شخص اوسکا کلام سنتا اوسی وقت اوسکا دل پابند اوسکی طرف ہوجاتا یہہ وہ شخص ہے جو مرتد ہوکر دعوے نبوت کا کرنے لگا تہا جہوٹے نبیونمین سے ایک یہہ بہی نبی جہوٹا ہے — جبکہ یہہ دعوے نبوت کا کرنے لگا اسوقت ساکنین نجران نے اسنے مکاتبت شروع کے — اوس شہر مین دو شخص مسلمان ایک عمرو بن حزم دوسرا خالد بن سعید بن العاص رہا کرتے تہے — اہل نجران نے ان دونوکو شہر بدر کرکے اسود کے حوالہ کردیا — پہر اسود نجران سے شہر صنعا کو گیا اور اوسپر قابض ہوگیا اور ملک یمن اوسکے لئے سب صاف ہوگیا شجر اوسکی مراد کا بر ومند ہوا اوسکا ایک خلیفہ درمیان قبیلہ مذحج کے عمر بن معدی کرب تہا جب رسول اللہ ص کو یہہ خبر پہنچی آپکے ایک قاصد کو طرف آبناو کے روانہ فرمایا اور اون لوگون کو حکم دیا کہ اوسکو دفعتہ یا بطور مقابلہ مار ڈالنا چاہئے اور قبیلہ حمیر اور ہمدان سے مدت لینا — اور اسود قبیلے قیس ابن عبد یغوث سے بنی تہا — اسلئے اوس قاصد

قاصد کے ہمراہ وہ لوگ جنکو پیغمبر خدا ص نے لکھا تہا سب شامل ہو گئے اور اسود ۷۳
کے مار ڈالنے پر اوس قاصد سے ملکر سبنے یہہ تجویز کی کہ مارنا اسکا مناسب ہے
یہہ ٹہان کر اسود کی جورو سے جا کر ملے جورو ہی اوسکی سبب اسکے کہ اوسنے
اپنے خسر کو مار ڈالا تہا نبی ہو رہی تہی — اوس عورت نے کہا کہ قسم ہی خدا کی
مین بہی اسکے جان ہی کی دشمن ہو رہی ہون — مگر نگاہبان محل کو گہیرے ہوئے
مین دروازہ سے گہر مین آنا ہو نہین سکتا اوسوقت اونہون نے اوسکے گہر مین
نقب دی اور ایک شخص مسمی فیروز کو اندر اوسکے داخل کیا اوسنے اسود کو
جاتے ہی قتل کر ڈالا اور سر اوسکا فوراً کاٹ ڈالا اسود مذکور بیل کی طرح
خڑخڑ کرنے لگا نگاہبانون نے دروازہ پر آواز خرخراٹ کی سُنکر اوسکی
جورو سے پوچہا کہ یہہ کیا آواز ہے اوسکی جورو نے کہا کہ یہہ نبی ہے اسکے
پاس وحی آئی ہے — جب صبح ہوئی انہون نے موذن سے کہا کہ درمیان
اذان کے اشہد ان محمد الرسول اللہ اور ان مسیلمہ کذاب کا لفظ کہنا (یعنے
گواہی دینا ہو نہین کہ محمد رسول اللہ کا اور مسیلمہ جہوٹا ہے) وہ اصحاب پیغمبر خدا کے
جو وہان تہے اونہون نے پیغمبر خدا ص کو سب واردات لکہہ کر اطلاع کی تہی
مگر وہ نامہ رسول اللہ کی زیست مین نہ آیا بلکہ ایام خلافت ابوبکر صدیق مین
آیا مگر رسول اللہ ص نے بسبب نزول وحی کے سبکو اسود کے مقتول ہونے
کی خبر اوسی روز کر دی تہی وہ نامہ جسمین اسود کے مقتول ہونیکا حال لکہا ہوا
تہا حضرت ابابکر صدیق کے ایام خلافت مین پہنچا اوسمین بعینہ وہی حال لکہا
ہوا تہا جو رسول اللہ نے قبل از رحلت فرمایا تہا — عبد اللہ ابن ابی بکر سے
روایت ہے کہ رسول اللہ ص نے فرمایا کہ اے لوگو مینے دیکہی ہی لیلۃ القدر
— پہر چلے گئے — اور دیکہا مینے کہ دونو ہاتہون میرے دو کنگن سونے کے

حضرت ابابکر صدیق رضہ کی خلافت

۳۷۴ ہین بیٹے بسبب نفرت کے دے پٹک دئے وہ دونو اوڑ گئے — پہر بیٹے اونکی تعبیر یہہ دی کہ وہ دو گنگن یہہ دو لوگ ایک صاحب الیمامہ یعنے مسیلمۃ الکذاب دوسرا صاحب صنعا یعنے اسود عنسی ہے — اور فرمایا کہ جبتک تیسرا دجال مدعی نبوت پیدا نہ ہولین گے تب تک قیامت نہ آویگی یہہ اسود مذکور قبل وفات پیغمبر خدا کے ایک رات ایک دن اول مقتول ہوا تہا اور کل چار مہینے جہوٹی نبوت کرتا رہا اور صاحب یمامہ یعنے مسیلمۃ الکذاب اوسکا حال سنہ مقتول ہونے کے درمیان خلافت ابی بکر صدیق رضہ کے انشاء اللہ تعالے بیان کرین گے

بیان اخبار خلافت ابابکر صدیق رض عنہ کا

بعد رحلت خاتم رسالت کے یہہ حال ہوا کہ عمر ابن الخطاب نے کہا کہ جو کوئی شخص یہہ کہیگا کہ پیغمبر خدا مر گئے ہین اوسکا سر اپنی اس تلوار سے کاٹون گا رسول اللہ مرے نہین ہین بلکہ خدا تعالے نے اونکو آسمان پر بلا لیا ہے اور ابوبکر صدیق نے یہہ آیت پڑہی وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل انقلبتم ترجمہ علی اعقابکم

محمد نہ تہے مگر ایک رسول اوسکے پہلے بہی بہت رسول گذر چکے ہین پس اگر وہ مر گیا یا قتل ہو گیا تو کیا تم لوگ اُلٹے پیرون دین سے پہر جاؤ گے

سب لوگ حضرت ابابکر کی طرف متوجہ ہو گئے خصوصاً سقیفہ بنی ساعدہ نے بہت جلدی کی بعد ازان حضرت عمر رض نے ابابکر صدیق رض سے بیعت کی انہونکے بیعت کرنے سے تمام آدمیون نے بیعت کرلے اور یہہ حالت ہوئی کہ سب آدمی بیعت کرنے لگے یہہ بیعت درمیان بیچکی عشرہ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری مین ہوئی

ہوی مگر بنی ہاشم اور زبیر — اور عتبہ بن ابی لہب — اور خالد بن سعید بن العاص ۴۵۵
— اور مقداد بن عمرو — اور سلمان الفارسی — اور ابی ذر — اور عمار بن
یاسر — اور البراء بن عازب — اور ابی بن کعب یہہ سب حضرت علی کے
ہمراہ ہوگئے اسی باب مین عتبہ ابن ابی لہب نے چند شعر اس مضمون کے کہے ہین
کہ مین نجانتا تہا کہ خلافت اور حکم اولاد ہاشم سے جاتا رہیگا — اور ابی حسن
کو ہی جو سبسے اول ایمان لائے اور سبسے پہلے مسلمان ہوئے — اور قران
اور سنن کو خوب جانتے ہین اور جس نے آخر وقت رسول خدا کو غسل دیا اور
حضرت جبرائیل ع نے اوسکی مدد غسل اور کفن دینے مین کی خلافت نہ ملے گی
بلکہ ایک اور ہی شخص کو ملجائے گی (قول مترجم یہہ اشعار رینے اپنے تذکرۃ العرب
مین لکھے ہین) اسیطرح سے ابو سفیان نے بہی جو بنی امیہ مین سے تہا ابو بکر رض
کی بیعت نکی پہر ابو بکر صدیق رض نے عمر بن الخطاب کو حضرت علی پاس بہیجا
ارادہ بہیجا کہ جو لوگ انکے ہمراہ اہل بیت ہین مع اونکے حضرت علی رض کو حضرت
فاطمہ کے گہر مین سے نکالدو — اور یہہ کہدیا تہا کہ اگر اونکو نکلنے سے کچہہ انکار
ہو تو بیشک تم اونسے لڑنا — حضرت عمر تہوڑے سی آگ بہی ہاتہہ مین لیکر بارادہ
گہر کے پہونکنے کے گئے اسی اثنا مین حضرت فاطمہ راہ مین اونسے ملین اونہون نے
پوچہا کہ کہان کو جاتا ہے اے ابن الخطاب کیا ہمارا گہر پہونکنے آیا ہے — حضرت
عمر نے کہا کہ البتہ تمہارا گہر پہونکڈالونگا نہین تو تم بہی ابو بکر صدیق سے بیعت
کرو جس بیعت مین تمام امت داخل ہوئی تم بہی داخل ہوجاؤ — چنانچہ حضرت
علی کرم اللہ وجہہ باہر نکلی اور ابا بکر صدیق سے آکر بیعت کی یہہ روایت قاضی جمال الدین
ابن واصل کی ہے اوسنے سند اسکی ابن عبد ربہ المغربی تک پہنچائی ہے اور زہری
حضرت عایشہ سے اسکے خلاف روایت کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ بموجب ارشاد

حضرت ابا بکر صدیق رض کی خلافت

۴۷۶ حضرت عایشہ کے کہ حضرت علی رض نے ابو بکر صدیق رض سے تا حین حیات حضرت فاطمہ کے بیعت نہین کی اور یہہ واقعہ بعد واقعہ جانگداز یعنے وفات رسول مجتبےٰ ص کے چھہ مہینے بعد واقع ہوا تہا — جب حضرت فاطمہ نے انتقال پایا اسوقت حضرت علی نے ایک قاصد ابو بکر کے گہر مین بہیج کر اور آپ اگر بیعت اونکے گہر مین کی اور پہر یہہ ارشاد کیا کہ مینے تمہارے فضل اور کمال کا جو خدا تعالے نے تمکو دیا ہے انکار نہین کیا تہا مگر بسبب ایک اور بات کے مین رُک رہا تہا والا نہ مجکو تمہاری فضیلت مین کچھہ انکار نہین — جن ایام مین حضرت ابو بکر والی خلافت ہوی ان دنون مین اسامہ بن زید لشکر کا سردار تہا — اور حضرت عمر بن الخطاب بہی جملہ لشکر اسامہ سے اوس عہدہ پر تہے جس عہدہ پر رسول اللہ نے اونکو مقرر کیا تہا — ایکروز حضرت عمر نے ابو بکر صدیق رض سے کہا کہ انصار لوگ ایک ایسا شخص چاہتے ہین جو اسامہ سے عمر زیادہ رکہتا ہو یہہ بات سنکر حضرت ابو بکر اُچھل پڑے اور کود کر حضرت عمر کی ڈاڑہی پکڑ لی اور کہا کہ جوان مرگ رسول اللہ نے تو اوسکو عامل اور حاکم لشکر کا مقرر کیا اور تو مجکو یہہ کہتا ہے کہ مین اوسکو معزول کردون یہہ کبہی نہ ہوگی — پہر ابو بکر لشکر اسامہ کیطرف آئے اونکو ملاحظہ کیا اور راہ مین اسامہ سوار تہا اور حضرت ابو بکر صدیق رض پیدل چلے جاتے تہے — اسامہ نے اونسے کہا کہ اے رسول اللہ کے خلیفہ یا تو آپ سوار ہوجاے نہین مجکو حکم دیجے مین بہی اوتر پڑون حضرت ابو بکر نے جواب دیا کہ نہین نہ تو تم اوترو اور نہ مین اوپر سوار ہونگا — اگر خدا تعالے کی راہ مین ایک ساعت اپنے قدمون کو تہکاؤن تو کچھہ مضایقہ نہین جب خلیفہ اول وہان سے پہرنے لگے اوسوقت آپنے اسامہ سے کہا کہ اگر تمہاری راے مین مناسب ہو تو عمر کو میرے پاس متعین کردو اسامہ نے حضرت عمر کو حکم قیام کا دیا — واضح ہو کہ حضرت ابو بکر صدیق رض یعنے ان خلیفہ

حضرت ابابکر صدیق رض کی خلافت

۲۷۷ خلیفہ اول ہی کے زمانہ مین سماۃ سجاح بنت حارث تمیمہ نے دعوہ نبوت کا کیا تہا
اور قبیلہ بنو تمیم کے آدمی معاویہ کے ماموں کے جو قبیلہ تغلب وغیرہ سے تہے اور بنی
ربیعہ نے بہی گویا سب نے اوسکی تصدیق کرلی تہی بعد دعوے نبوت کے مسلمۃ الکذاب
کے پاس وہ گئی جب وہان پہنچی اوسوقت اوسنے یہہ قصد کیا کہ مسلمۃ الکذاب سے
ملاقات کیجی — مسلمۃ الکذاب نے کہا کہ اپنے اصحاب کو میرے پاس نہ لاؤ
یعنے تنہا ملاقات کرو چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا کہ سبکو دور کرکے علیحدہ اوسکے ایک
خیمہ مین جو مسلمۃ الکذاب نے قایم کرکے بخور اور خوشبو سے مطیب کررکہا تہا ملاقات
کی اوس عورت نے پوچہا کہ آپ کے اوپر کیا وحی نازل ہوئی ہے اوسنے
یہہ آیت پڑہی اَلَم تر الی ربک کیف فعل بالجبلی اخرج منہا
نسمۃً تسعی من بین صفاقٍ وحشی ترجمہ اسکا یہہ ہے (کیا نہین دیکہتا تو طرفت
پروردگار اپنے کی کہ کیا کام کرتا ہے جننے والی سے — نکالتا ہے اوسمین سے
روح دوڑتی ہوئی — پردون اور جلیون سے) — جب یہہ سن چکی تب
اوسنے پہر کہا کہ اور کچہہ سنائی اوسوقت اوسنے یہہ آیت بہی پڑہی
الم تر ان اللہ خلق النسا افراجا وجعل الرجال لہن ازواجا
فتولج فیہن ایلاجا ثم تخرج ما شئنا اخراجا فینتجن لنا
انتاجا ترجمہ یہہ ہے (کیا نہین دیکہتا ہے تو کہ اللہ تعالے نے پیدا
کیا عورتون کو ذی فرج — اور بنایا مردون کو اونکے خصم — پس گہسیڑتے
ہین وہ درمیان اونکے گہسیڑنا — پہر نکالتے ہین ہم جو چاہتے ہین نکالنا
— اور جنتی ہین وہ عورتین واسطے ہماری بچی) — جب یہہ آیتین بہی سن چکی
اوسوقت اوس عورت نے کہا کہ مین گواہی دیتی ہون بیشک تو نبی ہے اللہ
کا پہر مسیلمۃ الکذاب نے کہا کہ اگر تمہاری صلاح ہو تو ایک جماع کی ٹہہراوین

حضرت ابابکر صدیق رضہ کی خلافت

۴۷۸ اوسنے کہا بہت اچھا اس مقام پر اوس یحیا نے چند شعر کہے مین بسبب عدم احتیاج کے ترک کئے گئے بہرکیف تین روز اوسکے پاس ٹہرکر پہر اپنی قوم کیطرف چلی گئی یہہ عورت یحیا مسماۃ سجاح اپنے ماموئین جو قبیلہ تغلب کے تہے ہمیشہ مدعیہ نبوت رہی ۔ جس سالمین کہ حضرت معاویہ سے بیعت کی گئی اوس سالمین معاویہ نے اوسکی رسالت کا انکار کیا اسلئے وہ مسلمان کامل ہوگئی اور پہر بصرہ کی طرف چلی گئی وہین جاکر تا وفات رہی ۔ اور درمیان ایام خلافت ابوبکر کے مسلمۃ الکذاب بہی قتل کیا گیا تہا اسکے مقتول ہونیکا یہہ حال ہے کہ حضرت ابابکر خلیفہ اول نے ایک لشکر اوسکی لڑائی کے واسطے مہیا کرکے ہمراہ خالد ابن الولید کے روانہ فرمایا چنانچہ وہ اوسسے لڑا اور جنگ شدید واقع ہوئی آخرش مسلمان غالب آئے اور مشرکین کو شکست ہوئی اور مسلمۃ الکذاب مارا گیا اس کذاب کو ایک شخص مسمی وحشی نے اوس حربہ سے مارا تہا جس حربہ سے حضرت حمزہ چچا نبی صہ کی مقتول ہوئی تہی اور اوسکے قتل مین ایک اور شخص انصار مین کا بہی شامل تہا حال اس شخص یہہ ہے کہ جاے سکونت اسکی یمامہ تہی اور وہ ایک دفعہ بطور قاصدی کے نبی حنیفہ کا قاصد ہوکر نبی صہ کے پاس آیا تہا جب یہان آیا اوسوقت مسلمان ہوگیا تہا لیکن پہر مرتد ہوکر دعوہ نبوت کا کرنے لگا دعوے اول اول تو بطور استقلال کرتا رہا پہر پیغمبر خدا کو بہی شریک جتلایا مگر آپ نبی تہے اور مسلمانون کے لشکر سے بہت قاری لوگ مہاجرین اور انصار کے شہید ہوگئے تہے جب حضرت ابابکر صدیق رض نے دیکہا کہ بہت حافظ لوگ خلق قرآن شریف حفظ تہا مارے گئے اوسوقت انہون نے حکم دیا کہ قرآن شریف کو جو زبانی لوگون کے یاد ہے لکہو اور کہجورون کے پتون پر اور ٹہیکرون پر جہان جہان لکہا ہوا ہے وہان سے جمع کرو ۔ یہہ نقل قرآن شریف کی حضرت حفصہ بنت عمر زوجہ نبی صہ کی گہر مین رہی گئی ۔ بروقت خلافت

حضرت ابابکر صدیق رضؓ کی خلافت

خلافت حضرت عثمان کے انہون نے یہہ تجویز کی کہ اوس قران سے جو حفصہ کے گہر مین ۷۹
موجود تہا نقلین کرواکر امصار و اطراف مین روانہ فرماوین اور جو ما سوا اونکے نسخے یا
اونکو باطل کردیا یہہ امر سبب اختلاف قرأت کے ظہور مین آیا تہا لوگون کی قرات
مین اختلاف بہت ہونا شروع ہوگیا تہا درمیان ایام خلافت ابوبکر صدیق رضؓ کے
بنی یربوع کے لوگون نے زکواۃ دینی چہوڑدی تہی — اسس قبلہ کا سردار بن نویرہ
تہا حال اوسکا یہہ ہے کہ وہ گہوڑے پر خوب چڑہنا جانتا تہا اور شعر بہی اچہا کہتا تہا
پیغمبر خدا کے پاس حاضر ہوکر مسلمان ہوگیا تہا حضرت نے یہہ حکم دیا کہ تمہاری قوم
جو زکواۃ دیا کرے وہ جمع کرکے بہیجدیا کرو تمکو اوپر سردار بنایا جبکہ اسنے زکواۃ دینی
موقوف کردی تب حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے مالک مذکور کے پاس خالد بن ابولید کو
زکواۃ کے لئے بہیجا — مالک نے جواب دیا کہ مجکو نماز پڑہنے کا حکم ہے زکواۃ کا
حکم نہین دیا گیا — خالد نے کہا کہ نماز اور زکوۃ معا مقبول ہوتے ہین ایک چیز دوسری سے
بغیر دوسرے کے مقبول نہین ہونے کے اگر نماز پڑہوگے اور زکواۃ نہ دوگے ہرگز قبول
نہ ہوگی زکوۃ دوگے نماز نہ پڑہوگے وہ بہی مقبول نہ ہوگی — مالک نے کہا کہ کیا تمہاری
صاحب کا یہی حکم ہے (صاحب سے مراد حضرت ابوبکر رضؓ تہی — خالد نے کہا کہ کیا وہ
تیرا صاحب نہین قسم خدا کی سر اوڑا دونگا — اسی بات پر جہگڑا بڑہ گیا خالد نے کہا
کہ مین تجکو مار ڈالونگا — مالک نے کہا کہ تیرے صاحب نے کیا یہی حکم کیا ہے — خالد نے
کہا کہ یہی حکم اخیر ہے بعد اس کلام کے — اسوقت عبداللہ بن عمر — اور ابو قتادہ بہی
اسجائے حاضر تہے وہ دونو خالد کو سمجہانے لگے — آخر کار مالک نے کہا کہ اے
خالد تو مجکو ابوبکر صدیق کے پاس لیچل جو وہ حکم کریگا وہ مین بجا لاونگا — خالد نے
کہا کہ یہہ نہین ہوسکتا مین تو تجہے قتل ہی کرونگا — ضرار بن الازور کو حکم کیا کہ تلوار مار
اوسوقت مالک نے اپنی جورو کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اسنے مجکو قتل کروایا ہے

۳۸۰ (وہ عورت بہت خوبصورت تھی) — خالد نے جواب دیا کہ نہین خدا نے تجکو قتل کروایا کیونکہ تو مسلمان ہوکر اسلام سے پھر گیا — مالک نے کہا کہ نہین مین ابتک مسلمان قایم ہون — خالد نے کہا کہ اے ضرار گردن مارا اوسنے ایک ضرب اوسکے ایسی گردن پر سخت ماری کہ سر الگ ہوگیا — اور اوسکے سر کو ہنڈیا کے نیچے جلایا (اس شخص کے سر پر بال بہت تھے) اوسکے مرتے ہی خالد نے اوسکی جورو کو پکڑا اپنا دل ٹھنڈا کیا — اب یہان اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ اوس عورت کو خالد نے اوسکی قوم سے خرید کر لی تھی اور پھر اوسکو جورو بنا لیا — اور بعضے کہتے ہین کہ وہ عورت تین حیض تک عدت مین رہی بعد ازان اوسے نکاح ہوا کہتے ہین کہ خالد نے ابن عمر — اور ابی قتادہ کو کہا تھا کہ تم بھی مجلس عقد نکاح مین حاضر ہونا اون دونون نے انکار کیا — ابن عمر نے تو یہہ کیا کہ مین ابی بکر کو لکھتا ہون اور اوسکو تیرے نکاح کرنے کی خبر بھیجتا ہون اوسوقت اوسکے سامنے انکار کیا مگر پھر نکاح کر لیا اسی باب مین ابو نمیر سعدی نے شعر کہے ہین — جبکہ یہہ خبر ابوبکر رض اور عمر رض کو پہنچی تب حضرت عمر نے ابوبکر صدیق رض سے کہا کہ خالد نے زنا کیا ہے اوسکو رجم کرنا چاہئے — حضرت ابابکر صدیق رض نے فرمایا کہ مین رجم نہ کرونگا کیونکہ اوسنے اولاً اوس سے کلام کے جب اوسنے نہ مانا اوسنے قتل خطا کیا — حضرت عمر نے کہا کہ اوسنے ایک شخص مسلمان کو مار ڈالا ہے اوسکو قتل کرنا چاہئے حضرت ابابکر صدیق رض نے کہا کہ مین قتل بھی نہ کرونگا کیونکہ اوسنے جلدی کی اور خطا کی — پھر حضرت عمر رض بولے کہ اسکو عہدہ سے معزول کیجئے — حضرت ابابکر صدیق نے کہا کہ جس تلوار کو خدا تعالے نے اون لوگون پر کھینچا ہے مین اوسکو میان مین نہین کرسکتا — جب مالک کے مرجانے کی خبر اوسکے بھائی متمم بن نویرہ کو پہنچی بہت رویا اور پیٹا اور ایک قصیدہ اوسکی ماتم مین جسکو قصیدہ متمم الیفیہ کہتے ہین اور وہ

بیان وفات ابوبکر صدیق رض کا

(وہ مشہور ہے لکھا ہے نیچے ہی تذکرہ الشعرا مین مندرج کیا ہے) ۳۸۱

اب شروع ہوا بارہوان اور تیرہوان سال ہجری نبوی ص

تیرہوین سال ہجری مین جنگ یرموک بسبب فتح ہونے شام کے واقع ہوئی تھی درمیان حمص کے تھا جب اوسکو خبر پہنچی کہ روم کا لشکر یرموک مین شکست کھاکر بھاگا تب اوسنے حمص سے کوچ کیا اور رومی لوگ اوسکے اور مسلمانون کے بیچ مین گھر گئے — اور جبکہ خالد بن الولید اور ابوعبیدہ کو جنگ یرموک سے فراغت ہوگئی تب انہون نے بصرے کا قصد کیا — والی بصرے نے بہت گروہ واسطے مقابلہ کے جمع کئی — پھر آدمیون نے صلح کرلی صلح اسبات پر ٹھہرے کہ ہر برس پر ایک دینار اور ایک جریب گیہون ادا کرین گے

بیان وفات ابوبکر صدیق رض کا

واضح ہو کہ حضرت ابوبکر صدیق رض کے سبب موت مین اختلاف ہے کہتے ہین کہ یہودیون نے چاولونمین ملاکر زہر کھلایا تھا — اور کوئی کہتا ہے کہ کسی رفیق نے بخشی مین زہر ملاکر اوسکو اور حارث ابن کلاہ دونونکو دیا تھا — حارث نے کہا کہ بیشتر آلودہ کھانا کھایا ہے ایک برس مین وہ زہر اثر کریگا چنانچہ بعد برس روز کے دونو مرگئے — اور حضرت عایشہ سے یہہ روایت ہے کہ ابوبکر صدیق نے ایک روز سردی کھا غسل کیا بسبب اوس غسل کرنے کے تپ چڑھ آئی چنانچہ پندرہ روز تک بیمار رہے یہانتک کہ نماز پڑھنے بھی باہر نہ آتے تھے — حضرت عمر کو حکم دیا کہ وہ نماز پڑھا

خلافت عمر ابن الخطاب رض کی

۳۸۴ دیا کرین اور خلافت بھی اونکے سپرد کی تھی بعد از ان شام کے وقت سشنبہ کی رات کو درمیان مغرب اور عشا کی اوس اٹھوارے مین جو جمادی الاخرہ کی آخر مین ہوتا ہے درمیان سنہ ۱۳ ہجری کے فوت ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ کل خلافت اونہون نے دو برس تین مہینے دس رات کی اور عمر اونکے تریسٹھ برس کی تھی — خلیفہ اول کو اونکی بیوی اسما بنت عمیس نے غسل دیا تھا اور جس تابوت مین رسول اللہ اٹھائے گئے تھے اوسی تابوت مین حضرت ابابکر صدیق رض رکھے گئے — اور حضرت عمر نے اونکے جنازہ کی نماز مسجد نبوی مین پڑھائی پھر اونکی قبر کھودی اور سرا اونکا پیغمبر خدا صہ کے دونو مونڈھون کی طرف کرکے اونکو دفن کیا — حضرت ابابکر صدیق رض خوش قد ہلکے چہرہ کے تھے اور معروق الوجہ تھے یعنے رکین آپکے چہرہ پر نمودار رہتی تھین — آنکھین اندر کو بیٹھی ہوئین جبڑا باہر کو اٹھا ہوا تھا اور انگلیون کے جوڑون پر بال بھی نہ تھے اور مہندی اور نیل کا خضاب کیا کرتی تھے

بیان خلافت عمر ابن الخطاب رض کا

حضرت عمر بن الخطاب رض سے بن نفیل — بن عبد العزی سے لوگون نے اوس سالمین بیعت کی جس سالمین حضرت ابوبکر فوت ہوئے تھے بعد خلیفہ ہونے کے حضرت عمر رض نے یہہ خطبہ مین لوگون کو سنایا کہ اے لوگو قسم ہے خدا کی میرے نزدیک قوی تر ضعیف سے وہ ہے جو اپنا حق پا دے — اور ضعیف تر قوی سے وہ ہے کہ حق اوسکا لیا جا دے اور اول سے اول یہہ حکم صادر فرمائے — کہ خالد ابن الولید کو سرداری سے موقوف و معزول کیا اور ابو عبیدہ کو جس

خلافت عمر ابن الخطاب رض کی

۳ جیش اور شام کا سردار مقرر کرکے روانہ فرمایا — حضرت عمر رض کا نام اول امیر المومنین رکھا گیا تھا کیونکہ حضرت ابو بکر رض خلیفہ رسول اللہ ص کہلاتے تھے اونکو کسی نے امیر المومنین نہین کہا یہہ خطاب حضرت عمر رض سے جاری ہوا بعد ازان ابو عبیدہ دمشق پر جاکے باب الجابیہ کی طرف اوترا اور خالد شرق کی طرف سے باب توما پر اوترا — اور عمرو بن العاص دوسری طرف جاکر اوترا اور شہر دمشق کا محاصرہ قریب شترات کے رہا آخر الامر خالد نے اپنی طرف سے بزور شمشیر فتح کیا — اور باشندگان دمشق نے دوسری طرف سے نکل کر ابو عبیدہ سے صلح کر لی اور دروازہ کھول دیا حضرت ابو عبیدہ اونکو امن دیکر اندر گئے اور خالد سے درمیان شہر کے ملاقات ہوئی پھر ابو عبیدہ نے دمشق کی خبر حضرت عمر کو لکھہ بھیجی واضح ہو کہ ملک عراق بھی حضرت عمر رض ہی کے زمانہ مین فتح ہوا

اب شروع ہوا چودھوان برس ہجری ۱۴

درمیان ماہ محرم سنہ ۱۴ ہجری کے حضرت عمر رض نے واسطے تعمیر بصرہ کے حکم دیا چنانچہ نشان واسطے بنانے اس شہر کے اسی سالمین کی گئے — بعضے کہتے ہین کہ پندرہوین سالمین حکم بنا بصرہ کا ہوا تھا — اور اسی سالمین قحافہ باپ حضرت ابو بکر رض کے فوت ہوئے انکی عمر ستانوین برس کی تھی مگر انکے بیٹے ابو بکر رض کے مرنے کے بعد انکا انتقال ہوا

اب شروع ہوا پندرہوان ۱۵ برس ہجری نبوی ص کا

۳۸۴ درمیان اسی سال یعنے ۱۸ھ ہجری کے شہر حمص بعد حصار کرنے مدت طویلہ کے فتح ہوا تہا یہہ شہر بعد فتح دمشق کے مسلمانون کے ہاتہہ آیا جب یہہ فتح ہو چکا اسوقت رومیون نے صلح چاہی چنانچہ ابو عبیدہ نے اونسے صلح اسطرح پر کرلی جسطرح پر اہل دمشق سے کی تہی — پہر ابو عبیدہ حماۃ کی طرف گیا — قاضی جمال الدین ابن واصل اپنی تاریخ مین جسسے ہمنے یہہ نقل کی ہے یہہ کہتا ہے کہ شہر حماۃ درمیان زمانہ حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے ایک بڑا شہر تہا اور کہتا ہے کہ میںے ذکر اس شہر کا ہمراہ اخبار داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے درمیان اون کتب سلاطین کے پایا ہے جو یہودن کے پاس موجود ہین — اور ایسا ہی وہ شہر یونانیون کے زمانہ مین تہا مگر زمانہ فتوح مین اور قبل اوس زمانہ کے وہ شہر اور شیزر دونو چہوٹے تہے اور شہر حمص دارالملکت اون بلاد کے تہا چنانچہ امرء القیس نے بہی اپنے قصیدہ مین اسکا ذکر کیا ہے — جبکہ ابو عبیدہ حماۃ پر پہنچا اسوقت رومی لوگ جو اوسمین تہے طالب صلح ہو کر آئے اور جزیہ دینا قبول کیا اور خراج زمین پر یہی مقرر کرکے صلح کرلی اور وہ جو اونکا بڑا عبادت خانہ تہا اوسکی جامع مسجد بنائی گئی — جسکو جامع السوق کہتے ہین — پہر اسکی تجدید بہی درمیان خلافت مہدی کے جو خلفاء عباسیہ سے گذرا ہے ہوئی تہی اور اسکی ایک تختی پر یہہ لکہا ہوا تہا کہ اس بازار کی پہر تجدید ہوئی ہے خراج حمص سے — پہر ابو عبیدہ شیزر مین گیا اور وہان کے باشندون سے صلح ہوگئی جیسے باشندگان حماۃ سے صلح ہوئی تہی — اور اسطرح پر باشندگان معرۃ سے صلح ہوئی — پہلے زمانہ مین اوسکو معرۃ حمص کہتے تہے — پہر معرہ نعمان ابن بشیر الانصاری کہنے لگے کیونکہ یہہ شہر معرۃ مع حمص کے درمیان ایام خلافت معاویہ کے اس نعمان ابن بشیر کے گنات مین تہا — پہر ابو عبیدہ

عبیدہ لاذقیہ مین گیا اور اوسکو بہی بزور شمشیر فتح کیا — بعدازان جبلہ اور
اور انطرطوس فتح کیا — بعدازان ابوعبیدہ قنسرین کی طرف گیا جب اوس
جائے خالد ابن ولید اور ابوعبیدہ پہنچے اوسمین بہت رومی لوگ چہپے ہوئے
بیٹہے تہے اونسے خوب لڑائی ہوئی مگر فتح مسلمانون کی رہی — آخرکار وہان
کے باشندون نے صلح منظور کی موافق صلح اہل حمص کے — ابوعبیدہ اور
خالد نے اونسے کہا کہ صلح منظور ہے مگر اس شہر کو ہم ویران کرین گے چنانچہ
یہی ہوا کہ وہ ویران کردیا گیا — بعدازان حلب — اور انطاکیہ — اور منبج
— اور دلوک — اور سرمین — اور تیزین — اور عزاز فتح کئے اور
ان اطراف سے شام پر غالب آگئے — پہر خالد مرعش کو گیا اوسکو فتح کیا
اور وہان کے باشندون کو جلاوطن کرکے تمام شہر ویران کردیا اور قلعہ الحدث
کو فتح کیا — جس سالمین یہہ شہر فتح کئے تہے (وہ پندرہوان سال بعضے کہتے
ہین سولہوان سال تہا) ہرقل بایوسس ہوکر ملک شام سے الرہا کی راہ کو ہوکر
قسطنطنیہ کو چلا گیا مگر تہوڑے دور جاکر پہر شام کیطرف متوجہ ہوکر یہہ کہا السلام
علیک یا سوریا یہہ سلام رخصت کا ہے اب کوئی رومی تیرے پاس کبہی آویگا
مگر خایف وترسان ہان اگر کوئی کمبخت بچہ پیدا ہو اور کاش کہ وہ بہی نہ پیدا ہو
کیونکہ تو نے رومیون کے ساتہہ ایسا ہی کچہہ فتنہ برپا کیا ہے — پہر قیاریہ
— اور صبصطیہ فتح کیا اسی شہر مین حضرت یحیٰی بن ذکریا کی قبر ہے اور نابلس
— اور لد — اور یافا یہہ سب شہر فتح کئے — اور بیت المقدس کا
مدت تک محاصرہ کئے رہا — انجام کار بیت المقدس والون نے ابوعبیدہ سے
کہا کہ مثل اہل شام کے ہمسے صلح کر لو بشرطیکہ عمر ابن الخطاب ہمسے صلح کرین
— ابوعبیدہ نے یہہ حال حضرت عمر رض کو لکہہ کر بہیجا چنانچہ حضرت عمر رض

خلافت عمر ابن الخطاب رضہ کی

۳۸۶ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مدینہ پر خلیفہ بنا کر آپ یہان تشریف لائے اور فتح کیا واضح ہو کہ اسی مسالمین یعنے سنہ ۱۵ ہجری مین حضرت عمر ابن الخطاب رض نے منشی اور دیوان مقرر کئے اور انعام اور بخشش مسلمانون کے واسطے مقرر کئے پہلے اسے کسیکو کچھ نہ ملتا تہا بجز مال غنیمت کے بعضے کہتے ہین سنہ ۲۰ ہجری مین مقرر ہوئے اس تفصیل سے حضرت عباس چچا رسول اللہ کے لئے پچیس ہزار پہر جو قریب تر رشتہ کا رسول اللہ سے تہا اوسکے لئے بہت عطا مقرر کئے — اور اہل بدر کے واسطے پانچ ہزار اور جو شخص بعد اونکے تہا اصحاب حدیبیہ اور بیعت رضوان تک چار ہزار پہر جو اونکے پیچھے تہا اونکے لئے تین ہزار — اور اہل قادسیہ اور یرموک والون کو ایک ایک ہزار — اور اونکے جو پیچھے تہے اون کو پانسو — پہر تین سو — پہر ڈہائی سو — پہر ڈیڑہ سو — اسطرح پر تنخواہین انعامون کی مقرر ہوئین مخفی نرہے کہ درمیان اسی سن یعنے سنہ ۱۵ ہجری مین جنگ قادسیہ ہوئی تہی اس لڑائی مین سعد ابن ابی وقاص عجمیون سے لڑا — اور اہل عجم کا سپہ سالار رستم تہا پہلوان تہا اس لڑائی مین درمیان مسلمانون اور عجمیون کے بہت کشت خون ہوا اول روز کو یوم اغواث کہتے ہین — دوسرے روز جو لڑائی ہوئی وہ یوم خماس تہا — تیسری رات لیلۃ الہریر کہلاتی ہے کیونکہ اس رات کو کلام نہین کرتے تہے بلکہ وہ چپ چاپ تہے جب صبح ہوئی اسوقت لڑائی ہونے شروع کی اور دوپہر تک کشت خون ہوتا رہا اور پہر ہوا تند یعنے آندہی چلی اسوقت سب لشکر کین غبار مین چھپ گئے اسی سبب سے کفار کو شکست ہوئی اور غبار رستم کے تخت تک پہنچا چنانچہ رستم تخت پر سے کھڑا ہوگیا اور اون مجروحون کے پیچھے چھپ گیا جبیر کسرے نے مال لاد کر واسطے خرچ کے بہیجا تہا جبکہ رستم پر حملہ ہوا اوسوقت

اوسوقت رستم بھاگا — اور ہلال ابن علقمہ نے دوڑکر پیر اوسکا پکڑکر قتل کروالا — پھر عجم کے لشکر مین آکر بہت آدمی قتل کئے پھر سعد نے وہان سے کوچ کرکے دجلہ کی غرب کیطرف نہر شیر پر جاکے ایوان کسرے پر ڈیرا کیا — جب مسلمانون نے کسرے کے محل دیکھے بسبب عظمت کے بہت تعجب کیا اور کہا کہ یہی محل کسرے کے مین خیلے فتح کا وعدہ رسولخدا صہ نے کیا تہا

اب شروع ہوا سولوان سال ہجری نبوی کا

درمیان اوس سال یعنے سنہ ۱۶ ہجری کے سعد نہر شیر پر چند ایام ماہ صفر کے کاٹکر ہمراہ سب مجاہدین کے دجلہ پار اُترایا — اور فارسی لوگ مداین سے حلوان کیطرف جو اونکے ہاتہہ آیا لیکر بہاگ گئے اور مسلمانون نے مداین مین داخل ہوکر جسکو پایا مار ڈالا — اوسجاے ایک محل سفید تہا اوسکا محاصرہ کیا اوس محل مین سعد مرض فروکش ہوے اور محل کسرے کو جامع مسجد بنایا وہان نماز پڑہنے شروع ہوگئین — جتنا مال سونا چاندی برتن کپڑے بیشمار ہاتہہ آئے اونکو ضبط کیا — ایک مسلمان کو ایک خچر پانی مین بہتا ہوا ملگیا اوس خچر پر کسرے کا تاج اور پٹکا اور ذرہ اور سوار اسکے اور اسباب پوشاک لدا ہوا تہا وہ سب اسباب مرصع بجواہر تہا — سوار اسکے اور اشیا جو مسلمانون کو اسجاے سے ہاتہہ آئے وہ بیشمار ہین سب کا لکہنا موجب طوالت ہے — چنانچہ ایک فرش کسرے کا ہاتہہ لگا تہا جو ساٹہہ گز لمبا اور ساٹہہ گز چوڑا تہا مسلمان لائے وہ بچھونا روضہ کے بیت پر تہا جواہرات سے اوسمین تصویرین کلیون اور گلون کی سونے کی ڈنڈیون پر بنی ہوئین — سعد نے وہ اپنے اصحاب سے لیکر

۲۸۸ عمر رض کے پاس روانہ کر دیا حضرت عمر نے اوسکو قطع کر کے سب مسلمانون مین تقسیم کر دیا — چنانچہ اوسمین کا ایک ٹکڑا جو حضرت علی ابن ابی طالب کے حصہ مین آیا تہا وہ بیس ہزار درہم کو بکا تہا — سعد رض نے مدائن مین قیام کر کے لشکر مسلمانون کا جلولا پر روانہ کیا اوسجاے فارسی لوگ سب مجتمع تہے چنانچہ بیشمار مقتول ہوے اور مسلمانون کی فتح ہوئی — اسی لڑائی کا نام جنگ جلولا ہے — اون ایام مین یزدگرد حلوان مین تہا وہ مسلمانون کی فتح کی خبر پاکر وہان نکلکر چلا گیا مسلمانون نے حلوان کو بہی فتح کیا اور اوسپر بہی غالب آئے پہر مسلمانون نے کرمانشاہ اور موصل فتح کی — بعد ازان ہمدان بزور و زر بدستی لیا اور اسیطرح شہر قزوین فتح ہوا درمیان اسی سنہ یعنے

سنہ ۲۰ ہجری مین جبلہ بن الایہم حضرت عمر ابن الخطاب رض کے پاس آیا تہا اور بڑی شان و شوکت سے شہر مین داخل ہوا کیونکہ اوسکے آگے آگے کوتل گہوڑے سائیس لیے ہوئے چلے جاتے تہے اور سب اوسکے یار جامہ دیبا پہن رہے تہے بعد ازان حضرت عمر رض اسی سال مین حج کو تشریف لے گئے اور جبلہ نے بہی حضرت عمر کے ساتہہ حج کیا ایسا اتفاق ہوا کہ جبلہ طواف کر رہا تہا کوئی شخص قوم قزارہ کا جبلہ کے کپڑے کو چہو کر نکلا جبلہ نے ایک گہونسا اوسکی ناک پر ایسا مارا کہ ناک اوسکی بیٹہہ گئی — وہ فزاری حضرت عمر رض کے پاس فریادی ہوکر آیا — حضرت عمر رض نے جبلہ کی طلبی کی اور کہا کہ فدیہ دے اپنی جان کا والا نہ حکم کرتا ہون کہ وہ بہی گہونسا ایسا ہی تیرے مارے — جبلہ نے کہا کہ یہہ کیونکر ہو سکتا ہے مین بادشاہ ہون یہہ ایک بازاری آدمی ہے — حضرت عمر رض نے ارشاد کیا کہ اسلام نے تم دونو کو برابر اور مساوی کیا ہے درمیان حد کے یہہ نہیں ہو سکتا کہ بادشاہ پر حد جاری نہو اور بازاری پر ہو جبلہ نے کہا کہ مین تو یہہ خیال کرتا تہا کہ مسلمان ہوکر میری عزت زیادہ ہو جاویگی زمانہ

زمانہ جاہلیت سے — حضرت عمر رض نے جواب دیا کہ یہہ بات جانے دو ایسی نہ سوچو — جبلہ نے کہا کہ مین نصارا سے ہوجاتا ہون — حضرت عمر رض نے فرمایا کہ اگر تو نصارا سے ہوجاویگا تو مین تیسرا سر اوڑا دونگا جبلہ نے کہا کہ آج رات میری انتظار کیجے چنانچہ جب رات آئی جبلہ اپنے سوار اور گھوڑے اور گاڑی لدوا کر ملک شام کو چلدیا اور دہانسے قسطنطنیہ مین گیا اور اسوار اوسکے پانسو آدمی اوسکی قوم کے ہمراہ ہوگئے وہ سب لوگ بھی نصارا سے ہوگئے — ہرقل کو بہت خوشی ہوئی اوسنے بہت اکرام اور اعزاز اونکا کیا مگر پھر جبلہ کو ندامت ہوئی اپنی فعل پر اور یہہ شعر کہے جنکا ترجمہ یہہ ہے (نصارا سے ہوگئے اشراف شرمندگی ایک گھونسیکی سے اور حالانکہ نہا اوسمین کچھہ ضرر اگر مین صبر کرتا — حفاظت کی مینی اپنے اوس گھونسے سے بسبب شان اور نخوت کے اور حالانکہ بدلا مینے اچھی آنکھہ کو کانی آنکھہ سے — کاشکے میری مان نہ جتی مجکو — اور کاشکے رجوع کرتا مین طرف قول عمر رض کی) — بعد ازان ایک قاصد حضرت عمر رض کا جو ہرقل کے پاس گیا اوسنے دیکھا کہ جبلہ بہت چین سے نعمت مین ہے اوسکے ہاتھہ جبلہ نے پانسو دینار حسان بن ثابت انصاری کے ورسطے بھجوائے وہ دینار حضرت عمر رض نے اوسکے پاس بھجوادئے حسان ابن ثابت نے اوسکی مدح مین کئی شعر کہے ہین جنکا ترجمہ کچھہ ضرور نہین

اب شروع ہوا سترواں سال ہجری نبوی ص کا

درمیان اس سال کے شہر کوفہ کے تخطیط کے گئے یعنے بنیاد پڑی اور حضرت سعد رض نے آکر چھاونی وہان ڈالی — اور اسی سال مین حضرت عمر رض نے ع

۴۹۰ باندہا اور بیس روز مکہ مین قیام کیا اور مسجد حرام کو وسیع کیا اور جن لوگون نے
اوسے بیعت نہ کی تہی اون کے گہر فروخت کرکے قیمت اوسکی بیت المال مین
داخل کی — اور ام کلثوم بیٹے علی اور فاطمہ کے سے نکاح کیا — اور اسی سال مین
مغیرہ ابن شعبہ پر جو واردات گذری — اوسکا حال یہہ ہے کہ مغیرہ کو حضرت
عمر رض نے بصرہ کا حاکم مقرر کردیا تہا — اور جس مکان مین مغیرہ رہتا تہا اوسمین
ایک کہڑکی تہی اوسکے مقابل ایک دوسرے مکان مین بہی کہڑکی تہی مغیرہ اپنی
کہڑکی مین بیٹہا ہوا تہا مگر وہ بند تہی اور دوسری کہڑکی مین ابو بکرہ غلام نبی رض
اور ایک برائی اوس غلام کا مادر زاد مسمی زیاد — اور نافع ابن کلدہ — اور
شبل بن معبد یہہ چار شخص بیٹہے ہوئے تہے بسبب چلنے ہوا کے وہ کہڑکی کا ایک
کواڑ کہل گیا ان چارون نے مغیرہ کو دیکہا کہ وہ ام جمیل بیٹے ارقم سے جو قبیلہ عامر
ابن صعصعہ کے تہے جماع کررہا ہے — اون چارون مردون نے یہہ لکہکر حضرت
عمر رض کو خبر دی اونہون نے مغیرہ کو معزول کیا اور ابا موسی الاشعری کو بصرہ
کا والی کیا اور گواہون کو طلب کیا جب وہ گواہ دربار حضرت عمر رض کے مین
حاضر ہوئے ابو بکرہ — نافع — شبل ان تینون نے مغیرہ پر زنا کرنی کی
گواہی دی مگر زیاد بن ابیہ نے اچہی صاف گواہی نہ دی — حضرت عمر رض
نے قبل گواہی دینے زیاد کے یہہ فرمادیا تہا کہ ایک آدمی سے مجکو امید
ہے کہ بسبب اوسکے ایک صحابی رسول اللہ ص کا جان سے شاید بچ جاوے
— اسلئے زیاد نے یہہ گواہی دی کہ میںنے اوسکو دونو ٹانگون مین عورت کی
بیٹہے ہوئے دیکہا اور اوس عورت کے دونو پیر اوپر کو ایسے اٹہے ہوئے
تہے جیسے دو کان گدہے کے کہڑے رہتے ہین اور اسکا سانس بہی چڑہ رہا تہا
اور چوتڑ اوٹہہ رہے تہے ذکر کہڑا تہا اور سوار اسکے مین نہین جانتا حضرت عمر

عمر رض نے فرمایا کہ تو نے اسطرح بھی دیکھا جیسے سلائی سرمہ دانی مین جاتی ہے
اوسنے کہا نہین — پھر پوچھا کہ عورت کو پہچانتا ہے اوسنے کہا نہین لیکن ایسی
ہی عورت تھی جیسے یہہ حاضر ہے یہہ اظہار حضرت عمر رض نے سُنکر اون تین
گواہون کے حقین یہہ حکم دیا جنہون نے زنا کی گواہی دی تھی کہ اون پر حد قذف
کی جاری کی جائے — زیاد بھائی ابی بکرۃ کا مادرزاد تھا اوسنے پھر زیاد
سے کبھی کلام نہ کی کیونکہ اوسپر حد قذف اوسکے اظہار سے عاید ہوئی تھی
اسی سالمین مسلمانون نے اہواز کو فتح کیا اس ملک پر
ہرمزان مستولی ہورہا تھا یہہ شخص امرا کبار فارس سے تھا پھر مسلمانون نے
رام ہرمز اور نستر فتح کیا اور ہرمزان قلعہ مین محصور ہوگیا مسلمانون نے
اوسکا بھی محاصرہ کیا یہانتک کہ اوسنے کہا کہ مین صلح چاہتا ہون جسطرح سے
حضرت عمر رض ارشاد کرین گے چنانچہ مسلمانون نے اوسکو حضرت عمر رض
کے پاس بھیجدیا ہمراہ اوسکے اونہین مین سے انس بن مالک اور احنف بن قیس
بھی گئے جب یہہ لوگ مدینہ منورہ مین پہنچے اپنے لباس دیبا مذہب کے تن پر
آراستہ کئے اور سر پر اپنے تاج جو مرصع یاقوت اور جواہر سے تھا حضرت
عمر رض نے اور مسلمانون کے دکھلانے کو رکھا اور پوچھا کہ حضرت عمر رض کہان
ہین اونکو ڈھونڈھا وہ نہ ملے جب لوگون سے پوچھا انہون نے کہا کہ مسجد مین
ہون گے وہ مسجد مین آئے دیکھا کہ حضرت عمر رض سوتے ہین — دراز بیرے
بٹھ گئے — ہرمزان نے حضرت عمر رض کو سوتے ہوئے دیکھکر کہا کہ کہان ہے
وہ عمر لوگون نے کہا کہ یہہ ہین اوسنے کہا کہ نگہبان اور دربان اوسکے کہان ہے
لوگون نے کہا کہ انکے نہ کوئی دربان نہ کوئی محافظ بسبب اینکہ — اوسی
حضرت عمر رض کی بھی آنکھ کھل گئی آپنے ہرمزان کو دیکھا ارشاد کیا کہ صدہے

خلافت عمر ابن الخطاب رض کی

۳۹۲ اوس خدا کو جسنے ذلیل کیا بسبب اسلام کے اس جبیون کو پہر حکم کیا کہ اسکا لباس اوتار لو چنانچہ اوسکا لباس سب اوتارا گیا اور موٹے کپڑے اوسکو پہنے کو ملے — حضرت عمر رض نے اسی مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ کیسا حال دیکہا تو نے انجام خدا کا اور انجام خدا کے کام کا — ہرمزان نے کہا کہ ہم لوگ زمانہ جاہلیت مین جبکہ میدان کروایا خدا نے تمکو تم پر غالب کیا اسی نہج کے — بڑی دیر تک اسپین کلام رہے — ہرمزان نے پانی واسطے پینے کے مانگا پانی پیکر — پہر ہرمزان بولا کہ مجکو یہہ خوف ہے ایسا نہو پانی پیتے ہی پیتے تو مجکو قتل کر ڈالے — حضرت عمر رض نے ارشاد کیا کہ کچہہ خوف نکر جب تک کہ تو پانی نہ پی لے گا قتل نہ کرونگا جب ہرمزان نے یہہ عہد کر لیا فوراً پانی کا برتن ہاتہہ مین لیکر زمین پر ڈالدیا وہ پیالہ ٹوٹ گیا حضرت عمر رض نے اوسکے قتل کرنیکا ارادہ کیا — صحابہ نے عرض کی کہ آپ فرما چکے ہین کہ جب تک تو پانی نہ پی لیوے گا تجکو کچہہ خوف نہین اور یہ معنے امن کے ہین خلاف عہد نکیجی کیونکہ اسنے ابہی پانی نہین پیا ہے آخرکار یہہ ہوا کہ ہرمزان مسلمان ہوگیا اور حضرت عمر رض نے اوسکے واسطے دو ہزار دینار مقرر کئے درمیان سال اٹہارہ ہجری کے درمیان مدینہ اور حجاز کے بڑا قحط پڑا انتہا مگر حسن سعی اور تدبیر حضرت عمر رض کی بہت کام آئی کیونکہ حضرت عمر رض نے تمام اطراف مین لکہہ بہیجا کہ مدینہ مین چونکہ قحط بہت شدت سے ہے تم لوگ ہمارے مدد جو کچہہ ہوسکے کرو چنانچہ ابو عبیدہ ملک شام سے چار ہزار اونٹ اناج کے لائے حضرت عمر رض نے وہ سب اناج مسلمانون مین تقسیم کر دیا یہانتک کہ مدینہ مین گونہ ارزانی ہوگئی — مگر جبکہ قحط نے بہت ہی لوگون کو ستایا اوسوقت حضرت عمر رض اپنے ہمراہ حضرت عباس رض کو لیکر شہر کے باہر نکلے اور نماز استسقا کی ادا کی حضرت عباس نے دعا استسقا کی چاہی تہی وہ ایسے مستجاب ہوئی

خلافت عمر ابن الخطاب رض کی

مستجاب ہوئی کہ مراجعت نہ کرنے پائے تھے کہ بادل آپہنچے اور مینہ برسنے لگا اوسوقت لوگون کا یہہ حال تہا کہ حضرت عباس رض کے دامن سبب برکت اور منیت کے چھوتے تہے اور آنکھون کے لگاتے تہے

اور درمیان اسی سال یعنے سنہ ۱۸ اٹہارہ ہجری کے ایک وبا جسکو طاعون عمورس کہتے ہین ملک شام مین ظاہر ہوئے — اسی وبا مین ابوعبیدہ بن الجراح جسکا نام عامر بن عبد اللہ بن الجراح الفہری ہے فوت ہوئے صحابی یہی ایک اون دس اصحابون مین سے ہے جو عشرہ مبشرہ کہلاتے ہین — اوسکی وفات کے بعد معاذ ابن جبل انصاری اونکا خلیفہ مقرر ہوا وہ بہی اوسی وبا مین راہی ملک بقا ہوئے — اونکے بعد عمرو بن العاص اوسکا خلیفہ ہوا اس وبا مین پندرہ ہزار آدمی فوت ہوئے یہہ وبا ایک مہینے کامل رہی اسی سبب سے دشمن مسلمانون کے اون کے ملکون پر طمع کرنے لگے تہے — پہر بصرہ مین بہی وبا جسطرح یہان پہیل رہی تہی پہیل گئی — اسی سالمین حضرت عمر رض ملک شام کو تشریف لیگئے اور جتنے آدمی وہان مرگئے تہے اونکی میراث تقسیم کرکے ماہ ذیقعدہ مین مراجعت کی

اب شروع ہوا سنہ ۱۹ انیس اور بیس ۲۰ ہجری

درمیان اس سال کے مصر اور اسکندریہ عمرو بن العاص — اور زبیر بن العوام کی معرفت فتح ہوا — یہہ دونو شخص درمیان شہر عین شمس کے جو کہ قریب مطریہ کے ہے اوترے تہے اور اسمین اون مخالفین کے گروہ اکٹہے تہے چنانچہ وہ فتح کیا — اور عمرو بن العاص نے ابرہہ بن الصباح کو قرار کیطرف

۳۹۴ روانہ کیا اور اپنا خیمہ اوس مقام پر کیا جو بالفعل جامع عمرو درمیان مصر کے کہلاتا ہے
— اور مصر مین نشان کرکے اپنے خیمہ کی جائے ایک بازار بنایا جو جامع عمرو بن العاص
مشہور ہے — پہر اسکندریہ کی طرف متوجہ ہوا اوسکو بہی بعد جنگ وجدل کے بزور
فتح کیا اور اسی سال یعنے سنہ ۲۰ بیس ہجری مین بلال ابن
رباح موذن رسول اللہ ص کا فوت ہوا یہہ شخص غلام تہا حضرت ابی بکر صدیق
رض کا — اور اسکے والدہ کا نام حامہ تہا یہہ شخص اون لوگون مین سے ہے جو حبشہ
مین پیدا ہوئے — اوسنے بعد مسلمان ہونے ابو بکر صدیق رض کے اسلام اختیار کیا تہا
— اور بعد انتقال سرور کاینات کے پہر اوسنے اذان نہین کی بلکہ ابو بکر
صدیق رض سے اوسنے سوال کیا تہا کہ مجکو جہاد کا حکم دیجے ابو بکر صدیق رض نے
فرمایا کہ تو میرے پاس قیام کر چنانچہ تا خلافت حضرت عمر رض مقیم رہا —
بعد خلافت حضرت عمر کے اوسنے کہا کہ مجکو جہاد کا حکم دیجے چنانچہ دمشق مین
اگر تا وفات اقامت اختیار کی اور باب صغیر کے پاس مدفون ہوا

اب شروع ہوا اکیسوان سال ہجری نبوی ص کا

اس سالمین جنگ نہاوند ہمراہ عجمیون کے واقع ہوئی تہی عجمی لوگون کے ڈیڑہ
لاکہہ آدمی بکے جمعیت کے ساتہہ تہے اور سپہ سالار اونکا فیروزان تہا — بعد
وقوع جنگہاے شدید کے درمیان عجمیون اور مسلمانون کے یہہ ہوا کہ مسلمانون نے
عجمیون کو شکست دی اور قتل کیا اور سپہ سالار لشکر اہل عجم کا فیروزان بہاگ نکلا
جبکہ وہ ثنیۃ الہمدان مین جو کہ ایک گہاٹی ہے درمیان پہاڑ کے ہے پہنچا خچر بہرے
ہوئے شہید کے سامنے سے آتے دیکہہ کر طاقت گذرنے کی نہ پاکر لا چار گہوڑے

گھوڑے پر سے اُتر کے پیدل پہاڑ مین بہاگ گیا — لیکن قعقاع نے پیادہ پا اوسکا تعاقب کیا اور قتل کرکے چھوڑا — اوس روز مسلمانون نے یہہ کہا کہ اللہ تعالے اپنے مخالفون کو شہد سے ہی مارتا ہے اور اسی سال مین دینور اور حمیرہ اور ہمدان — اور اصفہان فتح ہوئے — اور اسی سال مین خالد بن ولید فوت ہوا مگر اوسکے موضع قبر مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین حمص مین مدفون ہوا — بعضے کہتے مدینہ مین

۲۲
اب شروع ہوا بائیسوان سال ہجری نبوی ص کا

اس سال مین آذربیجان اور — رے اور جرجان — اور قزوین — اور زنجان — اور طبرستان یہہ ملک فتح ہوئے — اور اسی سال مین عمرو بن العاص شہر برقہ پر گیا وہان کے باشندون نے جزیہ دینے پر صلح کرلی — پہر طرابلس کی طرف جو غرب مین ہے وہان گیا اوسکا محاصرہ کیا اور فتح اوسکو بزور شمشیر کیا — اور اسی سال مین احنف بن قیس نے ملک خراسان پر جنگ کی اور یزدگرد لڑا اور ہرات بزور شمشیر مسلمانون کے قبضہ مین آئے — پہر طرف مرورود کے گیا یزدگرد نے ترکستان کے بادشاہ کو اور بادشاہ صغد و بادشاہ چین کو واسطے اپنی مدت کے لکھا — اور شکست پاکر یزدگرد تن تنہا جان بچاکر بہاگ گیا اوسکے لشکر نے جتنا اوسکا خزانہ تہا سب لوٹ لیا اور یزدگرد مع ترکیون کے چند آدمی ہمراہ لیکر فرغانہ مین تا زیست اپنے مقیم رہا اور لشکر اوسکا جہان جہان تہا وہین رہا اور مسلمانون سے سب نے صلح کرلی — اور اسی سال مین ابی بن کعب بن قیس جو اولاد ملک بن النجار سے ہے فوت ہوا اسکی کنیت ابا منذر تہی یہہ ایک کاتب وحی رسول خدا ص کا تہا جسکو رسول خدا صلے

ذکر حضرت عمر ابن الخطاب رض کے شہید ہونیکا

۳۹۶ پہلے ارشاد کیا تھا کہ اے ابی میرے بعد میری اُمت کو تعلیم دینا وہ سن تیئیس ۲۳ ہجری مین
درمیان خلافت حضرت عثمان رض کے فوت ہوا

اب شروع ہوا تیئیسوان ۲۳ سال ہجری نبوی ص کا

بیان حضرت عمر ابن الخطاب رض کی شہید ہونیکا

واضح ہو کہ درمیان اسی سال کے ابو لولو نے جسکو فیروز بھی کہتے ہین حضرت عمر ابن
الخطاب رض کے درمیان نماز فجر کے پہلو مین زہر ناک خنجر مارا یہہ واقعہ چھٹی تاریخ ماہ
ذالحجہ کو درمیان سال مذکور کے ہوا چنانچہ ہفتہ کے روز ذالحجہ کی سلخ کو وفات پائی
اور روز یکشنبہ سنہ ۲۴ مین مدفون ہوئے — انہون نے کل دس برس چھہ مہینے آٹھہ دن
خلافت کی قرار دنکی پاس پیغمبر خدا اور ابو بکر صدیق رض کے ہے — بروقت وفات
کے حضرت عمر رض خلافت کے باب مین یہہ ارشاد کر گئے تھے کہ حضرت علی رض —
اور عثمان — اور طلحہ — اور زبیر — اور سعد — جس سے راضی ہون وہ شخص
امیر المومنین مقرر ہو — چنانچہ حضرت علی نے عبد الرحمن بن عوف سے درباب
خلیفہ ہونے کے کہا اونسے انکار کیا — حلیہ حضرت عمر رض کا یہہ ہے کہ لمبا قد سفید
رنگ — شروع سر پر بال نہ تھے عمر بچپن برسکی پائی — بعضے کہتے ہین ساٹھہ
برسکی — اور بعضے ترسٹھہ برسکی بتلاتے ہین — اور فضیلت اور زہد اور
عدالت اور شفقت مین تمام مسلمانون پر حظ وافی رکھتے تھے — چنانچہ ایک روز
کا حال ہے کہ عمر رض عبد الرحمن بن عوف کے پاس تشریف لائے اور وہ اپنے
گھر مین نماز پڑھ رہے تھے — عبد الرحمن نے کہا کہ اے امیر المومنین آج رات کو

بیان حضرت عمر ابن الخطاب رض کے شہید ہونیکا

رات کو اسوقت آیکا کیا سبب ہے آپ نے ارشاد کیا کہ چند مسافر بازار مین اترے ہوئے ہین مجکو یہہ خوف ہے کہ وہ تجھ کے چوراونکا مال نہ چورا کر لیجا ہین تو بھی میرے ساتھہ چل تاکہ ہم تمکو نگہبانی کرین چنانچہ دونو بازار مین آئے اور ایک طرف کو زمین پر بیٹھے باتین کر رہے تھے اونکے مال کی محافظت فرماتے رہے — اور حضرت عمر رض ہی کا نام اول امیر المومنین رکھا گیا ہے اور اولاً اسی شخص نے تاریخ نکالی — اور سن ہجری کی تاریخ اسی نے مقرر کی اور رات کی نگہبانی بھی حضرت عمر رض ہی نکالی — اور مہات اولاد کی بیع کی اونہون نے ممانعت کی — اور نماز جنازہ لوگون کو چار تکبیرین پڑہنے اونہون نے سکھلائین قبل اونکے چار یا پانچ یا چھہ تکبیر کہتے تھے اور امامت سے تراویح کے پڑہنے کا حکم بھی درمیان رمضان مبارک کے انہون نے دیکر تمام اطراف و بلاد مین جاری کروایا — اور اول ہی اول درّہ بھی اونہون ہی نے اٹھایا اور درّہ سے لوگون مارا — اور دیوانات کی تدوین کی — اور ایک دفعہ بارہ پیوند زن کا پیجامہ پہن کر خطبہ پڑہا اور ایک دفعہ درمیان کسی حج کے جب صحبان پر گذری جو کہ درمیان حضرموت کے طرف مکہ کے ایک موضع واقع وہان جاکر لا الٰہ الا اللہ کہہ کر یہہ فرمایا کہ دنیا ہے اللہ جسکو چاہے اس جنگل مین درمیان ایک زمانہ کے اونٹ خطاب کے مین چرایا کرتا تھا جب مین کوئی قصور کرتا تھا وہ مجکو ڈرایا کرتا تھا اور مارا کرتا تھا اب مینے وہ رتبہ پایا کہ ایسا کسیکو میسر نہین ہوا میرے اور خدا کے درمیان اب کوئی نہین رہا واسطے — اور فضایل ان کے اتنے ہین کہ شمار باہر ہین

اب شروع ہوا چوبیسوان سال ہجری نبوی ص کا

بیان حضرت عمر رض کے شہد ہونیکا

۳۹۸ درمیان اس سال کے بعد وفات حضرت عمر رض کے اہل مشورت جمع ہوئے وہ لوگ یہہ تھے — حضرت علی رض — اور حضرت عثمان — اور عبد الرحمان بن عوف رض اور سعد بن ابی وقاص رض اور عبد اللہ ابن عمر رض یہہ اسواسطے کہ حضرت عمر نے بروقت وفات کے یہہ کہدیا تہا کہ میرے بیٹے عبد اللہ کو بہی رائے مین شریک کر لینا گرچہ خلافت مین اوسکا کچہہ حصہ نہین ہے صرف رائے مین شریک رہے الغرض درمیان ان لوگون کے بہت گفتگو رہی یعنے تین دن گذر گئے آخر تنگ ہوکر یہہ تجویز کی کہ اب چوتہا روز گذرنے نہ پاوے امیر المومنین مقرر کر لینا چاہئے اور اگر تم مین کچہہ اختلاف ہو تو جسکو عبد الرحمان خلیفہ کردے اوسکے ہمراہ تم بہی منقاد و تابع ہو جاؤ — یہہ حال سُنکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت عباس رض کے پاس گئے اور کہا کہ خلافت مجسے گئی کیونکہ سعد عبد الرحمن کے مخالفت ہرگز نہ کریگا اسلئے وہ اوسکے چچا کا بیٹا ہے اور عبد الرحمان خسر ہی حضرت عثمان رض کا وہ دونو بہی مختلف نہ ہونگے بہر تقدیر یہی لوگ آپسمین ایک کو دوسرا خلیفہ کر لے گا — حضرت عباس رض نے فرمایا کہ مین آپکے مقدمہ مین نہین بولتا کیونکہ اب آپ مجسے صلاح لینے آئے ہیں قبل وفات رسول اللہ ص کے تمسے نہین کہا تہا کہ باب خلافت مین اسوقت حضرت سے پوچہہ لو کہ خلافت کس سے متعلق رہے گی تو نے انکار کیا اور میرا کہنا نہ مانا بعد ازان جبکہ حضرت عمر رض نے تمکو بہی اہل مشورت مین مقرر کیا اوسوقت بہی مینے کہا تہا کہ تم اونکے صلاح کنندون مین داخل ہو مجکو یقین ہے کہ اس گروہ کو چین نہ آویگا جبتک کہ یہہ خلافت کا امر بیچ سے نہ رفع کردین جب کوئی اور شخص ان پر مسلط ہوگا اوسوقت چین سے بیٹہن گے خدا کی قسم ان کے اوپر ایک شخص ظالم مسلط ہوگا — بعد ازان یہہ ہوا کہ عبد الرحمان نے آدمیونکو جمع کیا آپنے خلافت سے دست بردار ہوکر

بیان حضرت عمر رض کے شہید ہونیکا

ہو کر حضرت علی کو بلایا اور کہا کہ اے علی خدا کے عہد اور وعدہ کو لازم جانکر اوسکی
کتاب یعنی قران اور سنت یعنے حدیث رسول اللہ پر عمل کرنا اور دونون خلیفون کی
خصلت پر چلنا حضرت علی نے جواب دیا کہ مجکو بہی یہی امید ہی کہ اپنے علم اور طاقت
کے موافق عمل کرونگا — پہر حضرت عثمان کو بلایا اور اوسنے بہی وہی حال
جو حضرت علی سے بیان کیا تہا سب کہا اور سر اپنا مسجد کی جہت کی طرف اٹہا کر
اور ہاتہہ حضرت عثمان کا پکڑ کر یہہ کہا کہ اے میرے خدا تو دانا اور بینا ہے
میرا گواہ رہ یعنے اپنی گردن کا بوجہہ عثمان کی گردن پر رکہدیا یہہ کہکر بیعت کر لی
— اوسوقت حضرت علی نے ارشاد کیا کہ یہہ وہ ہی اول روز ہے جس روز
کہ تمنے بظاہر دکہلانیکو ہمسے ایسی باتین ظاہر کی تہین — قسم ہے خدا کی حضرت
عثمان کو تونے اسواسطے والی کیا ہے کہ تاکہ خلافت تیری طرف عاید ہو اور
اللہ تعالے ہر روز جو چاہتا ہے سو کرتا ہے — عبدالرحمن کہنے لگا کہ اے علی تو
اپنے نفس پر کچہہ حجتہ اور راہ مت ہڑا — اسوقت حضرت علی رض یہہ فرماتے
ہوئے کہ قریب ہے وہ بہی مرجاوے گا چلے گئے — یہہ حال دیکہہ کر مقداد بن الاسود
نے عبدالرحمان سے کہا کہ قسم خدا کی تونے حضرت علی رض کا اونکو حق نہ دیا حالانکہ
یہہ شخص اون لوگونمین سے ہی کہ اس کا حق پورا دینا چاہئے اور اسکا انصاف کرنا
چاہئے تہا — اوسنے جواب دیا کہ اے مقداد مینے بہی بہت کوشش اس امر کی
مسلمانونمین کی لیکن وہ نہ مانین تو کیا کرون — مقداد بولا کہ مجکو بہت تعجب
آتا ہے قریش سے کہ انہون نے ایسے شخصکو منظور نہ کیا مین تو کبہی نہ کہون گا
میرے نزدیک کوئی مرد اسسے بہتر عدل اور علم مین نہین ہے عبدالرحمان نے کہا
کہ اے مقداد خدا سے ڈر ایسا نہ ہو کہ تو کسی فتنہ مین گرفتار ہو جاوے —
پہر حضرت عثمان رض نے جب اپنے اقارب اور رشتہ دارون کو ملکون پر

خلافت حضرت عثمان رض کا .

۱۲ مسلط کیا اسوقت عبدالرحمن بن عوف سے لوگون نے کہا کہ یہہ سب تیری کرتوت ہین اوسنے کہا کہ مین اسی یہہ خیال کرتا تہا لیکن اب مین اس سے کبھی کلام نہ کرونگا چنانچہ عبدالرحمن حضرت عثمان رض کی حیات ہی مین مرگیا ایک دفعہ بیمار پرسی کے لئے حضرت عثمان رض گئے تہے وہ دیوار کی طرف چلا گیا اور اوس سے کلام نہ کئے تاکہ قسم نہ ٹوٹ جاے

بیان خلافت حضرت عثمان رض کا

واضح ہو کہ تیسری تاریخ محرم سنہ ۲۴ ہجری مین حضرت عثمان ابن عفان بن ابی العاص ابن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف سے بیعت لوگون نے کی والدہ ماجدہ انکی کا نام اروی بنت کریز بن ربیعہ ہے ۔ جبکہ بیعت انسے لوگون نے کی اوس وقت حضرت عثمان رض منبر پر چڑہے اور خطبہ پڑہا پہلے حمد اللہ کی کی اور پہر کلمہ شہادت ادا کیا بعدہٗ نیند ہوگئے اور پہر یہہ کہا کہ اول ہر شبی کا سخت ہوتا ہے اور اگر مین جیتا رہونگا تو بہت خطبہ سنوگے بعد ازان منبر سے نیچے اترے اور جو لوگ حضرت عمر کے وقت مین حاکم تہے انہین کو برس روز تک مقرر رکہا یہہ اسواسطے کہ وہ وصیت کر گئے تہے کہ میرے عاملین کو برس روز تک معزول نکرنا ۔ پہر مغیرۃ ابن شعبہ کو جو حاکم کوفہ کا تہا معزول کیا اور سعد ابن ابی وقاص کو اوسکی جائے مقرر کیا ۔ پہر اوسکو بہی معزول کیا اور ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو جو مادر زاد حضرت عثمان کا بہائی تہا کوفہ کا حاکم کیا

اب شروع ہوا پچیسوان سال ہجری نبوی ص کا ۲۵

خلافت حضرت عثمان رض کا

۴۰۱ اس سالمین ابو ذر غفاری نے جسکا نام جندب بن جنادہ ہے وفات پائی یہہ صحابی شام مین تہا معاویہ کو ہمیشہ بسبب جمع کرنے کے بُرا جانتا تہا اور یہہ آیت پڑہا کرتا تہا

ترجمہ وہ لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا چاندی اور نہین خرچ کرتے اوسکو اللہ کی راہ مین معاویہ نے اس امر کا شکوہ حضرت عثمان کے پاس لکہہ کر بہیجا حضرت عثمان نے اوسکو مدینہ مین بلوایا چنانچہ وہ مدینہ مین ہی لرکر سب لرکون کے سامنے یہی ذکر کرنے لگا اور بہت بُرا کہتا تہا سونے چاندی کے جمع کرنیکو حضرت عثمان نے اوسکو ربذہ مین بہیج دیا کہتے ہین کہ وہ ربذہ ہی مین مرا درمیان سنہ ۳۱ ہجری کے

اب شروع ہوا چھبیسوان سال ہجری نبوی ص کا

درمیان اس سالکی حضرت عثمان ابن عفان نے عمرو بن العاص کو مصر سے معزول کرکے بجاے اوسکے عبداللہ بن سعد بن ابی سرح العامری کو مقرر کیا یہہ شخص رضاعی بہائی حضرت عثمان رض کا تہا اسی شخص کا خون رسول اللہ نے بروز فتح مکہ معظمہ کے ہدر فرمایا تہا لیکن حضرت عثمان نے اوسکی جان بخشی کروادی تہی — اور حضرت عثمان ابن عفان رض کے وقت مین افریقیہ فتح ہوئے — افریقیہ کا متولی عبداللہ بن سعد بن ابی سرح مذکور تہا اوسکے محاصل مین سے پانچوان حصہ حضرت عثمان رض کے پاس بہیجا کرتا تہا — پہر مروان ابن الحکم نے پانچ لاکہہ دینار کو وہ پانچوان حصہ خرید کیا یہہ امر بہی حضرت عثمان رض سے ایسا ہوا تہا کہ بسبب اسکے لوگون کو عداوت ہوگئی تہی — بعد فتح افریقیہ کے حضرت عثمان رض نے عبداللہ بن نافع بن الحصین کو یہہ حکم دیا کہ تو اندلس کی طرف جا چنانچہ اوسنے اوس طرف جاکر جہاد

خلافت حضرت عثمان رض کا

۴۰۲ خود اوسجائے حضرت عثمان رض کی طرف سے نائب ہوکر مقیم ہوا مگر عبداللہ بن سعد مصر کو مراجعت کر آیا

اب شروع ہوا ستائیسوان اور اٹھائیسوان سال ہجری نبوی کا

اسی سالمین حضرت عثمان رض سے معاویہ نے اجازت لڑنے کی سمندر مین حاصل کی تہی جبکہ حضرت عثمان رض نے اوسکو اجازت دی دی اسوقت معاویہ نے ایک لشکر جریرہ قبرس کی طرف روانہ کیا۔ اور عبداللہ ابن سعد بہی مصر سے کوچ کرکے وہان جا پہنچا دونون نے مجتمع ہوکر وہان کے باشندون سے لڑائی کی مگر پہر ساٹھ ہزار دینار سالانہ پر بطور جزیہ کے صلح ہوگئی یہہ صلح بعد قتل اور گرفتار کرنے بہت باشندگان قبرس کے ہوئی تہی

اب شروع ہوا انتیسوان سال ہجری نبوی ص کا

درمیان اس سال کے حضرت عثمان رض نے موسی الاشعری کو شہر بصرہ کی حکومت سے معزول کرکے اپنے بیٹے عبداللہ بن عامر بن کریز کو اوسکی جائے حاکم کردیا پہر ولید بن عقبہ کو کوفہ سے بسبب اسکے کہ اوسنے شراب پیکر حالت نشہ مین فجر کی نماز مسلمانون کو پڑہائی تہی اور دو رکعت کے چار رکعت پڑہ گیا تہا معزول کیا کہتے ہین کہ جب وہ چار رکعت پڑہ کر سلام پہیر کر لوگون سے پوچہنے لگا کہ کیا مینے زیادہ پڑہی ابن مسعود نے کہا کہ ہمیشہ تیرے ہمراہ زیادہ ہی پڑہتے ہین آج کے دن تک وہ شراب پیکر نماز پڑہا کرتا تہا

خلافت حضرت عثمان رض کا

اب شروع ہوا تیسوان سال ہجری نبوی ص کا

اسی سالمین حضرت عثمان رض کو یہہ خبر پہنچی کہ قران کے باب مین لوگونمین بہت اختلاف ہے اہل عراق یہہ کہتے ہین کہ ہمارا قران بہت صحیح ہے اہل شام کے قران سے کیونکہ ہمارا قران ابوموسی اشعری کے قران کی نقل ہے — اور اہل شام یہہ کہتے ہین کہ ہمارا قران بہت صحیح ہے کیونکہ ہمکو مقداد بن الاسود کی معرفت پہنچا اسیطرح پر اور ملکونمین بہی اختلاف تہا — حضرت عثمان رض نے سب صحابہ سے مشورت لیکر یہہ بات ٹہرائی کہ لوگون کو اوس قران شریف کیطرف برانگیختہ کیجی جو کہ درمیان خلافت ابی بکر صدیق کے لکہا گیا تہا اور وہ قران رکہا ہوا درمیان خانہ حفصہ زوجہ نبی ص کی تہا اور جمیع قران جو سوا اوسکے ہین سب جلا دئے جائین چنانچہ ایسا ہی کیا اور اوس قران کی نقلین کروا کے اونٹ بہر کر شہرونمین بہجوا دئے — اور وہ لوگ جو حضرت عثمان رض کے حکم کے بموجب قران شریف کے نسخون کے لکہنے پر مقرر ہوئے تہے یہہ ہین زید بن ثابت — عبداللہ بن زبیر — اور سعید بن العاص اور عبدالرحمان بن الحارث — بن ہشام المخزومی — مگر حضرت عثمان رض نے اُنکو یہہ اجازت دیدی تہی کہ جس کلمہ مین تمکو اختلاف ہو اوسکو قریش کی بولی مین لکہدو کیونکہ قران شریف قریش کی زبان اور اونکے محاورہ کے موافق اوترا ہے اسی سالمین مہر نبی ص کی حضرت عثمان رض کے ہاتہہ سے جاتی رہی تہی وہ مہر چاندی کی تہی اوسمین تین سطرون مین محمد رسول اللہ ص لکہا ہوا تہا پیغمبر خدا ص وہ مہر ان نامون اور خطوط پر کیا کرتے تہے جو بادشاہان اطراف کے نام بہیجے جایا

خلافت حضرت عثمان رض کا

۴۰۴ کرتا ہے بعد ازان حضرت ابوبکر صدیق بہی اوسی سے مُہر کرتے رہے — پہر حضرت عمر رض وہی مہر کرتے رہے — بعد ازان حضرت عثمان رض وہی مُہر کرتے تہے یہانتک کہ درمیان ایک کوئے کے جسکو کوئیر ارسیس کہتے ہین گر پڑے

اب شروع ہوا اکتیسوان سال ہجری نبوی ص کا

بیان ہے ہلاک ہونے یزدگرد بن شہریار بن پرویز کا جو پہلا بادشاہ ملک فارس کا تہا اسی سالمین یزدگرد ہلاک ہوا مگر اوسکے ہلاک ہونے کی صورت مین اختلاف ہی بعضے یہہ کہتے ہین کہ وہ مرو مین جاکر اوترا تہا وہان کے باشندون نے اوسپر غلبہ پاکر مار ڈالا — اور بعضے کہتے ہین کہ اہل ترک اوسے باغی ہوگئے تہے اونہون نے اوسکے مصاحبون کو مار ڈالا اور یزدگرد اکیلا بچ نکلا تہا وہ بہاگ پر ایک چکی رہٹ کے گہر مین جا گہسا اوس چکی رہٹ نے اوسے مار ڈالا اور فارسی لوگ ہی اوسکے تعاقب مین تہے اوسکے پیر پر ڈہونڈتے ہوئے اوسی چکی رہٹ کے گہر تک کہوج لیتے ہوئے جا پہنچے جب اونسنے اقرار کیا کہ مینے اوسکو مار ڈالا ہے اونہون نے اوسکو بہی مار ڈالا اور اسی سالمین اہل خراسان نے بغاوت اختیار کرکے ایک گروہ عظیم واسطے پرخاش کے جمع کیا تہا مسلمان لوگ پہر وہان گئے دوسری دفعہ خراسان فتح کیا یہہ معاملہ بہی حضرت عثمان ہی کے وقت مین ہوا — اور اسی سالمین ابوسفیان بن حرب بن امیہ ابو معاویہ نے وفات پائی

اب شروع ہوا بتیسوان سال ہجری نبوی ص کا

خلافت حضرت عثمان رض

۴۰۵ درمیان اسی سال کے عبداللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمخ جو اولاد مدرکہ بن الیاس بن مضر سے ہے فوت ہوا — وہ مدرکہ کے پشت ہونے سے رسول اللہ کے ساتھ مجتمع ہے نسب مین — اور بعضی روایت مین یہہ بھی آیا ہے کہ عبداللہ بن مسعود مذکور ایک صحابی عشرہ مبشرہ مین سے ہے جنکے واسطے رسول خدا نے جنت کی گواہی دی تھی — اور یہہ بھی روایت کی گئی ہے کہ حضرت نے اون دس مین سے ابوعبیدہ بن الجراح کو خارج کرکے عبداللہ مذکور کو اوسکی جائے عوض اوسکی مقرر کیا ہے یہہ شخص جلیل القدر عظیم الشان صحابی ہے اور ایک قرآر مین سے بھی ہے

اب شروع ہوا انتیسوان سال ہجری نبوی ص کا ۳۳

درمیان اس سالکے ایک گروہ اہل کوفہ نے در باب حضرت عثمان رض کے بدکلام کرنے شروع کئے کہ عثمان رض نے بہت لوگون کو اپنے کنبے اور اقربا دن سے ملکون کے عامل مقرر کردئے ہین اور حالانکہ وہ لوگ صلاحیت حکومت کی نہین رکھتے — چنانچہ سعید ابن العاص والی کوفہ نے حضرت عثمان کو یہہ حال لکھہ بھیجا حضرت عثمان رض نے یہہ حکم صادر فرمایا کہ جن جن لوگون نے یہہ بات نکالی ہے اونکو معاویہ کے پاس ملک شام مین بھیجدو اوسنے فوراً تعمیل حکم کی — اون لوگون مین الحارث بن مالک جو اشتر النخعی معروف ہے اور ثابت ابن قیس النخعی — اور جمیل ابن زیاد — اور زید بن صوحان العبدی — اور جاریہ اوسکا صعصعہ — اور کمیل ابن زیاد — اور عروہ بن الجعد اور عمرو بن الحمق یہہ لوگ تھے جب یہہ لوگ حضرت معاویہ کے پاس گئے اونسے بہت بحث رہا آخر کش معاویہ نے ان کو ڈرایا اور کہا کہ تم ڈرتے نہین ایسا نہ ہو کہ کوئی فتنہ فساد برپا ہوا اونہون نے کہا کہ معاویہ کے داڑھی

خلافت حضرت عثمان رض

۴۰۶ پکڑلی معاویہ نے اس حرکت ناشایستہ کی خبر حضرت عثمان رضہ کو کر بھیجی — حضرت عثمان رض نے درجواب اوسکے یہہ لکھا کہ ان لوگون کو سعید بن العاص کے پاس بھیجدو — چنانچہ معاویہ نے سعید کے پاس بھیجدئے اونہون نے اوسی طرح سے حضرت عثمان رض کے بابت کلام کرنے شروع کئے اور اہل کوفہ بھی اونکے ہمراہ ہوگئے

اب شروع ہوا چونتیسوان سال ہجری نبوی ص کا ۳۴

اسی سال امین سعید حضرت عثمان رض کے پاس آکر اون سے سب حال جو کچھ کہ اہل کوفہ نے اوسکے ساتھہ کیا تھا بیان کیا کہ وہ لوگ یہہ چاہتے تھے کہ ابو موسی اشعری ہمارا سردار ہو اسلئے حضرت عثمان رض نے ابو موسی اشعری کو کوفہ کا حاکم مقرر کردیا — ابو موسی نے کوفیون کو خطبہ پڑہ کر سنایا اور حکم کیا کہ عثمان رض کی اطاعت کرو یہنے منظور کیا — مگر تمام صحابہ مین اختلاف رائے کا ہوگیا چنانچہ بعضون نے بعضون کو یہہ لکھا کہ ہمارا ارادہ جہاد کا ہے تم ہمارے پاس آؤ اور شکوہ آمیز نے حضرت عثمان رض کا تہیہ کیا اور کوئی صحابی اونکا مانع نہوا وے لوگ جو حضرت عثمان رض کے ثنا کی تھے یہہ ہین زید بن ثابت — اور ابو اسید الساعدی اور کعب بن مالک اور حسان بن ثابت اور سبب لوگون کے دشمن ہوجانے کا یہہ تھا کہ حضرت عثمان رض نے حکم ابن العاص کو جسکو پیغمبر خدا نے جلاوطن کردیا تھا اور دونون خلیفون کے وقت تک وہ نکالا ہوا رہا اوسکو بلالیا تھا اور ایک سبب یہہ تھا کہ انہون نے مروان بن الحکم کو پانچوان حصہ محصول افریقہ کا جو پانچ لاکھہ دینار سالیانہ کی آمدنی تھی دیدئے تھے اسی باب مین عبد الرحمن کندی نے چند شعر کہے ہین جنکا مضمون یہہ ہے (کہ قسم ہے خدا کی کوئی امر خدا تعالے نے نہوا اور بجا یدہ نہین بنایا

خلافت حضرت عثمان رض

نبایا مگر تو نے ہمارے واسطے ایک فتنہ پیدا کیا ہے تاکہ ہمارے اور تیرے آوسین آزمایش کیجائے — کیونکہ دو خلیفہ اول جو گذرے وہ ایک منار طریق ہدایت کا بنا گئے تھے اور کبھی اونہون نے کوئی ایک درہم بھی فریب سے نہین لیا اور کوئی درہم اپنی خواہش نفس مین صرف نہین کیا تو نے ایک یعین کو اپنا قرب عطا کرکے خلاف سنت گذشتہ کے راہ اختیار کی اور مردان کو پانچوان حصہ جو حق العباد تہا لوگون پر ظلم کرکے دیا اور اپنا کنبہ پالا (قول مترجم) ان اشعار کو تذکرہ شعرا عرب مین بمعنے لکہا ہے) اور ایک سبب یہہ بہی تہا کہ باغ فدک جو میراث بیوی فاطمہ رض کے تہا وہ مروان نے چھین لیا تہا یہہ ایک باغ رسول اللہ کا تہا اوسکو جناب فاطمہ نے رسول اللہ ص سے میراث مین پایا تہا — ابوبکر رض نے روایت کی رسول اللہ ص سے کہ فرماتے ہین پیغمبر خدا ص کہ ہم گروہ ہین انبیا کے جو ہم چھوڑین اوسکا کوئی وارث نہین بلکہ وہ بیت المال کا حق ہے یعنے صدقہ ہے — وہ باغ فدک مروان کے قبضہ مین اور اوسکے بعد اوسکی اولاد کے تصرف مین جبتک کہ عمر بن عبد العزیز حاکم ہوا رہا کیونکہ اوسنے اوسکے اہل و عیال سے چھین کر پھر بیت المال مین ملا لیا تہا — درمیان اسی سال کے مقداد بن الاسود بہی فوت ہوا یہہ شخص بیٹا عمرو بن ثعلب کا ہے مگر نسبت کیا جاتا ہے طرف اسود بن عبد یغوث کے کیونکہ اسود مذکور نے ایام جاہلیت مین اسکو اپنا بیٹا کر لیا تہا اسواسطے مقداد بن الاسود مشہور ہوگیا جبکہ یہہ آیت نازل ہوئی کہ ادعوہم لآبائہم یعنے پکارو آدمیون کو اونکے باپ کے نام سے — اسوقت سے مقداد بن عمر کہنے لگے تہے — اور جنگ بدر مین سوار اسکے اور کوئی گہوڑے پر سوار نہ تہا بموجب ایک روایت کے اور ہمراہ رسول اللہ کے اسنے بہت مشاہدہ کیا ہے عمر اوسکی ستر برس کی تہی

خلافت حضرت عثمان رض

۴۰۸ ۳۵

اب شروع ہوا پینتیسوان سال ہجری نبوی صم کا

درمیان اس سال کے ایک گروہ ملک مصر سے آیا تہا کہتے ہین کہ ایک ہزار آدمی کی جمعیت تہی بعضے کہتے ہین کہ سات سو تہے بعضے پانسو بیان کرتے ہین — اور اسطرح سے ایک گروہ کوفہ سے — اور اسطرح ایک گروہ بصرہ سے آیا — مصر کے لوگ جو آئے تہے اونکی خواہش یہہ تہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مسند خلافت پر بٹہلانا چاہئے اور کوفی یہہ چاہتے تہے کہ حضرت زبیر کو رض کو خلیفہ بنا دین — اور بصرے والے یہہ آرزو رکہتے تہے کہ طلحہ کو امیر المومنین قرار دین — اپنی اپنی خواہشین لیکر داخل مدینہ ہوئے جبکہ پہلا جمعہ اون لوگون کے داخل ہونیکے روز سے آیا — تو حضرت عثمان باہر گہر سے تشریف لائے اور سراہ لوگونکی نماز پڑہی بعد فراغت نماز منبر پر تشریف لیجا کر خطبہ سنایا اور ان گروہون سے مخاطب ہوکر جو باہر کے آئے ہوئے تہے یہہ ارشاد کیا کہ تم لوگ اسنو کہ اللہ ہی جانتا ہے اور باشندگان مدینہ بہی واقف ہین کہ تم لوگون کو پیغمبر خدا صم نے لعنت کی ہے — چنانچہ محمد بن مسلمہ الانصاری کہڑا ہوا اور اوسنے کہا کہ میں گواہی دیتا ہون اسبات کی واقعی یہہ لوگ ملعون ہین یہہ سنتے ہی اون لوگون نے حملہ کیا اوسکو جوش آیا چنانچہ اونہون نے آدمیون کے پتہر مارنے شروع کئے حضرت عثمان رض کو لوگون نے مسجد سے اونکے گہر پہنچایا کیونکہ ایک پتہر حضرت عثمان رض کے بہی ایسا سخت آکر لگا کہ منبر پر بیہوش ہوکر گر پڑے اونکو لوگون نے اونکے گہر میں پہنچایا — اور ایک جماعت باشندگان مدینہ نے حضرت عثمان رض سے مقابلہ کیا اون لوگون میں سعد بن ابی وقاص — اور حسن بن علی

خلافت حضرت عثمان رض

بن علی بن ابیطالب — اور زید بن ثابت — اور ابو ہریرہ بھی تھے — اس
اثنا مین حضرت عثمان رض نے ایک قاصد کی زبانی اونکے پاس یہہ کہلا کر بھیجا
کہ تم چلے جاؤ چنانچہ وہ مراجعت کر گئے جب یہہ گروہ لوگون کا ٹل گیا اوسوقت
حضرت عثمان رض مسجد مین تشریف لائے اور تین تیس ۳۳ روز تک ہمراہ لوگون کے
نماز پڑھی بعد ازان اونکو مسجد مین بھی آنے کی ممانعت بسبب خوف مفسدین کے
ہوگئی وہ جو سردار مصر کے گروہ کا عاقبی تھا اوسنے امامت کروائی اور
لوگون کے ہمراہ نماز پڑھی — اور باشندگان مدینہ سب اپنے اپنے گھرون
مین بیٹھ رہے — اور حضرت عثمان رض اپنے گھر مین چالیس ۴۰ دن تک بعضے
کہتے ہین پچاس دن تک محصور رہے — بعد ازان حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت
عثمان رض کے پاس آئے اور یہہ صلاح کی کہ لوگ یہہ کہتے ہین کہ
مروان کو عہدہ منشی گری سے موقوف کیجی — اور عبداللہ بن ابی سرح کو مصر
سے معزول فرمائے — حضرت عثمان رض نے مان لیا — حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے لوگون کو سمجھا کر ہٹا دیا اور وہ بات رفت وگذشت ہوگئی — بعد ازان
مروان پاس حضرت عثمان رض کے آیا اوسنے کہا کہ یہہ صلاح نیک نہین ہے —
آخر کار لاچار ہوکر ابن ابی سرح کو مصر سے موقوف کیا — اور محمد بن ابی بکر
صدیق رض حاکم مصر کا مقرر کر کے روانہ فرمایا — اور محمد کے ہمراہ ایک
گروہ مہاجرین اور انصار کا گیا — یہہ لوگ تا ہنوز راہ ہی مین تھے کہ ایک
غلام ناقہ سوار اد ٹنی کدُاتا ہوا چلا آتا دیکھا وہ اونسے راہ مین ملا انہون نے
پوچھا کہ کہان جاتا ہے اوسنے کہا کہ مصر کے حاکم کے پاس جاتا ہون انہون نے
کہا کہ مصر کا حاکم تو یہہ ہے یعنے محمد بن ابی بکر الصدیق — اوسنے جواب دیا کہ نہین
مین دوسرے عامل کے پاس جاتا ہون جو ابن ابی سرح ہے یہہ سُنکر انہون نے

بیان شہید ہونی حضرت عثمان رض کا

۱۰۴ اوسکو پکڑ لیا اور تلاشی لی اوسکے پاس ایک نامہ نکلا اوسپر حضرت عثمان ابن عفان
رض کی مہر تہی اور اوس نامہ مین یہہ لکہا ہوا تہا کہ جسوقت یہہ محمد بن ابی بکر مصر سے اپنے
ہمراہیون کے تیرے پاس آوے اور تجکو کہے کہ تو معزول ہے تو قبول نکرنا اور
کوئی حیلہ کرکے اسکو قتل کرڈالنا اور اوس نامہ پر کچہہ عمل نہ کرنا جو یہہ اپنے ہمراہ لایا ہے
اپنی حکومت کرتا رہہ — یہہ نامہ دیکہہ کر محمد بن ابی بکر مصر سے اپنے ہمراہیون کے جو مہاجرین
اور انصارین سے تہے مدینہ کیطرف مراجعت کرآئے اور سب صحابہ کو جمع کرکے وہ نامہ
دکہلایا — اور حضرت عثمان رض سے بہی اسکا حال پوچہا انہون نے کہا کہ واقعی مہر تو
میری ہے اور مری کاتب کا خط بہی ہے لیکن مینے یہہ لکہنے کو امر نہین کیا چنانچہ اس
امر پر حلف اٹہائی اسوقت اون لوگون نے کہا کہ مروان کو ہمارے سپرد کردو
آپ نے مروان کو بہی سپرد نکیا اس سبب سے اور زیادہ دشمنی اور کینہ لوگون کے
دلون مین چہا گیا اور کوشش اونکے قتل کرنے مین کرنے لگے حضرت علی نے اپنے
بیٹے امام حسن ع کو اور زبیر نے اپنے بیٹے عبداللہ کو اور طلحہ نے اپنے بیٹے محمد کو واسطے
نگہبانی کے کہڑا کردیا اور کہا کہ سبکو اونکے پاس سے ہٹا دو کسیکو اندر گہر مین گھسنے نہ دو
یہہ تینون شخص آدمیون کو روکتے تہے یہانتک کہ حضرت امام حسن ع زخمی بہی ہوگئے
اور خونین رنگے گئے — آخرکار یہہ ہوا کہ وہ لوگ دیوار پر چڑہکر حضرت عثمان رض کے
ہمسایہ کے گہر مین جاکودے اونمین محمد ابن ابی بکر بہی تہے وہان جاکر
اونکو شہید کیا بروقت شہادت کے جناب عثمان رض روزہ سے تہے اور قرآن
شریف کی تلاوت کر رہے تہے یہہ واقعہ جانگداز اٹہارہوین تاریخ ذی حجہ سنہ ۳۵
ہجری مین واقع ہوا انہون نے کل بارہ برس بارہ دن کم خلافت کی اور عمر مین اونکی
اختلاف ہے کہتے ہین کہ پچہتر برس کے تہے — اور بعضے کہتے ہین کہ بیاسی
برس کے اور بعضے کہتے ہین کہ نوے برس کے بعضے اور کچہہ کہتے ہین — اور ہین اون

خلافت حضرت علی رض

روز تک جنازہ پڑا رہا کیونکہ اون لوگون نے گاڑنے نہ دیا بعد ازان حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حکم دیا کہ اسکو دفن کرو — حلیہ حضرت عثمان رض کا یہہ ہے بیچ کے راس کا قد تہا خوبصورت چیچک کے داغ چہرہ پر بڑی ڈاڑہی گندم گون اول داغ پر بال نہ تہے اور ڈاڑہی کو کتروایا کرتے تہے — دو بیٹیون پیغمبر خدا ص سے نکاح کیا تہا اسی واسطے اونکو ذوالنورین کہتے ہین — اور کاتب اونکے پاس مروان ابن الحکم بن العاص اونکے چچا کا بیٹا تہا — اور قاضی اونکا زید ابن ثابت تہا فضایل اونکی یہہ ہین کہ جیش العسرۃ کو بہت اونٹ مال کے انہون نے دئے تہے — اور جب مجاہدین غزوہ تبوک مین بہت بہوکے تہے اوسوقت حضرت عثمان رض نے اناج موافق گذارہ لشکر کے خرید کرکے خچر لدوا کر بہیجے تہے جب وہ سامان پاس پیغمبر خدا ص کے پہنچا تب حضرت نے اپنے ہاتہہ آسمان کی طرف بلند کرکے یہہ دعا فرمائی تہی کہ اے بار خدا مین راضی ہوا عثمان سے تو بہی راضی ہو اوسسے اور شعبی روایت کرتا ہے کہ عثمان رض پیغمبر خدا ص کے پاس اپنے کپڑے اپنے اوپر ڈال کر گئے تہے رسول اللہ ص نے فرمایا کیون نہ حیا کرون مین اوس شخص سے کہ حیا کرتے ہین اوس سے ملایکہ بسبب مقتول ہونے حضرت عثمان رض کے فتنہ و فساد کے دروازہ کہل گئے

بیان اخبار حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا

واضح ہو کہ نام ابو طالب کا عبد مناف ہے یہہ صاحب عبد المطلب کے بیٹے ہین جو رسول اللہ ص کے جد بزرگوار تہے — اور والدہ حضرت علی رض کی فاطمہ بنت اسد ابن ہاشم ہے پس مرتضی علی والدہ کیطرف سے بہی ہاشمی ہین اور اپنی والد کی طرف سے بہی — جس روز کہ حضرت عثمان رض مقتول ہوئے اوسی روز

خلافت حضرت علی رض

۱۲ ۴ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لوگون نے بیعت کی مگر کیفیت بیعت مین اختلاف ہے بعضے یہہ بیان کرتے ہین کہ اصحاب رسول اللہ کے سب جمع ہوکر جنہین طلحہ رض اور زبیر رض بھی تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس آئے اور پوچھنے لگے کہ کسکو خلیفہ مقرر کرین — جناب علی مرتضی رض نے ارشاد کیا کہ میرے سے پوچھنے کی کچھہ حاجت نہین جسکو تم اختیار کروگے مین بھی اوسی سے راضی ہون سب نے یہہ عرض کی کہ ہم سوا سے آپکے کسیکو اختیار نہین کرتے چنانچہ یہہ کلام مکرر سہ کرر کئی دفعہ ہوئے اور بیان کیا کہ آپ ہمارے نزدیک حقدار بھی زیادہ ہین اور سب مین مقدم زیادہ ہین بسبب سبقت ایمان کے اور آپ جیسا کوئی قریب رسول اللہ ص کا بھی نہین غرضیکہ طلحہ بن عبد اللہ نے اولاً جناب امیر سے بیعت کی مگر حضرت طلحہ رض کا چونکہ ہاتھہ ٹنڈا ہوگیا تھا درمیان جنگ اُحد کے اور اول انہون نے حضرت علی رض کی بیعت کی اسواسطے حبیب ابن ذویب نے کہا انا اللہ وانا الیہ راجعون کیونکہ اول جس شخص نے بیعت کی وہ ہاتھہ سے ٹنڈا ہے یہہ امر بیعت تمام ہوتا ہوا معلوم نہین ہوتا — پھر بیعت کی بعد ازان حضرت زبیر رض نے بیعت کی — اور حضرت علی رض نے یہہ فرمایا کہ اگر تم میری بیعت کرنی چاہتے ہو تب تو مجھے بیعت کرو ورنہ اگر راضی نہین ہو تو مین تمسے بیعت کرون دونون نے کہا کہ نہین ہمین تمسے بیعت کرنے ہین — ایک روایت یہہ ہے کہ بعد از بیعت کے دونو نے یہہ اظہار کیا کہ ہمنے تو اپنی جان کے خوف سے بیعت کر لی تھی پھر دونو بھاگ کر چار مہینے بعد بیعت حضرت علی رض کی مکہ کو چلے گئے مگر سعد ابن ابی وقاص رض کو لوگ وہان سے لائے حضرت علی رض نے ارشاد کیا کہ میری بیعت کرو اوسنے جواب دیا کہ جب سب آدمی بیعت کر لینگے اوسوقت کرونگا اور قسم ہے خدا کی کچھہ مجھی آپ کسی نوع کا خیال بد نہ لائے حضرت علی رض نے ارشاد کیا کہ بہت بہتر اور اسی طرح سے

خلافت حضرت علی رض

طرح سے عبداللہ بن عمر نے بھی بیعت نہ کی اور انصار نے بھی بیعت نہ کی مگر چند شخصون نے انمین سے بیعت کی وہ یہہ ہین حسان بن ثابت اور بن کعب بن مالک — اور مسلمہ بن مخلد — اور ابو سعید الخدری — اور نعمان بن بشیر — اور محمد بن مسلمہ — اور فضالہ بن عبید اور کعب بن عجرہ اور زید بن ثابت — ان لوگون کو حضرت عثمان رض نے زکوات وغیرہ کے لینے پر متولی کر رکھا تہا — اور سعید بن زید اور عبداللہ ابن سلام — اور صہیب بن سنان — اور اسامہ بن زید — اور قدامہ بن مظعون — اور مغیرہ بن شعبہ نے بھی بیعت سے انکار کیا ان لوگون کا نام معتزلہ رکھا گیا کیونکہ اعتزال بمعنی یکطرف شدن ہے جب یہہ لوگ بیعت سے پھر گئے اور نہ کی اسوقت یہہ لقب پایا — نعمان ابن بشیر رض ملک شام مین وہ کرتا خون آلودہ حضرت عثمان رض کا اپنے ہمراہ لیتا گیا تہا جب وہ کرتہ معاویہ کے پاس پہنچا اور سنے وہ کرتہ منبر پر ڈالکر باشندگان ملک شام کو حضرت علی رض کے مقابلہ اور مقاتلہ کے واسطے برانگیختہ کیا — چنانچہ اہل شام جسوقت وہ کرتا خون کا تہڑا ہوا دیکہتے بہت غصہ ہوتے — سوا رسکے اور روایتین بہی حضرت علی رض کی بیعت کے باب مین منقول ہوئی ہین ازانجملہ ایک یہہ ہے کہ بعد حضرت عثمان رض کے مقتول ہونے کے پانچ روز تک مدینہ بدون خلیفہ کے پڑا رہا — اور عاقبی امر مصر والون کا معہ اپنے ہمراہیون کے اس تلاش مین رہا کہ کس شخص کو خلیفہ بنا دین جب کوئی اونکو نملا کیونکہ حضرت طلحہ رض اپنے احاطہ مین تہے اور سعد — اور زبیر یہہ دونو شخص مدینہ سے نکل گئے تہے اور بنی امیہ مین کوئی نہ تہا وہ بہاگ گئے تہے اسلئے سب مصری حضرت علی رض کے پاس آئے آپنے انکو دہتکار بتلائی اور اسیطرح کوفی لوگ حضرت زبیر رض کے پاس گئے — اور بصرہ والے حضرت طلحہ کے پاس اونہون نے بہی

خلافت حضرت علی رض

۱۴۴ اور سے کلام نہ کیے — اور سبکے سب مجتمعہ اسباب مین مختلف تھے کہ کسکو خلیفہ بنا دین آخرش حضرت علی کی خدمت مین آئے اور کہا کہ ہم بیعت آپسے کرتے ہین آپ بھی تو غور کیجئے کہ کیا حال ہو رہا ہے اسلام کا اور کس حادثہ مین ہم مبتلا ہو رہے ہین حضرت علی رض نے نہ مانا اسپر منت اور سماجت اور الحاح کرنا شروع کیا اسوقت حضرت علی رض نے ارشاد کیا کہ یہہ بات اگر تمکو منظور ہو تو میرا اختیار بالکل ہوگا جسنے جو چاہون گا سو کرون گا اگر تمنے میرے حکم کی اطاعت نہ کی تو پھر مین بھی تم جیسا ہو جاون گا اسبات کے کہنے پر پھر الگ الگ ہو گئے اور اس امر کی مشورت کر کے سبنے کہا کہ اگر طلحہ رض اور — زبیر رض بھی اس مشورہ مین داخل ہون تو بیعت مستقیم ہو جاوے — یہہ بات ٹھہرا کر حکیم ابن جبلہ کو بصریون نے حضرت زبیر رض کے پاس بھیجا اور اوسکے ہمراہ چند آدمی بھی کر دئے چنانچہ حضرت زبیر کو تلوار سے ڈرا کر بجبر لائے اونہون نے بجبر بیعت کی — اور حضرت طلحہ کے پاس اشتر کو سو چند نفر کے بھیجا وہ انکو بھی لائے اور جبتک بیعت نہ کی پنڈ نہ چھوڑا — جب صبح ہوئی وہ دن جمعہ کا تہا سب آدمی مسجد مین جمع ہوئے اور حضرت علی رض منبر پر چڑہے اور کہا کہ لوگو مجکو اس امر خلافت سے باز رکھو سبنے کہا کہ یہہ ہمکو منظور نہین — چنانچہ اولا حضرت طلحہ نے بیعت کی اور کہا کہ مین بیعت کرتا ہون جبراً اور رہا تہہ حضرت طلحہ رض کا ٹنڈا تہا لوگون نے کہا کہ یہہ امر تمام نہین ہوگا فال بد ہوئی جیسا کہ اول روایت مین ہم ذکر کر چکے ہین — اور اہل مدینہ مین سے تمام مہاجرین اور انصار نے سوا ان شخصون کے جنہون نے بیعت نہین کی جنکا نام اوپر گذرا سب نے بیعت کی یہہ روز جمعہ کا پچیسویں تاریخ ذالحجہ کی تہی اور سنہ ۳۵ ہجری مین یہہ بیعت ہوئی — پھر حضرت طلحہ رض — اور حضرت زبیر دونو مدینہ سے چلے گئے اور حضرت عایشہ رض سے جا ملے

جاسکے وہ بیوی بار ارادہ حج تشریف لیگئی تہی اوسی زمانہ مین کہ جب حضرت عثمان
رض اپنے گہر مین محصور تہے ۔ اور حضرت عایشہ رض بہی حضرت عثمان رض سے کچہہ
نفرت رکہتے تہے ہمراہ اور منکرین کے لیکن یہہ نہ جانتے تہے کہ انجام کار یہہ ہوگا
جو ہوا ۔ اور بروقت مقتول ہونے حضرت عثمان رض کے حضرت ابن عباس رض
مکہ مین تشریف رکہتے تہے پہر مدینہ مین بعد بیعت حضرت مرتضی علی کے تشریف لائے
اور حضرت علی رض کے مکان مین جسوقت تشریف لیگئے تو اوٹہون نے مغیرہ بن شعبہ
کو حضرت علی رض کے پاس سے نکلتے ہوئے دیکہا ۔ ابن عباس رض نے حضرت
علی رض سے پوچہا کہ مغیرہ کیا کہتا تہا ۔ حضرت علی رض نے فرمایا کہ پہلے تو
اسنے یہہ مشورہ دی تہی ۔ کہ معاویہ وغیرہ عمال عثمانیہ کو ابہی آپ معزول نفرمائے
اور اپنی جائے پر اونکو مقرر رہنے دیجئے جبتک کہ بیعت نہ کرلین اور امر خلافت
مستحکم نہ ہوجائے پیچے اسبات سے انکار کیا تہا آج یہہ پہر آیا اور اوسنے کہا کہ
جو اپکی راے عالی مین آوے وہ کیجئے وہ ہی میری راے ہے ۔ ابن عباس
رض بولے کہ اولا تو آپکو اسنے نصیحت کی بات کہی ہی مگر دوسری دفعہ اسنے
اولی سوجہائی اور بری نصیحت کی کیونکہ مجکو اسبات کا خوف ہے کہ شام کے
باشندے نہ پہر جائین ۔ اور باوجودیکہ طلحہ اور زبیر کی طرف سے بہی میری
چھاتی نہین ٹہکتی کہ وہ آپسے نہ لڑین اگر مجہسے صلاح لیجے تو مین یہہ صلاح دیتا ہون
کہ معاویہ کو ابہی آپ موقوف اور معزول عہدہ حکومت شام سے نہ کیجئے کیونکہ
اگر اوسنے آپ کی بیعت کرلی تو پہر ہر ایک کو جسکو آپ جاہین گے اوسکہ ڈالنا
معزول کردینا کچہہ کام نہین رکہتا ۔ حضرت علی رض نے ارشاد کیا کہ قسم
خدا کی اوسکو تلوار کے مزے کے سوا کچہہ نہ دونگا ۔ اوسوقت اسنے کہا کہ یا
امیر المومنین آپ مرد شجاع ہین صاحب راے نہین ہین حضرت علی نے جھنجلا کر کہا

۴۱۶ کہ تیری رائے جب مین نہ مانو تو تجکو میری اطاعت کرنی چاہئے تجھے ان باتون سے کیا کام — ابن عباس فرماتے ہین کہ اوسوقت مینے کہا کہ جو آپکو اچھا معلوم ہو وہ کیجئے ہم تو تابعدار مین — اور مغیرہ مدینہ سے نکل کر مکہ مین جا رہا

اب شروع ہوا چھتیسوان سال ہجری نبوی صلعم کا ۳۶

درمیان اس سال کے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے اپنی طرف سے عامل اور حاکم مقرر کرکے اطراف اور بلاد کو روانہ فرمائے اور عثمان کو مخرول فرمایا — تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ عمارہ بن شہاب کو جو کہ ایک شخص مہاجرین مین سے ہے کوفہ کا عامل مقرر فرمایا — اور عثمان بن حنیف انصاری کو بصرہ کی حکومت مرحمت ہوئی — اور عبداللہ بن عباس رض کو ملک یمن کا صوبہ کیا یہہ شخص مشہور سخاوت مین ہے — اور قیس بن سعد بن عبادہ انصاری کو مصر پر متعین فرمایا — اور سہیل بن حنیف انصاری کو شام کا عامل کرکے روانہ فرمایا جبکہ یہہ شخص مقام تبوک کے پاس پہنچا اوسجاعے چند عرب سوار اوسکو راہ مین ملے اوسنے پوچھا کہ تو کون شخص ہے اوسنے کہا کہ امیر ہون شام کا اونہونے کہا کہ اگر مجکو سوار حضرت عثمان کے کسی اور شخص نے بھیجا ہے تو اولٹے پیر پھر جاے اوسنے کہا کہ کیا تمنے سنا نہین حال حضرت عثمان رض کا اونہون نے کہا کہ ہان سن چکے ہین چنانچہ وہ اولٹا چلا آیا — اور قیس بن سعد جو مصر پر متعین ہوئے تھے وہ جاتے ہی والی ہوگئے مگر ایک فرقہ عثمانیہ نے اوسکی اطاعت منظور نہ کی اور کہا کہ جبتک قاتل عثمان رض نہ مقتول ہوئی تب تک ہم کبھی اطاعت علی رض کی منظور نہ کرین گے — اور عثمان ابن حنیف جب بصرہ مین گیا — ایک فرقہ نے

خلافت حضرت علی رض

ذرہ نے اطاعت منظور کی ایک نے مخالفت اختیار کی اور عارہ جب کوفہ کو گیا
— اوسکو طلحہ ابن خویلد الاسدی جسنے دعوہ نبوت کا بیان خلافت ابوبکر صدیق کے
کیا تہا راہ مین ملا اوسنے کہا کہ اہل کوفہ اپنے امیر کا بدلا اور خون کا عوض لینا
چاہتے ہین وہ بہی حضرت علی رض کی خدمت مین عزم صحبت کر آیا — اور کوفہ پر ابو
موسی اشعری اول سے حاکم تہا — اور عبداللہ بن کو تشریف لیگئے وہان کا عامل
یعلی بن منبہ تہا عبداللہ جاتے ہی عامل ہوگئے یعلی نے یہہ چالاکی کی کہ سب محصول کا
روپیہ اور جو موجود تہا سب لیکر مکہ کو بہاگ گیا اور حضرت عائشہ رض — اور طلحہ
— اور زبیر سے جا ملا وہ سب مال اونکے سپرد کیا

بیان حضرت عایشہ اور طلحہ اور زبیر رض کی جانیکا طرف بصرہ کی

جب حضرت عایشہ رض کو یہہ خبر پہنچی کہ حضرت عثمان رض نے شربت شہادت
پیا یہہ امر اونپر گران گذرا اور درپے تا لاش قاتل حضرت عثمان رض کے درپے
قصاص کے ہوئین اور حضرت طلحہ اور زبیر رض — اور عبداللہ بن عامر اور ایک
گروہ بنی امیہ کا سب مساعد اور مددگار حضرت عایشہ رض کے ہوئے اور ایک
لشکر عظیم جمع ہوگیا بعد مشورہ کے یہہ تجویز ہوئی کہ بصرہ پر جا کر اپنا غلبہ کر لینا چاہئے
— اور معاویہ ملک شام مین علی رض سے سمجھ لیگا — اتفاق سے عبداللہ ابن عمر
بہی مدینہ سے مکہ مین آپہنچا تہا اوسے بہی اونہون نے کہا کہ آپ بہی ہمارے ہمراہ
چلے اوسنے انکار کیا — لیکن وہ سب انبوہ صحابہ کا ہمراہ حضرت عایشہ رض کے
بصرہ کو روانہ ہوا — اور یعلی ابن منبہ نے حضرت عایشہ رض کو ایک اونٹ
جسکو عسکر کہتے ہے نذر کیا وہ اونٹ ایسو دینار کی خریدا بعضے کہتے ہین اسی

خلافت حضرت علی رض

۱۸ھ دینار کو خریدا تہا چنانچہ حضرت عایشہ رض اوس اونٹ پر سوار ہوئین اور راہ مین
درمیان ایک جگہہ کے جسکو حواب کہتے ہین مقام کیا۔ وہانکے کتے ان لوگون کو بھونکنے
لگے۔ حضرت عایشہ رض نے پوچہا کہ یہہ کونسا چشمہ ہے لوگون نے بیان کیا کہ اسکو
ماء حواب کہتے ہین حضرت عایشہ نے باواز بلند غل مچانا شروع کیا اور کہا کہ انا للہ
وانا الیہ راجعون مینے سنا ہے رسول خدا صے سے آپ فرماتے تہے اوسوقت تمام
بیویان حضرت کی وہان موجود تہین کہ مجہکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید کوی بیوے
تمین سے ایسی ہے کہ اوسکو حواب کے کتے بھونکین گے۔ یہہ کہکر اپنے اونٹ
کے بازو مین ایک لکڑی کی چوٹ ماری اور اوسکو بٹہلایا اور حضرت عایشہ رض نے
کہا کہ مجہکو جانے دو قسم ہے خدا کی مین ہی ماء حواب والی ہون اون لوگون نے
حضرت عایشہ کا اونٹ ایکدن اور ایک رات بٹہلایا رکہا اور عبداللہ بن زبیر نے
کہا کہ یا ام المومنین یہہ بات جہوٹ ہے اس چشمہ کا نام ماء حواب نہین ہے ہرچند
وہ یہہ کہتے تہے مگر حضرت عایشہ کو یقین نہوتا تہا غرضکہ وہان سے جلدی کوچ کرکے
بصرہ پر لڑای کرکے اپنے قبضہ مین کرلیا اور عثمان بن حنیف کو وہانسے نکالدیا۔
اس جنگ مین عثمان ابن حنیف کے مددگارونمین سے چالیس آدمی مقتول ہوئے
اور عثمان ابن حنیف کو پکڑکر اوسکی ڈاڑہی اور بہوین نوچ کر قید کیا مگر پہر چہوڑدیا

بیان سفر کرنی جناب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا طرف بصرہ کی

جبکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یہہ خبر پہنچی کہ حضرت عایشہ رض سو طلحہ اور زبیر رض کے
بصرہ کی طرف کوچ کرگئے ہین اوسوقت حضرت علی رض بہی چار ہزار باشندگان
مدینہ اپنے ہمراہ لیکر بصرہ کی مہم پر تشریف لیگئے ان چار ہزار مین چار سو آدمی تو وہ تہے

خلافت حضرت علی رض

تھے جنہون نے حضرت علی رض سے بیعت نیچی ایک درخت کے تہی اور آٹھ سو انصار
مین سے تھے — اور علم بردار اس لشکر کا محمد ابن حنیفہ رض آپکے بیٹے تھے اور میمنہ
لشکر پر حضرت امام حسن رض — اور میسرہ لشکر پر حضرت امام حسین رض اور سوار
عار بن یاسر — اور پیادون پر محمد ابن بکر الصدیق اور پیش خیمہ کا سردار عبد اللہ
ابن عباس رض تھے یہہ سفر درمیان ربیع الاخر سنہ ۳۶ ہجری کے ہوا تہا جبکہ حضرت
علی رض مقام ذی قار پر پہنچے اوسوقت عثمان ابن حنیف اونکی خدمت مین حاضر
ہوے اور عرض کی کہ یا امیر المومنین آپنے مجکو ڈاڑہی سمیت بہیجا تہا اور مین امرد
ہوکر ڈاڑہی نچوا کر آیا ہون حضرت علی نے ارشاد کیا کہ تجکو اسکے عوض صواب
اور بہلائی ملے گی — اور ارشاد کیا کہ مجھے پہلے دو شخص ان لوگون پر والی
ہو چکے اونہون نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل کیا پہر جب تیسرا
شخص اون پر والی ہوا اوسکے حقین گفتگو کرتے رہے پہر مجھے بیعت کی اور طلحہ
اور زبیر نے بہی اول بیعت کی مگر پہر برگشتہ ہو گئے مین تعجب کرتا ہون کہ یہہ لوگ
ابی بکر رض — اور عمر رض — اور عثمان رض سے تو متفق رہے اور علی سے
مخالف ہین اسکا کیا سبب ہے قسم بخدا کی یہہ دو نو جانتے ہین کہ مین ان
لوگون سے جو اول گذرے کچھہ کم رتبہ کا نہین ہون

بیان جنگ جمل کا

واضح ہو کہ درمیان اس جنگ کے ایک گروہ اہل کوفہ کا حضرت علی رض کے
ہمراہ ہوا — اور ایک گروہ حضرت عایشہ اور طلحہ اور زبیر کے ہمراہ ہوا اور ایک
نے دوسرے پر چڑہائی کی اور نصف جمادالاخر سنہ ۳۶ ہجری مین درمیان ایک مقام

۴۲۰ کے جسکو خبر یہ کہتے ہین مقابلہ ہوا — لیکن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے زبیر رض کو
کہلا بھیجا کہ مجکو تمسے کچھہ کہنا ہے قبل از جنگ اور مقابلہ کے تم مرے سامنے آؤ
جسوقت کہ زبیر رض حضرت علی رض کے مقابلہ مین آئے اسوقت آپ نے
ارشاد کیا کہ اے زبیر تجکو وہ بھی یاد ہے کہ ایک روز تو ہمراہ رسول اللہ ص
دریان بنی غنم کے گیا تہا پیغمبر خدا ص نے مجکو دیکھہ کر تبسم فرمایا تو نے یہہ کہا
تہا کہ حضرت امین کونسی بات موجب ضحک اور ہنسی کے ہے پیغمبر خدا نے ارشاد
کیا کہ اے طلحہ اسمین کوئی بات ہنسی کی نہین ہے تو اوسکو دوست رکھنا اسوقت
تو نے کہا کہ مین اوسے محبت رکھتا ہون رسول اللہ نے فرمایا کہ نہین تو اوسے مقابلہ
کریگا اور اوسپر ظلم کریگا اور تو نے یہہ کہا یا حضرت یہہ نہین ہوسکتا — زبیر
رض یہہ بات سنکر کہنے لگے کہ قسم ہی مجکو اب مین آپ سے ہرگز لڑائی نہ کرونگا
کیونکہ قول رسول مقبول کا اب مجکو یاد آگیا حضرت زبیر کے بیٹے نے اوسسے کہا
کہ اے باپ تو نے جو قسم حضرت علی رض سے نہ لڑنے کی کہائی ہے
اسکا کفارہ ادا کردے چنانچہ زبیر رض نے اپنے غلام مسمی مکحول کو آزاد کر کے
جنگ کی اور دو جانب سے لڑائی ہونے لگی اوسوقت حضرت عایشہ اوس
اونٹ پر جسکا نام (عسکر) ہے دریان ہودہ کے سوار تہین اور بسبب اجتماع
دانبوہ آدمیون کے وہ اونٹ مثل ایک ٹیلہ کے دکہلائی دیتا تہا آخر کار
حضرت عایشہ اور طلحہ اور زبیر کو شکست ہوئی — اور مروان ابن الحکم نے
حضرت طلحہ رض کے ایک ایسا تیر مارا کہ وہ شہید ہوگئے یہہ دونو حضرت عایشہ
کے ہمراہیون مین تہے یون کہتے ہین کہ مروان بن الحکم نے حضرت عثمان رض کے
قتل کا بدلا حضرت طلحہ سے لیا تہا کیونکہ اوسنے حضرت عثمان رض کے قاتلین کی
مدد کی تہی — اور زبیر رض مدینہ کیطرف بہاگ گئے اور وہ اونٹ کہ جسپر حضرت

حضرت عایشہ سوار تہین اوسکی باگ پر بہت ہاتہہ قطع کئے گئے اور کہتے ہین کہ جانبین سے بہت آدمی شہید ہوئے جبکہ جنگ و جدل سامنے اُس اونٹ کے ہو چکا اوسوقت علی مرتضی نے ارشاد فرمایا کہ ذبح کر ڈالو اِس اونٹ کو چنانچہ ایک شخص نے ایک ہاتہہ اوسکے ایسا مارا کہ وہ گر پڑا — اور حضرت عایشہ رض اپنے ہودہ مین رات تک بیٹہی رہین — آخر کو محمد بن ابی بکر نے جو حضرت عایشہ رض کے بہائی ہین اونکو بصرہ مین درمیان مکان عبداللہ بن خلف کے اوتارا — اور حضرت علی رض نے تمام مقتولین اصحاب جمل کے لاشون کو دیکہا اور اونکی نماز پڑہ کر اونکو دفن کیا — جسوقت حضرت علی نے دیکہا کہ طلحہ رض بہی مقتول ہوگئے اوسوقت آپنے بحسرت فرمایا کہ انا اللہ وانا الیہ راجعون قسم ہے خدا کی مجکو بُرا معلوم ہوتا ہے کہ مین قریش کو بچہڑا ہوا پاؤن اور حضرت طلحہ رض کے جنازہ کی نماز حضرت علی رض نے پڑہی — اور یہہ نقل نہین کی گئی کہ حضرت علی رض نے مقتولین جنگ صفین کے جو شام کے لوگ تہے نماز پڑہی یا نہ پڑہی مگر جنگ جمل والون کے جنازہ کی نمازین بیشک پڑہین — اور حضرت زبیر رض جنگ جمل سے بارادہ مدینہ کے تشریف لے جاتے تہے جبکہ بنی تمیم کے چشمہ پر پہنچے اوسجاے احنف بن قیس بیٹہا ہوا تہا — احنف کو لوگون نے خبر دی کہ یہہ حضرت زبیر آتے ہین — احنف نے کہا کہ دونون لشکرون کو بڑہا کر آپ چلا آیا ہے اوسجاے عمرو بن جرموز المجاشعی نے جب اوسکے کلام سنے وہ وہان سے اوٹہہ کر زبیر رض کے پیچہی ہو لیا یہانتک کہ وہ وادی سباع مین اوسکو سوتا ہوا پاکر مار ڈالا اونکا سر حضرت علی رض کے خدمت مین لے گیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد کیا کہ مینے سنا ہے کہ رسول اللہ فرماتے تہے کہ قاتل زبیر جہنمی ہے

یہہ شخص جنگ سے یکسو ہو کر باین ارادہ اسجاے بیٹہا تہا تاکہ دریافت کرے کہ فتح کسکو ہوئی

۴۲۴ اسوقت عمرو بن جرموز مذکور نے یہہ شعر پڑہے جنکا ترجمہ یہہ ہے (لایا مین سر زبیر کا حضرت علی رض کے پاس بامید انعام اور انہون نے بشارت دی مجکو آگ کے قبل ظاہر ہونیکے پس بری ہے بشارت اور تحفہ اور میرے نزدیک قتل زبیر اور گرز مارنا خنجر پر ڈری کا برابر ہے) — بعد ازان حضرت علی رض نے حضرت عایشہ رض سے کہا کہ تم مدینہ مین جاکر اپنے گہر مین بیٹہو چنانچہ وہ بیوی رجب کا چاند دیکہہ کر دریمان اسی سن کے تشریف لی گئین اور بہت لوگون نے اونکی مشایعت کی اور حضرت علی رض نے یا محتاج اور جو کچہہ اونکو چاہیے تہا سب مہیا کردیا اور اپنے بیٹون کو ارشاد کیا کہ ایک منزل تک تم جاکر انکو پہنچاد چنانچہ حضرت عایشہ مکہ شریف کو تشریف لیگئین اور اس سال کا حج ادا کرکے مدینہ کو مراجعت فرمائے — کہتے ہین کہ تعداد مقتولین کی جو بروز جنگ جمل فریقین سے مارے گئے تہے دس ہزار تہے — اور حضرت رض نے بصرہ پر عبد اللہ ابن عباس کو حاکم مقرر کیا اور آپ کوفہ کو تشریف لیگئے وہان کا انتظام کرکے تمام عراق اور مصر اور یمن اور حرمین اور خراسان سوا شام کے سبکا انتظام کرلیا اور ملک شام مین معاویہ تہا وہان کے باشندے اوسکے تابعدار تہے — اسلئے حضرت علی رض نے جریر بن عبد اللہ البجلی کو باین ارادہ بہیجا کہ معاویہ سے بیعت کا اقرار کروائے اور اسے یہہ کہے کہ جس بیعت مین سب مہاجر اور انصار داخل ہوچکے ہین وہ بہی داخل ہو — چنانچہ حسب ارشاد حضرت علی رض کے جریر معاویہ کے پاس گیا معاویہ نے بیعت کی کرنے مین درنگ کی یہانتک کہ عمرو بن العاص فلسطین سے معاویہ کے پاس آگیا ان ایام مین عمرو بن العاص فلسطین مین رہتا تہا — اوسنے آکر دیکہا کہ اہل شام سب متفق اسبات پر ہین کہ حضرت عثمان رض کے خون کا عوض لینا چاہئے — عمرو مذکور نے اون لوگون سے کہا کہ تم حق پر ہو درمعاویہ سے یہہ مشورت کی کہ حضرت علی رض سے مین اور تو دونو متفق ہوکر جنگ کرین

خلافت حضرت علی رض

کرین لیکن اسمین یہہ شرط ہے کہ جب تبری فتح ہو تو مجکو مصر کا حاکم کردینا اوسنے ۳
منظور کیا اوسوقت مین متولی مصر قیس ابن سعد بن عبادہ حضرت علی رض کیطرف سے
تہا جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر چکے ہین کہ ایک فرقہ عثمانیہ نے اوسکی اطاعت منظور نہ کی تہی
وہ لوگ ایک گانو مین جسکو خرتبا کہتے ہین اور قریب شہر مصر کے واقع ہے جا رہے
تہے — اور قیس مذکور تیز عقل تمام عربون مین تہا اوسنے دیکہا کہ مصلحت یہہ ہے کہ انسے
کچہہ تعرض نہ کرو اور لڑای کرنی مناسب نہین تا کہ یہہ لوگ معاویہ سے نہ ملجائین —
اور معاویہ نے قیس مذکور چند خط اسطور کے لکہے کہ مین تجکو بہت بڑا اختیار اور اقتدار دونگا
تو مجہے ملجا اور متفق ہوجا اوسنے ہرگز نہ مانا — تب معاویہ نے ایک جہوٹا خط اوسکی
جانب سے بنا کر لوگون کے سامنے پڑہا اور یہہ لوگون کو جتلا دیا کہ قیس مذکور مجہسے
ملا ہوا ہے چنانچہ اسیواسطے اوسنے اون لوگون سے جو اوسکے فرمان برداری سے
خارج ہوکر خرتبا مین جا رہے ہین کچہہ تعرض نہین کیا اور کسی سے لڑای نہین کی یہہ خبر حضرت
علی رض کے پاس پہنچی اونہون نے قیس مذکور کو مصر سے معزول فرما کر بجاے اوسکے
محمد ابن ابی بکر کو حاکم مصر کا مقرر کردیا — وہ مصر کو پہنچے اور قیس مدینہ مین آیا اور حضرت
علی رض سے ملاقات کی اسی سبب سے جنگ صفین پر بہی قیس مذکور نے سب حال اپنا
جو معاویہ کے ہمراہ گذرا تہا بیان کیا جب حضرت علی رض کو معلوم ہوا کہ یہہ شخص صحیح کہتا ہے
اور قیس مذکور حضرت علی رض اور حضرت امام حسن رض کے ہمراہ اسی طرح پر رہا تہا
یہانتک کہ خلافت معاویہ کو سپرد ہوئی — اور محمد ابی بکر جب مصر مین گئے اور اوسکے
متولی ہوئے اسوقت قیس نے اونکو یہہ وصیت کردی تہی کہ اہل خرتبا سے تم متعرض نہ ہونا
اونہون نے نہ مانا اور ایک قاصد کی زبانی باشندگان خرتبا کے پاس یہہ پیام
بہلا کر بہیجا کہ یا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بیعت اختیار کرو اور نہین مصر کی زمین سے
نکل جاؤ اونہون نے یہہ جواب دیا کہ ہم بیعت نہین کرتے اور ہمکو ابہی مہلت دو دیکہین

خلافت حضرت علی رض

۴۲۴ کہ انجام کار کیا ہوتا ہے اوسنے انکار کیا اور نمانا

بیان جنگ صفین کا

جبکہ عمرو مذکور بالا معاویہ کے پاس گیا اور حضرت علی رض سے لڑنے کا ارادہ ہوا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے اوسوقت جریر بن عبد اللہ البجلی حضرت علی رض کی خدمت مین حاضر ہوئے اور سب حال اونسے کہا حضرت علی رض نے کوفہ سے معاویہ پر خروج کیا — اور معاویہ اور عمرو شام کی فوج لیکر حضرت علی رض کی طرف چلے لیکن معاویہ دیر سے چونکہ چلتا تہا اسلئے دونو جانب کے لشکر دن کا مقابلہ صفین مین ہوا لیکن ابہی کچہہ لڑای نہ ہوئی تہی کہ سنہ ۳۶ ہجری پورا ہو چکا اور ہنوز اول ہا

اب شروع ہوا سینتیسوان سال ہجری نبوی ص کا

واضح ہو کہ درمیان اس سنہ کے دونو طرف کے لشکر صفین مین پڑے ہوئے تہے اور تمام ماہ محرم بہی گذر چکا تہا کہ لڑای نہ ہوئی اور خط و کتابت جانبین سے آتے تہے مگر کچہہ انتظام نہ ہوا اور مراسلات سے کچہہ کار نہ نکلا المختصر ماہ صفر کے شروع ہوتے ہی جنگ ہونی شروع ہوئی اور بہت لڑایان ہوئین کہتے ہین کہ نوے لڑایان صفین مین واقع ہوئین اور اکیسو دس روز جانبین کا قیام اوسجا رہا اور شام کیطرف کے پینتالیس ہزار آدمی مارے گئے — اور اہل عراق کے پچیس ہزار شہید ہوئے اور مقتولین مین چھبیس آدمی تو جنگ بدر کے تہے اور حضرت علی رض نے اپنے اصحاب سے تاکید یہہ کہہ رکہا تہا کہ جنگ طرف ثانی کو

خلافت حضرت علی رض

کو لڑتا ہوا نہ دیکھو ہرگز نہ لڑنا اور بھاگتے کو قتل نہ کرو — اور اونکے مال مین سے
کچھہ نہ لو اور کسی کا ستر نہ کھولو — معاویہ کہتا ہے کہ میرا ارادہ بھاگنے کا تھا جبتک
صفین مین ہوگیا تہا لیکن مجکو ابن الاطنابہ کا ایک شعر یاد آگیا اسلئے مین ثابت دل
اور مستقیم ہوگیا اوس شعر کا ترجمہ یہہ ہے — انکار کرتی ہے ہمت میری
اور حیا میری اور متوجہ ہونا میرا اوپر شجاع طاقت ور کے — اور دنیا مال
اوپر برے کارکے اور خریدنا حمد کا قیمت دیکر — اور قول میرا یہہ کہ جکدر برانگیختہ
ہو اور جوش زنی کرے نفس میرا وہ کار کر کیونکہ یا تیری تعریف ہوگی یا راحت
پاوے گا اوس رنج سے — اور عمار بن یاسر حضرت علی رض کے طرف ہوکر
خوب لڑے انکی عمر کچھہ اوپر نوے برس کی تہی اسیواسطے حربہ اونکے ہاتہہ مین کانپتا تہا
اور فرماتے تہے کہ یہہ وہ علم ہے جسے ہمراہ رسول اللہ ص کے تین دفعہ لڑا ہون
اب یہہ چوتہی لڑائی ہے اور ایک دودہ کا پیالہ مانگا اور پیا اور کہا کہ سچ کہا ہے
اللہ اور اوسکے رسول ص نے کہ آج کے روز محبین محمد ص اور اوسکے کنبے کو چہوڑ دینگے
اور کہا ہے رسول اللہ ص نے کہ اخیر رزق میرا دنیا مین دودہ آب آمیختہ ہے
اب مجکو معلوم ہوا کہ مین شہید ہونگا — روایت کیا گیا ہے کہ حضرت عمار بن یاسر
جلد جلد باواز بلند یہہ فرماتے تہے کہ ہم جنگ کرتے ہین تمسے تاویل قران پر جسطرح
کہ ہم لڑتے تہے تمسے بروقت نازل ہونے قران کے یعنے جیسا کہ تم انکار کرتے تہے
نزول قران کا حالت کفر مین اوسوقت ہم تمسے لڑے تہے اب ہم تمسے اسواسطے
لڑتے ہین کہ باوجود مسلمان ہونیکے تم نہین مانتے امر خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ
مین اختلاف کرتے ہو اور عمار کو تا وقت شہادت لڑا کئے — اور ایک
حدیث صحیح و متفق علیہ مین یہہ آیا ہے کہ رسول اللہ ص نے ارشاد کیا تہا کہ عمار ایک
فرقہ باغی سے لڑے گا — کہتے ہین کہ قاتل عمار ابو عادیہ ہے اسنے ایک نیزہ

۴۲۶ اونکے مارا وہ زمین پر گر پڑے اور ایک اور شخص آکر اونکا سر کاٹ کر لیگیا اور دونو
جھگڑتے ہوئے عمرو اور معاویہ کے پاس آئے ہر ایک شخص ان دونو نمین سے بامید
انعام کہتا تہا کہ مینے اوسکو قتل کیا ہے معاویہ نے جواب مین کہا کہ تم دونو جہنمی ہو
جب وہ دونو چلے اوسوقت معاویہ نے عمرو سے کہا کہ جیسا آجکے روز معاملہ دیکھنے
مین آیا ہے ایسا کبھی مینے نہین دیکہا کیونکہ لوگونکا یہہ حال ہے کہ وہ ہماری غرض کو
نہین جانتے اپنی جان امورات لاطایلہ مین خرچ کرتے ہین عمرو نے کہا سچ ہے
یہی بات ہے قسم ہے خدا کی تو جانتا ہے مین اگر آجکے روز سے بیس برس پہلے
مرجاتا تو خوب ہوتا جبکہ حضرت عمار مقتول ہوچکے اوسوقت
حضرت علی رض نے بارہ ہزار جوان منتخب کرکے معاویہ کے لشکر پر حملہ کیا اوسوقت
یہہ حالت ہوئی کہ تمام لشکر شام کی صفین شکستہ ہوگئین اور حضرت علی رض فرماتے
جاتے تہے کہ قتل کرونگا مین ان سبکو اور مجکو معاویہ بڑی آنکہہ والا پیٹل نہین دکہلائی
دیتا پہر آپ نے باواز بلند پکار کر کہا کہ اے معاویہ خلق اللہ کا کیون خون کروارہا
آ ہم تم دونو لڑین اگر مین تجکو مارڈالونگا میری خلافت رہی اور اگر تو نے مجکو مارڈالا
تو بادشاہ ہوجاویگا — عمرو نے سنکر معاویہ سے کہا کہ تیرے چچا کے بیٹے نے
انصاف کی بات کہی ہے معاویہ نے کہا کہ کیا خاک انصاف کیا وہ جانتا ہے
کہ جو شخص اوسے لڑا ہے وہ کبھی فتح مند نہین ہوا بلکہ اوسنے قتل ہی کرڈالا ہے
— عمرو نے کہا کہ پہر لڑائی چھوڑے بہی نہین بنتی معاویہ نے کہا کہ مین تو خلافت
اپنے بعد چاہتا ہون پہر لیلۃ الہریر کو مشابہہ لیلۃ القادسیہ کے ایک لڑائی ہوئی
یہہ رات جمعہ کی تہی صبح تک لڑائی رہی روایت کی گئی ہے کہ حضرت علی رض نے
اس رات مین چار سو تکبیرین کہین اور عادت سے اونکی یہہ بات تہی کہ جب کوئی
مقتول ہوتا تہا تو ایک تکبیر کہا کرتے تہے اسسے معلوم ہوتا ہے کہ شاید چار سو آدمی

خلافت حضرت علی رض

آدمی مقتول ہوئے یہہ لڑائی روز جمعہ کے دو پہر دن تک ہوا کی — مگر اشتر خوب لڑا
یہانتک کہ لڑتے لڑتے مخالفین کے لشکر تک پہنچ گیا اور حضرت علی رض سے
آدمیونکی مدت اوسکو دی — جب عمرو نے دیکہا کہ معاملہ دگرگوں ہے اور حضرت
علی رض کے مبارز غالب ہوئے جاتے ہین اوسوقت قران شریف نیزہ پر
رکہہ کر آواز بلند کہا کہ یہہ کلام اللہ ہے درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے
جب اہل عراق نے دیکہا کہ قران شریف نیزون پر لٹکے ہوئے ہین اوسوقت حضرت
علی رض کی خدمت حاضر ہوکر عرض کرنے لگے کہ آپ قران شریف کو نہین مانتے
— حضرت علی رض نے ارشاد کیا کہ تم اپنے حق اور صدق پر اپنے دشمنون سے
لڑے جاؤ — کیونکہ عمرو اور معاویہ اور ابن ابی معیط اور ابن ابی سرح اور ضحاک
بن قیس یہہ لوگ دیندار نہین ہین اور نہ صاحب قران ہین میں اونکو خوب جانتا ہون
تم اتنا نہین جانتے افسوس ہے کہ تم لوگ نہین سمجہتے اونہون نے فریب دینیکو
قران شریف نیزون پر بلند کئے ہین اون لوگون نے جواب دیا کہ آپ ہم کو
قران شریف سے منحرف کرتے ہین ہمتو نہین مانتے حضرت علی رض نے ارشاد
کیا کہ مین ان لوگون سے اسواسطے لڑتا ہون تاکہ یہہ دیندار ہوجاوین اور خدا کے
حکم کو مانین کیونکہ اونہون نے موافق حکم خدا کے عمل نہین کیا بلکہ نافرمان برداری
کرتے ہین — اوسوقت مسعود بن فدک تمیمی — اور زید بن حصین الطائی جو اس
گروہ مین موجود تہے جنکا لقب خارجی مقرر ہوا اونہون نے کہا کہ یا علی قران کو
ماننا چاہئے جب قران بیچ مین آگیا اوسوقت انکار نہ کیجے ورنہ ہم مخالفین
کے حوالہ آپکو معہ اپنے ہمراہیون کے کردینگے اور جو حال حضرت عثمان ابن
عفان کا کیا ہے ویسا ہی اپکا کرینگے — حضرت علی رض نے جواب دیا
کہ اگر تمکو میری اطاعت منظور ہے تو جنگ کرو اور اگر نہین مانتے تو جو تمہاری

۴۲۸ رائے مین آیا ہے وہ کرو۔ انہون نے کہا کہ آپ ایک آدمی اپنا بھیج کر اشتر کو
بلوا لیجے چنانچہ ایک شخص کو حضرت علی رض نے اشتر کے پاس بھیجا اوسنے جا کر کہا
کہ جناب علی مرتضی تمکو بلاتے ہین۔ اشتر نے کہا کہ یہہ ساعت اس مقام سے
ٹلنے کی نہین ہے چنانچہ قاصد مراجعت کر کے حضرت علی رض کے پاس آیا اور
عرض کی کہ یہہ حال ہے اسی اثنا مین آوازین اور شور اشتر کے طرف سے برپا ہوئے
اوس فرقہ باغیہ نے کہا کہ آپنے اوسکو جنگ کا حکم دے رکھا ہے اور آپ بلا نہین
لیتے۔ حضرت علی رض نے فرمایا کہ تم دیکھتے نہین ہو تمہارے اوپر مین قاصد بھیج چکا
ہون اور جو اوسکو مینے کہلا کر بھیجا ہے تم بھی سنتے ہی تھے۔ فرقہ باغیہ کے لوگون نے
کہا کہ پھر آدمی اوسکے بلانے کو بھیجئے وہ آپکے پاس چلا آوے نہین تو آپکو ہم معزول
کر دین گے۔ قاصد اشتر کے پاس گیا اور جا کر سب حال سے مطلع کیا۔ اشتر نے
یہہ سنکر کہا کہ مین جانتا تھا کہ قران شریف اٹھانا اختلاف ڈالدے گا اور یہہ مشورہ
کسی حرامزادہ کا ہے۔ چنانچہ اشتر حضرت علی رض کے پاس گیا اور کہا کہ انہون
نے فریب دیا اور سب فریب مین آگئے۔ اس فرقہ مین جو جنگ کرنے سے
باز رہے تھے چند قاری تھے اونہون نے معاویہ سے پوچھا کہ کس واسطے تمنے
قران شریف اٹھائے ہین اوسنے کہا کہ ایک حکم اپنی طرف سے تم قایم کرو اور
ایک حکم ہم اپنا کھڑا کرتے ہین اور اون سے کہین کہ جو کتاب اللہ مین ہے تم دونو
منصف اوسپر عمل کر کے متفق ہو جاؤ جو وہ دونون منصف متفق ہو کر حکم کرین
وہ ہم بھی مانین اور تم بھی مانو۔ اوسوقت اشعث ابن قیس جو بڑا خارجی ہے
حاضر تھا اوسنے کہا کہ ہم تو ابی موسی اشعری سے راضی ہین۔ حضرت علی رض
نے ارشاد کیا کہ پہلے تو تم نے میرا عصیان کیا اب تو عصیان نہ کرو کیونکہ میری صلاح
ابا موسی اشعری کے منصف مقرر کرنے کی نہین ہے اونہون نے کہا کہ ہم اوسے

اوسسے راضی ہین اور کسی سے نہین — حضرت علی رض نے فرمایا کہ وہ شخص ثقہ نہین
ہے کیونکہ وہ مجسے جدا ہوکر اور اور آدمیون کو الگ کرکے بھاگ گیا یہانتک کہ امن دیا
مینے اوسکو بعد کتنے مہینون کے — لیکن ابی عباس بہتر ہے اوس سے اونہون نے
جواب دیا کہ ابن عباس انکے چچا کا بیٹا ہے ہم ایسا شخص چاہتے ہین کہ آپسے اور
معاویہ سے اوسکو نسبت برابر ہو — حضرت علی رض نے فرمایا کہ اشتر کو مقرر
کرو اوسکو بھی اونہین نہ مانا لاچار ہوکر حضرت علی رض نے اونکا کہنا مانا اور ابا موسی
منصف اوہر کا — اور عمرو بن العاص بن وایل معاویہ کیطرف سے مقرر ہوا
یہہ دونو حکم حضرت علی رض کے سامنی حاضر ہوئے اور اقرارنامہ اس معاملہ کے
تصفیہ کا ہوگیا عبارت اوس اقرارنامہ کی یہہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ وہ
اقرارنامہ ہے کہ جسپر فیصلہ کیا امیرالمومنین علی رض نے اتنی ہی عبارت لکھنے
پائے تھے کہ عمرو نے کہا کہ یہہ امیر تمہارے ہین ہمارے امیر نہین ہین — احنف نے
کہا کہ لفظ امیرالمومنین کا محو نہ کرو — اشعث بن قیس نے کہا کہ محو کیا جائے چنانچہ
حضرت علی رض نے مان لیا اور کہا کہ بھائی امیرالمومنین کا لفظ نہ لکھو — یہہ کہکر حضرت
علی رض نے کہا اللہ اکبر آجکے روز مشابہ ہوا مین درمیان سنت رسول کے کیونکہ
قسم ہے خدا کی مین ہی جنگ حدیبیہ کے روز رسول کی طرف سے اقرارنامہ لکھنے
بیٹھا تھا مینے محمد رسول اللہ لکھا تھا کفار نے کہا کہ آپ رسول اللہ نہین ہین آپنا
نام لکھئے اور اپنے باپ کا نام لکھہ دیجے اوسوقت پیغمبر خدا صا نے مجکو ارشاد کیا تھا
کہ محو کردو مینے عرض کی کہ یا حضرت مجکو اتنی طاقت نہین کہ محو کرون آپنے ارشاد
کیا کہ مجکو دکھلا دیجئے دکھلایا آپنے اوسکو اپنے ہاتھہ سے مٹا دیا اور مجسے فرمایا کہ تجکو
بھی ایسا ہی معاملہ پیش آویگا تو بھی یہی مانے گا — عمرو نے کہا کہ سبحان اللہ
آپ ہمکو کفار سے تشبیہ دیتے ہین اور حالانکہ ہم مسلمان ہین حضرت علی رض نے

خلافت حضرت علی رض

۳۰ فرمایا کہ اے نافرمان بردار کے بچے اب تک تو فاسقون کا سردار اور مسلمانونکا دشمن نہین ہوا — عمرو نے کہا کہ قسم ہے خدا کی ایسے مین آپکی مجلس مین کبھی آونگا حضرت علی رض نے فرمایا کہ مین خدا سے چاہتا ہون کہ تیری صورت پر کدورت سے اپنی مجلس مین پاک رکھون تجھ جیسون کو نہ بیٹھنے دون — بعدازان کاتب نے وہ اقرارنامہ اسطرح پر لکھا کہ یہہ وہ اقرارنامہ ہے جو علی بن ابی طالب اور معاویہ بن ابی سفیان قاضی علی کے نے جو اہل کوفہ پر مقرر ہے معہ اپنے ہمراہون اور قاضی معاویہ کے نے جو اہل شام پر مقرر ہے معہ اپنے ہمراہون کے یہہ لکھا ہے کہ ہم دیکھتے ہین حکم اللہ اور کتاب اللہ کو زندہ کرین گے وہ جو زندہ کیا خدا نے اور نہ مانے گے وہ جو منع کیا خدا نے یہہ دو منصف (یعنے ابو موسیٰ الاشعری عبداللہ ابن قیس — اور عمرو بن العاص) جو کچھ خدا کے کتاب مین پاوین گے اوسپر ہم عمل کرین گے اور اگر کتاب اللہ مین نہ ملا اسوقت سنت عادلہ کیطرف رجوع کرین گے — اور دونو منصفون نے حضرت علی رض اور معاویہ سے اور دونون لشکرون سے وثیقہ اس مضمون کے لکھوائے کہ ہم کو اور ہمارے اہل وعیال کو کوئی نہ مارڈالے اور امت رسول اللہ ص ہماری مددگار رہو جو ہم ثابت کرکے مقرر کرین اوسکی تعمیل جلد ہو دونون منصفون نے اسکا فیصلہ رمضان شریف سال آیندہ پر رکھا اور یہہ بھی اونکو اختیار رہا کہ اگر اور مہلت چاہین تو وہ بھی جانبین سے لیلین یہہ اقرارنامہ چارشنبہ کے روز تیرہوین تاریخ صفر سنہ ۳۷ ہجری کو قلم بند ہوا اور یہہ وعدہ ٹہرا کہ حضرت علی رض اور معاویہ مقام دومۃ الجندل مین دونو درمیان رمضان شریف کے اسمقام مین جو مقام اون دو حکمون کے واسطے مقرر ہوا تہا آکر ملاقات کرین یہہ دونو مجتمع نہون اسجائے تو سال آیندہ مین درمیان اذرح کے مجتمع ہون اسلئے حضرت علی رض طرف عراق کی تشریف لیگئے اور کوفہ مین آئی

آئے اور خارجی لوگ آپکے ہمراہ کوفہ مین نہ آئے دو مین سے علیحدہ ہوگئے تھے پھر اسی
سال مین حضرت علی رض نے موافق وعدہ کے چار سو آدمی کا سردار ابا موسیٰ
اشعری کو مقرر کرکے روانہ کیا اونمین عبد اللہ ابن عباس بھی تھے اور حکم دیا کہ انکے
ہمراہ نماز پڑھنا اور حضرت علی رض خود تشریف نہ لائے ۔ اور معاویہ نے
عمرو بن العاص کو ہمراہ چار سو آدمی کے روانہ کیا پیچھے سے آپ بھی آگئے مقام اذرح پر
ملگیا اونکے ہمراہ عبد اللہ ابن عمر ۔ اور عبد اللہ بن الزبیر ۔ اور مغیرہ ابن شعبہ
تھے ۔ وہ دونو حکم جو مقرر ہوئے تھے آکر آپسمین ملے عمرو نے ابا موسیٰ سے کہا
کہ میرے نزدیک معاویہ کا خلیفہ ہونا بہتر ہے اونسنے کہا کہ یہہ کبھی نہ ہوگا تمام
مہاجرین اولین کو چھوڑکر اوسکو مین خلافت کا والی بنا دون یہہ نہوگا ۔ ابو موسیٰ
نے عمرو سے کہا کہ عبد اللہ بن عمرو بن الخطاب کے نام خلافت مقرر کیجائے
تو یہہ میرے نزدیک بہتر ہے اوسکا عمرو نے انکار کیا ۔ پھر عمرو نے پوچھا کہ اب
آپکی کیا صلاح ہے ابا موسیٰ نے کہا کہ اب یہہ تجویز ہے کہ حضرت علی رض اور معاویہ رض
دونون کو خلافت سے موقوف کردو اور لوگون کی مصلحت اور مشورت پر یہہ امر
ٹھہرا دو جسکو مسلمان پسند کرین وہ خلیفہ مقرر ہو ۔ عمرو نے کہا کہ یہہ رائے میری
بھی پسند ہے سبحان اللہ کیا اچھی تدبیر آپ نے نکالی ہے ۔ یہہ بات ٹھہراکر
دونو لوگون کے سامنے آئے اوسجاے بہت آدمی مجتمع ہورہے تھے ابو موسیٰ
نے کہا کہ ہم دونون منصفون کی رائے اسبات پر متفق ہوگئی ہے کہ جس امر مین
بہترائی اس امت کی ہو وہ کرنا چاہئے ۔ عمرو نے کہا سچ ہے ذرا آگے بڑھکر
بیان کیجے جب وہ آگے آئے اوسجاے اونکو عبد اللہ ابن عباس سے اونہون نے
ارشاد کیا کہ اے ابا موسیٰ مجکو ظن غالب یہہ ہے کہ تو فریب مین آگیا اگر تمہاری
دونو کی رائے ایک بات پر متفق ہوگئی ہے تو عمرو کو آگے کر اور کہہ کہ پہلے وہ

خلافت حضرت علی رض

۴۳۲ لوگون کو سنائے کیونکہ مین جانتا ہون کہ جب تو وہ راے بیان کریگا پیچھے سے یہہ
تیری مخالفت بالضرور کریگا وہ راے متفق علیہ نہ مانے گا — ابو موسیٰ نے نہ مانا
اور کہا نا کہ ہم متفق ہوگئے ہین اور راے ہماری دونو کی ایک ٹہر گئی ہے شکر ہے خدا کا
اور ثنا ہے اوسکی یہہ کہکر ابا موسی کہنے لگا کہ اے لوگو ہماری راے مین کوئی بہتر امر
اس امت کیواسطے سوا اوس امر کے جسپر راے ہم دونو کی متفق ہوگئی ہے اور کوئی
خیال مین نہین آتا وہ بات یہہ ہے کہ حضرت علی رض اور معاویہ رض دونو کو خلافت
سے برطرف کرو تم لوگ اس امت کے سب اسبات کو قبول اور منظور کرو اور جس شخص کو
تم چاہو خلیفہ مقرر کرلو اور مینے تو علی رض اور معاویہ رض دونو کو بیعت سے خلع کیا اب تم
سب مانو اور جسکو چاہو پسند کرلو اور مناسب جانو کہ وہ لایق اس امر کے ہے اوسکو
خلیفہ تجویز کرلو یہہ کہکر ابو موسی علحدہ ہوئے عمرو منصف دویم اوسکے قایم مقام کہڑا
ہوکر اللہ کی حمد اور ثنا کرکے یہہ بیان کرنے لگا کہ اے لوگو تمنے سنا جو اس شخص نے کہا
اسنے اپنے صاحب کو یعنے امیر المومنین علی رض کو خلافت سے برطرف کیا اور مین بہی
اوسکے صاحب کو جیسا کہ اوسنے برطرف کیا برطرف کرتا ہون — اور مقرر کرتا ہون
اپنے صاحب کو یعنے معاویہ کو کیونکہ یہہ مقرر کیا ہوا عثمان رض کا ہے اور اونکے خونکا
طالب ہے اور سب آدمیون سے زیادہ حق رکہتا ہے اونکے قایم مقام ہونیکا —
ابو موسے نے اوسوقت خفا ہوکر بد دعا دی اور بیان کرنے لگے کہ اے عمر تونے مجہے
فریب کیا تو گناہ گار رہوا — یہہ کہکر وہ تو سوار ہوکر مکہ کو چلے گئے بسبب حیا
صحابہ کے مدینہ کو نہ گئے — اور عمرو اور اہل شام طرف معاویہ کی چلے گئے اور معاویہ
کے خلیفہ ہونیکی تسلیم بسنے کرلی اوسی روز سے حضرت علی رض کے ہر امر مین ضعف
ہوگیا اور معاویہ کو قوت اور توانائی حاصل ہوتی گئی — جبکہ خارجیون نے حضرت
علی رض کی بیعت خلافت کا انکار کیا اوسوقت آپ نے اونسے دعوی حق کا کیا

کیا اونہون نے نہ مانا اور جو قاصد حضرت علی رض کا اوسکے پاس جاتا اوسکا سر کاٹ ڈالتے یہہ خارجی چار ہزار آدمی تہے حضرت علی رض نے اونکو وعظ اور پند کرنے شروع کے اور جنگ و جدال سے مانع ہوئے لیکن یہہ پند سود مند نہ ہوئی اور ایک جماعت اونمین سے متفرق ہوکر عبداللہ ابن وہب کے ہمراہ اوسی گمراہی اور تمردی پر رہا کی یہانتک کہ لڑکر سب مارے گئے اور حضرت علی رض کے اصحاب مین سے سوائے سات آدمیون کے کوئی شخص شہید نہین ہوا اول یزید بن نوبرہ ہے یہہ وہ شخص ہے جو پیغمبر خدا ص کے ہمراہ جنگ احد مین حاضر تہا — جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کوفہ کی طرف مراجعت فرمائی تب آپ نے لوگون کو معاویہ پر چڑہائی کے واسطے برانگیختہ کیا لیکن اونکی ہمت پست ہوگئی تہی سنے کہا کہ بالفعل ہم لڑتے ہوئے آئے ہین جب آرام کرین گے بعد تسکین اور اطمینان خاطر کے لڑین گے اسلئے حضرت علی رض کو تشریف لیجانے کوفہ کے بہت ضرورت ہوئی تہی

اب شروع ہوا سنہ ۳۸ ہجری نبوی ص

اس سالمین معاویہ نے عمرو بن العاص کے ہمراہ لشکر آمادہ کرکے مصر کی مہم پر روانہ کیا تہا جب اوسنے مصر پر چڑہائی کی اوسوقت محمد بن ابی بکر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مدد طلب کی آپ نے اشتر کو اوسکی کمک کے واسطے روانہ فرمایا جبکہ اشتر دریا رقلزم کے پاس پہنچا اوسجائے ایک شخص نے شہد مین زہر ملاکر اشتر کو کہلا دیا وہ مرگیا معاویہ خوش ہوا اور بطور طنز کہنے لگا کہ خدا کا لشکر شہد مین بہی ہے — اور عمرو مصر پر جا پہنچا اصحاب محمد ابن ابی بکر اوس سے لڑے لیکن

خلافت حضرت علی رض

۴۳۴ اونکو شکست دی اوسوقت وہ لوگ تتر بتر ہوگئے اور محمد مذکور بھاگ کر خرتا پر پہنچا
کہ اوسکو بھی پکڑ لیا اور معاویہ ابن خدیج کے پاس حاضر کیا اوسنے اوسکو قتل کرکے
اونکے لاشہ کو مردار دنین جسجائے گدھے مرے ہوئے پڑے تھے ڈالدیا اور آگ
سے اوسکا لاشہ جلاکر خاک سیاہ کیا اور عمرو مصر مین داخل ہوا تمام اہل مصر نے معاویہ
کے بیعت کی جب یہہ خبر عایشہ رض کو پہنچی کہ میرا بھائی محمد اسطرح پر مقتول ہوا بہت جزع
وفزع کیا اور ہر نماز کے بعد بد دعا معاویہ اور عمرو بن العاص کو دینی شروع کی تمام اہل
بیت اس بد دعا مین اونکے شریک تھے — اور جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
اونکے مقتول ہونیکا حال سنا بہت رنجیدہ خاطر ہوئی اور فرمایا کہ خدا کے نزدیک
اوسکا حساب لین گے یہہ واقعہ ۳۸ھ مین گذرا پھر معاویہ نے
اپنے لشکر عاملین علی رض پر واسطے لوٹنے کے بھیجے چنانچہ نعمان بن بشیر انصاری کو
عین التمر مین بھیجا اوسنے وہان جاکر جو اصحاب علی رض کا پایا اسکو لوٹا اور شکست دی
— اور سفیان بن عوف کو ہیت اور انبار — اور مدائن کی طرف روانہ کیا اوسنے
وہان جاکر خوب اتہہ صاف کیا اور لوٹا اور جو مال پایا سب جمع کرکے معاویہ کی طرف
مراجعت کی — اور عبداللہ بن مسعدہ الفزاری کو حجاز کیطرف روانہ کیا حضرت علی
رض نے بھی اوسپر سوار بھیجی دونو کا مقابلہ تیمن مین ہوا اور اصحاب معاویہ کو شکست
ہوئی وہ بھاگ کر شام مین چلے گئے اور متواتر لوٹ کھسوٹ بلاد علی رض پر رہی اور
حضرت علی اس امر مین لوگون کو خطبہ بلیغہ پڑہکر سناتے تھے اور بہت کوشش
اور سعی اس امر مین کرتے تھے کہ یہہ لوگ معاویہ کے لڑنے کے واسطے طیار ہون لیکن
کسی کے دل پر بھی اثر نہوتا تھا کیونکہ لشکر اونکا پست ہمت ہوگیا تھا

اب شروع ہوا سنہ ۳۹ ہجری نبوی ص کا

خلافت حضرت علی رض

یہہ سال شروع ہی ہوگیا اور حال یہی رہا اسی سالمین عبد اللہ ابن عباس نے جو عامل بصرہ کا تہا زیاد کو ملک فارس پر بہیجا کیونکہ بسبب مقابلہ اور جنگ علی رض اور معاویہ کے اضطراب لاحق حال فارس کے ہوگیا تہا — حضرت زیاد وہان پہنچے اور خوب بندوبست کیا یہانتک کہ اہل فارس نے یہہ کہا کہ سیاست نوشیروان سے آجتک ہمنے ایسا بندوبست نہین دیکہا جیسا کہ یہہ عربی کرتا ہے

اب شروع ہوا چالیسوان سال ہجری نبوی ۴۰

درمیان اس سال کے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ عراق مین تہے اور معاویہ ملک شام مین تہا اور ملک مصر بہی معاویہ کے قبضہ مین تہا اور حضرت علی رض دعا بد پڑہتے تہے درمیان ہر نماز کے واسطے معاویہ اور عمرو بن العاص اور ضحاک ادر ولید بن عقبہ اور یکچشم سلمی پر — اور معاویہ بہی حضرت علی رض پر ہر نماز مین بددعا کرتا تہا اور حضرت امام حسن اور امام حسین اور عبد اللہ بن جعفر پر بہی بددعا کیا کرتا تہا اسی سالمین معاویہ نے بسر بن ارطاۃ کو لشکر دیکر حجاز پر بہیجا تہا چنانچہ وہ مدینہ مین آیا اور بجائے ابو ایوب انصاری حضرت علی رض کی طرف سے عامل تہے وہ بہاگ کر حضرت علی رض سے جاملے اور بسر نے مدینہ مین گہس کر خوب خونریزی کی اور زبردستی لوگون سے بیعت معاویہ کی کروائی — پہر یمن کو گیا اور ہزارہا آدمی وہان قتل کئے — مگر عبد اللہ بن عباس جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف سے یمن کے عامل تہے وہ جان بچاکر بہاگ گئے لیکن اوس ظالم نے حضرت عبد اللہ کے دو بیٹے صغر سن پکڑ کر ذبح کر ڈالے اسکا بہت رنج ہوا ان بچون کی مان یعنے عائشہ بنت عبد اللہ بن عبد المدان روتی تہی اور چند شعر جو وہ پڑہتے تہے اوسکا ترجمہ

شہادت علی کرم اللہ وجہہ

۴۳۶ بسبب اسکے کہ سوار رونے کے اور کچھ فایدہ نہین بخشتا چھوڑ دیا گیا

بیان شہادت علی کرم اللہ وجہہ کا

راویان اخبار یون نقل کرتے ہین کہ تین شخص خارجی یعنے عبدالرحمان بن ملجم المرادی
اور عمرو بن بکر التمیمی اور برک بن عبداللہ التمیمی جسکو حجاج بھی کہتے ہین ایک مقام پر
جمع ہوئے اور اپنے بھائیون تیراندازون کا جو نہروان پر مقتول ہوئے تھے تذکرہ
کرنے لگے پھر یہہ کہا کہ اگر ہم اوس فرقہ گمراہ کو قتل کر ڈالتے تو تمام بلاد اور
اطراف مین چین ہو جاتا — ابن ملجم نے کہا کہ علی رض کو مین کافی ہون — اور
برک نے کہا کہ معاویہ کو مین قتل کر ڈالونگا — عمر ابن بکر نے کہا — کہ عمرو بن
العاص کو مین سمجھ لونگا اور یہہ عہد ہو گیا کہ سنو بھائی ہم تینون مین سے جو جس کی
طرف جائے وہان سے بھاگے نہین اور اپنے ہمراہ ہر ایک زہر آلودہ تلوار لین
اور وعدہ یہہ ہوا کہ ۱۷ سترھوین تاریخ ماہ رمضان سنہ ۴۰ کو ہر ایک شخص اپنی اپنی
جائے مین کار مقبوضہ ادا کرے اور عبدالرحمان بن ملجم کے ساتھہ دو آدمی اور بھی
متفق ہو گئے تھے ایک کا نام وردان ہے یہہ شخص قبیلہ تیم الرباب سے ہی — دوسرا
شبیب بن ابجر تھا وہ تینون حضرت علی رض کے قتل کرنے کے ارادہ پر گئے حضرت
علی مرتضے رض واسطے نماز صبح کے تشریف لاتے تھے شبیب نے بڑھکر ایک
ضرب تلوار کی ماری اوسکی تلوار طاق پر لگی وہ بھاگ کر لوگونمین جا چھپا —
ابن ملجم نے آپکی پیشانی پر ایک ضرب ماری اور وردان بھاگ گیا مگر ابن ملجم پکڑا گیا
اوسکی مشکین باندہ کر سامنے حضرت علی رض کے حاضر کیا حضرت علی رض نے
امام حسن — اور امام حسین رض کو بلوایا اور فرمایا کہ وصیت کرتا ہون تمہین تقوی

بیان شہادت حضرت علی رض

تقوی اور پرہیزگاری کی اور دنیا کو نہ چاہا اور جوتے سے چنے جاوے اوسپر
رونا نہین پہر سوا رکلمہ لا الہ الا اللہ کے اور کچھہ نہ بولنے پائے تہے کہ روح قبض ہوگئی
انا للہ وانا الیہ راجعون — اب حال برک کا سنئے اسنے اوسی رات کو ایک ہاتہہ تلوار کا
معاویہ پر مارا وہ ہاتہہ چوٹر پر پڑا مگر وہ پکڑا گیا جب سامنے معاویہ کے حاضر ہوا
کہنے لگا کہ مین آپکو خوشخبری سناتا ہون مجہے قتل نہ کیجئے اوسنے پوچہا کہ وہ کیا خوشخبری
ہے اوسنے کہا کہ میرے ایک رفیق نے آج ہی کے روز حضرت علی رض کو قتل کیا ہے
معاویہ نے کہا کہ کیا یہہ نہین ہوسکتا کہ علی رض اوسکو قتل کرڈالے اوسنے
کہا کہ نہین ہوسکتا کیونکہ علی رض کے ہمراہ نگاہبان اور محافظ نہین ہین معاویہ نے
اوسکو قتل کیا — اور عمرو بن بکر اس رات عمرو بن العاص کے واسطے گہات
لگاکر بیٹہا وہ اوس روز نکلا ہی نہین اوسنے خارجہ بن ابی حبیبہ کو جو اسی کی شکل کا
تہا حکم دیا کہ لوگون کو نماز پڑہاؤ چنانچہ خارجہ لوگون کو نماز پڑہانے کو آیا عمرو بن
بکر نے اوسپر حملہ باین گمان کیا کہ یہہ شخص عمرو بن العاص ہے اور اوسکو قتل کرڈالا
لیکن اوسکو ہی لوگون نے پکڑ لیا اور عمرو کے پاس حاضر کیا اوسنے پوچہا
کہ کون ہے یہہ لوگون نے کہا کہ عمر — پوچہا کہ قاتل کون ہوا لوگون نے کہا کہ خارجہ
عمرو قاتل بولا کہ میرے تو ارادہ عمر کے مارنے کا کیا تہا مگر بارادہ خدا خارجہ مارا گیا
اسمین میرا کیا قصور ہے — جسوقت حضرت علی رض نے وفات پائی اوسوقت
عبد الرحمن بن ملجم کو قید مین سے نکالکر حضرت عبداللہ بن جعفر نے ہاتہہ اوسکے کاٹے
— پہر پیر کاٹے اور آنکہو نمین اوسکی گرم کرواکر سلائی پہروائی — اور زبان
اوسکی کاٹی پہر اوسکا لاشہ جلادیا ایک خارجی مسمی عمران بن حطان لعنت اللہ
نے اوس ابن ملجم علیہ اللعنۃ مذکور کا مرثیہ بہی کہا ہے (قول مترجم) جسنے تذکرہ
شعراء مین لکہا ہے) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی عمر مین اختلاف ہے بعضے کہتے

بیان اوصاف حضرت علی رض

۴۳۸ ہین ترسٹھ ۶۳ برسکی تہی اور بعضے پینسٹھ برسکی بیان کرتے ہین اور بعضے اونسٹھ ۵۹ اور تین مہینے کم پانچ برس خلافت کے اور جمعہ کی صبح سترھوین تاریخ رمضان سنہ ۴۰ مین یہہ واقعہ جان گزا گذرا تہا اور موضع قرمین بہی اختلاف ہے بعضے کہتے ہین قریب مسجد کوفہ کے قبلہ رُو مدفون ہوئے ہین — اور بعضے کہتے ہین کہ محل امارت مین دفن کئے گئے اور بعضے کہتے ہین کہ امام حسن اونکے صاحب زادہ نے طرف مدینہ کی اوسکو لیجاکر بقیع مین پاس اونکی زوجہ فاطمہ کے مدفون کیا اور صحیح تر اور وہ جو ابن اثیر وغیرہ اوسکو معتمد سمجھتے ہین وہ یہہ ہے کہ قبر اونکی نجف مین ہے اور یہی مشہور ہے اور آج کے روز تک زیارت بہی وہان ہوتے ہے

بیان اوصاف علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا

آپ کا رنگ بہت گندم گون تہا اور آنکہین بڑی بڑی تہین اور پیٹ بڑا تہا پیشانی سر پر کم بال تہے بڑی ڈاڑہی تہی اور چہاتی پر آپ کے بہت بال تہے اور کچہہ مایل بقصر قد تہا یعنے میانہ قد خوبصورت تہے بڑاپے سے کچہہ تغیر نہ آیا تہا — کثیر التبسم تہے یعنے ہنستی پیشانی — اور دربان اونکا قنبر غلام تہا اور کوتوال آپکا مغفل بن قیس الریاحی تہا اور قاضی آپکا شریح تہا اوسکو قضا کوفہ کی حضرت عمر نے دی تہی چنانچہ کوفہ کا وہ قاضی حجاج کے زمانہ تک رہا اور اول بیوی حضرت علی رض کی فاطمہ بنت رسول اللہ ہے ان کے جیتے جی اور بیوی نہین کی اسی بیوی سے تین بیٹے آپکے امام حسن اور امام حسین اور محسن پیدا ہوئے تہے مگر محسن چہوٹی ہی عمر مین فوت ہوگئے تہے — اور زینب اور ام کلثوم جو بیوی عمر بن الخطاب کی تہی — پہر بعد مرنے فاطمہ رض کے حضرت علی رض نے ام البنین بنت حزام کلابیہ سے نکاح کیا اوسسے عباس اور جعفر اور عبداللہ

بیان اوصاف حضرت علی رض

۴۳۹ عبد اللہ اور عثمان پیدا ہوئے یہہ چارون اپنے بہائی حسین رض کے ہمراہ کربلا مین
شہید ہوئے — سوائے عباس کے اور کسی نے انمین سے اپنے پیچھے نہین چھوڑا
— اور لیلی بنت مسعود بن خالد نہشلی تیمی سے بہی نکاح کیا اوس سے عبید اللہ
اور ابوبکر پیدا ہوئے — یہہ دونو بہی اپنے بہائی حضرت حسین رض کے ہمراہ
مقتول ہوئے — اور نکاح اسماء بنت عمیس سے نکاح کیا اوسسے دو بچے یعنے
محمد الاصغر اور یحیی پیدا ہوئے انکی نسل باقی نہین رہی — اور صہبا بنت ربیعہ
تغلبیہ سے بہی عمر اور رقیہ پیدا ہوئے عمر کی عمر پچاسی برس کی ہوئی اور اسنے نصف
میراث اپنے باپ حضرت علی رض کی پائی تہی یہہ عورت اول مقیدین مین
سے ہے جو بروقت حملہ کرنے خالد بن ولید کے عین التمر پر گرفتار آئے تہے
— یہہ عمر ابن علی رض ینبع مین فوت ہوئے اور اوسکی اولاد بہی ہے —
اور ایک عورت عامہ بنت ابی العاص بن الربیع بن عبد شمس بن عبد مناف
سے نکاح کیا تہا اس عورت کے والدہ زینب بنت رسول اللہ ص ہے اسے
محمد الاوسط پیدا ہوئے اسکے اولاد نہین ہوئی — اور خولہ بنت جعفر الحنفیہ سے
محمد الاکبر جو معروف ابن حنیفہ ہین پیدا ہوئے اونسے اولاد بہی ہے — اور حضرت
علی رض کی بیان ازواج متفرقہ سے بہت ہین ازانجملہ ام حسن — اور
رملتہ الکبری ام سعد بنت عروہ کے شکم سے ہین — اور ام ہانی — اور
میمونہ — اور زینب صغری — اور رملہ صغری — اور ام کلثوم صغری —
اور فاطمہ — اور امامہ — اور خدیجہ — اور ام الکرام — اور ام سلمہ — اور
جعفر — اور جمانہ اور نفیسہ یہہ آپکی صاحبزادیان ہین پس تمام چودہ بیٹون
حضرت علی رض کی سے اور پانچ صاحبزادون سے نسل جاری ہوئی وہ یہہ
ہین — حسن ص — اور حسین ص — اور محمد ابن الحنیفہ ص — اور عباس رض اور عمر رض

بیان فضایل حضرت علی رض

بیان فضایل حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا

واضح ہو کہ فضایل علی رض سے ایک یہہ ہے کہ پیغمبر خدا ص کے ہمراہ ہر امر کا مشاہدہ کیا اور آپکے بھائیون مین سے ہین اور سبسے اول مسلمان ہوئے اور پیغمبر خدا ص نے درمیان غزوہ خیبر کے ارشاد کیا کہ کلکے روز یہہ نیزہ وہ شخص اٹھاوے گا جو دوست رکھتا ہے اللہ اور اوسکے رسول کو اور چاہتا ہے اللہ اوسکو اور رسول اللہ کا اوسکو اور ارشاد کیا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنے جسکا مین مولے ہون پس علی بھی اوسکا مولا ہے اور حضرت نے ارشاد کیا کہ اے علی کیا تو اسبات سے نہین راضی کہ تیرا رتبہ ہمراہ میرے ایسا ہے جیسا کہ ہارون کا رتبہ حضرت موسے کے نزدیک تھا یعنے جیسا ہارون اوسکا بھائی تھا تو میرا بھائی ہے — اور پیغمبر خدا ص نے ارشاد کیا کہ علی علم قضا جانتا ہے علم قضا کا وہ ہے جسمین تمام فقہ اور علم وکمال موجود ہون — بخلاف اوس قول کے جو حضرت نے زید کے حقین فرمایا کہ یہہ فرایض خوب جانتا ہے — اور ابی کو کہا کہ یہہ قاری اچھا ہے — اور نہین دعوے کیا نبوت کا حضرت علی نے کبھی — ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جناب امیرالمومنین کے ایک ذرہ جاتی رہی آپنے ایک نصرانی کے پاس وہ دیکھی آپ اوسکو قاضی شریح کے پاس لے گئے اور کہا کہ اگر میرا مدعی علیہ مسلمان ہوتا تو مین اسکے برابر کھڑا ہوتا یہہ کہکر ایک جانب کو بیٹھ گئے — اور کہا کہ یہہ ذرہ میری ہے — نصرانی نے کہا کہ نہین یہہ میری ذرہ ہے — قاضی شریح نے حضرت علی رض سے پوچھا کہ آپکے گواہ بھی ہین حضرت علی رض ہنستی جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ نہین گواہ کوئی نہین — قاضی نے چھوڑدیا نصرانی ذرہ لیکر تھوڑی دور چلا تھا

بیان خلافت حضرت امام حسن ع

۴۴۱ دور چلا تہا کہ پہر کر آیا اور کہا کہ گواہی دیتا ہون مین کہ یہہ جمیع احکام بنیون کے ہین
اور مسلمان ہوگیا اور اقرار کیا کہ ذرہ علی رض کی بروقت کوچ صفین کے گر پڑی
تہی حضرت علی رض اوسکے مسلمان ہونے سے بہت خوش ہوئے اور ذرہ بہی
اوسکو بخشش دی اور ایک گہوڑا مرحمت کیا یہہ نصرانی حضرت علی رض کے ہمراہ
ہوکر خارجیون سے لڑا تہا اور شہید ہوا تہا — اور ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت
علی رض اپنی چادرین کہجورین لے رہے تہے آپنے ایک درہم کو وہ خریدکین تہی
لوگون نے آپسے عرض کی کہ یا امیر المومنین ہم اُٹہالین لائے ہین دیجئے آپ نے
فرمایا کہ نہین گنے دار کو آپ ہی اٹہانی چاہین — اور ایک خصلت آپ کی
یہہ تہی کہ جو بیت المال مین جمع ہوتا جمعہ کے روز تقسیم کر دیتے کچہہ اوس مین جمع
نرکہتے — چنانچہ ایک دفعہ آپ بیت المال مین تشریف لیگئے اور سونا
اور چاندی دیکہہ کر یہہ ارشاد کیا کہ اے سونے خالی کر گہر میرا اور اے چاندی
نکل بیت المال مین سے فریب اور غرور دینا کسی اور شخص کو سوا ے میرے
مجہے کچہہ حاجت تسے نہین ہے — ایک روز بہائی حقیقی حضرت علی مرتضی رض
کا یعنے عقیل ابن ابی طالب طالب عطا ہوکر آپ کی خدمت مین آیا آپ کے
پاس کچہہ نہ پایا اسواسطے اوسکو چہوڑ کر حُب دنیا کے واسطے معاویہ سے جا ملا
اور جنگ صفین کے روز بہی معاویہ کے ہمراہ تہا — چنانچہ معاویہ نے بطور
ہنسی کے کہا کہ اے ابا یزید آج کے روز تو ہمارے ساتہہ ہے مناسب تہا تجکو
علی رض کے ہمراہ ہوتا کیونکہ وہ تیرا بہائی ہے عقیل نے کہا کہ جنگ بدر مین بہی تو مین
تمہارے ہمراہ تہا عقیل مذکور جنگ بدر مین ہمراہ مشرکین کے وہ اور اوسکا چچا عباس تہے

بیان اخبار امام حسن علیہ السلام کا

خلافت حضرت امام حسن ع

۴۴۲ واضح ہو کہ بروقت وفات علی ابن ابیطالب رض کے تمام مسلمانون نے اون کی بیٹے امام حسن علیہ السلام سے بیعت کی — اور عبداللہ ابن عباس حضرت علی رض کی زندگی ہی مین بصرہ سے کچھ مال لیکر مکہ کو چلا گیا تہا اور درمیان عبداللہ مذکور اور علی رض کے خط وکتابت بہت ہو چکے تہے — جبکہ امام حسن ع خلیفہ متولی خلافت کے ہوئے اوسوقت ابن عباس نے انکو لکہا کہ تم مضبوط اور قوی قصد واسطے جہاد دشمن کے ہو رہو — اور اول حضرت امام حسن علیہ السلام سے قیس بن سعد بن عبادہ انصاری نے بیعت کی اور کہا کہ دراز کرہا تہہ اپنا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ص اور جنگ مخالفین پر حضرت امام حسن ع نے کہا کہ اوپر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ص کے کیونکہ وہ دونو ثابت ہین پہر اور لوگون نے بیعت کی — اور حضرت امام حسن ع ہر ایک مسلمان سے جو بیعت کرتا تہا یہہ شرط کرتے جاتے تہے کہ میرے مطیع اور فرمان بردار رہنا جسکو مین چہوڑ دون تم بہی درگذر کرنا اور جسے مین لڑون تم لڑنا اس امر کے بیان کرنے سے سب کو شک ہو گیا اور کہنے لگے کہ یہہ شخص تمہارا سردار لڑنے کا ارادہ رکہتا ہے

اب شروع ہوا اکتالیسوان سال ہجری نبوی ص ۴۱

بیان ہے اسبات کا کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے خلافت معاویہ کے سپرد کی کہتے ہین کہ قبل از وفات حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے اونسے چالیس ہزار آدمیون نے اونکے لشکر سے بیعت کی تہی مرنے پر اور سامان معاویہ پر چڑہائی کا کیا تہا — حضرت امام حسن ع نے اس لشکر کو آمادہ کر کے جنہون نے بیعت حضرت علی رض سے کی تہی کوفہ کو بارادہ جنگ معاویہ کے کوچ کیا کے مداین تک

تک پہنچے — اور حضرت امام حسن ع نے مقدمتہ الجیش یعنے پیش خیمہ اپنا قیس بن سعد کو ۴۴۲
دیا اور بارہ ہزار آدمی اونکے ہمراہ کئے — بعضے کہتے ہین کہ پیش خیمہ پر عبداللہ ابن عباس
مقرر ہوئے تھے بہرتقدیر جب مداین کے پاس پہنچے حضرت امام حسن ع کے لشکر مین
فساد برپا ہوا کہتے ہین کہ حضرت امام حسن ع کی بیوی کی طرف سے کچھہ جھگڑا ہوا آپ
ایک سفید محل مین درمیان مداین کی داخل ہوئی اور لشکر مین بغض اور حسد برپا ہوا جب
حضرت امام حسن ع نے دیکھا کہ لوگون کا یہہ حال ہے اوسوقت حضرت امام حسن ع
نے معاویہ کو ایک نامہ مابین بمضمون لکھا کہ اگر چند شرطین تم مان لو تو مجکو تمہاری اطاعت
منظور ہے معاویہ نے مان لین وہ شروط یہہ ہین ایک شرط امام حسن ع نے یہہ کی
تھی کہ جو روپیہ بیت المال کوفہ مین ہے مجکو دو اور دارابجرد کا خراج جو فارس سے
آتا ہے وہ دیا کرو — اور حضرت علی رض کو برا نہ کہا کرو اونسے سب شرطین مان لین
الا سب علی رض سے انکار کیا اور کہا علی رض کو گالی بیشک دونگا جب امام حسن ع
نے دیکھا کہ یہہ شرط نہین مانتا لاچار یہہ کہا کہ جس مجلس مین مجکو یا میرے سامنے حضرت
علی رض کو گالی نہ دو اونسے منظور کیا اور کہا اچھا تمہارے سامنے نہین گے لیکن
پھر اس شرط کو بھی پورا نہ کیا اور کہتے ہین کہ چار لاکھہ درہم اونکے پاس بھیجے اسے
اور خراج دارابجرد کا کبھی نہ بھیجا یا — پھر معاویہ کوفہ مین داخل ہوا لوگون نے اوسکی
بیعت اختیار کی اور حضرت امام حسن ع نے قیس بن سعد کو لکھا کہ تم معاویہ کی اطاعت
مان لینا پھر درمیان قیس اور عبداللہ بن عباس اور معاویہ کے درمیان خط وکتابت
جاری ہوئے اور آخر الامر یہہ ہوا کہ اون دونون نے بھی معہ اپنے ہمراہیون کے
بیعت معاویہ کی منظور کی — اور یہہ شرط ہوگئی کہ ہمسے کبھی کسی خون یا مال کا مطالبہ
نہ کرنا معاویہ نے منظور کیا اس شرط کو پورا بھی کیا — اور حضرت امام حسن ع درمیان
مدینہ کے اپنے اہل بیت مین آگئے کہتے ہین کہ امام حسن ع نے امر خلافت درمیان

خلافت حضرت امام حسن ع

۴۴۴ ربیع الاول سنہ ۴۱ کے معاویہ کے سپرد کیا تہا اور بعضے ربیع الاخر اور بعضے جمادالاولے
کہتے ہین بموجب قول اول کے حضرت امام حسن ع نے ساڑہے پانچ مہینے خلافت کی
اور بموجب قول ثانی کے کچہہ اوپر چہہ مہینے ۔ اور بموجب قول شیرے کے کچہہ اوپر
سات مہینے روایت کی ہے سفینہ نے کہ فرمایا ہے نبی ص نے کہ خلافت میرے بعد
تیس برس تک رہے گی پہر آوے گا ایک بادشاہ غصہ والا ۔ اور بعد تیس برس کے
ایک دہ روز ہوگا جسکو ن دست بردار ہوجاویگا خلافت سے حسن ع اور حضرت امام حسن ع
مدینہ مین رہنے لگے ۔ یہانتک کہ اسی شہر مین درمیان ماہ ربیع الاول سنہ ۴۹ ہجری مین
فوت ہوئے اور پیدائش آپکی مدینہ کی ہے درمیان سنہ ۳ ہجری کے پیدا ہوئے تہے
یہہ بڑے تہے امام حسین ع سے ایک برس ۔ اور حضرت امام حسن ع نے بہت نکاح
کئے ہین اور طلاق بہی بہت دئے ہین اور پندرہ بیٹے مذکر اور آٹہہ بیٹی مونث
آپ سے پیدا ہوئے ہین اور اپنے جد رسول مقبول کے سر سے ناف تک مشابہہ تہے
اور حضرت امام حسین رض ناف سے قدم تک مشابہت رکہتے تہے ۔ اور باعث
وفات جناب امام حسن ع کا وہ زہر تہا جو پلایا تہا اونکی بیوی جعدہ بنت الاشعث
نے کہتے ہین یہہ حرکت بیجا اونسے بسبب اغوا معاویہ کے کی تہی بعضے کہتے ہین کہ یزید
ابن معاویہ کے بہکانے سے زہر دیا تہا کیونکہ اونسے اوسنے وعدہ نکاح کرنیکا کر لیا تہا
چنانچہ اونکو زہر دیکر اوسنے کہا کہ مجہسے نکاح کرلے یزید نے انکار کیا اور نکاح نہ کیا
اور بروقت وفات کے حضرت امام حسن ع یہہ وصیت کر گئے تہے کہ میرے دادا رسول اللہ
ص کے پاس مجکو مدفون کرنا جب آپ فوت ہوگئے اوس وقت لوگون نے
چاہا کہ وہ وصیت بجا لاوین لیکن چونکہ مروان ابن الحکم معاویہ کی طرف سے مدینہ کا
والی تہا اوسنے منع کیا اور قریب تہا کہ بسبب اس منع ہونیکے درمیان بنی امیہ
اور بنی ہاشم کے فتنہ برپا ہوتا اسلئے عایشہ رض نے ارشاد کیا کہ گہر میرا ہے مین اجازت

بیان خلفاء بنی امیہ کا

اجازت نہین دیتے اوسجائے دفن کرنے کی اسلئے بقیع مین آپکو مدفون کیا جب
معاویہ کو یہہ خبر پہنچی کہ حضرت امام حسن ع کا انتقال ہوا سجدہ شکر کا بجا لایا اور خوش ہوا
— فضایل حسن بہت ہین از انجملہ جو حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے یہہ ہے کہ نبی ص نے
ارشاد کیا کہ حسن ع اور حسین ع یہہ دو سردار مین جوانان اہل جنت کے اور باپ
انکا ان دونون سے بہتر ہے — اور خاص امام حسن ع کے حق مین یہہ روایت ہے
کہ پیغمبر خدا نے ارشاد کیا کہ حسن ع میرا بیٹا سردار ہے اور صلح کروائیگا خدا تعالے
بسبب اسکے درمیان دو گروہ مسلمانون کے — اور روایت ہے کہ پیغمبر خدا ص کہین کو
تشریف لیجاتے تہے اور امام حسن ع اور حسین ع کھیل رہے تہے اپنے گردن اپنی اون دونون کے
واسطے دراز کرکے اون دونون کو اٹہا لیا اور فرمایا کہ کیا اچہی سواری ہے
جو اونٹ ہے ان دونون کا اور اچہے سوار ہین

بیان خلفاء بنی امیہ کا

خلفاء بنی امیہ چودہ ہین اول انمین کا معاویہ بن ابی سفیان اور پہلا خلیفہ مروان الحکم ہے
ان خلفاء نے کچہہ اوپر نوے برس سلطنت کی ہے جسکے تخمیناً ہزار مہینے ہوتے ہین —
قاضی جمال الدین بن واصل ابن اثیر سے نقل کرتا ہے کہ اوسنے اپنی تاریخ مین یون لکہا ہے
کہ جبکہ حضرت امام حسن ع مدینہ کو کوفہ سے مراجعت کرکے تشریف لائے ایک شخص
آپکو راہ مین ملا اور اوسنے یہہ کلمہ جناب امام حسن ع کو فخی طب کرکے کہا کہ اے کالا منہ
کرنے والے مسلمانون کے آپ نے یہہ سنکر ارشاد کیا کہ مجکو ملامت نہ کر کیونکہ رسول اللہ ص
نے اپنے خواب مین دیکہا ہے کہ بنی امیہ مین سے ایک ایک شخص منبر خلافت پر
چڑہیگا یہہ آنحضرت کو برا معلوم ہوا اوسوقت اللہ تعالے نے یہہ آیت نازل فرمائی

بیان خلافت معاویہ رض کا

۴۴۶ انا اعطیناک الکوثر — وانا انزلناہ فی لیلۃ القدر وما ادراک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شہر ترجمہ یہہ ہے + مینے عطا کیا تمکو اے محمد ص حوض کوثر — اور اتارا مینے اوس قران کو درمیان لیلۃ القدر کے اور کیا جانتا ہے تو کہ کیا ہی لیلۃ القدر — لیلۃ القدر بہتر ہے ہزار مہینون سے

بیان اخبار معاویہ ابن ابی سفیان بن صخر بن حرب

ابن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف کا والدہ اسکی ہند بیٹی عتبہ کی ہے اور کنیت اوسکی عبد الرحمن ہے — بیعت معاویہ کی اوس روز ہوئی جس روز جانبین کے حکم جمع ہوئے تہے اور بعضے کہتے ہین کہ بیت المقدس مین بعد شہید ہونے حضرت علی رض کے بیعت کی گئی لیکن بیعت تامہ اوس روز لوگون نے کی جس روز امام حسن ع خلافت سے دست بردار ہوئے اور خلافت معاویہ کے سپرد کی جسے ہمیشہ معاویہ خلیفہ رہا

اب شروع ہوا بیالیسوان اور تنتالیسوان سال ہجری نبوی ص کا

اسی سال یمن عمرو بن العاص بن وایل بن ہاشم بن سعید بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی قرشی سہمی نے وفات پائی یہہ عمرو مذکور ایک شخص اون تین شخصون مین کا ہے جو بجو کیا کرتے تہے رسول اللہ ص کی اور وہ عمرو بن العاص — اور ابو سفیان بن حرب — اور عبد اللہ بن الزبعری تہے — اور تین ہی شخص اونکی محب نبی رسول اللہ ص کی طرف سے تہے — وہ یہہ ہین حسان بن ثابت

بیان خلافت معاویہ رض کا

ثابت — اور عبداللہ بن رواحہ — اور کعب بن مالک — اور ملک مصر کا ۴۴۷
خراج عمرو معاویہ کیطرف سے کہاتا بدوضع تنخواہ لشکر اوسکے کے موافق اوس
شرط کے جو معاویہ سے ہوگئی تہی بروقت متفق ہونیکے جنگ علی رض پر

اب شروع ہوا چوالیسوان سال ہجری نبوی ص ۴۴

بیان ہے بہائی چارا کرنے معاویہ کا زیاد سے

اسی سالمین معاویہ نے زیاد بن سمیہ کو اپنی کنبے مین ملالیا تہا حال یہہ ہے کہ سمیہ
ایک لونڈی تہی حارث بن کلاہ ثقفی کی اوسنے ایک غلام رومی مسمی عبید سے
اوسکا نکاح کردیا تہا اوس غلام سے سمیہ نے ایک بچہ جنا وہ زیاد تہا یہہ شخص حقیقت
مین ازروے شرع اوس حارث کا غلام ہوا — پہر ایسا اتفاق ہوا کہ ابوسفیان
بہی ایام جاہلیت مین طرف طایف کی گیا تہا یہہ جاکر ایک کلال کے گہر جو شراب
بیچتا تہا اوترا اوس شراب فروش کو ابومریم کہتے تہے وہ مسلمان ہوگیا تہا بعد اسکے
— ابوسفیان کو جب نشا ہوا اوسنے اوسے عورت کی خواہش کی ابومریم نے
کہا کہ اگر چاہے تو سمیہ موجود ہے ابوسفیان نے کہا کہ اچہا اوسکو لاؤ گرچہ اوسکی
چوچیان بڑی ہین اور پیٹ بڑہا ہے — بہرتقدیر ابوسفیان نے اوسے صحبت کی
اوسکو حمل ہوگیا کہتے ہین کہ اوس حمل سے زیاد پیدا ہوا اور جس سالمین کہ پیغمبر خدا ص
نے ہجرت کی اوس سالمین وہ زیاد کو جنی تہی — مگر زیاد جب جوان ہوا تو فصیح
اور بلیغ ہوا چنانچہ ایک روز زیاد مذکور مجلس عمرو بن الخطاب رض کی مین درمیان
اور کئی خلافت کے حاضر ہوا تہا — اوسوقت عمرو بن العاص نے بطرز تعریف یہہ

ذکر خلافت معاویہ رض کا

۴۴۸ کہا کہ اگر یہہ لڑکا کسی قریش کی اولاد سے ہوتا تو تمام عرب کو ایک لاٹھی ہانکتا ہان
ابوسفیان بہی حاضر تہا اوسنے حضرت علی رض ابن ابیطالب سے کہا کہ جس شخص کا یہہ
تخم ہے اوسکو مین جانتا ہون — حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد کیا کہ پہر
کون مانع ہے اوسکو کہنے مین ملانے سے ابوسفیان بولا کہ اصلع سے ڈرتا ہون
مراد اوسکی اس لفظ سے عمرو رض کی تہی اصلع اوسکو کہتے ہین جسکی پیشانی کے سر پر
بال نہون یعنے اسواسطے ڈرتا ہون کہ درہ سے میرا چمڑا نہ اوڑا دے — پہر جبکہ
وہ قضیہ گذرا حسین گواہون کی گواہی مغیرہ پر بابت زنا کی طلب ہوئی اور حضرت عمر نے
اوسکے کوڑے مارے اور اونمین ابوبکر بہائی زیاد کا مادرزاد بہی تہا اور زیاد نے
گواہی صریح نہ دی جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہین اوس روز سے مغیرہ نے زیاد سے
بہت محبت اور دوستی کرنی شروع کی تہی — پہر جب حضرت علی رض خلیفہ ہوئے
تب آپ نے زیاد کو فارس پر متولی کیا اوسنے ایام خلافت مین چین سے حکومت
کرتا رہا مگر جبکہ حضرت امام حسن ع نے خلافت معاویہ کے سپرد کردی تب زیاد نے
معاویہ کی بیعت اختیار نہ کی اور بغاوت اختیار کر کے رک گیا اور معاویہ کو اس امر
مہم کے پیش آنے سے یہہ خوف لاحق ہوا کہ ایسا نہ ہو زیاد کسی شخص کو بنی ہاشم مین
ملا کر اپنے ہمراہ کرلے اور پہر لڑائی کرنی پڑے — اور مغیرہ ابن شعبہ معاویہ کیطرف
سے کوفہ کے والی تہے — جب یہہ حال مغیرہ نے دیکہا وہ معاویہ کے پاس درمیان
سنہ ۴۲ ہجری کے گیا معاویہ نے اوسکے سامنے زیاد کا شکوہ کیا اور کہا کہ وہ فارس
مین نہی ہو بیٹہا ہے اطاعت نہین مانتا — مغیرہ نے کہا آپ مجکو اجازت دیجی
مین جاکر اوسکو سمجہا دون معاویہ نے حکم دیا اور ایک نامہ زیاد کو لکہو کہ اپنے تمکو امن
دی کچہہ خوف نکرنا چنانچہ مغیرہ وہان گیا کیونکہ اون دونون مین دوستی کمال تہی
اوسنے اوسکو اپنے ہمراہ معاویہ کے پاس لاکر بیعت کروادی اور مغیرہ زیاد کا بہت اکرام

اکرام اور تعظیم کرتا تہا اوس روز سے جو اوسنے زنا کی گواہی نہ دی تہی — پہر جبکہ ۴۴۹
یہہ سال آیا تو معاویہ نے زیاد کو اپنے کنبہ مین ملا لیا اور لوگون کو گواہی کے واسطے
بلوایا اور ایک مجمع ہوا اور ابو مریم شراب فروش جسنے سمیہ کو ابی سفیان کے پاس
حاضر کیا تہا درمیان طایف کے وہ بہی گواہی کے واسطے مطلوب ہوا اوسنے
گواہی دی کہ زیاد کا نسب ابی سفیان سے ہے اور کہا کہ مینے بچشم خود دیکہا کہ سمیہ کی
فرج سے ابی سفیان کی منے ٹپکتی تہی — زیاد نے کہا کہ تجکو گواہی کے واسطے بلایا
یا گالیان دینے آیا ہے — بعد اس گواہی کے معاویہ نے زیاد کو اپنے نسب مین
ملا لیا یہہ اول واقعہ ہے جسمین خلاف شرع کیا گیا ہے کیونکہ قول صریح رسول اللہ
کا اسطرح پر ہے کہ پیٹنا واسطے عورت کے اور زانی کے واسطے پتر ہے — یہہ
امر لوگون پر بہت گران گذرا اور سب کو برا معلوم ہوا خصوصاً بنی امیہ کو کیونکہ زیاد
ایک غلام عبید رومی کی اولاد سے صراحتہ تہا اب وہ امیہ بن عبد شمس کی نسل سے
ہوگیا چنانچہ عبد الرحمن ابن حکم بہائی مروان کے نے چند شعر بہی اس معاملہ مین کہے ہین
(قول مترجم) نیچے تذکرہ شعرا عرب مین لکہے ہین) پہر معاویہ نے زیاد کو بصرہ پر
متصرف کر دیا اور خراسان اور سستان یہہ اوسکی مضافات سے کر دئے —
ہند اور بحرین اور عمان یہہ سب اوسکے متعلق ہو گئے — اسی سالمین ام حبیبہ بنت
ابی سفیان زوجہ مطہرہ رسول مقبول کی فوت ہوئین

اب شروع ہوا سنہ ۴۵ ہجری نبوی ص کا

اسی سالمین زیاد بصرہ کو گیا اور وہان سلطنت کا خوب انتظام کیا اور سلطنت معاویہ
کے واسطے موکد کی اور تلوار سونتی اور گمان کرنے والون سے مواخذہ کیا اور شبہ پر

خلافت معاویہ

۵۰ ۴ لوگون کو سزائین دین پہر سب آدمی اوس سے ڈر گئے اور کہتے ہین کہ مثل زیاد کے بعد حضرت علی رض کے کسی نے اون کا سا خطبہ نہین پڑہا اور جبکہ مغیرہ ۵۰ھ ہجری مین فوت ہوا یہہ عامل معاویہ کی طرف سے کوفہ پر تہا اوسوقت معاویہ نے زیاد کو کوفہ کا حاکم کر دیا چنانچہ زیاد وہان گیا اور بصرہ پر اپنا خلیفہ سمرہ ابن جندب کو نبا کر چھوڑ گیا یہہ بھی زیاد ہی کی خاصیت رکہتا تہا یعنے خونریزی اور قتل کرتا تہا — اور زیاد کا یہہ دستور تہا کہ چھہ مہینے کوفہ مین رہتا اور چھہ مہینے بصرہ مین یہہ وہ شخص ہے جسنے دال اپنے آگے حربی اور علم لیجانے کی ترکیب نکالی اور پانسو آدمی اپنے محافظ مقرر کئے وہ ہمیشہ اوسکے مکان پر پڑے رہتے تہے کبہی الگ نہ ہوتے تہے — اور معاویہ اور تمام اوسکے عمال دعا کیا کرتے تہے عثمان ابن عفان رض کے واسطے خطبہ مین بروز جمعہ گالیان دیا کرتے اور حضرت علی رض کو برا کہتے تہے — اور مغیرہ متولی کوفہ جب سب علی رض کے معاویہ کی اطاعت سے کیا کرتا اوسوقت ایک شخص حجر معہ اپنے ہمراہیون کے یہہ کہدیا کرتا تہا کہ یہہ لعنت بجہی پر ہوگی مغیرہ نے مدت تک اوسکی برداشت کی مغیرہ اوسنے تجاوز کر جاتا تہا — جب زیاد وہان کا والی ہوا اسنے حضرت عثمان رض کے واسطے دعا کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر سب اور تبرا کیا اور اون لوگونکا یہہ شیوہ تہا کہ حضرت علی رض کا نام علی رض نہ کہتے تہے بلکہ ابوتراب کہا کرتے تہے اور حقیقت مین یہہ کنیت حضرت علی رض کو بہت پسند تہی کیونکہ یہہ کنیت حضرت علی رض کی پیغمبر خدا ص نے مقرر کی تہی — اسوقت حجر موافق اپنی عادت قدیم کے اوٹہہ کر حضرت علی رض پر ثنا کرنے لگا زیاد نے یکدم سنتے اس گفتگو ناپسند کے اوسکو پکڑ کر قید کیا اور بیڑیان لوہے کی اور زنجیر لوہے کی پہنائکر اور تیرہ آدمی اور اوسکے ہمراہ گرفتار ہوئے ان سبکو زیاد نے معاویہ کے پاس بہیجدیا چھہ آدمیون کے اونمین سے اونکے کنبے والون نے جان بخشی کروالی اور آٹہہ

خلافت معاویہ

آٹھہ گرفتار رہے اون مقیدین کو معاویہ نے واسطے گردن کشی اور قتل کے ایک گانو مسمی عذرا مین بھیجدیا (یہہ ایک گانو دیہات دمشق سے ہے) رضی اللہ عنہم — کہتے ہین کہ یہہ شخص حجر بڑا دین دار اور نمازی تہا ہرچند کہ حضرت عائشہ صدیقہ رض نے حجر کی جان بخشی کے واسطے ایک قاصد معاویہ کے پاس بھیجا تہا مگر وہ بعد مقتول ہونے حجر کے پہنچا — قاضی جمال الدین بن واصل کہتا ہے — اور ابن جوزی بہی باسناد متصل حسن بصری رض سے روایت کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ چار خصلتین معاویہ مین ایسی تہین کہ اگر اونمین سے ایک بہی ہوتی تب بہی خلق اللہ کو ہلاک کرتے — وہ یہہ ہین کہ خلافت اونسے تلوار سے لی بدون مشاورت اور صلاح کے اور حالانکہ اور صحابہ اور صاحب فضیلت موجود تہے — اور خلیفہ کیا اونسے اپنے بیٹے یزید کو — اور دائم الخمر اور نشہ باز تہا — اور حریر پہنتا تہا ڈہول طنبور وغیرہ بجواتا تہا — اور زیاد کو اپنی نسب مین ملالیا تہا حالانکہ یہہ بات صریح خلاف شرع اونسے کی تہی کیونکہ رسول اللہ ص نے ارشاد کیا ہی کہ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاہِرِ الْحَجَرُ یعنے بیٹا زانیہ کا ہے اور زانی محروم ہے — اور قتل کیا معاویہ نے حجر ابن عدی اور اوسکے ہمراہیون کو افسوس ہے حجر کا اور اوسکے اصحاب کا جو مقتول ہوئے — روایت ہے شافعی سے وہ نسبت کرتے ہین اس روایت کی طرف ربیع کی کہ بیع چار شخصون کی گواہی صحابہ مین سے نامقبول جانتا ہے وہ یہہ ہین — معاویہ — اور عمرو بن العاص — اور مغیرہ — اور زیاد — اسی سالمین یعنے سنہ ۴۵ ہجری مین عبد الرحمن بن خالد بن ولید فوت ہوئے اور اہل شام سب اوسکی طرف میلان رکہتے تہے معاویہ نے ایک نصرانی مسمی اثال کے ہاتہ زہر کہلوا کر اوسکو مروا ڈالا

اب شروع ہوا سنہ ۴۶ اور سنہ ۴۷ ہجری ص

بیان جنگ قسطنطنیہ کا

۴۵۴ اس سال مین قیس بن عاصم بن سنان بن خالد بن منقر فوت ہوا اسکی طرف منسوب کیا جاتا ہے اسیواسطے اوسکو منقری کہتے ہین یہہ شخص نبی صلعم کے پاس قاصد بنی تیم کا ہوکر آیا تہا اور مسلمان ہوگیا تہا کہتے ہین کہ یہہ قیس مذکور بہت سے اخلاق پسندیدہ سے متصف ہے

اب شروع ہوا سنہ ۴۸ ہجری ۵

بیان جنگ قسطنطنیہ کا

درمیان اسی سال کے یعنے سنہ ۴۸ مین معاویہ نے لشکر کثیر قسطنطنیہ پر ہمراہ سفیان بن عوف کے روانہ کیا اونہون نے وہان جاکر بلاد رُوم مین کہلبلی ڈالدی اور قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا اس لشکر مین ابن عباس — اور عمرو بن زبیر اور ابو ایوب انصاری بہی تہے — ابو ایوب انصاری تو درمیان مدت حصاری کے فوت ہوئے اور قسطنطنیہ کی چار دیواری کے پاس مدفون ہوئے یہہ صحابی ہمراہ پیغمبر خدا صلعم کے جنگ بدر اور جنگ اُحد اور ہمراہ علی مرتضی رض کے جنگ صفین مین اور ماسوا اوسکے اور لڑائیون مین شامل ہوچکے تہے

اب شروع ہوا سنہ ۴۹ اور سنہ ۵۰ ہجری نبوی ۵

اس سال مین بلدہ قیروان کی بنا ڈالی گئی اور سنہ ۵۵ ہجری مین طیار ہوچکا تہا حال اوسکا یہہ ہے کہ معاویہ نے عقبہ بن نافع کو افریقیہ پر والی کیا تہا یہہ صحابی صحابیون مین سے ہی جب یہہ افریقیہ پر گئے اونہون نے باشندگان افریقیہ کو قتل کیا کیونکہ اون

بیان جنگ قسطنطنیہ کا

۴۵۳ اون لوگون کا یہہ دستور تہا کہ جب وہان سی لشکر چلا جاتا پہر مرتد ہو جایا کرتے تہے
اور وہان کے حاکمون کی رہنے کی جائے زویلہ اور برقہ تہی عقبہ کی رائے مین
یہہ آیا کہ اسجاے ایک شہر واسطے لشکر کے رہنے کے بنایا جاہیے اس لئے
اونہون نے موضع قیروان اختیار کیا اس گانو مین کہجورون وغیرہ کے درخت
بہت انبوہ دار تہے اونہون نے سب کٹوا کر ایک شہر بنایا وہ شہر قیروان ہے
اور اسی سنہ مین دحیہ الکلبی نے یعنے دحیہ بن خلیفہ بن فروہ بن فضالہ نے جو
منسوب ہے طرف کلب بن وبرہ کے وفات پائی یہہ صحابی جنگ بدر مین
حاضر نہ ہوا تہا — فرمایا ہے نبی ص نے کہ جبرائیل صورت مین مشابہہ دحیہ الکلبی کے
آتا ہے

اب شروع سنہ ۵۱ ہجری نبوی ص

اس سال مین سعید بن زید جو کہ ایک صحابی عشرہ مبشرہ مین سے ہے فوت ہوا

اب شروع ہوا سنہ ۵۲ اور سنہ ۵۳ ہجری نبوی ص

اس سال مین زیاد بن ابیہ درمیان ماہ رمضان کے بسبب خارش کے جو اوس کی
انگلی مین ہو گئی تہی فوت ہوئے اور پیدایش ان کی سال ہجری تین مین ہوئی تہی

اب شروع ہوا سنہ ۵۴ اور سنہ ۵۵ اور سنہ ۵۶ ہجری نبوی ص

اس سال مین معاویہ نے سعید ابن عثمان ابن عفان رضہ کو خراسان پر حاکم کیا اونہون نے
نہر جیحون کہود کر سمرقند اور صغد تک پہنچائی اور کفار کو شکست دیکر ترمذ تک

بیان جنگ قسطنطنیہ کا

گئے اور اوسکو صلح کرکے نصیحت کیا — وہ لوگ جو اس جنگ میں اونکے ہمراہ مقتول ہوئے اونمیں سے قثم ابن عباس بھی ہیں یہہ بھی سمرقند کے پاس مدفون ہوئے اور انکے بھائی عبداللہ بن العباس طائف میں شہید ہوئے تھے — اور فضل رض شام میں اور عبید افسر لقیہ میں چنانچہ کہا گیا ہے کہ نہیں دیکھیں گے قرین بھائیوں کی اتنی دور جتنی دور اور فاصلہ پر ان بھائیوں کی ہیں تینے حضرت عباس کی بیٹوں کو رضی اللہ عنہم اجمعین

اسی سال میں معاویہ نے لوگوں سے بیعت اپنے بیٹے یزید کی کرائی اور اپنا ولی عہد کیا اور کہا کہ میرے پیچھے یہہ خلیفہ ہے چنانچہ اہل شام اور اہل عراق نے بیعت کی چونکہ مروان ابن الحکم معاویہ کی طرف سے مدینہ پر متولی تھا اوسنے چاہا کہ یزید کی بیعت مدینہ کے باشندوں سے بھی کرادوں حضرت امام حسین ع نے بیعت منظور نہ کی — اور عبداللہ بن عمر — اور عبدالرحمان بن ابی بکر — اور عبداللہ بن زبیر نے بھی بیعت اختیار نہ کی اون کے رکنے سے اور لوگ بھی رک گئے آخر کار معاویہ خود بذات ایک ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر حجاز میں آیا اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس امر میں گفتگو رہی لیکن انجام کار معاویہ نے یزید کی بیعت سب سے قبول کرادی — الا ان شخصوں نے جنکا تمام اوپر مذکور ہوا بیعت نہ مانی — روایت کیا گیا کہ معاویہ نے اپنے بیٹے یزید سے ایک روز کہا کہ اے بیٹے میں نے سب امور ات کا بہ درست کردیا ہے کوئی امر چھوڑا نہیں اور کوئی شخص ایسا نہیں رہا جسنے تیری بیعت نہ کی ہو مگر اون چار شخصوں نے بیعت نہیں کی — یہہ بات سن رکھہ کہ عبدالرحمن بڑا آدمی ہے اسکی ڈرتے رہنا آج اور آج کی کل — اور ابن عمر ایک شخص ہے پارسا — اور حسین ع سے قرابت ہے اگر تو اوسپر فتح پاوے اور وہ تیرے ہاتھہ لگ جاوے تو اوس سے درگذر کرنا — اور ابن زبیر اگر تیرے ہاتھہ لگے تو اوسکے ٹکڑے ٹکڑے ضرور کرنا

بیان جنگ قسطنطنہ کا

۴۵۵

اب شروع ہوا سنہ ۵۷ اور سنہ ۵۸ ہجری نبوی ص کا

بیان اسی سال کے امیر المومنین عایشہ صدیقہ رض بنت ابی بکر زوجہ مطہرہ رسول خدا ص کی عالم بقا کو نہضت فرما ہوئین اور اونکا بھائی عبد الرحمن بن ابی بکر بھی اسی سال مین فوت ہوا

اب شروع ہوا سنہ ۵۹ ہجری نبوی ص

اس سال مین سعید ابن العاص بن امیہ رحلت فرمائے ملک عدم ہوئے یہہ شخص سال اول ہجری مین پیدا ہوئے تہے اور انکے والد عاص بن سعید نے بروز جنگ بدر ایک کافر مارا تہا اور یہہ شخص سعید بنی امیہ مین بہت سخی تہا ۔ اور اسی سال مین حُطَیہ جنکا نام جرول ابن مالک تہا فوت ہوئے حُطَیہ انکو بسبب اسکے کہ قد انکا چھوٹا تہا کہا کرتے تہے اول یہہ شخص مسلمان ہوا پہر مرتد ہوگیا اور پہر مسلمان ہوا اور اسی سال مین ابو ہریرہ رض فوت ہوئے اس صحابی کے نسب اور اسم مین اختلاف ہے یہہ ان لوگون مین سے ہے جو ہمیشہ رسول اللہ ص کی خدمت مین رہا کرتے تہے اس صحابی سے روایتین بہت کی گئی ہین چنانچہ اسیواسطے بعضے آدمیون نے اسکو بہت تکذیب کی ہے بسبب کثرت روایات کے اور اکثر لوگ اوسکی روایت کو صحیح کہتے ہین اوسمین کچھہ شک نہین لاتے ۔

اب شروع ہوا سنہ ۶۰ ہجری نبوی ص

بیان وفات معاویہ کا

واضح ہو کہ درمیان اسی سال کے ماہ رجب مین معاویہ بن ابی سفیان فوت ہوئے اور اونتیس ۲۹ برس تین ۳ مہینے ستائیس ۲۷ دن خلافت کرتا رہا اوس روز سے کہ خلافت اوسکے سپرد ہوئی اور حسن بن علی رض نے بیعت کی عمر اوسکی پچھتر ۷۵ برس کی ہوئی — بعضے کہتے ہین ستر برس کی اور کوئی کچھ اور کہتا ہے — جب معاویہ فوت ہو چکا اوسوقت ضحاک بن قیس منبر پر اگر چڑھا اور اپنے ہاتھ مین دو کفن معاویہ کے لیکر کہا پہلے معاویہ پر ثنا کی اور لوگون کو بتلایا کہ معاویہ مرگیا اور یہہ دو کفن اوسکے ہین — پھر ضحاک نے اوسکی نماز پڑہی اور یزید موجود نہ تہا یہہ ایک گانون مین تہا جسکو حوارین کہتے ہین مضافات حمص سے لوگون نے لکھکر اوسکو بلایا پنانچہ بعد دفن معاویہ کے آیا اور اوسکی قبر پر نماز پڑہی

بیان اخبار معاویہ کا

واضح ہو کہ معاویہ اپنے باپ کے ہمراہ بروز فتح مکہ مسلمان ہوا تہا اوس سے پیغمبر صلعم کاتبت کیا کرتے تہے — حضرت عمر رض عنہ نے اپنے ایام خلافت مین اسکو شام کا عامل کر دیا تہا چنانچہ چار برس ان کے سامنے حاکم رہا اور حضرت عثمان رض نے اپنی تمام مدت خلافت مین اوسکو قایم رکہا چنانچہ بارہ ۱۲ برس ان کے ایام خلافت مین سرداری کرتا رہا اور چار برس تک حضرت علی رض سے لڑکر شام پر غلب رہا بہر تقدیر چالیس برس ملک شام کی سلطنت اوسنے کی اور

اور حلم کا یہ حال ہے کہ حلیم اور بردبار اور تیز فہم اور سیاست ملک خوب جانتا تھا اور حلم
اور سکا قصہ بہت ہے مثلاً یہ کہ اور سخاوت بھی بہت کرتا تھا اقرباؤں کے ساتھ سلوک
کرتا تھا کسر کبھی نہ ہوتا تھا — ایک حکایت اور سکے حلم کی تاریخ قاضی جمال الدین بن واصل
سے منقول ہے وہ یہہ ہے — کہ اروی بنت حارث بن عبد المطلب بن ہاشم ایک روز
معاویہ کے پاس تشریف لائین اور یہہ بڑھیا کبرسن تھی ان کو دیکھکر معاویہ نے کہا کہ خوش
اے خالہ آپ کیسی طرح پر ہین اوسنے کہا کہ اے بھانجے اچھی ہون پھر اوس بیوی نے
یہہ کہا کہ معاویہ تو نے کفران نعمت کی اور اپنے چچا کی بیٹے کے ساتھ تو نے بہت برا کیا
اور اوسکی صحبت کو فراموش کیا اور اپنا نام تو نے وہ رکھا کہ تجکو زیبا نہ تھا اور بہت
خفا غیر ہوگیا — اور ہم لوگ اہل بیت کے سب آدمیون سے بہت رنج اور مشقت
اٹھا چکے ہین یہانتک کہ انتقال فرمایا نبی نے اوسکی سی کی ہم شکر گذار ہین اور رتبہ
اوسکا بلند ہوا — پھر ہمپر بعد انتقال آنحضرت کے تیم اور عدی اور امیہ آکودی ہمنے
اپنا حق چھوڑ دیا اور تم والی ہوگئی ہمپر اور حالانکہ ہم تم مین بمنزلہ نبی اسرائیل کے ہین
آل فرعون مین — اور علی ابن ابیطالب بمنزلہ ہمارے نبی کے بمنزلہ ہارون کے تمہارے موسی
سے — عمرو بن العاص بولا کہ چپ رہ اے بڑھیا گمراہ تیری عقل جاتی رہی ہمسی
نہ بول — اوس نیک بخت بیوی نے فرمایا کہ اے باغیہ کے بچے تو ہی کلام کرتا ہے
تیری ماں مکہ مین بغاوت و شقاوت کتنا کچھ کرچکی ہے جسنے چاہا اوس سے نبل گرم کی
چنانچہ تیری نسب کا دعوی پانچ شخصون نے قریش مین سے کیا تھا اور اس امر کا سوال
تیری ماں سے کیا گیا اوسنے کہا کہ پانچون نے مجھے صحبت کی ہے پھر تیری صورت
دیکھی گئی کہ کس کی مشابہ ہے جسمین بہت ملتی ہو اوسکی نسب سے اسکو قرار دو پس
غالب ہوی تجیر مشابہت عاص ابن وایل کی اوسکی نسب مین تجکو ملا لیا — معاویہ
بولا کہ خیر جانے دو جو ہوا سو ہوا گذشتہ را صلوات اب آپ اپنی حاجت فرمائی

خلافت یزید ابن معاویہ

۴۵۹ — اوسنے کہا کہ دو ہزار دینار چاہتی ہون مین اپنی کھجورون کے واسطے پانی جاریہ ون گی جو فقار ابن الحارث بن عبد المطلب کی زمین مین ہین اور دو ہزار دینار اور تاکہ فقار بنی الحارث کا نکاح کر دون — اور دو ہزار واسطے مدد گاری شدت اور تکلیف زمانہ کے معاویہ نے چھہ ہزار دینار دلوا دیئے اوسنے لے لئے اور چلی گئی — معاویہ نے اول یہہ بات نکالی کہ اپنی زندگی مین یزید کی لوگون سے بیعت کروائی — اور دو دو فرسخ پر نشان مقرر کئے — اور حجر مسجد مین اول اسکے بنوائے ہین — اور خطبہ بھی بیٹھ کر اسنے پڑہا موافق قول بعضے کے — اور عبد اللہ بن جعفر ابن ابی طالب اون لوگون مین سے ہے کہ جایز جانتا ہے سماع اوتار کا اور سنا غنا کا — اور وہ دیکھتی رہتے تہے اہل ربہ کو اور معاویہ بُرا جانتا تہا یہہ چنانچہ ایک روز ابن جعفر معاویہ کے پاس آئے اور ہمراہ اونکے مسمی بدیح ڈوم تہا ابن جعفر نے بدیح کو کہا کہ گا دو اسنے وہ شعر گایا جو معاویہ کو پسند تہا وہ یہہ ہے

یا بنی اوقدی النار ان من تہوین قد جاءا
رب نار بت ارمقہا نفضہم الہندی والعراء
والہا ظبی فاجہا عاقدا فی للخصر زنارا

یہہ شعر سنکر معاویہ بہت خوش ہوئے اور پیر زمین پر مارنے لگے ابو جعفر نے کہا کہ اے امیر المومنین بس کیجئے اتنا خوش نہ ہوجئے معاویہ نے کہا کہ ابو جعفر ان الکرم یطرب — یہہ ایک مثل ہے اسکے معنے یہہ ہین کہ سخی لوگ خوش ہی ہوا کرتے ہین

بیان اخبار یزید ابن معاویہ کا

ضمہ ر : ا ساء - خلفہ شا اسے خلافت نامہ سے اور اوسکے والدہ کا نام

خلافت یزید ابن معاویہ

نام میسون بنت بحدل کلبیہ ہے — جب اوسکا باپ مرگیا اوسکی خلافت کے بعد ۵۹ھ
لوگون نے بیعت کی درمیان ماہ رجب سنہ ۶۰ ہجری کے جب یزید پلید خلیفہ ہو چکا
اوسوقت اپنی عامل مدینہ کو یہہ کہلا بھیجا — کہ حسین ابن علی رض اور عبد اللہ بن زبیر
اور ابن عمر سے کہو کہ میری بیعت منظور کرین — ابن عمر نے یہہ جواب دیا کہ اگر اور
لوگ یزید کی بیعت کرلین گے اوسوقت کیا مضایقہ ہے مین بہی کرلونگا — اور
اور امام حسین ع اور ابن زبیر یہہ دونو مکہ کو چلے گئے اور بیعت منظور نہ کی — مدینہ
کے حاکم نے ایک لشکر سپہ سالار عمرو بن زبیر کے جو عبد اللہ کا بہائی تہا روانہ کیا کیونکہ
وہ اپنے بہائی عبد اللہ ابن زبیر کا دشمن جان تہا اور یہہ کہا کہ عبد اللہ سے مکہ مین
جاکر لڑو عبد اللہ کو فتح ہوئی اور اسنے تمام جمعیت آدمیون کی جو اوسکے ساتہہ تہے
سب بگاڑ دی اور اپنے بہائی عمر کو پکڑ کر قید کیا یہانتک کہ وہ اوسے قید مین مرگیا

بیان تشریف لیجانے جناب امام حسین ع کا کوفہ کو

اسسا لمین اہل کوفہ کے مکاتبات اور خطوط باین مضمون کہ آپ یہان تشریف لائیے
ہم آپسے بیعت کرین گے حضرت امام حسین ع کے پاس آنے شروع ہوئے اون
ایام مین نعمان ابن بشیر انصاری کوفہ کا عامل تہا حضرت امام حسین علیہ السلام نے
درمیان کوفہ کے اپنے چچا کے بیٹے مسلم بن عقیل بن ابی طالب کو بہیجا تاکہ لوگون سے
بیعت لین چنانچہ بروقت تشریف لیجانے حضرت مسلم بن عقیل کے آپ کے ہاتہہ پر
جناب امام حسین ع سے تیس ۳۰ ہزار آدمیون نے بیعت کی بعضے اٹہائیس ۲۸ ہزار بیان
کرتے ہین یہہ بات یزید کو بہت ناگوار گذری اور نعمان ابن بشیر کے سر انتظامی
جان کر اون کو معزول کیا اور بجاے اوسکی عبید اللہ ابن زیاد کو کوفہ کا والی مقرر کیا

خلافت یزید ابن معاویہ

یہ شخص پہلے اسنے بصرہ کا حاکم تہا پہر اوس کو فہ مین آیا اور دیکہا کہ لوگ بیعت حضرت امام حسین ع
کی مسلم ابن عقیل رض کے ہاتہہ پر کرتے ہین لوگون کو اسنے ڈرایا اور فریب دینا شروع
کیا اور سب کو یزید علیہ اللعنت کی اطاعت پر آمادہ کیا لیکن کچہہ فایدہ نہوا اور حضرت
مسلم جسطرح پر کہ اپنے کار مین مصروف تہے اوسی طرح رہے وہ لوگ جو حضرت امام حسین ع
کی بیعت پر راضی ہوگئے تہے سہراہ مسلم ابن عقیل کے عبید اللہ ابن زیاد کے گہر پر چڑہ گئے
اور اوسکو محاصرہ کر لیا اوسوقت عبید اللہ کے ہمراہ کل تیس آدمی تہے درمیان اوس
محل کے پہر عبید اللہ نے حکم دیا کہ تم سب لوگ اپنے گہر کو چلے جاؤ اور جو اطاعت
کریگا اوسپر انعام ہوگا اور جو نمانیگا اوسپر سزا نازل ہوگی سب چلے گئے یہانتک
کہ بہت تہوڑے رہگئے پہر ایک کی ماں بہن نے آکر کہا کہ تو چل آدمی بہت ہین لڑین گے چنانچہ
ہر ایک شخص یہہ کہتا تہا کہ لو صاحب ہم تو جاتے ہین ایک ہمارا ہونا کچہہ ضرر نہین کرتا
سب آدمی مسلم رض کو چہوڑکر علحدہ ہوگئے اور حضرت مسلم کے ہمراہ سوا تیس آدمیون کے
اور کوئی نہ رہا اوسوقت حضرت مسلم رض بہاگ کر چہپ گئے اسوقت منادی کرنے
والے نے ابن زیاد کے طرف سے یہہ منادی کی کہ جو کوئی مسلم رض کو پکڑکر لاویگا
اوسکو انعام موافق اوسکے دیت کے دیا جائے گا چنانچہ مسلم رض گرفتار کرکے حاضر
کئے گئے۔ جبکہ حضرت مسلم رض سامنے عبید اللہ کے حاضر ہوئے اوس کمبخت نے اونکو
اور حضرت امام حسین ع اور حضرت علی رض کو گالیان دین اور اوسیوقت اونکا سر اوڑا دیا
اور لاشہ اونکا محل سے نیچے پہنکوا دیا۔ پہر ہانی ابن عروہ حاضر کیا گیا یہہ شخص بہی جناب
امام حسین ع کی طرف سے بیعت لوگون سے کراتا تہا اوسکو بہی مار ڈالا اور دونون کے
سر کٹوا کر یزید بن معاویہ کے پاس بہجوا دئے۔ حضرت مسلم ابن عقیل انہون
تاریخ ذالحجہ سنہ ۶۰ ہجری کو شہید ہوئے۔ اور حضرت امام حسین ع نے مکہ سے
عراق کیطرف کوچ فرمایا اوسجاے عبد اللہ ابن عباس آپکی تشریف لیجانے کو عراق

عراق کی طرف برا جانتے تھے چنانچہ حضرت امام حسین ع سے کہا کہ اے چچا کے بیٹے ۶۱ء
آپ تشریف عراق کو لیجاتے ہین اور مجکو خوف آتا ہے کیونکہ وہ لوگ اہل غدر ہین
تم اسجاے تشریف رکھو کیونکہ تم سردار اہل حجاز کے ہو اور جو آپ کو سفر ہے کرنا
منظور ہے تو یمن کو تشریف لیجائے کیونکہ اوسجاے شیعان علی ہین اور چند قلعی اور
گھاٹیان بجاے کی ہین ۔ حضرت امام حسین ع نے ارشاد کیا کہ اے چچا کے بیٹے
مین جانتا ہون قسم ہے خدا کی تو بیشک ناصح مشفق ہے لیکن اب تو مین قصد کر چکا
جب آپ نے نہ مانا ابن عباس وہان سے چلے آئے اور آپ نے مکہ سے یوم الترویہ
سنہ ۶۰ مین خروج کیا اور حضرت امام حسین ع کے ہمراہ بہت لوگ عرب
کے جمع ہو گئے جسوقت آپکو یہہ خبر پہنچی کہ میرے چچا کا بیٹا مسلم بن عقیل رض شہید ہوئے
اور لوگ اونکے ہمراہ نہ ہوے سب الگ ہو گئے یہہ خبر حضرت امام حسین ع نے
اپنے ہمراہون سے کی اور فرمایا کہ جو شخص اسوقت جانا چاہتا ہو چلا جاوے جسکو جان
دینی میرے ساتھہ منظور ہو ساتھہ رہو یہہ سنتے ہی سب لوگ تتر بتر ہو گئے ۔ جب
حضرت امام حسین ع اوس مکان پر پہنچے جسکو سرف کہتے ہین اوسجاے حضرت کو
حُر سپہ سالار عبید اللہ ابن زیاد کا دو ہزار سوار ہمراہ لئے ہوئے ملا اور حضرت امام
حسین ع کے مقابلہ مین آکر ٹہرا دوپہر کے وقت ۔ حضرت امام حسین ع نے ارشاد
کیا کہ مین فقط تمہارے خطوط پر عمل کرکے آیا ہون اگر تم کہو مین اسجاے سے چلا
جاؤن سپہ سالار ابن زیاد نے کہا کہ ہم کو آپکے چھوڑ دینے کا حکم نہین ہے ہم
آپکو کوفہ مین سامنے عبید اللہ بن زیاد کے لیجائین گے حضرت امام حسین ع نے
ارشاد کیا کہ پھر ایسے تو مرنا بہتر ہے یہی گفتگو رہی کہ حضرت امام حسین ع حُر کے ہمراہ چلے

اب شروع ہوا سنہ ۶۱ ہجری نبوی ص

بیان شہادت امام حسین علیہ السلام کا

جبکہ جناب امام حسین ع ہمراہ حُر کے تشریف لیچلے تو اسی اثنا مین ایک نامہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس سے بنام حُر کے اس مضمون کا آیا کہ امام حسین ع کو مع اونکے ہمراہیون کے ایسے جنگل مین اُتارنا جہان پانی نہ ہو چنانچہ ایک موضع معروف کربلا مین آپکو اُتارا یہہ دن جمعرات کا دوسری تاریخ محرم سنہ ۶۱ ہجری کے تھے — اور صبح کو عمر بن سعد بن ابی وقاص چار ہزار سوار بھیجے ہوئے ابن زیاد کے واسطے جنگ امام حسین ع کے کوفہ سے لیکر آیا — حضرت امام حسین ع نے ارشاد کیا کہ یہہ چند باتین ہین جو تم انمین سے کہو وہ مین کرون اگر کہو تو مین جہانسے آیا ہون چلا جاؤن — اور یا یزید ابن معاویہ پر سامان کرکے جاؤن — اور جو ہو سکے تو کسی گہاٹی پہاڑ کے پاس چلا جاؤن عمر نے یہہ سب حال ابن زیاد کو لکھہ بھیجا اور لکھا کہ ایک بات اسمین سے امام حسین ع کو کہو اور جواب دو — یہہ دیکھہ کر ابن زیاد کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ کچھہ نہین منظور اور شمر بن ذی الجوشن کی زبانی عمر بن سعد کے پاس یہہ کہلا بھیجا کہ یا تو امام حسین ع سے جنگ کرکے اونکو قتل کر اور گھوڑون سے اونکا لاشہ روندوانا چاہئے اور اگر یہہ نہین مانتا تو تجکو معزول کرتا ہون اور سردار لشکر کا شمر مقرر ہوا — عمر بن سعد نے کہا کہ مین لڑتا ہون — مجکو انکار لڑنے سے نہین اسنے بارادہ جنگ شام کے وقت جمعرات کے روز نوین محرم سنہ ۶۱ ہجری مین خروج کیا اور حضرت امام حسین اپنے ڈیرہ کے سامنے بعد نماز عصر کے بیٹھے تھے جب آپکے قریب لشکر آگیا اوسوقت اپنے بھائی عباس کی زبانی کہلا بھیجا کہ ہمکو کل صبح تک مہلت دو اور مجکو منظور ہی جو تمکو پسند ہے

بیان شہادت امام حسین ع

پسند ہے اونہون نے بہی مان لیا — حضرت امام حسین ع نے اپنے اصحاب کو ۴۶۳
ارشاد کیا کہ مینے تمکو اذن دیا تم آج کی رات چلے جاؤ جہان چاہو اپنے شہرون کو
پہر جاؤ — آپکے بہائی عباس بولے کہ یہہ ہمکو منظور نہین کہ آپکے بعد ہم جیتے رہین
یہہ ہمکو خدا نہ دکہلاوے — یہی آپکے بہائیون اور بھتیجون اور عبد اللہ ابن جعفر کے
بیٹون نے کہا — اور حضرت امام حسین ع اور تمام انکے اصحاب تمام رات
نماز پر رہتے اور دعا مین کرتے رہے — جب صبح ہوئی عمر بن سعد اپنے یارون کو
لیکر سوار ہوا یہہ روز عاشورا تہا اسی سن مذکور کا — اور حضرت امام حسین ع
نے بہی اپنے اصحاب اور رفقا کو جو بتیس ۳۲ سوار اور چالیس پیادے تہے آمادہ
کیا — فرقہ باغیہ نے جناب امام حسین ع پر حملہ کیا اور لڑائی ظہر کے وقت تک رہی
اوسوقت حضرت امام حسین ع اور آپکے اصحاب نے صلوٰۃ خوب ادا کرکے
پہر جنگ مین مصروف ہوئے مگر امام حسین ع کو پیاس کا بہت غلبہ ہوا ہرچند کہ واسطے
پانی پینے کے آگے بڑہے لیکن اونپر پہر تیر بارانی ہونی شروع ہوئی چنانچہ
ایک تیر آپکے مونہہ پر لگا اور شمر نے پکار کر کہا کہ کیا ہو گیا لوگو تمکو کیا سوچ رہے ہو
اہل بیت کو قتل کرتے ہو — چنانچہ زرعہ بن شریک نے آپکے ایک تلوار
ہتیلیون پر ماری — دوسرے نے گردن پر ماری اور سنان بن انس نخعی نے ایک
نیزہ آپکے مارا اوسوقت جناب امام حسین ع زمین پر گر پڑے شمر نے اوتر کر آپکو
ذبح کیا اور سر مبارک آپکا کاٹ لیا کہتے ہین کہ آپکا سر شمر نے کاٹا اور عمر ابن
سعد نے جاکر کہا عمر بن سعد نے ایک جماعت منافقین کو حکم دیا کہ حضرت امام حسین ع
کی چہاتی پر گہوڑے دوڑاؤ چنانچہ کمر اور چہاتی گہوڑون سے کچلوائی پہر وہ سر
اور عورتین اور بچی پکڑ کر عبید اللہ ابن زیاد کے پاس روانہ کئے — ابن زیاد نے
حضرت امام حسین ع کا سر دیکہہ کر ایک چہڑی اوس مردود نے آپکے مونہہ پر ماری

بیان شہادت امام حسین ع

۴۶۴ — زید ابن ارقم جو وہان حاضر تہا اوسنے کہا کہ اٹہالے اس چھڑی کو قسم ہے خدا کی
نبی پیغمبر خدا ص کے دونو ہونٹ ان دونو ہونٹون پر دیکہے ہین یہہ کہکر وہ رو پڑا
— روایت کی گئی ہے کہ جناب امیرالمومنین امام حسین ع کے ہمراہ چار شخص اولاد علی
رض کی تہے آپکے بہائی شہید ہوئے وہ یہہ ہین — عباس — جعفر — محمد —
ابوبکر — اور اولاد حسین ع سے یہی چار — اور چند شخص اولاد عبداللہ بن جعفر سے
شہید ہوئے — اور چند اولاد عقیل سے — پہر زیاد ملعون نے وہ سر مبارک
اور عورتون اور بچون کو گرفتار کرکے یزید لعین کے پاس بہیجدئے — یزید لعین نے
حضرت امام حسین ع کا سر اپنے سامنے رکہا اور عورتون اور بچون کو بلواکر حاضر کیا
اور نعمان بن بشیر کو حکم دیا کہ انکو روانہ کردو اور شخص اپنے محافظ اونکے ہمراہ کردئے
کہ وہ مدینہ مین اونکو پہنچا آوے چنانچہ وہ عورتین مدینہ کو روانہ ہوئین جب وہ اہل
وعیال حضرت امام حسین ع کے مدینہ مین پہنچے بنی ہاشم کی عورتین روتی پیٹتے اونسے ملین
اور خاص کر لڑکے عقیل بن ابی طالب کے بہت روتے تہے اور وہ بچے یہہ کہتے تہے
(کہ کیا کہوگے تم اگر پوچہین گے نبی ص کہ کیا کیا تمنے حالانکہ تم اخیر امت کے لوگ تہے
میری اولاد کے ساتہہ اور میری اہل سے کیا سلوک کیا بعد میرے اونمین سے بعضے تو
قید ہین بعضے بچہڑے پڑے ہین خون مین لتہڑے ہوئے — رسول اللہ فرماوینگے
کہ یہی جزا میری نصیحت کرنے کی تہی کہ میری اہل بیت سے یہہ سلوک کیا یہہ اشعار جنکا
ترجمہ یہہ ہے تذکرہ مین لکہہ چکا ہون) حضرت امام حسین ع کے سر مین اختلاف
ہے بعضے کہتے ہین کہ مدینہ کو بہجوادیا اور اونکے والدہ فاطمہ رض کے پاس دفن کیا گیا
— اور بعضے کہتے ہین کہ باب فرادیس کے پاس مدفون ہوا — اور بعضے کہتے ہین
کہ خلفاء مصر نے عسقلان سے قاہرہ کی طرف لیجاکر وہان دفن کیا اور اوسکے واسطے
مشہد بنایا جو مشہور بنام مشہد حسین ہے — اسیطرح پر آپ کی عمر مین بہی اختلاف

بیان شہادت امام حسین ع کا

اختلاف ہے مگر صحیح یہہ ہے کہ پچپن برس چند مہینے کی عمر تھی — اور رہتے ہین مکہ حضرت ۶۵ھ
امام حسین ع نے پچیس حج پیدون سے چل کر کئی ہین اور ایک رات اور ایک دن مین
ایک ہزار رکعت پڑہتے تہے — اور عبداللہ ابن زبیر ہمیشہ مکہ مین رہا وہ طاعت
یزید بن معاویہ مین داخل ہوا

یہہ شروع ہوا سنہ ۶۲ اور سنہ ۶۳ ہجری نبوی ص

اس سال مین سب اہل مدینہ نے متفق ہو کر یزید کی بیعت چھوڑ دی اور انکے نائب عثمان
بن محمد بن ابی سفیان کو مدینہ سے نکالدیا — یہہ حال سُنکر یزید نے لشکر ہمراہ مسلم
بن عقبہ کے روانہ کیا — اور اوسکو حکم دیا کہ اہل مدینہ سے لڑنا جب فتح ہو جاوے
اوسوقت لشکر مین حکم عام دینا کہ تین روز تک قتل عام ہو اور جو مال جسکے ہاتہہ
آوے لشکری آدمی لوٹ لین — اور بعد تین روز کے اسطرح سے اقرار کروانا
کہ سب غلام اور تابعدار یزید کے ہین یہہ اقرار کروا کے بیعت کروانا — اور مدینہ سے
فراغت پاکر مکہ کو جانا چنانچہ مسلم مذکور دس ہزار سوار شام کے لیکر مدینہ پر حرّہ کی
طرف آکر پڑا — اور اہل مدینہ کے مہاجرین اور انصار اوس سے لڑے اور ایک
خندق بنا کر جنگ کرنا شروع کیا — اور فضل بن عباس بن ربیعہ بن الحرث
بن عبد المطلب زخم شہید ہوئے مگر پہلے خوب لڑے اور بعد جنگ عظیم کے شہید ہوئے
اور اسطرح پر ایک جماعت اشراف اور انصار کی بہی مقتول ہوئی اور لڑائی خوب
رہی یہانتک کہ اہل مدینہ کو شکست ہوئی اور مسلم نے حکم دیا کہ تین روز تک قتل عام
ہو اور جو مال پاوے لیلو اور عورتون سے مدینہ کی حرام کاری کردے — منقول
ہے زہری سے کہ جنگ حرّہ مین سات سو رئیس اشراف قوم قریش کے مہاجرین

محاصرہ کرنے خانہ کعبہ کا

۴۶۶ اور انصار سے مقتول ہوئے — اور دس ہزار اشراف غلامون کے اور بے معلوم آدمی مقتول ہوئے یہہ جنگ ستائیسوین ذی الحجہ ۶۳ھ کو واقع ہوئی تھی پھر مسلم نے باقی ماندگان مدینہ سے کہا کہ اقرار کرو کہ ہم یزید کے تابعدار اور غلام ہین جب یہان کی مہم سے فراغت پا چکا اوسوقت مکہ کو لشکر لیکر چڑہائی کی

اب شروع ہوا سنہ ۶۴ ہجری نبوی ۵

بیان محاصرہ کرنے خانہ کعبہ کا

جب مسلم مدینہ کی مہم سے فارغ ہوا اوسوقت مکہ پر چڑہ گیا لیکن چونکہ مریض تہا قبل پہنچنے کے مرگیا — اور اوسکے قایمقام لشکر پر حصین ابن نمیر السکونی ہوا یہہ واقعہ درمیان ماہ محرم اسی سن کے واقع ہوا تہا — پس حصین مکہ پر گیا اور عبد اللہ ابن زبیر کو چالیس روز تک محاصرہ کرے رہا یہانتک کہ اوسکو خبر پہنچی کہ یزید ابن معاویہ مرگیا جیسا کہ سم ذکر کرین گے مگر بیت الحرام مین گوپیون سے پتہر پہنک چکا تہا اور آگ سے بہی جلا چکا تہا — جب حصین کو معلوم ہوا کہ یزید مرگیا اوسنے عبد اللہ بن زبیر کو کہا کہ میری راے یہہ ہے کہ ہم اپنی مقتولین کے خون کا دعوے کرین اور اگر تم میرے پاس آؤ تو مین تمہاری بیعت کرون اور شام کو چلو — عبد اللہ ابن زبیر نے انکار کیا — اور حصین ملک شام کو کوچ کرکے گیا — مگر پیچھے سے ابن زبیر کو نہ متفق ہونے پر ندامت بہی ہوئی اور جو لوگ بنی امیہ کے بچے ہوئے مدینہ مین رہگئے تہے وہ سب ہمراہ حصین کے ملک شام کو گئے

بیان وفات یزید ابن معاویہ کا

وفات یزید ابن معاویہ کا

واضح ہو کہ یزید ابن معاویہ درمیان حوارین کے جو کہ مضافات حمص سے ہے چودھویں
ربیع الاول سنہ ۶۴ ہجری مین فوت ہوا عمر اوسکی اٹھیس برس کی تہی اور خلافت اوسنے
تین برس چھہ مہینے کی حلیہ اوسکا یہہ ہے رنگ گندم گون گٹھیلا بدن سپید چشم پیشانی پر
نشان چیچک کے ڈاڑہی خوبصورت ہلکی — قد کا لمبا تہا اوسنے چند لڑکیان
اپنے پیچھے چھوڑین — والدہ اوسکی میسون بنت بحدل کلبیہ ہے وہ اپنی والدہ
کے ساتہہ اوسیکے کہنے مین درمیان بادیہ نبی کلب کے رہا کرتا تہا علم فصاحت
اور فن شعر سے واقف تہا بادیہ نبی کلب ہی مین شعر کہنا سیکہا اوسکے وہان
پہنچنے کا باعث یہہ تہا کہ یزید کی والدہ میسون مذکور ایکروز یہہ شعر پڑہ رہی تہی سہ

للبس عباء وتقرّ عینی ؛؛ احبّ الیّ من لبس الشفوف
وبیت تخفق الارواح فیہ ؛؛ احبّ الیّ من قصر منیف
وبکر یتبع الاظعان صعب ؛؛ احبّ الیّ من بغل رفوف
وکلب ینبح الاضیاف دونی ؛؛ احبّ الی من ہرّ الدفوف
وخرق من بنی عمّی فقیر ؛؛ احبّ الیّ من علج علیف

معاویہ نے کہا کہ اے بنت بحدل تو نے مجکو گوسالہ کاہ خور سے تشبیہ دی اگر تجکو
میرے گہر مین رہنا منظور نہین ہے تو جا اپنے کہنے مین رہ اسلئے وہ نبی کلب کے
جنگل مین جہان اوسکا ملک تہا جا رہے یزید کو بہی اپنے ساتہہ لی گئی اوسنے اپنے
نانہی کے گہر پرورش پائی

بیان اخبار معاویہ بن یزید ابن معاویہ کا

واضح ہو کہ معاویہ ابن یزید ابن معاویہ تیسرا خلیفہ خلفاء بنی امیہ کا ہے جب یز

بیعت کرنی لوگونکا عبداللہ ابن زبیر سے

۶۸۴ ابن معاویہ فوت ہوگیا اوسوقت لوگون نے یزید کے بیٹے معاویہ کی درمیان چودہ ۱۴ ہون ربیع الاول سنہ ہذا کے بیعت اختیار کی یہہ شخص جوان اور دین دار تہا اوسکی خلافت کل تین مہینے رہی — بعضے کہتے ہین چالیس روز خلافت کرتا رہا بعد اسکے مرگیا اور عمر اوسکی اکیس ۲۱ برس کی تہی اور اخیر ایام زندگانی مین اسنے لوگون کو جمع کرکے کہا کہ مجھسے کار خلافت نہین ہوسکتا — اور نہ مجکو کوئی شخص مثل عمر بن الخطاب کے معلوم ہوتا ہے تاکہ اوسکو مین خلیفہ مقرر کردون اور نہ مثل اہل شوری کے کوئی ہے اسلئے مکو اختیار ہے جسکو تم پسند کرو خلیفہ بنا لو یہہ کہکر اپنے گہر مین جا گہسا اور چھپ گیا تا وقت وفات غایب رہا اور کہتے ہین کہ اوسنے یہہ وصیت کردی تہی کہ ضحاک بن قیس تا قایم ہونے کسی خلیفہ کے لوگون کو نماز پڑہایا کرے

بیان بیعت کرنے لوگون کا حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ سے

جبکہ یزید ابن معاویہ مرگیا اوسوقت لوگون نے درمیان مکہ کے عبداللہ بن زبیر کی بیعت کی — اور مروان بن الحکم مدینہ مین تہا اسنے قصد کیا کہ مین بہی مکہ مین جاکر عبداللہ بن زبیر کی بیعت کردون لیکن پہر وہ ہمراہ اون لوگون کے جو بنی امیہ مین کے ملک شام کو جاتے تہے چلا گیا — کہتے ہین کہ ابن زبیر نے اپنے عامل کو جو مدینہ پر تہا یہہ لکہا کہ کوئی بنی امیہ مین سے وہان رہنے نہ پاوے اگر ابن زبیر سرہاہ حصین کے ملک شام کو چلا جاتا — یا بنی امیہ سے سازش کرلیتا تو ابن زبیر کو خلافت مقدر ہو جاتی لیکن تقدیر سے کچھہ چارہ نہین ہوسکتا — جسوقت عبداللہ ابن زبیر کی مکہ مین بیعت ہوگئی اور عبید اللہ ابن زیاد والی بصرہ ملک شام کو بہاگ گیا اوسوقت اہل بصرہ نے ابن زبیر کی بیعت کری اور عراق — اور حجاز — اور یمن کے

بیان اخبار مروان بن الحکم کا

اور یمن کے لوگ سب مطیع ہو گئے اور ایک مصر کو ایک شخص سکہ بہی وہان کے لوگون نے
اوسکی بیعت کر لی اور ضحاک ابن قیس نے بہی بیعت خفی ملک شام مین عبد اللہ
ابن زبیر کی کر لی تہی اور حمص مین نعمان ابن بشیر انصاری نے بہی اوسکی بیعت کی
اور قنسرین مین زفر بن الحرث کلابی نے بہی بیعت کی قریب تہا کہ خلافت
بالکلیہ حضرت عبد اللہ ابن زبیر کی ہو جائے یہہ شخص زاہد اور پارسا اور شجاع
تہا مگر دو عیب بہی تہے ایک بخل — دوسرے ضعیف الرائے تہے

بیان اخبار مروان ابن الحکم کا

واضح ہو کہ بنی امیہ کا چوتہا خلیفہ مروان ابن الحکم ہے — یہہ مروان مذکور
درمیان ایام خلافت حضرت ابن زبیر کے ملک شام مین قایم ہوا اور تمام
بنی امیہ اوسکے ہمراہ ہو گئے اب ملک شام مین لوگون کے دو فریق ہو گئے ایک
فرقہ یمانیہ جو مروان کے ساتہہ ہو گئے تہے — اور ایک فرقہ قیسیہ جو ضحاک
ابن قیس کے ہمراہ تہے اس فرقہ کے آدمی ابن زبیر کی بیعت کرتے جاتے تہے
اور بہت جگڑے قصے معاملے ایسے اونمین ہوا کئے کہ اونکی شرح بہت طویل ہے
انجام کار یہہ ہوا کہ فریقین کا مقابلہ درمیان مرج راہط کے بیچ شہر غوطہ کے
جو دمشق کا ایک شہر ہے ہوا اور لڑائی شروع ہوئی اس لڑائی مین تمام یمانیہ
اور فرقہ قیسیہ پر حملہ تہا اور اونکو شکست فاحش ہوئی اور ضحاک بن قیس مقتول ہوا
اور ایک جماعت کثیر سواروں قیس کی مقتول ہوئی — جب مروان نے دیکہا کہ
جنگ مرج مین قیس کو شکست ہوئی اسوقت مروان نے باواز بلند کہا کہ خبردار کوئی

+ مرج نام ہر اوس روز کا جس روز مروان نے جنگ کی اور راہط ایک موضع ہے شرق رو دمشق سے

بیان اخبار مروان

اوسکے تابع نہ ہونا اور مروان دمشق مین داخل ہوکر معاویہ ابن ابی سفیان کے گہرین
اوترا اور سب آدمی وہان مجتمع ہوئے اور ام خالد بن یزید بن معاویہ سے بسبب
خوف خالد کے نکاح کرلیا — جب فرقہ قیسیہ کی شکست ہوئی اور ضحاک کے
مقتول ہونے کی خبر اہل حمص کو پہنچی وہان نعمان بن بشیر انصاری عامل تہا وہ اپنے
اہل وعیال لیکر بہاگا اور اہل حمص نے نکلکر نعمان ابن بشیر کو قتل کرڈالا اور اوسکا
سر کاٹ کر معہ اوسکی اہلخانہ کے حمص مین لے گئے — اور جب زفر ابن حارث
حاکم قنسرین کو جو ابن زبیر کی طرف سے دعوے بیعت کا کرتا تہا ہزیمت اور شکست
کی خبر پہنچی وہ قنسرین سے نکلکر قرقیسیا پر آیا اور اوسپر غالب ہوگیا — اور شام کا
ملک مروان بن الحکم کا ہوگیا — پہر مروان نے مصر کی طرف خروج کیا اور اپنے
سے پہلے عمرو بن سعید بن العاص کو بہیجا اوسنے مصر مین داخل ہوکر ابن زبیر کے
عامل کو نکالدیا اور مروان بن الحکم کی بیعت باشندگان مصر سے کروائی — جب
مروان مصر پر متصرف ہوچکا تب دمشق کو آیا اور تا اختتام سنہ ۶۴ ہجری کے مروان
درمیان ملک شام اور مصر کے خلیفہ بالاستقلال تہا — اور ابن الزبیر درمیان
عراق اور حجاز اور یمن کے خلیفہ تہا — اسی سال یعنی ابن الزبیر نے کعبہ شریفہ کو
ڈہاکر پہر تعمیر کی صورت حال یہہ ہے کہ دیوارین خانہ کعبہ کی بسبب ضرب گولون کے
جہک گئین تہین اسلئے اوسکو ڈہاکر اور بنیاد اوسکی کہودکر اور پتہر اوسکی بنیاد مین
رکہہ کر نئے سرے سے تعمیر اوسکی کی

اب شروع ہوا سنہ ۶۵ ہجری

بیان وفات مروان ابن الحکم کا

بیان وفاتِ مروان

واضح ہو کہ مروان ابن الحکم اسطرح سے مرا کہ اوسکی بیوی ام خالد بن یزید بن معاویہ نے ۱۷۴
اوسکا گلا گھوٹ ڈالا اور پکار کر چیخے کہ ہائے میرا میاں مرگیا یہہ واقعہ تیسری تاریخ
رمضان سنہ ۶۵ ہجری ہوا و دمشق میں مدفون ہوا عمر اوسکی تیرسٹھ ۶۳ برس کی تھی مدت
خلافت کے نو مہینے آٹھ روز تھے

بیان کچھہ اخبار مروان کا

اسکے باپ کو نبی ۳ نے نکالدیا تھا وہ طایف میں چلاگیا تھا اور حضرت ابوبکر
اور عمر رض ان دونوں خلیفوں کے وقت میں یہی نکالا ہی رہا۔ مگر خلیفہ مسعوم
حضرت عثمان رض نے جیسا کہ ذکر ہو چکا پھر بلا لیا تھا — مروان وہی شخص ہے
جسنے حضرت طلحہ رض کو ایک تیر مار کر درمیان جنگ جمل کے شہید کیا تھا

بیان اخبار عبد الملک

واضح ہو کہ عبد الملک پانچوان خلیفہ خلفاء بنی امیہ میں کا ہے جب مروان نے
وفات پائی اوسوقت اوسکے بیٹے عبد الملک بن مروان کے درمیان تیسری
تاریخ رمضان شریف سنہ ۶۵ کے لوگوں نے بیعت کی اسکی خلافت درمیان
ملک شام اور مصر کے مستقل ہوگئی — کہتے ہیں کہ جب نوبت خلافت عبد الملک
کی آئی وہ بیٹھا ہوا قرآن شریف گود میں لیکے پڑھ رہا تھا فوراً اوسکو
بند کر دیا مخاطب ہوکر کہا کہ یہی آخر ہے وعدہ تھا آپ سے

اب شروع ہوا سنہ ۶۶ ہجری نبوی ص

بیان خروج کرنی مختار عبید ثقفی کا

بیان خروج کرنے مختار بن ابی عبید ثقفی کا

درمیان اسی سال کے مختار مذکور نے شہر کوفہ سے واسطے انتقام خون حسین ؑ کے خروج کیا اوسکے ہمراہ بہت لوگ ہوگئے وہ کوفہ پر غالب آگیا اور اوسنے بہت لوگون نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ؐ پر اور طلب انتقام خون اہل بیت پر بیعت کی — اور مختار فقط قاتلین حضرت امام حسین ؑ سے لڑا اور کہا کہ مجکو شمر بن ذی جوشن کو دو یہانتک کہ اوسپر فتح پائی اور قتل کیا — اور خولی الاصبحی کے گھر کو جا گھیرا اسنے حضرت امام حسین ؑ کا سر کاٹا تہا اوسکو بہی قتل کرکے گھر کو جلایا — پہر عمر بن ابی وقاص سپہ سالار لشکر کو جو حضرت امام حسین ؑ کے مقاتلین مین تہا اور اوسنے یہہ حکم کیا تہا کہ سینہ اور پیٹہہ امام حسین ؑ کا گہوڑون سے روندا چاہئے اوسکو قتل کیا اور ابن عمر کو بہی قتل کیا اسکا نام حمص تہا اور دونونے سر پاس محمد ابن حنیفہ کے درمیان حجاز کے بہیجدئے یہہ واقعہ درمیان ذی الحجہ اسی سال کے گذرا — پہر مختار نے ایک تابوت بنوا کر یہہ ظاہر کیا کہ مین اسمین مخفی ہون وہ تابوت ایسا تہا جیسا بنی اسرائیل مین ہوتا ہے — جب مختار نے واسطے لڑائی عبید اللہ ابن زیاد کے لشکر روانہ کیا تہا تب اسوقت وہ تابوت بہی ایک خچر کی پیٹہہ پر درمیان لڑائی کے موجود تہا

اب شروع ہوا سنہ ۶۷ ہجری نبوی ؐ

بیان مقتول ہونے عبید اللہ بن زیاد کا

بیان مقتول ہونے عبید اللہ کا

اسی سالمین درمیان ماہ محرم کے مختار مذکور نے لشکر آمادہ کرکے واسطی لڑائی عبید اللہ ۴۷۳
ابن زیاد کے بھیجا وہ خود اول موصل پر غالب ہو چکا تہا اور ابراہیم بن اشتر نخعی کو
اوس لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا جب مقابلہ جانبین کا ہوا خوب لڑائی واقع ہوئی
مگر ابن زیاد کے آدمی بہاگ گئے — اور عبید اللہ ابن زیاد بہی ابراہیم بن اشتر کے
ہاتہہ سے درمیان اس معرکہ جنگ عظیم کے مقتول ہوا اور سنے سر اوسکا کاٹ کر لاشہ پہنکدیا
— اور بعد شکست کے ابن زیاد کے آدمیون مین سے بہت سے بہاگتے ہوئے نہر
زاب مین ڈوب گئے — ابراہیم نے ابن زیاد کا سر ہمراہ اور سرون کے مختار کے
پاس روانہ کردئے اسطرح پر خدا تعالے نے حضرت امام حسین ع کا انتقام مختار کے
ہاتہہ سے لیا اگرچہ مختار کی نیت بخیر نہی پہر بہی یہہ کارنیک اوسنے بظاہر طہور مین
آیا — اور درمیان اسی سال یعنے ۶۷ھ ہجری کی ابن زبیر نے اپنے بہائی مصعب کو
بصرہ پر حاکم مقرر کیا مصعب نے مہلب ابن ابی صفرہ کو خراسان سے بلایا وہ بہت
لشکر اور مال کثیر ہمراہ اپنے لیکر اوسکے پاس آیا اور دونون نے ہمراہ ہوکر مختار پر
واسطے لڑائی کے چڑہائی کی اور کوفہ مین پہنچی اور مختار کے ہمراہ بہی بہت لوگ
اکٹہے ہوکے مقابلہ پر آئے — اور شکست بعد جنگ عظیم کے مختار کو ہوئی — اور مختار
اپنے محل مین جو جاے کچہری کی تہا درمیان کوفہ کے محصور ہوا مصعب نے کوفہ مین
گہس کر مختار کا محاصرہ کیا لیکن وہ حالت محاصرہ مین ہی لڑا یہانتک کہ مقتول ہوا
— پہر مصعب نے سب اعوان مختار کو کہا کہ محل سے باہر آؤ وہ جو حکم مصعب کے
باہر آئے اور مکان خالی کردیا مصعب نے سبکے سر بکتلم قتل کرڈالے کی اور راوی
کہتے ہین کہ سات ہزار آدمی تہے جو مقتول ہوئے اور مختار درمیان ماہ رمضان ۶۷ھ
ہجری کے شہید ہوا عمر اوسکی ستہہ ۶۷ برس کی تہی — اور اسی سالمین ۶۸ھ
ہجری مین بعضے کہتے ہین کہ اکہترمین اور بعضے کہتے ہین کہ انہترمین اور بعضے کہتے ہین کہ اہسٹہ ۶۸

بیان مقتول ہونے عبید اللہ کا

۴۴ ہ مین درمیان کوفہ کے ابوبحر ضحاک بن قیس بن معاویہ بن حصین بن عبادہ نے وفات پائی یہہ ضحاک مذکور احنف کے نام سے مشہور تہا یہہ وہ شخص ہے کہ جسکے نام سے ضرب المثل حلم مین مشہور ہے — یہہ سردار اپنی قوم کا موصوف بعقل اور دانش اور صاحب علم اور ذی حلم اور ذکی آدمی تہا اسنے پیغمبر خدا صہ کا زمانہ بہی پایا ہے الا صحبت نصیب نہین ہوئی — اور ایک دفعہ قاصد ہوکر حضرت عمر رض کے پاس درمیان اوسکی ایام خلافت کے ایا تہا مگر تابعین مین سے بڑے رتبہ کا یہہ شخص گذرا ہے اور ہمراہ حضرت علی رض کے جنگ صفین مین بہی تہا اور جنگ جمل مین دونو جانب مین سے کسی کی بہی طرف نہ تہا (احنف میل کی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ یہہ شخص لبنا راست قد دہنی طرف کو جہک کر چلا کرتا تہا) ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ احنف مذکور درمیان خلافت معاویہ کے اشراف لوگون مین بطور ملاقات دربار معاویہ مین حاضر ہوا — اسی اثنا مین ایک شخص اہل شام کا بہی اوس محل مین آیا اور اسنے خطبہ پڑہ کر آخر خطبہ مین علی ابن ابیطالب رض پر لعنت کی سب لوگون نے اپنی سر نیچے جہکا لے کوئی نہ بولا مگر احنف نے معاویہ کی طرف مخاطب ہوکر یہہ کہا کہ یا امیرالمومنین یہہ شخص تمام انبیاء کو لعنت کرنی کی اگر آپکی مرضی پاے تو بیشک یہہ سب بنیون پر لعنت کرے خدا سے ڈرو اور تقوی اختیار کرو حضرت علی رض کا پیچہا چہوڑ دو کیونکہ انہون نے اس جہان سے رحلت کی اب وہ اپنی قبر مین ہونگے وہان تو چین لینے دو اب تمکو اونکی لعنت کرنی سے کیا حاصل ہے اور قسم ہے خدا کی وہ شخص مبارک النفس اور مصیبت زدہ تہا — معاویہ نے کہا کہ اے احنف کیون انہون پر ٹہیکری رکہتا ہے مین قسم دیتا ہون تجکو خدا کی کہ تو بہی منبر پر چڑہ کر اگر ہماری خوشی چاہتا ہے تو علی ابن ابیطالب رض پر لعنت نجوشی کر یا بجبر — احنف نے کہا کہ آپ مجکو معاف رکہئے اسمین آپکی خیر ہے اسوقت معاویہ بہت غصہ ہوگیا اور لعنت وسماجت سے پیش آیا — تب احنف نے کہا

بیان مقتول ہونے عبید اللہ کا

کہا کہ اے معاویہ مین انصاف کے کلمے کہتا ہون معاویہ نے کہا فرمائے — احنف نے ۴۷۵
یہہ کہا کہ حمد خدا کو لایق ہے اور درود ہو جیو اوپر رسول اوسکے کے — اے لوگو معاویہ
نے مجکو یہہ کہا ہے کہ لعنت کرو علی رض پر سو علی ابن ابیطالب رض اور معاویہ دونو جھگڑے
اور آپسمین لڑے اور ہر ایک شخص نے ان دونونمین سے یہہ دعوے کیا کہ خلافت حق
میرا ہے جب مین دعا کرون تم سب آمین کہنا — اب مین کہتا ہون — اے خدا لعنت کر تو
اور تیرے فرشتے اور لعنت کرین تیرے نبی ص اور تمام تیری پیدایش اوس شخص پر
جو ان دونونمین سے باغی ہوا اور لعنت کر گروہ باغی کو — اور اے خدا بہت لعنت کر
اوسپر — آمین کہو اے سامعین — یہہ کہکر معاویہ سے کہا کہ مین تو یہہ کلمے کہا کرتا ہون
گرچہ مارا ہی کیون نہ جاؤن اب مجھے اور کچھہ پھر نہ کہلانا

اب شروع ہوا سنہ ۶۸ ہجری نبوی ص

اس سال مین عبد اللہ ابن عباس درمیان طایف کے راہی ملک بقا ہوئے اور محمد ابن
حنیفہ طایف مین رہا کیے یہانتک کہ حجاج ابن یوسف مکہ مین آیا یہہ عبد اللہ بن عباس رض
ہجرت سے تین برس پیشتر پیدا ہوئے تھے اور رسول اللہ نے اونکے واسطے دعا کی تھی
کہ اے خدا فقیہ کر اوسکو علم دین کا اور سکھلا اوسکو کلمہ اور تاویل چنانچہ یہہ شخص
ایسا ہی عالم مثل اونکے دعا کی ہو اوسکو خیر سبب کثرت علم کے کہا کرتے تھے

اب شروع ہوا سنہ ۶۹ اور سنہ ۷۰ ہجری نبوی ص

اسی سال مین وہ حال جو سن اکہتر تک گندا ہے لکھا جاتا ہے

بیان قتل ہونے مصعب ابن زبیر رض کا

وضیح ہو کہ در میان سنہ ۷۱ ہجری کے عبد الملک نے سامان جنگ مہیا کر کے عراق کو کوچ کیا۔ اور ادہر سے مصعب نے بھی سامان کر کے اوسکا مقابلہ کیا اور دونو طرف سے لڑائی شروع ہوئی مگر افسوس ہے کہ اہل عراق نے عبد الملک سے خفیہ ساز باز کر لی تھی مصعب رض کو چھوڑ کر اوس سے جا ملے مگر حضرت مصعب خوب لڑے آخر الامر وہ سعادت اپنے فرزند دلبند کے اوپر دیر جاثلیق کے کنارہ نہر دجیل پر شہید ہوئے۔ عمر مصعب کی چونتیس ۳۴ برس کی تھی یہہ واقعہ در میان ماہ جمادالاول سنہ ۷۱ ہجری کے وقوع میں آیا۔ مصعب رض قبل خلافت کے عبد الملک کا داماد تھا اور مصعب رض کے بیوی یہہ تھیں ایک سکینہ بنت الحسین رض۔ اور عائشہ بنت طلحہ ان دونو سے دفعتہً ایک باری نکاح کیا تھا بعد اس واقعہ کے عبد الملک کوفہ میں گیا وہاں کے باشندوں نے اوس سے بیعت کی اور دونو عراق اسکے زیر حکم ہوگئے

اب شروع ہوا سنہ ۷۲ ہجری نبوی ۵

اس سال میں عبد الملک مذکور نے حجاج ابن یوسف ثقفی کو لشکر دیکر مکہ میں بارادہ لڑنے عبد اللہ ابن زبیر کے بھیجا چنانچہ حجاج مذکور ماہ جمادالاول سنہ ہذا میں مکہ شریفہ کو روانہ ہوا اور طائف میں اوترا در میان اوسکے اور اصحاب ابن زبیر کے لڑائی ہوئی اسنے حملہ اصحاب ابن زبیر پر کیا انجام کار ابن زبیر مکہ میں محصور ہوا اور حجاج مذکور نے بیت الحرام پر گولے مارے اور اس سال تمام

بیان قتل ہونے مصعب رض کا

سال تمام تک محاصرہ رہا ۷۷۴

پھر شروع ہوا ۷۳ھ ہجری نبوی ص

الحجاج ابن یوسف حضرت ابن زبیر کا محاصرہ کئے رہا مگر ابن زبیر رض نے اپنے تئین سپرد کر دینے سے تر نا بہتر جانا چنانچہ اوسنے جنگ کی اور جمادالاخر ۷۳ھ ہجری مین لڑائی ہوئے لڑکر مقتول ہوا جب ابن زبیر مقتول ہوا اوسکی عمر تہتر ۷۳ برس کی تہی یہہ اول بچہ ہے جو مہاجرین مین سے بعد الہجرت پیدا ہوا ۔ اور نو ۹ برس خلافت کی کیونکہ اسکی بیعت لوگون نے ۶۴ھ مین بعد مرنے یزید بن معاویہ کے کی تہی اور یہہ شخص کثیر العبادت بہی تہا کہتے ہین کہ چالیس برس تک اپنی پیٹہ سے چادر نہ اوتاری تہی اسی سالمین بعد مقتول ہونے ابن زبیر کے درمیان حجاز اور ملک یمن کے عبد الملک کی بیعت ہوئی اور سب آدمیون نے اوسکی اطاعت منظور کی ۔ اور درمیان اسی سال کے یعنے ۷۳ھ ہجری مین عبداللہ بن عمر بن الخطاب رض فوت ہوئے ان کا واقعہ مقتول ہونے ابن زبیر سے تین مہینے بعد ہوا تہا اور عمر اوسکی ستاسی ۸۷ برس کی تہی

اب شروع ہوا ۷۴ھ ہجری نبوی ص

اسی سال مین حجاج نے کعبۃ اللہ کو ڈہاکر حجر اوسکی بنا مین سے نکالکر جسطور پر زمانہ نبی ص کے مین تہا اوسی طور سے تعمیر کی چنانچہ بیت الحرام کی تعمیر اب تک وہی موجود ہے اور حجاج امیر حجاز کا مقرر ہوا

بیان قتل ہونے مصعب کا

اب شروع سنہ ۷۵ ہجری نبوی ۴

اسی سنہ مین عبد الملک نے طرف حجاز کی ایک پروانہ در باب ولایت عراق کے
بھیجا کہ اوسکا بھی تم انتظام کرو چنانچہ وہ مدینہ سے کوفہ کو گیا اور حجاج ہی کے ایام
ولایت مین ایک شخص مسمی شبیب خارجی نکلا اور اوسنے بہت لوگون کو اپنے ہمراہ
جمع کرکے حجاج کے ساتھ لڑائی کی جد جنگ کثیر کے نوبت کار یہہ ہوا کہ جمعیت مین
شبیب خارجی کے تفرقہ پڑ گیا اور اوسکے گھوڑے نے ایک پل پر سے اوسکو گرا
دیا وہ نہر مین ڈوب گیا — اور اسیطرح حجاج پر عبد الرحمن بن اشعث نے بھی خروج
کیا تھا یہہ شخص اولاً خراسان پر غالب ہوگیا اور پھر حجاج کی طرف گیا اور کوفہ پر قابض
آگیا اور سب جماعتون کو شکست دیکر تقویت حاصل کرکے عبد الملک نے حجاج کو
دارالسلطنت شام سے بھیجکر تقویت اور کمک دی آخرکار عبد الرحمن کو شکست ہوئی
اور سپاہ اوسکی متفرق ہوگئی وہ بھاگ کر ترک کے بادشاہ کے پاس چلا گیا حجاج
نے ایک ایلچی واسطے طلب عبد الرحمن مذکور کے بادشاہ ترک کے پاس بھیجا اور
کہدیا کہ اگر اوسکے سپرد کرنمین تاخیر کیجی گا تو آپ طیار رہو رہنا مین بھی آتا ہون
— ترکستان کے بادشاہ نے عبد الرحمن کو معہ اوسکے چالیس ہمراہیون کے پکڑکر حجاج
کے پاس بھیجدیا — مگر عبد الرحمن نے درمیان ایک منزل کے ایک مکان پر سے
اپنے تئین گرا کر مار ڈالا

اب شروع ہوا سنہ ۷۶ ہجری معہ حال تا بعد سنہ ۸۱ ہجری تک

بیان قتل ہونی مصعب کا

اس سالمین ابو القاسم محمد بن علی بن ابیطالب جو کہ معروف ابن الحنیفہ مین فوت ہوئے ۷۹ھ

اب شروع ہوا سنہ ۸۲ ہجری نبوی ص

اس سال مین مہلب بن ابی صفرۃ الازدی نے وفات پائی یہہ صاحب بڑے سخی اور قوی مشہور تہے اور انکو حجاج نے خراسان کا والی کردیا تہا لیکن مہلب مذکور مرو الرود مین فوت ہوا اور اپنے پیچھے بیٹا اپنا یزید بن المہلب خلیفہ اپنا چھوڑا جب مہلب مذکور مرنے لگا اوسوقت اپنی اولاد کو بلا کر ایک دستہ تیرون کا منگوایا اور کہا کہ تم ان تیرون کو مجتمعہ توڑ سکتے ہو اونہون نے کہا کہ نہین پھر پوچھا کہ ایک ایک کو توڑ سکتے ہو اونہون نے کہا کہ ہان توڑ سکتے ہین کہا کہ یہی حال تمہارا ہے یعنے اگر تم متفق رہوگے کوی غالب نہ آسکیگا اور اگر متفرق ہوجاوگے تو ہلاک ہوگے ۔ اسی سال یعنے سنہ بیاسی ۸۲ھ مین خالد بن یزید ابن معاویہ نے بہی وفات پائی یہہ شخص درمیان بنی امیہ کے سخاوت اور فصاحت اور عقل مین مشہور تہا

اب شروع ہوا سنہ ۸۳ نبوی ص

اس سالمین حجاج نے ایک شہر مسمی واسط بسایا ہے

اب شروع ہوا سنہ ۸۴ اور سنہ ۸۵ ہجری نبوی ص

اس سن مین یعنے پچاسی ۸۵ھ مین عبد العزیز بن مروان مصر مین فوت ہوا

بیان وفات عبدالملک کا

اب شروع ہوا سنہ ۸۶ ہجری نبوی ص

بیان وفات عبدالملک بن مروان کا

درمیان ماہ شوال اسی سال کے عبدالملک بن مروان نے وفات پائی اور عمر اوسکی ساٹھ برس کی تہی اور مدت خلافت اوسکے اوسوقت سے کہ جب ابن زبیر شہید ہوئے اور سب آدمیون نے اوسکی بیعت کی تیرہ برس چار مہینے سات دن کم ہین اسکے مونہہ مین سے بدبو بہت آیا کرتی تہی اسواسطے اسکو ابوالذبان کہتے ہین اور بسبب صفت بخل کے اوسکو رشیح الحجر بہی کہا کرتے تہے یہہ شخص بہت استوار عاقل فقیہ عالم دیندار تہا جب خلیفہ ہوا دنیا نی سب بہلا دیا اور دین داری جاتی رہی اور بدل کر اور ہی کچہہ ہوگئی

بیان خلافت ولید بن عبدالملک کا

واضح ہو کہ یہہ چوتہا خلیفہ بنی امیہ مین کا ہے سو بعد وفات عبدالملک کے ولید کی بیعت لوگون نے درمیان نصف ماہ شوال اسی سنہ کے یعنے سنہ ۸۶ ہجری مین کی بسبب اوس عہد کے جو اوسکے باپ سے ہوگیا تہا اوسکو بنا رمکانات وتعمیر کا بہت شوق تہا اور اوسکے کار سب مضبوط ہوگئے تہے اور اوسکے ایام مین فتوحات کثیر ہوئی ہین از انجملہ جزیرہ اندلس سے اور ماوراے النہر ہے اور اسی کے ایام خلافت مین خراسان اور عراقین کا حجاج والی ہوا پہر خط وکتابت ترکون سے ہوئے اور مسلمہ بن عبدالملک نے درمیان بلاد روم کے خط وکتابت جاری کرکے اوسکو فتح کیا اور

بیان خلافت ولید بن عبدالملک کا

اور لوگون کو قید کیا — اور محمد ابن قاسم ثقفی نے بلاد ہند کو فتح کیا — ۸۸ھ
درمیان اسی سن یعنے سن چھیاسی[۸۶] کے ولید مذکور نے اپنے چچا کی بیٹے عمر بن
عبدالعزیز کو مدینہ کا والی کیا وہ مدینہ مین جاکر اپنے دادا مروان کے مکان مین
اترا اور مجلس پیہ مدینہ کے جمع کے دو یہہ لوگ تھے عروہ ابن زبیر بن العوام
— اور عبیداللہ بن عتبہ بن مسعود اور ابوبکر بن عبدالرحمان — اور ابوبکر بن
— اور سلمان بن یسار — اور قاسم ابن محمد ابن ابی بکر الصدیق — اور
سالم بن عبداللہ ابن عمر بن الخطاب اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر — اور عبداللہ بن
عامر بن ربیعہ اور خارجہ بن زید — ان سبکو بلاکر عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ مین
یہہ چاہتا ہون کہ کوئی امر اور کسی بات کا فیصلہ بدون تمہاری رائے کے نہ کیا
کرون — اور جو تکلیف میری طرف سے کسی امر مین ظلم اور جور معلوم ہو وہ فیکر
بیشک بتلا دو — سب نے یہہ رائے پسند کی

اب شروع ہوا سنہ ۸۷ اور سنہ ۸۸ ہجری

اس سال مین ولید نے عمر بن عبدالعزیز کو حکم دیا کہ رسول اللہ کی مسجد اور گھر
ڈھاکے ایک مسجد کلان سو گز کی مربع طیار کرو اور اون گھرون کی قیمت بیت المال
مین داخل کر دینی چاہیے چنانچہ سب اہل مدینہ نے مان لیا اور کاریگر اور مزدور
راج مزدور ولید کے پاس سے واسطے عمارت مسجد کے آئے اور عمر بن عبدالعزیز
اس امر سے الگ ہوگیا — اور اسی سال مین یعنے سنہ ۸۸ ہجری مین ولید مذکور نے
جامع دمشق کی تعمیر کی اور اسکے بنانے مین بہت مال خرچ ہوا

اب شروع ہوا سنہ ۸۹ اور مابعد سنہ ۹۳ ہجری تک

بیان خلافت ولید

۸۸ھ اسی سال مین ولید نے عمر بن عبد العزیز کو مدنیہ سے معزول کر دیا

اب شروع ہوا سنہ ۹۴ ہجری نبوی ص

اس سال مین حجاج نے سعید بن جبیر رض کو قتل کیا سبب اسکے کہ سعید نے حجاج کی اطاعت چھوڑ کر عبد الرحمان بن اشعث کے تابع داری کی تہی اور حجاج سے ڈر کر بہاگا اور مکہ مین مقیم ہوا — حجاج نے ولید کے پاس قاصد بہیجا کہ جو لوگ بہاگ کر مکہ مین جا رہے ہین اونکو میرے پاس بہیجوا دیجئے چنانچہ ولید نے حسب ایما اور اسکے اپنے عامل مکہ کو جو خالد بن عبد اللہ القسری تہا یہہ حکم کر بہیجا کہ جن لوگون کو حجاج مانگتا ہے وہ اونکے پاس روانہ کر دے — اور حجاج نے سعید بن جبیر وغیرہ کو طلب کیا تہا اوسنے ان لوگون کو اوسکے پاس بہیج دیا اوسنے سعید ابن جبیر کا سر اوڑا دیا — یہہ شخص نے سعید بن جبیر بڑا عالم تہا درمیان تابعین کے اوسنے عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر سے علم سیکہا تہا اور اوسی سے روایت کی ہے قران کی ابو عمر نے — اور احمد بن حنبل کہتے ہین کہ قتل کیا حجاج نے سعید بن جبیر کو اور حالانکہ کوئی شخص مثل اوسکے روی زمین پر عالم نہ تہا اور سب اوسکے محتاج تہے — اور اسی سال مین یعنے درمیان سنہ ۹۴ ہجری کے سعید بن المسیب جو اور فقہاء کبار تابعین سے شمار کئے جاتے ہین فوت ہوئے — اور اسی سال مین اور بعضے کہتے ہین کہ سنہ ۹۵ ہجری مین علی بن الحسین بن علی ابن ابیطالب نے جو معروف حضرت زید العابدین ہین وفات پائی اور مدینہ مین فوت ہوئے اور بقیع مین مدفون ہوئے عمر اونکی اٹہاون برس کی تہی

اب شروع ہوا سنہ ۹۵ ہجری

بیان وفات ولید کا

درمیان اسی سال کے حجاج بن یوسف ثقفی والی العراقین اور خراسان نے بھی ۹۵ھ
وفات پائی عمر اوسکی چون ۵۴ برس کی تھی اور عراق پر بیس ۲۰ برس کے عرصہ سے
حکومت کرتا رہا — کہتے ہین کہ حجاج کی آنکھین چھوٹی اور آواز باریک نہایت
فصیح تھے — کہتے ہین کہ جمیع مقتولین جو حجاج کے ہاتھ سے مارے گئے ہین ایک لاکھ
بیس ہزار آدمی ہین

اب شروع ہوا سنہ ۹۶ ہجری

بیان وفات ولید کا

واضح ہو کہ درمیان ماہ جمادالاخر سنہ ہذا کے ولید بن عبدالملک بن مروان
بھی فوت ہوا — اوسنے خلافت نو ۹ برس سات مہینے کی وہ مروان کے گھر
فوت ہوا اور دمشق کے چھوٹے دروازہ کے باہر مدفون ہوا — اور اوسکے
چچا کے بیٹے عمر بن عبدالعزیز نے اوسپر نماز پڑھی اور عمر اوسکی بیالیس ۴۲ برس
چھ مہینے کی تھی — اس شخص کی ناک ہمیشہ بہا کرتی تھی اور بیٹے اوسکے
تھے اور اوسی نے مسجد دمشق بنائی ہے اوسکی تعمیر کے واسطے کاریگر ملک روم
اور تمام بلاد اسلام سے بلائی تھی — اوس مسجد کے پہلو پر ایک گرجا گھر تھا
وہ نصارے کے سپرد کردیا تھا بسبب اسکے کہ نصف شہر اونکے عمل مین تھا
اور نصف مین جو بصلح لیا تھا مسلمانون کا عمل تھا اوس گرجا کو کنیسہ ماریحنا کہا کرتے
تھے — ولید نے اوسکو ڈھا کر جامع مسجد مین ملا لیا — اور ولید بولنے مین غلطی
کیا کرتا تھا — ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک اعرابی نے اپنے داماد کی شکایت کی

بیان اخبار سلیمان کا

اوسکو ولید نے کہا کہ ما شانک یعنے کیا حال ہے تیرا لیکن چونکہ بفتح نون کہا تو اسکے سنے یہہ ہوئے کہ کیا برائی ہے بجمین اعرابی نے کہا کہ اعوذ باللہ من الشین یعنے پناہ مانگتا ہون مین اللہ سے برائی کی سلیمان ابن عبدالملک نے کہا کہ امیرالمومنین یہہ کہتے ہین کہ ما شانک بضم نون یعنے کیا حال ہے تیرا اعرابی نے کہا کہ میرے ختن نے پھر ظلم کیا ہے ولید نے کہا کہ من ختنک بفتح نون یعنے کس نے ختنہ کیا ہے تیرا اگر بضم نون کہتا تو مراد ہوتی کہ کون داماد ہے تیرا اعرابی نے کہا کہ میرا ختنہ کسی حجام نے کیا ہے مین تو یہہ نہین کہتا سلیمان بن عبدالملک نے کہا کہ کون ہے داماد تیرا یعنے من ختنک بضم نون اوسنے کہا کہ یہہ ہے اپنے مخاصم کی طرف اشارہ کردیا — اور باپ اوسکا عبدالملک بہت فصیح زبان تھا اپنے بیٹے کی لکنت سے یہہ بھی نامزد ہوگئے تھے اسکو بھی غیر فصیح کہا کرتے تھے چنانچہ اوسنے کہا کہ اے بیٹے تو اس لایق نہین ہے کہ عرب کی حکومت کرے کیونکہ تیری زبان مین لکنت بہت ہے اسلئے اوسکو گہرمین بہت سا ایک معلم اوسکے لئے مقرر کیا جو اعراب صحیح سکھلا دے چنانچہ ولید نے ایک مدت تک اوسسے سیکھا لیکن جیسے بیٹے تھے اوس سے بدتر ہوکر نکلے یعنے کچھہ نہ آیا

بیان اخبار سلیمان بن عبدالملک بن مروان کا

یہ سلیمان خلیفہ خلفاء بنی امیہ کا ہے جب اوسکا بھائی ولید مرگیا اوسوقت لوگون نے اوسکی خلافت کی بیعت درمیان جمادالاخر سنہ ۹۶ ہجری کے کی تھی — سلیمان مذکور وقت وفات ولید کے درمیان شہر رملہ کے تھا جب اوسکو اپنے بھائی ولید کے مرنے کی خبر پہنچی بعد سات دن کے وہ دمشق مین آیا اور اچھی خصلت سے پیش آیا اور سب سے ظلم اور جور کو اوسنے دور کیا اور اپنے چچا کے بیٹے

بیان وفات سلیمان کا

بیٹے عمر بن عبدالعزیز کو وزیر اپنا بنایا اسی سن میں مسلمہ بن عبدالملک نے بلاد روم پر ۸۸۵
غزا اور جہاد کیا

اب شروع ہوا سنہ ۹۷ اور سنہ ۹۸ ہجری نبوی ص

درمیان ان سال کے سلیمان بن عبدالملک نے لشکر لیکر واسطے جنگ قسطنطنیہ کے
خروج کیا تہا اور مرج دابق پر اوترکر حکم دیا کہ اسجائے اقامت کرنی چاہئے جبتک
فتح نہو چنانچہ قسطنطنیہ ہی پر مسلمہ نے موسم سرما پورے کے اور لوگون نے اوسجائے
کہیتے بوئے اور کاٹے کہائے اور مسلمہ اہل قسطنطنیہ پر زور کئے ہوئے پڑا رہا یہانتک
کہ خبر آئی کہ سلیمان مرگیا — اور اسی سال میں یزید بن مہلب بن ابی صفرہ والی خراسان
نے جو کہ سلیمان بن عبدالملک کی طرف سے خراسان کا عامل تہا جرجان اور طبرستان
فتح کیا

اب شروع ہوا سنہ ۹۹ ہجری نبوی ص

بیان وفات سلیمان بن عبدالملک کا

اسی سال میں درمیان ماہ صفر کے سلیمان ابن عبدالملک نے وفات پائی اوسنے
خلافت دو برس اور آٹھ مہینے کی عمر اوسکی پینتالیس برس کی تہی اس شخص نے مقام
دابق میں جو زمین قنسرین سے ہے وفات پائی مگر وہ بارادہ لڑائی امادہ و مہیا تہا
کہ دشمن اجل نے اوسپر غلبہ پایا اون ایام میں اوسکا بہائی مسلمہ قسطنطنیہ پر اترا ہوا

بیان اخبار عمر کا

۴۸۶ تہا حلیۂ سلیمان کا یہہ ہے کہ وہ رنگ کا گندم گون خوبصورت آدمی تہا مگر کچہہ اوسکے بدنمین کج بہی تہا اور خصلت اوسکی اچہی تہی عورتون کو بہت چاہا کرتا تہا اور کہاتا بہی بہت تہا کہتے ہین کہ ایک دفعہ حج کرنے گیا حجاز مین چونکہ گرمی بہت تہی اسلئے وہ طرف طایف کی واسطے طلب برودت کے گیا وہان اوسکے پاس انار لائے گئے اوسنے شتر انار کہائے پہر ایک بکرا منگوایا اور چہہ مرغیان دو بہی کہائے گئے اور پہر منقی طایف کی اوسکے سامنے لائے اوسمین سے بہت منقے کے دانے کہایا اس اثنا مین اوسکو اونگہہ آئی سو رہا جب سو کر اوٹہا موافق عادت کے کہانا حاضر ہوا وہ بہی چٹ کر گیا اوسی روز بسبب بہت کہانے کے مرگیا اور بعضے یہہ بیان کرتے ہین کہ اوسکے پاس ایک نصرانی دو تونبی بہرے ہوئے انجر انڈے کے لیکر آیا وہ دالق کے اوپر اترا ہوا تہا اوسنے ایک شخص کو حکم دیا کہ انڈون کے چہلکی دور کرتا جاوہ شخص انڈا چہیل چہیل کر دیتا تہا اور وہ ایک انڈا اور اسپر ایک انجیر کہاتا تہا اسی طرح سے دو تونبی خالی کر دئے اور پہر ہڈیون کے گودے مین شکر ملا کر کہایا اسکے تخمہ کی بیماری ہو کر مرگیا عمر بن عبد العزیز نے اوسکے جنازہ کی نماز پڑہی اوسنے دفن بہی کیا یہہ خلیفہ عیش مند بہت تہا چنانچہ اوسنے سب مخنثون کو جو مدینہ مین تہے یہہ حکم دیا کہ اونکو خصی کر ڈالنا چاہئے چنانچہ اوسکے عامل نے جو ابو بکر بن محمد بن عمرو انصاری تہا سبکو خصی کر ڈالا

بیان اخبار عمر بن العزیز کا

واضح ہو کہ عمر بن عبد العزیز بیٹا مروان بن الحکم کا ہے اور وہ بیٹا ابی العاص بن امیہ کا اور وہ عبد شمس کا وہ عبد مناف کا یہہ شخص اہوان خلیفہ خلفاء بنی امیہ سے ہے والدہ عمر بن عبد العزیز کی ام عاصم بیٹی عاصم بن عمر بن الخطاب رض کی ہے اسکی خلافت کے

بیان موقوف کرنی سب علی رض کا منبر پر سی

کے واسطے سلیمان بن عبد العزیز نے حالت بیماری سخت مین در میان دابق کے وصیت ۸۸ھ
کردی تھی جب وہ مرگیا تب یہہ در میان ماہ صفر سنہ ۹۹ کے خلیفہ ہوا اور لوگون نے
اوسکی بیعت کی

بیان موقوف کرنے عمر کا سب علی رض کا منبر پر سے

واضح ہو کہ جمیع خلفا بنی امیہ کے حضرت علی رض کو ابتدا سنہ ۴۱ ہجری سے لیتے اوس
سال سے جسمین کہ حضرت امام حسن ع خلافت سے دست بردار ہوئی اول سال
بنا دیون تک یعنے اخر ایام دولت سلیمان بن عبد الملک تک برابر منبرون پر جرچا کیا
کرتے اور اون پر تبرا بھیجا کرتے سب عمر خلیفہ ہوا اسنے اس رسم بد کو موقوف
کیا اور اپنے تمام نایبون کو لکھا کہ اس رسم بد کو باطل کرین چنانچہ بروز جمعہ خطبہ پڑہا
اور آخر خطبہ مین یہہ آیت پڑہی کہ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی
وینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون ترجمہ یہہ ہے (اللہ تعالی حکم
فرماتا ہے اسبات کا کہ عدل وانصاف اور احسان لوگون پر کرو اور رشتہ دارون
اور حقدارون کا حق دو اور برے کلمے مونہہ سے نہ نکالو نہ بغاوت اختیار کرو اللہ
نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد رکھو) اوس روز سب علی موقوف ہوگیا سب خطیبون نے
اس آیت کا پڑہنا خطبہ مین مقرر کیا اس کار خیر کے باعث کثیر بن عبد الرحمان خزاعی
نے اس خلیفہ کی مدح کی ہے

اب شروع ہوا سنہ ۱۰۱ اور سنہ ۱۰۱ ہجری نبوی ۵

بیان وفات عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا

بیان وفات عمر رض کا

۴۸۸ پوشیدہ نرہے کہ درمیان سال اکیسو[101] ایک ہجری کے عمر بن عبد العزیز رض پچیسوین تاریخ رجب کو دن جمعہ کے خناصرہ مین فوت ہوا اور دیر سمعان مین مدفون ہوئے بعضے یہہ کہتے ہین کہ دیر سمعان ہی مین انتقال ہوا اور وہین مدفون ہوئے — قاضی جمال الدین بن واصل مولف ایک تواریخ کا جس سے یہہ مین نقل کرتا ہون کہتا ہے کہ ظاہر امیرے نزدیک دیر سمعان معروف بنام دیر بقرہ ہے جو کہ مضافات معرۃ النعمان سے ہے قرادسکی وہان مشہور ہے — اور اکثر اہل ناقلین بیان کرتے ہین کہ یہہ شخص زہر کہا کر مرا باعث اسکا یہہ کہتے ہین کہ بنی امیہ نے یہہ خیال کیا کہ اگر یہہ شخص مدت دراز تک جیتا رہا تو ہمارے ہاتھہ سے سلطنت گئی کیونکہ بعد اسکے اوسکا ولی عہد جسکو وہ اس کار کے لایق جانتا مقرر کرگیا اسلئے اُنہون نے کچھہ درنگ نہ کی جلدی سے اوسکو شربت سم آمیز پلاکر مار ڈالا پیدائش اسکی مصر کی ہے بموجب ایک قول کے اور سنہ ۶۱ ہجری مین پیدا ہوا خلافت کل دو برس پانچ مہینے کی عمر اوسکے چالیس برس چند مہینے کی ہوئی — اوسکے چہرے پر چونکہ ایک داغ نیزہ کا تہا حالت صغر سن مین اسواسطے اوسکو اشج کہا کرتے ہے اور وہ پے در پے تابع خلفاء راشدین کا تہا

بیان یزید بن عبد الملک بن مروان کا

متجب نرہے کہ یزید بیٹا ہے عبد الملک کا وہ مروان بن الحکم کا وہ ابی العاص کا وہ امیہ کا وہ عبد شمس کا وہ عبد مناف کا یہہ شخص نوان خلیفہ ہے اور اوسکی والدہ بیٹی یزید بن معاویہ بن ابی سفیان کی ہے اسکی بیعت خلافت بعد مرنے عمر بن عبد العزیز کے درمیان ماہ رجب سنہ ۱۰۱ ہجری کے (بسبب اوس وعدہ کے جو سلیمان بن عبد الملک نے اوس سے کیا تہا کہ بعد عمر کے تو خلیفہ ہوگا) ہوئے — اور درمیان ایام یزید بن عبد الملک

بیان یزید کا

۸۸۹ عبد الملک کے یزید بن المہلب بن ابی صفرہ نے خروج کیا اوسکے پاس بہت لوگ جمع ہوگئے تھے یزید نے اپنے بھائی مسلمہ کو واسطے لڑائی کے بھیجا چنانچہ وہ لڑا اور یزید بن المہلب اور تمام اولاد مہلب بن ابی صفرہ ماری گئی یہہ لوگ کرم اور شجاعت مین بہت مشہور ہین

اب شروع ہوا سنہ ۱۰۲ ہجری نبوی ص

اسی سال مین عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود ایک فقیہ فقہاء سبعہ سے جو مدینہ مین تھے فوت ہوا — یہہ عبید اللہ مذکور بھتیجا عبد اللہ بن مسعود صحابی کا ہے یہہ سات فقہاء وہ ہین جنسے علم فقہ اور علم فتوی کا پھیلا ہے اب ہم اوکو ترتیب وار بیان کرتے ہین — اول اونمین کا عبید اللہ مذکور ہے بڑے علماء تابعین سے ہے اسنے بہت صحابہ سے ملاقات کی ہے — اور دوسرا عروہ ابن الزبیر بن العوام بن خویلد القرشی ہے اس شخص کا باپ صحابہ عشرہ مبشرہ بالجنۃ سے ہے — اور والدہ عروہ کی اسما بیٹی ابی بکر کی ہے یہی عورت ذات النطاقین سے مشہور ہے یہہ فقیہ بھائی عبد اللہ بن زبیر کا ہے جو کہ والی خلافت تھا اس عالم نے درمیان سنہ ۹۳ ہجری کے اور بعضے کہتے ہین کہ چورانوین مین وفات پائی پیدائش اسکی سنہ ۲۲ ہجری مین ہوئی تھی — تیسرا فقیہ مدنی قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ہے یہہ فاضل اپنے زمانہ مین سب سے افضل تھا باپ اوسکا محمد ابن ابی بکر ہے جو مصر مین مقتول ہوا جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا — چوتھا فقیہ سعید بن المسیب بن حزن بن ابی وہب قرشی ہے یہہ شخص علم حدیث اور فقہ کا جامع تھا اور زاہد اور عابد بھی تھا دو برس خلافت عمر رضہ سے گذر چکے تھے جب پیدا ہوا

بیان یزید بن عبد الملک کا

۹۰ھ اور سنہ ۹۱ — یا سنہ ۹۳ — یا سنہ ۹۴ — یا سنہ ۹۵ ہجری مین بر سبیل اختلاف وفات پائی — پانچوان فقیہ سلیمان بن یسار غلام حضرت میمونہ زوجہ مطہرہ جناب رسول اللہ کا ہے وہ روایت ابن عباس — اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ سے کرتا ہے اوسنے سنہ ۱۰۷ ہجری مین اوسکے کچھ اور بیان کرتے ہین وفات پائی — عمر اوسکی تہتر برس کی تہی — چھٹا فقیہ ابوبکر بن عبد الرحمان بن الحارث بن ہشام بن المغیرہ المخزومی القرشی ہے اس شخص کی کنیت اور نام ایک ہے یہہ عالم سادات تابعین مین سے ہے اسکو اہب قریش کہا کرتے تہے دادا اوسکا الحارث ہے جو کہ بہائی ابو جہل بن ہشام کا تہا — اس ابوبکر مذکور نے درمیان سنہ ۹۴ ہجری کے وفات پائی خلافت عمر ابن الخطاب مین پیدا ہوا — ساتوان خارجہ ابن زید بن ثابت انصاری ہے باپ اوسکا زید بن ثابت جو اکابرین صحابہ سے مشہور تہا جسکے حق مین رسول خدا نے ارشاد کیا تہا کہ زید بہت فرائض جانتا ہے — خارجہ مذکور درمیان سنہ ۹۹ ہجری کے فوت ہوا بعضے کہتے ہین کہ سنہ ۱۰۰ ہجری مین درمیان مدینہ کے فوت ہوا ہے بہرتقدیر اوسنے حضرت عثمان ابن عفان کا زمانہ دیکہا ہے — یہی سات فقیہ فقہاء مدینہ کے مشہورین ہین انہین سے فتوے اور علم فقہ پہیلا ہرچند کہ اونکے طبقہ مین اور بہی فاضل تہے لیکن مثل سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رض وغیرہ کے اور لوگ ذکر نہین کئے گئے — سالم مذکور درمیان سنہ ۱۰۶ ہجری کے فوت ہوا بعضے اور سنہ بیان کرتے ہین یہہ بہی بڑے نامور علماء تابعین سے ہے ہرچند کہ اور مواضع مختلفہ مین وفات تابعین مذکور کی بیان ہوئی ہے لیکن مینے مجتمعہ واسطے ضبط اور یاد کے ذکر کر دیا ہے

اب شروع ہوا سال تین اور چار اور پانچ بعد ملکیو کے

بیان اخبار ہشام کا

اس سال یعنے ۱۰۵ھ مین پچیسوین تاریخ شعبان کو یزید بن عبد الملک نے وفات پائی ۹۱ھ
عمر اوسکی چالیس برس کی تہی بعضے کچھ اور بیان کرتے ہین اور چار برس ایک مہینے
تک خلافت کی — یزید مذکور نے اپنے بہائی ہشام کو ولی عہد اپنا کر دیا تہا پہر
اپنے بیٹے ولید بن یزید بن عبد الملک کے واسطے وصیت کی تہی کہ وہ خلیفہ ہو —
یہہ یزید مذکور راہیات اور گانے بجانے اور خوشی مین رہتا تہا اوسکے پاس
دو عورتین تہین ایک مسماۃ جابہ — دوسری سلامۃ القس اون دونون پر مبتلا رہتا تہا
اور فریفتہ بہت تہا چنانچہ بعد جابہ کے مرنے کے سترہ دن بعد آپ بہی بسبب فرط
عشق کے مرگیا اور سلامۃ القس کی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ عبد الرحمان بن عبد اللہ بن عمار
بسبب عبادت کے قس کہلاتا تہا یہہ شخص فقیہ تہا ایک دفعہ سلامہ کے استاد کے
گہر پر گیا اور سلامہ کا گانا سنا اور اوسپر عاشق ہوگیا اور وہ بہی اوسکی دیوانی ہوگئی
پہر باہم مجتمع ہوگئے اور سلامہ نے اوسکو کہا کہ مین تجکو چاہتے ہون اوسنے کہا مین
بہی تجہہ مرتا ہون سلامہ بولی کہ اگر کہو تو ایک بوسہ آپکا لون اوسنے کہا کہ مین بہی یہی
چاہتا ہون سلامہ بولی کہ پہر کون مانع ہے اوسنے کہا کہ پرہیزگاری اور تقوی مانع ہے
یہہ کہکر کہڑا ہوگیا اور چلا گیا اسیواسطے سلامۃ القس بسبب عبد الرحمان مذکور کے
نام رکہا گیا

بیان اخبار ہشام بن عبد الملک کا

واضح ہو کہ یہہ دسوان خلیفہ بنی امیہ مین سے ہے عمر اسکی بروقت خلیفہ ہونے کے
چونتیس ۳۴ برس کے مہینے کی تہی اور بروقت وفات یزید بن عبد الملک کے
ہشام درمیان شہر رصافہ کے تہا اوسکے پاس قاصد آیا [illegible] سوار
ہوکر دمشق کو گیا

بیان اخبار ہشام کا

اب شروع ہوا سنہ ۱۰۶ اور ما بعد اوسکے اکیسو دس تک

اسی سال مین حضرت حسن بن ابی الحسن بصری رض نے وفات پائی ان حضرت کی پیدائش ایام خلافت حضرت عمر رض کے مین ہوی تہی اور یہہ بڑے نامور تابعین مین سے ہین اور اسی سال مین محمد ابن سیرین رض نے بہی انتقال کیا اسکے باپ کا نام سیرین تہا یہہ سیرین غلام انس بن مالک کا تہا — انس مذکور نے اسی مکاتبت کر لی تہی کہ اگر اتنا روپیہ تو مجکو کما دے تو تو آزاد ہو جاوے گا چنانچہ اوسنے کما دیا اور وہ آزاد ہو گیا وہ سیرین خالد بن ولید کے گرفتارون مین سے تہا اس محمد بن سیرین مذکور نے بہت صحابہ سے روایت کی ہے ازانجملہ ابو ہریرہ — اور عبد اللہ بن عمر — اور عبد اللہ ابن زبیر وغیرہ رض ہین اور یہہ شخص بڑے نامور تابعینون مین سے ہے اوسکو فن تعبیر خواب مین بڑی دست قدرت تہی

اب شروع سنہ ۱۱۱ اور سنہ ۱۶ ہجری نبوی صلعم تک

اسی سال مین باقر محمد بن زین العابدین علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب رض جنکا اوپر ذکر آچکا بدیہ بیمارے ملک بقا ہوئے بعضے اوکی وفات سنہ ۱۱۴ اور بعضے سنہ ۱۱۷ سے اور بعضے سنہ ۱۱۸ مین بیان کرتے ہین ان حضرت کی عمر تہتر ۷۳ برس کی تہی اور انہون نے یہہ وصیت کی تہی کہ میرے ہی کرتے کا جسمین نماز پڑہا کرتا ہون کفن دینا اور باقر انکو بسبب تبحر علوم کے کہا کرتے تہے — پیدائش انکی سنہ ۵۷ ہجری مین ہوی تہی

[illegible] بزرگوار حضرت امام حسین رض شہید ہوئے اوسوقت اوکی عمر تین برس کی

بیان اخبار رہشام کا

برسکی تہی اُنکی وفات درمیان حمیمہ کے جوکہ ایک شہر ہے شہران کا وہان ہوئے ۴۹۳
لیکن آپکا جنازہ وہان سے لیجاکر بقیع مین مدفون کیا گیا تہا

اب شروع ہوا سنہ ۱۱۷ ہجری نبوی ۴

درمیان اسی سال کے یا بموجب قول بعضکے کیسو بیس ۱۲۰ مین نافع رض غلام حضرت عبداللہ ابن عمر بن الخطاب رض کا فوت ہوا — انکو اونکے مولا عبداللہ رض نے کسی لڑای مین زخم پہنچایا تہا — یہہ نافع مذکور بڑے تابعین مین سے گذرا ہے اپنے آقا عبداللہ اور ابا سعید الخدری سے بہت کچہہ اسنے سُنا اور نافع الزہری اور مالک بن انس سے اسنے روایتین کی ہین — اہل حدیث کہتے ہین کہ امام شافعی حضر مالک ابن انس سے روایت کرتے ہین اور وہ نافع سے اور نافع ابی عمر سے یہہ گویا لڑے اور ایک سلسلہ سونے کا بسبب جلیل الشان ہونے ہر ایک راوی کے ان راویونمین سے ہے

اب شروع ہوا سنہ ۱۱۸ ہجری اور سنہ ۱۱۹ نبوی ۴

ان سالونمین مسلمانون نے ترکستان کی ملکونمین لڑای کی اور فتحمند ہوئے اور بہت کچہہ مال غنیمت لائے اور بہت ترکون کو قتل کیا اور خاقان سلطان ترک کو بہی مار ڈالا اس لڑای کا سپہ سالار مسلمانون مین سے اسد بن عبداللہ القسری تہا

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۰ ہجری نبوی ۴

بیان اخبار ہشام کا

۴۹۴ اس سال میں ابو سعید عبداللہ بن کثیر نے جو کہ ایک قاری قرآن سبعہ سے ہے انتقال کیا

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۱ ہجری نبوی ۱۰

اس سال میں مروان ابن محمد بن مروان نے (یہہ جزیرہ ارمینیہ پر تھا) صاحب السریر سے جہاد کیا چنانچہ صاحب السریر نے ہر سال ستر ہزار راس بطور خراج کے دینے مان لئے — انہیں سال میں مسلمہ ابن عبدالملک نے بلاد روم میں لڑائی کی اور وہاں کے قلعہ فتح کئے اور مال لوٹ لایا — انہیں سال میں نصر بن سیار نے بلاد ماوراء النہر پر جہاد کیا اور ترکستان کے بادشاہ کو مار ڈالا پھر فرغانہ میں جاکر بہت لوگوں کو گرفتار کیا — اور درمیان سنہ ۱۲۱ ہجری کے یا بموجب ایک قول کے سنہ ۱۲۲ ہجری میں حضرت زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کوفہ میں خروج کرکے لوگوں کو اپنی طرف بلایا چنانچہ بہت لوگوں نے انکی بیعت کی — اور ایام میں کوفہ کا والی جانب ہشام سے یوسف بن عمر الثقفی تھا اوسنے لشکر جمع کرکے حضرت زید سے جنگ کی آپکے ایک تیر پیشانی میں بہت سخت آکر لگا ہر چند کہ لوگوں نے گہرا نکالا لیکن طائر روح اوسکا روضہ جنت کو فوراً اڑ گیا — جبکہ یوسف والی کوفہ کو آپکے شہید ہوجانے کی خبر پہنچی اوسنے تلاش کی اور لاشہ آپکا منگوا کر سر کاٹ کر ہشام میں عبدالملک کے پاس بھیجدیا اور لاشہ کو سولی دی ہشام نے اوس سر کو دمشق میں لٹکوا دیا جبتک ہشام زندہ رہا اتنی ہی مدت تک وہ لاشہ سولی پر لٹکا رہا جب ہشام مرگیا اور ولید خلیفہ ہوا اوسنے حکم کیا کہ اس لاش کو جلوا دو چنانچہ حسب الحکم اوسکی لاش جلائی گئی بروقت شہادت حضرت زید رض کے عمر آپکی بیالیس برس کی تھی

بیان وفات ہشام کا

۹۵

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۲ ہجری نبوی ص

اس سال مین ایاس ابن معاویہ بن قرۃ المزنی جو کہ مشہور فقیہ تھے وفات پا گئے تھے اور ایام خلافت عمر بن عبد العزیز کے مین بصرہ کے قاضی تھے فوت ہوئے

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۳ اور سنہ ۱۲۴ ہجری

اسی سال مین اور بعضے کہتے ہین کسی اور سال مین محمد بن مسلم بن عبد اللہ بن شہاب القرشی نے وفات پائی عمر انکی تہتر برس کی تھی یہی مشہور بنام زہری ہین یہ نسبت طرف زہرۃ بن کلاب کے ہے — یہہ زہری مذکور بڑے عالم تابعین مین کہا ہے اونہنے دس صحابہ کو دیکھا اور زہری سے بہت لوگون نے روایتین سنی ہین مثل مالک اور سفیان الثوری وغیرہ کے روایت کی ہے — عادت زہری کے یہہ تھی کہ جب اپنے گہر مین بیٹھتا کتابون کو اپنے گرد رکھتا اور ہر ایک کتاب کے مطالعہ مین مشغول رہتا اور سکی بیوی کہا کرتی کہ قسم خدا کی یہہ کتابین مجھ تین سوت کے ہونے سے زیادہ بھاری ہین

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۵ ہجری نبوی ص

بیان وفات ہشام کا

اسی سن مین ہشام ابن عبد الملک در میان رصافہ کے پہنچے تاریخ ربیع الاول

بیان اخبار ولید بن یزید کا

فوت ہوا ایام خلافت انیس ۱۹ برس کچھ اوپر نو مہینے مین بیماری اوسکو در حلق کی تھی
اور چھبیس برسکی پائی جب ہشام مرگیا تو لوگون نے تہنڑا واسطے گرم کرنے پانی کے
غسل میت کے لئے طلب کیا عباض منشی ولید نے تہنڑا بہی نہ دیا کیونکہ اوسنے ولید
کو ملکیت سب کر دیا تہا ہوا اوسکے پاس موجود تہا اور اوسپر مہر کردی تہی ہمسایونمین
سے اوسکے واسطے تمغر مانگ لائے (اوس مانگے ہوئے برتن مین پانی غسل کا گرم ہوا
رصافہ مین دفن کیا ہشام آنکھون سے بہت بہگا تہا (اوسنے پیچہے اپنے چند بیٹے
چہوڑے ایک اونمین کا ابو عبدالرحمان ہے جو اندلس مین جاکر اوسکا مالک ہوگیا
جب کہ سلطنت بنی امیہ کے جاتی رہی تہی — اور ہشام استوار و مضبوط عقل کا غزیز بعقل
اور علم سیاست اور انتظام کا عالم تہا شہر رصافہ ہشام کا بنایا ہوا ہے چنانچہ اوسی
کی طرف اوسکو منسوب کرکے رصافۂ ہشام کہتے ہین واقعہ مین وہ شہر رومیہ کا تہا
لیکن خراب و ویران ہوگیا تہا اوسکی آب و ہوا بہت اچہی تہی یہہ شہر اسواسطے
اوسنے بنایا تہا کہ خلفاء بنی امیہ وبا کے ڈر سے جنگلون مین بہاگ جایا کرتے تہے
اسواسطے ہشام نے رصافہ اختیار کیا کیونکہ وہان کی زمین اچہی تہی وہان دو محل
بنائے اوسمین ایک دیر مشہور ہے

بیان اخبار ولید بن یزید بن عبدالملک بن مروان کا

واضح ہو کہ یہہ گیارہوان خلیفہ خلفاء بنی امیہ مین کا ہے بعد وفات ہشام مذکور کے
ولید بن یزید بن عبدالملک کے پاس نامے لوگون کے پہنچے — ولید ایک جنگل مین
شکار کیا کرتا تہا بموجب دستور کے ہشام سے ڈرتا ہوا رہا کرتا تہا اور ولید کے یار اور وہ خود
ریشمی حلیلین پہنے ہوئے تہے اون پر بہت تنگی تہی اسی اثنا مین ہشام کے مرنے

بیان مقتول ہونے ولید کا

مرنے کی خبر سُنکر خوش ہوا اور تیسری تاریخ ربیع الاول سنہ ۱۲۵ ہجری مین روز چارشنبہ ۹۶
ولید کی بیعت ہوئی مگر ولید نے شراب پینے اور راگ سُننا اور عورتون سے صحبت
کرنی شروع کی اور لوگون پر خراج بہت بڑہا یا پہر اہل شام پر سے بڑہا دیا اور
جو اوسسے سوال کیا جاتا تہا کبہی نہین کہتا تہا (تمام ہوی نقل تاریخ قاضی جمال الدین
بن واصل کی اسجائے تک اب ہم شروع کرتے ہین اسجائے سے نقل تاریخ
ابن اثیر کامل سے) اسی سال مین نیے سنہ ۱۲۵ ہجری مین قاسم بن ابی برشہور قاری نے
وفات پائی

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۶ ہجری نبوی ص

اسی سال مین ولید بن یزید بن عبد الملک نے خالد بن عبد اللہ القسری کو یوسف بن عمر کی
حوالہ کیا یہہ عامل اوسکی طرف سے عراق پر تہا اسنے خالد مذکور کو عذاب دیکر قتل کیا

بیان مقتول ہونے ولید بن یزید کا

اسی سال مین ولید مقتول ہوا حال اسکا یہہ ہے کہ اوسکو یزید بن ولید بن عبد الملک
نے جسکو یزید ناقص کہا کرتے تہے درمیان جمادالاخر سنہ ۱۲۶ ہجری کے بسبب کثرت
عشق اور ہو و لعب اور شرب خمر اور مصحبتی فساق کے مار ڈالا بات یہہ ہی کہ جب
اوسکا فسق و فجور حد سے تجاوز کر گیا تو یہہ امر تمام رعیت اور لشکر پر گران گذرا اور
ہشام کے اور ولید کے چچازاد بہائیون نے بہی بہت ایذا اٹہائی ہی سے اوسکو نسبت
بکفر کیا اور کہا کہ یہہ شخص اپنے باپ کے جوروؤن پر چڑہتا ہے یہہ بات مشہور کر کے یزید
نے اپنی بیعت لوگون سے کروائی چنانچہ یمن کے آدمی سب اوسکی طرف ہوگئے ہر چند

بیان مقتول ہونے ولید کا

۹۰ ہ کہ عباس بن ولید بن عبد الملک نے اسبات سے اوسکو منع بھی کیا اور تہدید بھی کی لیکن یزید نے یہہ بات اپنے بھائی سے پوشیدہ رکھی اور یزید جنگل دمشق مین رہا کرتا تہا جب اوسکا کار بخوبی انجام ہوگیا دمشق کو اوسنے پوشیدہ کوچ کیا اپنے ہمراہ سات آدمی لے اوس جنگل سے دمشق چار روز کا راہ تہا وہ بجرود پر جو ایک منزل دمشق کے ہے آکر اترا اور رات کے وقت دمشق مین گیا وہان کے اکثر باشندون نے اوسکی بیعت کی ولید کی طرف سے جو دمشق کا عامل عبد الملک بن محمد بن الحجاج تہا وہ دبا رکے زور دشور سے ڈر کر ایک گانو مین جو بنام قطن مشہور تہا جا اترا تہا اسلئے یزید نے بے خوف دمشق مین ظہور کیا اوسکے ہمراہ تمام لشکر اور رعیت ہو گئی — اوسنے دو سو سوار واسطے پکڑنے عبد الملک مذکور عامل ولید کے جو دمشق پر مقرر تہا قطن پر بہیجے اونہون نے اوسکو پکڑ لیا اور امن دینے کا وعدہ کیا بعد ازان یزید نے ایک لشکر ولید بن یزید بن عبد الملک کے پکڑنے کیواسطے طیار کرکے بہیجا اس لشکر کا سپہ سالار عبد العزیز بن الحجاج بن عبد الملک تہا جب یزید بن ولید نے دمشق مین ظہور پکڑا اوس وقت بعضے ولید کے غلامون نے اوسکے پاس آکر یہہ خبر دی کہ ولید مقام اعذق مین ہے جو کہ مضافات عمان سے ہے اسلئے ولید نے بحیرہ پر آکر نعمان بن بشیر کے محل تک پہنچکر عبد العزیز کے اوپر آ پڑا اون دونو مین لڑائی ہونے لگی — اور عباس ابن ولید بن عبد الملک جو بہائی یزید مذکور کا تہا وہ چاہتا تہا کہ اپنے باپ ولید کے ہمراہ ہوکر اوسکی کمک کرون اور بہائی پر چڑہائی کرون — لیکن عبد العزیز نے منصور بن جمہور کو عباس کے بہیجا اور زبردستی سے اوسکو پکڑ کر عبد العزیز کے پاس حاضر کیا اوسنے کہا کہ اپنے بہائی کے بیعت کر جبراً اوسنے بہی بیعت کی عبد العزیز نے ایک نیزہ کہڑا کرکے یہہ مشہور کیا کہ یہہ نیزہ عباس کا ہے اوسنے امیر المومنین یزید کے بیعت کر لی ہے اس جہنڈے کے کہڑے ہونے سے ولید کے ہمراہی بہت متفرق ہوگئے

بیان اخبار یزید بن ولید کا

ہو گئے لیکن ولید اپنے ہمراہی ساتھہ لیکر سوار ہوا اور داد جوانمردی کی دی اور خوب لڑا مگر اوسکے ہمراہی سب بھاگ گئے جب وہ اکیلا رہ گیا لاچار ایک محل مین گھس کر دروازہ بند کر لیا لوگون نے اوسکا محاصرہ کیا اور اوسمین گھس کر مار ڈالا اور اوسکا سر کاٹ لائے اور اوسکے بیٹے یزید ابن ولید کے پاس بھیجدیا یزید نے اپنے باپ ولید کا سر کٹا ہوا دیکھہ کر سجدہ شکر ادا کیا اور اوس سر کو ایک نیزہ پر رکھوا کر تمام دمشق مین پھروایا یہ شخص اٹھائیسوین[۲۸] جمادالاخر سنہ ۱۲۶[۱۲۶] ہجری کو مقتول ہوا اوسنے ایک برس تین مہینے خلافت کی عمر اوسکی بیالیس برس کی تھی بعضے اور کچھہ بیان کرتے ہین ولید بنی امیہ کے جوانون اور ظرفا مین شمار کیا جاتا ہے مگر دائم الخمر اور لہو و لعب اور سماع غنا مین ڈوبا ہوا تھا

بیان اخبار یزید ابن ولید بن عبدالملک کا

واضح ہو کہ یہہ بارہوان[۱۲] خلیفہ بنی امیہ مین کا ہے اٹھائیسوین[۲۸] تاریخ جمادالاخر سنہ ۱۲۶[۱۲۶] ہجری کو یزید الناقص مسند خلافت پر بیٹھا — اور وجہ تسمیہ یزید ناقص کے یہہ ہے کہ وہ عشر جو ولید نے خراج مین رعیت پر ٹھہرا دیا تھا وہ اوسنے ناقص اور کم کر دیا تھا اور جو خراج ہشام کی وقت مین مقرر تھا وہی سابق دستور رہنے دیا اسلئے اسکو یزید ناقص کہتے ہین جب ولید مارا گیا اور یزید مسند خلافت پر بیٹھا اوسوقت اہل حمص اوسسے بنی ہو کر اوسکے بھائی عباس کے گھر پر چڑھ آئی کی اور اوسکا مال سب لوٹ لیا اور اوسکی حرم کو چھین لیگئے اور ارادہ کیا کہ یزید سے چلکر دمشق پر لڑین اسلئے یزید نے لشکر آمادہ کر کے اونکے مقابلہ کے واسطے روانہ کیا جابیہ کا مقابلہ ثنیۃ العقاب مین ہوا یہہ لڑای بہت بھاری ہوئی مگر حمص والون کو شکست

بیان اخبار یزید بن ولید کا

۵۰۰ ہوئی اور یزید اون پر غالب آیا اون سے بھی بیعت کروائی — پھر ایک اور یہہ گل کہلاکر باشندگان فلسطین نے یزید مذکور کے عامل پر تاخت لاکر فلسطین سے نکالدیا اور یزید بن سلیمان بن عبد الملک کو اپنا سردار بنا لیا اوسنے سبکو یزید ناقص کی لڑائی کے واسطے فراہم کیا سب نے مان لیا یزید کو جب یہہ خبر پہنچی اوسنے ایک لشکر ہمراہ سلیمان بن ہشام بن عبد الملک کے روانہ کیا اور سرداران فلسطین کو کچھہ ڈرایا کچھہ منایا غرضیکہ اونکو بھی اوسنے توڑلیا جب سلیمان لشکر لیکر پڑاب الگ الگ ہوگئے مگر لشکر نے یزید بن سلیمان بن عبد الملک کا تعاقب کرکے اوسکو توڑا — پھر سلیمان بن ہشام بن عبد الملک طبریہ مین جاکر اوترا اور یزید ناقص کے نام کے بیعت کروائی — وہان سے کوچ کرکے ارمینیہ مین آیا وہان کے باشندون سے بیعت کروائی — بعد ازان یزید نے یوسف بن عمر کو عراق سے معزول کردیا اور منصور ابن جمہور کو اوسکا عامل مقرر کیا — اور عراق کے ساتھہ خراسان بھی ملادیا — یہہ حال دیکھہ کر نصر بن سیار درمیان خراسان کے بنی ہوگیا اوسنے نامنظور کیا — پھر یزید ابن ولید نے منصور بن جمہور کو عراق سے معزول کیا اور وہان کا والی عبد اللہ عمر بن عبد العزیز مقرر ہوا اور اسی سال یعنے سنہ ۱۲۶ ہجری مین مروان بن محمد یزید سے پھر بیٹھا — اسی سال مین یزید ناقص مذکور نے بمبیوین تاریخ ذالحجہ عالم بقا کو کوچ کیا اسنے پانچ مہینے بارہ ۱۲ روز خلافت کی اور دمشق مین مرا عمر اوسکی چھیاسی برس کی تھی — بعضے کہتے ہین تیس برس کی اور بعضے اور کچھہ کہتے ہین بہرکیف گندم گون طویل القامت چھوٹا سر خوبصورت آدمی تھا — جب یزید ابن ولید مرگیا اوسکے بعد اوسکا بھائی ابراہیم جو تیردان خلیفہ خلفاء بنی امیہ کا ہے مسند پر بیٹھا مگر اسکی سلطنت تمام نہ ہونے پائی کیونکہ کبھی وہ امیر تصور کیا جاتا تھا کبھی ایک شخص مثل رعایا کے اسطور پر چار مہینے ٹھہرا بعضے کہتے ہین ستر روز خلافت غیر

بیان بعیت کرنی مروانکا

غیر مستقل کی — اسی سالمین عبد الرحمن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق فوت ہوا ۵۰۱
اور اسی سالمین ابو جمرہ یا ابن عباس کا بھی فوت ہوا

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۷ ہجری نبوی ص

اس سال مین مروان ابن محمد بن مروان بن الحکم امیر دیار جزیرہ نے شام کا قصد کیا تاکہ ابراہیم ابن ولید کو خلافت سے دور کرے جب وہ قنسرین کے پاس پہنچا سب وہان کے باشندے اوسکے ہمراہ ہوگئے اور ساتھ ہو لئی — جب حمص کے پاس پہنچا وہان کے باشندون نے بھی اوسکی بیعت کی اور ہمراہ ہو گئے — جب کہ مروان دمشق کے پاس آگیا اوسوقت ابراہیم نے اوسکے لڑنے کے واسطے لشکر ہمراہ سلیمان ابن ہشام بن عبد الملک کے روانہ کیا لیکن اسکے لشکر مین ایک لاکھ بیس ہزار آدمی تہے اور مروان بن محمد کے لشکر مین اسی ہزار جوان تہے دن چڑہتے ہی لڑائی شروع ہوئی عصر کے وقت تک خوب جم کر لڑائی ہوئی اور بہت آدمی جانبین کے کہیت رہے مگر ابراہیم کا لشکر سوا اوسکے سپہ سالار سلیمان ابن ہشام کے دمشق کی طرف بہاگ گیا اور ابراہیم کے پاس جا ملا اونہون نے دونون بیٹے ولید بن یزید کے جو قید خانہ مین قید تہے مار ڈالے پہر ابراہیم وہان سے بہاگ کر چھپ گیا اور سلیمان بن ہشام نے بیت المال پر ہتیا دی خوب مال لوٹا اور اپنے ہمراہیون اور سپاہ کو تقسیم کر کے دمشق سے نکلا

بیان بعیت مروان بن محمد بن مروان ابن الحکم کا

یہہ خلیفہ چودہوان نبی امیہ کا سب ستیتی پچہلا ہے اسی سالمین یعنے درمیان سنہ ۱۲۷ ہجری کے

بیان بیعت کرنے مروانکا

۵۰۲ مروان مذکور کی درمیان دمشق کے بیعت کی گئی جب کہ وہ مستقل ہوگیا تب اپنے گھر مین جو حران مین تہا گیا اور ابراہیم بن ولید کو جسکی خلافت جاتی رہی تہی اور سلیمان ابن ہشام کو طلب کیا ان دونون نے مروان سے عرض کی کہ اگر ہماری جان بخشی ہو تو ہم حاضر ہون چنانچہ اونکو امن دیا گیا وہ دونو اوسکے پاس گئے سلیمان سے اپنے اہل بیت اور بہائیون کے حاضر ہوا اور مروان بن محمد کی بیعت کی — اسی سالمین اہل حمص مروان سے بنی ہوگئے چنانچہ مروان حران سے حمص کو گیا وہان کے باشندون نے شہر کے دروازہ بند کرلئے اسنے شہر کا محاصرہ کیا لیکن پہر دروازے کہولدئے اور مطیع ہوگئے مگر پہر اونمین لڑائی ہوگئی اسی لڑائی مین بہت اہل حمص مارے گئے اور شہر پناہ بہی حمص کی کچہہ ڈہے گئی اور ایک گروہ کو سولی ہوئی جب حمص فتح ہوچکی اوسوقت یہہ خبر آئی کہ اہل غوطہ بنی ہوگئے ہین انہون نے یزید بن خالد القسری کو اپنا متولی کرلیا ہے اور دمشق کا محاصرہ کررکہا ہے اسلئے مروان نے دس ہزار سوار ہمراہ ابی الورد بن الکوثر اور عمر بن الضباح کے کرکے روانہ کئے اونہون نے دمشق پر پہنچکر باشندگان غوطہ پر حملہ کیا لیکن وہان کے باشندے بہی نکلے اور لڑے مگر آخر کار اونکو شکست ہوئی لشکر ظفر پیکر نے جو مال پایا خوب لوٹا اور مرج کو سمہ چندا اور گانو کے جلاکر خاک سیاہ کرڈالا — اس بات کو کچہہ عرصہ نہ گذرا تہا کہ اہل فلسطین بنی ہوگئے اونکا سردار ثابت بن نعیم مقرر ہوا — جب مروان نے صورت حال اسطور پر دریافت کی فوراً ابی الورد کو لکہا کہ فلسطین پر جاؤ چنانچہ وہ گیا اور طبریہ پر شکست دیکر فلسطین پر لڑائی کی ثابت ابن نعیم کو شکست ہوئی اور اوسکے معاون اور یار سب بہاگ گئے ابو الورد نے تین بچے اوسکے پکڑکر مروان کے پاس بہیجدئے اور اطلاع فتح کی کی پہر مروان قرقیسیا مین گیا اوسجائے سلیمان بن ہشام عبد الملک نے مروان

بیان بیعت کرنے مروانکا

مروان مذکور سے بغاوت اختیار کرکے ستر ہزار آدمی اہل شام کے اور ایک ۵۰۳
لشکر قنسرین کا اپنی مدد کو لیکر مستعد جنگ ہوا ادہر سے مروان نے بھی قرقیسیا سے
کوچ کیا دونون کی ملاقات قنسرین مین ہوئی اور خوب لڑائی ہوئی لیکن سلیمان
بن ہشام کو شکست ہوئی اور اوسکا لشکر بھی بھاگ گیا مروان کے سواردن نے
بھاگتون کو قتل کیا اور جو بچ گئے اونکو گرفتار کیا چنانچہ سلیمان کے لشکر سے تیس ہزار
آدمی سے زیادہ مقتول ہوئے پھر سلیمان حمص کو گیا وہان کے باشندے اوسکے
ہمراہ ہوگئے اور جو بھگوڑون مین سے بچے تھے وہ بھی اکٹھے ہوگئے مروان یہہ
خبر پاکر وہان بھی گیا اور شکست ثانی دی مگر سلیمان تدمر کی طرف بھاگ گیا
اور اہل حمص مروان سے پھر نبی ہوگئے چنانچہ مدت دراز تک مروان اونکا محاصرہ
کئے رہا پھر طالب امان ہوئے اوس حاکم کو جو سلیمان کی طرف سے تھا مروان کے
سپرد کردیا اوسوقت اوسنے اونکو امن دی — اسی سال یعنے سنہ ۱۲۷ ہجری مین
محمد بن واسع الازدی زاہد نے انتقال کیا اور عبداللہ بن اسحاق غلام الحضرمی کا
جو عبدشمس کے دوستون مین سے تھا اوسکی کنیت ابو بحر ہے اور وہ درمیان علم نحو
اور لغت کے امام تھا فوت ہوا کہتے ہین کہ یہہ شخص فرزدق شاعر کو منسوب
غلطی کرتا تھا اسنے فرزدق کی ہجو کی ہے

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۸ ہجری نبوی ۴

اسی سال مین مروان بن محمد نے یزید بن ہبیرہ کو طرف عراق کی خارجیون سے
لڑنے کے واسطے روانہ کیا تھا اور خراسان مین نصر بن سیار حکومت کرتا تھا اس
شہر مین بسبب دعوت بنی العباس کے فتنہ برپا ہورہا تھا اسی سال مین عاصم بن

بیان بیعت کرنے مروانکا

ابی العود صاحب قرات فوت ہوئے

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۹ ہجری نبوی

اسی سال مین بنی العباس نے دربیان خراسان کے لوگون کو جمع کرنا شروع کیا مگر ابو مسلم خراسانی ابراہیم بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس کی طرف مختلف طور پر تہا وہ چاہتا تہا کہ بنی العباس کو ریاست ملے ابراہیم بنام امام مشہور تہا ابو مسلم خراسان مین واسطے اطلاع اخبار اور موقع پانے کے آتا جاتا تہا جب یہہ برس آیا ابراہیم نے ابو مسلم کو خراسان سے بلایا وہ اوسکی طرف روانہ ہوا پہر ابراہیم نے ایک قاصد اونکے پاس بہیجا کہ میرے پاس تمام مال جو تیرے پاس موجود ہو ہمراہ مسمی قحطبہ کے بہیجدے اور تو اپنے کام مین مشغول ہو وہ جو مینے لکہا ہے اوسپر عمل کر اوس نامہ مین شہر قومس لکہا پایا ابو مسلم نے حکم مان کر جو کچہہ اوسکے پاس تہا ابراہیم کے پاس ہمراہ قحطبہ کے بہیجدیا اور ابو مسلم خراسان کو چلا آیا جب مرو کے پاس گیا اوسجائے بنی العباس کی دعوت کا اظہار کیا یعنے لوگون سے کہا کہ بنی العباس دعوے خلافت کا رکہتے ہین سب نے مان لیا اور ایک قاصد بلاد خراسان مین بہیجا اوسنے وہان جاکر اس امر کا اظہار کیا مگر یہہ شخص خفیہ اور پوشیدہ بہت محنت پہلے کر چکا تہا اور پوشیدہ سب آدمی لوگ اوسکے ہمراہ ہوگئے تہے چنانچہ اس سال مین اسبات کا اظہار کردیا اور دربیان ابو مسلم اور نصر بن سیار امیر خراسان کے جو بنی امیہ کی طرف سے تہا بہت مکاتبات جنکی شرح موجب تطویل ہے گذر چکے تہے پہر جاری ہوئے ابو مسلم نے بعض عمال نصر بن سیار کو جو بلاد خراسان پر حکومت کرتے تہے قتل کر ڈالا اور جو اونکے پاس پایا لوٹ لیا اور ابو مسلم ہاشمنی کہلانے

بیان بیعت کرنے مروانکا

باشندگان خطونیہ سے تہا جو کہ سوادِ کوفہ سے ہے ادریس ابن منقل البجلی کے لئے ۵۰۵
بہی ایک فرمان لیا اوسنے محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس کو امیر مقرر کیا کیونکہ تمام
لوگ تو خیفہ اس امر کے مستدعی تہے — پہر جبکہ محمد فوت ہوئے اونکا بیٹا ابراہیم
امام بن محمد اوسکا والی رہا پہر ائیمہ اولاد محمد سے والی ہوتی رہی — جبکہ نصر بن سیار نے
دیکہا کہ ابو مسلم بہت قوی ہوگیا اوسنے مروان ابن محمد کو اس امر کی اطلاع کی اور
کیفیت حال سے ماہر کیا اور یہہ لکہا کہ وہ ابراہیم بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس
کے واسطے لوگون کو ترغیب دیتا ہے — اور امام ابراہیم معہ اہل بیت اپنے کے
شراۃ مین جو کہ شام کا ایک گانوہے جسکو حمیمہ کہتے ہین رہا کرتے تہے یہہ گانو
شوبک سے ایک دن کی منزل پر ہے درمیان اوسکے اور وادی موسی کے جو کہ
شوبک سے قبلہ رو واقع بجنوب ہے اور وہ مقام جو شوبک سے مغرب کی جہۃ
اور قبلہ کی طرف ہے اوسکو الشراۃ کہتے ہین — جب مروان کو یہہ خبر پہنچی اپنے
عامل کو جو بلقاء پر تہا یہہ لکہا کہ ابراہیم ابن محمد مذکور کو میرے پاس بہیجدو چنانچہ اوسنے
اوسکو پکڑ کر باندہ کر اور گرفتار کرکے اوسکے پاس بہیجدیا مروان نے اوسکو حران مین
قید کیا یہانتک کہ وہ قید ہی مین جان بحق ہوئے اونکی پیدائش درمیان ۸۲ھ کے
ہوئی تہی

اب شروع ہوا سنہ ۱۳۰ ہجری نبوی ص

اسی سال مین ابو مسلم شہر مرو مین آیا اور محل شاہی مین درمیان ربیع الاخر کے
آکر اترا اور نصر بن سیار مرو سے بہاگ گیا پہر قحطبہ امام ابراہیم کے پاس آیا اور
اسکے پاس ایک نیزہ امام ابراہیم کا تہا ابو مسلم نے قحطبہ کو اپنے بخش خیمہ کا سردار
مقرر کیا اور غازی نصر کا خزانہ [illegible]

بیان بیعت کرنے مروان کا

۵۰۶ اور اسی سال مین یعنے درمیان سنہ ۱۳۰ ہجری کے اور بعضے کہتے ہین کہ ۱۳۶ ایکسو چھتیس ہجری کے ربیعہ الرای بن فروخ فقیہ باشندہ مدینہ کا فوت ہوا اسنے بہت صحابہ سے ملاقات کی ہے اور اسی سے حضرت امام مالک رض نے علم سیکھا ہے

اب شروع سنہ ۱۳۱ ہجری نبوی ص

اسی سال مین نصر بن سیار نے درمیان ساوہ کے قریب ارّے کے وفات پائی اسکی عمر بچاسی برسکی تہی — اور اسی سال مین ابو خدیفہ واصل بن عطا الغزال المعتزلی فوت ہوا اسکی پیدایش سنہ ہجری کے ہے یہہ شخص حضرت حسن بصری رض سے علم پڑہتا تہا پہر اوسنے اس مسئلہ مین علیحدہ ہوکر مخالفت ہوگیا وہ کہتا تہا اصحاب کبار مسلمین سے نہ مسلمان ہے نہ کافر ہے بلکہ اونکا رتبہ بین بین کا تہا اسی واسطے اسکے ہمراہی اور وہ خود تمام معتزلہ مشہور ہین — واصل ابن عطا قوم کا جولاہا نہا بلکہ وہ سوت کاتنے والیون کو اسواسطے نوکر رکہتا تہا تاکہ معلوم کرے کہ کون سے عورت عفیفہ ہے تاکہ صدقہ اوسکے واسطے بہیجا دے — اور اسی سال مین یعنے سنہ ۱۳۱ مین مالک بن دینار ایک غلام جو غلامون مین اسما بن نور القرشی سے تہا فوت ہوا یہہ شخص عالم زاہد عابد مشہور تہا

اب شروع ہوا سنہ ۱۳۲ ہجری نبوی ص

اسی سال مین قحطہ بہت لشکر خراسان سے لیکر یزید ابن ہبیرہ امیر عراق کا طالب ہوکر گیا یہہ مروان پچہلے خلیفہ بنی امیہ کی طرف سے عراق کا عامل تہا وہ فرات کو طے کر گیا اور دونو مقابل آئے مگر ابن ہبیرہ کو شکست ہوئی اور قحطہ گم ہوگیا بعضے کہتے ہین ڈوب

بیان بیعت کرنے مروانکا

ڈوب گیا بعضے کہتے ہین کہ لاش اوسکی پائی گئی تہی وہ مقتول ہوگیا تہا مگر اوسکے بعد بیٹا ۷۰۰
اوسکا حسن بن قحطبہ اوسکے قایم مقام ہوا — اسی سالمین ابوالعباس السفاح کی بیعت
ہوئی نام اوسکا عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس ہے یہہ شخص درمیان ماہ ربیع الاول
کے یا بموجب قول بعضے کے ربیع الاخرین درمیان کوفہ کے خلیفہ ہوا بعد اونکے جانے
کے حمیمہ سے اوسکی بیعت ہوئی واضح ہو کہ اونکے جانیکا سبب حمیمہ سے اور مقام کا انکا
یہہ تہا کہ ابراہیم امام نے والی خلافت کا اپنے بہائی السفاح کو کردیا تہا — اسلئے ابوالعباس
السفاح اپنی اہل بیت سمیت جنمین اونکا بہائی ابوجعفر منصور وغیرہ تہا درمیان ماہ صفر
کے کوفہ کی طرف گئے اور ربیع الاول تک چھپے رہے پہر ظاہر ہوئے اور لوگون نے
اونکی خلافت کی تسلیم کی اور اونکے بہائی امام ابراہیم رض کی تعزیتہ کے ماتم پرسی کو آئی
یہہ صاحب جمعہ کی صبح بارہوین تاریخ ربیع الاول کو سنہ ہذا مین کوفہ مین داخل ہوئے
یعنے درمیان سنہ ۱۳۲ ہجری کے بعد ازان مسجد مین گئے خطبہ پڑہا اور لوگون کو نماز پڑہائی
پہر منبر پر دوسری دفعہ چڑہے اور اونکا چچا داود بن علی بہی منبر پر چڑہے انہون نے
نیچے کہڑے ہو کر خطبہ پڑہا اور لوگون کو اطاعت کی طرف برانگیختہ کیا پہر السفاح
اوترے اور اونکے چچا داود بن علی آگے اونکے تہے یہانتک کہ محل مین داخل ہوئے
اور اپنے بہائی ابوجعفر کو مسجد مین بہلایا کہ میری بیعت کے واسطے لوگون کو کہو اور
بیعت کرواؤ پہر سفاح مع لشکر حمام اعین کوگئے اور اپنا خلیفہ کوفہ پر اور اوس نواح
کی زمین پر اپنے چچا داود بن علی کو مقرر کرگئے ان ایام مین دربان السفاح رض کا عبداللہ
بن یسام تہا — پہر السفاح رض مذکور نے اپنے چچا عبداللہ ابن علی بن عبداللہ بن
عباس کو شہرزور کو بہیجا اور باشندے وہان کے یقین کرتے تہے کہ ہم نبی العباس کی
اطاعت کرین گے اوس شہر مین نبی العباس کی طرف سے ابوعون عبدالملک
بن یزید الازدی تہا — اور اپنے بہائی عیسی بن موسی بن محمد کو طرف حسن بن قحطبہ کی

بیان شکست دینی مروانکا

روانہ کیا وہ ابھی ابن ہبیرہ کا محاصرہ کیے ہوئے مقام واسط مین پڑا تہا — اور یحی بن جعفر بن تمام بن عباس کو پاس حمید ابن قحطبہ بہائی حسن کے درمیان براہ کے روانہ کیا اور چند مہینے السفاح نے درمیان لشکر کے قیام کرکے کوچ کیا اور شہر ہاشمیہ مین درمیان محل امارت کے جا اوترا یہہ شہر ہاشمیہ کوفہ مین ہے

بیان شکست دینی مروانکا قتل ہونی تک زاب مین اور بیان ہے اوسکی خبارا کا

واضح ہو کہ مروان بن محمد بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف پچہلا خلیفہ ہے خلفا بنی امیہ کا اسکو مروان الجعدی اور حمار الجزیر بہی کہا کرتے تہے وہ حران مین تہا وہانسے بعزم گرفتاری ابوعون عبد الملک بن یزید الازدی کے جو کہ بنی العباس کیطرف سے شہروز پر غالب ہو گیا تہا چلا جب مقام زاب پر پہنچا اوسجائے اوترکر ایک خندق کہدوائی اور اسکے ساتہہ ایک لاکہہ بیس ہزار جوان جنگی تہا — ادہر سے ابوعون بہی شہروز سے جنگے آدمی اوسکے ہمراہ تہے لیکر زاب کی طرف چلا اور پیچہے اوسکے السفاح بہی لشکر لیکر آیا اوسکے ہمراہ چند سپہ سالار تہے ازانجملہ سلمہ بن محمد بن عبد اللہ الطائی — اور چچا السفاح کا عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس تہا جیسا کہ ذکر ہوا جبکہ عبد اللہ بن علی سامنے ابوعون کے آئے — ابوعون اپنے خیمہ کے پردہ سے باہر نکل آیا اور اوسکو مواد سکی جو اوسمین تہا خالی کر دیا — پہر مروان نے ایک پل زاب پر بنا کر طرف عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس کے عبور کیا اور عبد اللہ بن علی بہی مروان کی طرف نکلا اُنکی دہنی طرف ابوعون اور بائین طرف ولید بن معاویہ کو لیا مگر لشکر مین عبد اللہ کے بیس ہزار آدمی تہے بعضے اسّی بہی کم تلاتے مرغضکہ

بیان شکست دینے مروانکا

۵۰۹ غرضکہ جانبین کا مقابلہ ہوا اور لڑائی ہونی شروع ہوئی مگر مروان کے لشکرین کاہلی اور سستی ایسی ہوئی کہ جو وہ چاہے تہا وہ نہ ہوتا تہا یہانتک کہ اوسکو شکست ہوئی اور بہاگا بہت آدمی مروان کے بہاگتے ہوئے ڈوب بہی گئے نمرود قن مین سے ابراہیم ابن الولید بن عبدالملک بن مروان المخلوع بہی ہے وہ آجکے ہمراہ مروان حجاز کے تہا — اور عبداللہ بن علی السفاح کی طرف فتح کی خبر لکہی لشکری لوگ مروان کے ہتیار جوڈال گئے تہے اونکے ہاتہہ آئے یہہ شکست مروان کو زاب پر ہفتہ کے روز گیارہوین جمادالاخر سنہ ۱۳۲ ہجری کو ہوئی تہی جبکہ مروان زاب پرسے شکست کہاکر موصل پر آیا وہان کے باشندون نے بہت گالیان اوسکو دین اور کہا کہ شکر ہے اللہ کا جسنے اہل بیت نبی کے سے تمکو شکست دلوائی وہ وہان سے کوچ کرکے حران مین آیا اسجائے کچہہ اوپر بیس روز قیام کیا یہانتک السفاح کا لشکر آپہنچا مروان اپنے اہل بیت اور گہوڑے وغیرہ اسباب لیکر حمص کو بہاگ گیا — اور عبداللہ ابن علی رض حران مین آپہنچا — اوسوقت مروان حمص سے بہاگ کر دمشق کو گیا — پہر دمشق سے بہاگ کر فلسطین کو گیا اور السفاح نے اپنے چچا عبداللہ بن علی کو لکہا کہ مروان سے بیعت کرداؤ اسلئے عبداللہ اوسکے پیچہے ہی چلا یہانتک کہ دمشق تک پہنچا اور اوسکا محاصرہ کیا اور چارشنبہ کے روز پانچوین رمضان شریف کو سنہ ۱۳۲ ہجری کو بزور شمشیر اوسمین گہس گئے عبداللہ بن علی نے دمشق کو فتح کرکے پندرہ روز تک وہان قیام کیا پہر دمشق سے کوچ کرکے فلسطین پر آیا اوسکے پاس ایک نامہ السفاح کا آیا اوسمین لکہا تہا کہ اپنے بہای صالح بن علی بن عبداللہ بن عباس کو مروان کے تعاقب مین چہوڑ دو چنانچہ صالح ماہ ذیقعدہ اسی سالمین گئے یہانتک کہ نیل مصر مین پہنچے اور مروان اونکے آگے بہاگا جاتا تہا یہانتک کہ ایک گرجا مین شہر بوصیر

بیان شکست دینے مروانکا

۵۱۰ کے جاگہسا وہان سے پکڑا گیا یہہ شہر مضافات مصر سے ہے اور اصحاب مروان
کے بہاگ گئے اور مروان کے آنکہہ کی پتلی مین ایک نیزہ کا کوچہ لگا وہ مقتول ہوا
ایک باشندہ کوخہ کا انار بیچتا پہرتا تہا اوسنے اوسکا سر کاٹ ڈالا مروان مذکور
ستائیسوین تاریخ ذالحجہ سنہ ۱۳۲ ہجری کو مقتول ہوا — جبکہ اوسکا سر سامنے صالح بن علی
بن عبداللہ بن عباس کے حاضر کیا گیا آپنے ارشاد کیا کہ اوسکو جہاڑو لو بروقت
جہاڑنے کے زبان اوسمین کی نکل پڑی اوسجاے ایک بلی موجود تہی وہ اٹہا کر
لیگئی وہ سر صالح رض السفاح کے پاس روانہ کیا اور کہا کہ خدا تعالے نے مصر
واسطے تمہارے بزور شمشیر فتح کیا اور فاجر جوری کو خدا نے ہلاک کیا کیونکہ وہ اپنے
سزا کو پہنچا جیسا اوسنے ظلم کیا تہا ویسی سزا پائی اور یہی مقولہ اوس بلی کا ہے
جو اوسکی زبان کہی پہرتی ہے کہ اللہ تعالے کافر سے انتقام لیتا ہے — بعد ازان
صالح مذکور اباعون کو مصر مین ٹہرا کر شام کی طرف مراجعت کر آئے — جب وہ
سر السفاح کے پاس درمیان کوفہ کے پہنچا سجدہ شکر ادا کیا جب مروان مارا
گیا دو نو بیٹے اوسکے عبداللہ اور عبیداللہ حبشہ کی زمین کی طرف بہاگ گئے حبشی
اون سے لڑے چنانچہ عبداللہ مقتول ہوا مگر عبداللہ محمد چند اپنے ہمراہون کے بچ گیا
خلافت مہدی تک وہ جیتا رہا اوسکو نصر بن محمد بن الاشعث عامل فلسطین نے پکڑ کر
مہدی کے پاس بہیجدیا بعد مقتول ہونے مروان کے اوسکی عورتین اور بیٹان
صالح بن علی بن عبداللہ بن عباس کے سامنے حاضر کی گئین اونکے باب مین حکم ہوا
کہ حران مین انکو بہیجو اور جب وہ عورتین وہان گئین اور مروان کے محل دیکہے بہت
روئین عمر مروان کی باسٹہہ برس کی تہی اور مدت خلافت اوسکی پانچ برس سات مہینے
نو تہے اوسکی کنیت ابا عبدالملک ہے مان اوسکی ام ولد کردیہ تہی اور لقب اوسکا
حمار اور جعدی تہا کیونکہ وہ مذہب کی تعلیم سے پایا تہا اور وہ قران اور قضاوقدر کے

بیان اونلوگونکا جو بنی امیہ مین سی مقتول ہوئی

کے مخلوق ہونے کا قایل تہا حلیۂ مروان کا یہہ ہے مروان بن محمد بن مروان بن الحکم ۵۱۱
مذکور سفید رنگ بزرگ چشم سرکلان ریش ابنوہ دار چوتہای سفید رکہتا تہا اور
شجاع استوار تہا مگر جب مدت اوسکی زندگی کی پوری ہوئی وہ استواری اوسکے
کچہہ کام نہ آئی یہہ سب سے پہلا خلیفہ خلفاء بنی امیہ کا ہے

بیان اون لوگون کا جو بنی امیہ مین سی مقتول ہوئے

واضح ہو کہ سلیمان بن ہشام بن عبدالملک کو السفاح نے امن دی تہی اور جان بخشی
کی تہی مگر سدیف شاعر نے السفاح کے پاس آکر چند شعر اوسکے قتل کرنے کے
باب مین پڑہے وہ سُنکر السفاح نے حکم دیا کہ اچہا سلیمان کو مار ڈالو فی الفور
مارا گیا اور عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن عباس کے پاس چند بنی امیہ مین سے آ جمع
ہوئے تہے کہتے ہین کہ قریب نوے آدمیون کے تہے جب وہ دسترخوان پر کہانا
کہانے کو حاضر ہوئے اوسوقت شبل بن عبداللہ غلام بنی ہاشم عبداللہ سفاح
کے پاس حاضر ہوا اور چند شعر اونکے قتل کے باب مین اوسنے پڑہے عبداللہ نے
حکم دیا کہ انکو مار ڈالو چنانچہ اوسی وقت اونکو ذبح کر دیا گیا اونکا خون بہتا پہرتا،
اور لوگ کہانا کہاتے جاتے تہے اور اون کے مرنے کے وقت خرخڑ کی آواز ین
سنتے تہے اور کہاتے تہے یہانتک کہ سب مارے گئے اور عبداللہ نے حکم دیا
کہ بنی امیہ کی قبرین اوکہاڑکر دمشق سے مردون کو بہی پہینک دو چنانچہ معاویہ بن
ابی سفیان سے اور یزید ابن معاویہ کی قبر اور عبدالملک ابن مروان کی قبر اور ہشام
بن عبدالملک کی قبر اکہڑوا کر پہینک دی گئین مگر مردون کو اونمین صحیح سالم پایا
حکم دیا کہ انکو سولی دو پہر حکم کیا کہ جلوا ڈالو چنانچہ آگ سے وہ لاشین جلائے

بیان اولوگونکا جو بنی امیہ مین سے مقتول ہوئی

۵۱۲ گیئن اور جس شخص کو اولاد بنی امیہ مین سے پایا اوسکو قتل کیا کوئی شخص خلفا بنی امیہ
مین سے نہ بچا مگر چند لڑکے دودہ پیتے یا جو اندلس کی طرف بھاگ گئے تہے وہ بچ
گئے اور اسطرح سلیمان ابن علی بن عبد اللہ بن عباس نے بصرہ مین ایک جماعت
بنی امیہ کو قتل کرکے راہ مین اونکی لاشین ڈلوا دین کتون نے اونکو پہاڑ ڈالا اور جو
بنی امیہ مین سے رہ گیا تہا اوسنے جب یہہ حال دیکہا کسی ملک کو نکل گیا اور پہاڑون مین چہپ گئے

تمام ہوئی جلد دوسری ابو الفدا کی ۲

شروع ہوئی جلد تیسری

بیان سلطنت عباسیہ کا

اسی سال مین ابو الورد بیٹے کوثر نی اطاعت بنی عباس کی موقوف کی یہہ مروان بیٹے محمد کے یارون مین سے تہا مگر اوسکا مطیع ہوا تہا جب عبد اللہ بیٹا عباس کا ابو الورد کے پاس گیا تو وہ قنسرین مین معہ لشکر عظیم تہا تب اُنمین بڑی لڑای ہوئی اور دونو طرف کے آدمی بہت مارے گئے لشکر ابو الورد کا شکست پاکر بہاگا لیکن ابو الورد قایم رہا یہانتک کہ مارا گیا جب عبد اللہ بیٹے علی نے ابو الورد کی لڑای سے فراغت پای تو باشندے دہان کے امن مین ہوئے اور نئے سرسے عباسیون سے بیعت کی پہر عبد اللہ بیٹا علی کا دمشق مین گیا اوسوقت اہل دمشق بہی سرکش تہے یاران عبد اللہ بیٹے علی کو انہون نے لوٹ لیا جب عبد اللہ دمشق کے قریب آیا تو وہ سب بہاگ گئے اوسنے اونکو امن دیا — اسی برس مین سفاح نے اپنے بہای یحیی بیٹے محمد بیٹے علی بیٹے عبد اللہ بیٹے عباس کو موصل کا حاکم کیا اوسوقت اہل موصل نے اپنے پہلے حاکم کو نکالدیا تہا جب یحیی نے موصل مین جاکر قرار پایا تو گیارہ ہزار آدمی دہان کے اوسنے مارکر اونکی عورتون اور لڑکون کے قتل کا حکم دیا یحیی پاس اوسوقت چار ہزار رنگی تہے ایک عورت موصل کی رہنے والی کہڑی ہوئی اور کہنے لگی کہ کیا ہوا عرب کے عورتون کو کہ حبشیون سے نکاح کرتی ہین اوسکے اس کلام نے اوسکے دلمین اثر کیا سب زنگیون کو جمع کرکے اوسنے قتل کیا — اسی برس مین سفاح نے اپنی بہای ابو جعفر منصور کو جزیرہ اور آذربیجان اور ارمینیہ پر حاکم کرکے بہیجا اور اپنے چچا داؤد کو مدینہ اور مکہ اور یمن اور یمامہ کا حاکم کیا — کوفہ اور متعلقات کا حاکم اپنے بہای عیسے بیٹے موسے بیٹے محمد بیٹے عبد اللہ بیٹے عباس کو کیا — اور شام پر اوسکا چچا عبد اللہ

ذکر سلطنت عباسیہ کا

۵۱۴ بیٹا علی بیٹا عبد اللہ بیٹا عباس کا حاکم تہا اور مصر پر ابو عون بیٹا یزید کا اور خراسان اور جبل پر ابو مسلم حاکم تہے

پہر شروع ہوا سنہ ۱۳۳ ہجری

اس برس مین حکومت چاہی بادشاہ رُوم نے ملطیہ او قلیقلا پر کہ نام اوسکا قسطنطین تہا اسی برس مین سفاح نے اپنے چچا سلیمان بیٹے علی بیٹے عبد اللہ بیٹے عباس کو حاکم بصرہ اور متعلقات دجلہ اور بحرین اور عمان کا کیا — سلیمان بیٹے عبد اللہ بیٹے عباس نے اہواز پر عمل کرنا چاہا اسی برس سفاح کا چچا داود بیٹا علی کا مدینہ مین موا سفاح نے اوسکی جگہہ زیاد بیٹے عبد اللہ حارثی کو حاکم کیا اسی برس سفاح نے اپنے بہائی یحیی کو موصل سے معزول کیا کیونکہ اوسنے اہل موصل کو بہت قتل کیا تہا اور وہانکا حاکم اپنے چچا اسماعیل کو کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۳۴ ہجری

اس برس سفاح حیرہ سے انبار مین گیا ماہ ذی الحجہ مین یہہ انبار کا رہنے والا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۳۵ ہجری

اس برس یحیی سفاح کا بہائی فارس مین مرگیا جسے سفاح نے موصل سے موقوف کرکے فارس کا حاکم کیا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۳۶ ہجری

ذکر مرنے سفاح کا

اس برسمین ابو مسلم نے چاہا کہ سفاح مجھے بلاوے اور اجازت حج کی دے چنانچہ ۵۱۸
اوسنے اوسے اجازت دی تب ابو مسلم معہ ابو جعفر کے حج کو گیا ابو جعفر امیر حاجیونکا تہا

ذکر مرنے سفاح کا

اس سال مین سفاح عارضہ چیچک سے ماہ ذی الحجہ مین فوت ہوا عمر اوسکے تینتیس ۳۳
برسکی تہی مدت اوسکی با دشناہت کے قتل مروان سے چار برس تہے اور آٹھ
مہینے پہلے مرنے مروان سے اوسکی خلافت پر بیعت ہوئی تہی سفاح دراز قد بہکی رنگ
گورا خوبصورت ڈاڑہے تہا اسکے جنازہ کی نماز اسکے چچا عیسے بیٹے علی نے پڑہوائی
اور انبار عیقدہ مین دفن کیا

بیان خلافت منصور کا

یہہ دوسرا خلیفہ بنی عباس کا تہا جسکو سفاح نے بوصیت ولی عہد کیا تہا بعد اسکے اپنے
بہتیجے عیسے بیٹے موسے بیٹے محمد بیٹے علی بیٹے عبد اللہ بیٹے عباس کو اس عہد نامہ پر
مہر کرکے کپڑے مین باندہ کر عیسے بیٹے موسے کے پاس بہیجا چونکہ وقت مرنے سفاح
کے ابو جعفر حج کو گیا تہا تو عیسے بیٹے موسے نے لوگون سے اوسکی بیعت لی اور
واسطے اطلاع دہی اس بیعت اور مرنے سفاح کے قاصد ابو جعفر کے پاس بہیجا
اوسوقت ابو مسلم بہی حج مین ابو جعفر پاس تہا اوسنے اور سب لوگون نے اوسکی
بیعت کی

پہر شروع سنہ ۱۳۷ ہجری

بیان قتل ہونے ابو مسلم کا

اسی برس مین ابو جعفر حج سے کوفہ مین آیا اور اہل کوفہ کو نماز جمعہ کی پڑہائی اور خطبہ پڑہا پہر انبار کو گیا وہان مقیم رہا اسی برس مین منصور کے چچا عبد اللہ بیٹے علی بیٹے عبد اللہ بیٹے عباس نے اپنی خلافت پر بیعت لی ابو جعفر کے ساتہہ ابو مسلم بہی حج سے آیا تہا ابو جعفر نے اوسکو معہ لشکر اپنے چچا عبد اللہ بیٹے علی پر بہیجا عبد اللہ نصیبین مین تہا اون دونون مین کئی مرتبہ لڑای ہوئی طرح طرح کے مکر ابو مسلم نے اس لڑائی مین کئے آخر کو عبد اللہ بیٹا علی کا معہ اپنے یارون کے جمادی الاخر اس برس کی مین عراق کیطرف بہاگا ابو مسلم اوسکے لشکر پر مستولی ہوا یہہ خبر منصور کو لکہی

بیان قتل ہونے ابو مسلم خراسانی کا

بسبب دشمنی کے کہ ان دونون مین ہوئی منصور نے بعد بہاگنے عبد اللہ اپنے چچا کے ابو مسلم کو خراسان سے معزول کرکے حاکم مصر اور شام کا کیا لیکن ابو مسلم نے اوسکو قبول نکرکے ارادہ جانے خراسان کا کیا اوسوقت منصور انبار سے مداین کو گیا تہا اوسنے ابو مسلم کو لکہا کہ میرے پاس آؤ ابو مسلم نے آنے سے عذر کئے جب بہت نامہ و پیام گئے آئے تب ابو جعفر پاس آیا مداین مین معہ تین ہزار آدمی کے اور باقی لشکر حلوان مین چہوڑا جب ابو مسلم منصور پاس آیا تو ہاتہہ چوم کر رخصت ہوا دوسرے روز منصور نے چوکیداروں کو پردے کے پیچہے بیٹہا کر حکم دیا کہ جسوقت آواز ہاتہہ سے ہاتہہ مارنے کی بلند ہو تم نکل کر ابو مسلم کو قتل کرنا اور ابو مسلم کو بلایا جب وہ آیا ابو مسلم نے اوسکے گناہ گنی شروع کئی ابو مسلم اوسکا عذر کرتا تہا جب منصور نے ہاتہہ پر ہاتہہ مارا فوراً گہبان نکلے اور ابو مسلم کو قتل کیا یہہ قتل اس برس کے شعبان مین ہوا ابو مسلم نے اوسکی بدولت ساتہہ ہزار قیدی قتل کئے تہے

پہر شروع ہوا سنہ ۱۳۸ ہجری

ذکر امویہ کا اندلس مین

اس برس مین قسطنطین بادشاہ روم نے بلاد اسلام پر خروج کرکے ملطیہ کو زبردستی لیا ۱۱۰
اور فصیل اوسکی ڈہائی لیکن وہان کے باشندونکو قتل سے معاف رکہا اسی طرحکی دارد اس برس مین ہوئی اسی برس مین منصور نے مسجد حرام کو بڑہایا

پہر شروع سنہ ۱۳۹ ہجری نبوی ص

ذکر ابتدای دولت امویہ کا اندلس مین

اس برس مین عبدالرحمن بیٹا معاویہ بیٹا ہشام بیٹا عبدالملک بیٹا مروان بیٹا حکم بیٹا ابوالعاص داخل ہوا سبب اسکا یہہ تہا کہ بنی امیہ جب مارے گئے تو باقیماندہ چہپ گئے عبدالرحمن مذکور بہاگ کر اسی برس مین حاکم اندلس کا ہوا اسی برس مین منصور نے اپنے چچا عبداللہ بیٹے علی بیٹے عبداللہ بیٹے عباس پر فتح پاکر اوسکو نیست و نابود کیا عبداللہ جسکی کنیت ابومسلم سے بہا گا تہا چہپا رہتا تہا جیسی ہمنے ذکر کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۴۰ ہجری نبوی ص

اس برس مین منصور نے اپنے بہتیجے عبدالوہاب بیٹے ابراہیم امام کو اور حسن بیٹے قحطبہ کو بیشمار فوج سے ملطیہ کی بنانے کے واسطے بہیجا اونہون نے اوسکو چہہ مہینے بنایا بادشاہ روم مع لاکہہ فوج کے نہر حیحان سے اوترکے اون دونون پر آیا چونکہ مسلمان بہت جمع ہوگئے وہ بہاگ گیا اسی برس مین منصور حج کرکے متوجہ بیت المقدس اور رقہ اور ہاشمیہ کوفہ کا ہوا اسی سالمین منصور نے مصیصہ کی فصیل بنائی اور مسجد جامع بنانے کا حکم دیا اور وہان ہزار آدمی لشکر کے رکہے نام اوسکا عواصم رکہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۴۱ ہجری نبوی ص

ذکر دولت انمو یہ کا

۵۱۸ اسی سن مین راوندیہ نے منصور پر خروج کیا راوندیہ ایک قوم اہل خراسان سے مذہب ابی مسلم خراسانی پر ہے قایل ہین تناسخ کے کہتے ہین کہ روح آدم ع کی عثمان بیٹے نہیک مین ہے اور قایل ہین کہ خدا خلیفہ ابوجعفر منصور ہے جو کہلاتا پلاتا ہے جب یہہ لوگ ظاہر ہوکر محل منصور تک آئے تو اونکے سردار دو سو تھے قید کیا اس امر سے وہ لوگ بہت خفا ہوئے اور ایک جنازہ بنا کر گویا کہ وہ جنازہ کے ساتھہ جاتے ہین دروازہ قید خانہ تک پہنچے دھاوا تابوت پھینکا اور قید خانہ کا دروازہ توڑ کر اپنے سردارون کو نکالا اور منصور کی پکڑنے کا قصد کیا اوسوقت وہ قریب چھ سو مرد کے تھے لوگون نے غل مچایا اور دروازہ شہر کا بند کر دیا منصور بھی پیادہ نکلا لوگ جمع ہوئے معن بٹیا زایدہ کا کہ منصور سے چھپا رہتا تھا آیا اور راوندیہ سے منصور کی آکے لڑا منصور نے اسیواسطے اوسکا قصور معاف کیا اوسدن سب راوندیہ مارے گئے

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۲ ہجری نبوی ص

اس برس مین چچا منصور کا سلیمان بٹیا علی کا فوت ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۳ ہجری اور سنہ ۱۴۴ ص

اس برس مین گرفتار کیے منصور نے اولاد حسن بیٹے علی بیٹے ابی طالب سے گیارہ مرد اور قید کیا اونکو اسی برس مین جان بحق ہوا عبداللہ بٹیا شبرمہ کا اور عمر بٹیا عبید معتزلی زاہد کا اور عقیل بٹیا خالد صاحب زہری کا

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۵ ہجری ص

اس برس مین ظاہر ہوا محمد بٹیا عبداللہ بٹیا حسن بٹیا حسین بٹیا علی بٹیا ابی طالب کا

ذکر بنائے بغداد

طالب کا وہ حاکم مدینہ کا ہوا اہل مدینہ اوسکے تابع ہوئے منصور نے اپنے بھتیجے ۵۱۹
عیسیٰ بیٹے موسیٰ کو اوسکے پاس حجاز بھیجا وہان پہنچا تو محمد بیٹے عبد اللہ نے اپنے واسطے خندق
کھودی جہانگہ خندق کھودی تھی رسول اللہ ص نی احزاب مین پہراون دونون مین لڑائی
ہونے لگی یہانتک کہ محمد بن عبد اللہ مذکور معہ گھروالون اور یاردن کے مارا گیا
اور جو سلامت رہا وہ بھاگا محمد مذکور فربہ گندم گون دلاور بہت روزہ رکھنے والا
نمازگذار تہا لقب اسکا مہدی اور صاحب نفس زکیہ تہا جب محمد قتل ہوا تو عیسیٰ
بن موسیٰ مدینہ مین چند روز رہا پہر وہان سے آخر ماہ رمضان مین عمرہ کے
لئے مکہ کو گیا

ذکر بنای بغداد

اس برس مین منصور نے بغداد کا بنانا شروع کیا باعث اسکا یہہ تہا کہ وہ برا
جانتا تہا رہنی ہاشمیہ کو جسے اسکے بھائی نے حوالی کوفہ مین بنایا تہا جبکہ خروج
کیا تہا اور سپہ راوندیہ نے اور ہمسایگی اہل کوفہ کو بہی برا جانتا تہا کیونکہ اونسے
نڈر نہ تہا جب ارادہ مقرر کرنے کسی موضع کا اپنی سکونت کے واسطے کیا تو
بغداد سے بہتر نہ پایا اوسی کو بنانا شروع کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۴۵ ہجری ص

ذکر ظہور ابراہیم علوی کا

اس برس کے ماہ رمضان مین ظاہر ہوا ابراہیم بیٹا عبد اللہ بیٹا حسن بیٹا حسین
بیٹا علی بیٹا ابی طالب بہای نفس زکیہ کا کہ پوشیدہ تہا ایک شہر سے دوسرے
شہر مین بہاگتا پہرتا تہا منصور اوسکے پکڑنے کی تدبیر مین تہا جب وہ بصرہ مین

۵۲ آیا تو اپنے بھائی محمد بن عبد اللہ کی بیعت لوگون سے کروائی لیکن وہ اوسکے
پہنچنے سے پہلے قتل ہو چکا تہا مدینہ مین لوگون نے بیعت کی اونہین سے مرہ العبشمی اور
عبد الواحد بن زیاد اور عمر بن سلمہ ضجمی اور عبد اللہ بن یحیی قرشی تہے سوا اسکے
اور فقیہون اور صاحبان علم نے بہی بیعت کی یہانتک کہ چار ہزار شمار کئے گئے
اوسوقت امیر بصرہ سفیان بن معاویہ تہا جب اوسنے ابراہیم پر اجماع خلق دیکہا دار الامارہ
مین نہہ ہوا سہ اپنے گروہ کے ابراہیم نے دار الامارہ کو گہیر لیا سفیان نے
امان طلب کی ابراہیم نے امان دی جب ابراہیم قلعہ مین داخل ہوا تو بوریہ پر کہ وہان
بچہا تہا اور ہوائے تند سے اولٹ گیا تہا بیٹہا آدمی ہوا سے اوڑنے لگے ابراہیم
نے کہا کہ ہم نہین اوڑنے کے اور اوسی اولٹے ہوئے پر بیٹہا رہا ابراہیم نے بیت المال
سے دو ہزار درہم پاکر قوت پکڑی پچاس پچاس اپنے یارون کے لئے مقرر کئے اور
آپ زینب بیٹے سلیمان بیٹے علی بیٹے عبد اللہ بیٹے عباس کے گہر گیا جسکی طرف بنی عباس
منسوب ہین ۔ اہل بصرہ کو امن دیکر حکم دیا کہ کوئی اونکا متعرض نہو جبکہ حکومت بصرہ
ابراہیم پر مستقر ہوئی تب ایک گروہ کو واسطے حاصل کرنے حکومت اہواز کے بہیجا
اور ہارون بیٹے سعد عجلی کو سو ستر ہزار فوج کے واسط کی طرف بہیجا عجلی نے اوسپر
فتح پائی ابراہیم بصرہ مین ہمیشہ عاملون اور لشکرون کی تفریق کرتا تہا یہانتک کہ خبر
قتل اپنے بہائی محمد بیٹے عبد اللہ کے سنے تین دن پہلے عید الفطر سے پہر ابراہیم نے
کوفہ کی جانے پر اپنا قصد مضبوط کرکے بصرہ سے چلا سہ ایک لاکہہ فوج کے
یہانتک کہ احزامین کہ سولہ فرسخ کوفہ سے ہے پہنچا ۔ منصور نے عیسی بن موسی کو
حجاز سے بلاکر سردار لشکر کا جو کہ مقابل ابراہیم بیٹے عبد اللہ کے تہا کیا ان دونو
مین بڑی لڑای ہوئی آخر کو لشکر عیسی بن موسی کا بہاگا لیکن دوسری لڑای مین یاران
ابراہیم بہاگے مگر وہ خود کہڑا رہا تہوڑے سے آدمیون سے کہ وہ چہ سو تہے دفعۃً ابراہیم

ذکر بنائے بغداد

ابراہیم کے حلق پر تیر لگا اوسنے پشت گاہ پر تکیہ کر کے کہا جو تجھے چاہا تھا خدا نے نہ چاہا — اوسکے یاروں نے جمع ہو کر اوسے اوتارا لشکر عیسیٰ بن موسیٰ نے یہ حال دیکھ کر حملہ کیا اور اوسکی جمعیت کو متفرق کیا اور ابراہیم کا سر کاٹ کر عیسیٰ کے پاس لائے اوسوقت عیسے نے سجدہ شکر خدا تعالے کر کے اوس سر کو منصور پاس بھیجا — قتل ابراہیم پچیسویں ذیقعدہ ۱۴۵ھ ہجری میں ہوا عمر اوسکی اٹھتالیس برس کی تھی

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۶ ہجری ھ

اس برس بن منصور نے شہر ابن ہبیرہ سے بغداد کی طرف واسطے پورے کرنے اوسکی عمارت کے کوچ کیا اور اپنے یاروں سے کہا اوسمیں سے خالد بن برمک تھا محل کسریٰ اور مدائن کے توڑنے کا اور بغداد میں اوسکا لیجانے کا مشورہ کیا خالد بن برمک نے کہا یہ مناسب نہیں کیونکہ یہ نشانیوں سلیمن سے ہے منصور نے یہ سنکر کہا اے خالد تو نے اپنے بہائیوں عجمی کی رعایت کی اور محل سفید کے توڑنے حکم دیا جب اکیطرح اوسکی توڑی جو روپیہ کہ اوسکے توڑنے میں صرف ہوا اوسے زیادہ کا مال اوسمیں سے نہ نکلا اسلئے اوسکا توڑنا موقوف کیا تب خالد نے کہا میں نہیں جانتا کہ تو موقوف کریگا کیونکہ مشہور ہوگا کہ جو پہلے بادشاہوں نے بنایا تھا اوسے تو توڑ بھی نہ سکا منصور نے اوسکی طرف توجہ نکر کے توڑنا موقوف کیا — اور دروازے شہر واسط کے بیچا کر بغداد میں لگائے منصور نے بغداد کو گولی اسلئے بنایا کہ سب لوگ بادشاہ سے برابر قربت رکھیں اور محل کرادسکے بیچ میں اور مسجد جامع محل کے پاس بنائی

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۷ ہجری ھ

بیان وفات امام جعفر

۵۲۲ اس برس مین منصور نے اپنے بیٹے عیسے بیٹے موسی بیٹے محمد بیٹے علی بیٹے عبداللہ بیٹے عباس کو ولی عہدی سے موقوف کرکے اپنے بیٹے مہدی محمد کی بیعت کروائی

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۸ ہجری ؁

اس برس مین پیدا ہوا افضل بیٹا یحیے بیٹا خالد بیٹا برمک کا اور اسی برس مین حاکم موصل کیا منصور نے خالد بن برمک کو پیدائش افضل کی پیدائش رشید سے سات دن پہلے تھے اوسکو رشید کی ماخیزران نے دودہ پلایا

بیان وفات امام جعفر صادق علیہ السلام

اس برس مین وفات پائی امام جعفر صادق بیٹے امام محمد باقر بیٹے امام زین العابدین علی بیٹے امام حسین بیٹے علی بیٹے ابی طالب علیہم السلام نے امام جعفر صادق ایک بارہ اماموں مین سے ہین موافق راے امامیہ کے پانچ امام انسے پہلے علی بیٹے ابی طالب کے پھر بیٹے اونکے حسن پھر حسین پھر زین العابدین پھر محمد باقر تھے پھر جعفر صادق کہ جنکا ذکر ہے باقیون کا ذکر بھی خدا نے چاہا تو کرین گے ہم اونکا نام جعفر صادق اونکے سچے بولنے کے باعث سے تہا انحضرت سے کلمات مین صنعہ کیمیا اور زجر اور فال مین پیدائش انکی سنہ ۸۰ مین اور وفات سنہ ۱۴۸ مین مدینہ مین ہوئی اور بقیع مین مدفون ہوے ماں انحضرت کے بیٹے قسم بیٹے محمد بیٹے ابوبکر صدیق کے تھے ۔ اسی برس مین وفات پائی محمد بیٹے عبدالرحمن بیٹے ابی لیلی قاضی نے

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۹ ہجری ؁

اس برس مین ہوا ابومسلم بیٹا قبیلہ کاری مین وہ مرد مشہور عظیم القدر تھا ۔ اسی برس مین

بیان وفات امام جعفرؑ

مین جان بحق ہوا عیسے بن عمر ثقفی جسے خلیل نے نحو پڑہے — اسی برسمین مو اکمس بن حسن ۵۲۳
تیمی بصری

پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۰ ہجری ص

اس برسمین عبدالرحمن اموی نے فصیل قرطبہ کی بنا ئی — اسی برسمین مو جعفر بیٹا
ابو جعفر منصور کا — اسی برسمین مو امام ابو حنیفہ نعمان بیٹا ثابت بیٹا زوطا کا زوطا
غلام تہا تیم اللہ بیٹی ثعلبہ کا زوطا ہل سے تہا اور اہل بابل سے بہی کہا ہے اور اہل
انبار سے بہی کہتے ہین یہہ وہ ہی کہ لگی تہی جسے غلامی لیکن آزاد کیا گیا — بیٹا اسکا ثابت
مسلمان تہا اسماعیل بیٹا حماد بیٹا ابو حنیفہ مذکور کہتا ہے کہ مین کوئی غلام نہ تہا
روایت ہے کہ ثابت باپ ابو حنیفہ کا بچپن مین علی بن ابیطالب پاس گیا اون
حضرت نے دعا کی کہ تجمین اور تیری اولاد مین برکت ہو نسب ابو حنیفہ مین مختلف قول
ہین بعض نے کہا کہ وہ نعمان بیٹا ثابت بیٹا نعمان بیٹا مرزبان کا تہا اسکے دادا نعمان بیٹے
مرزبان نے علی بن ابیطالب کو مہرجان[+] کے دن فالودہ بہیجا حضرت نے اوسکو دعا دی
ابو حنیفہ کے وقت مین چار صحابہ یعنے انس بن مالک عبداللہ بن ابی اوفی کوفہ مین سہل
بن سعد ساعدی مدینہ مین ابو طفیل عامر بیٹے واثلہ کے تہے لیکن اوسے ملاقات نہین ہوی
اور نہ کچہہ اوسنے اونسے پڑہا یہہ جو اوسکے اصحاب کہتے ہین کہ اوسنے جماعت صحابہ سے

[+] مہرجان ایک خاصہ اگرہی مذہب اہل فرس کا اسمین یہہ تہا کہ اس دن ایسی بادشاہ کو کہان کا تیل
ملتے تہے اور کپڑی رنگا رنگ قصب وغیرہ کے پہناتے تہے برکت کیواسطے اور سر پر اوسکے وہ تاج
رکہتے تہے جس پر صورت آفتاب کی بنی ہوئی تہی بعد جو پہلے دہان جاتا اپنے ساتہہ
قسم میوہ جات سے لیجاتا انوشیروان اور اردشیر اس دن خزانہ نکالنے کا حکم
کرتے تہے اور فرش اچہا بچہاتے تہے اور موافق مرتبہ ہر شخص کے
خلعت دیتے تہے ۱۲

بیان وفات امام جعفر

۵۲۴ ملاقات کی اور پڑھا اوسنے یہہ ازروے روایت کے ثابت نہین ہوتا ابو حنیفہ عالم عامل زاہد پرہیزگار تہا ابو جعفر منصور نے اوسکے واسطے قضات تجویز کی تہی لیکن اوسنے انکار کیا وہ خوبصورت میانہ قد تہا اور دراز قد بہی لکہا ہے وہ حسن تقریر مین سب سے بہتر تہا شافعی کہتا ہے کہ مالک سے کسینے پوچہا کہ تو نے ابو حنیفہ کو دیکہا تہا اوسنے کہا ہان وہ ایسا شخص مقرر تہا کہ اگر مین اوسکو کہتا کہ ایک چیز کو سونا بنا دے تقریر سے تو وہ ثابت کر دیتا دلیل سے بڑی رات تک وہ نماز پڑہتا تہا یہانتک کہ نماز صبح وضوی عشا سے اوسنے پڑہی چالیس برس لکہا ہے کہ اوسنے ساتہہ ہزار ختم قران اوس جگہہ کیا جہان وفات پائی لیکن کمزوری کے ساتہہ مطعون تہا ولادت اوسکی ۸۰ھ ہجری مین ہوئی اور لکہا ہے کہ ۱۴۱ھ مین اور وفات بغداد کے قید خانہ مین قید اسواسطے کیا تو اختیار کرے قضا کو لیکن اوسنے قبول نکیا اور لکہا ہے کہ وہ پیدا ہوا جس دن شافعی پیدا ہوا یعنے اس برس کے رجب مین اور جمادی الاولی مین بہی لکہا ہے قبر اسکی بغداد مین مشہور ہے زوطا ضم زا بر نقطہ دار اور واو ساکنہ اور فتح طا پہلے سے ہے اسی برس مین محمد بن اسحاق صاحب مغازی فوت ہوا اور لکہا ہے کہ وفات محمد بن اسحق مذکور کی ۱۵۱ھ مین ہوئی وہ حدیث مین ثقہ تہا اہل علم کے نزدیک بخاری نے اپنی تاریخ مین اسکا ذکر کیا ہے لیکن وہ روایت اوسسے نہین کرتا اور مسلم نے بہی اوسسے سوائے ایک حدیث باب رجم کے روایت نہین کی وجہ ترک روایت کرنے بخاری کی طعن مالک بیٹے اوس کا ہے وفات ابن اسحق کی بغداد مین ہوئی اسی برس مین مقاتل بیٹا سلیمان بلخی مفسر جان بحق ہوا

پہر شروع ہوا ۱۵۱ھ ہجری سے

اس برس مین حاکم سندہ کا منصور نے ہشام بیٹے عمر تغلبی کو پہلے سندہ پر عمر بیٹا حفص بیٹا عثمان بیٹا قیس بیٹا ابی صفرہ کا حاکم تہا اوسے موقوف کرکے حاکم افریقہ کیا عمر مذکور

بیان وفات امام جعفرؑ

مذکور ملقب بہ زار مرد تھا اسی برس مہین منصور نے رصافہ اپنے بیٹے مہدی کے واسطے ۵۲۵
بنایا یہہ شہر بغداد کے شرق مین واقع ہے وہان تہوڑا لشکر اپنا بھیجا اسی برس مین
مرا گیا مہین بیٹا زایدہ کا بست مین کہ سجستان مین ہے۔ منصور نے جسے بنایا اور گردہ
خارجیون نے قتل کیا دفعۃً اوسکے گہر پر ہجوم کیا وہ جماعت کرتا تہا جب وہ
مرا گیا تو اوسکی جگہہ اوسکا بھتیجا یزید بیٹا زایدہ شیبانی حاکم ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۲ ہجری

اس برس مین لڑا حمید امیر خراسان کابل پر

پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۳ اور سنہ ۱۵۴ ہجری نبوی ؐ

اس برس مین ابو عمر بیٹا علا بیٹا عمار کہ اولاد حصین تمیمی مازنی بصری سے تہا کوفہ مین
فوت ہوا نام اسکا اسکی کنیت ہی ہی وہ سنہ ۷۰ مین پیدا ہوا اور سنہ ۶۸ مین ہجرت کی ہے
وہ بھی سات قاریون مین سے تہا کلام اللہ کو سب سے بہتر جانتا تہا اس برس مین منصور
نے شام مین جا کر لشکر وہانکے خارجیون کے لڑائی کو بھیجا۔ اسی برس مین اشعث طامع
بھی راہی ملک بقا کا ہوا اسی برس مین وہب بیٹا وردکی زاہد کا فوت ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۵ ہجری ؐ

اس برس مین منصور نے کوفہ اور بصرہ کی فصیل اور خندق بنائی اور چاہا ایسی چیز بنائی
کہ جسمین رعیت کا مال صرف ہو جب شمار چاہا تو پانچ پانچ درہم کی تقسیم کا حکم دیا
جب چالیس چالیس جمع آئی تو شاعر نے یہہ شعر کہا اے قوم حاضر ہو تم اوس چیز
کو جو ملا ہمکو ہماری امیر مومنین سے تقسیم پانچ کی ہمین اور جمع ہوتا چالیس ہماری کا

ذکر وفات منصور کا

پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۶ ہجری ھ

اس برس مین سوا حمزہ بٹیا حبیب بٹیا عمار د کوفی کہ مشہور زیات تہا وہ بہی ساتہہ قاریون مین سے تہا اسی سے کسای نے قرارت سیکہی وہ کوفہ سے حلوان مین تیل اور حلوان سے کوفہ مین بکری اور جوز لیجاتا تہا اسی لئے اوسکو زیات کہتے ہین

پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۷ ہجری ھ

اس برسمین انتقال کیا اوزاعی فقیہہ جسکا نام عبدالرحمن بٹیا عمر بٹیا محمد کا تہا عمر اوسکی ستتر برس کی تہی کنیت اوسکی ابو عمرہ رہنے والا بروت کا تہا وہین فوت ہوا اور بعلبک مین پیدا ہوا سنہ ۸۸ مین وہ خضاب مہندی کا کرتا تہا وہ شام کے رہنے والونکا امام تہا لکہا ہے کہ اوسنے ستر ہزار مسئلہ کا جواب دیا قبر اوسکے اوس قریہ مین ہے جو دروازہ بیروت پر ہے جسکا نام خنوس ہے اوس قریہ کے رہنے والے نہین جانتے اوسکو لیکن وہ کہتے ہین کہ یہہ قبر کسی نیکبخت کی ہے — اوزاعی منسوب طرف اوزاع کے جو بطن ہے دکلاع سے اور لکہا ہے کہ بطن ہمدان سے اسکا دال بضم ایی شناۃ اور سکون دال مہملہ اور کسرہ میم اور دال مہملہ کے تہا

پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۸ ہجری

ذکر وفات منصور کا

منصور عبداللہ بٹیا محمد بٹیا علی بٹیا عبداللہ بٹیا عباس کا تہا وفات اوسکی آ۔ برسمین چوبیسوین ذیحجہ کو بیر میمونہ مین ہوئی یہہ بغداد سے حج کے لئے معہ اپنے

ذکر وفات منصور کا

سو اپنے بیٹے مہدی کے نکلا تہا وہان منصور نے مہدی سے کہا کہ مین ذالحجہ مین پیدا ہوا
اور اسی مہینے مین حاکم ہوا اب گمان کرتا ہون کہ اسی مہینے مین مرون گا اسی برس مین
باعث میرے حج کرنے کا یہی تہا چاہیے لازم ہے کہ پرہیز کرے میرے بعد ان
چیزون سے جو تجھسے متعلق ہون چاہیے ملاقات مسلمین اسیطرح کی اوسکو وصیت کرکے
وداع کیا پہر رونے لگے پہر حج کو گیا وہان پیر میمونہ مین احرام باندہے ہوئے
مرگیا تاریخ مذکور مین بیماری اوسکے کہڑا رہتا تہا عمر اوسکی ترسٹہہ برس کی تہی مدت
بادشاہت اوسکے بائیس ۲۲ برس تین مہینے کچھ کسر تہی منصور گندم گون ضعیف پیکر ہلکے
گال تہا حمیمہ مین پیدا ہوا حوریہ مین کراہ سے ہے مدفون ہوا مقبرہ سلیمہ مین اور اثر
احرام باندہا رکہا جب دفن کیا تو سر اوسکا کہلا تہا جو دار و رتین کہ حج مین گذرین اوسکی
سے یہہ سنا کہ خلیفہ منصور کو بعد مرنے کے راتکو پہرتا تہا ناگاہ سنا کہ کوئی شخص کہتا ہے
اے اللہ تجھسے شکوہ کرتا ہون پہلے فساد سے زمین پر اور حایل ہوئے
طمع سے حق اور صاحب حق مین منصور یہہ سنکر طرف مسجد کی نکل کرادہے بلایا اور کہا
کہ یہہ کیا کہتا ہے اوسنے کہا اے سردار مومنون اگر مجھے پناہ دے تو تجھے خبر
باتون کی اصل اصول سے خبر دون جب اوسنے امن دیا تو وہ کہنے لگا دو شخص مجھسے طمع
عارض ہوئے یہانتک کہ حق اور صاحب حق حایل ہوا تو ہے اے سردار مومنون کے
منصور نے کہا افسوس تجھہ پر تجھے کیونکر طمع عارض ہے سب زر و سیفند کہتا تہا مال کا
میرے قبضہ مین ہے اوسنے کہا اللہ نے تجھے نگہبان آدمیون اور انکے مال کا کیا ہے
اور تونے اونمین اور اپنے مین پردہ گنج اور آہنیہ کا بنایا اور دروازہ لوہے کے
لگائے اور چوب دار و کو سر ہتیار کے وہان بٹہا کر حکم دیا کہ کسی کو آنے نہ دین مگر فلان
فلان کو مظلوم اور ملول بہوکے نگی محتاج وہان کے آنے کا حکم نہین اور کوئی شخص
ایسا نہین کہ جسکا حق اسکے مال مین نہو یہہ لوگ نہ کہتے ہین کہ تونے اونہین اپنے سے

ذکر وفات منصور کا

۸۰۱ء خاص کیا ہے اور رعیت پر تنگی کرکے مال جمع کرتا ہے اور اونہین نہین دیتا جسے چاہتا ہے دیتا ہے یا جمع کرتا ہے کہین کی یہہ لوگ کہ یہہ شخص وہ ہے جسنے چوری خدا کی کی ہم اسکے چوری کیون نکرین اسنے ہمارے واسطے رعایا کا نفس قبیہ کیا یہہ لوگ باریاب آپسمین ایکدیگر کے جس چیز کو چاہین گے تجھہ تک پہنچا دینگے اور جسے چاہین گے نہ پہنچا دین گے جبکہ عاملونکا حال یہہ ہوگا تو معاملات رعایا کے خراب ہون گے یہہ خبر جب مشہور ہوگی تو سب لوگ عاملون سے خوف کرین گے اور عامل ظلم رعیت پر کرین گے پھر رعایا مین جو صاحب قدرت ہین وہ اپنے سے کم پر ظلم کرین گے اسیطرح سے بلاد اللہ کے ملک سے پر ہوئے ظلم کرنے اور فساد کرنے سے یہہ قوم تیری بادشاہت مین مشغول ہوئی اور تو غافل ہے اگر کوئی فریادی آوے تو آنے نہ دینگے اگر وہ اپنا حال تجھہ پر ظاہر کرنا چاہے تو تو بھی اسی منع کریگا کیونکہ تو نے ایک شخص واسطے فیصلہ قضایا کے مقرر کیا ہے مظلوم جب اوسکے پاس جاوے گا وہ اوسکو دفع کریگا اور جب تیرے آگے فریاد کرین تو مار کھاوے گا تاکہ اوروں کو تنبیہ ہو تو اوسکو دیکھتا ہے اور منع نہین کرتا اب بتا کہ اسلام کہان رہا ۔ اگر تو اپنے بیٹے کے واسطے مال جمع کرتا ہے تو اللہ اوسکو ماکی شفقت مین ساقط کریگا اوسکا مال مین حصہ نہوگا کوئی خزانہ نہین کہ اوسکے نیچے ہاتھہ بھیل کا نہو کردہ گنہگار اوسکا ہے ۔ اللہ اطفال پر ایسا مہربان ہے کہ آدمیونکی بھی رعیت اوسپر ہوتے ہے تو کسی کا دینے والا نہین بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے بخشتا ہے ۔ اگر تو مال کو نبدوبست ملک اور قوت کے لیے جمع کرتا ہے تو اللہ نے تجھے مال ہی ایسا کا دکھایا ہے کہ اوسکو سونے چاندی جمع کیے ہوئے نے کچھہ فائدہ نہ دیا اور نہ سیاہ گھوڑے ہتیار کچھہ کام آئے اللہ نے جو چاہا سو کیا ۔ اگر تو اجتماع مال واسطے حصول مرتبہ کے جو اسی بڑا ہوتا ہے تو قسم خدا کی جس مرتبہ پر کہ تو ہے اسسے کوئی مرتبہ بڑا نہین ان ایک مرتبہ ہے مگر اوس تک جب

ذکر اولاد منصور کا

تک جب پہنچے گا کہ مرتبہ موجود کے خلاف ہو

ذکر اولاد منصور کا

کہ وہ مہدی محمد ہی کیونکہ جعفر اکبر اپنے باپ کی زندگی مین فوت ہوا اور اولاد منصور سے سلیمان عیسے یعقوب جعفر اصغر صالح مسکین تھے منصور خلوت مین بڑا خوش خلق تھا

ذکر خلافت مہدی محمد کا

مہدی محمد بیٹے منصور کے کہ وہ تیسرا خلیفہ عباسیونکا تھا ذی حجہ مین باپ کے مرنے اور لوگون کی بیعت کرنے کی خبر اوسکو پہنچی اسواسطے کہ قاصد گیا بغداد سے مکہ کو گیارہ دن مین بعد معلوم ہونے خبر انتقال کے اہل بغداد نے بیعت اسکی کی

پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۹ اور سنہ ۱۶۰ ہجری ۳

اس برس مین مہدی نے حکم کیا پھیرنے نسب آل زیاد کا کہ معاویہ بیٹی سفیان نے عبید رومی سے ملایا تھا — اونکو قریش اور دیوان قریش اور عرب سے نکال کر نقیف کی طرف پھیرا اسی برس مین مہدی نے حج کیا اور لوگونکو مال بہت دیا اور مسجد رسول صلعم کو دراز کیا اور حملہ بلخ سے مکہ تک گیا اسی برس مین داود طائی زاہد فوت ہوا کہ یاران امحنیفہ سے تھا اور عبد الرحمن بیٹا عبد اللہ مسعود مسعودی کا راہی ملک بقا کا ہوا اور اسی برس مین خلیل بیٹا احمد بصری نحوی اوستاد سیبویہ کا فوت ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۱۶۱ ہجری

اس برس مین حکم کیا مہدی نے جاے محکم مکہ کے رستے مین لینے کا اور نئی کرنے امیال

ذکر اولاد منصور کا

۵۳ اور برک کا اور کہو دنے کون کا اور چھوٹا کرنا مہزد لکا شہر دنین اور برابر منبر نی صلعم
کے بنانے کا اسی برسین مہدی نے بچے بیٹے خالد برمک کو اپنے بیٹے ہارون کے
ساتھہ کیا اور ہادی کے ساتھہ امان بیٹے صدقہ کو کیا — اسی برسین سفیان ثوری
نے انتقال کیا — پیدائش اوسکی ۹۵ھ مین تہی — اسی سالمین ابراہیم بیٹا ادہم
بیٹا منصور کا فوت ہوا — جاے پیدائش اسکی بلخ تہی — شام مین جاکر منزل گاہ
بنائی کہ وہ بکربن وایل سے ہے ابراہیم بیٹا یسار کہتا ہے کہ مینے ابراہیم ادہم سے پوچہا
کہ ابتدا تیری کیونکر تہی کہ زاہد بنا اوسنے کہا اسکے پوچہنے سے نہ پوچہنا بہتر ہی لیکن اوسنے
بیٹے پوچہتا تہا آخر کو اوسنے کہا کہ باپ میرا بادشاہ خراسان تہا میری طبیعت شکار
دوست تہی ایکدن مین سوار تہا اور کتا میرا شکار پر چلاتا گہا مین نے آواز پیچھے سے سنی
کہ اے ابراہیم تجھے اسواسطے نہین پیدا کیا اور نہ یہہ تجھے حکم کیا اوسوقت خوف
سے بدن کی بال میرے کہڑے ہوگئے دائین بائین جو دیکہا تو کسی کو نپایا تب مینے لعنت کی
شیطان پر اور گہوڑے کو حرکت دی پہر قریوس زین سے سنا کہ اے ابراہیم اسواسطے تجھے
پیدا کیا ہے اور نہ یہہ حکم دیا ہے جب یہہ سنا تو پہرا اور یہہ کہا کہ افسوس درانے والا
خدا کی طرف سے مجھہ پاس آیا قسم خدا کی اب مین نافرمانی خدا کی نکرونگا پہر اپنے
اہل وعیال کی طرف متوجہ ہوا یہانتک کہ عراق مین گیا پہر شام مین گیا پہر طرطوس مین آیا
پہر اجارہ چاہا مجھے ایک باغبان نے باغکو — باغ مین مین بہت دن رہا — صبح
کو چھپاتا اور آدمیون سے بہاگتا تہا اوتنا ہی مشہور ہوتا تہا — ابراہیم بیٹا
ادہم کا اپنے ہاتھہ کی مزدوری سے کہاتا تہا جیسے کہتے کاٹنے یا باغ کی نگہبانی کرنے
یا مٹی کہودنے اللہ اوسکو رحمت کرے

پہر شروع ہوا سنہ ۱۶۳ ہجری ھ

ذکر مقنع خراسانی کا

اس برس مہدی آمادہ لڑائی کا ہوا خراسان اور غیر خراسان سے لشکر جمع کرکے ۱۳۱ ۵
بردان اوتار کر وہان سے گیا — اپنے بیٹے موسی ہادی کو بغداد پر خلیفہ کیا —
اور اپنے بیٹے ہارون رشید کو اپنے ساتھہ لیگیا — جب مہدی حلب مین
پہنچا تو اوسنے سنا کہ اس نواح مین قوم زنادقہ ہین اون سبکو جمع کرکے قتل کیا
اور اونکی کتابین پہاڑ ڈالین — اپنے بیٹے ہارون کو لشکر لڑائی پر چھوڑکر
آپ جیحان کو گیا — ہارون نے شہر روم مین بہت شورش کرکے بہت
فتحین حاصل کرکے سلامت اور فتح مند پھر گیا

ذکر مقنع خراسانی کا

اس برس مین مقنع خراسانی مارا گیا کہ نام اوسکا عطا تہا — حالات اوسکے یہہ ہین
کہ وہ ایک مرد جادوگر خیال کرواتا تہا آدمیونکو صورت چاند کی طلوع ہوتی ہوئی
اور دو مہینے کے رستے سے وہ چاند دکہاتا تہا — اسی چاند کی طرف ابن مقنع
نے اپنے قول مین کہ مضمون اوسکا یہہ ہے اشارہ کرکے ناز جان تو اس امر کو کہ چاند مقنع کا
طالع نہین جادو سے بلکہ میرے چاند کے دیکہنے سے طالع سیاہ جو سبکو علی العموم
روشن کرتا ہے — مقنع نذکر نے دعوے خدائی کا کیا تہا جماعت کثیر اوسکی
مطیع ہوئی — وہ کہتا تہا اللہ گیہ گیا ہی آدم ع مین پہر نوح ع پہر اور نبیون مین
کرتے رہے یہانتک کہ مجہہ مین بہی ہے — ماوراء النہر مین رستاق کش سے ایک
قلعہ بناکر کہ نام اوسکا سنام تہا وہان سکونت کی — جب آدمیون نے بلواکر کے
اوس قلعہ مین اوسے گیرا تب اوسنے اپنی عورتون کو زہر پلاکر مار ڈالا پہر آپ بہی
زہر پی کر مرگیا اسی سال مین خدا کی لعنت اوسپر ہو جو — مسلمان اوسکے قلعہ مین
گہس آئے اور وہان کے سبکو قتل کیا خواہ تابع خواہ متعلق — ابتدا مین وہ

ذکر مقنع خراسانی کا

۱۳۲ھ چھوٹا اہل مرو سے تہا اور بدصورت کانڑا چھوٹا تہا کشادہ رُو نہ تہا بلکہ ایک سونے کا مونہہ بنایا تہا اوسی مونہہ پر چڑہائے رہتا تہا مقنع اوسے اسواسطے کہتے ہین

پہر شروع ہوا سنہ ۱۶۴ ہجری

اس برسمین منصور کا چچا عیسے بیٹا علی بیٹا عبد اللہ بیٹا عباس کا جان بحق ہوا عمر اوسکی اٹہتر برس کی تہی

پہر شروع ہوا سنہ ۱۶۵ ہجری

اس برسمین مہدی نے اپنے بیٹے ہارون رشید کو سو بہت لشکر کے واسطے لڑای روم کے ملک قسطنطنیہ پر بہیجا — وہ روم کو قتل اور لوٹ کر پہر آیا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۶۶ ہجری ۵

اس برسمین مہدی اپنے وزیر یعقوب بیٹے داؤد بیٹے طہمان پر قابض ہوا جو پہلی وزارت مہدی سے نصر بیٹے سیار کے واسطے لکہتا تہا جب معطل اور بیکار ہوا تب مہدی سے ملا اور منصب وزارت پر قایم ہوا سب کام اس سے متعلق ہوے جب یہہ وزارت کے کام پر قادر ہوا تو دشمن رشک سے درپے اسکے خرابی کے ہوے یہانتک کہ اوسے پکڑا اور قید کیا اور خلافت رشید تک قید رہا جب اندہا ہوا تب چہوڑ دیا وہ مکہ مین گیا — یار مہدی کے اس پاس آکر تراب پیتے تہے اور مہدی اوسکو منع کرتا تہا جب نہ مانا تو مہدی نے تنگ ہوکر اوسکو قید کیا اسی حال مین شبار بیٹے برد نے شعر کہا کہ مضمون اوسکا یہہ ہے — اے نبی امیہ مکدر ہوے

ذکر مرنے مہدی کا

مکدر ہوئے تم ہمیشہ ہو غفلت تمہاری اسبات سے کہ خلیفہ یعقوب بیٹا داود کا ہے ۵۲۲
خراب ہوئی خلافت تمہاری اے قوم پس عرض حال کرو خلیفہ خدا سے وقت نے بخنے
اور عود بخنے کے — اس برسین ڈاک چوکی مہنا سے نے مکہ اور مدینہ اور یمن
حجاز اور اونٹ کی اس برسین اشتاربن برد شاعر زندقہ پر مارا گیا وہ اندھا تھا
کہ پیدا ہوا تھا صاف آنکھین — نوے ۹۰ برس کی عمر مین وہ قتل ہوا اشتار مذکور آگ کو
زمین پر فضیلت دیتا تھا اور اسے شیطان کو صواب جانتا تھا کہ نے سجدہ آدم ع
مین لعنت خدا کی اوسپر

پھر شروع ہوا سنہ ۱۶۷ ہجری ۴

اس برس مین فوت ہوا عیسے بیٹا موسی بیٹا محمد بیٹا علی بیٹا عبد اللہ بیٹا سفاح اور منصور کا —
یہہ وہ شخص تھا جسکے لئے وصیت کی تھی سفاح نے خلیفہ ہونے کے بعد منصور کے
منصور نے اوسکو موقوف کرکے اپنے بیٹے مہدی کو حاکم کیا — عمر عیسے بیٹے
موسے مذکور کی پینسٹھ ۶۵ برس کی تھی — اس برس مین وسیع کیا مہدی نے مسجد
حرام اور مسجد نبی ص کو

پھر شروع ہوا سنہ ۱۶۸ ہجری

ذکر مرنے مہدی کا

اس برسین فوت ہوا مہدی محمد بیٹا عبد اللہ منصور بیٹا محمد بیٹا علی بیٹا عبد اللہ بیٹا
عباس کا ماسندان مین بامیسون ۳۳ محرم کو — مدت اوسکے خلافت کی دس برس
اور ایک مہینا تھا — عمر اوسکی تنتالیس ۴۳ برس کی تھی جوزا کے نیچے دفن کیا اوسکے
بیٹے رشید نے اوسپر نماز پڑہی — جب مہدی کچہری کرتا تو کہتا کہ قاضیون کو بلاؤ

ذکر بادشاہت ہادیکا

۳۴ اگرچہ اونکے بلانے سے کچھ فائدہ نہین لیکن اونکی حیا سے گناہ نکروگے

ذکر بادشاہت ہادی کا

جو چوتھا بادشاہ عباسیونکا تھا — موسے ہادی گرگان مین اہل طبرستان سے لڑتا تھا کہ لشکر مہدی نے اوسکی خلافت پر بیعت کی جس دن کہ مہدی نے وفات پائی یعنے بائیسوین محرم سنہ ۱۶۹ ہجری کو — جب رشید سو لشکر مہدی کے بغداد مین پہنچا پہنچے آتے تھے اسندان سے جب یہی بیعت ہادی کی لی گئی — تھا رشید نے سبکو مرنا مہدی کا اور بیعت لینا ہادی کا — جب ہادی کو خبر مرنے اپنے باپ مہدی کی اور بیعت کی گرگان مین پہنچی حکم کوچ کا دیا اور ڈاک مین روانہ ہوکر بیسین دن مین بغداد مین داخل ہوا اور اپنا وزیر ربیع کو بنایا

ذکر ظاہر ہونی حسین بیٹی علی بیٹی حسن بیٹی علی بیٹی ابیطالب کا

اس برس مین حسین مذکور ظاہر ہوا مدینہ رسول صلعم مین — اسکے ساتھ گروہ رشتہ دار اونکا تھا جن مین سے حسن بیٹا محمد بیٹا حسن بیٹا علی بیٹا ابی طالب اور عبداللہ بیٹا اسحق بیٹا ابراہیم بیٹا حسن بیٹا علی بیٹا ابی طالب کا تھا — عبداللہ مذکور بیٹا بڑا تھا، — جب حسین مذکور نے مضبوطی پائی تو اوسنے اور ہادی کے عامل مین جسکا نام عمر بیٹا عبدالعزیز بیٹا عبداللہ بیٹا عبداللہ بیٹا عمر خطاب کا تھا مدینہ پر لڑائی ہوئی — عمر مذکور بھاگا اور سب لوگون نے حسین مذکور سے کتاب خدا اور رشتہ پیغمبر صلعم پر واسطے مرنے کے کہ آل محمد صلعم سے تھا بیعت کی حسین اور اوسکے یاردن نے گیارہ روز مین سامان درست کرکے ہفتہ کے دن چوبیسوین ذی قعدہ کو نکلے جب حسین مکہ مین پہنچا تو ایک گروہ بندگان مکہ کا اسے آملا — اس برس حمایتہ بنی عباس اور

اور اونکے دوستون نے حج کیا تہا اونمین سے سلیمان بن ابی جعفر منصور اور محمد بیٹیا ۵۳۵
سلیمان بیٹیا علی اور عباس بیٹیا محمد بیٹیا علی کا تہا اور سوائے انکے اور لوگ بہی تہے
جنہون نے حج کیا تہا یہہ سب اوس سے آملے — نزدیک کے دن حسین مذکور سے
لڑائی ہوئی حسین مذکور مارا گیا اور یارا اوسکے بہاگ گئے اوسکا سر کاٹ کر دونون
شخصون مذکورون نبی عباس کے اگے حاضر کیا — اور اور بہی زیادہ سو سردار ان
اہل مدینہ اور اوسکے یارون کے اوسکے ساتہہ تہے ازانجملہ سلیمان بن عبداللہ بن حسن
بن حسن بیٹے علی بیٹے ابی طالب کا بہی سر تہا — اور جو لوگ بہاگے تہے وہ حاجیون
مین مل گئے — نام اس جگہہ کا جہان لڑائی ہوی وج ہے جو کہ سے طایف کی طرف
واقع ہے یہہ شہر ایسا مشہور ہے کہ شاعر نمیری نے بہی اپنے شعر مین کہا ہے
جسکا مضمون یہہ ہے — خشبو مشک کی دے قبیلہ نعمان کا اگر چلے اونمین زینب
عورتون شرمگین مین چلین گے وج مین پہر مقام کرین گے راتکو لبیک کہتے ہوئے
واسطے اللہ کے عمرہ یا مذہبی والیان — اور بعضے شاعرون نے اونکے وج مین
قتل ہونمین شعر کہا ہے جسکا مضمون یہہ ہے — البتہ روتا ہون مین بلند آواز سے
حسین اور حسن پر اور علی بیٹے عاتکہ پر کیونکہ دیکہا مین اوسے کہ اونکو کفن نہین اور سے
وج مین جیسے کونہ مثل وطن کے بہاگے ہون من سے اور یس بیٹیا عبداللہ بیٹیا حسن
بیٹیا حسن بیٹیا علی بیٹیا ابی طالب کا ڈاک داروغہ غلام بنی عباس پر بیٹہہ کر مصر مین آیا
داروغہ مروشیعہ تہا ادریس کو ڈاک مذکور پر سوار کر کے مغرب کو لیگیا یہانتک کہ مین
طنجہ مین پہونچا — جب ہادی نے یہہ سنا تو داروغہ کو گرفتار کرا اور ادریس اس شہر مین
رہا یہانتک کہ رشید نے شماخ نامی غلام بنی اسد کو بہیجا اوسنے زہر سے ادریس کو
مارا — جب ادریس فوت ہوا تو اوسکے ایک حرم حاملہ تہی وہ بیٹیا جنی کہ نام اوسکا
بہی ادریس رکہا باپ کے نام پر — جب تک وہ بڑہا ہوا وہین رہا پہر اس ملاد کی

ذکر خلافت رشید کا

۳۶ ملک مین آیا — جب حسین کا سر سہ باقی سر دن کے ہادی پاس آیا تو سبب خفگی کے اوسکو انعام نہ دیا — حسین مذکور شجاع اور کریم تہا یہانتک کہ یہہ جب مہدی پاس آیا تہا تو مہدی نے چالیس ہزار دینار اوسے دے تہے اوسنے بعد اوکو فہ مین سب بانٹ دئے جب کوفہ سے نکلا تو کچہہ اوڑہنے کو بہی پاس نہ تہا سوائے پوستین کے کہ اوسکے نیچے کرتا بہی نہ تہا — اس برس مین فوت ہوا مطیع بیٹا اماس کا کہ شاعر تہا — اسی برس مین فوت ہوا نافع بیٹا عبد الرحمن بیٹا ابو نعیم کا کہ قراء سبعہ مین سے تہا — نافع سے دو راوی روایت کرتے ہین یعنے ورش اور قنبل — نافع باب قراۃ مین پیشوا اہل مدینہ کا تہا سب اہل مدینہ اسکے قراۃ کے طرف رجوع کرتے تہے اور اسمین شمار کئے جاتے تہے — وہ قایم مزاج اور بہت سیاہ رنگ تہا — ایک مرتبہ اوسکے سامنے قران پڑہا تہا — یہہ نافع بیٹا عبد الرحمن مقری کا غیر ہے اوس نافع کا جو غلام تہا عبد اللہ بیٹے عمر محدث کا یہہ جانا ضرور ہے اس برس مین فوت ہوا ربیع بیٹا یونس چوبدار منصور کا اور غلام اوسکا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۷۰ ہجری

اس برس مین موسی ہادی بیٹا محمد مہدی بیٹا عبد اللہ منصور کا فوت ہوا بندرہوین تاریخ ربیع الاول جمعہ کو — یہہ ایک برس تین مہینے بادشاہ رہا — عمر اوسکی چھبیس برس کی تہی — کہتے ہین کہ اوسکی ماں خیزران نے اوسکو قتل کیا اسطرح سے کہ لونڈیون کو حکم دیا کہ اوسکے مونہہ کو ایسا دہانکین کہ دم بند ہو جاوے انہون نے ایسا ہی کیا چونکہ وہ مریض تہا مر گیا — اوسکو عیسے باذ اکبری مین اوسکے باغ مین دفن کیا وہ گران ڈیل گورا تہا اور اوپر کا ہونٹ اوسکا موٹا تہا — اسکے سات بیٹے اور بیٹیان تہین

ذکر خلافت رشید بیٹے مہدی کا

ذکر خلافت رشید کا

جو پانچوان بادشاہ عباسیونکا تہا اس سنہ ۱۷۰ مین ہارون بیٹے محمد مہدی نے بیعت خلافت ۵۳۷
رشید پر کی جس رات کو ہادی مرگیا — اسکی اور ہادی کی مان خیزران ام ولد تہی
لونڈی تہی — رشید رے مین آخر ذی حجہ سنہ ۱۴۸ مین پیدا ہوا تہا جب ہادی
عیسے بادا مین فوت ہوا نماز جنازہ اسکی رشید نے پڑہی پہر بغداد کو گیا — اس
برس کی ماہ شوال مین امین محمد بیٹا رشید کا زبیدہ سے پیدا ہوا — اور وزیر کیا
رشید نے یحیے بیٹے خالد کو اور سب کام اوسپر سونپے اس برسمین جدا کیا رشید
نے تمام ثغور کو جزیرہ اور قنسرین سے اور ائے علیحدہ شہر مقرر کرکے نام اسکا
عواصم رکہا — اور فرح خادم ترکی کو حکم دیا نبا نے طرسوس کا اور اوسکے آباد
کرنیکا اس برسمین حکم دیا عبدالرحمن داخل اموی حاکم اندلس کو نبا نے مسجد قرطبہ کا
اور سونہرا ردینارا وسے دئے — وہ رہنے والا کینہ کا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۷۱ ہجری ص

اس برسمین عبدالرحمن اموی حاکم اندلس کا مرگیا قرطبہ مین کہ داخل مشہور ہے واسطہ
داخل ہونے اوسکے کے بلاد مغرب مین — وہ عبدالرحمن بیٹا معاویہ بیٹا ہشام
بیٹا عبدالملک بیٹا مروان بیٹا حکم بیٹا ابی العاص بیٹا امیہ بیٹا عبدالشمس بیٹا عبدمناف
کا تہا وفات اسکے ربیع الاخر مین ہوئی پیدائش اسکی دمشق مین سنہ ۱۳ امین ہوئی
مدت حکومت اندلس کے تنتیس ۳۳ برس تہے کیونکہ یہہ حاکم اندلس کا سنہ ۱۳۹ امین
ہوا تہا — جب یہہ فوت ہوا تو بعد اسکے اسکا بیٹا ہشام بیٹا عبدالرحمن کا
حاکم ہوا عبدالرحمن سرخ و سفید کلی لگا دراز قد نحیف کانڑا تہا — بنی امیہ نے
اسکو بڑی خواہش سے مشرق سے بلایا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۷۲ ہجری ص

ذکر خلافت رشید کا

۵۴۸ اس برس مین فوت ہوا رباح کہ کنیت اوسکی ابو یزید لخمی زاہد تہی شہر قردان مین یہہ مقبول الدعا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۷۳ ہجری

اس برسمین خیزران رشید کے ماموئے — اسی برسمین رشید نے حج کیا اور احرام بغداد سے باندہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۷۴ ہجری

اس برسمین گیا یحیے بیٹیا عبد اللہ بیٹیا حسن بیٹیا حسن بیٹیا علی بیٹیا ابی طالب کا دیلم کی طرف اور وہان متحرک ہوا — اسی برسمین پیدا ہوا ادریس بیٹیا ادریس بیٹیا عبد اللہ بیٹیا حسن بیٹیا حسن بیٹیا علی بیٹیا ابی طالب کا — یہہ وہی ادریس بیٹیا عبد اللہ مذکور کا ہے جو بسلامتی بہاگا تہا جب اسکے گہر والے مارے گئے تہے تزویہ کے دن مکہ مین جیسا ہمنے ذکر کیا سنہ ۱۶۹ مین — جب مرا ادریس کا باپ کا ادریس اول تہا تو اوسکی ایک لونڈی حاملہ تہی وہ بعد مرنے ادریس کے بیٹیا جنی ربیع الاخر مین اس برسکے — سوائے اسکے کوئی بیٹیا اوسکا نہ تہا اوسکا نام ادریس رکہا موافق اوسکے باپ کے نام کے اور وہین رہا یہانتک کہ بڑا ہوا اور بلندی پائی ملک پر

پہر شروع ہوا سنہ ۱۷۶ ہجری نبوی ۴

اس برسمین ظاہر ہوئی حکومت یحیے بیٹے عبد اللہ بیٹے حسن بیٹے حسن بیٹے ابیطالب کی دیلم مین اور شوکت پکڑی اوسنے پہر رشید نے بہیجا اوسکی طرف فضل بیٹے یحیے کو سو لشکر بہارے کے تب نامہ لکہا اوسکے پاس فضل نے مستضمن امان کا اور

ذکر خلافت رشید کا

۱۳۹ اور جو کچھ کہ چاہے تب جواب لکھا یحیے بیٹے عبد اللہ نے اسکو اور قسم رشید کی اوسمین
چاہی اور یہہ کہ رشید کے ناتہہ کا لکھا ہوا ور ارا کین سلطنت کی اوسپر گواہی ہو اوسنے
ایسا ہی کیا جب آیا یحیے بیٹا عبد اللہ کا بعد امین تو گرامی رکھا اوسی رشید نے اور
بہت مال اوسے دیا پہر اوسے نبد کیا یہانتک کہ قید مین مرگیا — اسی برس مین اوٹھا
فتنہ دمشق مین مقدمہ اور یمانیہ مین اوسوقت دمشق مین عبد الصمد بیٹا علی کا تہا رو سا
اوسپر جمع ہوئے اور کوشش کی اونہون نے وقوع صلح مین — پہر نبی القین آئے
اور صلح کے باب مین کلام کیا — اونہون نے جواب دیا — پہر یمانیہ آئے اور
صلح کے کلام کئے — اونہین کہا جاؤ ہمارے پاس سے — تب گئی یمانیہ نبی قین
پاس اور چھہ سو آدمی اونکے قتل کئے — نبی قین نے مدد چاہی قضاعہ اور سلیح
لیکن اونہون نے مدد کی پہر اونہون نے قیس سے مدد چاہی اونہون نے قبول کی اور
اونکے ساتہہ کئی روز ایک تک جوزین بلقار سے ہے اور یمانیہ سے آٹھہ سو آدمی
قتل کئے اسمین بڑی لڑائی ہوئی — پہر رشید نے عبد الصمد کو دمشق سے موقوف
کرکے ابراہیم بیٹے صالح بیٹے علی کو وہانکا حاکم کیا — یمانیون اور مضریون مین دو برس
تک لڑائی رہی سبب لڑائی کا امین یہہ تہا کہ ایک شخص قین کا ایک چکی بقاعین بیسی کے
واسطے لایا اتفاقاً اوسکا گذر چار دیواری ایک شخص پر پڑا کہ وہ قبیلہ لخم یا جذام سے
تہا اس چار دیواری مین خربوزہ کہیرا وغیرہ اسکے ہوئے تہے اوسنے کہانا شروع
کیا مالک نے جو یہہ دیکہا اوسکو گالیان دینی شروع کین آخر کو نوبت زدوکوب
کی پہنچی اوسوقت ایک گروہ یمانیون کا وہان جمع ہوا اور قینی کو مارا — مضریون نے
یہہ دیکہہ کر اوسکی مدد کی اور ایک مدت یمانیون کا مارڈالا یہی فتنہ کا باعث ہوا اسی
برس مین فرج بیٹا فضالہ کا اور صالح بیٹا بشر قاری کا فوت ہوا یہہ روایت
ضعیف ہے اسی برس مین نعیم بیٹا میسرہ نحوی کوفی کا مرگیا

ذکر خلافت رشید کا

پہر شروع ہوا ۱۷۳ سنہ ہجری کا

اس برسین عبداللہ بیٹا ابی شریک کا کہ زمان مہدی مین حاکم قضا تہا اور ہادی نے معزول کیا تہا کوفہ مین فوت ہوا یہہ عالم منصف حق پہچاننے والا حاضر جواب تہا ایک دن اسکے آگے معاویہ بیٹے ابی سفیان کے حلم کا ذکر ہوا شریک نے کہا وہ شخص حلیم نہین جو تلف کرے حق کو اور لڑے علی ابن ابیطالب ع سے پیدایش اسکے بخارا مین ۹۵ سنہ ہجری مین ہوئی

پہر شروع ہوا ۱۷۸ سنہ اور ۱۷۹ سنہ ہجری کا

اس برسین ملک بیٹا انس بیٹا عامر بیٹا عمر بیٹا حرث کا کہ اولاد ذوالاصبع سے تہا مرگیا اسی واسطے اوسکو اصبحی کہتے ہین نام ذوالاصبح کا حرث تہا کہ بیٹا عوف کا تہا اولاد یحرف بیٹے قحطان سے پیدایش امام مذکور کی ۹۳ سنہ ہجری مین ہوئی اسنے قراۃ نافع بیٹے نعیم سے سیکہی اور زہری کو سنا اور ربیعہ الرای سے تحصیل علم کیا شافعی کہتا ہے کہ محمد بیٹے حسن نے مجہسے پوچہا کہ ابو حنیفہ اور مالک مین کونسا شخص زیادہ عالم تہا مینے کہا انصاف سے کہون اوسنے کہا ہان کہتا ہے شافعی نے کہا مینے کہا قسم ہے تجکو اللہ کی کہ زیادہ عالم قران ہمارا صاحب تہا یا تمہارا اوسنے کہا قسم خدا کی تمہارا صاحب کہتا ہے وہ پہر پوچہا قسم دیتا ہون مین تجکو اللہ کی کہ کون عالم سنت زیادہ تہا کہا قسم خدا کی تمہارا صاحب کہتا ہے پہر پوچہا مین نے تجکو قسم ہے خدا کی کون زیادہ اقوال صحابہ سے واقف تہا کہا خدا کی قسم تمہارا صاحب تب شافعی نے کہا اب کوی چیز سوائے قیاس کے باقی نرہا اور قیاس بہی انہین اشیا پر ہوتا ہے ۔ مالک جعفر بیٹے سلیمان بیٹے علی بیٹے عبداللہ بیٹے عباس پاس جو چچا ابی جعفر منصور

منصور کا تھا کیا — اوسنے کہا کہ تیری اس بیت مین ایمان نہین کیونکہ بیت زہد کی ۱۴۱ ۵
کرنے والے کی واجب نہین ہوتی — جعفر اس کلام سے خفا ہوا اور مالک کو بلاکر
منگا کر کے خوب کوڑے مارے اور دونو ہاتھ اوسکے ایسے کھینچے کہ شانے اوترگئے
اسے بڑا صدمہ اوسے پہنچا لیکن وہ بعد اس زدوکوب کے ہمیشہ بلند مرتبہ ہوتا گیا
— مالک مذکور مدینہ مین جان بحق ہوا اور بقیع مین دفن ہوا یہہ بہت گورا سرخ
سفید دراز قد تھا — اسی برس مین مسلم بن خالد زنگی فوت ہوا شافعی مالک سے
پہلے اسکا مصاحب تھا اوسنے علم فقہ اسسے پڑھا — یہہ سفید رنگ تھا لیکن سرخی
بہت غالب تھی اسلیئے اسکو زنگی کہتے ہین اس ۱۷۹ھ مین سید حمیری شاعر مرگیا جسکا
نام اسماعیل بیٹا محمد بیٹا یزید بیٹا ربیعہ بیٹا مفرغ کا تھا — لقب اسکا حمیری اور شیعہ
تھا کہ نام سے بھی زیادہ مشہور ہے یہہ شخص شعر بہت کہتا تھا اور شیعہ تھا اکثر صحابہ کے
حق مین طعن کرتا تھا — اہل بیت کی مدح اور عایشہ ام مومنین کی ہجو اکثر کرتا تھا
— اسی قبیل سے ہے قصیدہ اوسکا جو عایشہ کے جانے مین بصرہ کی طرف واسطے
لڑای علی علیہ السلام کے لکھا ہے اوسمین سے ایک شعر ہے کہ مضمون اوسکا یہہ ہے
— گویا کہ عایشہ اپنے کام مین سایب ہے بیچتی ہے اپنی اولاد کو کہا جاوے
اسی طرح عایشہ اور حفصہ کی ہجو مین بیتین ہین کہ مضمون اونکا یہہ ہے — ایک ان
دونو مین ایسی ہے کہ جسنے عیب رکھا اوسکی حدیث کو اور دوسرے نے نہایت
سرکشی کی

پھر شروع ہوا سنہ ۱۸۰ ہجری

اس برس مین فوت ہوا ہشام بیٹا عبد الرحمن بیٹا معاویہ بیٹا ہشام بیٹا عبد الملک
حاکم اندلس کا مدت اسکی امارت کی سات برس سات مہینے تین دن تھے عمر

بیان سیبویہ نحوی کا

۱۴۳ اسکی انتالیس برس چار مہینے کی تھی — بعد اسکے اسکا بیٹا حکم بیا مہتمام کا عالم ہوا اوسپر خروج کیا اوسکے چچاؤن سلیمان اور عبد اللہ نے کہ دونو بیٹے عبد الرحمن کے تھے — یہہ دونو زین عدوہ مین تھے ایک مدت اپسمین لڑائی رہی آخر کار حکم اپنے چچا سلیمان پر فتح مند ہوا ۱۸۲ھ مین اوسکو قتل کیا — جب یہہ بات اوسکی دوسرے چچا نے سنی خایف ہوکر ۱۸۶ھ مین حکم سے صلح کی — جس زمانے مین کہ حکم اپنے چچاؤن سے لڑتا تہا نجگیون نے فرصت پاکر قصد شہر دون اسلام کا کیا — ۱۹۵ھ مین شہر برشلونہ کو لیلیا اسی ۱۸۰ھ مین جنکو بیٹے حکم نے شام مین جاکر فساد کردیا تہا فرو کیا اسی برس مین رشیہ نے سبب نافرمانی رعایا کے فصیل ہرمل کی اکھیڑی اسی ۱۸۰ھ مین

بیان سیبویہ نحوی کا

سیبویہ نحوی بفتح مین کہ ایک قریہ شیراز کا ہے فوت ہوا لیکن بعضے کہتے ہین ۱۷۷ھ مین یہہ واردات ہوی نام سیبویہ کا عمر بیٹا عثمان بیٹا قنبر کا تہا — یہہ بڑا عالم منقدمین اور متاخرین مین تہا سب نحو کی کتابین اسکے کتاب کے آگے زاید ہین یہہ شاگرد خلیل بیٹے احمد کا تہا عمر اسکی چالیس سے زیادہ تہی — بعضون نے کہا ہے کہ یہہ ۱۶۱ھ مین بصرہ مین انتقال کیا — بعضون نے ۱۹۳ھ مین لکہا ہے — ابو الفرج جوزی کہتا ہے کہ سیبویہ ۹۴ھ مین فوت ہوا عمر اسکی بتیس برس کی تہی — موضع وفات اسکا شہر ساوہ تہا — خطیب بغداد ابی دریدنی ذکر کیا ہے کہ سیبویہ شیراز مین جان بحق ہوا وہین اوسکی قبر ہے سیبویہ ایک شعر اکثر پڑہتا تہا کہ جسکا یہہ مضمون ہے جب شفا پاتا ہے درد سے گمان کرتا ہے کہ نجات پای لیکن اوسے ایسا درد ہے کہ وہ قاتل اوسکا ہے سیبویہ

ذکر وفات موسی کاذم ع کا

کی بعض یہہ کہتے ہین کہ وہ ایسا خوب صورت تہا کہ رخسارے اوسکے گویا دو سیب ۵۴۳
تہے — اسمین اور کسای مین مباحثہ ہوا تہا جو مشہور ہے اس قول مین کہ گمان
کرتا ہون مین کاٹنا بچھو کا سخت زیادہ ہے بہڑکے کاٹنے سے خلیفہ نے کسای کی
مدد کی سیبویہ اسے بہت غمگین ہوکر عراق کو چھوڑ کر شیراز کی طرف گیا وہین
دفن فوت ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۱۸۱ ہجری ۴

اس برس مین رشید نے قلعہ روم سے لڑکے قلعہ صفصاف کو فتح کیا اس برس مین
عبد اللہ بیٹا مبارک مروزی کا ماہ رمضان مین جان بحق ہوا عمر اوسکی ترسٹھ ۶۳ برس کی
تہی — اسی برس مین مروان بیٹے ابی حفصہ شاعر نے وفات پای وفات
اسکی سنہ ۱۸۵ مین ہوئی اسی برس مین ابو یوسف قاضی نے انتقال کیا جسکا نام یعقوب
بیٹا ابراہیم کا تہا اولاد سعد بیٹے خنیمہ سے سعد کو رصحابی تہا انصاری — یہہ
سعد بیٹا بجیر کا تہا لیکن مشہور اپنے ماخنیمہ کے نام سے تہا — ابو یوسف بڑے
یارون ابو حنیفہ سے تہا

پھر شروع ہوا سنہ ۱۸۲ ہجری

اس برس مین جعفر بیٹا لیثی محدث جان بحق تسلیم ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۱۸۳ ہجری

ذکر وفات امام موسی کاذم علیہ السلام

ذکر وفات یونس نحوی کا

۱۴۴ ۵ اس برس حسین وفات پائی موسی کاظم ع بیٹے جعفر صادق ع بیٹے محمد باقر ع بیٹے علی زین العابدین بیٹے حسین بیٹے علی بیٹے ابیطالب نے بغداد مین قید خانہ رشید مین رشید نے اون حضرت کو ابن شاہک پاس قید کیا تہا ابن شاہک کی بہن قید خانہ مین خدمت اون حضرت کی کرتی تہی حکایت ہے اس عورت سے کہ موسی ع مذکور جبکہ نماز عشا سے فراغت ہوتے تہے تو خدا کی تعریف کرتے تہے اور دعا مانگتے تہے یہانتک کہ رات گہنے لگتی تہی پہر نماز زین پڑہتے تہے یہانتک کہ صبح ہو جاتی تہی پہر نماز صبح پڑہ کر بیٹہتے تہے چڑہتے دن تک پہر آرام فرما کر زوال سے پہلے بیدار ہوتے تہے پہر وضو کر کے نماز زین پڑہتے یہانتک کہ عصر کی نماز پڑہکے ذکر خدا تعالی مین مصروف ہوتے یہانتک کہ مغرب کی نماز پڑہتے پہر درمیان مغرب اور عشا کے نماز زین پڑہتے یہی عادت وفات تک رہی علیہ و علی ابایہ التحیۃ والسلام لقب اونکا کاظم اسواسطے تہا کہ وہ نیکی اوس شخص سے کرتے تہے جو اونسے برائی کرتا امام موسی کاظم ساتوین امام بارہ اماموں مین سے تہے موافق مذہب امامیہ کے اونکے باپ جعفر صادق ع کا ذکر ۱۴۸ مین گذرا اور اونکے دادا محمد باقر ع کا ذکر ۱۱۶ مین پیدایش موسی مذکور کی ۱۲۹ مین اور وفات انحضرت کی اسی ۱۸۳ مین پندرہوین رجب کو بغداد مین ہوئی قبر مبارک اونکی بہت مشہور ہے اوسپر مشہد بڑا عالیشان کی جانب بغداد کے بنا ہے اور باقی ایمہ اثنا عشر کا حال ہم بیان کرین گے انشاءاللہ تعالی

ذکر وفات یونس نحوی کا

اس برس یہ نوبت ہوا یونس بیٹا حبیب کا کہ مشہور نحوی تہا یہہ شاگرد ابی عمر بیٹے علا کا تہا عمر اوسکی ایک سو ایک برس کی تہی مسیوبہ اوسے روایت کرتا ہے یونس

ذکر لڑائی برامکہ کا

یونس کے لئے نحوین مذہب اور قیاس کر اوسمین کوئی اسکا شریک نہین ۵۴۵

پھر شروع ہوا سنہ ۱۸۴ ہجری

اس برس مین رشید حاکم یمن اور مکہ فوت ہوئے کہ متعلقات بربری سے ہین — اور داود بٹیا یزید بٹیا یزید حاتم مہلبی حاکم سند کا ہوا — اور یحیے حرسے حاکم جبل کا اور مہدویہ رازی طبرستان کا اور ابراہیم بٹیا اغلب افریقہ کا — یہہ پہلے موصل پر تہا — عامل اسکا یزید بٹیا مزید بٹیا زاہد شیبانی کا تہا

پھر شروع ہوا سنہ ۱۸۵ ہجری

اس برسمین چچا منصور کا عبد الصمد بٹیا علی بٹیا عبد اللہ بٹیا عباس کا فوت ہوا — جو نزدیکی عبد مناف سے یزید بیٹے معاویہ کو تہے وہی اسے تہے — اون دونو کے وفات مین فاصلہ ایکسو بیس برس سے زیادہ تہا — اسی برسمین ہوا یزید بٹیا مزید بٹیا زایدہ شیبانی کا — وہ بہتیجا معن بیٹے زایدہ کا تہا

پھر شروع ہوا سنہ ۱۸۶ اور سنہ ۱۸۷ ہجری

ذکر لڑائی برامکہ کا

اس برسمین فوت ہوا رشید برامکہ مین اور مارا جعفر بیٹے یحیے کو اگرچہ سبب وقوع اس لڑای مین بہت اختلاف ہے اکثر یہہ کہتے ہین یہہ لڑای عباسیہ رشید کی بہن کے سبب سے ہوئی کیونکہ رشید نے اپنی بہن کا نکاح جعفر سے کیا تہا تاکہ گہورنا حلال ہو جاوے لیکن یہہ شرط کی تہی کہ اوسکے پاس نہ جانا جعفر نے اوسے جماع

۵۴۶ کیا وہ حاملہ ہوئی اور بیٹا جنی بلکہ بعض نے کہا کہ رشید نے قید کیا یحیے بیٹے عبداللہ
بیٹے حسن بیٹے حسن بیٹے علی بیٹے ابی طالب کو جعفر پاس اوسنے اوسے چھوڑ دیا
— اور بعضون نے کہا کہ جب امر برامکہ عظیم ہوا اور اونکی بزرگی مشہور ہوئی اور آدمیون
نے اونسے محبت کی تو بادشاہون نے اونکے قتل مین صبر نکیا — اور بعض نے اور
کچھہ بھی کہا ہے — قتل جعفر کا انبازمین غرہ صفر اس برس مین وقت آنے رشید
کے حج سے ہوا — بعد قتل کرنے جعفر کے یحیے اور اوسکے بیٹے کو معہ تمام اسباب کے
گہیر لیا اور جو کچھہ مال و اسباب برامکہ مین تہا لیلیا — تمام شہرون مین منادی کی کہ اونکا
اور اونکے وکیلونکا مال ضبط کرین — سر اور دہڑ جعفر کا بغداد مین بہیجکر حکم دیا کہ اوسکے
سر اور دہڑ کے ٹکڑے کو پل پر لٹکا دین اور دوسرے ٹکڑے کو دوسرے پل پر
— مگر متعرض نہوا رشید محمد بیٹے خالد بیٹے یرمک اور اوسکے بیٹے سے اور نہ اوسکے
اسباب سے کیونکہ وہ اور اوسکا بیٹا اپنے بہائی یحیے بیٹے خالد بیٹے یرمک کا
شریک نہ تہا عمر جعفر کی سنتیس برس کی تہی سات برس یہہ وزیر رہا — اس معاملہ مین
رقاشی نے شعر کہے ہین اور بعضون نے کہا کہ یہہ شعر ابو نواس نے کہے ہین کہ
مضمون اونکا یہہ ہے — اب ہم اور ہماری اولاد امان ارام مین ہوئین قید ہوا وہ شخص
کہ ہمین تکلیف آنے جانے کی دیتا تہا کہو ہمارے سوارون سے کہ تم رات کے چلنے
سے محفوظ ہوئین اور قطع کرنے رستہ سخت سے دور کر کہو ارزدن کو کہ پہنچی تم جعفر پاس
اب بعد اسکے مصیبت نہین دیکہنی کی کہو بخشتو نکو بعد بڑہنی کی کہ کمی نہین دیکہنی کی اور
کہہ مصیبو نکو بہردن نئی ہوئی تو تلوار برمکی ہندی کو کر کاٹتی ہے تلوار ہاشمی ہندی کو
— اسی برس مین غزو دل کیا روم نے اپنی بادشاہ زادی کو جسکا نام ایرینی تہا
اور نقفور کو بادشاہ بنایا اور اسکے طرف سے رشید اور ہارون کو لکہا پیچھے حمد
خدا اور نعت رسالت پناہ ص کی معلوم ہو کہ بادشاہ زادی کو مجہسے پہلے تہی اوسنے

ذکر ابو مسلم معاذ کا

اوسنے تجھے بمنزلہ رخ کے بنایا تہا اور آپ مثل پیادہ کے تہی اوسنے تمام مال ۵۸۷
تیرے پاس بہیجا ہے یہہ امر محض حماقت اور ضعف عقلی اوسکی سے سرزد ہوا لازم
کہ بمجرد دیکھنے میرے نامہ کے سب اسباب پہروی و آلا مادہ لڑائی کا ہو جب رشید
نے اوس نامہ کو دیکہا غضب ہو کر پشت نامہ پر لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ جواب
ہے ہارون امیر مومنین سے نیقفور روم کی کتی کی طرف سے سنے تمام تیرا خط پڑہا
اے بیٹے کافرہ کی تیرے خط کا جواب وہی ہے جو تو مناسب جانے نہ جو مین لکہون
رشید نے اوسی دن کوچ کر کے ہرقلہ مین پہنچکر اوسکو فتح کیا اور خوب لوٹا اور
خراب کیا تب نیقفور نے لاچار ہو کر کچہہ خراج دینے پر صلح کی رشید نے بہی قبول
کیا اوسی برس مین فیابین مضریہ اور ربیعہ کے شام پر فتنہ برپا ہوا رشید نے
بمدبیر خط کے مصالحہ کروایا اوسی برس مین فضیل بیٹے عیاض زاہد نے وفات پائی
پیدائش اوسکی سمرقند مین تہی وہان سے مکہ مین جاکر وفات پائی

ذکر ابو مسلم معاذ ہراوی نحوی کا

اوسی برس مین ابو مسلم معاذ ہراوی نحوی فوت ہوا یہہ وہ ہے کہ جسے کسائی نے علم
نحو پڑہا تہا یہہ زمان یزید بن عبد الملک مین پیدا ہوا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۸۸ ہجری

اوس برس مین عباس بن احنف شاعر نے وفات پائی

پہر شروع ہوا سنہ ۱۸۹ ہجری

اوس برس مین ابو الحسن ٹیا علی ٹیا حمزہ ٹیا عبد اللہ ٹیا فیروز کا جو مشہور کسائی ہے

ذکر ابو مسلم معاد کا

۵۴۸ رے مین فوت ہوا یہہ بہی سات قاریون مین سے تہا اور نحو اور لغت کا امام تہا بعضون نے لکہا ہے کہ یہہ سنہ مین راہی ملک عدم کا ہوا اسکو کسائی اس لئے کہتے ہین کہ جب وہ کوفہ مین حمزہ بیٹے زیات پاس آیا تو چادر مین لپٹا ہوا تہا بعض نے لکہا ہے کہ اوسنے حج اور احرام چادر مین کیا تہا — اسی برسمین رشید رے مین گیا چار مہینے وہان رہا پہر عراق مین پہر آیا اور آخر ذی الحجہ مین داخل بغداد ہوا وہان رہا اور جعفر کی لاش کے جلانے کا حکم دیا — اوسکی لاش پل پر سولی پر کہنچی ہوئی تہی — رشید یہہ کہتا تہا خدا کی قسم مین یہہ جانتا ہون کہ کوئی شہر مشرق و مغرب مین بغداد سے بہتر نہین یہہ دار السلطنت بنی عباس کا ہے لیکن مین اہل نفاق کے ملک مین رہنے سے پرہیز کرتا ہون وہ ہادیون کے دشمن اور اہل نفاق کے دوست ہین اگر یہہ باعث نہوتا تو کبہی بغداد سے نجاتا اس برسمین فوت ہوا محمد بن حسن شیبانی فقیہہ یار ابو حنیفہ کا — باپ اسکا حسن ساکن خرستا تہا جو دمشق سے متعلق ہے وہان سے عراق کا سفر کرکے واسط مین آیا وہان بیٹا اسکا محمد بن حسن مذکور پیدا ہوا اور پرورش کوفہ مین پاکر مصاحب ابو حنیفہ کا ہوا فقیہہ ابو یوسف سے پڑہے چند کتابین مثل جامع صغر جامع کبیر فقہ ابی حنیفہ مین تصنیف کین

پہر شروع ہوا سنہ ۱۹۰ ہجری

اس برسمین رشید نے سو ایک لاکہہ پنتیس ہزار آدمی کے ہرقلہ پر جاکر تین روز تک اوسکا محاصرہ کیا آخر کو شوال اس برسمین اوسکو فتح کرکے اسکے رہنے والونکو بردہ بنایا اور لشکر کو بلاد روم مین بہیجکر صفصاف اور ملقونیہ کو فتح کرکے لوٹا اور جلانا شروع کیا — نیقفور نی اپنی رعایا اور اپنی اولاد اور اپنی طرف سے جزیہ

ذکر مرنے رشید کا

جزیہ دینا قبول کیا اسی برس مین اہل فرس نے عہد شکنی کی تب معتوق مین یحیی کو عامل ۲۰۶
کنارہ مصر اور شام کا تہا اوتسے لڑا اور اونکے بندے پکڑے — اس برس مین
فضل بن سہل جو قید تہا مامون کے ہاتہہ پر مسلمان ہوا اسی برس مین اسد بیٹے عمر
بیٹے عامر کوفی صاحب ابی حنیفہ نے وفات پائی اسی برس مین یحیی بن خالد بیٹے
برمک کا کہ رقہ مین قید تہا محرم مین انتقال کیا عمر اوسکی شتر برسکی تہی

پہر شروع ہوا سنہ ۱۹۱ اور سنہ ۱۹۲ ہجری کا

اس برس مین رشید نے رقہ سے خراسان مین جا کر بغداد مین اوترا اور وہان سے
کوچ کر کے پچہوین شعبان کو نہروان مین آیا اور امین کو بغداد پر ضعیف کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۱۹۳ ہجری

اس برس مین فوت ہوا فضل بٹیا یحیی بٹیا خالد بٹیا برمک کا جو قید رقہ مین تہا
— عمر اسکی پینتالیس برسکی تہی — یہہ شخص ایسا خوب صورت تہا کہ مثل اسکا
عالم مین نہ تہا

ذکر مرنے رشید کا

اسی سنہ ۱۹۳ مین رشید ستائیسوین جمادی الاخرہ کو طوس مین پہنچکر موا یہہ جیسی کہ سفر
کیا تہا بیمار تہا لیکن گورگان مین شدت مرض ہوئی — تب اپنے بیٹے مامون کو مرو کیطرف
بہیجا — اور اپنی قبر جس گہر مین رہتا تہا کہودائی اور اس گہر مین ایک گروہ کو کہا
جو قران خوان تہے رشید ایک طرف قبر کے پڑا ہائے واویلا کرتا تہا جب موت
قریب آئی بیہوشی اسپر طاری ہوئی جب اوسے آرام پایا تو فضل ابن ربیع اور

ذکر خلافت امین کا

۵۵۰ اور اسماعیل بن صبیح اور مرورو حین اوسکے جنازہ پر آئے — یہہ تیئیس ۲۳ برس دو مہینے اٹھارہ دن بادشاہ رہا عمر اسکی ستالیس ۴۷ برس پانچ مہینے پانچ دن کی تھی وہ خوب صورت گورا اکہرے بدن کا بڑی بال والا تھا — اسکی اولاد مین امین زبیدہ سے تھا اور مامون لونڈی سے کہ نام اوسکا مرجل تھا — اور قسم موتمن اور معتصم محمد اور صالح اور ابو سلیمان محمد اور ابو علی محمد اور ابو محمد جسکا نام ابو احمد محمد تھا یہہ سب لونڈیون سے تھے اور پندرہ بیٹیان تھین — رشید ہر دن اپنے مال مین سے ہزار درہم تصدق کرتا تھا — اسنے امین کو اپنا ولی عہد کیا بعد اسکے مامون کو اور ان دونون مین ایک عہدنامہ اس مضمون کا لکھہ کر کعبہ شریف مین رکھدیا تھا اور اپنے بیٹے قسم کو کہ جسکا لقب موتمن تھا مامون کے بعد ولی عہد کیا — اوسکے بحالی برطرفی کا اختیار مامون کو دیا اگر چاہے بحال رکھے اگر چاہے موقوف کرے

ذکر خلافت امین کا

کہ چھٹا بادشاہ عباسیون کا تھا — جس رات رشید فوت ہوا اوسکی صبح کو اوسکے بیٹے امین کی خلافت پر اوسکے لشکر نے بیعت کی — مامون اوس ہنگام مین مرو مین تھا — صالح ابن رشید نے ایک خط متضمن وفات رشید کا اپنے خادم رجا کے ہاتھہ امین پاس بھیجا اوس خط کے ساتھہ انگوٹھی خلیفہ کی اور چادر اور درخت کی ٹہنی بھیجی — جب وہ بغداد مین امین پاس پہنچا تب امین کی خلافت پر بیعت ہوئی اور قصر خلافت مین گیا — پھر زبیدہ اوسکی ماں کہ جسکے پاس خزانہ رشید کا تھا رقعے آئے اور اپنے بیٹے امین کو خزانہ انبار مین بتایا — امین کے ساتھہ تمام سردار بغداد کے تھے اسی برس حسین نیقفور بادشاہ روم کا ترجان کی لڑائی مین مارا گیا یہہ سات برس بادشاہی کی

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۴ ہجری

ذکر خلافت امین کا

۵۵۱ اس برس مین پھر کئی باشندے حمص کے اپنے عامل اسحٰق بیٹے سلیمان سے اور حمص کو چھوڑ کر سلیمہ مین گئے یہہ حال دیکھہ کر امین نے اوسکو معزول کیا — اوسکی جگہہ عبداللہ بیٹے سعد حرسی کو حاکم کیا — اوسنے اہل حمص کو یہانتک قتل کیا کہ امان مانگنے لگے تب اوسنے امان دی — اسی برس مین شقیق بلخی زاہد لڑائی کولان مین جو بلاد ترک سے ہے مارا گیا

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۵ ہجری

اس برس مین خارج کیا امین نے خطبہ مین سے نام مامون کا — چونکہ اوسکے باپ نے ولی عہد اول امین کو کیا تہا اور بعد اسکے مامون کو جیسا ہمنے بیان کیا اسواسطے اس برس تلک خطبہ اون دونو کا پڑہا جاتا تہا — امین نے مامون کو خطبہ سے موقوف کرکے اپنے بیٹے موسے بن امین کو داخل کیا — لقب اوسکا ناطق بحق رکہا — موسیٰ اوس زمانہ مین بچہ تہا پہر امین نے لشکر واسطے لڑائی مامون کے بہیجکر علی بیٹے عیسے بیٹے ماہان کو اوسکا سردار کرکے خراسان کو بہیجا — مامون کی طرف سے طاہر بن حسین معہ تہوڑے سے لشکر کے رے مین رہتا تہا علی بیٹے ماہان نے پانچ ہزار لشکری لیکر رے سے ملا — جب دونو لشکر مقابل ہوے تب طاہر نے بیعت امین کی توڑکر خلافت مامون پر بیعت کی اور علی بیٹے عیسے بیٹے ماہان خوب لڑا آخر کار لشکر امین کا بہاگا اور علی بیٹا عیسے بیٹا ماہان کا مارا گیا — جب اوسکا سر طاہر پاس آیا تو اوسنے اوس سر کو معہ فتح نامہ کے مامون پاس خراسان مین بہیجا — اسی برس مین ابوالوارس حسن شاعر بیٹا ہانی کا فوت ہوا — عمر اوسکی اوسنہٹہ ۹۰ برس کی تہی

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۶ ہجری

ذکر خلافت امین کا

۵۵۲ اسی برسمین امین نے لشکر کو ہرثمہ اور احمد بن مزید اور عبداللہ بن احمد بن قحطبہ کے کہ ان ہر ایک کے ساتھ بیس ہزار سوار تھے واسطے لڑائی طاہر کی حلوان مین بھیجا جب یہہ دونو فوجین پاس پہنچی آپس مین مخالف ہوکر خانقین سے پھرآئی پھر اسکے کہ طاہر سے ملاقات بھی ہو۔ طاہر سبقت کرکے حلوان مین پہنچا رہا ہرثمہ نامہ اور مواشکر مامون کے اوسے ملا۔ اوس خط مین لکھا تھا کہ سوپ دے تو شہرون اور اوسکے متعلقات کو ہرثمہ پر اور خود متوجہ اہواز کا ہو۔ اوسنے بمجرد دیکھنے اس مضمون کے اوس حکم کی تعمیل کی۔ ہرثمہ حلوان مین رہا۔ مامون کو جب قتل امین اور بھاگنے لشکر امیر کا یقین ہوا حکم کیا کہ میرا خطبہ پڑھین ساتھہ امیرالمومنین ہونے کے اور خطاب میرا امیرالمومنین کرین۔ یہہ کیا اوسنے واسطے فضل بن سہل کے جانب مشرق سے جبل ہمدان سے تبت تک طول مین اور بحر فارس سے بحر دیلم اور گرگان تک عرض مین اور نام اوسکا ذوالریاستین رکھا ریاست حرب کی اور قلم کی۔ حسن بن سہل کو خراج کی کچہری کا حاکم کیا۔ یہہ سب اسی برسمین ہوا۔ طاہر اہواز پر حاکم ہوا پھر واسط پر پھر مداین پر اور صرصر مین اوترا

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۷ ہجری

اس برسمین طاہر اور ہرثمہ نے دونون لشکرون کے ساتھہ جنکو متعین بغداد کا کیا تھا امین کو گھیر لیا اور بغداد کو جلایا اور لوٹا۔ اور بغداد مین غلہ لیجانے کو منع کیا یہانتک کہ وہان بہت گرانی ہوئی۔ اسی محاصرہ اور سختی حال مین برس گذر گیا اسی برسمین انتقال کیا ابراہیم بن اغلب عامل افریقیہ کا جسکی حکومت کا حال سنہ ۱۸۴ مین گذرا۔ بعد اسکے مرنے کے اسکا بیٹا ابوالعباس عبداللہ بیٹا ابراہیم بیٹا اغلب کا حاکم افریقیہ کا ہوا

ذکر غلبہ طاہر کا

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۸ ہجری

ذکر غلبہ طاہر کا بغداد مین

بعد بڑی لڑائی کے منادی کی کہ جو شخص کہ اپنی کہر مین بیٹھے وہ محفوظ ہے امین بہے اپنی ماں اور اولاد کو لیکر شہر منصور مین گیا وہان قلعہ بند ہوا — رعایا اور خواجہ سرایون نے اوسکے لشکر کو متفرق کردیا — طاہر نے محاصرہ کرکے دروازہ قلعہ کے توڑنے کا ارادہ کیا جب توڑنے لگے تب امین نے امان چاہی ہرثمہ سے اور چاہا کہ مطلع کرے کہ کیا قباحت ہے طاہر پاس آنے مین لیکن اوسنے انکار کیا — جب ہفتہ کی رات پندرہوین محرم سنہ ۱۹۸ ہجری ہوئی تو امین بعد عشا آخر کے نکلا اوسوقت اسکے سفید کپڑے سیاہ چادر تھی تب ہرثمہ نے اوسکو کہلا بہیجا کہ مین مستعد تیری حفاظت پر نہین اور ڈرتا ہون اسے کہ غلبہ کرون تجھہ پر لازم تجھے یہہ ہے کہ شب آیندہ تک قیام کر — تب امین نے نہ مانا اور کہا ایسی رات نکلونگا — امین نے اپنے دونو بیٹون کو بلا کر گلے لگایا اور بوسہ لیے اور رویا — پھر آیا سوار ہوکر کنارہ دریا تک وہان کشتی ہرثمہ کی ملی امین اوسمین گیا — تب ہرثمہ نے اوسکو گلے لگایا اور ہاتھہ پانو چومے — پھر حملہ کیا یارون طاہر نے کشتی ہرثمہ پر یہانتک کہ ڈبو دیا اوسکو تب ملاح نے ہرثمہ کو دریا سے نکالا — لیکن امین جب پانی مین گرا تو کپڑے اسکے پہٹ گئے اسی حال مین یاران طاہر نے امین کو گرفتار کیا وہ سوائے عمامہ اور ازار کے برہنہ تہا — طاہر نے اوسے گرفتار کرکے حکم کہر مین قید کرنیکا دیا — آدہی رات کو ایک گروہ عجم سے اوسے قتل کروایا — سر اوسکا لیکر طاہر پاس گئے اوسنے اوس سر کو بغداد کی برجون مین سے ایک برج

۵۵۴ پر رکھا — اہل بغداد یہہ سب معاملہ دیکھتے تھے — پھر اوس سر کو مامون کے بھائی پاس موفتح نامہ اور چادر اور شاخ کے بھیجا — طاہر نے دن جمعہ کے مدینہ مین داخل ہو کر نماز جمعہ کی پڑہائی اور خطبہ مامون کا پڑہا — اِین مذکور چھبیسوین محرم سنہ ۱۹۸ ہجری مین قتل ہوا خلافت اسکی چار برس آٹھہ مہینے کچھہ دن تہی عمر اسکی اٹہائیس برسکی تہی — یہہ مرد دراز بال چھوٹی آنکھین بڑی ناک دراز قد تہا — یہہ لذات دنیا دی اور شراب پینے مین بہت مستعد تہا یہانتک کہ تمام شہرون سے گانے والون کو لکھہ کر بلاتا اور اونکے واسطے تنخواہ واسطے اوقات گذاری کے اپنے بھائی اور گہر کے لوگون سے پوشیدہ مقرر کرتا — اور مال کثیر اپنے مصاحبون اور خواجہ سرایون اور عورتون کو دیا اور پانچ کشتیان شیر کی صورت اور ہاتہی کی اور سانپ اور گہوڑے اور عقاب کی صورت بنوا کر دجلہ مین ڈالین اور اونکی بنوانے مین بہت روپیہ صرف کیا چنانچہ ابن نواس نے اس باب مین شعر کہا ہے جب مارا گیا اِین تو جمع ہوئے مامون کے بادشاہت پر تمام مشرق سے مغرب تک — یہہ ساتوان بادشاہ عباسیون کا تہا — اسنے حسن ابن سہل برادر فضل کو متعلقات جبال اور عراق اور فارس اور اہواز اور حجاز اور یمن پر حاکم کیا

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۹ ہجری

اس برس حسین ابن طباطبا علوی کہ نام اوسکا محمد ابن ابراہیم بیٹا اسماعیل بیٹا ابراہیم بیٹا حسن بیٹا علی بیٹا ابی طالب کا تہا ظاہر ہوا کوفہ مین — وہ مشہور برضا تہا — اہل کوفہ اوسپر جمع ہوئے — حسن ابن سہل نے زہیر بن المسیب العرفی کو معہ دس ہزار لشکر کے بھیجا لیکن ابن طباطبا نے شکست دی اور بیخ کنی کی اونکی

ذکر غلبہ طاہر کا

اوسکی — یہہ واقعہ جمادی الاخر اسی برس کے مین ہوا جب غرہ رجب کا ہوا تو ۵۵۵
محمد بن طبا طبا دفعتہ فوت ہوا زہر دیا تہا اوسے ابو السرایا نی اسواسطے کہ خلافت پر
قایم بالذات ہو کیونکہ وہ جانتا تہا کہ جب تک ابن طبا طبا ہے میرا حکم نہین چلنے کا
— پہر حاکم ہوا ابو السرایا بصرہ اور واسط پر اور اوسمین اور لشکر مامون مین بہت
لڑایان ہوئین کہ لکہتا اونکا موجب درازی کلام کا تہا — اسی برس مین فوت ہوا
باپ طاہر کا جسکا نام حسین بن مصعب تہا خراسان مین — اور مامون نے
اوسکے باپ کی غمخواری مین خط لکہا — اسی برس مین انتقال کیا عبد اللہ بن نمیر ہمدانی
کوفی جسکی کنیت ابو ہاشم تہی وہ باپ محمد بن عبد اللہ بن نمیر شیخ بخاری کا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۰۰ ہجری

اس سال کے محرم مین ابو السرایا کوفہ سے بہاگا معہ آٹہہ سو سوار کے بعد گیرنے
ہرثمہ کے — ہرثمہ نے کوفہ مین داخل ہو کر اوسکے باشندون کو امن دیا ابو السرایا
بہاگ کر حیرہ مین گیا وہان سب یار اسکے متفرق ہو گئے تب حماد کندغوش نے
اوسپر فتحمند ہو کر اوسکو معہ اوسکے لوگون باقی ماندہ کے گرفتار کیا — اون
قیدیونکو نہروان مین حسن بن سہل پاس لایا — اوسنے ابا السرایا کو قتل کیا
اور سر اوسکا مامون پاس بہیجا — مدت درمیان خروج ابی السرایا کے
اور اوسکے قتل کے دس مہینے تہے — اسی برس مین ابراہیم بیٹے موسی بیٹے عیسے
بیٹے جعفر بیٹے محمد علوی نے ظاہر ہو کر یمن مین گیا — اسوقت عامل وہان کا مامون
کی طرف سے اسحق بن موسی بیٹا عیسے بیٹا محمد بیٹا علی بیٹا عبد اللہ بیٹا عباس کا تہا
یہہ ابراہیم بیٹے موسی علوی مذکور سے بہاگا اور ابراہیم یمن پر حاکم ہوا اوسکا
نام جزار رکہا تہا اسلئے کہ یہہ کشت و خون بہت کرتا تہا اسی برس مین ہرثمہ

ذکر غلبہ طاہر کا

۵۵۶ فراغت کرنے کے مہم ابوالسرایا سے کوفہ سے مامون کی طرف روانہ ہوا اثنار راہ مین خط مامون کا متضمن جانیکا طرف شام اور حجاز کی اس پاس پہنچا — لیکن اسکو راہ دکھانے والے اور کثرت نصیحت نے اسپر رکھا کہ مامون پاس آوے اور مخالفت اوسکے کہنے کی کرے — اوسمین اور حسن مین دشمنی تھی پس حسن بن سہل نے پوشیدہ لشکر مامون کو برانگیختہ کیا ہرثمہ پر — ہرثمہ نے گمان کیا کہ اوسکا قول مقبول ہے حسن بن سہل کے حق مین ایا مامون پاس مرو مین ذی قعدہ سنہ ۲۰۱ مین جب دربار مامون مین ہرثمہ حاضر ہوا تو اوسکو مارا اور قید کیا اور درپے اوسکے قتل کا رہا قید خانہ مین اور کہتے ہین کہ مرا اسی برسمین حکم کیا مامون نے اولاد عباس کی شمار کرنے کا جب گنا تو تینتیس ۳۳ ہزار مرد عورت شمار مین آئے — اسی برسمین روم نے اپنے بادشاہ لیون کو قتل کرکے بجاے اوسکی میخائل کو بادشاہ بنایا — اسی برسمین معروف کرخی زاہد فوت ہوا جو صاحب کرامات تھا یہ ابو محفوظ نصرانی تھا

پھر شروع ہوا سنہ ۲۰۱ ہجری

اسی برسمین شدت بد معاشون بغداد کی رعایا پر بہت ہوئی یہانتک کہ رستہ لوٹنے لگے اور عورتون اور لڑکون کو علانیہ گرفتار کرنے لگے اور گانوقریون کو زبردستی لوٹنے لگے رعایا ان کے افعال سے بڑی بلا مین گرفتار ہوئی تب چند جگہہ کے آدمی بغداد مین خالد بن یزیدس پر جمع ہوئے اور جو شورہ پشت کہ اوسکو ملا اونہون نے اوسے گرفتار کیا اور اوسکو تنبیہ کی اوسکے بعد سہل بن سلامۃ انصاری اوسکی جگہہ قایم ہوا جو اہل خراسان سے تھا اسنے بھی دور کیا سرکشون کو اسپر بہت لوگ بغداد کے جمع ہوئے — اسنے اپنی گردن مین کلام اللہ لٹکایا تھا اور نیکون کے ساتھہ حکم کرتا تھا اور برائی سے منع کرتا تھا — لوگ اسکے کہنے پر عمل کرتے تھے سہل مذکور

ذکر غلبہ طاہر کا

۵۵۷ مذکور وہان چھبیسوین[۲۶] شعبان تک رہا اور ابن الدیوس کا قیام وہان اسے پہلے تیزدہ دن تہا — اسی برس مین مامون نے علی الرضا بیٹے موسے کاظم بیٹے جعفر صادق بیٹے محمد بیٹے علی بیٹے حسین بیٹے علی بیٹے ابی طالب علیہ السلام کو ولی عہد مسلمانون کا اور خلیفہ اپنے بعد کیا اور لقب کیا اونکا رضا آل محمد صلعم سے — اور لشکر کو حکم سبز پوشی اور ترک سیاہ پوشی کا دیا اور سب ملکونمین یہہ امر لکہہ بہیجا — یہہ اٹہا تیسوین[۲۸] شعبان اس برسمین ہوا — بنی عباس پر یہہ امر نہایت گران ہوا — بڑی جلنی والے اسے منصور اور ابراہیم دو نو بیٹے مہدی کے تہے — اور بعضے اہل بغداد بیعت سے باز رہے — اور کوشش کرنے والا واسطے لینے بیعت علی بن موسی کے بغداد مین عیسی بیٹا محمد بیٹا خالد کا تہا — اس برسمین ماہ ذی الحجہ مین لوگون نے بیعت ابراہیم بن مہدی کی خلافت پر بغداد مین کی اور مامون کی بیعت توڑ دی اسواسطے کہ اون پر بہت گران گذرا حاکم کرنا مامون کا حسن بن سہل کو اور خلافت کو بنی عباس سے نکالکر آل علی بن ابیطالب مین کرنا — پہر ظاہر کیا عباسیون نے مخالفت پچیسوین ذی الحجہ کو اسطرح کہ مقرر کیا ایک شخص جمعہ کے دن کہے کہ مین ارادہ کرتا ہون کہ بلاون مامون کو اور بعد اوسکے ابراہیم بن مہدی کو اور مقرر کیا دوسرے کو کہ جواب دے اوسے کہ ہم نہین راضی مگر یہہ کہ مہدی کی خلافت پر بیعت کرو اور اوسکے پیچہے اسحق بن موسے الہادی کی اور مامون کی بیعت کرو سب نے ایسا ہی کیا لوگ مسجد سے متفرق ہوئے اور نماز جمعہ پڑہی — اسی برسمین عبداللہ بیٹا ابراہیم بیٹا اغلب کا جو حاکم افریقہ کا تہا فوت ہوا اور بعد اوسکے اوسکا بہائی زیادالله بیٹا ابراہیم کا حاکم ہوا — اسی برس مین فتح مند ہوا عبداللہ بیٹا خرداذبہ کا حاکم طبرستان پر جبال طبرستان مین اور شہریار بیٹا شہریار بیٹا شروین کا وہان سے اوترا اور ابا لیطی بادشاہ دیلم پاس گیا

ذکر بیعت ہونیکا مہدی پر

پھر شروع ہوا سنہ ۲۰۲ ہجری

ذکر بیعت ہونیکا ابراہیم بیٹے مہدی پر

بیعت کی ابراہیم کی خلافت پر اہل بغداد نے محرم اس برس کے مین اور لقب مبارک کا اوسکو دیا بعد بیعت توڑنے مامون کے — ستولی بیعت کا مطلب بیٹا عبد اللہ بیٹا مالک کا تہا — حاکم ہوا ابراہیم کوفہ پر اور لشکر کشی کی مداین پر — اور عامل جانب غربی بغداد کا عباس بیٹا موسی ہادی تہا اور جانب شرقی پر اسحاق بیٹا ہادی کا — جب اسحق مذکور حاکم ہوا تو فسخ مند ہوا سہل من سلامت پر جونیکی کی ساتہہ حکم کرتا تہا اور براہمون سے منع کرتا تہا اور بیخ کنی کی تہی جسنے فساق کی — جب لشکر سہل کا متفرق ہوا تو اسحق نے اوسکو گرفتار کر لیا اور ابن مہدی پاس مداین مین اوسے بہیجا اوسنے اوسے مارا اور قید کیا

ذکر جانی مامون کا عراق مین اور قتل کرنا دوالریاستین کا

اس برس مین مامون مرو سے عراق کو گیا اور خراسان پر اپنا خلیفہ غسان بیٹے عباد کو کیا — اور سبب اسکی جانے کا پیدا ہونا فتنہ کا بیعت ابراہیم بیٹے مہدی پر عراق مین تہا — جب مامون کرخس مین آیا تو حملہ کیا چار آدمیون نے فضل بن سہل پر اور قتل کیا حمام مین دوسری شب شعبان اس برس مین یعنے سنہ ۲۰۲ مین عراد اسکی ساتہہ برسکی تہی — انعام دیا مامون نے دس ہزار دینار اوسکو جو اوسکو گرفتار کرے تب عباس بیٹے ہشیم زنجوری نے اوسکو قید کیا اور لایا اوسکو مامون پاس جب اسنے

ذکر جانے مامون کا عراق مین

آئے تو کہنے لگے کہ تو نے ہمین حکم اوسکے قتل کا دیا تہا تب اوسنے حکم اوکی گردن ۵۵۹
مارنے کا دیا اور مامون راہی عراق کا ہوا — جب ابراہیم بن مہدی کو اور
مطلب کو جسنے بیعت ابراہیم کے لی تہی اور اور دن کو خبر آنے مہدی کی پہنچی
تو اظہار بیماری مطلب کرکے بغداد کی طرف چلا اور باطن مین کوشش کرتا تہا مامون
کی بیعت لینے پر اور ابراہیم کی بیعت توڑنے پر — جب یہہ خبر ابراہیم کو مداین
مین پہنچی تو حکم اوسکے لوٹنے کا دیا پس گہر اوسکے قرابتیون کے لٹ گئے اور
نہ پہنچے مطلب پاس یہہ اس برسکے صفر مین ہوا — اسی برس مین نکاح کیا
مامون نے بوران بیٹی حسن بیٹی سہل سے اور نکاح کیا اپنے بیٹے کا علی بیٹے
موسی الرضا علیہ السلام سے — اس برس مین فوت ہوا ابو محمد یزیدی جسکا نام
یحیی بیٹے مبارک بیٹا مغیرہ مقری صاحب ابی عمرو بن علا کا تہا — اوسکو یزیدی
اسلئے کہتے ہین کہ وہ مصاحب یزید بیٹے منصور کا تہا جو مامون تہا مہدی کا اور
تعلیم کرتا تہا اوسکے بیٹے کو —

پہر شروع ہوا سنہ ۲۰۳ ہجری

صفر مین اس برسکے علی بیٹا موسی الرضا فی وفات پائی اسطرح کہ انگور نوش
کئی تہے مزہ مین زیادہ کہا گئے تب دفعہ انتقال فرمایا طوس مین نماز اون پر
مامون نے پڑہی اور اپنے باپ رشید کے پاس اونکو دفن کیا پیدائش آنحضرت
کی مدینہ مین تہی سنہ ۱۴۸ مین جب حضرت نے انتقال فرمایا تو مامون نے اہل بغداد
کو واسطہ خطوط کے خبر انتقال آنحضرت کے پہنچائے اور لکہا کہ تمنے سرکشی
مجہے کی تہی جسکے سبب وہ مرا — علی مذکور کو علی الرضا کہتے ہے وہ اسلئے

ذکر ابتدائے دولت بنی زیاد کا

۵۶۰ امام بارہ اماموں مین سے تھے موافق مذہب امامیہ کے وہ علی رضا بیٹے موسی کاظم جسکا ذکر ۱۸۳ مین گذرا بیٹے جعفر صادق بیٹے محمد باقر بیٹے زین العابدین بیٹے حسین بیٹے علی ابیطالب کے تھے — علی رضا مذکور باپ محمد جواد نوین امام کے تھے جسکا ذکر اے گا انشاء اللہ تعالے — اس برس مین اہل بغداد نے ابراہیم بیٹے مہدی کی بیعت توڑی اور مامون کی خلافت پر بیعت کی — ابراہیم سے لشکر اوسکا متفرق ہوا جب اوسنے یہہ حال دیکھا تو لاچار ہوکر بدھ کی رات پندرہوین تاریخ اس برس کے پوشیدہ ہوا — حمید نے کہ ایک سردار مامون کا تھا اوسکے گھر کو گھیر لیا لیکن اوسکو گھر مین نہ پایا اسیطرح ابراہیم چھپا رہا یہانتک کہ مامون بغداد کی طرف آیا — زمانہ بادشاہت ابراہیم کا ایک برس گیارہ مہینے کچھہ دن تھے اس برس کے آخر ذی حجہ مین مامون ہمدان کی طرف پہنچا اور خراسان اور ماوراء النہر مین بڑی بلائین اور سختیان تھین اور ستر روز تک ایسا ہی رہا — اسنے شہر کو خراب کیا اور بہت آدمیون کو قتل کیا — بزرگ اون شہر ونکا بلخ اور گرگان اور فاریاب اور طالقان تھا اسی برس حسن ابن سہل سودا سے فوت ہوا اور اوسکی عقل جاتی رہی یہانتک کہ بیڑی پہنائی اور مقید کیا — سردارون لشکر حسن ابن سہل نے یہہ حال مامون کو لکھا

ذکر ابتدائے دولت بنی زیاد ملوک یمن کا آخر تک

اگرچہ لایق یہہ تھا کہ اس ذکر کو دراز کرکے ہم برسون مین بیان کرتے لیکن ہمنے جو جمع کیا اسکو تو واسطے یاد رکھنے کے کیونکہ اگر متفرق بیان کرتے تو اوسکا جمع کرنا اور یاد کرنا دشوار ہوتا — اب ہم کہتے ہین کہ عبارت تاریخ یمنی سے کہ تاریخ یمن کی ہے واضح ہوتا ہے

ذکر ابتداے دولت بنی زیاد ملوک یمن کا

ہوتا ہے کہ ابتدا اوسکی اس برس مین تہی کیونکہ وہ لکہتا ہے کہ ایک شخص محمد نامی آل ۵۶۱
زیاد سے کہ جسکے باپ کا نام معلوم نہین تہا اور بعض نے کہا ہے کہ وہ بیٹا عبداللہ
بیٹا ابراہیم بیٹا زیاد کا تہا ساتہہ ایک گروہ بنی امیہ کے جنکو مامون نے فضل بن سہل
ذوالریاستین کے سپرد کیا تہا اور بعض نے لکہا ہے کہ وہ بہائی فضل کا حسن بن
سہل تہا — جبکہ مامون کی حکومت یمن مین خلل پڑا تو ابن سہل نے محمد ابن زیاد
مذکور کے مامون کے آگے بہت تعریف کی اور اشارہ کیا کہ اسکو امیر کرکے یمن پر
بہیجئے تب مامون نے محمد بن زیاد مذکور کو موسلشکر کے بہیجا — ابن زیاد نے سنہ ۲۰۴
مین حج کرکے یمن مین گیا عرب مین اور اسمین بڑی لڑایان ہوئین آخر کو اسنے تہامہ کو
فتح کیا اور یمن مین اسکا قدم استوار ہوا — اسنے سنہ ۲۰۴ مین شہر زبید کو بنایا
اور نشان اوسکی فصیل کا بنایا اور اپنے غلام جعفر کو مدبیش قیمت تحفہ کے مامون
پاس بہیجا جعفر موادن تحفون کے عراق مین آیا اور سنہ ۲۰۵ مامون کی خدمت مین
پیشکش کیا اور سنہ ۲۰۶ مین جعفر موسلشکر مامون کے کہ دو نہزار سوار تہے پہر آیا تب حکومت
ابن زیاد نے قوت پائی اور سب اقلیم یمن کا مالک ہوا اور جعفر مذکور نے جبال کو
لیلیا اور گہیرا اوسمین شہر جسکا نام بذیجرہ ہے اور جو شہر کے جعفر کے تہے اونکا
نام مخلاف جعفر ہے یعنے گروہ بڑا یہہ جعفر صاحبان عقل سے تہا اسکے باعث دولت
بنی زیاد کو یہانتک ترقی ہوئی کہ لوگ مثل کرنے لگے کہ ابن زیاد بسبب اپنے جعفر کے ہے
— محمد ابن زیاد اسی طرحسے رہا مرتے دم تک بعد اوسکے مرنے کے اوسکا بیٹا ابراہیم
بن محمد پہر بعد اوسکے زیاد ابن ابراہیم بن محمد بادشاہ ہوئے اوسکی مدت بادشاہت
پہہ درازنہوئی بعد اوسکے اسکا بہائی ابوالجیش اسحق بیٹا ابراہیم کا بادشاہ ہوا
اوسکی بادشاہت اور عمر دیرپا ہوئی سنہ ۴۷۱ مین اسنے انتقال کیا یہہ ایک چہوٹا بچا
چہوڑکر راہی ملک عدم کا ہوا اوسکے نام مین اختلاف ہے بعض نے زیاد کہا ہے

ذکر ابتدائے دولت بنی زیاد ملوک یمن کا

۵۶۲ اور بعض نے اور کچھ — مالک نے اوسے پرورش کیا اوسکی بہن ہوی جسکا نام ہند
بیبی ابی الجیش تہا — یمن اوسکا اس پرورش مین غلام ابی الجیش کا تہا جسکا نام
رشد تہا — رشد مذکور مرتے دم تک ولی اوسکا رہا بعد اسکے مرنے کے غلام رشد
مذکور کا حسین بن سلامہ اسکی جگہہ قایم ہوا سلامہ مذکورہ ماحسین کی تہی — حسین
مذکور عقلمند پرہیزگار نہایت مرتبہ کا تہا یہہ مرتے دم تک وزیر ہند کا اور اوسکے
بہای کا رہا — بعد مرنے ابو الجیش کے ملک یمن اس لڑکے پر جو آل زیاد سے
تہا مقرر ہوا حکم روا اوسکی طرف سے اوسکی پہوپہی اور ایک غلام غلامون
حسین بن سلامہ سے جسکا نام مرجان تہا کرتے رہے — مرجان مذکور کے دو
غلام تہے کہ اوسکے امر مین بہت دخل رکہتے تہے ایک کا نام قیس دوسرے کا
نام نجاح تہا نجاح مذکور نے کوشش بہت کی بادشاہون زبید مین اسکا ذکر ہم
کرینگے انشاء اللہ تعالے قیس و نجاح غلامون مرجان مین باب وزارت مین لڑائی
ہوی لیکن قیس ظالم اور نجاح عادل تہا اور سردار اونکا مرجان پاسداری نجاح کی کرتا تہا
اور پہوپہی لڑکے کی رعایت نجاح کی کرتی تہی قیس نے مرجان کی آگے اس امر کا
شکوہ کیا — مرجان نے بادشاہ ابراہیم بن کہ جسکا بعض نے عبد اللہ نام کہا ہے
اور پہوپہی لڑکے پر قابض ہو کر دونون کو قیس کے سپرد کیا — قیس نے ابراہیم
اور اوسکے پہوپہی پر دیوار مین بنوائین اور قید کیا یہانتک کہ وہ دونو مرے — ابراہیم
مذکور پہلا بادشاہ یمن کا تہا بنی زیاد کی اولاد سے — ابراہیم اور پہوپہی اوسکی
۴۰۷ھ مین قید ہوی پس مدت بادشاہت بنی زیاد کی یمن مین دو سو چار برس
۳۰۳ھ مین اور زوال
مین — کیونکہ وہ بادشاہ ہوی تہے مامون کی پیشگاہ سے
اوسکی بادشاہت کا ۴۰۷ھ مین ہوا — اوسکی بادشاہت اونکے غلامون کے غلام
کو پہنچی کیونکہ مالک کا نجاح مذکور ہوا جسکا ہم ذکر کرین گے اگر چاہا اللہ نے

ذکر آنے مامون کا بغداد کیطرف

نے — قیس نے ابراہیم اور اوسکی پھوپھی کو قتل کرکے مالک حکومت کا ہوا
— لیکن یہہ امر نجاح کو بہت برا معلوم ہوا اسنے ہرکالے گورے سے مدد چاہی
اور زبید قیس کے مقابل ہوا — قیس و نجاح مین بہت لڑائیان ہوئین آخر لڑائی
مین دروازہ زبید پر قیس مارا گیا ماہ ذی قعدہ سنہ ۲۱۲ مین — نجاح نے اوسکے
سردار مرجان سے پوچھا کہ ہماری تیرے آقا پر کیا گذری اوسنے کہا کہ وہ اس
دیوار مین ہین تب نجاح نے ابراہیم اور اوسکی پھوپھی کے مردے نکلوا کر اون پر
نماز پڑہ کر دفن کیا اور اونکا مقبرہ بنایا اور اون دونو کی جگہہ مرجان اور لاش
قیس کو رکہکر دونو پہر ویسے دیوار بنائی نجاح یمن کا بادشاہ اور مالک بخت و چتر کا
ہوا اور اپنے نام کا سکہ مارا اسکو ہم سنہ ۲۱۰ مین بیان کرین گے اگر خدائے
بزرگ نے چاہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۰۴ ہجری کا

ذکر آنے مامون کا بغداد کی طرف

اسی برسین مامون بغداد مین آیا اوسکے آنے سے فتنہ فرو ہوا مامون اور اوسکے
لشکر کا لباس وقت داخل ہونے بغداد کے سبز تہا اور آدمی بہی لباس
سبز ہی پہن کر اوس پاس جاتے تہے اور لباس سیاہ کو پہاڑتے تہے یہہ
آٹہہ روز تک رہا پہر جب بنی عباس اور سردارون خراسان نے اس امر مین
گفتگو کی تب اوسنے سبز کو ترک کرکے پہر سیاہ پہنا

ذکر مرنے شافعی کا

ذکر مرنے شافعی کا

۵۹۴ اس سنہ ۲۰۴ مین شافعی فوت ہوا وہ محمد بیٹا ادریس بیٹا عباس بیٹا عثمان بیٹا سایب
بیٹا عبید بیٹا عبد یزید بیٹا ہاشم بیٹا مطلب بیٹا عبد مناف کا تہا — یہہ شافع
وہ ہے جسکی طرف نسبت دئے جاتے ہین شافعی شافع نے بچپن مین نبی صلعم سے
ملاقات کی باپ اسکا سایب مسلمان ہوا تہا بدر کے روز — شافعی بہائی
رسول صلعم کا نسبی عبد مناف مین شریک تہا — ہاشم بیٹے عبد المطلب بیٹے
عبد اللہ سے شقا کے چچا کے بیٹے تہے ہاشم بیٹے عبد مناف کی بیٹی سب تہی
وہ ہاشم سے حاملہ ہوکر عبد یزید کو جو دادا شافعی کا تہا جنی اس صورت مین شافعی
چچا کا بیٹا نبے صلعم کا تہا اور پوپی کا بیٹا بہی تہا کیونکہ شقا بیٹے عبد المطلب کی
تہی جو دادا رسول صلعم کے تہے — شافعی سنہ ۱۵۰ مین غزہ مین پیدا ہوا صحیح یہی ہے
اگرچہ کہا گیا ہے کہ اور جاے پیدا ہوا — شافعی نے علم مالک بن انس اور مسلم
بن خالد زنجی سے اور سفیان بن عیینہ سے پڑہا اور حدیث سنی اسماعیل بن علیہ اور
عبد الوہاب بن عبد المجید ثقفی اور محمد بن حسن شیبانی وغیرہ سے شافعی کہتا ہے
کہ مینے نو برس کی عمر مین قران حفظ کیا اور دس برسکی عمر مین موطا کو حفظ کیا
اور پندرہ برسکی عمر مین مالک پاس گیا اور کہا ہے کہ مینے علی بن ابیطالب ع
کو خواب مین دیکہا پس سلام کیا مجہسے اور مصافحہ کیا مجہسے اور اپنی انگوٹہی کو میری
انگلی مین پہنائی اور بیان کیا مجہسے کہ میری ساتہہ مصافحہ کرنے سے عذاب سے
امان ہوگی اور انگوٹہی پہنانے سے نام تیرا مثل نام علی علیہ السلام کی نرمی مین
مشہور ہوگا شافعی نے محمد بن حسن کے ساتہہ رقہ مین مناظرہ کرکے غلبہ کیا اوسکو
— شافعی شعرون کا حافظ تہا اصمعی کہتا ہے کہ مینے دیوان ہذلیین کو محمد بن ادریس
شافعی سے پڑہا اور ابو عثمان مازنی کہتا ہے کہ مینے اصمعی کو کہتے سنا کہ مینے دیوان
منتخبی شافعی سے مکہ مین پڑہا — احمد بن حنبل کہتا ہے کہ مین ناسخ و منسوخ

ومنسوخ حدیث کا نہین جانتا تہا جب تک کہ بیٹہا تہا شافعی پاس — شافعی
بغداد مین دو مرتبہ آیا ایک مرتبہ ۱۷۵ھ مین دوسرے مرتبہ ۱۷۸ھ مین — مباحثہ
کیا اسنے بشر مریسے معتزلی کے ساتہہ بغداد مین اور حفص فرد کے ساتہہ مصر مین
حفص نے کہا قران مخلوق ہے اور اسپر دلیل لایا اور ان دونون مین بحث
ہونے لگی یہانتک کہ کفر ثابت کیا اوسکا شافعی نے — جو دلیلین کہ شافعی
نے بیان کین تہین اونمین سے ایک یہہ ہے جسے ابو یعقوب البویطی نے روایت
کی ہے — یعقوب مذکور کہتا ہے کہ شافعی نے کہا کہ اللہ نے پیدا کیا مخلوقات
کو کلمہ کُن کے ساتہہ اب اگر کُن بہی مخلوق ہو تو لازم آئے مخلوق پیدا ہو
مخلوق سے — شافعی کے بہانجے نے کہا کہ میرے باپ نے مجہسے روایت
کی ہے کہ شافعی جوانی مین نجوم بہی دیکہتا تہا اور جس چیز کے دریافت کرنے کا
قصد کرتا اوسکو معلوم کر لیتا تہا ایکدن شافعی بیٹہا تہا اور جو رُو اوسکی پہرتی
تہی اسنے دیکہہ کر کہا کہ تو کانڑی بیٹی جنے گے اوسکی فرج پر تل سیاہ ہوگا وہ
اتنی مدت مین مرے گی جب وہ جنی تو جیسا اوسنے کہا تہا ویسی ہی لڑکی ہوئی
اور مری تب شافعی نے عہد کیا کہ پہر نجوم نہ دیکہون گا اور نہ کتابین نجوم کی جو
اوس پاس تہین دفن کر دین شافعی علم کلام کو بد جانتا تہا علما اور طلبا سے اور
اسکے بہت شعر نادر ہین — اسی برس مین فوت ہوا حسن ابن زیاد لولوی فقیہہ کہ
دوستان ابو حنیفہ سے تہا اور ابو داؤد سلیمان بیٹا داؤد طیالسی کا جو صاحب
سنن ہے جان بحق ہوا پیدائش اوسکی ۱۳۳ھ مین تہی — اسی برس مین نصر بن
شمیل بن خرشہ بصری نحوی خراسان مین جا کر مرگیا — جبکہ وہ بصرہ سے ارادہ
مسافرت نکلا تو اوسکے وداع کی واسطے تین ہزار آدمی سردارون بصرہ سے
نکلے تہے نصر نے اونکی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ قسم خدا کی اگر مجہکو ایک پیمانہ باقلی کا

ذکر مرنے شافعی کا

۵۶۶ ملتا تو ہی مین تجھسے مفارقت نکرتا اور یہان سے نہ جاتا اون سبون نے یہہ سنا لیکن کوئی ضامن اسکا نہوا تب اوسنے وہانسے نکل کر مرو مین کہ متعلقات خراسان سے ہے قیام کیا وہان وہ مالدار اور مصاحب مامون خلیفہ کا ہوا وسی سے رزق پاتا۔ ایک روز نصر مامون پاس بیٹھا تہا مامون نے کہا کہ مجھے حدیث نقل کی ہے ہشیم نے مجالد سے اوسنے شعبی سے اوسنے ابن عباس سے کہا کہ فرمایا ہے رسول صلعم نے جبکہ نکاح کرے ایک مرد عورت کو اوسکے قرض اور جمال کے واسطے تو اوس مرد کا فقر نبد ہوگا اور لفظ سداد کو جو اس حدیث مین ہے فتح سین سے پڑہا تب نصر نے اوس حدیث کو کسرہ سین سداد سے پڑہا۔ مامون یہہ سنکر اسکی طرف مخاطب ہوا اور پوچہا کہ یہہ جو تو نے پڑہا یہہ موافق کسکے لحن کے ہے اوسنے کہا ہشیم کے (یہہ بہت غلطی کرنے والا تہا) تب امیر مومنون نے اوسکے لفظ کا تتبع کیا اور پوچہا کہ ان دونون مین کیا فرق ہے اوسنے کہا کہ سداد بفتح بمعنی قصد کرنے قرض کے ہے اور قصد کرنے رشتہ اور ترش روئی کے ہے اور سداد بکسر بمعنی نفقہ اور خرچ کے اور ہر چیز کے جسسے بندگی جائے ایک شے اور اسکی سند مین بیت عبد اللہ بن عمر بن عمرو بن عثمان بن عفان مشہور عرجی شاعر کے پڑہے جو مشہور ہے تب مامون نے حکم کیا کہ اسکو پچاس ہزار درہم انعام دین۔ نضر یا رون خلیل بن احمد سے تہا۔ نضر فتح نون اور سکون ضاد معجمہ اور راء کے ہے اور شمیل ضم شین سے اور خرشہ فتح خا معجمہ ہے اور عرج بفتح عین مہملہ اور سکون راء اور جیم سے زمین سخت ہے مکہ اور مدینہ مین

پھر شروع ہوا سنہ ۲۰۵ ہجری

[illegible] برسین عامل کیا مامون نے طاہر بن حسین کو مدینہ سلام مشرقی ضلع پر اوسنے تمام مشرق کا بندوبست کیا اسی برسین یعقوب بن اسحق بن یزید بصرے مقری موا

ذکر مرنے شافعی کا

۵۶۷ ہوا وہ بھی سائتون قاریون مین سے تہا اوسکی قرات مین ایک روایت مشہور ہے کہ قرارۃ اوسنے پڑہی سلام بن سلیمان طویل کے آگے اور سلام نے عاصم ابن ابی النجود کے آگے اور عاصم نے عبد الرحمن سلمی کے آگے اور عبد الرحمن نے علی بن ابیطالب کے آگے علی نے رسول اللہ صلعم کے آگے پڑہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۰۶ ہجری

اس برسمین حاکم بن ہشام صاحب اندلس چھبیسوین ذی الحجہ کو فوت ہوا شروع حکومت اوسکی صفر سنہ ۱۸۰ مین تہی عمر اوسکی باون برسکی تہی اوسکے انیس بیٹے بعد مرنے کے تہے جب وہ مرگیا تو اوسکا بیٹا عبد الرحمن ابن الحکم اوسکے ملک پر حاکم ہوا — اسی برسمین ہوا محمد بن مسیر معروف بقطرب نحوی اسنے نحو سیبویہ سے پڑہی یہہ ہمیشہ قبل صبح کے سیبویہ پاس واسطے پڑہنے کے جاتا اوسنے قبل صبح کے سیبویہ نے کہا تو نہین ہے مگر قطرب یہہ ایسا مشہور ہوا کہ اوسکا لقب ہوگیا اسی برسمین انتقال کیا ابو عمرو اسحاق شیبانی لغوی نے

پہر شروع ہوا سنہ ۲۰۷ ہجری

اس برسمین ہوا طاہر بن الحسین جمادی الاولی مین بخارے — اسنے جمعہ آخر کو جو نماز پڑہی تو مامون کی دعا کو ترک کیا اور قصد کیا کہ اوسکی بیعت کو فسخ کرے لیکن مرہی گیا — طاہر کانڑا تہا اور لقب اوسکا ذو الیمینین تہا یعنے صاحب دو داہنی ہاتہہ کا چنانچہ بعضے شعرا نے کہا ہے — اے صاحب دو داہنی ہاتہہ کے اور ایک آنکہہ کے ایک انکہہ ناقص ہے اور ایک ہاتہہ زاید ہے اسی برسمین فوت ہوا بشیر بن عمرو زاہد فقیہہ وہ غیر ہے بشر الحافی کا — اسی برسمین فوت ہوا

۵۶۸ محمد بن عمر بن واقد واقدی — عمر اوسکی ستتر برس کی تہی یہہ بہت جانتا تہا جہاد کرنے والون کو اور اختلاف علما کو لیکن حدیث مین ضعیف تہا — تصنیفات اوسکے کتنے ہین اور مامون بہی اوسکے بڑی عزت اور اکرام کرتا تہا اور رعایت اور پاس بہت رکہتا وہ حاکم قضا تہا بغداد کی شرقی جانب مین — اسی برس مین فوت ہوا محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کہ مشہور ابن کنانہ تہا یہہ بہانجا ابراہیم بن ادہم کا تہا — یہہ عالم عربیت اور شعر اور تاریخ کا تہا — اسی برس مین جان بحق ہوا ابوذکریا یحیی بن عبداللہ کہ مشہور فراء دیلمی کوفی ہے یہہ نحوین اور لغت مین اور فنون ادب مین سب کوفیون سے غالب اور زبردست اعلم عالم تہا بلکہ امام تہا ان چیزون مین — جاحظ کہتا ہے کہ مین بغداد مین ۲۱۴ سنہ مین گیا جبکہ مامون بہی وہان گیا تہا فراء اوس زمانہ مین میرے پاس آتا تہا اس ارادہ پر کہ مجہسے علم کلام مین کچہہ پڑہے لیکن اوسکی طبع مناسب نہوئی اوسکے مامون نے فراء کو اپنے لڑکونکے واسطے معلم مقرر کیا — فراء کی ہے تصنیفات بیس اوسمین سے کتاب حدود اور کتاب معانی اور کتاب نہی وغیرہ ہین یہہ شخص مکہ کے راستہ مین فوت ہوا عمر اوسکی ترسٹہہ برس کی تہی — فراء پوستین نہین بناتا تہا اور نہ اوسے بیچتا تہا بلکہ یہہ لقب اوسکا اسواسطے ہوا کہ وہ چیرتا تہا کلام کو

پہر شروع ہوا سنہ ۲۰۸ ہجری

اس برس مین جان بحق تسلیم ہوا فضل ابن ربیع

پہر شروع ہوا سنہ ۲۰۹ ہجری

اس برس مین میخائیل بادشاہ روم کا فوت ہوا بادشاہت اوسکی نو برس تک تہی بعد اوسکے مرنے کے اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا جسکا نام توفیل تہا — اسی برس مین

ذکر مرنے شافعی کا

برس مین فوت ہوا ابو عبیدہ محمد بن حمزہ بغوی یہہ میل طرف خراج کی بہت رکھتا تہا ۲۶۵ھ
عمر اوسکی ننانوین ۹۹ برسکی تہی یہہ علم کا ذخیرہ رکھتا تہا لیکن باوجود اس فضیلت کے
جب شعر پر تہا تو توڑ کر پڑتہا اور موزون نہ پڑہتا تہا اوسکی تصنیفات مین سے
قریب دوسو کتاب کے ہین

پہر شروع ہوا سنہ ۲۱۰ ہجری

اس برس مین فتح پای مامون نے ابراہیم ابن محمد بن عبد الوہاب پر یہہ غیر تہا
ابراہیم امام سے — وہ مشہور ابن عایشہ تہا اسنے ایک جماعت سردارون کے
کو شش کی تہی واسطے بیعت ابراہیم بن مہدی کے — تب اوس جماعت کو گرفتار
کیا بعد اوسکے ابن عایشہ کو سولی دی وہ اول عباسی تہا جو سولی دیا گیا پہر اوسے
اوتار کر اور کفن دے اور نماز پڑہ کر دفن کیا — اس برس کے ربیع الاخر مین
جارس اسودنی ابراہیم بن مہدی کو بسبب بہاگنے کے دو عورتون کے سانتہ عورت
کے لباس مین قید کیا جب مامون کے آگے اوسے لائے تو اوسنے اوسے قید کیا
اور بعد چند روز کے چہوڑ دیا بعض نے کہا ہے کہ اوسکی شفاعت حسن بن سہل نے
کی اور بعض نے کہا کہ اوسکے بیٹے بوران نے اور یہہ بہی کہتے ہین کہ مامون نے
خود اوسکو معاف کیا — اس برس مین آیا مامون بوران بیٹی حسن بن سہل پاس حسن
بن سہل مقیم تہا فم صلح مین مامون تعداد سے دہان گیا اور آیا بوران پاس بوران کی
دادی نے ہزار دانہ موتی کے کہ بہت بیش قیمت تہے اوسپر سے تصدق کئے اور
روشن کی ایک شمع عنبر کی جسکا وزن چالیس من کا تہا — حسن بن سہل نے نام جاگردن
کے رقعون کے نام پر لکہہ کر سردارون پر تقسیم کئے جو رقعہ جسکے ہاتہہ آیا اوسے
جاگیر جو اوس رقعہ مین لکہی تہی دی مین کہتا ہون سنہ ۲۱۰ مین گذرا ہے کہ حسن بن سہل

ذکر مرنے شافعی کا

... کی ... سبب سودے کے جاتی رہی تھی اور اسی واسطے قید ہوا شاہد کہ وہ اسکے بعد اچھا ہو گیا تھا اور اپنے گھر کو پھر آیا تھا لیکن یہہ ذکر نہین کیا اسی برسین موسی عقیقہ بیٹے مہدی کی پیدائش اوسکی سنہ ۱۶۰ مین تھی شوہر اوسکا موسے بیٹا عیسے بیٹے موسے بیٹا محمد بیٹا علی بیٹا عبداللہ بیٹا عباس کا تھا

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۱ ہجری

اسی برسین حکم کیا مامون نے کہ منادی پکاری کہ مین بری الذمہ ہون اوس شخص سے جو معاویہ کو نیکی سے یاد کرے یا اوسکو بزرگی دے کسی اصحاب رسول اللہ صلعم پر اسی برسین فوت ہوا ابو غانمہ شاعر اسی برسین جان بحق ہوا ابوالحسن سعید بن مسعدہ اخفش نحوی بصری — معنے اخفش کے چھوٹی آنکھون والا کم بینائی ہے — یہہ عربیہ بن بصریون مین امام تھا اسنے نحو سیبویہ سے پڑھی تھی لیکن یہہ سیبویہ سے عمر مین بڑا تھا — کہا اسنے کہ سیبویہ نے کوئی چیز اپنی کتاب مین بے میرے دیکھے نہین لکھی — اخفش کی کتنی ہی تصنیفات ہین — اسی نے زیادہ کی ہے عروض مین ایک بحر جسکا نام خبب ہے — تین شخص مسمی باخفش ہین پہلا تو اخفش بڑا ہے وہ ابوالخطاب عبدالحمید رہنے والا بحر کا ہے یہہ بھی نحوی تھا دوسرا اخفش اوسط وہ سعید بن مسعدہ امام مذکور ہے تیسرا اخفش چھوٹا جو یہہ ہے وہ علی بن سلیمان بن فضل ہے اور یہہ بھی نحوی تھا اور فوت ہوا سنہ ۳۱۵ مین اور کہتے ہین سنہ ۳۱۶ مین اسی برس مین عبدالرزاق صناعی محدث جان بحق ہوا وہ مشایخ احمد بن حنبل سے ہے اور شیعہ تھا

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۲ ہجری

اسی برسین ظاہر کیا مامون نے قول قرآن کے مخلوق ہونے کا اور علی بن ابیطالب

ذکر مرنے شافعی کا

ابیطالب کی فضیلت کا تمام حی : پر اور کہا کہ وہ بہترین خلایق ہے بعد رسول اللہ ۵۷۱
صلعم کے — اسی برسین محمد بن یوسف جو مشایخ ہے بخاری کا فوت ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۳ ہجری

اس برسین مامون نے اپنے بیٹے عباس کو حاکم جزیرہ اور ثغور اور عواصم کا کیا اور اپنے
بھای اسحق معتصم کو شام و مصر کا حاکم کیا اور غسان بن عباد کو سند کا حاکم کیا —
اسی برس مین فوت ہوا ابراہیم الموصلی منسے یہہ پہلے کوفی تہا لیکن موصل مین کیا تہا
جب وہان سے آیا تو موصلی مشہور ہوا — اس برسین موے علی بن جبلہ شاعر اور
ابو عبد الرحمن مصری محدث — اس برسین کہا گیا ہے سنہ ۲۱۸ مین ابو محمد عبد الملک
بن ہشام بن ایوب الحمیری مصر مین فوت ہوا یہہ ابن ہشام وہ ہے جسنے ابن اسحاق
کے واسطے جمع کیا حضلت رسول اللہ صلعم کو لڑایون اور سفرون سے اور اسکے
اراستگی اور شرح سہیلی نے کی ہے اور ابن ہشام مذکور اہل مصر سے ہے اور اصل
اوسکی بصرہ تہی

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۴ ہجری ۴

اس برسین عامل کیا مامون نے عبد اللہ بن طاہر کو خراسان پر — اسی برسین صلابت
پای حال ابی دلف نے مامون کے سبب سے — ابو دلف اصحاب امین سے
تہا جب مامون پاس آیا تو بہت خایف تہا لیکن مامون نے اوسپر اکرام کیا اور
اوسکا مرتبہ بلند کیا — اس برسین اور کہتے ہین سنہ ۲۱۳ مین ادریس بن ادریس
بن عبد اللہ بن الحسن بن الحسن بن علی بن ابیطالب مغرب مین راہی ملک عدم کا ہوا
اور اسکی جگہہ اسکا بیٹا محمد بن ادریس فلس اور بربر پر حاکم ہوا بہای اسکا قسم بن

ذکر مرنے شافعی کا

۵۷۴ اور اسی طنجہ اور اوسکے متعلقات کا اور صنہاجہ اور عمارہ کا حاکم اسکا بھائی عمر ہوا اور حاکم ہوا ہزار اسلیب کا بھائی اوسکا داؤد اور دوسرا بھائی اوسکا یحیے شہر دار کی اور متعلقات اوسکے کا حاکم ہوا اور باقی بھائی اوسکے ملک بربر پر ریاست کرتے ہتے ذکر باقی گذرے ہونگا سنہ ۳۰۰ مین کرین گے اگر چاہا اللہ تعالے نے — اس برسمین وفات پائی ابو عاصم بن مخلد شیبانی جو حدیث مین امام ہے

پہر شروع ہوا سنہ ۲۱۵ ہجری

اس برسمین مامون نے قصد لڑای روم کا کیا اور منبج اور انطاکیہ اور مصیصہ اور طرسوس سے ہوکر اوس طرف سے ماہ جمادی الاول مین شہر دن روم مین پہنچا اور وہان کے قلعون کو فتح کرکے پہر آیا اور متوجہ دمشق کا ہوا — اسی برس مین ابو سلیمان دارانی زاہد داریا مین اور مکی ابن ابراہیم بلخی جو مشایخ بخاری کا ہے اور ابو زید سعید نحوی لغوی جسکی عمر ترانوین برسکی تہی فوت ہوے اور اسی برسمین ابو سعید اصمعی لغوی بصری ہوا اور لکہا ہے کہ سنہ ۲۱۶ مین اور سنہ ۲۱۷ مین بہی لکہا ہے — نام اصمعی کا عبد الملک بن قریب بن عبد الملک بن صالح تہا — عمر اسکی قریب اٹہاسی برسکی تہی اور اصمعی منسوب ہے اپنے دادا اصمع کی طرف یہہ امام تہا اخبار اور نوادر اور لغت مین اسکی دس کتابین ہین اونمین سے کتاب خلق الانسان اور کتاب الاخباس اور کتاب الانوار اور کتاب الصفات اور کتاب السیر والقداح اور کتاب الفرس اور کتاب الابل اور کتاب انتشار الجزیرہ العرب اور کتاب النبات اور سوا اسکے ہین

پہر شروع ہوا سنہ ۲۱۶ ہجری

اس برس مامون نے شہر دن روم مین جاکر بعد قتل وقمع کے چند قلعون کو فتح کرکے

اس برس

ذکر قران مجید کے باب مین

فتح کرکے دمشق پہر آیا پہر یہان سے اسی برس کے ذی الحجہ مین مامون مذکور ۵۰۳
مصر کو گیا۔ اسی برس مین فوت ہوئی ماجعفر کے زبیدہ بغداد مین

پہر شروع ہوا سنہ ۲۱۷ ہجری

اس برسمین پہر آیا مامون مصر سے شام مین اور بلاد روم مین داخل ہوکر لولوۃ مین
تین مہینے دس دن رہا پہر بارادہ پہر آنے کے کوچ کیا وہان پیغام صلح بہیجا بادشاہ
روم نے لیکن صلح نہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۱۸ ہجری

ذکر اوس خبر کا جو قران مجید کی باب مین ہوا

اسی برسمین کہیلا بہیجا مامون نے اسحق بن ابراہیم عامل بغداد کو کہ قاضیون اور گواہون
اور اہل علم کا امتحان لے جو شخص کہے کہ قران مخلوق اور نو پیدا ہے اوسے چہوڑدے
اور جو اوسکا انکار کرے اوسے مجہے آگاہ کرتا مجہے اوسکی راے معلوم ہو۔
اوسنے بموجب حکم کے بغداد کے عالمون کو جمع کیا اونمین قاضی القضاۃ بشر بن ولید
کندی اور مقاتل اور احمد بن حنبل اور قتیبہ اور علی بن جعد اور غیرانکی تہے جنکے آگے
حاکم نے نامہ مامون کا پڑہا پہر بشر بن ولید کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ تو کیا کہتا ہے
قران کے باب مین اوسنے کہا قران کلام خدا ہے تب اوسنے کہا مین تجہسے
یہہ نہین پوچہتا یہہ بتا کہ ایا وہ مخلوق ہے اوسنے کہا اللہ ہر شئے کا پیدا کرنیوالا
ہے حاکم بغداد نے پوچہا کہ قران بہی شئے مین داخل ہے اوسنے کہا ہان پہر
حاکم نے پوچہا کہ قران مخلوق ہوا اوسنے کہا وہ خالق نہین پہر حاکم نے مین تجہسے

۵۷۴ یہہ نہین پوچہا یہہ بتا کہ وہ مخلوق ہے اوسنے کہا جو مینے تیرے آگے بیان کیا اوسسے بہتر مین نہین بیان کرسکتا تب اسحق نے لکہنے والے کو حکم دیا کہ جو اسنے کہا لکہہ پہر اسنے اوروں سے پوچہا لیکن اونہون نے بہی ایسا ہی کچہہ جواب دیا جیسا بشر نے دیا تہا پہر احمد بن حنبل سے پوچہا تو قران مین کیا کہتا ہے اوسنے کہا وہ کلام خدا ہے حاکم نے پوچہا کہ وہ مخلوق ہے اوسنے کہا کلام خدا ہے مین اسمین زیادہ نہین کہہ سکتا اوسنے پوچہا کہ معنی سمیع بصیر کے کیا ہین تب احمد نے کہا اللہ ایسا ہے جیسا اوسنے اپنی نفس کی تعریف کی ہے اوسنے پوچہا کہ اسکے کیا معنے ہین اوسنے کہا مین نہین جانتا جو اوسنے اپنا وصف کیا ویسا ہی ہے پہر قتیبہ اور عبداللہ بن محمد اور عبد المنعم بن ادریس نواسہ وہب بن منبہ اور اونکے گروہ سے پوچہا اونہون نے جواب دیا کہ قران مجہول ہے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ہمنے گردانا اوسے قران عربی اور قران محدث ہے بدلیل قول خدا یتعالے کے وہ چیز کہ آئے اونکو ذکر سے خدا اونکے سے محدث ہے اسحاق نے پوچہا جو شئی کو مجہول ہے وہ مخلوق ہے اونہون نے کہا ہان اوسنے کہا پس قران بہی مخلوق ہے اونہون نے کہا ہم قران کو مخلوق نہین کہہ سکتے لیکن وہ مجہول ہے تب ہر شخص کا مقولہ لکہہ کر مامون کے پاس بہیجا مامون نے اوسکے جواب مین لکہا اسحق بن ابراہیم کو کہ طلب کر تو قاضی القضاۃ اور ابراہیم بن مہدی کو اگر وہ دونو قران کے خلق ہونے پر گویا ہون تو بہتر والا نہ اونکی گردن مار اور سوا اُن دونو کے جو خلق قران پر قایل نہوا اوسکو یا بچولا ان کرکے میرے پاس بہیجدے تب اسحاق نے اونکو جمع کرکے حکم مامون کا سنایا تب بشر اور ابراہیم اور سب وہ لوگ جو حاضر ہوے تہے سب قایل خلق قران کے ہوے مگر چار آدمی کہ وہ احمد بن حنبل اور قواریری اور سجادہ اور محمد بن نوح مضروب یہہ قایل بخلق قران نہوے تب اسحاق نے حکم کیا کہ ان کو بیڑیان پہنائین پہر بعد لوسکے اوسنے پوچہا تب سجادہ اور قواریری

ذکر مرنے مامون کا

جواب دیا خلق قران سے تب چھوڑ دیا اون دونو کو اور احمد بن حنبل اور محمد بن نوح ۵۰۰
مضروب نے اپنے قول پر اصرار کیا تب بھیجدیا اونکو طرسوس مین ۔ پھر مامون کا
آیا اوسمین لکھا تہا کہ مینے سنا ہے کہ بشر بن ولید اور اوسکے ہمراہیون نے
جواب دیا ہے ساتھہ تاویل کرنے ایہ کریمہ کے جو عمار بن یاسر کے حق مین اللہ
نازل کی ہے وہ یہہ ہے من اکرہ وقلبہ مطمین بالایمان لیکن حقیقت مین اونہون نے
تاویل مین خطا کی ہے کیونکہ اللہ نے اس ایہ سے ارادہ کیا ہے اوشخص کا جو
معتقد ایمان کا اور ظاہر کرنیوالا شرک تہا اور نہین ہے یہہ ایہ اوس شخص کی حق مین
جو معتقد شرک اور مظہر ایمان ہو چاہے کہ اونکو طرسوس مین بھیجدے تو ہمین
صلاح جب تک امیرالمومنین بلاد روم کو جائے تب اسمین تنے اونکو گرفتار کرکے بھیجدے
جب یہہ لوگ رقہ مین پہنچے تو مرنے مامون کے خبر سنکے بغداد مین پھر آئے

ذکر مرض مامون اور اوسکی موت کا

اسی سنہ ۲۱۸ مین تیرہوین جمادی الاخر کو مامون بیمار ہوا باعث اس بیماری کا سعید
بن العلاف نے یہہ کہا ہے کہ ایک روز مامون نے مجھے بلایا اوسوقت مامون
اور اوسکا بھائی کنارہ نہر بندون پر پانی مین پانو ڈالے بیٹھے تہے ۔ مجھسے
پوچھا اوسنے کہ کیا چیز کہا کر اس صاف اور میٹھی پانی کو ہم پیوین مینے کہا امیرالمومنین
ہے خوب جانتا ہے تب اوسنے کہا کھجوران باتون مین تھی ہی کہ چانچک خبر ڈاک
معہ بالان کے جسمین کچھہ کہانی کی چیز تہے آئے تب مامون نے غلام کو بلایا دیکھہ
اگر اسمین رطب ہون تو لیا ۔ خادم گیا اور معہ ایک برتن کے جسمین کچھہ رطب
تحفہ تہین پھر آیا اوسنے شکر خدا کیا اور ہم سب متعجب ہوئے اور اوسنے اوسنے

ذکر اخبار و سیرت مامون کا

۵۷۶ کہایا اوس کھجوروں مین سے اور اوسکے بعد اوس نہر مین سے پانی پیا جب وہان سے کہڑے ہوئے تو کوئی ایسا باقی نرہا کہ بخار مین مبتلا نہوا اور معتصم عراق مین آنے تک بیمار رہا — مامون نے وقت بیماری کے اپنے بہائی معتصم کو اپنے بیٹے عباس کے سامنے تقوی خدا کی اور رعایا پر اچہی حکومت کرنی کی وصیت کی پہر معتصم سے کہا تجہہ پر ہے عبد اللہ کا اور ذمہ رسول اللہ کا چاہیے کہ حق خدا کو قایم رکہہ اور بندگی خدا کی اختیار کر اور گناہ کو ترک کر کیونکہ تیرے ریاست کو تجہہ پر مقرر کیا اوسنے کہا قسم خدا کی ہان پہر مامون نے کہا یہہ چچا کی بیٹی اپنی اولاد امیر المومنین مین انکی تربیت اچہی کر اور انکے گناہون سے درگذر اور ہر برس انکو اپنے پاس بلا یہہ کہکر مامون اٹہارون رجب کو اسی برس مین فوت ہوا — عباس اسکے بیٹے اور معتصم اسکے بہائی نے اوسکی لاش طرسوس مین لیجا کر حلحان غلام رشید کے گہر مین اوسے دفن کیا — نماز اوسپر معتصم نے پڑہائی بادشاہت مامون کی بیس۲۰ برس پانچ مہینے تیئیس۲۳ دن تہے سوائے اون دنون کے جسمین بلائے گئے اسکی خلافت پر جب اوسکا بہائی امین محمد کہرا ہوا تہا بغداد مین — پیدایش اسکی پندرہون ربیع الاول سنہ ۱۷۰ مین تہی اور کنیت اوسکی ابو العباس تہی — یہہ مرد میانہ قد گورا خوبصورت بڑی کڑہی ڈاڑہی والا تہا — لکہا ہے کہ گندم گون بہگا تنگ پیشانی تہا رخسارہ پر اوسکے ایک تل سیاہ تہا

ذکر بعضی اخبار اور سیرت مامون کا

دمشق مین مال مامون کا بہت خرچ ہوگیا یہانتک اوسپر تنگی ہوئی سب اسکا شکوا معتصم کے آگے کیا اوسنے کہا اے امیر مومنین شکوہ کرتا ہے تو مال کا وہ پورا ہوجائے گا جمعہ کے بعد — معتصم نے بابت خراج اپنے ملک کے تیئیس۲۳ لاکہ اوس

ذکر بادشاہت معتصم کا

اوس پاس بھیجدئے یہہ مال جب مامون پاس آیا تب مامون نے یحیے بن اکثم سے کہا نکال تو اس مال کو کہ دیکھون مین جب اوسنے نکالا تو دیکھا کہ اچھی طرحے مہیا کیا گیا ہے تب مامون نے اوسکو امر عظیم تصور کیا اور سب لوگ خوش ہوئے اور متعجب ہوئے — مامون نے ابو محمد سے کہا یہہ بری بات ہے کہ ہم تو مال مین تصرف کرین اور ہمارے یا زما امید پہرین — پہر محمد بن رواد کو بلایا اور کہا رکہہ دو بیٹے فلانے کے اولاد کی ایک لاکہہ اور فلانے کی اولاد کے لئے مثل اوسکا اور فلانی کے اولاد کے لئے مثل اوسکا اسطرح چوبیس لاکہہ اونہین باربرداری پر لادکر بانٹے — مامون شعر بہی کہتا تہا — مامون سادات کیطرف میل بہت رکہتا تہا اور احسان کیا کرتا تہا چنانچہ فدک کو اولاد فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم کو پہیر دیا اور دیا وہ محمد بن یحیے بن الحسن بن زید بن علی بن الحسن بن علی بن ابیطالب کو کہ وہ اوسکو حق دارون پر تقسیم کرے جو اولاد فاطمہ سے ہون مامون فاضل اور جامع علوم تہا

ذکر بادشاہت معتصم کا جو آٹھوان عباسیونکا تہا

معتصم کی خلافت پر بیعت ابی اسحق محمد بن ہارون الرشید نے بعد مرنے مامون کے کل جب بیعت ہوئی تو لشکر نے شور کیا اور کہا کہ عباس بن مامون کی بیعت کرنی چاہئے معتصم نے یہہ حال دیکہہ کر عباس پاس نامہ بہیجا عباس نے اوس نامہ کو دیکہہ کر لشکر سے پکار کر کہا کہ سنئے اپنے چچا کی بیعت کی تب لشکر شور و غل سے باز رہا — معتصم مع عباس ابن مامون کے بغداد کو گیا اور غرہ ماہ رمضان کو داخل بغداد ہوا اسی برس حسین بن بشر بن عیاث مریسی نے انتقال کیا جو قایل خلق قرآن کا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۱۹ ہجری

ذکر بادشاہت معتصم کا

۵۷۸ اس برسمین بلایا معتصم نے احمد بن حنبل کو اور اوسے پوچھا خلق قران مین لیکن اوسنے اقبال خلق قران کا کیا تب اوسکو کوڑے لگوائے یہانتک کہ بیہوش ہوگیا اور جلد پھٹ گئی پھر قید کیا — اس برسمین ابو نعیم فضل تیمی کرمشایخ بخاری اور مسلم سے ہے فوت ہوا پیدائش اسکی سنہ ۱۳۰ مین ہوئی یہہ مرد شیعہ تہا

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۰ ہجری

اس برسمین معتصم سامرا کے بنانے کے لئے قاطول مین گیا اور بغداد مین اپنے جگہہ اپنے بیٹے واثق کو خلیفہ کیا — اسی برسمین معتصم نے اپنے وزیر فضل بن مروان کو جو تمام امور کا مالک تہا موقوف کیا اور اوسکی جگہہ محمد بن عبد الملک زیات کو مقرر کیا — اس برسمین وفات پائی محمد جواد بن علی بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب علیہم السلام نے یہہ بہی امامیہ کے نزدیک بارہ امامون مین سے ہین انکے جنازہ کی نماز واثق نے پڑہائی — عمر اون حضرت کی پچیس برس کی تہی — بغداد مین اپنے دادا موسیٰ بن جعفر کے پاس مدفون ہوئے — محمد بن جواد نوین امام ہین بارہ مین سے انکے باپ علی الرضا کا حال سنہ ۲۰۳ مین گذرا اور باقیون کا حال ہم آگے بیان کرین گے انشاء اللہ تعالے

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۱ ہجری

اس برسمین قاضی قیروان احمد بن مخرز جان بحق ہوا یہہ عالم عامل زاہد تہا اسی برسمین ادم بن ابی ایاس عسقلانی جو بخاری کا مشایخ ہے اوسکی صحیح پر فوت ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۲ اور سنہ ۲۲۳ ہجری نبوی

ذکر فتح عموریہ کا اور قید کرنا مامون کا

ذکر فتح عموریہ کا اور قید کرنے عباس بن مامون کا اور مقید ہونا اوسکا اور مرنا اوسکا

اسی برسمین توفیل بادشاہ روم نے معہ لشکر عظیم کے خروج کرکے ربطرہ مین پہنچکر قتل کیا اور لوٹا اور جو مسلمان آگے آیا اوسے مارا جب معتصم کو یہہ خبر پہنچی اور سنا کہ ایک عورت ہاشمہ جو روم کی قید مین ہے وا معتصماہ کہکے روتی ہے برا معلوم ہوا اسکو اور اوسے وقت اپنے لشکر کو جمع کرکے ستائیسوین جمادالاولی اس برس مین اسنے کوچ کیا — رستے مین سنا کہ عموریہ پیدائش کی جاے نصرانی کے ہین اور قسطنطنیہ سے اوسے بزرگ جانتے ہین اور اوسنے کسو نے تعرض نہین کیا ابتداے اسلام سے — معتصم نے جہاز سلاح کی لکڑی سے کہ پہلے نہ تھی اور خیمہ اوسوری کے بنائی اور کوچ کرکے نہر پر جو دریا سے قریب اور طرسوس سے ایک دن کی مسافت پر ہے اوترا اور اپنے لشکر کے تین ٹکڑے کئے ایک ٹکڑا افشین خیذر بن کاوس کے ساتھہ میمنہ پر رکھا دوسرا فرقہ اشناس کے ساتھہ میسرہ پر اور ایک فرقہ معہ معتصم کے درمیان مین اور فاصلہ ہر ہر فرقہ مین دو فرسخ کا رکھا — معتصم نے حکم کیا کہ قریون کو جلا دین اور شہر دن روم کو خراب کرین لشکر نے ایسا ہی کیا بحدیکہ عموریہ پاس سبسے پہلے اشناس پہر معتصم پہر افشین پہنچی اور عموریہ کو گھیر لیا اور اس لشکر کا اوپر چھٹی رمضان اس برسمین ہوا — منجنیق سے لڑائی ہونے لگی — مسلمانون اور رومیون مین بڑی لڑائی ہوئی کہ اوسکا بیان موجب طول کا ہوتا آخر کو مسلمانون نے دیوار قلعہ کو کئی جاے سے ضرب منجنیق سے توڑ کر شہر پر ہجوم

ذکر فتح عموریہ کا اور قید کرنا مامون کا

۵۸۰ کیا اور رعایا کو قتل کیا اور لوٹا لوگ ہر طرف سے گرفتار ہوکر معتصم کے پاس آئے اور حکم کیا کہ عموریہ کو ڈہا دین اور جلا دین معتصم وہان پچیس ۲۵ روز رہا پھر کوچ کرکے شغور مین آیا اثنا راہ مین اوسکو خبر پہنچی کہ عباس بن مامون سے ایک گروہ سردارون نے بیعت کی ہے اور اوسکا ارادہ یہہ ہے کہ خلافت کو چھین لے تب معتصم نے عباس بن امون کو بلاکر گرفتار کیا اور افشین خیذر کے سپرد کیا جب منبج مین پہنچا تو عباس نے کہانا کہایا لیکن اسے پانی ندیا یہانتک کہ مرگیا منبج مین اوسپر نماز ادا سے بعضے بہائیون نے پڑہی معتصم اپنی مسافرت کو کم کرکے سامرا مین پہنچا — اسی سنہ ۲۳۳ مین بادشاہ افریقہ زیادہ اللہ بن ابراہیم بن الاغلب فوت ہوا بعد اوسکے اوسکا بہائی ابوعقال اغلب بن ابراہیم حاکم ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۴ ہجری

اس برس مین ابراہیم بن مہدی ماہ رمضان مین جان بحق ہوا نماز جنازہ معتصم نے پڑہائی اسی برس مین ابو عبید قاسم بن سلام امام لغت فوت ہوا اوسکی عمر ستہتر ۷۷ برس کی تھی

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۵ ہجری نبوی

اس برس مین ابوحنیفہ اور علی بن محمد مدائنی مشہور راوی ملک عدم کا ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۶ ہجری نبوی

اس برس مین معتصم نے افشین خیذر بن کاوس پر خفا ہوکر قید کیا یہانتک کہ وہ مرگیا قید مین بعد مرنے کے اوسکو سولی پر چڑہایا اور اوسکی لاش کو جلایا افشین وہ شخص تہا جو ملک مجوسی سے بیس ۲۰ برس تک لڑا جو حاکم جبال طبرستان پر تہا بڑی

ذکر وفات معتصم کا

۵۸۱ بڑی لڑائی ہوئی کئی مرتبہ لشکر معتصم کا بھاگ گیا تب معتصم نے اوس لڑائی کے واسطے افشین مذکور کو بلایا تہا یہہ آنکر مدت دراز تک لڑا آخر کو افشین فتحمند ہوا اور شہر بابک البند کا اسنے لے لیا اور بابک کو مقید کرکے معتصم پاس حاضر کیا اور اسنے اوسے قتل کیا اس برسمین فوت ہوا ابو ہذیل محمد بن عبد اللہ بہیارہ بصری کہ شیخ ہے معتزلہ کا عمر اسکی زیادہ سو سے تہی اس برسمین فوت ہوا ابو عقال اغلب بن ابراہیم بن الاغلب بعد اوسکے مرنے کے اوسکا بہای ابو العباس محمد بن ابراہیم بن اغلب حاکم ہوا بادشاہت اغلب کی دو برس نو مہینے تہی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۲۷ ہجری

ذکر وفات معتصم کا

اس برس مین جان بحق ہوا ابو اسحق محمد معتصم بن ہرون رشید اٹہارویں ۱۸ ربیع الاول کو سامرہ مین مدت بادشاہت اوسکی آٹہ برس آٹہ مہینے اور دو دن تہے پیدائش اوسکی سنہ ۱۷۹ ہجری وہ آٹہوان بادشاہ تہا اولاد بنی عباس سے جب وفات پائی تو اٹہہ بیٹیان اور آٹہ بیٹے چہوڑے وہ گورا سرخ ڈاڑہی والا تہا کہ درازی ڈاڑہی کی میانہ کی کئی تہی رنگ اوسکا مایل بسرخی تہا خلفاین سے اول اسی کے لقب کی طرف لفظ اللہ اضافت کیا گیا۔ وہ خوش خلق تہا لیکن جب غضب مین آتا تو کچہہ قتل کرنے سے کچہہ خوف نکرتا۔ حکایت ہے کہ معتصم ایکدن کہ مہینہ برستا تہا اپنے یاردن سے جدا ہوا چلا جاتا تہا دیکہتا کیا ہے کہ بڈہا گدہے کو کہ کانٹون سے لدا ہوا ہے لیجاتا ہے ناگاہ کدہ دلدل مین پہنس گیا اور بوجہہ اوسپر سے گر پڑا بڈہا منتظر کہڑا تہا کہ کوی آوے تو اسے اٹہواوے معتصم یہہ

ذکر بادشاہت واثق کا

۵۸۴ جب اوس پاس آیا تو اوسکے گدہے کو نکالا اور بوجہہ اوسپر اوٹھا کر لادا پہر اوسکے مصاحب بہی آملے تب معتصم نے حکم کیا کہ گدہے والے کو چار ہزار درہم دو سو ابن ابی داؤد کہتا ہے کہ معتصم نے اپنے ہاتہہ سے ایک کروڑ درہم تصدق کئے

ذکر بادشاہت واثق معتصم کے بیٹے کا

یہہ نوان بادشاہ عباسیہ نکلا تہا والی بالہ پرہارون بن معتصم نے جس دن کہ باپ نے انتقال کیا اٹہارہ ربیع الاول پنجشنبہ کے دن ۲۲۷ھ مین بیعت کی واثق کی ماونڈی رومیہ بہی نام اسکا قراطیس تہا — اسی برسمین نوفیل بادشاہ روم کا ہلاک ہوا بعد اوسکے اوسکی زوجہ نذورہ اور اوسکا بیٹا بجایل بن نوفیل بادشاہ ہوئے —

ذکر فتنہ دمشق کا

جب معتصم راہی ملک بقا کا ہوا قیسیہ نے دمشق مین جاکر فساد برپا کیا اور اپنے سردار کو گہیر لیا واثق نے یہہ حال دیکہہ کر اوپر لشکر بہیجا کہ سردار اوسکا رجا بن ایوب تہا اوسنے لڑائی کی تب قیسیہ برج رابط مین جمع ہوئے وہان ڈیڑہ ہزار آدمی کے قریب مارے گئے اور باقی بہاگے اور حکومت دمشق کی رجا صلاح لائے اوس برسمین بشر بن حارث زاہد جو مشہور حافی تہا ربیع الاول مین فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۲۸ ہجری

اوس برسمین کتنے ہی مکانون کو مثل جزیرہ صقلیہ کے مسلمانون نے فتح کیا حاکم صقلیہ کا محمد بن عبد اللہ بن اغلب تہا جو ملک صقلیہ سے شہر بلرم مین رہتا تہا یہہ اپنے

ذکر فتنہ دمشق کا

اپنے شہر سے نکلا نہین لیکن لشکرون اور سردارون کو مہیا کرکے بھیجتا تہا وہ فتح ۵۸۴
کرتے اور لوٹتے تہے زوجہ اسکی صقلیہ مین اُنیس ۱۹ برس رہی اور ۲۳۷ سنہ مین رجب
کے مہینے مین فوت ہوئی یہہ ہم ذکر کرین گے اگر خدا تعالے نے چاہا اسی
برسین ابوتمان حبیب بن اوس طائی شاعر فوت ہوا اسی برسین واثق نے
اشناس کو تاج اور موتیون کی لڑی دی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۲۹ ہجری

اس برس مین واثق نے کابتون کو گرفتار کرکے اونپر مال کثیر مقرر کیا اس
برسین خلف بن ہشام بزار نے وفات پائی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۳۰ ہجری

اسی برسین عبداللہ بن طاہر جو امیر خراسان کا تہا نیشاپور مین فوت ہوا
عمر اوسکی اٹہتالیس برسکی تہی اوسکی جگہہ واثق نے اوسکے بیٹے طاہر بن
عبداللہ کو عامل کیا ۔ اسی برسین مجوس نے دریا کی طرف سے نواح شہر
اندلس سے شہرون مسلمانون پر خروج کیا ۔ مسلمانون سے اور اون سے
اندلس مین کئی لڑایان ہوئین آخر کو مسلمان بہاگے اور مجوسی اونکو مارتے
چلے آئے یہانتک کہ اسبلیہ مین داخل ہوئے اور لشکر عبدالرحمن اموی صاحب
اندلس کا اونسے ملا پہر مسلمان بہر طرف جمع ہوئے تب مجوسی اپنے گہوڑون پر
چڑہ کر اپنے شہر کو بہاگے اس برسین اشناس ترکی صدر نے عبداللہ بن
طاہر کے نوکر کے فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۳۱ ہجری

ذکر موت واثق کا

۵۰۴ اسس برسین محارق مغنی جان بحق تسلیم ہوا اور ابو یعقوب یوسف بن یحیے البویطی فقیہہ صاحب شافعی کا فوت ہوا یہہ بھی ہوا تھا اوس آزمایش مین جو قران کے باب مین ہوئی تھی لیکن یہہ قایل اوسکے مخلوق ہونے کا نہوا۔ بویطی ایک مرد صالحون مین سے تھا۔ بویطی منسوب ہے بویط کی طرف جو ایک قریہ مصر کا ہے اسس برسین محمد بن زیاد جو مشہور ابن اعرابی کوفی ہے موا یہہ صاحب لغت تھا۔ اسکا باپ غلام سندی تھا علم اسنے فضل جنبی صاحب مفضلیات سے پڑھا اسس ابن اعرابی کے چند تصنیفات ہین اوسمین سے کتاب انوادر اور کتاب الانوار اور کتاب تاریخ القبایل اور غیر اسکے ہین پیدایش اسکی اوس رات مین ہے جسمین ابو حنیفہ فوت ہوا اسنہ ۱۵۰ ہجری مین۔ اعرابی منسوب اعراب کی طرف بولتے ہین رجل اعرابی جبکہ وہ بدوی ہو اگرچہ عرب سے نہو اور رجل عربی بولتے ہین منسوب الی العرب کو اگرچہ بدوی ہو اور رجل عجمی اور عجمی بولتے ہین جبکہ اوسکے زبان مین عجمہ ہو گو کہ وہ عرب سے ہو اور رجل عجمی منسوب عجم کیطرف ہے اگرچہ فصیح ہو محمد بن عزیز سجستانی نے اپنی کتاب تفسیر غرایب قران مین ایسا ہی ذکر کیا ہے

پھر شروع ہوا سنہ ۲۳۲ ہجری

ذکر موت واثق باللہ کا

واثق باللہ ابو جعفر ہارون بن معتصم باللہ اسی برسین چوبیسوین ذیحجہ کو مرض استسقا سے فوت ہوا اطبا نے اسکا علاج یہہ تجویز کیا تھا کہ تنور گرم مین بیٹھاوین جب تنور گرم مین بیٹھایا تو تخفیف معلوم ہوئی تب تنور سے اوسے

ذکر بادشاہ متوکل جعفر کا

اوسے نکالکر تنور کو پھر گرم کیا اور اوسمین پہلے دن سے زیادہ بٹھایا اوسکو بخار ۵۸۵
عارض ہوا تب وہان سے اوسے نکال کر ہودج مین بٹھایا چنانچہ اوسمین مرگیا
ہارو نے مین اوسکو دفن کیا جب مرض واثق سخت ہوا تو نجومیون کو اوسنے
طلب کیا اونہون نے اوسکے زایچہ ولادت پر نظر کرکے حکم کیا کہ یہہ آجسے
پچاس برس تک زندہ رہے گا لیکن وہ بعد اونکے کہنے کے سوائے دس روز
کے بچیا — یہہ گورا مایل بسرخی تہا اور بائین آنکھہ مین سفیدی تہی بادشاہت اوسکی
پانچ برس اور نو مہینے کچھہ دن رہی عمر اوسکی بتیس برس کی تہی — واثق سادات
کی عزت اور اکرام بہت کرتا — اوسنے حرمین مین یہانتک مال بانٹا کہ اوسکے
زمانے مین وہان کوئی مانگنے والا نرہا جب اوسکے مرنے کی خبر اہل مدینہ نے سنی
تو اونکی عورتون نے یہہ مقرر کیا کہ ہر رات بقیع مین جاکر اوسکو روتی تہین اوسکے
احسان یاد کرکے — واثق بہی مثل مذہب اپنے باپ معتصم اور چچا مامون کے
آزمایش لوگونکی قران کے باب مین کرتا تہا اور اونسے اقرار خلق قران کا کراتا تہا
اور اس امر کا کہ خدا آخرت کو بینا انکہون کے ساتہہ نہوگا

ذکر بادشاہت متوکل جعفر بن معتصم کا جو اٹہوان بادشاہ عباسیونکا تہا

جب واثق نے انتقال کیا تو امرائے دولت نے ارادہ بیعت محمد بن واثق کا
کرکے اوسے ٹوپی اور ذرہ سیاہ پہنائی — وہ ایسا چہوٹا لڑکا تہا کہ ڈاڑہی
موچہہ بہی نہ تہی پہر اونکی نزدیک اسکا بادشاہ ہونا خلاف مصلحت معلوم ہوا
تلاش کرتے تہے کہ اور کسکو بادشاہ کرین اور اولاد عباس مین سے ایک ایک
کو خیال مین لاتے تہے آخر کو متوکل کو لاکر احمد بن ابی داود نے اوسکو عمامہ اور
لباس شاہی پہناکر اوسکے آگے زمین بوسی کرکے کہا تجہہ پر سلام ہو جو اے امیرالمومنین

ذکر پکڑے زیات کا

۵۸۶ — تب اوسکی خلافت پر بیعت ہوئی جس روز کہ واثق فوت ہوا یعنے چوبیسوین ذی الحجہ ۲۳۲ سنہ مین عمر متوکل کی وقت بادشاہ ہونے کے چھبیس برسکی تہی

پہر شروع ہوا ۲۳۳ سنہ ہجری

ذکر پکڑنے علی بن زیات کا

اس برسکے صفر مین متوکل نے محمد بن عبد الملک زیات کو گرفتار کرکے قید کیا اور سب مال اوسکا ضبط کیا پہر اوسکو لکڑی کے تنور مین کہ جسمین لوہے کی سلاخین اسطرح پر لگین تہین کہ مونہہ اونکا تنور مین تہا اور آدمیکو بیٹہنے اور حرکت کرنے ندیتی تہین ڈالدیا اوس تنور مین محمد بن زیات ایک مدت رہا آخر کو انیسوین شب ربیع الاول اس برسمین انتقال کیا طریقہ اسطرح کے تنور بنانے کا ابن زیات نے نکالا اور اسمین ابن اسباط مصری کو عذاب کرکے اوسکا مال چہینا تہا — ابن زیات مذکور دوست تہا ابراہیم صولی کا ایسا کہ جب عہدہ وزارت پر معین ہوا تو اوس سے ایک لاکہہ درہم دنڈ کے لئے تب صولی نے شعر کہا کہ مضمون اونکا یہہ تہا مین تیرے آگے زمانہ کی مذمت کرتا تہا اب تیرے باعث سے زیادہ مذمت کرنے لگا تجہکو مینے جاے پناہ سمجہتونکا بنایا تہا لیکن اب تیرے ہاتہہ سے امان چاہتا ہون — اسی برسمین متوکل نے اپنے بیٹے منتصر کو حاکم حرمین اور یمن اور طایف کا کیا — اسی برس مین ابو ذکریا یحیے بن معلق بن عون بن زیاد بن بسطام مری بغدادی حافظ جو شہر صاحب طرح و تعدیل تہا فوت ہوا یہہ امام اور حافظ تہا — لکہا ہے کہ یہہ رہنے والا ایک قریہ کا تہا جو متصل انبار کے ہے جسکا نام نقیا ہے امام احمد بن حنبل اسے بہت صحبت رکہتا تہا

رکھتا تہا اور ان دونون نے بالاتفاق علم حدیث کا پڑہا — دارقطنی نے کہا ہے
کہ یحیے بن معین مذکور اوس گروہ سے ہے جو روایت کرتے ہین امام شافعی سے
پیدائش یحیے بن محمد مذکور کی ۱۵۸ھ مین اور وفات ۲۳۳ھ ماہ ذیقعدہ مین ہوئی
اور ذی الحجہ مین بہی لکہا ہے

پہر شروع ہوا ۲۳۴ھ ہجری

اس برسمین محمد بن مبشر کہ بغداد کے معتزلون مین سے تہا راہی ملک عدم کا ہوا
اور ابو خیثمہ زہیر محدث اور علی بن عبداللہ بن جعفر کہ مشہور ابن مدینی حافظ اور
امام ثقہ تہا فوت ہوا

پہر شروع ہوا ۲۳۵ھ ہجری

اس برسمین سامرین محمود بن فرح نے ظاہر ہوکر دعوے نبوت کا کیا اور ذوالقرنین
جانا ستائیس آدمیون نے اوسکی متابعت کی جب اوسکو اور اوسکے یارون کو
متوکل پاس لائے تو متوکل نے اپنے یارون کو حکم کیا کہ اوسکو سیلی مارو تب
ہر ایک نے دس دس سیلیان مارین اور پہر ایسا مارا کہ مرگیا اور اوسکے یارونکو
قید کیا — اسی برسمین فوت ہوا حسن بن سہل عمر اوسکی نوے برسکی تہی اسنے
دوا پیکر بہت قیام کیا یہانتک کہ مرگیا اس برسمین ابراہیم بن اسحاق صولی
جوگانی والا تہا مرگیا — اسی برس مین سریج بن یونس بن سریج جان بحق ہوا
اسی برسمین اور لکہا ہے کہ آنی والے سال مین عبدالسلام بن رغبان جو شاعر مشہور دیک
الجن تہا فوت ہوا یہ شیعہ تہا عمر اوسکی ستر برس کچہ مہینے کی تہی

پہر شروع ہوا ۲۳۶ھ ہجری

ذکر پکڑنے زیارت کا

۵۸۶ اس برس مین حکم دیا متوکل نے ڈہانے قبر حسین بن علی بن ابیطالب کا اور روضہ مبارک کے گرد کے مکان ڈہا دیے لوگون نے اس حرکت بد سے اوسے منع کیا متوکل علی بن ابیطالب علیہ السلام سے اور اوسکے اہل بیت سے بہت بغض وعداوت رکھتا تہا اوسکے مصاحبون مین عابد وہ مخنث تہا اوسکی پیشانی پر بال نہ تہے وہ اپنے پیٹ پر کرتے کے نیچے تکیا باندہ کر سر برہنہ کرتا تہا اور ناچتا یہہ کہہ کر کہ امیر المسلمین آیا بڑے پیٹ والا جسکی پیشانی پر بال نہین یعنے علی علیہ السلام متوکل یہہ دیکہکر ہنستا اور شراب پیتا ایکدن منتصر کے سامنے بہی اوسنے ایسا ہی کیا منتصر نے یہہ حال دیکہکر کہا اے امیر المومنین علی تیرے چچا کا بیٹا ہے تجہے لایق ہے کہ آپ جو چاہے سو کہے لیکن ایسے کتی کو اجازت ایسے کام کی نہ دے متوکل نے دونون کو حکم دیا کہ گاوان کلمات کو جنکا مضمون یہہ ہے غیرت کے جوان نے واسطے چچا کی بیٹی اپنی کے بوسہ دار جوانون کا ہے ماکے آزاد ہونے مین یہہ ہمنشی اون لوگون سے جو دشمنی علی علیہ السلام کی ساتہہ مشہور تہی بیشتر رکہتا تہا مثل ابن جہم شاعر اور ابی السماط اولاد مروان بن ابی حفصہ سے جو غلامون بنی امیہ سے تہا — یہہ اگرچہ اور خلفا سے سیرت مین اچہا تہا لیکن مذمت علی علیہ السلم نے تمام اوسکی نیکیان محو کر دین تہین — اسنے لوگونکو قایل ہونے خلق قران سے منع کیا اس برس مین منصور بن مہدی فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۳۷ ہجری

اس برس مین محمد بن عبد اللہ حاکم صقلیہ نے انتقال کیا اوسکی جگہہ عباس بن فضل بن یعقوب بن نزارہ جزیر صقلیہ پر حاکم ہوا اس برس مین بہت فتوح ہوئین قسطنطنیہ جو دار الملک صقلیہ کا ہے مفتوح ہوا — پہلے بادشاہ سرقوسہ مین رہتا تہا جب

ذکر پکڑنے علی بن زیات کا

جب مسلمانون نے بیضے جزیرہ کو لیا تو بادشاہ قصریہ مین نگہبانی کیواسطے ۵۸۹
رہنے لگا — عباس نے اوسکو اسی برس کے پنجشنبہ پندرہوین شوال کو
فتح کیا اور جب ہی اوسمین مسجد بنوائی اور منبر نصب کیا اور خطبہ اور نماز
جمعہ پڑہی اس برسمین حاتم اصم زاہد جو مشہور بلخی تہا فوت ہوا یہہ حقیقت مین
گونگا تہا مگر نام اسکا یہہ اسواسطے ہے کہ ایکدن عورۃ نے انکر اسسے کوئی مسئلہ
پوچہا اوسوقت اوس عورت کا گوز نکل گیا تب وہ شرمندہ ہوئی اس شخص نے
کہا بلند آوازسے کہہ تب وہ عورت بگمان اسکے کہ اسنے آواز گوز کی نہین سنی
خوش ہوئی اور اونکا یہہ نام مشہور ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۳۸ ہجری

اس برسمین عبدالرحمن بن حکم بن ہشام بن عبدالرحمن داخل بن معاویہ بن ہشام
بن عبدالملک الاموی صاحب اندلس ربیع الاخرین انتقال کیا پیدائش اوسکی
سنہ ۱۷۶ مین ہوئی مدت بادشاہت اوسکی اکتیس برس تین مہینے تہے یہہ گندم گون
لمبا بڑی ڈاڑہی والا تہا خضاب مہندی کا کرتا تہا پچیس ۲۵ بیٹے چہوڑکر فوت ہوا
لیکن بعد اسکے محمد بن عبدالرحمن حاکم ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۳۹ ہجری

اس برسمین محمود بن غیلان مروزی جو مشایخ بخاری اور مسلم سے ہے فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۴۰ ہجری

اس برسمین امام شافعی نے انتقال کیا نام اوسکا محمد اور کنیت ابوعثمان تہا

ذکر پکڑنے علی بن زیات کا

۵۹۰ یہہ قاضی جزیرہ کا تہا اپنے باپ اور ابن عیینہ سے روایت کرتا ہے شافعی کا ایک بیٹا محمد نامی اور بہی تہا جو مصر مین ۲۳۱ سنہ مین فوت ہوا۔ اسی برسین ابو ثور ابراہیم بن خالد بن ابی الیمان کلبی فقیہہ بغدادی صاحب امام شافعی کا فوت ہوا اوسی منقول ہین اقوال قدیمہ — یہہ اہل رائے کے مذہب پر تہا جبکہ شافعی عراق کو گیا تو اس پاس بہی گیا اوسنے پیروی اوسکے مذہب کی کی اور پہلا مذہب چہوڑ دیا

یہہ شروع ہوا سنہ ۲۴۱ ہجری

اسی برسین امام احمد حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس کہ منسوب سعد بن عدنان کیطرف سے ہے ربیع الاول مین انتقال کیا — بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ابراہیم حربی اوسے روایت کرتے ہین — یہہ شخص مجتہد پرہیزگار زاہد راست گو تہا شافعی نے کہا کہ جب مین بغداد مین گیا تو وہان کسی کو نہیے احمد بن حنبل سے متقی زیادہ پرہیزگار زیادہ اور فقیہہ زیادہ نہین دیکہا

یہہ شروع ہوا سنہ ۲۴۲ ہجری

اسی برسین ابو العباس محمد بن ابراہیم بن اغلب امیر افریقہ کا جان بحق ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا احمد بن محمد مذکور حاکم ہوا اسی برسین قاضی یحیے بن اکثم بن محمد بن قطن اولاد اکثم بن صیفی تمیمی سے حاکم عرب کا فوت ہوا یحیے مذکور عالم فقہ کا تہا یہہ اصحاب شافعی سے تہا اور کتنے ہی فنون مین امام تہا — یہہ بدصورت تہا — یہہ وہ شخص ہے جسنے مامون کو حلت متعہ سے باز رکہا اسیطرح کہ جو علما کہ مامون کے وقت مین تہے اونمین سے ابو عینا بہی تہا اون سب سے کہا کہ سب کو تم سب خلیفہ پاس آؤ اگر کچہہ وجہ اوسکی قول مین پائی جائے تو بولو

تو بولو اور نہین تو چپ ہو رہو جبتک مین اون ابو عینا کہنا ہی ہم گے مامون پاس
وہ مسواک کرتا تہا رکہتا تہا دو متعہ تہی عہد رسول اللہ صلعم مین اور عہد ابی بکر مین
اور مین اونسے منع کرتا ہون — اے منع کرنے والے تو کون ہے کہ منع کرتا ہے
اوس چیز کو جو جناب رسول اللہ صلعم نے کی یہہ سب خاموش سنا کیے یہانتک
کہ یحیے بن اکثم آیا تب مامون نے کہا تجہے بتاتا ہون ایک چیز کو اسنے کہا وہ
ایسا ہے جیسا حلال ہونا زنا کا اے امیر مومنین — مامون نے اوسے کہا
یہہ زنا ہے اوسنے کہا ہان پہر مامون نے پوچہا یہہ تو کہان سے کہتا ہے اوسنے
کہا کلام اللہ اور حدیث پیغمبر سے اللہ تعالے فرماتا ہے تحقیق فلاح پائی
مومنون نے اوسکے قول تک وہ لوگ کہ اپنے فرجون کی حفاظت کرتے
ہین مگر اپنی جوردن پر اور اون عورتون پر جنکو مول لیا ہے وہ لوگ غیر ملامت
کیے گئے ہین جو شخص طلب کرے سوائے اسکے پس وہ لوگ پہرنے والے ہین
اے امیر مومنین زوجہ متعہ کی آیا ملک مین ہے اوسنے کہا نہین پہر کہا آیا وہ ایسی
زوجہ ہے کہ وارث ہوتی ہے اور وارث کرتی ہے اوسنے کہا نہین پہر اوسنے
کہا زہری نے یہہ روایت کی ہے عبداللہ حسن بیٹی محمد بن حنیفہ نے اپنے باپ
سے اونہون علی بن ابیطالب علیہ السلام سے کہ فرمایا انہون نے یہہ کہ فرمایا رسول
اللہ صلعم نے مجہسے کہ منادی کردن ممانعت متعہ کی اور حرام ہونے اون دونو کے
بعد جایز ہونے اون دونو کے یہہ سنکر مامون نے کہا آیا یہہ محفوظ ہے زہری سے
اوسنے کہا ہان اوسے ایک جماعۃ نے اسے روایت کیا ہے اونمین سے مالک سے
تب مامون نے کہا استغفر اللہ اب مبادرۃ چاہیے ہے حرمت متعہ پر اور اوسکے
منع پر یحیے بن اکثم مین کوی عیب نہا نجز اسکے کہ وہ متہم لونڈہ بازی مین تہا اسی
واسطے اوسکے حق مین چند اشعار کہے گئے ہین جنکا مضمون یہہ ہے ہم تمنا کرتے ہے

ذکر پکڑنے علی بن زیات کا

۵۹۲ کہ عدل کو ظاہر دیکھین لیکن اس امید کے بعد ہمکو نا امیدی حاصل ہوئی کیونکر اصلاح پائی دنیا اور اہل دنیا جبکہ مسلمانونکا قاضی القضاۃ لواطہ کرے —

پھر شروع ہوا سنہ ۲۴۳ ہجری نبوی

اس برس مین ماہ ذیقعدہ مین متوکل دمشق کیطرف گیا اسی برسمین انتقال کیا ابراہیم بن عباس بن محمد بن صول صولی نے اسی برسمین حرث ابن اسد محاسبی زاہد فوت ہوا یہ وہ ہے جسے احمد بن حنبل نے واسطے علم کلام کے آراستہ کیا تہا لیکن چھپایا واسطے تعصب عامہ کے احمد کے ساتہہ اس پر سوائے چار شخص کے کسی نے نماز نہین پڑہی

پھر شروع ہوا سنہ ۲۴۴ ہجری

اس برس مین متوکل صفر کے مہینے مین داخل دمشق ہوا وہان رہنے کا ارادہ کرکے کچھ یا ان ملک کی وہان طلب کین پھر آب ہوا دمشق کی متوکل نے بُری جانکر سامر کی طرف رجوع کی دمشق مین کل ایک مہینا کچھہ دن رہا — اسی برسمین خفا ہوا متوکل بختیشوع طبیب پر اور اوسکا مال چھین کر بحرین کیطرف نکالا اسی برسمین قتل کیا متوکل نے ابو یوسف یعقوب کو جو مشہور ابن سکیت ہے مصنف کتاب اصلاح المنطق کا جو لغت مین ہے — یہہ لغت مین اور علم ادب مین امام تہا — باعث اسکے قتل کا یہہ تہا کہ متوکل نے اسے پوچہا کہ تو میرے دونو بیٹون معتز اور لوید کو دوست رکہتا ہے یا حسن اور حسین کو — ابن سکیت نے اوسکے بیٹونسے چشم پوشی کرکے تعریف حسن اور حسین علیہما السلام کے کرنے لگا تب متوکل نے اپنے غلامون کو حکم دیا کہ اسکا پیٹ پہاڑین بعد اسکے اسے گہر سیگئے

ذکر قتل متوکل کا

لیگئے وہان دوسرے دن فوت ہوا — اور لکھا ہے جب متوکل نے ابن سکیت سے پوچھا اپنی اولاد حسن حسین کی محبت سے تو اسنے کہا خدا کی قسم قنبر جو غلام علی کا تہا وہ مجھسے بہتر تہا اور تیری اولاد سے تب متوکل نے کہا کہ اسکی زبان گدی سے کہنچو لوگون نے اوسکے کہنے پر عمل کیا تب وہ اسی وقت رجب سنہ مذکور مین فوت ہوا — عوام اوسکی اٹہاون ۵۸ برس کی تہی سکیت بکسر سین مہملہ و تشدید کاف ذرن فیل سے اسم ہے کثیر السکوت اور خاموش کا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۴۵ ہجری

اس برسین انتقال کیا ذوالنون مصری نے ذیقعدہ کے مہینے مین اور ابو علی حسین بن علی کرمشہور کرابیسی ہے جو صاحب شافعی کا تہا جان بحق ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۴۶ ہجری

اس برسین متوکل جعفری بن گیا اور اوسکا بنانا شروع کیا تہا سنہ ۲۴۵ مین اور مال کثیر جو زیادہ حصے تہا اوسکے بنانے مین صرف کیا اوس جگہہ کو پہلے ماحورہ کہتے تہے — اس برسین وعیل بن علی الخزائے شاعر فوت ہوا پیدائش اوسکی سنہ ۱۴۸ مین تہی یہہ بہی شیعہ مذہب تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۴۷ ہجری

ذکر قتل متوکل کا

اسی برسین ایک گروہ نے متوکل کو وقت خلوت کے بشراکت اوسکے بیٹے

ذکر بیعت منتصر کا

۵۹۴ منتصر اور تباصغیر شرابی کے قتل کیا مجلس شراب مین اور اوسکے ساتھہ اوسکا وزیر فتح بن خاقان بہی قتل ہوا یہہ قتل بدہ کی رات چھبیسوین ۲۶ رمضان کو واقع ہوا مدت اسکی بادشاہت کے چودہ برس دس مہینے تین دن تہے عمر اسکے قریب چالیس برس کے تہے — یہہ گندم گون بچکے گال تہا

ذکر بیعت منتصر کا جو گیارہوان بادشاہ عباسیونکا تہا

جبکہ بدہ کا دن ہوا یعنے دن اوس رات کا جسمین متوکل قتل ہوا سب خلقت اور سردار اور لشکر جعفری مین آئے اوسوقت احمد بن خصیب نے اونکے پاس جاکر نامہ منتصر کا پڑہا اس مضمونکا کہ فتح بن خاقان نے متوکل کو قتل کیا تہا مین نے اوسکو مارا یہہ سنکر سب نے منتصر کی بیعت اوسی دن کی جس رات کو متوکل مارا گیا تہا — اس برس مین عباس صاحب صقلیہ فوت ہوا تب لوگون نے اوسکے بیٹے عبداللہ بن عباس کو حاکم کیا — پہر آیا خفاجہ بن سفیان افریقیہ سے امیر ہوکر صقلیہ پر اور لڑای ہوئی اوسنے جزیر صقلیہ کو فتح کیا — بعد اوسکے لشکر مین سے ایک شخص اوسکو قتل کرکے بہاگ گیا مشہ کین مین جب خفاجہ قتل ہوا تو حاکم نبایا رعایا نے اوسکے بیٹے محمد بن خفاجہ کو پہر اوسکے بادشاہت پر محمد بن احمد بن اغلب صاحب قیروان بہی مقرر ہوا اور محمد بن خفاجہ حاکم صقلیہ کا رہا ۲۵۷ سنہ تک پہر اوسکے خواجہ سراون نے اوسکو قتل کیا اور بہاگ گئے پہر لوگون نے اونکو گرفتار کرکے قتل کیا اسکو ہم بیان کرینگے انشاء اللہ تعالے — اسی برس مین ابو عثمان بکر بن محمد مازنی نحوی کہ امام عربیہ مین تہا فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۴۸ ہجری

ذکر موت منتصر کا

اس برس مین منتصر باللہ محمد بن جعفر متوکل ہفتہ کے دن پچیسوین[۲۵] صفر سامرہ مین عارضہ درد گلو سے جان بحق تسلیم ہوا تین روز کل بیمار رہا — عمر اوسکی پچیس برس چھہ مہینے کی تہی بادشاہت اوسکی چھہ مہینے دو دن رہی — وہ بڑی آنکھہ والا دراز بینی چھوٹا قد ڈراونی صورت بڑی ڈاڑہی والا تہا اور صاحب عقل اور صاحب انصاف تہا — لوگونکو حکم زیارت قبر حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلم اسنے دیا اور سادات امن مین ہوئے اور اسکے باپ کے وقت مین ڈرتے تہے

ذکر بادشاہت مستعین احمد بن محمد معتصم وہ بارہوان بادشاہ عباسیونکا تہا

جب منتصر فوت ہوا تو سب کبراے دولت مثل بغا کبیر اور بغا صغیر اور اتامش اتراک اور محمد بن خضیب کے مستعین کی بادشاہت پر جمع ہوئے اور متوکل کی اولاد مین سے کسی کو بادشاہ کرنا برا جانا کیونکہ اونہون نے متوکل کو قتل کیا تہا — یہانتک کہ اون سب نے مستعین کی بیعت اتوار کی رات چوبیسوین[۲۴] ربیع الاول کو کی — عمر مستعین کی اوس زمانہ مین اٹہائیس برس کی تہی کنیت اسکی ابو العباس تہی — اسی برس مین خبر وفات طاہر بن عبد اللہ بن طاہر امیر خراسان کے ماہ رجب مین مستعین کو پہنچی تب مستعین نے اوسکے بیٹے محمد بن طاہر کو خراسان پر حاکم کیا اسی برس مین بغا کبیر فوت ہوا مستعین نے موسی بن بغا کو اوسکی جگہہ کیا اسی برس مین اہل حمص نے کیدر پر بلوا کر کے اپنے عامل کو

ذکر بادشاہت مستعین

۵۹۶ نکال دیا — اسی برسین یعقوب بن لیث صفار سجستان سے سفر کرکے ہرات مین آیا
اسی برسین محمد بن علا ہمدانی کہ مشایخ بخاری اور مسلم سے تہا انتقال کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۴۹ ہجری

اس برسین مسلمانون اور روم مین لڑای ہوئی یہانتک کہ سردار لشکر کا عمرین عبد اللہ الاقطع کہ مسلمانون مین بڑا شجاع تہا مارا گیا اور تمام مسلمان بہاگے اور بہت مارے گئے اہل روم نے تعاقب کرکے ثغور جزیرہ تک لوٹا — اسی برسین شکر شاکریہ اور عامہ نے بغداد مین ترکون پر ہجوم کیا باعث اسکا یہہ تہا کہ ترک امورات سلطنت مین ایسے غالب ہوئے تہے کہ جس خلیفہ کو چاہتے تہے قتل کرتے تہے اور جس کو چاہتے تہے بادشاہ کرتے تہے کچہہ رعایت مسلمانون کی اور دیانت نرہی تہی — پہر سامرین لڑای ہوئی اور قید خانہ کو فتح کرکے قیدیونکو چہوڑ دیا یہہ حال ترکون نے دیکہہ کر سامان حرب درست کرکر عامہ کی بہت آدمیون کو قتل کیا تب فتنہ فرو ہوا — اسی برسین موالی اور اتامش مین نا اتفاقی ہوئی یہانتک کہ اتامش کو قتل کیا اور اوسکے گہر مین سے اسباب بہت ضبط کیا کیونکہ مستعین نے اتامش اور اسکی بانیے والدہ مستعین کو اور شاہک خادم کو بیت المال مین مطلق العنان کیا تہا یہہ جتنا چاہتے تہے مال لیجاتے تہے بخلاف اوردن کے — اتامش کو اسی باعث سے کہ مختار مال کا تہا قتل کیا — اسی برسین علی بن جہم شاعر فوت ہوا — اسی برسین ابو ابراہیم احمد بن محمد بن ابراہیم بن اغلب حاکم افریقیہ کا مرگیا بعد اسکے مرنے کے زیادہ اللہ بن محمد اسکی جگہہ ہوا جسکی کنیت ابو محمد تہی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۵۰ ہجری

ذکر پکڑنے علی بن زیبات کا

اس برسمین یحیے بن عمر بن یحیی بن حسین بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب ۵۹۰
جسکی کنیت ابو الحسین تہی کوفہ مین ظاہر ہوا اور بہت لوگون کو اپنے ساتہہ کرکے
کوفہ پر حاکم ہوا یہہ حال دیکہہ کر محمد بن عبد اللہ طاہر نے اوسپر لشکر بہیجا یحیے
بہی اپنی جمعیت سے نکل کر مقابل ہوا جب لڑائی ہوئی تو یحیے مارا گیا اور اوسکا
لشکر بہاگ گیا اور تہوڑے لوگ مارے گئے تہے کہ محمد نے اوسکا سر کاٹ کر
مستعین پاس بہیجا — پہر اس برسمین حسن بن زید بن محمد بن اسماعیل بن زید بن الحسن
بن الحسن بن علی بن ابیطالب طبرستان مین معہ جمعہ کثیر ظاہر ہوا — اسی برسمین
اہل حمص نے اپنے عامل فضل بن قارن بہائی مازیار پر حملہ کرکے اوسے قتل کیا
مستعین نے یہہ سنکر موسی بن بغا الکبیر کو اوپر بہیجا اوسنے اوسے حمص اور رستن
کے درمیان مین لڑائی کرکے حمص کو فتح کیا اور اوسکو بہگایا اور وہانکی رعایا کو
قتل کیا اور حمص کو جلایا — اسی برسمین زیادۃ اللہ بن محمد بن ابراہیم بن اغلب
حاکم افریقیہ فوت ہوا اسکی بادشاہت ایک برس چہہ مہینے رہی اسکے بعد
بادشاہ ہوا اسکا بہتجا ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد مذکور — اسی برس مین
خلیع شاعر جسکا نام حسین بن ضحاک تہا راہی ملک عدم کا ہوا اسکے اشعار اور
اخبار مشہور ہین پیدائش اسکی سنہ ۱۶۲ مین ہوئی تہی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۵۱ ہجری

اس برسمین بغا صغیر اور وصیف نے متفق ہوکر باغر ترکی کو قتل کیا — ترک نے
بلوہ کرکے مستعین اور بغا صغیر اور وصیف کو کہ سامرے کے قلعہ مین تہے گہیر لیا
صغیر اور مستعین اور وصیف وہانسے بہاگ کر بغداد مین آئے اور وہان مستعین
نے قرار پکڑا

ذکر بیعت معتز باللہ کا

اسی برسین بعد جانے مستعین کے بغداد مین ترکون نے خوف کرکے معتز باللہ بن متوکل کو جو قید مین تہا نکالکر اوسکی بیعت کرکے جتنا مال مستعین اور اوسکی ماکا سامر مین تہا اوسکے قبضہ مین دیا اور لشکر پر تقسیم کیا پہر معتز نے اپنے بہائی احمد طلحہ بن متوکل کو جسکا نام موفق تہا تیسوین ۲۳ محرم کو معہ پچاس ہزار ترک کے واسطے لڑائی مستعین کے بہیجا مستعین بغداد مین قلعہ بند ہوکر خوب لڑا — اراکین دولت بغداد مین مستعین کی بیعت توڑنے پر متفق ہوئے اور باہم عہد واثق کیا — اسی برسین فوت ہوا سری سقطی زاہد

پہر شروع ہوا سنہ ۲۵۲ ہجری

ذکر خلع مستعین اور بادشاہت معتز کا

یہہ تیر ہوان بادشاہ عباسیونکا تہا جبکہ معتز اور مستعین مین امورات مرقومہ بالا ظہور مین آئے تو مستعین احمد بن محمد معتصم نے اپنی بیعت لوگون سے اوٹہائی اور معتز باللہ بن متوکل بن معتصم کی بیعت کے خطبہ معتز کا بغداد مین جمعہ کے روز چوتہی محرم اس سال کے پڑہا گیا اور تمام اہل بغداد سے معتز کی بیعت لے کر مستعین معہ اپنے عیال کے رصافہ سے قصر حسن بن سہل کیطرف گیا اور اوسنے چادر اور شاخ اور انگشتری طلب کی مستعین چاہتا تہا کہ مکہ معظمہ مین رہون لیکن ممانعت کے مکہ مین جانے سے لاچار ہوکر اوسنے بصرہ مین مقام کیا معتز نے ایک جماعہ کو اوسپر

ذکر بادشاہت معتز کا

اوسپر موکل کیا اور نکالا اوسے واسطے کی طرف پھر معتز نے قتل مستعین کا حکم دیا ۵۹۹
اور محمد بن طولون کو بھی یہہ لکھہ بھیجا احمد بن طولون نے اوسکو منع کیا مستعین کے
قتل سے اور احمد بن طولون مع مستعین کے قاطول کی طرف گیا اور اوسکو حاجب
سعید بن صالح کے سپرد کیا سعید نے اوسکو ایسا مارا کہ مرگیا پھر اوسکا سر معتز پاس
بھیجدیا اوسنے اوسکے دفن کا حکم دیا — مدت بادشاہت مستعین کے خلع بیعت
تک تین برس نو مہینے کچھہ دن تھے عمر اوسکی چونتیس ۳۴ برس کی تھی — اسی برسمین
عیسی بن شیخ کو رملہ پر حاکم کرکے اوسکا نایب جسکا نام ابو المعتز تھا وہان بھیجا
— یہہ عیسی بن شیخ شیبانی تھا اور وہ عیسے بن شیخ بن سلیک اولاد جساس
بن مرہ بن ذہل بن شیبان سے تھا — جبکہ فتنہ ترکونکا عراق مین پھیلا تو
ابن شیخ مذکور دمشق اور اوسکے عاملون پر غالب ہوکر وہ جو کہ شام سے خلیفہ
پاس خراج بھیجتے تھے موقوف کرکے آپ مالک ہوا — اسی برسمین محمد بن بشار بصری
اور محمد بن مثنی ابن بصری جو مشایخ اور مسلم بخاری سے ہین صحیح مین فوت ہوئے

پھر شروع ہوا سنہ ۲۵۳ ہجری

اسی برسمین بلوہ کیا لشکر نے واسطے تنخواہ چار مہینے کے جب وصیف نے اونکو نہ دیا
تو اوسپر حملہ کرکے اوسے قتل کیا معتز نے تمام کار وصیف کا بغا شرابی کو دیا اسی
برسمین محمد بن عبد اللہ بن طاہر بن الحسین فوت ہوا — اسی برسمین یعقوب متعلقات
ہراۃ اور بوشنج کا مالک ہوا جبکہ اسنے قوت پکڑی تو امیر خراسان وغیرہ اوسے
خوف کرنے لگے

پھر شروع ہوا سنہ ۲۵۴ ہجری

ذکر وفات علی تقی کا

۶۰۰ اسی برس مین بغا صغیر شرابی مارا گیا رات کو اسطرحسے کہ اپنے یارون اور لشکر مین سے یہہ سہ دو غلامون کے بارادہ کشتی من پٹنی کے نکلا نگہبان جو پل پر تھے اونہون نے معتز کو اسی خبردار کیا اوسنے اوسکے قتل کا حکم دیا تب قتل کیا اونہون نے اور اوسکے سر کو معتز پاس بہیجا

ذکر وفات علی تقی

اسی برسکے جمادی الاخرین علی زکی نے جنکو علی ہادی اور علی تقی کہتے ہین وفات پائی وہ بہی بارہ امامون مین سے تہے امامیہ کے نزدیک یہہ علی زکی بیٹے محمد الجواد کے تہے جنکا ذکر سنہ ۲۲۰ مین گذرا — جب سنا متوکل نے کہ اونکے پاس کتابین اور سلاح ہین تب لشکر ترکونکا اونکے گرفتار کرنے کے واسطے راتکو بے خبر بہیجا لشکر نے جاکر انحضرت کو گہیر لیا اور دیکہا کہ اپنے گہر مین دروازہ بند کئے ہوئے بیٹہے ہین جب اندر گئے تو اونکو ذرہ بالونکی پہنے ہوئے قبلہ رو پایا اور ایات قران مقضمن وعد وعید کی خوش آوازی سے پڑہ رہے تہے اور نیچے سوائے ریگ اور کنکرون کے کچہہ فرش نہ تہا لوگ اوسی طرح اونکو اوٹہا کر متوکل پاس لائے متوکل اوسوقت شراب پیتا تہا اور ہاتہہ مین اسکے کاسہ شراب کا تہا — جب متوکل نے اونکو دیکہا تو تعظیم کرکے اپنے ایک طرف اونکو بٹہایا اور کاسہ شراب کا اونکو دینے لگا تب انہون نے فرمایا اے بادشاہ مخمور نہین ہوا گوشت میرا اور خون میرا کبہی مجہہ کو اسی معاف رکہہ تب اوسنے معاف کیا اور فرمایش شعر پڑہنے کی کی آپ نے فرمایا مجہے شعر کم آتے ہین — جب متوکل نے زیادہ اصرار کیا تو شعر پڑہے کہ مضمون اونکا یہہ تہا — اہل دنیا چوٹی پہاڑ پر یعنے بلندی پر شبانش ہوتی تہے اور آدمی اونکے نگہبانی کرتے تہے لیکن اون بلندیون نے اونکو بے نیاز

ذکر وفات علی نقی کا

بے نیاز نکیا — اترے اپنے رہنے کی جاے سے بعد غرت کے اور سپرد ہوے
کڑہی کو کہ اونکی گرمی سے وہ خشک ہوا جاتا ہے جبکہ قبر مین دفن ہو چکے تو آواز
دی اونکو آواز دینے والے نے کہان ہین وہ سردار تمہارے اور تاج اور لباس
وہ سونے کہان ہین جو انعام دیتے تہے اب پہاڑی جاتے ہین پردہ اور تاج پہر پوچہی
گی قبر وقت پوچہی کی ان موہون سے کہ کیڑی اونکو کہانے ہونگے مدت تک کتنے
زمانے مین کہایا پیا اب بعد بہت کہانے کے تم ایسے ہوے کہ تم کو کہاتے ہین
— متوکل یہہ سنکر بہت رویا اور شراب کے اوٹہانے کا حکم دیا اور پوچہا
کہ اے ابو الحسن ایا تیرے ذمہ کچہہ قرض ہے آپنے فرمایا ہان چار ہزار دینار
اوسنے چار ہزار دینار دئے اور اونکو بغرت تکریم اونکے مکان پر بہیجدیا
پیدایش انحضرت کی ماہ رجب سنہ ۲۱۴ مین ہوئی اور سنہ ۲۱۳ مین بہی لکہا ہے —
اور وفات اونکی پچیسوین جمادی الاخر سنہ ۲۵۴ مین سامرہ مین ہوئی — علی مذکور کو
عسکری بہی کہتے ہین اسواسطے کہ اب رہنے والے سرمن راے کے تہے جسکو
عسکر کہتے ہین کیونکہ وہان لشکر رہتا تہا علی مذکور دسوین امام تہے بارہ مین سے
یہہ باپ تہے حسن عسکری کی اور حسن عسکری گیارہوان امام بارہ امامون مین سے تہے
— اسطرح کہ حسن بن علی جنکا ذکر ہے بیٹے محمد الجواد بن علی الرضا بن موسی کاظم
بن جعفر الصادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابیطالب
ولادت حسن عسکری کی سنہ ۲۳۰ مین اور وفات اونکی ربیع الاول اور لکہا ہے جمادی الاولے
سنہ ۲۶۰ مین سرمن راے مین ہوی اپنے باپ علی النکی مذکور پاس دفن ہوئے
حسن عسکری مذکور یہہ باپ ہین محمد منتظر صاحب سرداب کے — محمد منتظر
وہ بارہوین امام ہین سوا فرقہ مذہب امامیہ کے — انکو قاسم مہدی حجتہی
کہتے ہین پیدایش اونکی سنہ ۲۵۵ مین ہے — شیعہ کہتے ہین وہ ایک کہڑی مین

ذکر خلع کرنے معتز اور اوسکے مرنیکا

۶۰۲ جواد سکے باپ کے گھر مین سرمن رائے مین تہا شریف لیگئے اونکے یہہ حال دیکہتی تہی لیکن وہان سے پہر نہ نکلا عمر اوسکی نو برس کی تہی یہہ ۲۵۵ھ مین ہوا اگرچہ اسمین اختلاف بہی ہے — اسی برسمین احمد بن رشید چچا واثق کا فوت ہوا اسی برسمین احمد بن طولون مصر پر حاکم ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۵۵ ہجری کا

اسی برسمین یعقوب بن لیث صفار فارس کرمان کا حاکم ہوکر فارس مین بہی حکمرانی کی اور شیراز پر جاکر رعایا کو امان دی خلیفہ کو لکہا کہ تو میری اطاعت قبول کر نامہ اس مضمون کا سو تحفہ گران قیمت کے کہ اوسمین دس باز سفید اور سو سیر مشک تہا بہیجا

ذکر خلع کرنے معتز اور اوسکے مرنے کا

اسی برسمین معتز بن جعفر متوکل بن محمد المعتصم بن ہارون رشید کی بدہ کے دن ستائیسوین رجب کو ٹوٹی معتز کے نام مین اختلاف ہے بعض نے محمد کہا ہے اور بعض نے زبیر — کینیت اوسکی ابو عبد اللہ تہی اور بعض نے اسکے سوا بہی لکہی ہے پیدائش اسکی سرمن رائے مین ماہ ربیع الاخر سنہ ۲۳۲ھ مین ہوئی ماں اوسکی قبیحہ لونڈی تہی موت اوسکی شعبان کی دوسری تاریخ ہوئی سبب اسکی موت کا یہہ تہا کہ ترکون نے اپنے کہانے کیواسطے اوس سے مال طلب کیا لیکن معتز پاس اوسوقت کچہہ نہ تہا کہ اونکو دیتا پہر ترکون نے کم کرکے پچاس ہزار دینار طلب کئے اسوقت معتز نے اپنی ماں قبیحہ سے پوچہا کہ تیرے پاس ہو تو دے اوسنے کہا میرے پاس کچہہ نہین تب ترکون اور مغربیون اور فراغنون نے اتفاق اوسکی بیعت توڑنے پر کرکے اوسکے دروازہ پر آئے اور کہا کہ ہمارے

ذکر بادشاہت مہتدی کا

کہ ہمارے پاس آؤ اوسنے عذر کیا کہ مینے کل دوا پی تہی سو اوسنے علل کیا ہے اگر ۶۰۳
تمہین کچھہ ضرورت ہو تو بھیجے میرے پاس آؤ اوسوقت ایک گروہ نے وہان
جاکر معتز کو کھینچتے ہوئے دروازہ حجرہ تک لائے اور گرزون سے اوسکو مارا
کرتا اوسکا پہاڑ کر دہوپ مین کہڑا رکہا کہ مارے گرمی کے ایک پانو رکہتا تہا دوسرا
اوٹہاتا تہا بھیجے اوسے ٹہوکر مارتے تہے اور وہ ہاتہہ سے روکتا تہا پہر حجرہ مین اوسے
بند کیا اور ابن ابی الشوارب قاضی کو معہ ایک جماعت کے بلاکر گواہی اوسکی
بیعت توڑنے پر دی پہر معتز کو ایسے شخص کے سپرد کیا کہ اوسکو عذاب دیتا تہا
کہانا پانی بند کیا تین دن تک پہر ایک گڑہے مین بند کرکے اوسپر کچ گیری کی یہانتک
کہ وہ فوت ہوا تب اوسے سامرین منتصر پاس دفن کیا بادشاہت اوسکی
ابتدائے ایام بیعت سامر سے خلع تک چار برس ساتہہ مہینے ساتہہ دن کم تہی
عمر اوسکی چوبیس برس تیس دن کی تہی وہ گورا سیاہ بال والا تہا

ذکر بادشاہت مہتدی کا

جو چودہوان بادشاہ عباسیونکا تہا ستائیسوین رجب دن بدہ کے اس برس
محمد بن واثق کی خلافت پر بیعت کی گئی اور لقب مہتدی باللہ ہوا کنیت اوسکی
ابو عبداللہ تہی ماں اوسکی فرب رومیہ تہی اوسی برس کے رمضان مین قبیحہ معتز کی ماکہ جیسی
اوسکا بیٹا قتل ہوا تہا پوشیدہ رہتی تہی ظاہر ہوئی قبیحہ کا بہت مال بغداد مین تہا
اوسکے لاکہہ دینار زمین مین مدفون تہے ایک تہیلی زمرد انڈے برابر کی اور ایک
تہیلی موتی انڈے برابر کی ایک تہیلی یاقوت سرخ کی بقدر پیمانہ کے نکلی یہہ
سب کہدکر صالح بن وصیف پاس گیا اوسنے جب اس مال پر نظر کی تو کہا

ذکر ظاہر ہونے شاہ زنگ کا

۶۰۴ کہ برا حال کرے اللہ قبیحہ کا کہ بیٹے کو پچاس ہزار دینار کے واسطے قتل کروایا اور اسقدر مال اوس پاس تہا ۔۔۔ متوکل نے اوسکا نام قبیحہ سبب اوسکے حسن و جمال کے ضدیر رکہا تہا جیسے حبشی کا نام کافور رکہتے ہین پہر یہ گئی اور بد دعا دیتی تہی صالح بن وصیف کو یہہ کہکر کہ تمہاری پردہ دری کی اور اولاد کو قتل کیا اور مال چہینا اور شہر بدر کیا اور ایسے برا کام کیا

ذکر ظاہر ہونے شاہ زنگ کا

اسی برس مین پہلا خروج بادشاہ زنگ علی بن محمد بن عبد الرحیم کا ہوا جسکا نسب عبد القیس سے ہے اسطرح کہ جمع ہوئے اوسپر زنگی سباخ کے رہنے والے جو بصرہ کیطرف رہتے تہے اسنے دعوی کیا کہ مین علی بیٹا محمد بیٹا احمد بن عیسی بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب ہون جب اسپر لوگ جمع ہوئے تو دجلہ سے عبور کرکے دینار ی مین اوترا ۔۔۔ اسی پہلے بادشاہ زنگ سامرین مستعین کے پاس تہا تعریف اوسکی اپنی شعرون مین کہتا تہا پہر اوسنے ۲۴۹ھ مین سامرہ سے کوچ کرکے احسانیہ تہا اختیار کیا پہر ۲۵۴ھ مین بصرہ کو جاکر خروج کیا ۔ لشکر اسکا دھنی ائن لوٹ کیواسطے منتشر ہوا اور روٹ یکری ۔ اسی برس جعفر بن سفلان امیر صقلیہ کا فوت ہوا اور اوسکا بیٹا محمد اوسکے بعد اوسکی جگہہ حاکم ہوا اسی برس حسین محمد بن کرام مصنف مقالہ کا جو تشبیہ مین ہے انتقال کیا موت اوسکی شام مین ہوئی ہرچند رہنے والا سجستان کا تہا اسی برس حسین عبداللہ بن عبد الرحمن دارانی صاحب مسند ذی الحجہ مین فوت ہوا عمر اوسکی بیچہتر برس کی تہی اسی برس ابو عمران عمرو بن بحر جاحظ صاحب تصانیف مشہورہ فوت ہوا یہہ نہرل بہت نادرہ کم کہتا تہا خلفا کا دوست اور ندیم تہا اسنے علم نظام متکلم سے پڑہا جاحظ ابن زیات کے سبب سے متعلق ہوا تہا جب ابن زیات مارا گیا تو وہ قید ہوا لیکن پہر چہوٹا ۔ جاحظ کہتا تہا مین

ذکر بیعت توڑنے مہدی کا

۶۰۵ مین متوکل پاس گیا اوسکے بیٹے کی تعلیم کے لئے جب سامنے اوسکے سامر مین گیا تو مجھی
نالایق جانکر دس ہزار درہم دیکر پھیر دیا جاحظ نے بہت کتابین تصنیف کین ہین
اون مین سے کتاب بیان وتبین ہے جسمین نظم ونثر جمع کیا ہے اور کتاب
الحیوان اور کتاب البغلان اور کتاب فرقون اسلامیہ مین ہین ۔ یہہ بڑی آنکھون
والا تہا جیسے مفہوم اسکے نام کا ہے ۔ مبرد کہتا ہے کہ مین جاحظ پاس اوسکے
مرض مین گیا جب اوسکی خبر پوچہی تو اوسنے کہا کیا حال ہوگا اوس شخص کا جسکا آدہا
دہڑ مفلوج ہو نہین پہلتا جسکو پہلانا چاہون اور دوسرا آدہا مقرس ہے اگر کہی اوپر
اوڑے تو رنج ہو اور باوجود اسکے نوہ سے بڑہ گیا ہو پھر شعر پڑہے کہ مضمون اونکا
یہہ ہے تو امید کرتا ہے کہ رہون بڑہاپے مین جیسا جوانی مین تہا یہہ نہین ہوسکتا
جھوٹی بات جانتا ہے تیرا نفس کپڑا پرانا مثل نئے کے نہین ہوتا ۔ روایت
کی ہے کہ وہ بسبب گرنے کتابون کے مواسا اوسکی عادت یہہ تہی
کہ کتابون کو کہڑی چنتا اپنے گرد مثل دیوار کے اور بیچ مین آپ بیٹہتا اتفاقاً وہ
اوسپر گرین چونکہ بیمار تہا مرگیا محرم اس سال مین

پھر شروع ہوا سنہ ۲۵۶ ہجری

اس برسمین جمع کیا موسی بن بغا نے اپنا لشکر واسطے قتل صالح بن وصیف کے ہرچند
وہ بہاگا اور چہپا لیکن موسی نے اوسے پکڑکر قتل کیا

ذکر بیعت توڑنے مہتدی اور اوسکے مرنے کا

اس برسمین پندرہوین رجب کو بیعت توڑی محمد مہتدی بن ہارون کے واثق بن
معتصم نے اور اظہار دیوبرات رجب کو سبب اسکے مرنے کا یہہ تہا کہ اوسنے

ذکر خلافت معتمد علی اللہ کا

۶۰۶ قصد کیا تہا قتل موسی بن بغا کا جبکہ موسی بعض خوارج سے لڑنے گیا تہا مہتدی نے
بایکیال کو کہ سردار دون ترک سے تہا لکہا کہ تو موسی بن بغا کو قتل کر کے اوسکی جاے
ہو بایکیال نے موسی کو اس امر سے مطلع کیا یہہ دونو قتل مہتدی پر متفق ہو کر سامر
مین گئے بایکیال جب مہتدی پاس آیا تو مہتدی نے اوسے گرفتار کر کے قتل کیا اور
واسطے لڑائی موسی کے ترک جو مہتدی کے لشکر مین تہے وہ سب اسسے جدا ہو کر
موسی سے جا ملے مہتدی اس امر سے ضعیف ہو کر بہاگا اور قلعہ بند ہوا لیکن اونہون نے
اوسے گہیر کر پکڑا اور خصیہ اوسکے کاٹے تب وہ مر گیا اور مقبرہ منتصر مین دفن کیا
مدت بادشاہت مہتدی کے گیارہ مہینے پندرہ دن تہے عمر اسکی اڑتیس برس کی
تہی یہہ گندم گون تونددا لا چہوٹا قد بڑی ڈاڑہی والا تہا پیدائش اسکی قاطول
مین ہوئی یہہ مرد پرہیزگار کثیر العبادت تہا چاہتا تہا کہ مین بنی عباس مین ایسا ہون
جیسا عمر بن عبد العزیز بنی امیہ مین

ذکر خلافت معتمد علی اللہ کا

یہہ پندرہوان بادشاہ عباسیون کا تہا جبکہ مہتدی بعد خلع کے مارا گیا تو امراے
دولت نے ابو العباس احمد بن متوکل کو قید سے نکال کر بیعت کی لقب اوسکا معتمد علی اللہ
ہوا اسنے اپنا وزیر عبد اللہ بن یحیی بن خاقان کو کیا اس برسین بادشاہ زنگ نے
ابلہ کو بعد لڑائی کے بیکدم کی رعایا کو قتل کیا اور شہر کو جلایا چونکہ وہ شہر
لکڑی کا بنا ہوا تہا آگ اوسین جلد لگی پہر عباد ان پر بے جدال و قتال حاکم ہوا
یہہ اہواز کو نبرد تلوار اپنے قبضہ مین لایا اس برسین عیسے بن شیخ شام سے معزول
ہوا اوسنے زمان حکومت مین خراج دینا بغداد سے موقوف کیا تہا جیسا کہ ذکر
کیا پہر حاکم کیا عیسی کو ارمینیہ پر اور شام کا حاکم اماجور کو کیا اماجور وہان جا کر بعد

ذکر خلافت معتمد علی اللہ کا

بعد جدال و قتال کے لشکر عیسے سے فتح مند ہوکر شام کا حاکم مستقل ہوا اس برسمین امام ۶۰۷
محمد بن اسماعیل بخاری حنفی صاحب مسند صحیح کا فوت ہوا یہہ واسطے طلب حدیث کے
مشہرون مین گیا پیدایش اسکی سنہ ۱۹۴ مین تیرہوین شوال کو ہوئی بخاری نے کہا ہے
کہ مین حفظ کرواتا تہا حدیث کو جبکہ دس برس کا تہا لکہنے والون کو جب بارہ برسکا
ہوا تصنیف کیا مینے قضایا صحابہؓ تابعین اور اقوال ادنکے اور کتاب تاریخ اسوقت
نزدیک قبر رسول اللہ ص کے تہا — اور کہا اوسنے کہ مینے لکہا حدیث صحیح کو غیر
صحیح سے چہہ لاکہہ اور مینے اپنی کتاب مین نہین داخل کی مگر جو کہ میرے نزدیک صحیح
تہے — ایک مرتبہ یہہ بغداد مین وارد ہوا تب اہل حدیث نے کوشش کرکے
سو حدیث کے متن اور سندون کو بدل کے دس آدمیون کو مقرر کرکے ایک
ایک شخص کو بخاری پاس بہیجا اور حدیث مذکور اوسے لیکن بخاری نے اون سب
حدیثون مین یہہ کہا کہ مین نہین جانتا انکو جب سب پوچہہ چکے تو اوسنے کہا کہ حدیث
اول تو اسطرح ہی اور جو اصل تہے وہ بیان کی اور دوسرے اسطرح ہے اسیطرح
سبکے حقیقت بیان کی — بخاری اور امیر بخارا مین مناقشہ واقع ہوا جسکا نام
خالد تہا خالد نے یہہ مقرر کیا کہ جو شخص کہتا کہ بخاری قایل ہے مخلوق ہونے
افعال عبادکا اور مخلوق ہونے قران کا اوسی زمین مین کاڑنا تب بخاری نے اوپر
تبرا کیا اور برا جانکر وہان سے کوچ کرکے قریہ خرتنک مین کہ سمرقند سے دو فرسخ
تہا اپنے قریبون پاس آیا اور وہین عید فطر کی رات اس برسمین فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۵۷ ہجری

اس برسمین زنگیون نے بصرہ کو لیکر خراب کیا اور اوسکے رہنے والونکو قتل کیا
اسی برسمین مالک ہوا یعقوب متعلقات بلخ کا پہر کابل مین جاکر وہانکا حاکم ہوا

ذکر خلافت معتمد علی اللہ کا

۶۰۸ اور تحفہ خلیفہ پاس بھیجا اوسین بت اوس شہر کے تھے اوس برسین قصد کیا حسن بن زید علوی حاکم طبرستان نے کورکان کا اور لیلیا او سکو اسی برسین خفاجہ امیر صقلیہ نے اپنے غلام کو قتل کیا جیسے ذکر ہوا اوپر سنہ ۲۴۷ مین اور حاکم کیا محمد بن احمد اغلبی حاکم افریقیہ کو صقلیہ پر اوس برسین احمد بٹیا یعقوب کا عباس بن فرج ریاشی لغوی جان بحق ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۲۵۸ ہجری

اوس برس مین بھیجا معتمد نے اپنے بھائی موفق ابو احمد کو واسطے لڑائی زنگ کے

پھر شروع ہوا سنہ ۲۵۹ ہجری

اوس برسین حاکم ہوا یعقوب صفار نیشاپور پر اوس برسین ہوا محمد بن موسی بن شاکر جو اون تینون بھائیون مین سے تھا جنکی طرف منسوب ہے جبل بنی موسی جو شہر مین نام اون دونون بھائیون کا احمد اور حسین تھا یہہ حاصل کرنے علوم قدیمہ مین صاحب ہمت تھے ہندسہ اور حیل اور موسیقی مین کمال رکھتے تھے جب مامون کو پہلی کتابون سے دریافت ہوا کہ تمام زمین کا دور چوبیس ہزار میل کا ہے تو اوسنے بارادہ تحقیق مقرر کیا بنی موسی مذکورون کو اوسکے لکھنے پر پوچھا کہ زمین ہموار کونسی ہے تب لوگون نے سخت زمین سنگلاخ اور نرم زمین کوفہ کو بتایا مامون نے اونکے ساتھہ ایک گروہ کیا جنکے قول پر اعتماد تھا یہہ سب زمین سنجار مین گئی اور بلندی قطب شمالی کی دریافت کرکے وہان ایک میخ گاڑی اور اوسین ایک رسی لمبی باندھی اور اوس رسی کا سرا پکڑ کر قطب شمالی کی طرف سیدھے گئے اور اپنی دانست مین کچھ نکلی اسی طرح جہان رسی ہو چکتی تھی وہان میخ گاڑتے اور اوسین اور رسی باندھتے مثل پہلی رسی کے یہان تک کہ اسی حساب سے پہنچکر وہان سے بلندی قطب شمالی کی زیادہ ہونے لگی

لگی اسیطرح ایک درجہ تحقیق ہوا جب اونہون نے اوسکو ناپا تو چھیاسٹھ میل اور دو تہائی میل کی ہوئی پھر جہانسے پہلے ناپنا شروع کیا تہا گئی اور بیچ مین رسی باندہ کر جنوب کی طرف گئے بے لجی کے اور پہلی طرحسے رسیان باندہین یہانتک کہ ایسی جاے پہونچے کہ گھٹنے لگے وہان بلندی قطب شمالی کی ایک درجہ تب اوسکو ناپا تب وہ چھیاسی میل اور دو تہائی میل کی ہوئے تب اونہون نے مامون پاس آکر بیان کیا تب مامون نے چاہا کہ اسکو اور جاے بہی تحقیق کرے تب اوسکو زمین کوفہ کی طرف بہیجا وہان بہی اوسی طرحسے پیمایش کی لیکن حساب دونو موافق ہوئے وہانسے پہر کر مامون سے بیان کیا تب اوسکے نزدیک صحیح ہوئی اس پیمایش کی اور پہلی کتابون کی پہر ضرب کیا میلون مذکور کو تین سو ساٹھ مین جو درجہ آسمان کے ہین تو حاصل چوبیس ہزار میل ہوئے کہ وہ دور زمین کا ہے مین کہتا ہون کہ اخلاقان اور اور مورخون نے ایسا ہی نقل کیا ہے لیکن تحقیق یہہ ہے کہ پانا زمان مامون مین ایک درجہ کا چھیاسٹھ میل اور دو تہائی میل کا غیر صحیح ہے کیونکہ یہہ حصہ درجہ کا موافق رائے قدما کے ہے اور مامون کے زمانہ مین حصہ درجہ کا چھیاسٹھ میل تہا یہہ علم ہیئتہ مین بہی تحقیق ہو چکا ہے

پہر شروع ہوا سنہ ۲۶۰ ہجری

اس برسمین قتل کیا مخور حاکم حمص کو عرب نے اور حاکم وہانکا بکتر کو کیا اسی برسمین مالک بن طوق تغلبی رجہ مین فوت ہوا رجہ کو اسنے بنایا تہا اسلئے اوسکی طرف منسوب ہوتا ہے یعنے بولتے ہین رجہ مالک اسی برسمین حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب جو مشہور عسکری تہے فوت ہوئے یہہ بہی بارہ امامون مین سے ہین موافق مذہب امامیہ کے یہہ باپ

ذکر بادشاہت نصر بن احمد سامانی کا

۲۱۰ محمد منتظر کے بین جو سر من رائے کے غار مین مین موافی اونکے مذہب کے پیدایش انکی ۲۳۲ سنہ مین ہوئی جیسے گذرا ۲۵۴ سنہ مین اس برس مین حسن بن صباح زعفرانی فقیہہ جو شافعی کے یاردن بغدادی سے تہا فوت ہوا اس برسمین حنین بن اسحق طبیب عبادی جسنے کتابین حکماء یونان کی عربی کی طرف نقل کین اور بہت زبردست عالم تہا راہی ملک عدم کا ہوا اسنے کتاب اقلیدس اور کتاب بطلیموس کو جو مجسطی ہے عربی کیا اور اونکو اصلاح دیکر تصحیح کیا — عبادی کسرہ عین مہملہ اور فتح باء موحدہ کے منسوب ہے طرف عباد حیرہ کی جو کئی قبیلے ہین قبایل مین سے جنہون نے نازل کیا حیرہ کو یہہ لوگ نصاری تہے انکی طرف خلق کثیر منسوب ہے ازانجملہ عدی بن زید عبادی ہے

پہر شروع ہوا سنہ ۲۶۱ ہجری

ذکر بادشاہت نصر بن احمد سامانی کا

مادرالنہر مین ابتدا اونکی بادشاہت کا اسی برسمین حاکم کیا نصر بن احمد بن اسد بن سامان نے حداۃ بن عثمان بن طغاث بن نوشروان بن بہرام چوبین کو — بہرام چوبین وہ ہے جسکا ذکر اخبار کسرے پرویز مین گذرا — اسد بن سامان کے چار بیٹے نوح احمد یحیے الیاس تہے یہہ چاردن وقت مرنے مامون رشید کے خراسان مین تہے — مامون نے اولاد اسد بن سامان کو اکرام کیا اور سب سے پہلے اونکو حاکم کیا جب مامون خراسان سے عراق مین آیا تو خراسان پر غسان بن عباد کو خلیفہ اپنا کیا غسان مذکور نے احمد بن اسد کو فرغانہ کا حاکم کیا ۲۰۴ سنہ مین اور یحیے بن اسد کو شاش کا معہ اسرشنہ کے اور الیاس بن

ذکر بادشاہت نصر کا

بن اسد ہرات کا حاکم ہوا اور نوح بن اسد سمرقند پر حاکم ہوا جب طاہر بن حسین ۶۱۱
خراسان پر حاکم ہوا تو اوسنے اونکو بدستور رکھا اسمین نوح بن اسد فوت ہوا
بعد اوسکے الیاس ہرات مین جان بحق ہوا اوسکی جگہہ اوسکا بیٹا محمد بن الیاس
حاکم ہوا احمد بن اسد کے ساتھہ بیٹے تھے نصر۔ یعقوب۔ یحیے۔ اسمہ۔ اسمٰعیل
۔ اسحق۔ حمید۔ پہر احمد بن اسد نے انتقال کیا تب نصر اوسکا بیٹا اوسکی جاے
حاکم ہوا اسماعیل اپنے بہائی نصر کی بہت خدمت کرتا تہا یہانتک کہ نصر نے
اوسکو حاکم بخارا کیا اسی سنہ ۲۶۱ مین بعد اسکے سعی کرنے والون نے نصر اور اسماعیل
مین ایسا فساد کروایا کہ نوبت لڑائی کی سنہ ۲۷۵ مین ہوئی اور اسماعیل اپنے بہائی
نصر پر غالب آیا جب اوسے گرفتار کرکے اسماعیل پاس لائے تو یہہ استقبال کو
گیا اور زمین بوسی کی اور اوسکی جگہہ اوسے بہیجا اسماعیل بخارا مین رہا۔ یہہ
ایک مرد نیک اہل علم کا دوست تہا اور اونکی بزرگی کرتا اسیواسطے یہہ ہمیشہ
بادشاہ رہا اور اسکی اولاد بہی بادشاہ ہوئی اور مدت دراز تک بادشاہت
اسکی اولاد مین رہی جیسی ہم ذکر کرین گے انشاء اللہ تعالے اسی برسمین
اہل برقہ نے نافرمانی احمد بن طولون کی کی تب احمد مذکور نے اونپر لشکر بہیجکر گہیرا
برقہ کو اور فتح کرکے ایک گروہ رئیسونکا گرفتار کیا اس برسمین محمد بن احمد بن محمد
بن ابراہیم بن اغلب صاحب افریقیہ کا جمادی الاولی مین فوت ہوا بادشاہت
اسکی دس برس پانچ مہینے پندرہ روز رہی اسکے بعد اسکے بہائی ابراہیم بن
احمد بن محمد حاکم ہوا ابراہیم نے بعد چندے صقلیہ مین جاکر بہت بڑی فتحین کین
اور راہ خدا مین جہاد کیا جیسا حق جہاد کا تہا آخر کو ہفتہ کی رات انیسوین ذیقعدہ
کو سنہ ۲۸۹ مین صقلیہ مین بعارضہ ضرب کے موا رحم کرے اللہ اوسپر اوسکا جنازہ
افریقیہ مین لیجا کر قیروان مین دفن کیا بادشاہت اسکی پچیس برس رہی یہہ نہایت

ذکر بادشاہت نصر کا

۶۱۲ عقل مند تہا — حقنا مل تہا سب اسنے تصدق کیا اسی برس میں حسن بن عبد الملک بن ابی الشوارب قاضی القضاۃ جو اولاد عقاب بن اسید سے تہا وہ اسید جسے نبی صلعم نے حاکم مکہ کا کیا تہا — اسید فتح ہمزہ اور کسرہ سین مہملہ اور سکون یا رشناۃ کے اور دال کے ہے اسی برس میں ابو یزید بسطامی زاہد جسکا نام طیفور بن عیسے بن سروشان تہا فوت ہوا سرور بیان بعد مجوس ہونے کے ایمان لایا اسی برس میں ابو الحسن مسلم بن الحجاج نیشاپوری صاحب مسند صحیح مرگیا — یہہ ملکون مین واسطے حدیث سننے کے گیا مسلم کہتا ہے کہ مینے اس مسند صحیح کو تین سو ہزار حدیث سنی ہوی سے تصنیف کیا جب بخاری نیشاپور مین گیا تو وہان مسلم ملا اور جب مسئلہ خلق لفظ کا پیش آیا تو تمام آدمی اوسسے جدا ہوئے مگر مسلم بخاری سے کہتا تہا تجھے چہوڑ کر مین تیرے پاس نو چومون اے استاد استادون کے اور سردار محدثون کے اور طبیب حدیث کے

پہر شروع ہوا سنہ ۲۶۲ ہجری

اس برس مین خبیث حاکم زنگ نے لشکر طرف متعلقات واسط کی بہیجکر قتل کیا اور جلایا اور لوٹا اسی برس مین عمر بن شیبہ نے انتقال کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۶۳ ہجری

اس برس میں حاکم ہوا یعقوب صفار اہواز پر اس برس میں جان بحق ہوا اما جور بمقام دمشق مین اور احمد بن طولون مصر سے دمشق کی طرف گیا پہر حمص مین پہر حماۃ پہر حلب اور ان سبکا مالک ہوا پہر احمد بن طولون انطاکیہ مین گیا اور سیما ئیل حاکم انطاکیہ کو پیغام اطاعت کا دیا اوسنے انکار کیا تب احمد اوسسے لڑکر انطاکیہ پر حاکم ہوا زبردستی اور سیما بعد بڑی لڑائی کے مارا گیا پہر احمد نے طرسوس مین جاکر وہان

ذکر بادشاہت نصر کا

۱۳ وہان رہنے کا ارادہ کیا واسطے جہاد کے لیکن اسکے رہنے سے وہان نرخ مہنگا ہوا
اور اناج حرف ہو گیا یہہ حال دیکھہ کر شام مین پہر آیا — اسی برسین چین مین ایک
خارجی مجہول النسب اور اسم نے خروج کیا اور لشکر کثیر سے ارادہ شہر خانقو کا
کہ چین مین ہے کیا وہ شہر فصیل دار ہے اور ایک نہر بڑی اوسمین ہے اور اوسمین
عالم مسلمانون اور نصاری اور یہود و مجوس وغیرہ کے اہل چین سے بہت ہین
اوسکو محاصرہ کر کر فتح کیا اور وہان کے باشندے بیشمار مارے اور بہت سے
شہرون چین پر حاکم ہوا بعد اوسکے بادشاہ چین کی لڑائی سے وہ مارا گیا اور
لشکر اوسکا ایسا بہاگا کہ پہر جمع نہوا اسی برسین ابراہیم بن احمد بن محمد اغلبی حاکم
افریقیہ نے بنا نے شہر رقادہ سے فراغت پا کر وہان رہنے لگا اور اسکا بنانا
شروع کیا تہا سنہ ۲۶۳ مین اسی برسین قبیحہ ماعتز کی فوت ہوئی — اسی برسین
ابو ابراہیم مزنی صاحب شافعی کا جان بحق ہوا — اسی برسین یونس بن عبد الاعلی
بن موسی جو اصحاب شافعی سے تہا مصر مین راہی ملک عدم کا ہوا پیدائش اسکی
سنہ ۱۹۰ مین ہوئی یونس مذکور نے شافعی کے شعر روایت کرتا ہے اور کہا ہے
اوسنے کہ مینے سنا شافعی کو کہتا تہا ساتہہ قول رضا ناس کے ارزد تہی کر نہیں
پائی جائی ہے بس تو اوسمین اپنے ذات کی صلاح باب دنیا یا دین مین دیکہے تو
لازم پکڑ اوسکو — عبد الرحمن مولف تاریخ مصر کا جو مشہور ہے پوتا یونس
مذکور کا تہا اسطرح کہ عبد الرحمن بن احمد بن یونس بن عبد الاعلی مذکور

پہر شروع ہوا سنہ ۲۶۵ ہجری

اس برس مین زنگ نے نعمانیہ کو فتح کر کے جلایا اور لوٹا پہر جرجرایا مین گئے
شہر والے بغداد مین گئے

ذکر موت یعقوب صفار

اسی برس مین یعقوب بن لیث الصفار انیسوین شوال کو بیچ لشکر کشی سابور کے جو متعلقات اہواز سے ہے فوت ہوا مرض اوسکا درد قولنج تہا حکمانے حقنہ اوسکا تجویز کیا لیکن حقنہ نیکیا — معتضد نے اس پاس قاصد سہ نامہ کے بہیجا تہا اور صلح چاہی تہی جب یعقوب بیمار تہا اسنے قاصد کو سامنے بلواکر اوسکے سامنے تلوار اور روٹی خسکار کی اور پیاز رکہی اور رسول سے کہا کہ خلیفہ سے تو کہہ کہ اگر مین موا تو آرام پایا مجہسے اگر چہپا ہوا تو مجہمن اور تجہمین سوائے اس تلوار کے نہین اور اگر تو نے مجہے شکست دیکر فقیر کیا تو کہا دونگا یہہ روٹی اور پیاز — یعقوب نے فتح کیا تہا رخج کو اور قتل کیا تہا اوسکے بادشاہ کو اور اختیار وہان کے رعایا کا اوسکے ہاتہہ دیا تہا — بادشاہ رخج سونے کے تخت پر جلوس کرتا تہا اور دعوے خدائی کا رکہتا — یعقوب دانا عقلمند تہا اور ابتدائے امر مین یہہ چاندی بناتا تہا اسی واسطے اسکو صفار کہتے ہین — صالح بن نصر کنانی کرہل سجستان سے تہا اسکا پچپن کا یار تہا اور مشہور تہا کہ یہہ احسان کرتا تہا لڑائی خوارج مین جب صالح جان بحق ہوا تو اسکی جگہہ درہم بن حسین کو حاکم کرکے یعقوب نے درہم سے وہی کیا جیسے صالح سے کرتا تہا لیکن درہم امور لشکر کو انصرام نکرسکتا تہا جبکہ ضعف اور عجز درہم کا دریافت ہوا تو لوگ یعقوب صفار مذکور پر جمع ہوئے اور اپنی جہات کا اوسے مالک کیا جب یہہ درہم نے سنا تو بے جہگڑے حکومت اوسکو سونپے پہر مستعد ہوا یعقوب حکومت پر یہانتک کہ قوی ہوئے اوسکے شوکت اور حاکم شہر خلکا ہوا جیسے گذرا اسکا ذکر کیے جاے جب یعقوب فوت ہوا تو اوسکا بہای عمر بن لیث حاکم ہوا اور خلیفہ کو اسنے لکہا کہ مین تیرا مطیع ہون تب موفق نے

ذکر موت یعقوب صفار

موفق نے اوسکو خراسان اور اصفہان اور سجستان اور سند اور کرمان پر حاکم کیا ۶۱۵
اور اوسکو خلعت حکومت کا دیا اسی برسمین ابراہیم بن ہانی بن اسحاق نیابری فوت ہوا
یہہ منجملہ ابدال تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۶۶ ہجری

اس برس مین اہل حمص نے اپنے حاکم عیسے کرخی کو مارا اس برسمین رعایا اون شہرون کی
جو تخت حکومت خلیفہ کی تہی بسبب تغلب سردارون اور لشکر کے رنج اور مصیبت مین
رہے کیونکہ اونکو خوف کسی کا نہ تہا جو چاہتے تہے سو کرتے تہے کوی اونکا مانع
اور مزاحم نہ تہا اسلئے کہ موفق تو مصروف تہا زنگیون کی لڑائی مین اور خلیفہ معتمد
سوائے امور سلطنت کے اور چیزون مین مصروف تہا اور عاجز تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۶۷ ہجری

اس برس مین خلیفہ کے بہائی موفق اور حبیث حاکم زنگ مین کئی لڑائیان ہوئین
جنکا ذکر موجب طول ہے آخر کو زنگیون نے اہواز پر فتح پائی اور اوسپر حاکم ہوئے
پہر موفق شہر بادشاہ زنگ پر گیا لیکن وہ شہر نہایت مضبوط تہا نام اوسکا
مختارہ تہا موفق نے اوسکو گہیر لیا تب اوسکی رعایا نکلی اور امن چاہا اور باقی ماندہ
نے محافظت سے ضعیف ہوکر اوسکو سونپ دیا۔ اسی برسمین حسن بن عباس نے
صقلیہ کا حاکم ہوکر سردارون کو ہر طرف بہیجا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۶۸ اور سنہ ۲۶۹ ہجری

اس برسمین مخالفت کی لولو غلام احمد بن طولون نے اپنے مولا احمد بن طولون

۶۱۶ کے اوسوقت مین لولو کی زیر حکومت حلب اور حمص اور قنسرین اور دیار مصر جزیر
سے تہا اسنے موفق کو لکہا کہ میرے پاس آ اسی برس مین معتمد نے حکم لعن کرنے
احمد بن طولون کا منبر پر دیا کیونکہ اوسنے خطبہ موفق کو قطع کرکے اوسکے نام کو خطبہ
سے موقوف کیا تہا — معتمد نے یہہ امر لاچار ہوکر کیا تہا اسواسطے کہ خواہش خلیفہ
کی ابن طولون پر تہی اور معتمد کے واسطے کوئی امر نہ تہا بلکہ اسکے بہائی موفق کیواسطے
تہا معتمد نے ملنا چاہا تہا ابن طولون سے مصر مین تاکہ خفگی کرواے اوسمین اور اپنے
بہائی موفق مین — بعد اوسے یہہ کہا اوس زمانہ مین جبکہ اسکا بہائی زنگ کی لڑائی
مین مصروف تہا — تب اسحاق بن کنداج نے جو عامل موصل کا تہا اون سردارونکو
جو اسکے ساتہہ تہے گرفتار کرکر بغداد مین بہیجا اور سبقت کی معتمد کی طرف پہرنے مین
پہر اوسکو ممکن نہوا کہ مخالفت کرے بعد گرفتار ہونے اوسکے سردارون کے تب
سامرین پہر آیا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۷۰ ہجری

اس برس مین صاحب زنگ مارا گیا اوسپر لعنت خدا کی ہو جو اور بہت ہمراہی اوسکے
مارے گئے بادشاہ زنگ کا سر کاٹ کر نیزہ پر چڑہایا آدمیون کے آواز تعریف
کے ساتہہ بلند ہوئی اور موفق اپنی جاے مواوسکے سر کے آیا — رعایا مین سے
بہت آدمی متفق ہوکر واسطے امان کے اوس پاس آئے تب اوسنے امان دی پہر
سر خبیث کا بغداد مین بہیجا — خروج بادشاہ زنگ کا بدہ کے دن چھبیسوین
رمضان سنہ ۲۵۵ مین ہوا اور مارا گیا ہفتہ کے دن دوسری صفر سنہ ۲۷۰ پس فاصلہ
اوسمین چودہ برس چار مہینے چھہ دن ہوئے اسی برس حسین بن زید علوی حاکم طرستان
کا رجب کے مہینے مین راہی ملک عدم کا ہوا بادشاہت اوسکی اونیس برس آٹہہ

ذکر مرنے احمد کا

آٹھ مہینے کچھ دن تھے اوسکی جاے اوسکا بھائی محمد بن زید حاکم ہوا ۶۱۷

ذکر مرنے احمد بن طولون حاکم مصر اور شام کا

بعد اوسکے جانے کے طرسوس مین اور پھر آنے کے وہان سے ۔ جب انطاکیہ مین گیا تو وہان بہنس کا دودہ بہت پیا اوسکے پیٹ مین خلل ہوا وہ رہا یہانتک کہ ذرب ہوکر مرگیا اوسکی جو رو چھبیس ۲۶ برسکی تھی یہہ شخص دانا عقل مند تھا یہہ وہ شخص تھا جسنے قلعہ بافانیا یا اسے پہلے وہان قلعہ نہ تھا اور مصر اور قاہرہ مین مسجد جامع بنایئن جو اوسکے ساتھہ مشہور ہے وہ مسجد بہت بڑی ہے اوسکے بعد اوسکا بیٹا خمارویہ حاکم ہوا اسی برس مین محمد بن اسحاق بن جعفر صاغانی اور داود بن علی اصفہانی امام اصحاب طاہر کا فوت ہوا پیدایش اسکی سنہ ۲۰۲ مین تھی یہہ امام مجتہد پرہیزگار زاہد تھا یہہ اور اسکے اصحاب طاہر کہلاتے تھے کیونکہ یہہ ظاہر آثار اور اخبار کو لیتے تھے اور تاویلات سے پرہیز کرتے تھے داود شریعت مین قیاس کو جایز نہین جانتا تھا پھر جب اوسکی طرف مضطر ہوا تو اوسکا نام دلیل رکھا ۔ اوسنے بہت احکام خلاف ایمہ اربعہ کے مقرر کئے ازانجملہ یہہ ہے کہ کہتا تھا ظروف چاندی سونے مین پینا فقط حرام ہے اور کھانا اور وضو کرنا اور اور فایدے اوسکے جایز ہین کیونکہ نبی صلعم نے فرمایا ہے جو شخص کہ ظروف چاندی سونے مین پیئے تو نہین اوازکرنی کی اوسکے پیٹ مین مگر آگ جہنم کی ایسی مخالفت بہت ہین

پھر شروع ہوا سنہ ۲۷۲ اور سنہ ۲۷۳ ہجری

اس برس مین محمد بن عبدالرحمن بن حکم بن ہشام اموی حاکم اندلس سلخ صفر کو مرگیا ۔ عمر اوسکی قریب پینسٹھہ ۶۵ برسکے تھی مدت حکومت اوسکے چونتیس ۳۴ برس گیارہ ۱۱

۲۱۸ تھے کیونکہ وہ حاکم ۲۳۸ سنہ مین ہوا — اوسنے تینتیس بیٹے چھوڑے جب وہ فوت ہوا
تو اوسکے بعد اوسکا بیٹا منذر بن محمد حاکم ہوا منذر پر بیعت تین رات بعد مرنے باپ کے
ہوئی — اسی برسین ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی مصنف کتاب سنن کا مرگیا
اسنے حج کا قصد کیا تہا معتمد نے اوسکو گرفتار کرکے قید کیا اور قید ہی مین انتقال کیا
اسی برسین یہہ وہ شخص ہے کہ خارج کیا اسنے بخاری صاحب صحیح کو بخارا سے پہر بخاری
نے اسی التجا کی اسنے قبول کی — اسی برسین حافظ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی مشہور
مصنف کتاب سنن کا فوت ہوا یہہ حدیث بہت جاننے والا تہا اور سب متعلقات
حدیث کو خوب جانتا تہا — عراق اور شام اور مصر اور رے مین واسطے طلب
حدیث کے گیا اسکی تصنیفات مین سے ایک تفسیر بہت بڑی قران کی ہے اور
ایک تاریخ ہے کہ خوب لکہا ہے اوسمین اسکی کتاب حدیث من جملہ صحاح
ستہ ہے پیدایش اسکی ۲۰۹ سنہ مین ہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۷۴ اور سنہ ۲۷۵ ہجری

اس برسین قید کیا موفق نے اپنے بیٹے معتضد کو اور قید ہی مین رکہا یہانتک کہ موفق
مرض موت مین گرفتار ہوا جب چہوٹا اسی برسین ابو سعید حسین بن حسن بن عبداللہ
سکری نحوی لغوی جو مشہور ہے اور صاحب تصانیف تہا فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۷۶ ہجری

اس برسین عبدالملک بن محمد رقاشی نے انتقال کیا اور اسی برسین عبداللہ
بن مسلم قتیبہ مصنف کتاب ادب الکاتب فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۷۷ ہجری

ذکر وفات موفق باللہ کا

ذکر وفات موفق باللہ کا

اس برسمین ابو احمد طلحہ موفق باللہ بن جعفر متوکل راہی ملک بقا کا ہوا اوسکے پانوں مین درد پیدا ہوا تہا اوسنے طول کھینچ کر بہت تکلیف دی ایکدن کہنے لگا کہ میری کچہری مین سو ہزار آدمی رزق پانے والے ہین مگر اونمین کوئی مجہسا بدحال نہین موت موفق کی بدہ کے دن بائیسوین صفر اس برسکے مین ہوئی ۔ موفق کے ولیعہدی پر بیعت ہوئی ہے بعد معوض بن معتمد کے جب یہہ فوت ہوا تو سردارون نے جمع ہوکر اسکے بیٹے ابو العباس معتضد بن موفق کے ولیعہد ہونے پر بعد معوض کے بیعت کی اور اسکے باپ کے یارون نے جمع ہوکر اسکو حاکم اوس جیز کا کردایا جسپر اسکا باپ حاکم تہا

ذکر ابتدائے حال قرامطہ کا

اسی برسمین آئے سواد کوفہ مین ایک قوم جو مشہور قرامطہ ہین جسکا شخص نے کہ اس قوم کو اپنے مذہب مین ملایا وہ ایک قریہ مین سواد کوفہ سے بیمار ہوا تب اوسکو ایک مرد قریہ نے جو کرمینہ مشہور تہا بسبب سرخی آنکہون کے اور وہ بیطہ مین نام سرخی چشم کا ہے جبکہ شیخ قرامطہ اچہا ہوا تو اس مرد کے نام پر نام رکہا گیا پہر تخفیف کرکے قرمط کہنے لگے اسنے شہری اور جنگلی آدمیون مین سے اوس قوم کو جنکو عقل اور دین نتہا اپنے دین کی طرف دعوت کی اونہون نے اوسکا دین قبول کیا نامہ اسنے جو قوم کی طرف بہیجا تہا وہ اسطرح لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم فرج بن عثمان رہنے والا قریہ بصرانتہ کا کہتا ہے کہ مین دعوت کرتا ہون مسیح کی طرف سے جو کلمہ ہے اور وہی مہدی تہا وہی احمد بن محمد بن حنفیہ تہا وہی جبرئیل تہا

ذکر ابتدائے حال قرامطہ کا

۲۲۰ اب مسیح صورت نبا ہے انسان کی اور مجھے کہا ہے کہ تو دعوت کرنے والا ہے اور حجتہ ہے اور ناقہ صالح اور خر عیسی ہے اور یحیے بن ذکریا اور روح القدس ہے اور نبایا اوسکو کہ نماز چار رکعتین ہین طلوع شمس سے پہلے اور دو رکعتین ہین غروب سے پہلے اور اذان ہر نماز کی یہہ ہے کہ موذن کہے تین مرتبہ اللہ اکبر اور اشہد ان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ اور اشہد ان ادم رسول اللہ اور اشہد ان نوحا رسول اللہ اور اشہد ان عیسی رسول اللہ اور اشہد ان محمد الرسول اللہ اشہد ان محمد بن الحنفیہ رسول اللہ اور قبلہ بیت المقدس کی طرف ہے اور جمعہ اتوار کا دن ہے اس دن تعطیل چاہیے اور ہر نماز مین استفتاح جو احمد بن محمد بن حنیفہ پر نازل ہوئی ہین وہ اسیطرح ہے الحمد للہ وکلمتہ وتعالی باسمہ المتجد لا ولیاہ و باولیاہ قل ان الاہلۃ مواقیت للناس ظاہرہا یعلم علم السنین والحساب والشہور والایام و باطنہا لاولیاء الدین عرفوا عبادی سبیلے اتقونی یا اولی الالباب وانا الذی لا اسأل عما افعل وانا العلیم الحکیم وانا الذی ابلو عبادی وامتحن خلقی فمن صبر علی بلاے ومحنتے واختبارے ادخلتہ جنتے وادخلتہ فی نعمتی ومن زال عن امری وکذب رسلی اخلدتہ مہانا فی عذابی واتممت اجلی واظہرت امری علے السنۃ رسلی وانا الذی لم یعل جبار الا وضعتہ ولا عزیز الا ذللتہ وہبیں الذی اصر علی امرہ ودام علے جہالتہ وقال لم یزح علیہ عاکفین وبہ موقنین اولیک ہم الکافرون پھر رکوع کری اور اوسکی شریعت مین روزہ برس مین دو دن مہرجان اور نیروز مین تہا اور شراب حرام اور خمر حلال تہی اور خبایث سے غسل کرنا ضرور نہ تہا لیکن وضو مثل وضو نماز کے ہے تہا اور ہر صاحب کچلی اور ناخن کا کہانا درست تہا

پھر شروع ہوا سنہ ۲۷۹ ہجری

اس برسمین معتمد نے اپنے بیٹے مفوض کو ولیعہدی سے موقوف کیا اور اپنے بھتیجے

ذکر وفات معتمد کا

اس برس مین احمد معتمد علی اللہ بن جعفر متوکل بن معتصم انیسوین رجب کو بغداد مین فوت ہوا باعث مرنے کا یہہ ہوا کہ اوسنے کنارہ ندی پر بیٹھہ کر بہت کہا پی لیا تہا رات کو مرگیا۔ معتضد نے قاضیون اور سردارون کو بلایا اونہون نے اوسے دیکہکر سامرہ مین لیجاکر دفن کیا عمر معتمد کی پچاس برس چہہ مہینے کی تہی مدت بادشاہت اوسکی تیئیس ۲۳ برس اسکی خلافت مین اسکا بہائی موفق ایسا محیط تہا اور اوسنے ایسے اسپر تنگی کی تہی کہ تین سو دینار کے اسکو حاجت ہوئی لیکن اوسوقت اوسے میسر نہوی اوسوقت اوسنے شعر متضمن شکایت ابنائے روزگار کا پڑہا

ذکر خلافت ابی العباس احمد معتضد باللہ کا

یہہ سونہوان بادشاہ عباسیونکا تہا جس رات کہ معتمد فوت ہوا اوسکے صبح کو ابی العباس احمد معتضد باللہ ابن موفق ابی احمد طلحہ بن متوکل کی خلافت پر بیعت ہوئی — اسی برسمین نصر بن احمد سامانی نے انتقال کیا — اوسکی جاے ماوراء النہر مین اوسکا بہائی اسماعیل بن احمد بن اسد بن سامان ہوا — اسی برسمین حسین بن عبداللہ مشہور ابن حجاص مصر سے تحفہ گران قیمت کے خمارویہ بن احمد بن طولون صاحب مصر کے طرف سے واسطے تزویج معتضد کی خمارویہ کی بیٹی سے روانہ ہوا اسی برسمین ابو عیسے محمد بن عیسی بن سورہ ترمذی سلمی ترمذ مین ماہ رجب مین عالم نقبا کو دوڑا یہہ امام تہا حافظ تہا اسکی پانچ تصنیف ہین جامع کبیر حدیث مین یہہ اندہا تہا لیکن اون ائمہ مون مین سے تہا جنسے اقتدا حدیث مین کرتے ہین اور شاگرد محمد بن اسماعیل بخاری کا تہا

ذکر نوروز معتضدی کا

۶۲۲ اور بعض شیخون مین اوسکا شریک تہا شکل قتیبہ بن سعید اور علی بن حجر کی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۸۰ ہجری

اس برسمین جعفر بن معتمد فوت ہوا یہہ وہ شخص تہا جسے لقب مفوض نے اور خلعت اوسکے باپ نے دیا تہا اور معتضد نے حاکم کیا جیسے ذکر کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۸۱ ہجری

اس برسمین معتضد ماردین مین گیا وہان کا حاکم اسکے آنے سے بہاگ کر حمدان مین آیا اور اپنے بیٹے کو دہین چہوڑ آیا معتضد نے اوسے لڑکر پہر ماردین کو دی اسی برسمین طغج بن جف عامل دمشق کا طرسوس سے بلاد روم مین آیا خمارویہ کی طرف سے اور فتح کیا اور بندی بکڑی اسی برسمین عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن ابی الدنیا صاحب تصانیف کثیرہ مشہورہ کا فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۸۲ ہجری

ذکر نوروز معتضدی کا

اس برسمین حکم کیا معتضد نے لینے خراج کا نوروز معتضدی مین واسطے آسانی خلقت کے نوروز خیزران کے بدلے مین جو رومی مہینون سے ہے ہوتا ہے جبکہ آفتاب آخر حمل مین پہونچتا ہے

ذکر قتل خمارویہ کا

ذکر قتل خمارویہ کا

اس برس خمارویہ بن احمد بن طولون مارا گیا اسطرح کہ خدمتگارون مین سے کسنے ۶۲۳
اوسکو اوسکے فرش پر ماہ ذی الحجہ مین دمشق مین ذبح کیا باعث اسکا یہہ تہا کہ کسنے
خمارویہ سے کہا کہ تیری ہر ایک لونڈی نے ایک ایک خوجہ کو اپنا دہگڑا بنایا ہے
خمارویہ نے یہہ سنکر چاہا کہ بعض لونڈیون کو سزا دیوے لیکن سب خادمون نے
اجتماع اور اتفاق اسکے قتل پر کرکے جنہون نے اوسکو متہم اس امر کا کیا تہا
اونمین سے بیس نفر سے زیادہ قتل کئے اور جبکہ خمارویہ کو بہی قتل کیا تب
اوسکے سردارون نے جیش بن خمارویہ پر بیعت کی ہر چند یہہ لڑکا تہا اسی برس مین
ابو حنیفہ احمد بن داود دلنیوری مصنف کتاب نبات کا فوت ہوا اسی برس مین
حارث بن ابی اسامہ نے انتقال کیا جسکے واسطے مسند ہے اسی برس مین
ابو العینا محمد بن قاسم جو روایت اصمعی سے کرتا ہے جان بحق تسلیم ہوا یہہ اندہا
اور صاحب لطایف اور اشعار کا ہے یہہ ظرفا سے ایسا حاضر جواب اور
ذکی تہا کہ کوئی مثل اسکے نہ تہا پیدایش اسکی ۱۹۱ھ مین ہوئی اور چالیس برس
کی عمر مین اندہا ہوا لقب اسکا ابو العینا اسطرح سے ہوا کہ ایکدن اسنے ابو زید
سے پوچہا کہ تصغیر لفظ عین کی کیا آتی ہے اوسنے کہا عینا اے ابو عینا یہی
لقب اوسکا ہوگیا ۔ متوکل کے سامنے اسکے ندیم ہونے کا مذکور ہوا تہا
اوسنے کہا کہ اگر یہہ اندہا نہوتا تو البتہ اسکے لایق ہوتا ابو عینا نے یہہ سنکر کہا
کہ اگر مجہے چاند دیکہنے سے معاف رکہے تو مین لایق مناد مت کے ہون

پہر شروع ہوا سنہ ۲۸۳ ہجری

اس برس طغج بن جف امیر دمشق نے جیش بن خمارویہ کو دمشق مین بہیجا اور لشکر

ذکر قتل خمارویہ کا

۲۲۴ جیشیں مذکور کا اوسکے ڈرکپن کے باعث اوارز ال کے قریب اور باپ کے سرداروں
کے دور ہونے کے سبب سے مختلف ہوا آخر کار اوسکو قتل کرکے گہرا اور شہر
کو لوٹا اور جلایا اور اوسکے بھائی ہارون بن خمارویہ کو اوسکے جای مسند خلافت پر
بٹھایا — جیش بن خمارویہ نو ۹ مہینے کل بادشاہ رہا — اسی برس مین تخری شاعر
جسکا نام ولید بن عبادہ تہا منبج مین یا حلب مین فوت ہوا پیدائش اوسکی
سنہ ۲۰۶ مین ہوئی اسی برس مین علی بن عباس مشہور ابن رومی شاعر نے انتقال کیا
اسی برس معتضد نے حکم کیا کہ جو سہام مواریث سے بچے وہ ذوی الارحام
کو ملے اور دفتر مواریث کا موقوف کیا — تاریخ قاضی شہاب الدین بن ابی الدم
سے یہہ منقول ہے کہ اسی برس مین معتضد نے حکم لکہنے طعن کا معاویہ اور اوسکے
باپ اور بیٹے کے حق مین اور اوسکے لعن مباح ہونے مین دیا اوس حکمنامہ مین
بعد حمد خدا اور صلوۃ نبی کے یہہ لکہا تہا کہ جب ہمارے پیغمبر کو خدا نے رسول
کیا تو سب سے زیادہ اونکے مخالفت مین بنی امیہ تہے اور بنی امیہ مین سب سے
زیادہ ابوسفیان بن حرب تہا اور اوسکے دوست جو بنی امیہ سے تہے فرمایا
اللہ تعالے نے اپنی کتاب بزرگ مین والشجرۃ الملعونۃ مفسر سب متفق ہین کہ مراد
اوسسے بنی امیہ ہین — نبی صلعم نے ایکدن دیکہا کہ ابوسفیان کو اتے ہوے
کہ معاویہ کہینچتا ہے اوسے اور یزید معاویہ کا بہائی ہنکاتا ہے اوسے تب آپنے
فرمایا لعنت خدا کی کہینچنے والے اور سوار اور ہانکنے والے پر — منقول ہے
کہ معاویہ نے کہا اے نبی عبد مناف لو تم انکو لینا کرہ کا پس وہان بہشت اور
دوزخ نہین ہے — اور رسول صلعم نے ایکروز واسطے روبرو لکہنے کے بلایا اوسنے
بسبب کہانا کہانے کے لکہنے مین دیر کی تب نبی صلعم نے فرمایا اللہ اوسکا پیٹ
سیر نکرے جب سے کہی سیر نہوتا تہا — وہ کہتا تہا کہ مین طعام کو سیر ہوکر نہین

ذکر قتل خمارویہ کا

ہین چھوڑتا بلکہ تہک کر چھوڑ دیتا ہون اور یہہ بہی منقول ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا جبکہ تم معاویہ کو میرے منبر پر دیکھو تو قتل کردو اسپر طرح کی حدیثین اوسمین بہت تہین اور حکم کیا کہ یہہ شہرون مین پہرایا جاے اور معاویہ پر برسر منبر لعنت کرین تب لوگون نے کہا کہ اس سے فراغی سیدون کو ہو جاے گی اور سادات ہمیشہ بادشاہون پر خروج کرتے رہے ہین بیشک کہ لوگون مین اس سے فتنہ برپا ہونگے یہہ سُنکر وہ اُسے باز آیا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۸۴ ہجری

اس برسمین منجمون نے لوگون کو خبر دی کہ بہت شہر ولایتین بسبب کثرت بارش اور شدت نہرون کے ڈوب جائینگی تب لوگون نے محافظت کی لیکن اوس سال مینہہ کم ہوا اور چشمے نیچے ہو گے یہانتک کہ بغداد مین سے مرتبہ مارا استسقا پڑہی اسی برس مین حکومت ہارون بن خمارویہ بن احمد بن طولون کی مصر مین بگڑی سردار اسمین ایسے مخالف ہوے کہ بند و بست بادشاہت کا ٹوٹ گیا اوسکی طرف سے دمشق پر طغج بن جف حاکم تہا۔ اس برسمین اسحاق بن موسے اسفرائینی فقیہہ شافعی فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۸۵ ہجری

اس برس مین معتضد نے اندمین جاکر اوسے بی لڑائی لیا حاکم اردکا محمد بن احمد بن عیسی بن شیخ پہر معتضد نے قنسرین مین جاکر شہر مذکور کو لیلیا اور عواصم کو سردارون ہارون بن خمارویہ بن احمد بن طولون صاحب مصر سے لیا ہارون نے معتضد سے چاہا تہا کہ ان شہرون کو مجہسے لیلے ہی برمین ابراہیم بن اسحق جو سردار محدثون کا بغداد مین تہا جان بحق تسلیم ہوا

ذکر قتل خمارویہ کا

پھر شروع ہوا سنہ ۲۸۲ ہجری

اس برسمین ایک شخص قرامطہ کا ظاہر ہوا بحرین مین جو مشہور ابی سعید جنابی تہا اور جمع کثیر فراہم کرکے ایک گروہ قطیف اور ان قریون مین قتل کیا اسی برسمین مبرد جسکا نام ابو العباس محمد بن عبداللہ بن زید تہا فوت ہوا یہہ نحو اور لغت مین امام تہا اسکے تصنیفات مین سے بہت کتابین مشہور ہین از انجملہ کتاب کامل اور روضہ اور مقتضب وغیرہ ہین اسنے ابو العثمان مازنی سے پڑہا تہا۔ نقطویہ وغیرہ اسکے شاگرد تہے پیدایش اسکی سنہ ۲۰۷ مین ہوئی مبرد اوسکا لقب ہے جو اسم سے بہی زیادہ مشہور ہوا ہے وجہ شہورت یہہ کہتے ہین کہ یہہ اپنے یارون مین بیٹہا تہا ناگاہ حاکم شرطہ نے اسکو مصاحب کیواسطے طلب کیا لیکن مبرد نے اوس پاس جانا نکردہ جانا۔ جب قاصد نے اسکے طلب مین مبالغہ کیا تو وہ کوزون مین جو پانی ٹہنڈا کرنے کے لئے تہے گہس کر چہپ رہا جب قاصد صاحب شرطہ کا اس گہر مین ڈہونڈنے کو آیا تو مبرد کو نپایا جب وہ ڈہونڈہ کر چلا گیا تو صاحب خانہ جسکا نام ابو حاتم سجستانی تہا تالی بجا کر کوزون پر آواز کرتا تہا کہ اے مبرد اے مبرد لوگون نے یہہ سنا تو بولنے لگے یہانتک کہ لقب ہوگیا ابو العباس کا

پھر شروع ہوا سنہ ۲۸۷ ہجری

اس برسمین اسماعیل بن احمد سامانی حاکم ماوراء النہر کا امیر خراسان کو قتل و غارت کرکے خراسان پر حاکم ہوا نام حکم خراسان کا عمرو بن لیث صفار تہا پہر اوسکو معتضد پاس بغداد مین بہیجا اوسنے اوسے وہان قید رکہا یہانتک کہ مارا گیا سنہ ۲۸۹ مین

ذکر مرنے معتضد کا

۶۲۷ مین قید خانہ ہی مین — اسی برس مین محمد بن زید علوی حاکم طبرستان کا خراسان مین
کیا صفار کے لٹنے کی خبر سنکر تو وہان حاکم ہوا تب اوسین اور لشکر اسماعیل سامانی مین
لڑائی سخت ہوئی لشکر علوی کا بہاگا اور علوی زخمی ہوا انہی زخمون سے بعد چند
دن کے فوت ہوا بیٹا اسکا زید اس دفعہ مین گرفتار ہوا تہا اوسے اسماعیل پاس
بہیجا اسماعیل نے اوسکا اکرام کیا اور وسعت دی اوسکے قید مین — محمد بن زید
ادیب فاضل شاعر خوش سیرت تہا اللہ اوسپر رحم کرے اسی برس مین علی بن
عبد العزیز لغوی نے مکہ مین وفات پائی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۸۸ اور سنہ ۲۸۹ ہجری

اسی برس مین طغج بن جف امیر دمشق اور قرامطہ مین لڑائیان ہوئین

ذکر مرنے معتضد کا

اسی برس مین بائیسوین ۲۲ ربیع الاخر کو ابو العباس معتضد بن طلحہ موفق بن جعفر متوکل بن محمد
معتصم بن ہارون رشید فوت ہوا اوسکو محمد بن طاہر کے گہر مین رات کو دفن کیا
پیدائش اوسکی ماہ ذی الحجہ سنہ ۲۴۲ مین ہوئی بادشاہت اوسکی نو ۹ برس
نو ۹ مہینے تیرہ ۱۳ دن رہی — اولاد اوسکے بیٹون مین ایک علی مکتفی اور جعفر مقتدر
اور ہارون تہے اور گیارہ ۱۱ بیٹیان تہین جب معتضد کی موت قریب ہوئی تو اشعار
پڑہے — معتضد فربہ مہیب تہا اوسکے خوف اور دبدبہ سے لوگ ڈرتے تہے
اور اوسے دادخواہی بسبب خوف کے نکرتے تہے وہ عقلمند اور نیکبخت تہا قاضی
ابن اسحق نے نقل کی ہے کہ مین ایک روز معتضد پاس جو گیا تو دیکہا اوسکے سرہانے

ذکر بادشاہت مکتفی باللہ کا

۶۲۸ جوان عورتین رومی جنکے منہ صبیح کی مانند تھے مین اونکو دیکھنے لگا جب مین کہڑا ہوا تو مجھے معتضد نے کہا کہ بیٹھ مین بیٹھا تمین لوگ جو مجتمع تھے متفرق ہوئے تب معتضد نے کہا اے قاضی خدا کی قسم مینے اپنے ازار بند کو حرام پر کبھی نہین کہولا

ذکر بادشاہت مکتفی باللہ کا

یہہ وقت مرنے معتضد کے رقہ مین تھا لیکن وزیر نے حال مرنے معتضد کا اسے لکھا اور اسکی بیعت لی جب یہہ خبر اسکو پہنچی تو اسنے بھی بیعت اپنے پاس والون سے لی اور بغداد کیطرف جاکر بائیسوین جمادی الاول کو اوسمین داخل ہوا اسی برس ابراہیم بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن اغلب حاکم افریقہ کا فوت ہوا جیسے سنہ ۲۶۱ مین ہمنے لکھا ہے بعد اوسکے عبداللہ بن ابراہیم حاکم ہوا پھر عبداللہ قتل ہوا حال اسکا سنہ ۲۹۶ مین ہم لکھینگے اگر خدا نے چاہا عبداللہ کا قتل شہر یونس مین ہوا یہہ شخص عادل نیک خصلت تھا

یہہ شروع ہوا سنہ ۲۹۰ ہجری

اس برس مین شورکت قرامطہ کی ایسی بڑہی کہ انہون نے دمشق کو اوسکے حاکم طغج بن جف کے لشکر کو شکست دیکر گھیر لیا لیکن بعد اسکے لشکر اطراف سے مجتمع ہوئے اور اونکے پیشوا یحیی کو جو شیخ کر شہر ہے قتل کیا جب یہہ پیشوا مارا گیا تو اوسکی جاے اوسکا بھائی حسین قایم ہوا اور اس نے جد تہا اور ظاہر کیا بدبختی کو اپنے تئہ پر اور گمان کیا کہ وہ نیک نشانی ہے جب اس پاس جمعیت بہت ہوئی تو اہل دمشق نے کچھ مال اوسکو دیکر صلح کی پھر نص مین جاکر وہان غالب ہوا اور اپنا خطبہ منبرون پر پڑہوایا اور نام رکھا کیا مہدی امیر المومنین اور ولی عہد اپنے چچا کی بیٹی کو کرکے اوسکا لقب مدثر رکھا اس گمان پر کہ یہہ وہ مدثر ہے جو قرآن مین ہے پھر حماۃ اور معرہ وغیرہ

ذکر غلبہ مکتفی کا مصر اور شام پر

وغیرہ مین دبا کر اونکی رعایا کو مع لڑکون اور عورتون کے قتل کرکے سلیمہ بن گیا اونکو ۲۹۰
بے لڑای لیکر وہان کی رعایا کو مع لڑکون مکتب کے جلایا جبکہ حکومت قرمطی صاحب
شامہ کی بہت مضبوط ہوئی تو مکتفی نے بغداد سے خروج کرکے رقہ پر اور اوپر لشکر
اونکی طرف بھیجا

پھر شروع ہوا سنہ ۲۹۱ ہجری

چوبیسوین محرم اس سال کے لشکر خلیفہ اور صاحب شامہ قرمطی مین ایک مکان پر
جو حماۃ سے بارہ میل ہے لڑای ہوئی قرامطہ بھاگی لشکر خلیفہ اونکو قتل کرتے
ہوئے پیچھے گئے صاحب شامہ مع چچا کے بیٹے مدثر اور غلام رومی کے بھاگا
لیکن لوگون نے اوسے ایک جنگل مین گرفتار کرکے مکتفی پاس رقہ مین حاضر کیا
وہ اونکو لیکر بغداد مین گیا اور اونکو وہان قتل کرکے سر صاحب شامہ کا شہر مین
تشہیر کیا کتاب شریف عامد مین یہہ لکھا ہے کہ تنوخ مین یہہ لڑای واقعہ ہوی تھی اور
کہتا ہون کہ وہ ایک قریہ ہے شہر دن معرۃ سے اخذہ کے راہ پر حماۃ سے
حلب تک اسی برسمین ابو العباس احمد بن یحیی بن زید معروف ثعلب بغداد مین مرا
یہہ کوفیون کا نحو اور لغہ مین امام تھا اور ثقہ تھا دلیل مین اور صالح تھا پیدایش اسکی
سنہ مین ہوی

پھر شروع ہوا سنہ ۲۹۲ ہجری

ذکر غلبہ مکتفی کا شام اور مصر پر اور قطع ہونا بادشاہت بنی طولون کا

اسی برسمین مکتفی نے لشکر محمد بن سلیمان کے ساتھہ کرکے دمشق پر غالب آیا

ذکر بادشاہت مکتفی باللہ کا

۶۲۸ جوان عورتین رومی جنکے منہہ صبح کی مانند تھے مین اونکو دیکھنے لگا جب مین کہڑا ہوا تو مجھے معتضد نے کہا کہ بیٹہہ مین بیٹہا تمین لوگ جو مجتمع تھے متفرق ہوئے تب معتضد نے کہا اے قاضی خدا کی قسم مینے اپنے ازار بند کو حرام پر کبھی نہین کہولا

ذکر بادشاہت مکتفی باللہ کا

یہہ وقت مرنے معتضد کے رقہ مین تہا لیکن وزیر نے حال مرنے معتضد کا اسے لکہا اور اسکی بیعت لی جب یہہ خبر اسکو پہنچی تو اسنے بہی بیعت اپنے پاس والون سے لی اور بغداد کیطرف جاکر بائیسوین جمادی الاول کو اوسمین داخل ہوا اسی برس ابراہیم بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن اغلب حاکم افریقہ کا فوت ہوا جیسے سنہ ۲۶۱ مین ہمنے لکہا ہے بعد اوسکے عبداللہ بن ابراہیم حاکم ہوا پہر عبداللہ قتل ہوا حال اسکا سنہ ۲۹۶ مین ہم لکہینگے اگر خدا نے چاہا عبداللہ کا قتل شہر یونس مین ہوا یہہ شخص عادل نیک خصلت تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۹۰ ہجری

اس برس مین شوکت قرامطہ کی ایسی بڑہی کہ انہون نے دمشق کو اوسکے حاکم طغج بن جف کے لشکر کو شکست دیکر گہیر لیا لیکن بعد اسکے لشکر اطراف سے مجتمع ہوئے اور اونکے پیشوا یحیے کو جو شیخ کرشہور ہے قتل کیا جب یہہ پیشوا مارا گیا تو اوسکی جائے اوسکا بہائی حسین قایم ہوا اور مسمی بہ جمد تہا اور ظاہر کیا بد بختی کو اپنے منہہ پر اور گمان کیا کہ وہ نیک نشانی ہے جب اس پاس جمعیت بہت ہوئی تو اہل دمشق نے کچہہ مال اوسکو دیکر صلح کی پہر حمص مین جاکر وہان غالب ہوا اور اپنا خطبہ منبرون پر پڑہوایا اور نام رکہا گیا مہدی امیر المومنین اور ولی عہد اپنے چچا کی بیٹی کو کرکے اوسکا لقب مدثر رکہا اس گمان پر کہ یہہ وہ مدثر ہے جو قرآن مین ہے پہر حماۃ اور معرہ وغیرہ

ذکر غلبہ مکتفی کا مصر اور شام پر

وغیرہ مین جاکر اوسکی رعایا کو معہ لڑکون اور عورتون کے قتل کرکے سلیمہ مین گیا اوسکو ۶۲۹
بے لڑای لیکر وہانکی رعایا کو معہ لڑکون مکتب کے جلایا جبکہ حکومت "رملی صاحب
شامہ کی بہت مضبوط ہوئی تو مکتفی نے بغداد سے خروج کرکے رقہ پر اور ترا اور لشکر
اوسکی طرف بہیجا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۹۱ ہجری

چوبیسوین ۲۴ محرم اس سال کے لشکر خلیفہ اور صاحب شامہ قرمطی مین ایک مکان پر
جو حماۃ سے بارہ میل ہے لڑای ہوئی قرامطہ بہاگی لشکر خلیفہ اوسکو قتل کرتے
ہوئے پیچھے گئے صاحب شامہ معہ چچا کے بیٹے مدثر اور غلام رومی کے بہاگا
لیکن لوگون نے اوسے ایک جنگل مین گرفتار کرکے مکتفی پاس رقہ مین حاضر کیا
وہ اوسکو لیکر بغداد مین گیا اور اوسکو وہان قتل کرکے سر صاحب شامہ کا شہر مین
تشہیر کیا کتاب شریف عابد مین یہہ لکہا ہے کہ تنع مین یہہ لڑای واقعہ ہوی تہی اور
کہتا ہون کہ وہ ایک قریہ ہے شہرون معرۃ سے اخذہ کے راہ پر حمات سے
حلب تک اسی برسمین ابو العباس احمد بن یحیی بن زید معروف ثعلب بغداد مین مرا
یہہ کوفیون کا نحو اور لغہ مین امام تہا اور ثقہ تہا دلیل مین اور صالح تہا پیدایش اوسکی
سنہ مین ہوی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۹۲ ہجری

ذکر غلبہ مکتفی کا شام اور مصر پر اور قطع ہونا بادشاہت بنی طولون کا

اسی برسمین مکتفی نے لشکر محمد بن سلیمان کے ساتہہ کرکے دمشق پر غالب آیا

اخبار قرامطہ کا

۶۲۳ اور یہانتک گیا کہ قریب مصر کے پہنچا حاکم اوسکا ہارون بن خمارویہ تہا اسکے اکثر سردار جدا ہوکر لشکر خلیفہ سے ملے لیکن ہارون اونہی باقیماندہ سے نکلکر محمد بن سلیمان سے کئی مرتبہ لڑا آخر کار لشکر ہارون مین باہم دشمنی ایسی ہوئی کہ نوبت تلوار خون کی پہنچی ہارون نے سوار ہوکر ارادہ فتنہ کے فرو کرنے کا کیا تہا کہ بنی شیبہ نے اوسے نیزہ مارا کہ مرگیا بعد اوسکے اوسکا چچا شیبان قایم بحکومت ہوا اوسنے محمد بن سلیمان سے امان چاہی محمد نے اوسے امن دیا پہر شعبان رات کو ایسا بہاگا کہ اوسکا نشان نہ ملا تب محمد بن سلیمان نے مصر پر غالب ہوکر نبی طولون کو گرفتار کیا وہ قریب دس مرد کے تہے اور اونکا مال ضبط کیا اور اونکو قید کرکے بغداد کو بہیجا اور فتح نامہ مکتفی پاس روانہ کیا یہہ اس برس کے صفر مین ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۹۳ ہجری

ذکر اخبار قرامطہ کا

اس برس مین بعد غالب ہونے لشکر خلیفہ کے مصر پر اور فارغ ہونے محمد بن سلیمان کے اسی بات مصر مین ایک خارجی جلنجی نامی نے خروج کیا جب اوسنے قوت حاصل کرلی تو احمد بن کیغلغ عامل دمشق کا اوسکی طرف گیا قرامطہ نے دمشق کا عامل دیکہہ کر قصد اوسکے لینے کا کرکے وہان کے لوگون کو قتل کیا اور لوٹا طبریہ کو بہر اطراف کو نکل گئے تب مکتفی نے لشکر سے سردارون خاص کے مثل وصیف بن صوارتکین ترکی اور فضل بن موسی بن بغا اور بشیر خادم افشینی اور رایق اوسپر بہیجے جب باہم لڑائی ہوئی تب لشکر خلیفہ نے شکست پائی اور اون سردارون مین سے جمع کثیر مارے گئے اور قرامطہ نے اشیاء کثیرہ لوٹ کر قوت

فوت پائی اسی برسمین عبداللہ بن محمد ناشی شاعر اور نصر بن احمد حافظ فوت ہوئے ۶۳۱
اسی برسمین رزدیق احمد بن یحیی بن اسحق جو مشہور ابن راوندی ہے جان کمی تسلیم
اسنے بہت کتابین کفر مین مناظرہ اور مناقضہ شریعت مین تصنیف کین از انجملہ قضیب الذہب
اور کتاب اللامع اور کتاب فرند اور کتاب زمردہ وغیرہ ہین اور ان سب کا
علما نے جواب لکھا ہے خواہ معارض قران شریف کے نہین خواہ اور کفریات
مین اور اوسکی وجہ فساد کو بدلیل قوی ثابت کیا ہے بعض اوسکے اقوال سے
یہ ہے لعنت ہو جو اوسپر خدا کی کتاب زمردہ مین من یاتا ہون کلام اکثم بن صیفی کو
بہتر خدا کی اس قول سے انا اعطیناک الکوثر اور کہا ہے کہ انبیا نے طلسمات سے
تھے کہ عوام خلق کو اوسکے سبب کھینچا جیسے مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے اور یہود
اور نصاری کی طرف سے کتاب مناقضہ دین اسلام کے لئے بنائی اور یہود کی
طرف سے لکھا کہ موسی بن عمران نے فرمایا ہے کہ نہین نبی میرے بعد اور کتاب
فرند مین لکھا تھا کہ مسلمان اپنے نبی پر دلیل قران لاتے ہین جسکے ساتھ نبی نے
غلبہ چاہا لیکن عرب اوسکا معارضہ نکر سکے پس مسلمانون سے کہا جاوے کہ اگر کوئی
فلاسفہ مین سے پہلا حکیم دعوے کرے جیسا تم دعوے قران کے باب مین کرتے
ہو تو بطلیموس کے صدق پر دلیل قایم ہوگی کیونکہ اقلیدس نے دعوے کیا ہے
کہ تمام خلق مثل اوسکی کتاب کے لکھنے سے عاجز ہین تو اس دلیل سے نبوت
اسکی ثابت ہوگی اور اوسنے کہا ہے کہ قول خدا تعالے ان کید الشیطان کان ضعیفا
کون ضعف تھا آدم کو تو جنت سے نکالا اوسکے ایسے قول بہت ہین لیکن ہم نے
اوسکے لکھنے سے اعراض کیا — موت اوسکی لعنت ہو اوسپر اللہ کی رحمت مالک
بن طوق مین ہوئی لکھا ہے کہ عمر اوسکے چھتیس برسکی تھی — اوسکے اخبار اور تاریخ
وفات قاضی شہاب الدین ابی الدم حموی کی تاریخ مین یہی دیکھی ہے

ذکر مرنے مکتفی باللہ کا

۶۳۲ اور تاریخ شمس الدین ابن خلکان مین مینے دیکھا کہ اسکی وفات ۲۹۵ھ مین ہوئی اور بعض نے کہا کہ ۲۹۶ھ مین واللہ اعلم بالصواب

پھر شروع ہوا سنہ ۲۹۴ ہجری

اس برسمین قرامطہ نے عراق کی رستے سے حاجیون کو پکڑکر سب کو قتل کیا بہت سے مقتول شمار مین آئے اونکا اسباب بہت لیا سردار قرامطہ کا زکرویہ تہا یہ خبر سنکر مکتفی نے اوپر لشکر بہیجکر قتل کیا قرامطہ بہاگے شکست پاکر اور بہت آدمی اونکے مارے گئے زکرویہ ملعون زخمی گرفتار ہوا اور سات دن کے بعد راہی ملک عدم کا ہوا لشکر سوار اوسکے سر کے بغداد مین آیا اور اوسکے سر کو تشہیر کیا اسی برسمین محمد بن نصر مروزی سمرقندمین فوت ہوا اسکی تصنیفات بہت ہین

پھر شروع ہوا سنہ ۲۹۵ ہجری

اس برسمین صفر کے مہینے مین اسماعیل بن احمد سامانی حاکم ماوراالنہر اور خراسان کا جان بحق تسلیم ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا ابو نصر احمد بن اسماعیل حاکم ہوا مکتفی نے اوسکو اطاعت کے واسطے لکہا

ذکر مرنے مکتفی باللہ کا

اٹہارہین شب ذی قعدہ اس برس کو مکتفی باللہ ابو محمد علی بن معتضد باللہ ابی العباس احمد بن موفق باللہ ابی احمد طلحہ بن متوکل جعفر بن معتصم محمد بن ہرون رشید نے انتقال کیا بادشاہت اسکی چھ برس چھ مہینے اور نو دن رہی عمر اوسکی تینتیس برس کی تہی یہ میانہ قد خوبصورت ہلکا گندم گون خوش پیشانی اور بال بڑی ڈاڑہی والا تہا

ذکر بادشاہت مقتدر باللہ کا

والا تھا ماسکی ام ولد ترکیہ کی تھی نام اوسکا محمد تھا بیماری اسکے کئی مہینے رہی ۳۳۲
یہہ محمد بن طاہر کے گھر مین دفن ہوا

ذکر بادشاہت مقتدر باللہ ابی الفضل جعفر بن معتضد باللہ کا

اسکی ماں ام ولد تھی نام اوسکا شغب تھا یہہ اٹھارون بادشاہ عباسیون کا تھا
اسکی خلافت پر بیعت اوسی روز ہوئی جس روز مکتفی فوت ہوا عمر مقتدر کی دس سنہ
تیرہ ۱۳ برس کی تھی

ذکر فوت منذر اموی صاحب اندلس کا

اسی برس مین فوت ہوا منذر بن محمد بن عبد الرحمن بن حکم بن ہشام بن عبد الرحمن
جو داخل تھا مغرب بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان مین جسپر منذر
نے انتقال کیا تو اوسکے بھائی عبد اللہ بن محمد پر دارالسلطنت کے بیعت ہوئی
یہہ ستر ہوین صفر اس برس کے ہوئی اسی برسکے محرم مین ابو جعفر محمد بن احمد بن نصر
ترزی فقیہہ شافعی محدث راہی ملک بقا کا ہوا یحیی بن بدیر مصری اور یوسف
بن عدی اور کثیر بن یحیی وغیرہ سے روایت کرتا ہے اور اس سے احمد بن کامل
شافعی وغیرہ روایت کرتے ہین پیدائش اسکی سنہ ۲۱۰ مین اور لکھا ہے سنہ ۲۱۱ مین

پھر شروع ہوا سنہ ۲۹۶ ہجری

ذکر خلع مقتدر اور بیعت ابن معتز کا

ذکر بادشاہت زیادۃ اللہ کا

۲۹۶ اس برس سردارون اور قاضیون نے مقتدر سے خلع کر کے عبداللہ بن معتز کی بیعت کی اور اوسکا لقب راضی باللہ رکھا اس امر سے گہر کے غلامون مین سے جو مقتدر کی طرف تھے اور جو ابن معتز کی طرف تھے لڑائی ہوئی آخر کو عبداللہ بن معتز بھاگ کر چلا اور اوسکے یار بھی جدا ہوئے پھر گرفتار ہوا عبداللہ بن معتز اور دو رات قید رہا آخر کو پھانسی دیکر قتل کیا اور ظاہر یہہ کیا کہ وہ نمکسیر پھوٹ کر فوت ہوا لاشتہ اوسکی اوسکے ورثا کو دی پیدائش عبداللہ بن معتز کی تیسوین شعبان ۲۴۷ھ مین ہوئی یہہ شاعر فاضل تھا اوسکے اشعار اور تشبیہات مشہور ہین شاگرد یہہ مبرد کا تھا غلبہ اور بادشاہت اوسکی ایکدن رہی وقت بادشاہ ہونے کے اوسنے کہا تھا پنجاہ وقت ظہور خلق اور باطل ہونے باطل کا اوسکے کلمات ربع بہت ہین یہہ اپنے مذہب مین سوبن اور کربستہ طالب علم اور شعر پڑھتا مشہور حلقا مین یہہ تھا کہ وہ اپنے نفس کو لایق خلافت نہین جانتا تھا بلکہ ارام طلب ایسا تھا کہ اوسکو حاکم خلافت قوم نے کیا تھا جس قوم نے اوسے خوار کیا بعد بیعت کے ۔ علی بن محمد بن بسام نے اوسکا مرثیہ کہا ہے کہ مضمون اوسکا یہہ تھا واسطہ اللہ کے ہے بھلائے تیری کافی تھا مجھے عوض ملک کے تھوڑا سا علم اور ادب اور حسب نہین ہے یہہ امر کہ اگر نہوتا ملک تو تجھین نقصان ہوتا کیونکہ تو نے پایا ہے پیشہ ادب کا روایت یہہ بھی ہے کہ وہ کہتا تھا کہ مجھے اللہ نے حاکم اسواسطے کیا ہے کہ تمام اولاد طالب کو فنا کردن یہہ خبر جو اولاد علی ع کو پہنچی تو انہون نے بددعا دی

ذکر بادشاہت زیادۃ اللہ بن عبداللہ بن ابراہیم بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن اغلب کا از یقین

اس برس کے غرہ رمضان کو ابو نصر زیادۃ اللہ بن عبداللہ بعد قتل اپنے باپ کے

ذکر بادشاہت زیادۃ اللہ کا

کے جو زیادہ اللہ کے اتفاق سے ہوا تہا حاکم ہوا توضیح اسکی یون ہے کہ زیادۃ اللہ ۶۳۵
کو اسکے باپ عبداللہ نے شراب پینے پر قید کیا تہا۔ زیادۃ اللہ نے تین خادم
صقابی کو جو اسکے باپ کے خادم تہے قتل پدر پر متفق کیا اونہون نے عبداللہ کو
قتل کرکے اوسکا سر زیادہ اللہ پاس قید خانہ مین لائے جب زیادت اللہ
حاکم ہوا تو اونکو قتل کروایا باوجودیکہ اونسے قتل کروایا تہا جب بادشاہ ہوا
یہہ افریقیہ پر متوجہ ندات اور بمصحبت مسخر دلکا ہوا اور معاملات مملکہ کو بالکل
چہوڑ دیا اور اغالبہ مین سے جو اسپر قادر تہے اسکے چچا اور بہائی اون سبکو
قتل کیا اوزمان حکومت زیادۃ اللہ مین کام ابی عبداللہ شیعہ کا جو مغرب مین
لوگون کو دعوت طرف سادات بنی فاطمہ کی کرتا تہا خوب بنا زیادت اللہ
نے یہہ حال دریافت کرکے اوسپر تمام لشکر کہ چالیس ہزار آدمی تہے معہ
ابراہیم کے جو بنی اغلب سے تہا اور وہ اوسکے چچا کی اولاد تہا بہیجا تب ابو
عبداللہ شیعہ نے اونکو شکست دی جب زیادت اللہ نے بہاگنا لشکر کا اور
ضعیف ہونا مقابلہ ابی عبداللہ شیعہ سے دریافت کیا تو حتبا اسے ہوسکا مال
جمع کرکے اپنے ملک کو چہوڑ کر شرق کی طرف گیا جب مصر مین پہنچا تو دہان نوشیری
عامل تہا اوسنے حال اسکے آنے کا مقتدر کو لکہا پہر زیادۃ اللہ دہان سے رقہ
مین گیا دہان خط مقتدر کا متضمن پہر آنے کا مغرب مین واسطے لڑائی ابو عبداللہ
شیعہ کے پہنچا اور نوشیری عامل مصر کو واسطے مدد کے لشکر اور مال کے ساتھہ
بہت تاکید لکہی یہہ حال دیکہہ کر زیادۃ اللہ مصر مین آیا نوشیری نے اسے کہا
کہ تو حمامات کیطرف نکل تو مین تیرے پاس لشکر اور مال مین سے جو ضرور ہو بہیجون
جب یہہ نکلا تو نوشیری نے درنگ کی یہانتک کہ کئی مقام دہان ہوئے آخر کو
اسکے لوگ متفرق ہوئے اور زیادت اللہ کہ عادت شراب اور اگ سننے کی رکہتا تہا

ذکر ابتدائے دولت سادات کا

۲۳۶ اوسکو بیماری عارض ہوئی کہ بال ڈاڑہی کے گر پڑے تب زیادت اللہ نے نوشیری سے مایوس ہوکر قدس کیطرف واسطے رہنے کے گیا لیکن رملہ مین پہنچ کر مرگیا اور وہین دفن ہوا۔ مغرب مین بنی اغلب مین سے کوی باقی نرہا نبی اغلب کی بادشاہت بارہ ۱۲ برس تقریباً رہی کیونکہ اوپر گذر چکا کہ رشید نے ابراہیم بن اغلب کو حاکم افریقیہ کا کیا تہا ۱۸۴ھ مین اور اللہ ہی ایسا ہے جسکے ملک کو زوال نہین

ذکر ابتدائے دولت سادات بنی فاطمہ کا

اسی ۲۹۰ھ مین خلفاء سادات کی افریقیہ مین ابتدا ہوئی اور قطع ہوئی انکی بادشاہت ۵۶۷ھ مین جسیا ہم لکھینگے اگر اللہ نے چاہا پہلا خلیفہ سادات کا ابو محمد عبید اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن میمون بن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب تہا اور لکہا ہے کہ یہہ عبید اللہ بن احمد بن اسماعیل ثانی بن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابو طالب تہا علماء نے اسکی صحت نسب مین اختلاف کیا ہے جو لوگ کہ قایل اسکی امامت کے ہین وہ کہتے ہین کہ نسب اسکا صحیح ہے اسمین شک نہین کرتے اور اکثر علماء سادات اپنا سا نسب بیان کرتے ہین گواہ اسکے صحت کا مقولہ شریف رضی کا ہے کہ نہین مقام میرا خواری پر باوجودیکہ میرے پاس کلمات کاٹنے والے اور دم گرم ہے دشمنون کے شہرون کو مین لباس ذلت پہناتا ہون کیونکہ خلیفہ مصر مین اسوقت سید ہی ایسا سید کہ باپ اوسکا باپ میرا اور مولا اوسکا مولا میرا ہے جبکہ کوئے دور والا مجہپر ستم کرنا چاہے میری رگ کو اوسکی رگ سے الفت دی ہے دونو سیدون محمد اور علی نے اور بعضے کہتے ہین کہ نسب اسکا صحیح نہین بلکہ شکستہ ہے اور انمین سے بعض نے مبالغہ کرکے اوسکے نسب کو یہودیون مین کیا ہے کہتے ہین وہ کہ مہدی کا نام عبید اللہ نتہا بلکہ نام اوسکا سعید بن احمد بن عبد اللہ قداح بن میمون بن دیصان تہا

تہا اور بعض نے کہا ہے کہ عبید اللہ بن محمد تہا — اور کہتے ہین کہ اسکے نسب مین سعید ۶۳۷
بن حسین بن یہہ سعید بن حسن جب سلیمہ مین آیا تو اسکی مجلس مین ایک روز ذکر عورتون کا
ہوا حضار مجلس نے ایک یہودی کی جورو کے جو سلیمہ کا لوہار رہتا اور جورو کو چھوڑ کر
مرگیا تہا بہت تعریف اوسکی سامنے کی تب حسین بن محمد بن احمد بن عبد اللہ قداح
مذکور نے اوسے تزویج کی اوس عورت کا ایک بیٹا یہودی سے تہا حسین نے
اوسکو تعلیم کیا اور بہت دوست رکہتا تہا سوائے اسکے اور کوئی اولاد اسکے نہ تہی
تب ولی عہد اپنا اسے ابن حداد یہودی کو کیا اور اسکو بیٹے کی طرح اسرار بتائے
اور مال کثیر اور علامات اسکو دیا تب لوگون مین اوسکا بیٹا مشہور ہوا — کلام
مورخون کے بہت مختلف ہین اور زیادہ اختلاف ہے عبید اللہ قداح بن میمون
بن دیصان ہین لیکن ہم مختصر اسکو لکہتے ہین — مورخون نے لکہا ہے کہ ابن
دیصان مذکور مصنف کتاب میزان کا نصرۃ زندقہ مین اظہار تشیع آل محمد کرتا تہا
میمون بن دیصان کے ہان ایک لڑکا پیدا ہوا جسکو عبد اللہ قداح کہتے ہین اسواسطے
کہ یہہ علاج آنکہون کا کرتا تہا اور قدح کرتا تہا اسنے اپنے باپ میمون سے علم تارون
کا سیکہا تہا اوسکے باپ نے اوسکو مطلع کیا اون بہودون پر جو اال نبی سے نسب
ملانے مین بکار آتے ہین پہر عبد اللہ قداح اطراف کرج اور اصفہان سے اہواز
اور بصرہ اور سلیمہ کی طرف جو زمین حمص سے ہے جاکر لوگونکو کہر کی طرف دعوت
کرنے لگا بعد اسکے عبد اللہ قداح فوت ہوا اور اسکے جائی اسکا بیٹا احمد اور بعض
نے کہا ہے محمد قایم ہوا اوسکا مصاحب رستم بن حسین بن حوشب بن زادان بڑی کوفہ
کا رہنے والا ہوا احمد نے رستم کو حکم کیا کہ مین مین شیعون پاس جاکر لوگون کو مہدی
آل محمد کی طرف دعوت کری جب رستم بن حوشب نے یمن مین جاکر بموجب حکم
کے شیعون کو دعوت طرف مہدی کی کی تو انہون نے قبول کیا — عبد اللہ

ذکر متصل ہونے مہدی ابو عبداللہ کا

۲۴۸ شیعی ہوا اہل صنعا اہل کوفہ سے تہا ابن حوشب کے یمن میں آنے اور دعوت کرنے سے مطلع ہوکر ابن حوشب پاس صنعا سے آنکر اوسکا بڑا یار رہا ابو عبداللہ شیعی صاحب علم اور عقل تہا اسکے آنے سے پہلے ابن حوشب نے دعوت کرنے والون کو مغرب کی طرف بہیجا تہا اور اہل کتامہ نے اوسکی دعوت قبول کی تہی جب ابن حوشب نے علم ابو عبداللہ کا دریافت کیا تو اوسکو مغرب کیطرف بہیجا اہل کتامہ پر اور اوسکے ساتہہ تہام مال بہیجا ابو عبداللہ شیعی جو حسین بن محمد بن ذکریا کا بیٹا تہا مکہ میں گیا جب حاجی مکہ میں آئے تو اہل کتامہ عرب میں جانے کے واسطے مجتمع ہوئے عبداللہ نے اونکو مطیع اختیار پاکر اونکے ساتہہ ارض کتامہ میں جو مغرب سے ہے گیا وہان پہنچا ہوں ربیع الاول ۲۸۰ھ کو مع اہل کتامہ کے بہیجا۔ اہل بربر سب طرف سے جمع ہوکر اوس پاس آئے اور اسکی حکومت میں ترقی ہوئی نام اسکا اونکے نزدیک ابو عبید اللہ مشرقی تہا یہہ خبر ابراہیم بن احمد اغلبی امیر افریقیہ کو جب پہنچی تو اوسنے سنتے ہی چاہا کہ اوسکی حکومت کو حقیر اور کم کرے۔ پہر ابو عبداللہ تاہرت میں گیا وہان اسکے شان زیادہ ہوئی ہر طرف سے قبیلہ اسکے پاس آنے لگے یہی حال رہا یہانتک کہ ابو نصر زیادت اللہ اور ملکون نبی اغلب پر حاکم ہوا۔ زیادت اللہ کا چچا جراحول مشہور تہا مقابل ابو عبداللہ شیعی کے لڑتا تہا جبکہ زیادۃ اللہ بادشاہ ہوا تو اپنے چچا احول کو بلاکر قتل کیا تب تہام شہر ابو عبداللہ کے واسطے خالص ہوگئے

ذکر متصل ہونے مہدی ابو عبداللہ کا ابو عبداللہ شیعی کی ساتہہ

دعوت کرنے والے مغرب میں محمد والد مہدی کی طرف سے لوگونکو دعوت کرتے

ذکر متصل ہونے مہدی ابو عبد اللہ کا

کرتے تہے اور محمد سلیمہ مین تہا جب محمد نے انتقال کیا تو اپنا وصی اپنے بیٹے عبید اللہ ۶۳۹
مہدی کو کیا اور دعوت کرنیوالون کے حال سے اوسے مطلع کیا ظہور اسکا زمان
مکتفی مین ہوا جب مکتفی نے طلب کیا تو عبید اللہ اور اوسکا بیٹا ابو القسم محمد جو بعد مہدی
کے حاکم ہو کر قایم لقب ہوا بہاگ کر متوجہ مغرب کے ہوئے عبید اللہ مہدی مصر مین
لباس تجار مین آیا عامل مصر کا اس وقت مین عیسے نوشری تہا خلیفہ نے اوسکو
تلاش عبید اللہ مہدی کے واسطے لکہا تہا مہدی بہاگنے مین کوشش کر کے
طرابلس غرب مین آیا — زیادت اللہ اوسکا متوقع تہا اور سب عاملون کو
اوسکے گرفتار کرنے کو لکہا تہا جب مادین طرابلس مین بہی نرہسکا سجلماسہ مین آکر
وہان ٹہرا حاکم سجلماسہ کا نام یسع بن مدار تہا مہدی نے وہان اظہار کیا کہ مین مرد
تاجر ہون اس شہر مین تجارت کے واسطے آیا ہون اتنے مین خط زیادت اللہ کا
یسع کے پاس آیا اوسمین لکہا تہا کہ یہہ وہ شخص ہے جسکی طرف ابو عبد اللہ شیعی
دعوت کرتا تہا یہہ سنکر یسع نے عبید اللہ مہدی کو گرفتار کیا اور قید کیا اوسکو
سجلماسہ مین جبکہ زیادۃ اللہ کا اپنے چچا احول کو قتل کرنا اور بہاگنا زیادت اللہ کا
اور غالب ہونا ابو عبید اللہ شیعی کا افریقہ پر جیسے ہمنے اوپر لکہا ہے وقوع مین
آیا تو عبد اللہ شیعی ماہ رمضان ۲۷۶ھ مین رقادہ سے سجلماسہ مین گیا اور خلیفہ اپنا
اپنے بہائی ابو العباس اور ابازاکے کو افریقہ پر حاکم کیا جب سجلماسہ کے قریب
آیا تو وہان کا حاکم یسع نکلکر لڑا جب اسنے اپنا ضعف دیکہا تو راتکو بہاگ گیا —
ابو عبد اللہ شیعی نے سجلماسہ مین داخل ہو کر مہدی اور اوسکے بیٹے کو قید خانہ سے
نکالا — اون دونو کو سوار کرا کر لیچلا اور سب سردار قبایل اونکے آگے جاتے
تہے اور عبد اللہ شیعی مہدی کی طرف اشارہ کرکے لوگونسے کہتا تہا کہ مولا تمہارا
یہہ ہے — مہدی شدۃ خوشی سے روتا تہا یہانتک کہ خیمہ مین جوانکے واسطے

ذکر قتل ابو عبد اللہ شیعی کا

۲۹۶ یہ ماکر تہا کو دہان قرار پاکر بیع حاکم سجلماسہ کی طلب کا حکم دیا جب اوسکو سامنے لائے تو قتل کیا وہی سجلماسہ مین چالیس روز رہا دہان سے افریقیہ کو گیا — رقادہ مین ربیع الآخر سنہ ۲۹۷ مین پہنچا — دہان دفتردن کو ترتیب دیا اور مال کو جمع کیا اور عاملونکو تمام شہر مغرب پر بہیجدیا — جزیرہ صقلیہ پر حسن بن احمد بن حفرر کو عامل کیا — اسیطرح ملک مہدی کے ملک بنی اغلب اور بنی مدار کا جو مالک بادشاہت سجلماسہ کے تہے زایل ہوا — بنی مدار کا آخر یسیعی تہا جسکے اکیسو تیس برس تک بادشاہت رہی — بنے رستم کو زوال تاہرت مین ہوا انکی بادشاہت اکیسو ساٹہ برس تک رہی

ذکر قتل ابو عبد اللہ شیعی اور اوسکے بہائی ابو العباس کا

جبکہ مہدی کی بادشاہت نے مضبوطی پائی تو تمام معاملات سلطنت کو بذات خود اپنے انصرام دیا — ابو عبد اللہ اور اوسکے بہائی ابو العباس کے واسطے زمان مین کوئی حکم چہوڑا کیونکہ وہ خود انصرام کرتا تہا — چونکہ ترک عادت بلاے سخت ہے یہہ انکو ناگوار معلوم ہوا ابو العباس اپنے بہائی ابو عبد اللہ شیعی کو ندامت کرتا تہا اور کہتا کہ تونے بادشاہت اپنی مین سے نکال کر غیر کو سونپی ہر چند ابو عبد اللہ اوسکو اس قول سے منع کرتا تہا یہانتک کہ مہدی کو خبر پہونچی کہ اوسکے سردار ان قبایل سے یہہ کہتا ہے کہ یہہ مہدی وہ نہین جسکی طرف ہمنے تمہین بلایا تہا — مہدی نے یہہ سنکر اون دونون کو بلا کر قتل کیا ابو الاثیر نی کامل مین قتل ابو عبد اللہ شیعی کو سنہ ۲۹۶ مین لکہا ہے لیکن مینے دیکہا تاریخ قیروان مین کہ وہ نہم جمادی الاولی سنہ ۲۹۷ مین قتل ہوا

یہہ شروع ہوا سنہ ۲۹۷ ہجری

ذکر مرنے عبد اللہ کا

اس برس مین ابو القاسم جنید بن محمد صوفی جو امام تہا راہی ملک عدم کا ہوا اسنے ۹۴۱
فقہ ابی ثور صاحب شافعی سے پڑہی اور تصوف سری سقطی سے اخذ کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۲۹۹ ہجری

اس برس مین مقتدر نے اپنے وزیر ابو الحسن بن فرات کو گرفتار کرکے اوسکے گہر کو لوٹ لیا اور اوسکی حرم کو بے پردہ کیا اور عہدہ وزارت کا ابو علی محمد بن یحیی بن عبید اللہ بن خاقان کو دیا خاقان مذکور بیقرار تہا اوسکی اولاد اوسپر حکومت کرتی تہی پس یہہ حال ہوا کہ جسی جو رشوت پاتا تہا اوسی کی سعی کرتا نوبت یہانتک پہنچی کہ ایک حکومت پر تہوڑے سے زمانہ مین کتنے حاکم ہوئے یہانتک کہ ماہ کوفہ پر بیس روز کے عرصہ مین ساتہہ عامل ہوئے تو اوسوقت کسی شاعر نے کہا وزیر رقاعہ مین ایسا کامل ہے کہ ہر ساعت بحال دیگر طرف ہوتا ہے جبکہ اوس پاس رشوت دینے والے آتے ہین تو وہ سب سے بہتر اوسکو جانتا ہے جو روپیہ والا ہے — بادشاہ باوجود اسکی عورتون اور خادمون کے کہنے پر حکم کرتا ہے غلامون نے خروج کیا عاملون نے اطراف وجوانب کے لینے کا قصد کیا اسی برسمین ابو الحسن محمد بن احمد بن کیسان نحوی جو عالم نحو کا تہا بصری اور کوفیون کے ہوا اسی برسمین اسحاق بن حنین طبیب فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۰۰ ہجری

اس برسمین مقتدر نے خاقان کو وزارت سے موقوف کرکے علی بن عیسی کو وہانکا حاکم کیا

ذکر مرنے عبد اللہ صاحب اندلس کا

ذکر قتل احمد سامانی کا

۶۴۲ اس برس مین عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن بن ہشام بن عبدالملک بن مروان بن حکم طریدرسول ربیع الاول مین فوت ہوا عمر اوسکی بیالیس برسکی تہی یہہ گورا سرخ بال والا میانہ قد تہا بالوںکو سیاہ خضاب کرتا تہا بادشاہت اسکی بایئس برس گیارہ مہینے رہی اسکے گیارہ بیٹے تہے اونمین سے ایک محمد مقتول تہا اسکو اسکے باپ عبداللہ مذکور نے حدمار کر قتل کیا یہہ باپ عبدالرحمن ناصر کا تہا جب عبداللہ نے انتقال کیا تو عبداللہ کا پوتا عبدالرحمن بن محمد مقتول بن عبداللہ مذکور حاکم ہوا عبدالرحمن نے اپنے چچاؤن اور باپ کے چچاؤن کو حاضر کیا لیکن کوئی اسکا مخالف نہوا یہہ وہ عبدالرحمن ہے جو مابعد مین ناصر نامی ہے

پھر شروع ہوا سنہ ۳۰۱ ہجری

ذکر قتل احمد سامانی کا

اسی برس مین امیر احمد بن اسماعیل سامانی حاکم خراسان اور ماوراء النہر مارا گیا اسطرح کہ غلامون نے جمع ہوکر اوسکو تخت پر رات کو ذبح کیا اور جمعہ کی رات تیسوین جمادی الاخرین بہاگے یہہ جنگل مین شکار کے واسطے گیا تہا۔ بخارا مین لیجاکر دفن کیا ان غلامون کو بہی گرفتار کرکے قتل کیا بعد امیر کے اسکا بیٹا ابوالحسن نصر بن احمد اٹہہ برس کے سن مین حاکم ہوا

ذکر قتل سردار قرامطہ کا

اسی برس مین ابوسعید حسن بیٹا بہرام کا جو بزرگ قرامطہ کا تہا۔ اوسکے خادم نے اوسکو حمام مین قتل کیا۔ اوسکو وہان قتل کرکے ایک اور شخص کو سردار دن

ذکر باقی حوادث کا

سردار دن مین سے بلا کر کہا کہ تجھے سردار بلاتا ہے جب وہ داخل حمام ہوا تو اوسے ۶۴۳
بہی قتل کیا اسیطرح چار آدمی مارے پہر جب اس حال سے لوگ واقف ہوئے
تو اوسپر بلوا کر قتل کیا — ابو سعید جنابی نے اپنے بیٹے سعید اکبر کو اپنا ولی عہد
کیا تہا وہی بعد اوسکے حاکم ہوا لیکن وہ نبد وبست اچہا نکر سکا اس سبب سے
اوسکا چہوٹا بہای ابو طاہر سلیمان اوسپر غالب ہوا یہہ شخص فربہ شجاع حاکم
مستقل تہا جب ابو سعید مارا گیا ہی تو وہ بحرا ور احسا اور قطیف اور تمام بلاد بحرین پر
حاکم تہا

ذکر باقی حوادث کا

اسی برس مین سید مہدی نے معہ اپنے بیٹے ابی القسم محمد کے دیار مصر پر لشکر کشی
کر کے اسکندریہ اور فیوم پر غالب ہوا یہہ حال دیکہہ کر مقتدر نے مونس خلام کو
معہ لشکر کے بہیجا اوسنے اونکو دیار مصر سے نکالدیا اور پہر مغرب مین چلے آئے
اسی برس مین قاضی ابو عبد اللہ محمد بن احمد بقری ثقفی نے انتقال کیا —
اسی برس حسین محمد بن یحیے بن مندہ حافظ مشہور مصنف تاریخ اصفہان کا پیدا ہوا
یہہ بہی ثقہ حافظون مین سے تہا اور اوس خاندان مین سے تہا جسمین سے جماعت
علما نکلی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۰۲ ہجری

اس برس مین مقتدر نے حسین بن علی بن عبد اللہ مشہور ابن حصاص جوہری کو پکڑ کر
اوس سے چالیس ہزار دینار کا اسباب لیا — اس برس حسین سید مہدی نے لشکر
ساتہہ جاشہ مقدم کے دریا کے رستے سے بہیجکر اسکندریہ پر غالب ہوا اور
مقتدر نے ساتہہ مونس خادم کے لشکر بہیجا ان دونون مین مابین مصر اور اسکندریہ
کے چار لڑائیان ہوئین اور مغلبہ شکست پاکر اپنے ملک کی طرف پہر آئے اور

ذکر بنا ر مہدیہ کا

۶۴۴ طرفین سے بہت لوگ مارے گئے اسی برس مین تمام ہوئی تاریخ ابو جعفر طبری کی
اور اسی برس اور بعضون نے لکہا ہے اسسے پہلے برس مین علی بن احمد بن منصور شاعر
جو بسامی مشہور تہا فوت ہوا یہہ زبردست شعرا مین سے ہے اور ہجو بہت کرتا ہے
یہانتک کہ اپنے باپ بہائی اور گہر والون کی بہی ہجو کی ہی اور قسم بن عبید اللہ
مستضد کے وزیر کے حق مین کہا تہا احمد اسی کی شعر ہین متوکل کے حق مین جب اوسنے
قبر حسین بن علی علیہ السلام کو ڈہایا اور آدمیون کو زیارت سے منع کیا جنکا مضمون یہہ ہے
قسم خدا کی اگر نبی امیہ نے قتل کیا تہا تو اسی نبی اپنے کو مظلوم پس تحقیق
تیرے باپ کی اولاد نے بہی یہہ ویسا ہے کیا کہ اوسکی قبر کو اوکہاڑا افسوس اُنپر
اگرچہ یہہ شریک اوسکے قتل مین نہ تہے لیکن مناسبت نبی امیہ کی کی جبکہ اون حضرت
کی ہڈیان بوسیدہ ہوئین

پہر شروع ہوا سنہ ۳۰۳ ہجری

ذکر بنا ر مہدیہ کا

اسی برس مین مہدی نے موضع مہدیہ کو جو ایک جزیرہ ہے دریا کے کنارہ اور جنگل
سے ایسا ملا ہے جیسا ہاتہہ پہونچے سے پسند کرکے بنانا شروع کیا اوسکی فصیل
مضبوط اور دروازے ایسے بڑے بنوائے کہ ہر پٹ سو قنطار کا تہا اوسکا بنانا

+ قنطار مثل ترازو کے چالیس اوقیہ زر یا ہزار اوقیہ کا ہے یا دو صد دینار کا یا ہزار دو صد
اوقیہ کا یا ستر ہزار دینار یا اسی ہزار درہم یا سو رطل زر سے یا چاندی سے یا ہزار
دینار یا ایک چرسا بیل کا یہ زر سے یا سیم سے

ذکر بنا ر مہدیہ کا

بنا ناہقتہ کے روز شروع ہوا اس برس کی پانچوین ذی قعدہ کو جب یہہ بن چکا ۶۴۵
تو مہدی نے کہا اب مین امن مین ہوا محافظت سادات سے اس برس مین رودم
نے تنور جزیرہ پر جاکر لوٹا اور ندی پکڑی اس برس مین ابو عبد الرحمن احمد بن علی بن شعیب
نسا دی مصنف کتاب سنین کا مکہ مین فوت ہوا اور در میان صفا مروہ کے دفن ہوا
یہہ امام حافظ محدث تہا یہہ نیشا پور مین گیا پہر عراق مین آیا پہر شام و مصر مین گیا
وہان سے دمشق مین آیا وہان اوسکی آزمایش معاویہ کے مقدمہ مین کی اور اوسے
چاہا کہ فضایل معاویہ مین کوی حدیث روایت کرے وہ اسے باز رہا اور کہا کہ معاویہ
سردار ہوکر راضی نہوا کہ اب فضیلت چاہی — کہتے ہین کہ اسے بڑا سلوک کرکے
مکہ مین بہیجا وہان وہ فوت ہوا — اس برس مین ابو علی محمد بن عبد الوہاب
جبای معتزلی نے انتقال کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۰۴ ہجری

اس برس مین سید ناصر حاکم طبرستان کا جان بحق تسلیم ہوا عمر اسکی اناسی ۷۹ برس کی
تہی اسکو اطروش کہتے تہے نام اسکا حسن بن علی بن حسن بن عمر بن علی بن حسین بن
علی بن ابیطالب تہا یہہ مالک طبرستان کا سنہ ۳۰۱ مین ہوا اس برس مین یوسف بن حسین
بن علی رازی صاحب ذی النون مصری کا فوت ہوا وہ صاحب قصہ غار کا تہا
ساتہہ اوسکے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۰۵ ہجری

اس برس مین ہوا ابو جعفر محمد بن عثمان عسکری جو مشہور سمان تہا اور مشہور عمری
رئیس امامیہ یہی تہا یہہ شخص دعوی کرتا تہا کہ مین امام مہدی علیہ السلام پاس حاضر
ہوا تہا — اسی برس مین ایلچی بادشاہ روم کے بغداد مین آئے اونکے حاضر ہونے

ذکر روانہ کرنے سید مہدی کا اپنے بیٹے قایم کی ساتھہ لشکر مصر پر

۶۴۶ کے وقت لشکر کے تیار ہونے کا حکم دیا اور گھر کو ہتیار دن اور اسباب سے آراستہ کیا اوسوقت تمام لشکر صف باندھی مین ایک لاکھہ ساٹھہ ہزار تہا دوسو سوار پیدل اتنے اور غلام کوہی بہی کمر بستہ کہڑے ہوئے اور خواجہ سرا بہی ایسے ہی آراستہ ہوے کل خادم سات ہزار تہے اونمین سے چار ہزار گورے اور تین ہزار حبشی تہے اور سات سو چوبدار تہے اسیطرح آراستہ ہوئے اور کشتیان اور بہرے تمام زیب زینت سے دریا مین ڈالی اور محل بادشاہی کو بہی بہت زینت سے آراستہ کیا اٹہتیس ہزار پردے جنمین سے ساڑہ بارہ ہزار دیبای زرکش کے پڑے تہے اور بائیس ہزار بندے تہے اور سو شیر شیر کی رکہنے والے پڑے کہڑے تہے اسباب زینت مین سے ایک درخت چاندی سونے کا تہا جسکے اٹہارہ شاخین اور ہر شاخ اور لکڑی پر جانور اور چڑیان چاندی سونے کی بیٹی تہین اوسکے پتے بہی چاندی سونے کے تہے اوسکی شاخین خوبصورتی سے ہلتین اور جانور آواز کرتی ایلچی جب مقتدر پاس آیا تو یہہ عظمت جسکا بیان باعث طول کا ہے دیکہے وزیر اسمین اور بادشاہ مین واسطہ ہوا اسکا کلام بادشاہ سے عرض کرتا اور بادشاہ کیطرف سے جواب اسکو لا دیتا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۰۶ ہجری

اس برس مین بغداد کے تہانہ پر پنج طولونی مقرر ہوا اسنے شہر لون مین فقہا مقرر کئے اسواسطے کہ پولس والون کا عمل اونکے فتوے پر ہو لیکن اس سے دبدبہ بادشاہت کا کم ہوا چور اور قضاقون نے طمع دنیوی سے خراب رستون مین لوگون کے کپڑے اوتارنے شروع کئے اور فتنہ بہت پہیلا

ذکر روانہ کرنے سید مہدی کا اپنے بیٹے قایم کی ساتھہ لشکر افریقیہ کی مصر

ذکر روانہ کرنے مہدی کا اپنے بیٹے قایم کے ساتھہ لشکر مصر پر

اس برس مہدی نے لشکر کثیر اپنے بیٹے قاسم باللہ کے ساتھہ کر کر مصر پر بھیجا اسنے ۶۴۷
اسکندریہ مین پہنچ کر اپنا دخل کر لیا پھر وہان سے خیرہ مین گیا اور اشمونین اور اکثر صعید
کا مالک ہوا — مقتدر نے مونس خادم کو اوسپر بھیجا جب یہہ مصر مین پہنچا تو اسمین
اور قایم مین کئی لڑائیان ہوئین آخر کشتیان افریقہ سے اسکندریہ مین واسطے
مدد قایم کے پہنچین مقتدر نے بہی طرسوس سے پچیس کشتیان واسطے لڑائی کشتیون
قایم کے روانہ کین جب دونو طرف کی کشتیان رشید پر آکر ملین تو اسمین لڑائی
ہونے لگی اور جنگل مین دونو لشکرون مین لڑائی ہوتی تہی آخر کار لشکر مہدی کا
اور اسی کی کشتیان شکست پاکر افریقہ مین پہر آئین اور بہت لوگ مارے گئے
اور قید ہوئے اسی برس قاضی محمد بن خلف بن حیان الطی جو مشہور وکیع تہا
فوت ہوا یہہ شخص عالم تواریخ کا تہا اسکی اچہی تصنیفات ہین اسی برس کے
جمادی الاولی مین امام ابو العباس احمد بن سریج فقیہہ شافعی فوت ہوا یہہ شخص
بڑا عالم شافعیہ کا تہا اور امام مسلمانون کا تہا اسکو باز الشہب کہتے تہے شیراز
مین مالک قضا کا تہا تصنیفات اسکے چارسو ہین اسی کے سبب مذہب شافعی
زمانہ مین مشہور ہوا — اسکے زمانہ مین لوگ کہتے تہے کہ خدا نے عمر بن عبد العزیز کو
سنہ ۱۰۰ مین ظاہر کیا کہ اوسنے سنہ کو زندہ اور بدعت کو مارا پھر خدا نے بندون پر
احسان کرکے شافعی کو پیدا کیا کہ اوسنے سنت کو ظاہر کیا اور بدعت کو چھپایا
اب احسان خدا نے کیا سنہ ۳۰۰ مین سبب پیدا کرنے ابن سریج کے کہ اوسنے ہر سنت کو
قوی اور ہر بدعت کو ضعیف کیا — اسکا دادا سریج مشہور مرد صالح تہا

پھر شروع ہوا سنہ ۳۰۷ ہجری

ذکر منقطع ہونے سلطنت سادات ادریسی کا

کتاب مغرب مین اور اخبار اہل مغرب مین یون لکہا ہے کہ سلطنت اور ارسہ سادات کی اس برس مین منقطع ہوئی مین کہتا ہون کہ ہمنے اخبار سادات کو محمد بن ادریس تک سنہ ۲۱۴ مین لکہا ہے اور محمد جب حاکم ہوا تو اسنے اپنے اکثر شہرون کو اپنے بہایون پر بانٹ دیا تہا جیسے اوپر سنہ مذکور مین ذکر ہوا اور اسنے اپنے بہائی عمر کو صنہاجہ اور غمارہ دیا تہا اور محمد مذکور امام تہا اوسکی تاریخ وفات کی ہمی نہین پہنچی جب محمد نے انتقال کیا تو اوسکا بہتیجا علی بن عمر مذکور بن ادریس بن ادریس مالک ہوا لیکن امامت علی مذکور کی اسیطرح ڈگمگاتی رہی کہ کوئی امر تمام نہوا آخر کو خلع کیا بعد اسکے اوسکا بہتیجا یحیی بن ادریس بن عمر بن ادریس حاکم ہوا یہہ یحیی اخیر بادشاہ سادات ادریسیہ کا تہا فاس مین سلطنت سادات کی سنہ ۳۰۷ مین منقطع ہونے کی اسطرح کہ فضالہ بن جیوس امیر غالب آیا پہر ادارسہ مین سے حسن بن محمد بن قاسم بن ادریس بن ادریس نے ظاہر ہوکر ارادہ پہر لینے سلطنت کا کیا لیکن از بسکہ انکا ادبار اور دولت مہدی عبد اللہ کا اقبال تہا دو برس تک بادشاہ رہا مگر کچہہ کام بن نپرا یہانتک کہ اونکی بادشاہت تمام بلاد مغرب سے جاتی رہی اور سردار ادارسہ اور اوسکی اولاد سب مقید ہوکر مہدی مذکور پاس گئی مگر کوئی پہاڑ مین چہپ رہا تہا وہ بچ رہا یہانتک کہ بعد سنہ تین سو چالیس کے ادریس اولاد محمد بن قاسم بن ادریس بن ادریس سے پیدا ہوا تب امامت پہر اس گہر مین آئی پہر عبد الملک بن منصور بن ابی عامر بر عدوہ پر غالب ہوکر ان شہرون مین خطبہ بن امیہ کا پڑہا جب عبد الملک اندلس کی طرف گیا تو اوسکی حکومت بر عدوہ مین

ذکر قتل حسین کا

مین بگڑ گئی اور فاس پر بنو ابی العافیہ زناتیون پر غالب ہوئے یہانتک کہ یوسف بن تاشفین امیر مسلمانون کا ہوکر حاکم ان شہرون پر ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۳۰۸ اور سنہ ۳۰۹ ہجری

ذکر قتل حسین بن منصور حلاج کا

حسین بن حلاج صوفی اپنا زُہد اور تصوف ظاہر کرتا تہا اور اپنی کرامات لوگون کو دکہاتا اسطرح کہ میوے جاڑے کے گرمی مین اور گرمی کے جاڑے مین نکالتا اور ہاتہہ ہوا مین لمبا کرکے لوگون کو پر درہم سے دکہاتا جن پر لکہا ہوتا قل ہو اللہ احد اور اوسکو درہم قدرتی کہتا اور لوگون کو بتاتا کہ تمنے یہہ کہایا اور یہہ کیا اپنے گہر مین اور بتا دیتا تہا جو دین ہو اس امر سے بہت لوگ اوسپر فریفتہ ہوئے اور اعتقاد کرتے تہے کہ اسمین حلول کیا ہے اور ایسے لوگ اسکے مقدمہ مین مختلف تہے جیسے حضرت عیسے کے باب مین مختلف ہین بعضے کہتے کہ اسمین جبرئیل گہسا ہی بعضے کہتے یہہ دلی ہے اور یہہ جو ظاہر ہے یہہ اسکی کرامات ہے بعضے کہتے کہ یہہ بازیگر نجومی جادوگر جہوٹا ہے یہہ شخص خراسان سے عراق مین اور پہر مکہ مین گیا وہان ایسے جاے رہا کہ چھت نہی ہمیشہ روزہ رکہتا اور پانی سے افطار کرکے تین نوالے روٹی کے کہاتا اور سوا اسکے کچہہ اور نہ کہاتا پہر حسین بغداد مین آیا تب حامد وزیر نے مقتدر سے عرض کی کہ حلاج کو مجہے دے اوسنے حکم کیا کہ لے لے حامد اوسکو اپنی مجلس مین بلاتا اور باتین کرواتا لیکن کوئی امر خلاف شرع اوسے بتاتا تاکہ اوسے قتل کرے اور اسی واسطے وہ کوشش کرتا تہا حامد پاس اوسکو ایک مدت گذری جسکا بیان موجب طول ہے آخرکار وزیر نے اوس پاس ایک کتاب

ذکر قتل حسین کا

۴۵۰ دیکھی اوسمین لکھا تہا کہ انسان اگر ارادہ حج کا کرے لیکن قدرت نرکہتا ہو تو اپنے گہر مین سے ایک گہر جدا کرے جو نجاست سے پاک ہو اوسمین کسی کو جانے نہ دے جب حج کے دن آوین تو اوسکے گرد پہرے اور جو کچہہ حاجی مکہ مین کرتے ہین وہان کرے پہر تیس یتیم کو جمع کرکے اچہا کہانا موافق مقدور کے پکا کر اوس گہر مین اونہین کہلا دے اور اونکو پوشاک دے اور ہر یتیم کو سات درہم دے جب ایسا کرے تو اوس شخص کی مانند ہوگا جسنے حج کیا تب وزیر نے اس کتاب کے پڑہنے کا ابو عمر کے آگے حکم دیا تب قاضی نے اوسسے پوچہا یہہ تو کہان سے لایا اوسنے کہا کتاب اخلاص سے جو حسن بصری کی تصنیف ہے قاضی نے کہا اے مباح الدم تو جہوٹا ہے مین نے اوس کتاب کو مکہ مین سنا ہے لیکن یہہ اوسمین نہین اوسوقت وزیر نے قاضی ابو عمر سے چاہا کہ اپنے خط مین یہہ بو کہا تہا یعنے مباح الدم ہوتا اسکا لکہے لیکن قاضی نے اوسکو دفع کیا پہر وزیر نے اوسکا قتل لازم جانکر مباح الدم ہونا حلاج کا لکہا پہر جتنے کہ حاضر تہے سب نے لکہا جب حلاج نے یہہ سنا تو کہا کہ میرا خون تمہین حلال نہین کیونکہ میرا دین اسلام ہے اور مذہب میرا سنت ہے اور میری اس مین کتابین موجود ہین — اور وزیر نے لکہکر خلیفہ سے اوسکے قتل کا حکم چاہا اور فتوے اوس پاس بہیجا تب مقتدر نے اوسکے قتل کا حکم دیا وزیر نے پہلے اوسسے ہزار کوڑے لگوائے پہر ہاتہہ کٹوائے پہر پانو کٹوائے پہر قتل کیا اور اوسکی لاش کو آگ سے جلایا اور سر کو بغداد پر نصب کیا اسی برس مین ابو العباس احمد بن محمد بن سہل بن عطا رصوفی کہ بڑے مشایخون اور علما سے ہے فوت ہوا اور ابراہیم بن ہرون طبیب حرانی بہی فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۱۰ ہجری

ذکر قتل حسین کا

اس برس مین ابو جعفر محمد بن جریر طبری بغداد مین رہی ملک بقا ہوا پیدائش اوسکی ۶۵۱
سنہ ۲۴۴ مین نواح طبرستان مین ہوئی یہہ حافظ قران جاننے والا قراتیون کا عالم
معانی کا اور مجتہدون مین سے تہا مقلد کسی کا نہوا اور فقیہہ عالم صحابہ کے قول
سے اور تابعین تبع تابعین کے اقوال سے تہا اوسکی تاریخ مشہور ہے جو اول
زمانہ سے آخر سنہ ۳۰۲ تک ہے اور ایک کتاب اوسکی تفسیر مین ہے کہ کسینے
ویسی نہین لکہے اور اصول فقہہ اور فروع مین بہت کتابین ہین جب یہہ فوت ہوا
تو تعصب کیا اسپر عامہ نے اور متہم کیا اسکو ساتہہ رفض کے باعث اسکا سوائے
اسکے نہ تہا کہ اوسنے ایک کتاب مین اختلاف فقہا کا لکہا تہا مگر اوسنین احمد بن حنبل کو
نذکر کیا جب اوسنے اسکا سبب پوچہا تو اوسنے کہا کہ احمد بن حنبل فقیہہ نہ تہا
وہ البتہ محدث تہا یہہ کلمہ حنبلیون کو سخت معلوم ہوا یہانتک کہ کثرت بغداد کو
خیال نکر کر اوسکو جیسا چاہا برا کہنے لگے اسی برس کے ذی الحجہ مین ابوبکر محمد بن
سری ابن سہل نحوی جو مشہور ابن سراج تہا انتقال کیا یہہ بہی مشہور امامون مین سے
تہا اوسنے ابو العباس مبرد سے پڑہا اور اوسے ایک گروہ نے کہ جنمین سے ابو سعید
سیرافی اور علی بن عیسے رمانی اور اور لوگ تہے علم نحو حاصل کیا جوہری اوسے
صحاح مین کئی جاے نقل کرتا ہے تصنیفات اسکی کتنی ہی مشہور ہین یہہ شخص باوجود
ان فضایل کے راء کو عین پڑہتا ایک روز اوسنے اپنے کلام کو راء سے پر کیا
لوگون نے اوسکو عین سے لکہا اوسنے کہا عین سے نہین بلکہ غین سے اسیطرح
مکرر کر کر کہتا سراج نسبتہ عمل سروج کی طرف ہے ۔ بعضے کہتے ہین کہ اسکے
وفات سنہ ۳۱۵ مین ہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۱۱ ہجری

ذکر قتل حسین کا

۶۵۲ اس برس مین قرامطہ رات کو بصرہ مین آئے اور سردار انکا ابو طاہر سلیمان بن ابی سعید جنابی تہا اور دیوار دن پر سے شہر مین آنکر اوسکے عامل کو قتل کیا اور ستر۷۰ دن تک وہان رہ کر قتل اور لوٹ رہی اس برس مین ابو محمد احمد بن محمد بن محمد بن حسین جریری کہ صوفیہ کے مشہور مشایخون مین سے ہے فوت ہوا اور ابراہیم بن سری زجاج نحوی مصنف کتاب معانی قران کا فوت ہوا اور اسی سال مین محمد بن ذکریا رازی طبیب مشہور فوت ہوا یہہ شخص جوانی مین عود بجاتا تہا جب ڈاڑہی لگا لی تو کہا کہ بجانا ڈاڑہی موچھون والے سے اچہا نہین معلوم ہوتا یہہ کہکر اوسکو ترک کیا اور متوجہ مطالعہ کتب طب اور فلسفہ کا ہوا عمر اسکی چالیس برس سے زیادہ ہوئی جس علوم کا کہ اسنے شوق کیا اوسمین نہایت کو پہنچا علم طب اور فلسفہ مین اپنے وقت کا امام تہا اسنے طب مین کتابین لکہین جنمین سے حاوی تیس۳۰ جلد کی ہے اور منصوری جو مختصر بہت فائدہ مند ہے یہہ کتاب واسطے بادشاہون ماوراء النہر کے اسنے تصنیف کی تہی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۱۲ ہجری

اس برس مین ابو طاہر نے حاجیون قرمطی کو گرفتار کرکے اونسے مال کثیر لیا اور اکثر کو بہوکہا پیاسا مارا اس برس مقتدر نے اپنے وزیر ابوالحسن بن فرات کو گرفتار کیا لوگون نے عتاب سلطانی دیکہہ کر اوسکے قتل مین سعی کی تب اوسنے حکم اوسکے قتل کا دیکر اوسے اور اوسکے بیٹے محسن کو قتل کیا عمر ابن فرات کی اوسوقت اکہتر۷۱ برس کی تہی اور بیٹا اوسکا تیس۳۰ برس کا مقتدر نے بعد اوسکے ابوالقسم خاقانی کو وزیر بنایا اس برس مین ابو طاہر قرمطی نے کوفہ مین جاکر بزور تلوار اوسمین اپنا دخل کیا اور رعایا کو قتل کرکے اسباب بہت لیکر چہہ روز وہان رہکر جس روز دن کو وہان آیا تہا اوسی روز رات کو وہان سے اپنے لشکر مین آیا اور اسباب اور مال مین سے

ذکر اخبار قرامطہ کا

مین سے جو کچھ کہ اسے ہو سکا وہان سے لا دلایا

پھر شروع ہوا سنہ ۳۱۳ ہجری

اس برس مین عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز نحوی رای ملک بقا ہوا اسکی ایکسو ساٹھ برسکی تھی اسی برسمین علی بن محمد بن بشار زاہد فوت ہوا

پھر شروع سنہ ۳۱۴ ہجری

اس برس مین مقتدر نے یوسف بن ابی الساج کو نواحی مشرق دیکر حکم کیا کہ واسط مین جاکر قرامطہ سے لڑ یوسف مذکور آذربیجان مین تہا وہان سے واسطے لڑائی قرامطہ کے واسط مین گیا اس برسمین نصر بن احمد سامانی رے پر حاکم ہوا اور بیمار ہوکر وہان سے چلا گیا

پھر شروع ہوا سنہ ۳۱۵ ہجری

ذکر اخبار قرامطہ اور قتل ابی ساج کا

اس برس مین قرامطہ جب کوفہ مین پہنچے تو یوسف بن ابی الساج واسطے سے معہ چالیس ہزار لشکر کے وہان پہنچا قرامطہ اسوقت ایک ہزار یا نسو آدمی تہے جسمین سے سات سو سوار آٹھ سو پیادے تہے ابوساج نے اونکی جمعیت قلیل دیکہکر کمال حقارت سے کہا کہ فتح نامہ خلیفہ کو لکہہ بہیجو یہہ سب میرے دست قدرت مین ہین جب باہم لڑائی ہوئی تو قرامطہ نے لڑائی اوٹہالی اور لشکر خلیفہ کی شکست ہوئی یوسف بن ابوساج سردار لشکر کا اسیر ہوکر ابوطاہر قرمطی کے ہاتہہ سے مارا گیا ابوطاہر نے اونکا اسباب بہت لوٹ کر حاکم کوفہ کا ہوا مقتدر نے

ذکر حکومت مرداویج کا

۶۵۴ یہہ حال سُنکر مونس خادم کو سہ بہت لشکر کے قرامطہ پر بہیجا لیکن بہت آدمی تو وہان پہنچنے سے پہلے بہاگ گئے اور باقیماندہ نے لڑکر شکست پائی اس معاملے سے بغداد والے ایسے قرامطے سے ڈرے کہ بہاگڑہو گئے قرامطہ اکثر بہاگے ہوئے شہرون کو لوٹکر بہت لوٹ لیکر ہجر مین پہر آئے اس برس مین عبد الرحمن ناصر بن محمد اموی حاکم اندلس نے باشندون طلیطلہ پر بعد ایک مدت کے محاصرہ کے فتحیاب ہوکر اوسکی بہت عمارتون کو ڈہایا

پہر شروع ہوا ۳۱۶ سنہ ہجری

اس برس مین قرامطہ نے رجہ مین جاکر بندی پکڑا در لوٹ مچاکر پہر رقہ مین آئے، وہان بہی لوٹمار اور بندی پکڑکر سنجار مین داخل ہوئے وہانکی رعایا نے اونکو ذتارا اور انسے امان چاہی تب انہون نے امان دیکر جبال وغیرہ شہرون کو لوٹ کر ہجر مین پہر آئے اس برس مین مقتدر نے علی بن عیسے اپنے وزیر کو گرفتار کرکے عہدہ وزارت کا ابو علی بن مقلہ کو دیا

ذکر ابتدائے حکومت مرداویج کا

سنہ ۳۱۵ مین گورکان پر حاکم اسفار بن شیرویہ تہا جسکے سردارون مین سے ایک بڑا سردار مرداویج بن زیار دیلم سے تہا مرداویج نے اکثر لشکر سے سازش کرکے مخفی بیعت لیکر اسفار سے لڑنے کو نکلا اسفار تاب لڑای کی نلاکر بہاگا مرداویج نے لوگ اسکی تلاش کو بہیجی جب وہ پکڑا آیا تو قتل کیا اسی برس مین مرداویج ملکونکا مالک ہونے لگا پہلے قزوین لیا پہر رے اور ہمدان وکنکور دینور وزرد وجرد وقم وقاشان واصفہان وجرباذقان لے ایک سونے کا تخت اسکے لے بنایا تہا کہ اوسپر جلوس کرتا اور لشکر تمام صف بستہ دور کہڑے رہتے یہہ کسی

ذکر خلع مقتدر کا

یہہ کسی سے بات نکرتا مگر اون چوبدارون سے جنکو اسی واسطے مقرر کیا تہا پہر ملک ۶۵۵
طرستان کا ہوا اس برس مین دمشق کو رومی لشکر سے گہیر لیا رعایا نے صلح چاہی
اونہون نے صلح کو اس شرط پر قبول کیا کہ منبر جامع مسجد کا اوکہیڑ کر اوسکی جائے
صلیب بنا دین رعایا نے بہی اسکو غنیمت جانکر منبر کی جاے صلیب بنایا پہر
بدلیس مین گیا وہان بہی ایسا ہی کیا — واضح ہو کہ دمشق خلیج قسطنطنہ کے شرقی
شہرون کے نایب کا نام ہے اس برس مین یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم
استقرانی جسکے لئے مسند و مخرج صحیح سلم پر ہے جان بحق تسلیم ہوا کنیت اسکی ابوعوانہ
حافظ تہی حدیث سنے کو یہہ شہرون مین گیا سلم بن حجاج صاحب صحیح وغیرہ ایمہ
حدیث کو اسنے سنا

پہر شروع سنہ ۳۱۷ ہجری

ذکر خلع مقتدر کا

اس برس مین برخواست کیا مقتدر باللہ کو خلافت سے ہوا سطے کہ لشکر اور
سردار اسسے بسبب شرکت عورتون اور غلامون کے امور سلطنت مین اور
برباد کرنے مال اور اسباب کے اوسسے بدمزا ہورہے تہے اور مونس خادم کے
بدمزگی باعث قوی ہوا کہ سب لشکر مونس کے مونس ہوکر خلیفہ کے گہر پر چڑہ گئے
مقتدر کو مع اوسکی ماں اور خالہ اور اولاد اور خاص لونڈیون کے گہر سے نکال کر
مونس کے گہر مین اونکو مقید کیا اور چاہا کہ مقتدر کی خلع پر گواہ ہوون جب قاضی
ابوعمر نے گواہی دی کہ اسنے اپنے نفس کو خلع کیا تب اوسکے بہائی محمد بن معتضد
سے بیعت کرکے اوسکا لقب قاہر باللہ رکہا اور ایک قبر کی مٹی مین سے جسے مقتدر
کی مانے بنایا تہا ساٹہ لاکہہ دینار نکالے

ذکر پھر خلیفہ ہونے مقتدر کا

سترہوین محرم اتیوار کے دن کہ مقتدر کی خلع سے تیسرا دن تہا سب لوگ محل یا دشتا ہی مین حاضر ہوئے کہ وہ جاے فراخ پر ہوگئے کیونکہ وہ روز جلوس اور آرایش کا تہا لیکن مونس نہ آیا اور سپاہی لوگ سب مسلح آئے اور حق بیعت کا مانگتے تہے جب غل اور شور انکا بلند ہوا تب قاہر نے یارو ک کو اونکی دلجمعی کے لیے بہیجا جب اوسنے اونکے ہاتہون مین ننگی تلوارین دیکہین تو خوف کہا کر پہر سپاہیون نے اوسکے پیچہے آن کر محل مین اوسکو قتل کیا اور یا مقتدر یا منصور کہہ کر رونے لگے جب پہر سب جمع ہو کر قاہر پر آئے تو وہ بہاگ کر چہپ رہا سب لوگ اوسے جدا ہوئے کوئی شخص محل مین باقی نرہا پہر لوگون نے مونس خادم کے گہر جا کر مقتدر کو وہان سے نکالا یا دون نے وہان سے اوسے اپنے گردن پر سوار کر کے محل مین داخل کیا مقتدر نے اپنے بہای قاہر پاس امان کا پیغام بہیجکر اوسے بلایا اور کہا کہ مین جانتا ہون کہ تیرا کچہہ قصور نہین اور اوسکی پیشانی چوم کر امن دیا اور اپنے پاس اوسکو قید کیا کہ وہ اوسکو ارکم سے رکہتی تہی مقتدر اپنی حکومت پر مستقر ہوا اور فتنہ فرو ہوا واضح ہو کہ پہرنا خلافت مقتدر کا بسبب احسان مونس کے تہا اور خلع اوسنے واسطہ سوا فقط لشکر کے کی تہی

ذکر اون چیزون کا جو قرامطہ نے مکہ مین کیا اور حجر اسود کا لینا

اس برس مین ابو طاہر قرمطی تردیہ کے دن مکہ مین آیا اور حاجیون کو کہ مکہ مین سلامت پہنچے تہے وہان لوٹا اور مسجد حرام تک اونکو قتل کیا اور کعبہ شریف مین داخل

ذکر اون چیزونکا جو قرامطہ نی مکہ مین کیا

داخل ہوکر حجر اسود کو رکن سے اوکھیڑکر بحرین لیگیا امیر مکہ ابن مخلب اور اوسکے رفیقونکو ۶۵۰
قتل کیا اور دروازہ دہانکا اوکھیڑکر ایک شخص کو واسطے اکھیڑنے پرنالہ کے
چڑہایا وہ اوپرسے گرکر مرگیا جو بہت زخمی تہے اونکو چاہ زمزم مین ڈلوایا اور
باقیون کو مسجد حرام اور جہان قتل ہوے تہے دفن کیا اور لباس خانہ کعبہ کا
سکا اپنے رفیقون پر تقسیم کیا اس برس مین سبب تفسیر قول خدا تعالے کے عسی
ان یبعثک ربک مقاما محمودا صابہ وغیرہ مین فتنہ عظیم برپا ہوا کہ اوسمین لشکر اور
رعایا سب شریک تہی اور اوسمین لڑائی ہوئی کہ بہت لوگ مارے گئے حقیقت اسکی
یون تہی کہ ابوبکر روزبہ جبلی اور اوسکے رفیقون نے کہا کہ معنے اس قول خدا تعالے
کے یہہ ہین کہ خدا تعالے بنے صلعم کو اپنے ساتہہ عرش پر بٹہاویگا دوسرے
گروہ نے کہا کہ وہ سوائے شفاعت کے اور کچہہ نہین بسبب اس اختلاف کے
لڑنے لگے اس برسمین محمد بن جابر بن سنان حرانی پیدائش تبانی حاسب مشہور نحوی
صاحب زیج صابی فوت ہوا اسکی رصدین یقینے ہین رصد اسنے شروع کی
سنہ ۲۶۴ سے سنہ ۳۰۶ تک اور کو اکب بالغہ کو اپنی زیج مین واسطے سنہ ۲۹۹ کے
ثابت کیا ہے اسکی زیج کے دو نسخہ ہین دوسرا چہاپے واضح ہو کہ تبانی
فتح باے موحدہ سے اور بعض نے کسرہ بہی پڑہا ہے منسوب تبان کی طرف
جو ایک مکان ہے عمل حران مین اس برسمین نصر بن احمد بن نصر بصری مشہور خبرارزی
شاعر مشہور فوت ہوا یہہ شخص ادیب پرگو نا خواندہ ایسا تہا کہ ہجی بہی نکر سکتا تہا
اوسکے اشعار بہت فایق ہین

پہر شروع ہوا سنہ ۳۱۸ ہجری

اس برسمین لڑنے والے لوگ بغداد سے نکالے گئے کیونکہ وہ جمعہ روز سے

ذکر اون چیزونکا جو قرامطہ نے مکہ مین کیا

۲۵۸ مقتدر کو پہر خلیفہ کیا تہا بہت برخود غلط ہوئے تہے قول و فعل مین اودنمین اور لشکر مین لڑای ہوئی بہت آدمی مارے گئے آخر کار پیادہ یا متعلقات وسط کو بہاگے وان چاہا حاکم ہون کہ مونس خادم نے اونکو قتل اور باقیماندہ کو پریشان کیا اسی برسمین اور لکہا اسسے لکی ہوئی برس مین ابوبکر حسن بن علی بن احمد بن بشار مشہور ابن علاف ضریر نہروانی فوت ہوا یہہ سو برس کا تہا یہہ ناظم اقی الہر کا تہا یہہ قصیدہ پڑہا جو مشہور ہے اسکے بنانے مین اختلاف ہے بعضون نے لکہا ہے کہ اسکے ایک بلی تہی کہ ہمسایہ نے اوسکو مار ڈالا تہا اوسکا یہہ مرثیہ لکہا ہے اور بعض نے کہا کہ یہہ مرثیہ ابن معتز کا ہے کہ مقتدر کے خوف سے اوسکا ذکر نہ کرسکا تو بلی کر تعبیر کیا احمد کہا ہے کہ علی بن عیسے کے لونڈی ابوبکر بن علاف کے غلام کو چاہتے تہے جب علی بن عیسے اسے مطلع ہوا تو اون دونون کو قتل کیا تب ابوبکر مولاے غلام نے یہہ قصیدہ لکہا اور اوسے کنایہ بلے کر کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۱۹ ہجری

اس برس مین مقتدر نے لشکر واسطے لڑای مرداویج کے روانہ کیا دونو لشکر نواحی ہمدان مین جب ملے تو خلیفہ کا لشکر شکست پاکر بہاگا اور مرداویج تمام بلاد جبل پر قابض ہوا لشکر نے نواحی حلوان تک لوٹا پہر مرداویج نے اصفہان پر لشکر بہیجکر لے لیا اس برس کے ذی الحجہ مین مونس اور مقتدر مین وحشت زیادہ ہوئی

ذکر اوپہر شروع ہوا سنہ ۳۲۰ ہجری

اس برس مین ابوطاہر قرمطی مقتدر سے خفا ہوکر موصل مین گیا اور مقتدر اوسکے پیچہے تہے وہان لوٹا اور مسجد حرام تک مال پر قابض ہوا اور بنی حمدان کے امیرونکو

ذکر قتل مقتدر کا

امیر و نکو لکھا کہ مونس کو موصل مین گرفتار کرنا اور لڑنا دان کے امرا نے یہہ حال دیکھکر ۹۵۹
اوسے لڑائی کی لیکن مونس فتحمند ہوکر موصل پر حاکم ہوا سب طرف سے لشکر جمع
ہوکر مونس پاس آئے مونس نے موصل مین نو مہینے اقامت کی

ذکر قتل مقتدر کا

جب مونس پاس لشکر سب طرف سے فراہم ہوئے تب یہہ بغداد کو چلا پہلے تکریت
مین آیا پھر باب شماسیہ مین مقتدر نے اپنا ضعف لشکر کا پھر جانا خیال کرکے
ارادہ واسط کا کیا لیکن جو لوگ اس پاس باقی رہے تہے وہ مانع ہوئے اور
مونس کی لڑائی پر مستعد ہوئے مقتدر یہہ حال دیکھکر لاچار مونس سے لڑنے کو
نکلا مقتدر پاس فقیہہ اور قاری تہے جنکے پاس قران پہلے ہوئے تہے وہ چادر
اوڑہے خچر پر جا کر کہڑا ہوا رفیقون نے اوسکو مشورہ آگے بڑہنے کا دیا
جب وہ آگے بڑہا تو رفیق سب بہاگ گئے مقتدر یہہ حال دیکھکر قوم مغاربہ سے
جا ملا اور اونسے کہنے لگا افسوس تمپر مین خلیفہ ہون اونہون نے کہا ہم تجھے
پہچانتے ہین اے کمینہ تو خلیفہ شیطان کا ہے یہہ کہکر ایک شخص نے اوسکو ایک
تلوار ماری کہ وہ زمین پر گرا تب اوسکو ذبح کیا مقتدر بڑہیا گران ڈیل تہا
جب اوسکو قتل کرکے اوسکے سر کو لکڑی پر چڑہایا تو تکبیرین کہتے جاتے
تہے اور مقتدر کو لعنت کرتے تہے جو کچہہ مقتدر پہنے تہا ازار تک لیلیا پیرہن
گہڑا کہودکر اوسے دفن کیا اور سر اوسکا مونس پاس رشیدیہ مین لے گئے مونس
کہ لڑائی مین حاضر نہ تہا جب مقتدر کو اس حال سے دیکہا تو پکوکے مارے
اور رویا مقتدر نے زمانہ خلافت مین بادشاہت کو خراب کردیا تہا عورتین اور

ذکر بادشاہت قاہر باللہ کا

غلام حکم کرتے تھے درخرچی بہت ہوتی تھی اسکی مدت سلطنت چوبیس ۲۴ برس گیارہ مہینے پہہ دن تھے عمر اسکی اٹھہتر برسکی تھی

ذکر بادشاہت قاہر باللہ کا

یہہ اونیسوان ۱۹ بادشاہ عباسیونکا تھا مونس نے چاہا کہ ابو العباس مقتدر کا بیٹا بادشاہ ہو لیکن ابو یعقوب اسحق بن اسماعیل نوبختی نے کہا کہ یہہ لڑکا ہے اور بادشاہ ایسا چاہئے کہ اپنے اور ہمارے تدبیر کرسکے یعقوب بن اسحق نے اسکے بادشاہ کرنے مین گویا اپنی موت آپ ڈھونڈی کیونکہ قاہر نے اوسکو قتل کیا جیسے ذکر ہوگا — جب یہہ مشورہ ہوا تو قاہر باللہ محمد بن معتضد کو بلاکر اٹھارہ ۱۸ سوین شوال کو سب نے بیعت کی قاہر نے مقتدر کی ماکو بلاکر پوچھا کہ مال کہان ہے اوسنے سب خبر کا جو اوس پاس زیور دیوشاک سے تھا اقبال کیا تب اوسے خوب مارا باوجودیکہ وہ بیماری استسقا کی رکھتی تھی پھر اوسکے پانو باندھکر لٹکایا اوسنے قسم کہائی کہ مین سوائے اشیائے مذکورہ کے کچھہ نہین رکھتی — ابو علی بن مقلہ کو اپنا وزیر بناکر موقوف کیا اور پھر بحال کیا اور چند عاملون پر قابض ہوا اس برس مین قاضی ابو عمرو محمد بن یوسف کہ فاضل تھا اور ابو الحسن بن صالح فقیہہ شافعی کہ عابد تھا اور ابو نعیم عبد الملک فقیہہ جرجانی مشہور استرابادی فوت ہوئے

پھر شروع ہوا سنہ ۳۲۱ ہجری

اس برس مین شغب مقتدر کی ماموئے اور اپنے قبر مین جو رصافہ مین بنائی تھی دفن ہوئے اس برس مین مونس اور قاہر مین نزاع ہوئی منشا اوسکا یہہ تھا کہ مونس نے بمیق چوبدار کو دارو نغہ محل بادشاہی کا کیا تھا اوسنے قاہر پر ایسی تنگی کی کہ

ذکر پکڑنے مونس خادم اور بلیق کا

کہ کسی عورت کو بے دریافت کئے کہ یہہ کون ہے جانے نہ دیتا تہا قاہر نے پوشیدہ
ایک گروہ کو بلیق حاجب اور مونس کے پکڑنے پر متفق کیا اور طریف بکری جو بڑے
سردارون مین سے تہا وہ بہی اسسے ملگیا

ذکر پکڑنے مونس خادم اور بلیق کا

اس برس مین پہلی شعبان کو قاہر باللہ نے بلیق چوبدار اور اوسکے بیٹے اور مونس کو
گرفتار کر لیا کیونکہ یہہ سب قاہر کے خلع اور احمد بن مکتفی کے بادشاہ کرنے پر
متفق ہوئے تہے ابن مقلہ وزیر بہی اسمین شریک تہا قاہر نے طریف بکری اور
گروہ ساجیہ کو متفق کر کے ابن بلیق کے پکڑنے کا ارادہ کیا ساجیہ کو رستون پر بٹہایا
ابن بلیق اپنے گروہ کو لیکر خلیفہ پر بلوہ کا ارادہ کر کے دہان آیا اور ظاہر یہہ کیا
کہ مین قراطسہ کے واسطے جمع کرتا ہون ہر چند اوسکا قصد خلیفہ کا گرفتار کرنا تہا لیکن
اوسکو قاہر کے سامان کی خبر نہ تہی جب وہ محل مین داخل ہوا تو گرفتار ہو گیا
جب اوسکے باپ بلیق کو یہہ خبر پہنچی ہر چند کہ وہ بیمار گہر مین پڑا تہا سوار ہو کر محل پر
آیا وہان بہی گرفتار ہوا بعد اسکے قاہر نے مونس کو بلایا لیکن وہ نہ آیا تب قاہر
نے قسم کہائی کہ تجہے امن ہے مین چاہتا ہون کہ بلیق اور اوسکے بیٹے کا متفق
ہونا خلع پر دریافت کرون اگر جہوٹ ہو تو اور نہین چہوڑ دون جب اسنے قسمونکا
تار باندہا تو وہ آیا اوسے بہی گرفتار کیا اور ابو علی بن مقلہ کو وزارت سے موقوف
کر کے ابو جعفر محمد بن قسم بن عبید اللہ کو وزیر کیا پہر ابو احمد بن مکتفی کو بہت تلاش
سے بلوا کر اوسپر دیوار نوائی کر وہ مر گیا

ذکر قتل مونس اور بلیق اور اوسکے بیٹے کا

ذکر سلطنت بنی بویہ

۲۶۲ جب قاہر نے تینون مذکورون کو گرفتار کیا تو مونس کے دوستون نے کہ اکثر لشکر تہا غل اور شور مچایا اور چاہا کہ مونس کو چھڑا دین تب قاہر ابن بلیق پاس گیا اور اسکو ذبح کرکے اوسکا سر طشت مین رکہا تینون قیدیون کو جداجدا قید کیا تہا پہر وہ طشت موسر کے اوسکے باپ بلیق پاس بہیجا وہ بمجرد دیکہنے کے سر پیٹتا روتا نکلا پہر اوسکو بہی قتل کرکے دونون کا سر مونس پاس بہیجا مونس نے جب دونو سر دیکہے کلمہ شہادت پڑہا اور اوسکے قاتل کو لعنت کی پہر اوسکو بہی قتل کرکے تینون سرونکو شہر مین تشہیر کیا اور منادی یہہ ندا دیتا تہا کہ جو امام سے خیانت کرے اوسکی یہہ جزا ہے پہر اون سرونکو جہان اور سر تہے رکہوایا بموجب عادت کے پہر قاہر نے ابو جعفر وزیر کو موقوف کرکے خصیبی کو وزارت دی پہر طرائف سبکری کو جو بڑا سردار تہا اور اسکے ساتہہ مونس کے گرفتار کرنے مین شریک تہا گرفتار کرلیا اگر یہہ شریک نہوتا تو اوسکو نہین گرفتار نہ کرسکتا

ذکر ابتدائے سلطنت بنی بویہ کا

بویہ ایک شخص متوسط الحال دیلم مین تہا کنیت اسکی ابو شجاع تہی جب سلطنت بنی بویہ نے ترقی پکڑی تو لوگ کہنے لگے بویہ بن فاخر بن تمام بن کوہی بن شیر زیر اصغر بن شیر کند بن شیر زیر اکبر بن شیر از شاہ بن شیر فنہ بن بستان شاہ بن شیر فروز بن شیر زبک بن سسنا بن بہرام جور الملک بن یزدجرد ملک اور باقی نسب انکا گندہ شیر بن بابک تک اخبار بادشاہان فارس اکاسرہ مین گندا بویہ کے تین بیٹے تہے عماد الدولہ ابو الحسن علی اور رکن الدولہ حسن اور مؤید الدولہ ابو الحسین احمد یہہ سب ماکان بن کالی دیلمی پاس رہتے تہے جب اسفار بن شیرویہ اور مرداویج

ذکر سلطنت بنی بویہ

مرداویج دیلم کے اون شہرون پر جنکا ذکر ہو چکا قابض ہوئے تو ماکان بن کالی ۲۹۳
دیلمی طبرستان کا حاکم ہوا بویہ کے یہہ تینون بیٹے اوسکے لشکر کے سردار تھے جب
مرداویج ملک ماکان مین کالی کا جو طبرستان مین تہا حاکم ہوا تو ماکان طبرستان سے
گیا اور دامغان پر حاکم ہوا پہر وہان سے شکست پاکر نیشاپور مین بہاگ کر آیا
تینون بیٹے بویہ کے اوسکے ساتہہ رہے کبہی جدا نہوئے جب انہون نے دیکہا
کہ ماکان مرداویج کی لڑای کی طاقت نہین رکہتا اور عاجز ہے تب انہون نے کہا
کہ ہمارے ساتہہ ایک گروہ ہی اور بہت تنگ ہے مناسب یہہ ہے کہ ہم تجھسے
جدا ہون تاکہ خرچ تیرا کم ہووے جب پہر تو بادشاہ ہوگا ہم چلے آوینگے اوسنے
کہا اچہا تب وہ تینون اوسے جدا ہوکر مرداویج پاس گئے یہہ حال دیکہکر ایک گروہ
سردارون ماکان کا بہی انکا تابع ہوا مرداویج نے بہت اونسے سلوک کیا عماد الدولہ
علی بن بویہ کو کرج کی حکومت دی عماد الدولہ نے کرج مین قوت پکڑی اور جمعیت
اسکی زیادہ ہوئی مرداویج نے اپنے چند سردارون کو واسطے وصول زر کے
کرج پر بہیجا جب وہ وہان گئے عماد الدولہ اونسے بہت نیکی سے پیش آیا اور
اونکو اپنے مے بلایا اون سبہون نے اسکی اطاعت قبول کی مرداویج یہہ سنکر ابن
بویہ پر بہت خفا ہوا ابن بویہ مذکور نے اصفہان کا قصد کرکے وہان کے حاکم ابن
یاقوت سے لڑای کی اوسکی شکست ہوئی اور ابن بویہ اصفہان پر حاکم ہوا اس لڑای
مین ابن بویہ کے ساتہہ نوسو مرد تہے اور ابن یاقوت پاس دس ہزار جب ابن
بویہ نے نوسو سے دس ہزار کو شکست دی تو اسکا رعب سب پر چہا گیا اور ہیبت
اسکی سب پر غالب ہوئی مرداویج نے ابن بویہ پاس پیغام صلح بہیجا لیکن اوسنے عذر
کیا اور اس پاس نہ آیا ابن بویہ نے اصفہان مین دو شہرون مین اقامت کی اور تمام
مال اوسکا جمع کرکے ارجان کو کوچ کر گیا ارجان مین ابن یاقوت کر نام اوسکا ابوبکر

۶۶۱ تھا بھاگ کر گیا تھا اسکے آنے کی خبر سنکر بے لڑائی وہان سے بھاگا ابن بویہ
ارجان پر بھی ماہ ذی الحجہ سنہ ۳۲۰ مین حاکم ہوا پھر ابن بویہ نوبندجان پر ربیع الاخر
سنہ ۳۲۱ مین حاکم ہوا پھر عماد الدولہ نے اپنے بھائی رکن الدولہ کو کازرون وغیرہ
فارس کی عملداری پر بھیجا اوسنے سب مال وہانکا نکالا پھر اون سے وہ ہوا جو ہم
ذکر کرین گے انشاء اللہ تعالے اس برس مین ابوبکر محمد بن حسین بن درید لغوی
شعبان مین فوت ہوا یہہ سنہ ۲۲۳ مین پیدا ہوا تھا یہہ شاگرد ابی حاتم سجستانی اور
ابی الفضل ریاشی وغیرہ کا تھا یہہ فاضل شاعر تھا قصیدہ مقصورہ جو مشہور مقصورہ
ابن درید ہے اسنے نظم کیا نحو اور لغت مین اسکی بہت کتابین ہین اون مین سے
کتاب جمہرہ ہے اور کتاب خیل بھی اوسی کی تصنیف ہے ابن درید شراب پینے
اور عود سننے پر مایل رہتا تھا ازہری کہتا ہے مین ابن درید پاس گیا تو مینے اوسے
نشہ مین پایا پھر مین اوس پاس نگیا ابن شاہین کہتا ہے کہ ہم جب ابن درید پاس
جاتے تو شرماتے تھے نبیذ ہا ہوا عود دیکھکر اور شراب دیکھکر عمر اسکے نوے سے
زیادہ تھی اس برس مین ابو ہاشم بن علی جبائی متکلم معتزلی نے انتقال کیا پیدایش
اسکی سنہ ۲۴۷ مین ہوئی اپنے باپ سے اسنے علم حاصل کیا اور ایسی محنت کی کہ باپ
سے بہتر ہوا ابو ہاشم کہتا ہے کہ میرا باپ مجھسے بارہ برس بڑا تھا ابن ہاشم
اور ابن درید ایک ہی روز راہی ملک بقا کے ہوئے لوگ اوس روز کہتے تھے
کہ آج علم کلام اور علم لغت مدفون ہوا یہہ دونون بغداد مین مقبرہ خیزران
مین دفن ہوئے اس برس مین محمد بن یوسف بن مطر فربری مرگیا اسکی پیدایش
سنہ ۲۳۱ مین ہوئی یہہ وہ شخص ہے جسے صحیح بخاری سیکھی گئے اور دس دس بار
بخاری سے اسنے سنا تھا فربر فا اور دو راون بے نقطہ اور با موحدہ سے
بخارا کے قریون مین سے ایک قریہ ہے ابن اثیر نے اپنی تاریخ کامل مین بھی لکھا ہے

ذکر خلع قاہر باللہ کا

لکھا ہے لیکن قاضی شمس الدین ابن خلکان نے لکھا ہے کہ فربر کنارہ جیحون پر واقعہ ہے ۶۶۵
اس برس مین ابو جعفر بن محمد بن سلامہ ازدی طحاوی فقیہہ حنفی مصر مین فوت ہوا
ریاست اصحاب ابو حنیفہ کی اسپر مقرر ہوئی اور غلبہ پایا بہت کتابین فایدہ
مند اسنے تصنیف کیں ازانجملہ احکام القران اور اختلاف العلماء اور معانی الآثار
ہین اور اوسکے ایک تاریخ بڑی سے پیدایش اسکی ۲۳۳ سنہ مین تہی

پھر شروع ہوا سنہ ۳۲۲ ہجری

اس برس مین عماد الدولہ شیراز پر حاکم ہوا

ذکر خلع قاہر باللہ کا

اس برس کے جمادی الاولی مین قاہر بسبب ظاہر کرنے عذر کی طریف سبکری سے
اور خلاف کرنے اوس قسم کے جو باب امان مین اونکے قاتلون کے کہائی تہی
خلع کیا گیا ابن مقلہ قاہر سے پوشیدہ سردارون سے سازش رکہتا اور اونکو اوسکے
خلع پر اغوا کرتا کبہی عجمی کی صورت بنتا اور کبہی ملی کا بہیس بدلتا اسنے منجمون کو
سو دینار دئے کہ وہ سردارون کو قاہر سے ڈراوین اور سیما سردار کے خواب
کی تعبیر دینے والو نکو بہی ایسا ہی کچہہ دیا تاکہ جب سیما اونکے سامنے کوئی خواب
بیان کرے تو ایسی تعبیر دین گے وہ قاہر سے خایف ہوا ان لوگون نے ایسا ہی
کیا سیما کہ سردار ساجیہ کا تہا قاہر سے ڈر کر قاہر کے گرفتار کرنے پر متفق ہوا
اور سب جمع ہو کر قاہر پر آئے قاہر نے اوس رات شراب خواری بہت کی
تہی اوس وقت نشہ مین پڑا تہا جب اونہون نے گہر کو گہیر لیا تو یہہ ہر چند
مست تہا لیکن بیدار ہوا اور بسبب نبد ہونے دروازون کے بہاگ کر حمام مین

ذکر بادشاہت راضی باللہ کا

۶۶۶ جاکر چھپا لوگ اوسے ڈھونڈکر گرفتار کرکے جہان طریف سبکری تہا وہان لائے اور طریف کو وہان سے نکالکر قاہر کو اوسکی جاے قید کیا اور دونون انکھین قاہر کی نکالین اسکی بادشاہت کُل ایک برس چھہ مہینے آٹھہ دن تہی

ذکر بادشاہت راضی باللہ کا

وہ جیتوان بادشاہ عباسیون کا تہا جب قاہر قید ہوا تو ابوالعباس احمد بن مقتدر اور ماادسکی دونون قید تہے لوگون نے اوسے نکالکر تخت پر بٹہایا اور بادشاہت اوسپر سونپی اوسکا نام راضی باللہ رکہا بیعت اسکی خلافت پر بدہ کے دن چھٹی جمادی الاولی ۳۲۲ھ مین ہوئی سیما سردار نے ابن مقلہ کے وزیر کرنیکو عرض کیا تب راضی باللہ نے اوسے وزیر کیا اور قاہر کے خلع پر چاہا کہ گواہ کرین لیکن وہ بازرہا گو کہ قید مین تہا اور اندہا تہا

ذکر سید مہدی حاکم افریقہ کی مرنے اور اوسکے بیٹے قایم کے بادشاہ ہونے کا

اس برس کے ربیع الاول مین مہدی عبیداللہ سید بنی فاطمہ مہدیہ مین فوت ہوا اوسکے بیٹے قایم ابوالقسم محمد نے اوسکا مرنا برس روز تک واسطے تدبیر کار کے چہپایا عمر اسکی ترسٹہہ ۶۳ برس کی ہوئی بادشاہت اسکی چوبیس ۲۴ برس ایک مہینے بیس روز رہی جب اسکے بیٹے قایم نے اوسکا مرنا ظاہر کیا تو سب نے اوسکی بیعت کی اور حکومت اوسپر معین ہوئی

ذکر ابن شلمغانی کے قتل کا اور بعضے

ذکر شلمغانی کے قتل کا

عجایب اوسکی مذہب خبیث کا

اس برس مین محمد بن علی شلمغانی مقتول ہوا شلمغان ایک قریہ نواحی واسط مین ہے جسکی طرف یہہ منسوب ہے اسنے ایک مذہب نکالا تہا جسکا مدار خدا کے حلول کرنے تہا اور تناسخ پر اور تشیع پر کہتے ہین کہ حسین بن قسم بن عبید اللہ جو وزیر مقتدر کا تہا وہ بہی مذہب مین اسکا تابع ہوا اور ابو جعفر اور ابو علی یہہ دونو بیٹے بسطام بن ابی عون کے اور احمد بن محمد بن عبدوس بہی اسکے پیرون مین سے تہے پہلے محمد شلمغانی اور اوسکے یار اپنے مذہب کو چہپاتے تہے لیکن ماہ شوال سنہ ۳۲۲ مین ظاہر کیا تب ابن مقلہ وزیر نے اونکو گرفتار کیا شلمغانی نے اپنے مذہب سے انکار کیا اوسکے معتقد اوسے خدا جانتے تہے جب اوسے قید کرکے معہ ابن عون اور ابن عبدوس کے راضی پاس لائے تو اوسنے دونون سے کہا کہ شلمغانی کی گردنیان مارو دونون نے انکار کیا جب اسنے زبردستی کہا تو ابن عبدوس نے اپنا ہاتہہ اوسکی گردن پر مارا اور ابن ابی عون نے بہی ہاتہہ بڑہایا اوسے مارنے کو لیکن اسکا ہاتہہ کانپا اسوقت اسنے شلمغانی کی ڈاڑہی اور سر چوکر کہا اللہ میرے اور سر دار میرے اور رازق میرے لوگون نے یہہ سنکر شلمغانی سے کہا کہ تو تو کہتا تہا کہ مین دعوے خدائی کا نہین کرتا اوسنے کہا کہ مینے کبہی دعوے خدائی کا نہین کیا اور ابن ابی عون کے کہنے سے مجہے کیا اسوقت اون دونو کو وہان سے پہیر دیا اور شلمغانی کو کئی مرتبہ فقہا کے روبرو بلوایا آخر کو فقہا متفق ہوئے اسکے خون کے حلال ہونے پر تب ابن شلمغانی اور ابن ابی عون کو اس برس کے ذی قعدہ مین سولی دیکر آگ مین جلایا اوسکا مذہب یہہ تہا کہ خدا ہر شے مین گہسا ہے جس قدر کہ وہ شی اوٹہا سکے اور اللہ تعالے نے ضد کو واسطے دلیل

ذکر باقی حوادث کا

۶۶۸ ہونے کے مضدود پر پیدا کیا ہے پس آدم اور شیطان کہ دونو آپسمین ضد ہین انمین
خدا گھسا ہے اور مذہب اوسکا یہہ تہا کہ دلیل حق کی حق سے بہتر ہے اور یہہ کہ ضد
شے کے مشابہہ شے سے قریب زیادہ ہوتی ہے اور یہہ خدا نے بدن انسانی مین
داخل ہوکر قدرت اور عجز ظاہر کیا جسے دریافت ہوا کہ یہہ خدا ہے اور یہہ کہ خدا نے
نوح اور اونکے شیطان مین جمع ہوئے تہے بعد اوسکے جدا ہوئے پہر صالح اور
اونکے شیطان مین جنسے ناقہ کے پاؤن کاٹے جمع ہوئے پہر جدا ہوئے پہر جمع
ہوئے ابرہیم اور اونکے شیطان نمرود مین بعد انکے پہر جدا ہوئے اسیطرح
ہارون اور فرعون مین پہر سلیمان اور اونکے شیطان مین پہر عیسے اور اونکے شیطان
مین پہر جدا ہوئے حواریون مین پہر جمع ہوئے علی بن ابیطالب اور اونکے شیطانون
مین اور اونکا مذہب یہہ تہا کہ جسکی طرف لوگ محتاج ہون وہ خدا ہے اور اونکا
مذہب ہے کہ موسی اور محمد صلعم کو خاین کہتے ہین اسواسطے کہ ہارون اور علی نے
موسی اور محمد کو بیجا تہا انہون نے خیانت کی اور یہہ کہ علی نے کتنے برس اہل کیف کے
جو ساڑہے تین سو تہے موے کو چہوڑ دے تہے جب وہ مدت گذری تو بادشاہت
پہر آئی اور نماز روزہ کا ترک کرنا عبادت تہا اور سب عورتون کو حلال سمجہتے تہے
اور مباح جانتے تہے جماع کرنا عورتون سے جو اوسکے صاحب رحم ہین اور یہہ
کہ فاضل کو لازم ہے مفضول سے نکاح کرے تو کہ تو اوسمین آوے اور یہہ
کہ جو اسے بازرہے گا بشرطیکہ قایل تناسخ کا ہو وہ دور ثانی مین عورت بنی گا شاہ
یہہ مقالہ مقالہ نصریہ مین

ذکر باقی حوادث کا

اس برس مین اسحق بن اسماعیل نوبختی کو قاہر نے خلع سے پہلے قتل کیا نوبختی مذکور

ذکر قتل ہونے مرداویج کا

مذکور ہی نے مشورہ اسکے خلیفہ کرنے کا دیا تہا اس برس مین دمشق نے بلاد اسلام ۶۶۹
مین جاکر ملطیہ کو ایک مدت محاصرہ کرکے بے لڑائی فتح کیا وہان کے رہنے والونکو
نکالکر اونکی جاے امن مین اونہین بہیجا یہہ واقعہ جمادی الاخر کے چاندرات کو
ہوا رُوم نے مسلمانون سے افعال بد کرنے شروع کئے اکثر شہر اونکے قبضہ
مین آئے تہے اس برس مین ابو نعیم فقیہہ جرجانی استرآبادی اور ابو علی محمد
روزباری صوفی فوت ہوئے اس برس مین حسین بن عبد اللہ نساج صوفی رہنے والا
سامرکا جو ابدال سے تہا اور محمد بن علی بن جعفر کتانی مشہور جو جنید کے یارون
مین سے تہا راہی ملک بقا کے ہوئے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۲۳ ہجری

ذکر قتل ہونے مرداویج بن زیار کا

اس برس مین مرداویج دیلمی حاکم بلاد جبل وغیرہ کا مقتول ہوا سبب اسکا یہہ تہا
کہ اس برس مین اوسکا دن پیدائش کا جب آیا تو حکم کیا کہ لکریان اس کثرت
سے جمع کرو کہ پہاڑ اور ٹیلے چہپ جاوین اور نکلکر دو ہزار پرند جانور جنگل اصفہان
سے جمع کرکے اونکے پانو پر رال لگائی تاکہ یہہ سب روشن ہون تو لد کی رات
اور ایک دسترخوان بڑا جسپر ہزار گہوڑے اور دو ہزار سر بیل کے اور بکریان
اور حلوی بہت ہو نوایا جب یہہ بنا اور تیار ہوا اوسے دیکہکر اور حقیر سمجہہ کر اپنے
ارکان دولت پر خفا ہوا یہہ شخص اون ترکون پر جو اسکی خدمت مین رہتے تہے
بہت غضب رہتا تہا جبکہ وہ دسترخوان اور روشنی آگ کی ہو چکی اور صبح کو
اصفہان مین جانے کا ارادہ کیا لشکر خدمت کے واسطے جمع ہوا از بسکہ گہوڑے

ذکر حنابلہ کے فتنون کا

۶۷۰ خیمہ کے پاس کثرت سے تھے اونکی آوازین بہت بلند ہوین ایسے کہ وہ لشکر خفا ہوا
پوچھا کہ یہہ گھوڑے کسکے ہین جو ایسے پاس ہین لوگون نے عرض کی کہ ترکون کے اوسنے
حکم دیا کہ ان گھوڑون کے زین ترکون کی پشت پر باندہو اور اسی طرح شہر مین داخل
ہون بموجب حکم ایسا ہی کیا مرداویج ایسا بدصورت تہا کہ دیلم اور ترک اسکو برا جانتے
تھے اس حرکت سے غصہ ترکون کا زیادہ ہوا جب مرداویج نے اصفہان کی طرف
کوچ کیا تو بہت غصہ تہا حکم دیا اپنے نگہبانون کے افسر کو کہ آج میرے ساتھہ مت آ
اور کسی اور کو بہی اپنے ساتھہ آنے کو حکم ندیا اور حمام مین داخل ہوا ترکون نے
فرصت غنیمت جان کر اوسپر ہجوم کرکر حمام مین قتل کیا مرداویج نے زمان بادشاہ
مین جبر اور فساد بہت کئے اپنے یارون کے واسطے کرسیان چاندی کی اور
اپنے لئے ایک تاج مرصع کا مثل تاج کسرے کے بنوایا جب یہہ مارا گیا تو بعد اسکے
اسکا بہائی وشمگیر بن زیار حاکم ہوا

ذکر حنابلہ کے فتنون کا بغداد مین

اس برس مین حنابلہ نے لوگون پر شدت کی کہ سردارون اور رعایا پر خاک ڈالتی اور
جبکہ شراب پاتی گرادیتی اور گانے والی کو مارتے اور اوسکے سازون کو توڑتے
اور خرید فروخت چلنے پہرنے مین اعتراض کرتے صاحب شرطہ نے یہہ حال دیکہکر
اونکو منع کیا اور حکم کیا کہ تم مین سے کوئی امام بن کر نماز نہ پڑہائے جب تک بسم اللہ الرحمن الرحیم
پکار کر نہ کہے لیکن اونکو کچہہ مفید نہوا پہر راضی نے فرمان متضمن منع اور زجر کا اعتقاد
تشبیہ سے لکہا از انجملہ یہہ تہا کہ تم لوگ کبہی گمان کرتے ہو کہ صورتین تمہاری مونہہ
کی جو بری ہین اور صورت رب العالمین کے ہین اور ہیئتہ تمہاری اوسکی ہیئتہ پر
ہے اور کہتے ہو تم اوسکے بال گہونگرالے ہین اور آسمان پر چڑہنے اور دنیا مین

ذکر بادشاہت اخشید کا

مین اوترنے کے تم قایل ہو اور عدد کی حسین تمہارے مذہب مین قباحت آتی ہے
مین قسم کہاتا ہون بڑی قسم کہ اگر تم فہمتی نہو گے تو مین تلوار تمہاری گردنون پر اور
آگ تمہاری گھرون اور محلون مین لگا دونگا

ذکر بادشاہت اخشید مصر کا

اس برس مین اخشید یعنے محمد بن طغج بن جعف مصر پر راضی کی طرف سے حاکم ہوا اخشید
مذکور اسسے پہلے رملہ کا حاکم تہا سنہ ۳۱۶ مین مقتدر کی طرف سے وہان سنہ ۳۱۸ برس تک
رہا جب نامہ مقتدر کا متضمن حاکم کرنے دمشق کا اوس پاس پہنچا تو وہان گیا اور
وہان کا حاکم ہوا اوسوقت مصر کا متولی احمد بن کیغلغ تہا جب راضی بادشاہ ہوا
تو اسنے احمد بن کیغلغ کو معزول کیا اور اخشید کو مصر کا حاکم کرکے اکثر بلاد شامیہ
بہی اسکے ساتہہ ضم کئے اخشید شام سے مصر مین جا کر یہہ بدہ کے روز تیسوین رمضان
سنہ ۳۲۳ کو حاکم مستقر ہوا

ذکر قتل ابی العلا بن حمدان کا

ناصر الدولہ حسن بن عبداللہ بن حمدان موصل اور دیار ربیعہ کا امیر ناصر الدولہ حسن بن
عبداللہ بن حمدان تہا اسسین سے پہلے موصل پر ابو ناصر الدولہ مذکور ہوا نام اوسکا
عبداللہ اور کنیت ابو الہیجا تہی مکتفی نے اوسکو وہان حاکم کیا تہا ابو الہیجا مذکور
بغداد مین مارا گیا قاہر کی لڑای مین جبکہ گرفتار کیا گیا تو اوسکا بیٹا ناصر الدولہ مذکور
موصل مین نایب اوسکا تہا اسی طرح اس برس تک رہا بعد اسکے اسکے چچا ابو العلا
بن حمدان نے ذمہ اس امر کا کیا کہ مین اپنے بہتیجی کے قبضہ سے خلیفہ کی کچہری مین

ذکر فتح جنوہ وغیرہ کا

۱۰۰ جو مال ہے بھیجونگا یہہ اقرار کرکے ابو العلا موصل مین گیا وہان اسکے پہنچے ناصر الدولہ نے اوسکو قتل کیا جب یہہ خبر خلیفہ کو پہنچی لشکر معہ وزیر ابن مقلہ کے واسطے لڑائی ناصر الدولہ کے بھیجا جب یہہ موصل مین پہنچا ناصر الدولہ بھاگا ہرچند ڈہونڈا لیکن اوسے نہ پایا ابن مقلہ موصل مین ایک مدت رہا جب پہر بغداد مین آیا تو ناصر الدولہ نے موصل مین پہر آکر خلیفہ کو ایک خط متضمن اپنے صفائی اور ضامن ہونے اوس مال کے جو بھیجتا تہا لکہا خلیفہ نے اس شرط پر قبول کیا

ذکر فتح جنوہ و غیرہ کا

اس برس مین سید قایم حاکم مغرب لشکر کا افریقیہ سے بحر کو لیگیا اور شہر جنوہ کو فتح کیا اہل سردانیہ سے لڑای ہوکر سلامت پہر آے اس برس مین عماد الدولہ بن بویہ اصفہان پر حاکم ہوا وہ اور وشمگیر دونو اسمین بلاد اصفہان اور ہمذان اور رے اور قاشان اور کرج اور درے اور کنکور اور قزوین وغیرہ پر لڑتے تہے اس برس مین لشکر نے شورش کرکے دار الوزارت مین نقب لگائی وزیر اور اوسکا بیٹا غربی جانب بہاگا پہر یہہ راضی ہونے کے اوسکو وہان رکہا اس برس مین ابراہیم بن محمد بن عرفہ مشہور ابن نفطویہ نحوی واسطے نے انتقال کیا اسکی تصنیفات بہت ہین یہہ اولاد مہلب بن ابی صفرہ سے تہا پیدایش اسکی ۲۴۴ مین ہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۲۴ ہجری

اس برس مین مجربہ اور مظفر بن یاقوت نے وزیر بن مقلہ کو قید کیا جسوقت وہ موافق عادت کے دار الخلافہ مین آیا اور خلیفہ کو اسے آگاہ کیا اوسنے بہی نیک جانا پہر علی بن عیسے کی وزارت پر اتفاق کیا لیکن اوسنے نہ قبول کی تب اوسکے بہای

ذکر فتح جنوہ وغیرہ کا

۶۷۳ بہائی عبدالرحمن بن عیسیٰ کو وزیر کرکے اوسے گرفتار کیا اور ابو جعفر محمد بن قاسم
کرخی کو حاکم کیا اس برس مین موقوف کیا ابن رایق نے خراج دینا واسط اور بصرہ کا
اور برمدی نے خراج اہواز اور وہان کے عاملونکا موقوف کیا اس امر سے بغداد
مین مال کی تنگی ہوئی ابو جعفر اسکے نبد وبست سے عاجز ہوکر معزول ہوا اسکی
وزارت تین مہینے پندرہ دن رہی پھر سلیمان بن حسین کو وزیر کیا ہمیشہ اوسکی
موقوفی کے ارادہ مین تہے خلیفہ نے محمد بن رایق کو واسط مین لکہا کہ آنکر امورات پر
قایم ہو اور سرداری لشکر کی اوسکو دی اور حکم کیا کہ منبر پر خطبہ اوسکا پڑہا جاوے
ابن رایق بغداد مین اس برس کے آخر ذی الحجہ مین آیا ابن رایق نے ساجیہ کو
گرفتار کیا تہا بغداد مین آنے سے پہلے حجریہ یہہ دیکہکر خوفناک ہوئے اور
اسکے بغداد مین داخل ہوتے ہی وزارت موقوف ہوگئی تمام امور کو رایق ہی
ملاحظہ کرتا عاملون نے تغلب کرنا شروع کیا سوائے بغداد کے خلیفہ پاس کچہہ
نرہا اوسمین بہی حکم ابن رایق کا تہا خلیفہ حکم نکر سکتہا اور باقی اطراف کا یہہ حال
ہوا کہ بصرہ تو ابن رایق کے قبضہ مین اور خوزستان بریدی پاس فارس عمادالدولہ
بن بویہ کے ہاتہہ مین کرمان ابی علی محمد بن الیاس پاس رے اصفہان جیل رکن الدولہ
بن بویہ کہ ید قدرت مین تہے اور بداور شمگیر بن زیار مرداویج کا بہائی دونو
اوسپر لڑتے تہے دیار بکر اور مصر اور ربیعہ بہی حمدان کے زیر حکم ہوا مصر اور شام
اخشید محمد بن طغج کے تحت حکومت مغرب اور افریقیہ سید قایم بن مہدی کے
تصرف مین اندلس عبدالرحمن بن محمد ملقب بناصر پاس خراسان ماوراء النہر زیر
حکم نصر بن احمد سامانی کے طبرستان جرجان دیلم پاس بحرین یمامہ ابی طاہر قرمطی
کی حکومت مین آئے اس برس مین محمد بن رایق نے فضل بن جعفر بن فرات کو
جو خراج مصر اور شام پر تہا بلایا یہہ بغداد مین آتے ہی ابن رایق اور خلیفہ

ذکر فتح جنوہ وغیرہ کا

۶۷۴ کی طرف سے وزیر ہوا اس برس مین خلیفہ نے محمد بن طغج کو مسند مصر اور وہان کے عاملون کے شام تک دیگر بن کیغلغ کو مصر سے معزول کیا اس برس مین عضد الدولہ ابوشجاع فناخسرو بن رکن الدولہ حسن بویہ اصفہان مین پیدا ہوا اس برس مین محط پر مکی جواد لاد یحیی بن خالد بن برمک سے تہا اور بڑا عالم علوم وفنون تہا فوت ہوا اسی برس مین عبد اللہ بن احمد بن محمد بن مقلس فقیہہ ظاہری صاحب تصانیف مشہورہ کا راہی ملک بقا کا ہوا اور عبد اللہ بن محمد فقیہہ شافعی نیشاپوری بہی فوت ہوا پیدائش اوسکی سنہ ۲۳۶ مین واقع ہوئی یہہ جلیس ربیع اور مزنی المدیونس کا تہا جو اصحاب شافعی کے تہے اور یہہ امام تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۲۵ ہجری

اس برس مین محمد بن رایق نے علی راضی کو حکم کیا کہ میرے ساتہہ واسط مین واسطے لڑائی ابن یرمدی کے چل اوسنے قبول کرکے وہان گیا ابن رایق نے لشکر حجرہ مین سے بعضون کو گرفتار کرلیا ابن یرمدی نے خایف ہوکر جو کچہہ یہہ کہتے تہے قبول کرکے صلح کی جب راضی اور ابن رایق بغداد کو بعد صلح کے پہرے ابو عبد اللہ بن یرمدی نے عہد شکنی کرکے اپنے عہد وپیمان سے پہر گیا تب ابن رایق نے لشکر معہ بحکم اوسپر بہیجا دونو مین لڑای ہوئی ابن یرمدی عماد الدولہ بن بویہ پاس شکست پاکر گیا اوسکو طمع عراق کی دیکر نہر میت دنیا خلیفہ کا اوسے بہت آسان ظاہر کیا اس برس مین عامل صقلیہ سالم بن راشد نے جو سید قایم کی طرف سے عامل تہا نافرمانی کی اور بدخصلت ہوکر ظلم کرنے لگا اسلئے رعیت جرجنت کی جو کہ ایک جزیرہ صقلیہ کا ہے اوسے پہر گئے اور اپنے حال کی اطلاع قایم کو لکہہ بہیجی

ذکر ہاتھہ کاٹے جانی ابو علی بن مقلہ کا

بھی اوسنے لشکر آراستہ کرکے وہان روانہ کیا اوس لشکر نے جرجنت کا محاصرہ کیا ۶۷۵
اوسوقت باشندگان جرجنت نے بادشاہ قسطنطنیہ سے مدد چاہی اوسنے اونکی
کمک دی یہہ حصار تا سنہ ۳۹ تک رہا کیونکہ اس سالمین بعض وہان کے رہنیوالے
جہان سینک سمائے چلے گئے اور باقی جو رہے امان کے خواہان ہوئے اونہون
نے بڑے بڑے امیرون کو اونمین سے گرفتار کرکے ایک کشتی مین سوار کرکے قسطنطنیہ
کی طرف واسطے ملاحظہ سلطان قایم کے روانہ کئے جب وہ کشتی سمندر مین پہنچ گئی
اوسوقت سپہ سالار لشکر سلطان قایم کے حکم دیا کہ انکو غرق کردو چنانچہ ایک
سوراخ کشتی مین کردیا گیا فورًا وہ کشتی ڈوب گئی — اور اسی سالمین عبداللہ بن محمد
الخزارنحوی جسکی تصنیفات علم قرات اور قران مین مشہور ہین فوت ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۳۲۶

اس سالمین مغرالدولہ بسبب حکم اپنے بھائی عمادالدولہ بن بویہ کے طرف اہواز
اور اون شہرون کے جاکر مستولی ہوا سبب اسکا صرف انامسمی یرمی کا طرف
عمادالدولہ کی تھا جیسا کہ ہم اوپر بیان کرچکے ہین

بیان ہاتھہ کاٹی جانے ابو علی بن مقلہ کا

پوشیدہ نرہے کہ ابو علی بن مقلہ کے ہاتھہ کاٹے جانے کا یہہ سبب تھا کہ اوسنے
علی ابن رایق کے پکڑوانے مین اور اوسکے جائی مسمی بکلم کے قایم کرنے مین
سعی کی تھی — ابن رایق کو اس سعی کی خبر ہوگئی — اسلئے راضی نے واسطے
اپنے رایق کے اوسکو قید کرلیا جبتک وہ قید مین رہا درمیان راضی — اور ابن

بیان مستولی ہونی بجکم کا شہر بغداد پر

۷۰۶ رایق کے خط و کتابت کی آمد و رفت در باب ابن مقلہ کی رہی آخرش یہہ ہوا کہ اونہون نے ابن مقلہ کو درمیان ماہ شوال کے قید خانہ سے نکالکر اوسکے ہاتھہ کاٹے اور پھر علاج بہی اوسکا کیا گیا چنانچہ وہ اچھا ہوگیا اور پھر عہدہ وزارت پر بحال ہوا چونکہ اوسکے ہاتھہ کٹ گئے تہے اسلئے اپنے کٹے ہوئے ٹنڈ پر قلم باندہکر لیتا اور احکام لکہا کرتا — لیکن بعد ایک عرصہ کے ابن رایق کو خبر ہوئی کہ وہ مجکو اور راضی کو بد دعائین دیا کرتا ہے حکم دیا کہ اوسکی زبان بہی کٹوائی جائے چنانچہ زبان بہی کاٹی گئی اور اول قید سے اور زیادہ تشدد اور مشقت قید ہوا اور کوئی آدمی اوسکی خدمت کو بہی مقرر نہوا اسطرح سے بہت تکلیف اوٹہاکر قید خانہ ہی مین درمیان ماہ شوال سنہ ۳۲۸ ہجری مین مرگیا بعد مرجانے کے اوسکا لاشہ بادشاہ کے گہر مین دفن کیا گیا بعد ازان اوسکے رشتہ دارون نے اوسکا لاشہ مانگا وہان سے اوکہڑکر اونکے حوالہ کیا گیا — اونہون نے اپنے گہر مین دفن کیا — پہر اوسکی بیوی نے وہان سے بہی اوکہڑوا کر اپنے گہر مین لیجاکر دفن کیا — یہہ بات عجائبات سے ہے کہ یہہ شخص تین دفعہ عہدہ وزارت پر ممتاز ہوا — اور تین ہی بادشاہون کی وزارت برین تفصیل کی کہ اول سلطان مقتدر کا وزیر ہوا — پہر سلطان قاہر کا — پہر سلطان راضی کا — اور تین ہی اوسنے سفر کئے دو دفعہ طرف شیراز کی ایک دفعہ طرف موصل کی اور بعد مرجانے کے تین ہی دفعہ تین جائے گاڑا گیا

بیان مستولی ہونے بجکم کا شہر بغداد پر

اسی سالمین بجکم نے شہر واسطے طرف بغداد کی غرہ ذیقعدہ کو کوچ کیا — ابن رایق نے بہی اوسکے مقابلہ کو لشکر آراستہ کیا تہا لیکن بجکم نے اوسکو بہگا دیا جب بجکم

بیان مستولی ہونی بجکم کا شہر بغداد پر

بجکم بغداد کے قریب جا پہنچا اوسوقت ابن رایق عکبرا مین بہاگ کر جا چہپا ہے اور بجکم ۶۷۷
تیرہوین تاریخ ذی القعدہ کو بغداد مین داخل ہوا سلطان راضی نے اوسکو خلعت
دیکر امیرالامرا مقرر کیا — ابن رایق نے ایک برس دس مہینے چہہ دن امارت
کی — یہہ بجکم وزیر ماکان بن کالی دیلمی کا غلام تہا مگر ماکان نے اوسکو وزیر سے
لے لیا تہا پہر وہ ماکان سے مع بعضی رفیق کے جدا ہو کر مرداویج سے ملا پہر داویج
کے قاتلون مین سے ہوا بعدہ عراق مین جا کر ابن رایق کی خدمت مین جا کر
منسوب بخدمت ہوا یہانتک کہ اوسکے نشان پر رایقی لکہا گیا ابن رایق نے
اہواز پر اوسکو بہیجا وہان جا کر ابن برمدی کو موقوف کر کے آپ حاکم ہو
جب ابن بویہ اہواز پر حاکم ہوا بجکم واسط مین گیا پہر بغداد مین جا کر ابن رایق
کو معزول کر کے آپ حاکم ہوا وہانکا اور محل بادشاہی کا اسی برس مین
قرامطہ کے آپسمین فتنہ اور فساد ہو کر حال ابتر ہوا اور بجر مین رہنے لگے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۲۷ ہجری

اس برس مین بجکم اور راضی موصل مین گئے ناصرالدولہ بن حمدان وہان سے بہاگا
آخرکار مال وہان سے لیکر ناصرالدولہ سے صلح کی پہر خلیفہ اور بجکم بغداد مین آئے
ابن رایق نے کچہہ لشکر بغداد سے جمع کر کے خلیفہ کے پہنچنے سے پہلے ظہور پایا تہا
خلیفہ اور بجکم اس امر سے خایف ہوئے اور حال مقتضی اسکا ہوا کہ ران اور
ربا اور قنسرین وعواصم پر حاکم ہو ابن رایق وہان جا کر حاکم ہوا اس برس مین
امیہ بن اسحق نے عبدالرحمن اموی سے شنترین مین نافرمانی کی اور جلالقہ سے
لڑای ہوئی مسلمانون نے شکست پائی لیکن دوسری لڑائی مین جلالقہ بہاگی

ذکر ابن رایق کی غلبہ پانیکا شام پر

۹۷۸ اور بہت کشت وخون ہوکر امیہ مذکور نے عبد الرحمن اموی سے امان چاہی اور اسنے امان دی اس برس مین عبد الرحمن بن ابی حاتم رازی صاحب جرح وتعدیل اور عثمان بن خطاب باپ دنیا کا مشہور اشیخ اور اس شخص کہ باب مین مشہور ہے کہ حضرت علی بن ابیطالب سے ملا اسکا صحیفہ بھی روایت کیا گیا ہے ہرچند صحت نہین اکثر محدثون نے روایت کی ہے کہ ہم نے وہ صحیفہ دیکھا ہے مگر روایت ضعیف ہے اس برسمین محمد بن جعفر شہر یافاین فوت ہوا یہہ بہت کتابون مشہور کا مصنف ہے مثل اعلال قلوب وغیرہ کے اس برس مین علنی معتزل جسکا نام عبد اللہ بن احمد بن محمود اور کنیت ابو رشید تھا بھی مرگیا یہہ صاحب مقالہ کا ہے

پھر شروع ہوا سنہ ۳۲۸ ہجری

ذکر ابن رایق کے غلبہ پانے کا شام پر

اس برس مین ابن رایق نے شام پر غلبہ پاکر دمشق اور حمص پر حکومت پائی اور بدر ابو المظفر اخشید کو معزول کیا پھر عریش تک پہنچ کر ارادہ مصر کے شہرون کا کیا اخشید نے یہہ حال دیکھکر خروج کیا آپسمین بڑی لڑای ہوئی آخر کو ابن رایق دمشق کو بھاگا اخشید نے اوسکے پیچھے لشکر بھیجا جب لڑای ہوئی تو اخشید کا لشکر بھاگا اور بھائی بھی مارا گیا تب ابن رایق نے اخشید کے بھائی کی تعزیت مین خط لکھکر معہ اپنے بیٹے مراحم کے اوس پاس بھیجا اور لکھا کہ تیرا بھائی میری حکم سے قتل نہین ہوا اگر تو چاہے تو میرے بیٹے کو اوسکے بدلے قتل کر اخشید نے اوسکے بیٹے مراحم کو خلعت دیکر اوسکے باپ پاس بھیجا اخشید مصر مین اور ابن رایق شام مین رہنے لگے اسی برس بن سبکری تعزیہ مین مارا گیا اسی برسمین محمد کلنی جو پشوا

ذکر مرنے راضی باللہ کا

پیشوا امامیہ کا تہا اور محمد ابن احمد جو ابن شنبود مقری مشہور ہے اور ابو محمد مرتعش مشائخ ۶۷۹
صوفیہ کا تہا ان سب نے وفات پائی اور ابو بکر محمد بن قاسم جو انباری مشہور ہے
اور کتاب الوقف والابتدا کا مصنف تہا اور نحو اور علم ادب مین امام مشہور ہی اسی برس مین موا یہہ ثقہ تہا
پیدائش اسکی سنہ ۲۷۱ مین ہوئی تہی اسی برس مین ابو عمر احمد بن عبد ربہ بن حبیب قرطبی موا یہہ مولے تہا ہشام بن عبد الرحمن کا
جو اندلس لموی مین تہا ابو عمر احمد عالم جلیل القدر تہا اور کتاب عقد جو نہایت
نفیس ہے اسنے تصنیف کی پیدائش اسکی سنہ ۲۴۶ مین ہوئی تہی

پھر شروع ہوا سنہ ۳۲۹ ہجری

ذکر مرنی راضی باللہ احمد بن مقتدر باللہ ابو الفضل جعفر بن معتضد باللہ ابو العباس احمد بن موفق طلحہ کا

چھ برس اور دس دن اسنے بادشاہت کی تینتیس برس کی عمر اسکی تہی استسقا کی
بیماری سے یہہ موا یہہ شخص شاعر اور ادیب تہا ادیبون اور فاضلون کو دوست
رکہتا تہا اور سخی بہی تہا سنان بن ثابت صابی طبیب راضی کے جلیسون اور
ہمنشینون مین سے تہا اور راضی گندم گون گال پچکا تہا اسکی مان ظلوم نام ام
ولد تہی یہہ آخر اون خلیفون کا تہا جنکے شعر مشہور ہین اور جنہون نے منبرون پر
بہت خطبہ پڑہا اگرچہ اسکے بعد والون نے بہی خطبہ پڑہا ہے مگر بسبب کمی کے
اونکا اعتبار نہین اور آخر اون خلیفون کا تہا جو ہمنشینون مین بیٹہی تہے اور اونکی
خرچ اخراجات خزانہ باورچی خانہ وغیرہ ترتیب اور نبد و بست تہے جیسے پہلے
خلیفاون کے تہے

ذکر خلافت متقی للہ کا

ذکر قتل ماکان کا

۶۸۰ وہ اکیسوان خلیفہ عباسیون کا تہا جب راضی فوت ہوا تو بادشاہت ابو عبداللہ کوفی کے آنے پر واسط سے موقوف رہی بحکم بہی واسط ہی مین تہا دار الخلافہ لوگون نے گہیر لیا اتنے مین خط بحکم کا معہ آنے عبداللہ کوفی کے جو کاتب بحکم تہا پہنچا اوسمین لکہا تہا کہ چاہی یہہ ہی کہ ابو القاسم سلیمان وزیر راضی پاس سب وزیر اور اہلکاران کچہری اور سادات اور قاضی اور عباسی اور تمام شہر جمع ہوکر مشورہ کرین اور کوفی بہی اوسمین شریک ہو کہ کس شخص کو خلیفہ کرین بعد اجتماع کے سب ابراہیم بن مقتدر باللہ ابو الفضل جعفر پر متفق ہوئے اور اوسکی خلافت پر بیعت کی بیسوین ربیع الاول کو اسنے القابون مین سے متقی باللہ پسند کیا جب اسپر بیعت ہو چکی تب خلعت اور نشان بحکم پاس واسط مین پہنچا بحکم نے متقی کو خلیفہ ہونے سے پہلے دار الخلافہ سے فرش اور اسباب اچہا منگوا لیا تہا سلامتہ طولونی متقی کا چوبدار رہوا اور سلیمان بن حسن وزیر راضی کا برائے نام اسکا وزیر ہوا اور سب کاروبار کوفی بحکم کا کاتب کرتا تہا

ذکر قتل ماکان بن کالی کا

جب ماکان حاکم جرجان کا ہوا تب سامانیہ کے سردارون مین سے ایک شخص نے جسکا نام ابو علی بن محمد بن مظفر بن محتاج تہا ساتہہ لشکر خراسان کے اسکا قصد کیا تب ماکان جرجان سے بہاگ کر طبرستان مین گیا وہان رہنے لگا ابو علی بن محتاج مذکور جرجان سے رے مین واسطے حکم کرنے کے گیا وہان دشنگیر بن زیار بہای مردار دیلم کا تہا تب دشنگیر نے ماکان بن کالی کو طبرستان سے بلایا جب ماکان بن کالی طبرستان سے آیا اور دشنگیر کے حال کا شریک ہوا وہ دونون ملکر ابو علی بن

ذکر قتل بجکم کا

بن محتاج سے لڑے دفعتہً ایک تیر غرب کی طرف سے آکر ماکان کے سر مین لگا کہ ۶۸۱
خود کو توڑ کر پیشانی سے نکل کر پیچھے سے نکل گیا اور ماکان مرکر گرا اور دشمگیر طبرستان
کی طرف بھاگا اور علی بن محتاج رے کا حاکم ہوا

ذکر قتل بجکم کا

اس برس مین بجکم مارا گیا اسطرح کہ اسنے ابو عبد اللہ بریدی پر لشکر واسطے لڑای کے
بھیجا تہا پہر واسط سے گیا تب خبر لشکر کی فتحیاب ہونے کی اور بریدی کے بھاگنے
کی اوسے پہنچی یہہ خبر سنکر قصد واسط مین پہر آنے کا کیا راہ مین شکار کرتا پہرتا تہا
ناگاہ نہر خور پر پہنچا وہان سُنا کہ یہان اکردین مالدار اور صاحب ثروت یہہ
سنکر اوسکے آنکہین طمع سے پہٹ گئین اور اوپر تہوڑے سے لوگ لیکر چڑہ گیا
لڑای ہونے لگی تب ہمراہی بجکم کے بھاگ گئے اور ایک لڑکا آکر اوسے بجکم کے
پیچھے چپکے سے آیا اور بجکم کی کمر مین نیزہ مارا مگر اوسے پہچانا نہین بجکم مرگیا متقی کو
جب بجکم کے مرنے کی خبر گئی اوسکے کہر کی ضبطی کرکے بہت مال کہ اکثر دفینہ مین تہا
پایا بریدی بجکم کے مرنے کی سُنکر ایسے خوش ہوئے کہ حساب سے باہر ہے دو برس
آٹہہ مہینے کچہہ دن یہہ امیر رہا بریدی بعد مرنے بجکم کے بغداد پر مستولی ہوئے چند روز
حکومت کی آخر کار رعایا نے اونکو بدسیرتی کے باعث نکالدیا اور وہان کی
کورتکین تہوڑی مدت حاکم رہے ابن رایق نے شام سے بغداد مین جاکر ابو الحسن
احمد بن علی بن مقاتل کو اپنا خلیفہ شام مین کیا جب ابن رایق بغداد مین گیا وہان
کورتکین سے لڑای ہوئی آخر کار ابن رایق کورتکین پر فتحیاب ہوا اور کورتکین بہاگے
بعدہ ابن رایق نے کورتکین کو پکڑ کر قید کیا متقی نے رایق کے بیٹے کو سرداری امرای
بغداد کی دی اسی برس مین متی بن یونس حکیم فیلسوف اور نجتیشوع بن یحیی طبیب نوبت سے

بریدی کی بغداد پر حاکم ہونیکا احوال

پھر شروع ہوا سنہ ۳۳۰ ہجری

بریدی کے بغداد پر حاکم ہونے کا احوال اور ابن رائق کی قتل ہونیکا

اس برس بریدی نے عود کرکے بغداد پر حکومت اس حال سے ابن رایق اور خلیفہ متقی کا موصل کی طرف بھاگا بریدی نے بغداد کو لوٹ لیا اور نہایت ظلم اور تعدی اوسنے رعایا پر ہوا کہ جسکی حد نہین ابن رایق اور متقی نے تکریت مین جاکر ناصر الدولہ بن حمدان کو واسطے کمک کے بلایا اور موصل مین چلے گئے ناصر الدولہ دوسرے رستے سے چلا متقی نے اپنے بیٹے ابو منصور اور ابن رایق کو اوس پاس بھیجا ناصر الدولہ نے اونکی بہت تعظیم کی اور خلیفہ کی بیٹے پر دینار قربان کئے جب ابن منصور اور ابن رایق وہان سے اوٹھنے لگا ناصر الدولہ نے اپنے یارون کو ابن رایق کے قتل کرنیکا حکم دیا اونہون نے اوسے قتل کیا پھر ابن حمدان متقی پاس گیا اوسنے اسکو خلعت دیکر امیر الامرا کیا یہہ معاملہ شعبان کے چاندرات کو اسی برس مین ہوا اور اوسکے بھائی ابو الحسن علی کو خلعت دیکر سیف الدولہ لقب کیا ابن رایق پیر کے دن تیسوین[۲۳] تاریخ رجب کی اسی سن مین قتل ہوا یعنے سنہ ۳۳۰ ہجری جب اخشید صاحب مصر کو قتل ابن رایق کی خبر پہنچی تب دمشق مین جاکر اوسپر مسلط ہوا جب متقی اور ناصر الدولہ بغداد مین گئے ابن بریدی وہان سے بھاگا لوگون نے اسپر لوٹ کردی ابن بریدی نے بغداد مین تین مہینے بیس روز قیام کیا متقی بغداد مین معہ بنی حمدان اور لشکر کثیر کے اسی برس کے شوال مین داخل ہوا جب ناصر الدولہ بغداد مین مستقر ہوا تہا تو اسنے دینارون کی درست کرنے کا حکم کیا تہا دینار دس درہم کے تہے پھر دینار سترہ[۱۷] درہم کو بیچی گئے اسی برس مین ابو بکر محمد بن عبد اللہ مجاملی فقیہہ شافعی

بربہری کی بغداد پر حاکم ہونیکا احوال

شافعی مارا گیا پیدایش اسکی سنہ ۲۳۵ مین ہوئی اسی برس مین ابوالحسن علی بن اسمٰعیل ۶۸۴
بن ابی بشر اشعری فوت ہوا پیدایش اسکی سنہ ۲۶۰ مین بغداد مین ہوئی اور
مشرعۃ الروایا مین وہ دفن ہوا بعد دفن کے اسکی قبر پہر کہودی گئی اس خوف
سے کہ مبادا حنابلہ اوسے کہود کر جلادین کیونکہ انہون نے کئی مرتبہ یہہ قصد کیا تہا
مگر بادشاہ نے اونہین منع کیا وہ اولاد ابوموسے اشعری سے ہے مدت دراز
تک یہہ موافق مذہب معتزلہ کے علم کلام پڑہتا رہا پہر معتزلہ کے مخالف ہوکر
مذہب مین مین اسنے اختیار کیا اور ابو علا جبای سے مقدمہ وجوب اصلح علی اللہ مین
مناظرہ کیا جبای نے بموجب قواعد اپنے مذہب کے ثابت کیا اشعری نے
پوچہا تو کیا کہتا ہے اس مسئلہ مین کہ تین لڑکے تہے اونمین سے ایک کو اللہ نے بلوغ
سے پہلے مارڈالا اور دو باقیون مین سے ایک ایمان لایا دوسرا کافر ہوا اوس
جہوٹے کے مارڈالنے مین کیا سبب تہا جبای نے کہا اوسکے مارڈالنے مین
یہہ سبب تہا کہ اگر وہ حد بلوغ کو پہنچتا تو کفر اختیار کرتا اسواسطے اوسکا مارڈالنا
اوسکے حق مین مصلحت تہی اشعری نے پوچہا کہ دو باقیون مین سے ایک کو زندہ رکہا
اور وہ کافر ہوا جبای نے کہا اوسکو واسطے پہنچانے حد بلوغ کے جو بڑا مرتبہ
انسانیہ کا ہے زندہ رکہا کیونکہ لڑکا اور حیوان مکلف نہین مگر جب بالغ ہوتب اوسنے
کہا کہ جس لڑکے کو خدا نے قبل بلوغ مارڈالا تہا اوسے بہی مرتبہ اعلے تک پہنچانے کو
کیون نہ زندہ رکہا جبای نے کہا یہہ وسوسہ ہی اشعری نے کہا مین وسوسہ نہین
کرتا مگر شیخ کا گدہا پل پر گرا ہے یعنے قطع کیا اس کلام کو پہر اشعری نے اپنا مذہب
ظاہر کیا اور ایسے تقریر کی کہ اوسکے کلام سب کلامون مین مشہور ہین اس درجہ پر
کہ زمین کے مطابق اونکا ذکر ہے اور علماے حنابلہ اوسکے کفر پر حکم کرتے
تہے اور اوسکے مذہب والون کے خون کو حلال جانتے تہے مگر یہہ اونکا جہل تہا

ذکر مرنے نصر بن احمد سامانی کا

۹۸۴ باعث تہا ابو علی چیانی معتزلی شوہر ابو الحسن اشعری کے ماکا تہا

پھر شروع ہوا سنہ ۳۳۱ ہجری

اس برس مین ناصر الدولہ نے بغداد سے موصل مین جاکر دیلم اور اوسکے محل کو لوٹا اوسکا بہائی سیف الدولہ واسط مین تہا ترکون اور اوسکے لوگون نے اوسپر شبخون مین شب خون مارا سیف الدولہ ابو الحسن علی وہان سے بہاگ کر اپنے بہائی ناصر الدولہ ابو محمد حسن بن عبد اللہ بن حمدان سے جا ملا پہر سیف الدولہ نے بغداد مین آکر لشکر کے دینے کے واسطے متقی سے مال طلب کیا تا کہ تورون اور ترکون کو بغداد مین آنے سے منع کرے متقی نے چار لاکہ دینار اوسے بہیجے اوسنے اپنے لشکر مین تقسیم کئے جب تورون بغداد پر آئے سیف الدولہ وہانسے بہاگا اور پچیسوین رمضان اسی برس کے تورون بغداد مین داخل ہوئے تورون ضم تاے مثناۃ اور سکون واو اور ضم را ر مہلہ اور پہر واو دوسرے اور اوسکے بعد نون یہہ اسم ترکی کا مشتق ہے اسمار باطیہ سے جسکے معنے کاسہ شراب کے ہین کیونکہ کاسہ شراب کا نام ترکی مین تردو ہے تا اور را پر ضمہ اور دو نو واو مین ساکنہ

ذکر نصر بن احمد بن اسماعیل سامانی کی مرنی کا

ابو سعید نصر بن احمد بن اسماعیل سامانی حاکم خراسان اور ماوراء النہر کا اسی برس مین راہی ملک بقا ہوا مرض اسکا جسے مواسل تہی تیرہ ۱۳ مہینے یہہ بیمار رہا مدت حکومت اسکے تئیس ۲۳ برس اور تنتیس ۳۳ دن تہی عمر اسکی بتیس ۳۲ برس کی تہی یہہ حلیم خوشخلق اور سخی تہا

ذکر مرنے نصر بن احمد سامانی کا

اور سنہی تہا جب نصر بن احمد نے انتقال کیا تو اسکا بٹیا نوح بن نصر حاکم ہوا شعبان کے ۶۸۵
مہینے مین آدمیون نے اسکی بیعت کی زیر حکومت اسکے ملک خراسان اور ماوراالنہر تہا
اس برس مین شاہ روم نے متقی سے مندیل طلب کی اس گمان سے کہ حضرت
مسیح نے اوسے اپنے منہہ سے چہوا تہا پس انکی منہہ کی صورت اوسمین بن گئی تہی
اور یہہ مندیل بیتہ الرہا مین ہے اور اگر مندیل آجاوے تو بہت سے مسلمان
جو قید مین اونہین چہوڑ دیوین گے متقی نے قاضیون اور فقیہون کو بلاکر اس باب
مین فتوے طلب کیا علمانے آپسمین اختلاف کیا بعض نے کہا کہ اس مندیل کو
دیکر مسلمان قیدیون کو چہوڑانا بہتر ہے اور بعض نے کہا کہ یہہ مندیل قدیم سے
مسلمانون کے شہر مین رہی ہے اور ملک روم نے کبہی طلب نہین کی اسکا
دینا اب بہی مناسب نہین اس گروہ مین علی بن عیسی وزیر بہی تہا اوسنے کہا کہ خلاصی
مسلمان قیدیون کی اس مندیل کے رکہنے سے بہتر ہے بادشاہ نے یہہ سنکر
حکم دیا کہ مندیل دیدو اور قیدیون کو لے آو انہون نے قیدیون کو چہوڑ دیا
اس برس مین محمد بن اسماعیل فرغانی صوفی استاد ابوالدقاق کا جو علما مین بہت
مشہور ہے فوت ہوا اور اسی برس مین سنان بن ثابت بن قرہ بہی عارضہ ذرب
سے جو امراض جگر مین سے ہے مرگیا ہرچند یہہ بڑا طبیب تہا لیکن جب اجل قریب
پہنچی کچہہ فایدہ نہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۳۲ ہجری

اس برس مین متقی بغداد سے نجوف تورون اور ابن شیرزاد کی ناصرالدولہ پاس
موصل مین گیا سیف الدولہ متقی سے ملنے کو بطریق استقبال کے نکریت تک آیا
یہہ ناصرالدولہ بہی نکریت تک آیا اور خلیفہ کو موصل مین لے گیا خلیفہ اور نو

ذکر متقی کی بغداد مین جانے اور اوسکی بیعت توڑنیکا

۶۸۶ حمدان نے رقہ مین رہنا اختیار کیا جب متقی پر فریادی ہونا بنو حمدان کا اور مفارقت اوسکی ظاہر ہوئی تب توزون کو صلح کے مقدمہ مین لکھا تاکہ پھر بغداد مین داخل ہون تب زبان خلایق سے یہہ نکلا جسکا ترجمہ کچھہ ضرور نہین اسی برس مین ابو طاہر قرمطی سردار قرامطہ کا جدری مین فوت ہوا — اس برس مین بغداد مین قحط عظیم تہا — اس برس مین ناصر الدولہ بن حمدان بن محمد بن علی بن قاتل قنسرین اور حمص اور عواصم پر حاکم ہوا بعد اسکے اسی سنہ مین حسین بن سعید بن حمدان اوسکے چچا کا بیٹا اوسپر حاکم ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۳۳۳ ہجری

ذکر متقی کے بغداد مین جانی اور اوسکی بیعت توڑنیکا

متقی نے اخشید حاکم مصر کے پاس اپنا حال لکھا اخشید نے مصر سے حلب مین جاکر رقہ مین نزول کیا اور متقی پاس آکر اوسکو بہت تحفہ تحایف دیکر کہا کہ میرے ساتہہ چل مصر یا شام مین اوسنے قبول نکیا پھر اوسنے کہا کہ رقہ مین رہا کر اور توزون سے ڈرایا اوسنے یہہ بہی نکیا پہلے ہمنے لکھا ہے کہ متقی نے توزون کو صلح کے باب مین لکھا تہا توزون نے قسم کہاکر صلح کی اس سبب سے متقی ۲۶ چھبیسوین محرم کو بغداد مین آیا اخشید مصر مین پہر آیا جب متقی بیت مین آیا توزون سطح تازہ کرنے قسم کے توزون کو لکھا توزون اسکے آنے کی خبر سنکر خلیفہ سے ملنے کو روانہ ہوا اور سندیہ مین اوسے ملا اور اوسپر پہرے معین کرکے مضربہ مین اوتار ا اور اوسکی دونون آنکہون کو اندہا کیا متقی اور اسکے ہراہی نوکر چاکر فریاد وزاری کرنے لگے توزون نے اونکی آواز بند کرنیکا

ذکر بادشاہت مستکفی باللہ کا

کرنیکا حکم دیا کہ مبادا اوسکی آواز ظاہر ہو اور تورون متقی کو بعد اندہا کرنے کے بغداد مین ۸۰
لیگیا مدت بادشاہت متقی باللہ ابراہیم بن جعفر مقتدر بن معتضد کے تین برس
پانچ مہینے بیس ۲۰ دن تہے ماسکی لوندی خلوب نامی تہی

ذکر مستکفی باللہ کی بادشاہت کا

یہہ بائیسوان ۲۲ بادشاہ عباسیون کا تہا جب تورون نے متقی کو گرفتار کیا تو مستکفی
باللہ ابوالقاسم عبداللہ بن مکتفی باللہ علی بن معتضد احمد بن موفق طلحہ بن متوکل جعفر
بن معتصم محمد بن رشید ہارون کی بیعت کی اور اوسکو سند بہ بین لا یا سب خلفت
نے اوسکی بیعت کی جس روز کہ متقی کی بیعت ٹوٹی اوسی روز یعنے ماہ صفر اس
برس کے مستکفی باللہ پر بیعت ہوئی

ذکر خروج کرنے ابی یزید خارجی کا قیروان مین

اس برس مین ابو یزید کی شوکت بسبب لشکرون کے شکست دینے کے بڑہ
گئی ابو یزید قبیلہ زناہ مین سے تہا اسکے باپ کا نام کنداد رہنے والا شہر تورز کا
جو شہرون قسطیلنہ ہی تہا ابو یزید اوسکے ہان تورز مین لونڈی کی پیٹ سے
پیدا ہوا پہرتا ہرت مین گیا اور نکاریہ مذہب ہوا یہہ فرقہ اہل مذہب کو کافر
اور اونکے مال اور خون کو حلال جانتے ہین وہان جاکر اہل شہر کو دعوت
کی اون سب نے اطاعت قبول کی فوج برہمی تب قسطیلیہ کو اسی برس مین
گہیر لیا ابو یزید مذکور ہنگنا بدصورت تہا اور جبہ صوف کا پہنتا اسنے فتح تک

ذکر بادشاہت مستکفی باللہ کا

۶۸۸ کی کر کے سبنہ بھی لیا وہان کے عامل کو لوٹ لیا پھر اربس کو فتح کیا تب قایم نے
لشکر رقادہ اور قیروان کی محافظت کیواسطے بھیجا ابو یزید نے اونکو شکست دیکر
تونس پر پھر قیروان اور رقادہ پر حکومت حاصل کی پھر ابو یزید قایم کیطرف
متوجہ ہوا قایم نے اوسکے آنے کی خبر سنکر لشکر تیار کیا دونو تین لڑائی خوب
ہوئی آخر کار لشکر قایم کا بھاگا ابو یزید نے جاکر قایم کو مہدیہ مین ماہ جمادی الاولی
مین اس برس کے گھیر لیا اور بہت تنگی اوسپر کی کہ گرانی غلہ کی بلکہ نیا قوت کا
اختیار کیا اور خوب طرحسے اوسے گھیرے رہا آخر کار اسی برسمین نکلکر مہدیہ سے
ماہ صفر سنہ ۳۳۴ مین روانہ ہوکر قیروان مین گیا اور قایم جب فوت ہوا تو اسکا
بیٹا اسماعیل منصور حاکم ہوا اون ملکون پر جنکا آگے ذکر ہوگا منصور لشکر درست کرکے
آپ قیروان مین گیا اور قیروان کو اوسے سنہ ۳۳۴ مین چھین لینا چاہا سنہ ۳۳۵ تک
باہم لڑائی رہی آخر کار منصور نے ابی یزید کو شکست دی ماہ ربیع الاول سنہ ۳۳۵
مین اوسکے پیچھے روانہ ہوا اور شہر کا غلیہ مین اوسے بابا ابو یزید وہان سے اور جا
بھاگا یہانتک کہ طبنہ سے جا ملا پھر وہان سے بھاگ کر بربر کے پہاڑ سے جا ملا
نام اوس پہاڑ کا بزال ہے منصور اسیطرح اوسکے پیچھے جاتا تہا یہانتک کہ اوسکے
لشکر پر بہت سختی ہونے لگی یعنے ایک نان جوکی ڈیڑہ دینار کو اور ایک پیالہ پانیکا
ایک دینار کو ہاتھہ آنے لگا تب منصور شہرون صنہاجہ کی طرف پھرا ایک جا
پہنچا اوسکا نام قرہ عمرہ تہا وہان منصور علوی امیر زیری صنہاجی نزدیک پہونچا
وہ دادا بادشاہون بادیس کا تہا اسکا ذکر ہم آگے کرین گے اگر خدا نے چاہا
منصور نے اوسکی بہت تعظیم کی منصور بہت بیمار ہوا پھر اچھا ہوکر مسیلہ مین گیا
دوسری رجب سنہ ۳۳۵ مین ابی یزید پر کچھہ لوگ بربر سے جمع ہوئے تہے
اور منصور پہلے مسیلہ مین گیا جب منصور مسلہ مین آیا ابو یزید اقلیم زنگیون مین گیا پھر

ذکر حاکم ہونی سیف الدولہ کا

پہر وہانسے کتامہ پہاڑ پر چڑہ گیا اور زنگیون کی ملک کا قصد موقوف کیا منصور دسوین ۶۸۹
شعبان کو وہان گیا اور لڑائی بہی شعبان مین ہوئے بہت لوگ ابو یزید کے مارے
گئے اور بہاگے منصور اونکے پیچے روان ہوا پہلی رمضان کو وہان بہی لڑائی ہوئی
آخر کو ابو یزید بہاگا مال اسکا لوٹ لیا آخر کو قلعہ کتامہ مین جو بہت مضبوط ہے
قلعہ بند ہوا منصور نے اوسے گہیر لیا بعد ایک مدت کے منصور نے وہ بے لڑائی
لے لیا اور ابو یزید قلعہ کے ایک جانب سے جو بہت بلند تہا کود اوگون نے
اوسے گرفتار کرکے منصور پاس بہیجا منصور نے خدا کی درگاہ مین سجدہ شکر
کیا اور لوگون نے بہی تکبیر اور تہلیل بہت کی ابو یزید قید خانہ مین زخمی قید رہا
دہن یکم محرم سنہ ۳۳۶ مین مرا اس مردہ کی جلد اوتار کر اوسمین بہس بہر منصور
نے سب شہرون مین اس فتح کا حال اور مارے جانا ابو یزید کا لکہا خدا لعنت کرے
اوسپر منصور وہان سے مہدیہ کی جانب پہرا اور ماہ رمضان سنہ ۳۳۶ مین
وہان داخل ہوا اسی سنہ ۳۳۳ مین مستکفی قاہر محل سے ابن طاہر کے گہر مین جارہا
قاہر پر کمال تنگی اور سختی اور مفلسی تہی کہ ایک جبہ روئی کا پہٹے رکہتا تہا اور پانون
مین لکڑی کے کہڑاؤ ہوتی

ذکر حاکم ہونے سیف الدولہ کا شہر حلب اور حمص پر

اس برس مین جب متقی رقہ سے بغداد مین گیا اور اخشید وہانسے مصر مین گیا جیسے
ہمنے ذکر کیا سیف الدولہ ابو الحسن علی بن ابو الہیجا عبد اللہ بن حمدان حلب مین گیا
وہان یانس مونسی حاکم تہا سیف الدولہ نے وہان جاکر حلب یانس سے لیلیا پہر
حمص مین جاکر وہانکا بہی بندوبست کیا وہان سے دمشق مین گیا چندے اوسکو گہیرے

ذکر تورون کی مرنے کا

۶۹۰ رہا آخر کار وہان سے کوچ کیا اخشید سیف الدولہ کے آنے کی دمشق مین خبر سنکر مصر سے شام مین آیا دونو لشکر قنسرین مین ملے لیکن دونون مین سے کوئی دوسرے پر فتح یاب نہوا سیف الدولہ جزیرہ کی طرف پھرا اور اخشید دمشق کی طرف مگر جب اخشید دمشق مین پہنچا تو سیف الدولہ نے حلب مین جاکر بندوبست کر لیا اہل روم اسکے حلب نیچے سے خروج کرکے حلب کے متصل آئے سیف الدولہ نے نکلکر اونکو بھگایا اور فتحیاب ہوا اون پر

پھر شروع ہوا سنہ ۳۳۴ ہجری

ذکر تورون کے مرنے کا

اس برسکے محرم مین تورون بغداد مین فوت ہوا سرداری اوسکی دو برس چار مہینے اور انیس ۱۹ روز رہی بعد اسکے مرنے کے لشکر نے متفق ہوکر ابن شیرزاد کو اپنا امیر بنایا یہہ ہیت مین تہا صفر کی چاند رات کو بغداد مین آیا اور مستکفی سے عہد و پیمان چاہا بواسطہ خط کے تب مستکفی نے قاضیون کے سامنے اوسکے واسطے قسم کہائی اور امیر الامرائے اوسی غایت کی

ذکر معز الدولہ بن بویہ کے بغداد پر غلبہ پانیکا

معز الدولہ کو جب اہواز مین مرنے تورون کی خبر پہنچی تو بغداد کو روانہ ہوا ہنوز قریب بغداد کے پہنچا تہا کہ مستکفی باللہ اور ابن شیرزاد کو تین مہینے کچھ دنکا سردار تہا روپوش ہوئے حسن بن محمد مہلبی معز الدولہ کا یار بغداد مین آیا ترک وہانسے موصل مین گئے اوسوقت مستکفی ظاہر ہوکر مہلبی کے ہمراہ ہوا اور ظاہر کیا

ذکر مستکفی کی بیعت توڑنیکا

ظاہر کیا کہ مین ترکون کے خوف سے چھپا تہا جب وہ گئے تو مین ظاہر ہوا اور مجھکو ۲۹۱
معزالدولہ کے آنے سے بہت خوشی ہوئی معزالدولہ بارہوین[۱۲] جمادی الاول اسی
برس مین بغداد مین آیا اور مستکفی کے ساتہہ بیعت کی اور متفق ہوا مستکفی نے
اوسکے باب مین قسم کہائی اور خلعت دیا اور خطاب معزالدولہ کا دیا اوسی روز
اور حکم کیا کہ درہم اور دینار پر القاب بنی بویہ کی ضرب ہوا کرین معزالدولہ
مونس کے گہر مین اترا اور اپنے یاردن کو رعایا کے گرداوتارا اس سبب سے
لوگون کو بہت تکلیف ہوتی تہی اور معزالدولہ نے یہہ مقرر کیا کہ ہر روز پانچہزار
درہم ہمدست منشی کے مستکفی پاس واسطے اخراجات کے بہیجدیتا

ذکر مستکفی کی بیعت توڑنے اور مطیع کی بادشاہت کا

اسی برس مین بائیسوین[۲۲] جمادی الاخر کو مستکفی باللہ ابوالقاسم عبداللہ بن مکتفی
علی بن معتضد بن موفق کی بیعت توڑی گئی باعث اسکا یہہ تہا کہ معزالدولہ موشکر
اور لوگون کے بسبب آنے ایلچی حاکم خراسان کے خلیفہ کے گہر پر آیا معزالدولہ کو
کرسی پر بیٹہنے کا حکم دیا اس عرصہ مین دو نقیب دیلم کے آئے اونہون نے
مستکفی باللہ کے ہاتہہ پکڑے گمان یہہ ہوا کہ انکا ارادہ ہاتہہ چومنے کا ہے
مگر اون دونون نے خلیفہ کو تخت پر سے کہینچ لیا اور اوسکے عمامہ کو اوسکی گردن مین
ڈالا معزالدولہ یہہ دیکہہ کر وہان سے چلا گیا خلقت مضطرب ہوئی مستکفی پیادہ پا
معزالدولہ کے گہر آیا وہین مقید ہوا اور خلیفہ کا گہر لوٹا گیا کچہہ باقی نرہا کل بادشاہت
مستکفی کی ایک برس چار مہینے تہے جب بادشاہت مطیع پر معین ہوئی تو مستکفی
کو بی اوسے دیا اوسنے اوسکی آنکہین نکلواڈالین مگر زندہ رکہا جب تک زندہ

ذکر لڑائی ناصر الدولہ کا

۲۹۲ رہا قید رکہا اسکی مالونڈی غصن نام تہی جب مستکفی گرفتار ہوا مطیع للہ کی بیعت کے
وہ تیسوان[۲۳] بادشاہ عباسیونکا تہا اسکا نام مفضل بن مقتدر تہا بیعت اسکی بادشاہت
پر جمعرات کے دن بارہوین تاریخ جمادی الاخرہ اس برس کے ہوئے یعنے سنہ ۳۳۴
مین بادشاہت مین ادبار زیادہ ہوا حکومت ذرا باقی نرہی نواب معزالدولہ نے
عراق تمام دیدیا خلیفہ کے زیر حکومت بجز اوس چیز کے جو معزالدولہ نے واسطے
رفع حاجات کے دیا تہا باقی نرہا

ذکر لڑائی ناصر الدولہ بن حمدان اور معزالدولہ بن بویہ کا

اسی برس مین ناصر الدولہ بغداد مین گیا معزالدولہ نے اوسے لڑنے کو لشکر روانہ کیا
مگر وہ لشکر اوسے روک نہ سکا یہانتک کہ ناصر الدولہ سامرہ سے بغداد مین
دسوین رمضان کو آیا معزالدولہ نے مطیع کو اپنے ساتہہ لیکر تکریت مین جاکر
اوسے لوٹا کیونکہ وہ ناصر الدولہ کا تہا پہر معہ خلیفہ بغداد مین آیا اور غرب کی
جانب ڈیرا کیا اور ناصر الدولہ شرقی طرف اترا ہوا تہا اس عرصہ مین مطیع کا
خطبہ بہی بغداد مین نہین پڑہا گیا دونون مین بغداد پر لڑائی بڑی ہوئی آخر کار
ناصر الدولہ معہ لشکر بہاگا معزالدولہ جانب شرقی پر بہی مسلط ہوا بعد اسکے خلیفہ کو
اوسکے محل کیطرف محرم سنہ ۳۳۵ مین روانہ کیا اور معزالدولہ بغداد مین رہا
اور ناصر الدولہ عکبرا مین ٹہرا پہر موصل مین گیا پہر معزالدولہ اور ناصر الدولہ مین محرم سنہ ۳۳۵
مین صلح ہوئی

ذکر مرنے قاسم علوی اور حاکم ہونے منصور کا

ذکر اخشید کے مرنے کا

اسی برس مین قایم بامر اللہ ابو القاسم محمد بن مہدی عبید اللہ صاحب مغرب نے تیرہوین ۶۹۳
شوال کو انتقال کیا اوسکی بعد حکومت پر اوسکا بیٹا اسماعیل بن محمد جسکا لقب منصور
باللہ تہا قایم ہوا اسنے اپنے باپ کا مرنا ابو یزید خارجی کے خوف سے چہپایا اور
اور مرنی کو پوشیدہ رکہا جب تک کہ ابو یزید کی امر سے فراغت منصور نے پائی
جیسا ہمنے ذکر کیا ہے پہر خلیفہ کو دیدیا اور تمام ملک دولت ضبط کر لی

ذکر اخشید کے مرنیکا اور سیف الدولہ کی دمشق پر حاکم ہونیکا

اسی برس مین اخشید مصر سے دمشق مین جاکر فوت ہوا یہہ محمد بن طغج حاکم مصر اور
دمشق تہا پیدایش اسکی سنہ ۲۶۸ مین بغداد مین ہوئی اخشید نے روانگی مصر سے
پہلے اپنے گہر مین ایک رقعہ پایا اوسمین یہہ لکہا تہا کہ تمنے قدرت پاکر نافرمانی
کی اور مالک ہوکر خست اختیار کی اور جتنے تم پر فراخی ہوئی اوتنی ہی تمنی تنگی کی
اور فراخ رزق ہوکر بندون کے رزق مین تنگی کی اور ہمیشہ درپے ارام زمان حیات
کے رہے فکر آخرت کا نکیا خواہشون مین مشغول اور لذتون کو جمع کرتے رہے
نشانہ بنی تم تیرون صبح کے جو بہت توڑنے والے ہین علی الخصوص اگر تراہ نکلین
اون دلون سے جنہین زخمی کیا تونے اور اون سینون سے جنہین دوکہایا تونے اور
اون بدنون سے جنہین نگار کیا تونے اگر تم غور کرو جو حق غور کا ہے البتہ آگاہ
ہوجاو تم اما نہین جانتے تم کہ اگر دنیا عقلمند کے واسطے باقی رہے تو جاہل کو ہرگز
نہ پہنچے اور اگر مرنے والے کے ساتہہ ہمیشہ رہے تو باقی ماندہ کو ہرگز نہ پہنچے صاحب
ملک کے واسطے یہی کفایت کرتا ہے کہ جب اوسکا ملک جاتا رہتا ہے تو عالم کو
خوشی حاصل ہوتی ہے یہہ امر نہین ہوسکتا کہ سارے لوگ جو شط مین مرجاوین

ذکر اخشید کے مرنیکا

کوئی باقی نرہے اور جس چیز کا انتظار کرتے ہین وہ باقی رہے جو چاہو کرو ہم صبر کرنیوالے ہین اور ظلم کرو ہم اللہ سے فریاد چاہتے ہین اور اپنی قدرت اور زور سے تو محکم ہے ہم اللہ سے محکمی چاہتے ہین وہ ہمین کافی ہے اور اچھا وکیل ہے اخشید اس رقعہ کو سنکر فکر مین ہمیشہ رہا یہانتک کہ دمشق مین آن کر فوت ہوا اور سکے بعد اوسکا بیٹا ابو القاسم ابو جور جسکے تقسیر محمود ہی حاکم ہوا اور کافور جو اخشید کا غلام حبشی تہا وہ بسبب چھوٹا ہونے ابو جور کے حکمرانی کرتا کافور اخشید کے مرنے کے بعد مصر کی طرف چلا سیف الدولہ دمشق مین آیا اور وہان کا بندوبست کرکے دمین رہنے لگا اتفاقاً سیف الدولہ ایک روز سوار ہوا اوسکے ساتہہ شریف عقیقی بہی تہا سیف الدولہ نے کہا یہہ زمین ایک ہے شخص کے لایق ہے عقیقی نے کہا یہہ بہت قومون کے لایق ہے سیف الدولہ بولا اگر قاعدے بادشاہی یہان جاری ہون تو یہہ جنگلی نجادین عقیقی نے اہل دمشق کو اسے خبردار کیا اونہون نے کافور کو لکہہ کر بلایا جب وہ آیا تو سیف الدولہ کو وہان سے نکالا سیف الدولہ وہان سے حلب مین گیا اور کافور مصر مین کیا اور دمشق پر بعد اخشیدی کو حاکم کیا ایک برس وہ حاکم رہا پہر مظفر بن طغج حاکم ہوا اس برس مین بغداد مین قحط سالی ہوئی اسقدر کہ دیکہا ایک آدمی نے ایک لڑکا بہونا ہے کہانے کے واسطے اور بہت آدمی جان بحق تسلیم ہوئے اس برس مین علی بن عیسی بن جراح وزیر نوہ ۹۰ برس کا ہوکر فوت ہوا اسی برس مین عمر بن حسین خرقی حنبلی اور ابو بکر شبلی صوفی راہی ملک بقا ہوئے باپ شبلی کا چوبدار معتضد کی بہای کے بارگاہ کا تہا اور شبلی بہی چوبداری بارگاہ کی کر چکا تہا لیکن پہر توبہ کرکے فقیرون کی صحبت اختیار کی پرہیزگاری اور تقوی مین اپنے زمانہ کا یکتا ہوا شبلی مالکی مذہب تہا اسنے موطا حفظ کی اور حدیث کی کتابین پڑہین اوسکے حق مین جنید کہتا ہے

ذکر اخشید کے مرنیکا

کہتا ہے کہ ہر قوم کے واسطے تاج ہی شبلی قوم کا تاج ہے اسی برس مین محمد بن عیسی ۶۹۵
مشہور ابو موسی فقیہہ حنفی فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۳۵ ہجری

اس برسمین ابو بکر صوفی جو ادب اور اخبار کا عالم تہا فوت ہوا یہہ ابو العباس ثعلب
وغیرہ روایت کرتا ہے اور دار قطنی وغیرہ اوسے روایت کرتے ہین اس صوفی کے
تصنفات مشہور ہین

پہر شروع ہوا سنہ ۳۳۶ ہجری

اس برس مین منصور علوی نے حکومت جزیرہ صقلیہ کی حسن بن علی بن ابی الحسین
کلبی کو دی یہہ مضمون تاریخ جزیرہ صقلیہ مین جو تصنیف ہے صاحب تاریخ قیروان
نے لکہا ہے حسن بن علی جزیرہ صقلیہ مین لڑتا تہا اور فتح کرتا تہا یہانتک کہ منصور
نے انتقال کیا اور معز حاکم ہوا حسن نے صقلیہ پر اپنے بیٹے ابو الحسین احمد بن حسن
کو خلیفہ اپنا کیا حسن بن علی صقلیہ پر پانچ برس اور قریب دو مہینے کے حاکم رہا
حسن صقلیہ سے افریقیہ مین سنہ ۳۴۲ مین گیا جب افریقیہ مین پہنچا معز نے اوسکے بیٹے
احمد بن حسن کے حاکم ہونے کیواسطے صقلیہ پر لکہا اور احمد حاکم مستقر اوسکا ہوا
اور سنہ ۳۴۷ مین احمد بن حسن صقلیہ سے آیا تیس ۳۰ آدمیون سردار جزیرہ کے
اوسکے ساتہہ معز پاس آئے اور بیعت کی معز نے اونکو خلعت دیکر پہر صقلیہ ہی کو
روانہ کیا اور سنہ ۳۵۱ مین خط معز کا امیر احمد پاس صقلیہ مین بہیجا اوسمین حکم
شمار کرنے لڑکونکا جو جزیرہ مین رہتے تہے تہا اور اونکے ختنہ کرنے کا اور

ذکر اخشید کے مرنیکا

۶۹۶ انکے لباس دنیکا جس روز کہ معز کے گھر لڑکا پیدا ہوا امیر احمد نے پندرہ ہزار لڑکے
شمار کرکے لکھا احمد نے پہلے اپنے بیٹے اور بھائی کا چاند رات ربیع الاول کو ختنہ
کیا پھر سب خاص و عام نے ختنہ کیا اونکو خلعت ملے معز نے ایک لاکھ درہم اور
پچاس اونٹ تحفہ کے بھیجے وہ سب لڑکون ختنہ کئے ہوئن پر بانٹ دیا اور
سنہ ۳۵۲ مین امیر احمد نے طبرین کو فتح کرکے وہان کے قیدیون کو کہ سب ایکہزار
سات سو اور قریب ستر آدمی کے تھے معز پاس بھیجا اور سنہ ۳۵۳ مین
معز نے لشکر عظیم صقلیہ پر بھیجا سردار اوسکا حسن بن علی بن ابی الحسین باپ امیر احمد
کا تہا وہان رومیون سے اور اونسے بڑی لڑائی ہوئی مسلمانون کو اللہ نے فتح دی
اور دو شش ہزار آدمی سے زیادہ کفار کے مارے گئے مسلمانون کے ہاتہہ مال اور
ہتیار بہت لوٹ مین آئے از انجملہ ایک تلوار تہی اوسپر لکہا تہا یہہ تلوار ہندی
ہے وزن اوسکا ایک سو ستر مثقال کا ہے اکثر اسے رسول اللہ ص کے آگے مارا ہے
حسن بن علی اوسے معز کی کے پاس لیگیا اور اسیطرح سے قیدی اور ہتیار بہی اوس پاس
لیگیا حسن اس فتح کے بعد وہانسے چلا اور صقلیہ مین اپنے محل مین مقیم ہوا اوسکو ایک
مرض ہوا کہ ذی قعدہ سنہ ۳۵۳ مین فوت ہوا عمر اوسکی ترپن برس کی تہی سنہ ۳۵۹
کے آخر مین معز نے امیر احمد کو صقلیہ سے بلایا وہ مع اپنے تمام مال اور قبیلی اور اولاد
کے وہان گیا احمد صقلیہ مین سولہہ برس نو مہینے امیر رہا روانگی کے وقت اپنے باپ
حسن بن علی کے غلام کو کہ یعیش نام رکہتا تہا احمد نے اپنا خلیفہ کیا جب احمد افریقیہ
مین آیا معز نے ابو القاسم علی بن حسن بن علی امیر احمد کے بھائی کو اوس جزیرہ کا
امیر کیا بنا بنا احمد کی طرف سے ابو القاسم صقلیہ مین پندرہ ہین شعبان سنہ ۳۵۹
کو پہنچا اور سنہ ۳۵۹ مین امیر احمد معز پاس لشکر مین آیا معز نے اوسے مصر کو روانہ
کیا وہ طرابلس کے قریب پہنچکر بیمار ہوکر مر گیا اور سنہ ۳۶۰ مین معز نے ابو القاسم

ذکر اخشید کے مرنیکا

ابو القاسم کو لکھا کہ تجھے حاکم مستقل کیا صقلیہ مین اور اوسکے بھائی احمد کی ماتم پرسی کی اور سنہ ۳۶۶ مین ابو القاسم وعدے سے ارض کبیرہ تک لڑا جب ابرحہ مین پہنچا تو دیکھا کہ اسکے لشکر نے بیل اور بکریان بہت جمع کین ہین یہہ بہت ناگوار اوسکو معلوم ہوا اوسنے کہا کہ تمنے اپنے تئین بہت بوجھل کیا اور یہہ امر لڑای کو مانع ہوتا ہے اور حکم کیا کہ انکو ذبح کرکے بانٹ دو اس منزل کا نام مناخ البقراح تک اسیواسطے مشہور ہے مال اور اسباب لوٹ کا ارض کبیرہ مین دفن کیا پھر شہر دن کو خراب کیا اور صقلیہ مین فتحمند پھر آیا ابو القاسم سنہ ۳۷۲ تک ہمیشہ لڑتا رہا بعدہ اوسین اور فرنگیون مین لڑای ہوئی ابو القاسم اسمین شہید ہوا اسیواسطے وہ شہید مشہور ہے قتل اوسکا محرم سنہ مذکور مین ہوا صقلیہ پر یہہ بارہ برس پانچ مہینے کچھ روز حاکم رہا بعد اسکے شہادت کے اسکا بیٹا جابر بے اجازت خلیفہ کے وہانکا حاکم ہوا جابر تدبیر مضبوط رکھتا تہا اور سنہ ۳۷۳ مین جعفر بن محمد بن حسن بن علی بن ابی الحسین عزیز خلیفہ مصر کی جانب سے امیر صقلیہ پر ہوا جابر اس امر سے بہت غمگین ہوا جعفر مذکور عزیز بادشاہ مصر کا ہم وطن اور قرابت جدی رکھتا تہا عزیز کا ایک وزیر تہا ابن کلس نام وہ جعفر سے عزت رکھتا تہا جب ابو القاسم شہید ہوا ابن کلس نے جعفر کے امیر ہونیکا اشارہ کیا عزیز نے بموجب اوس اشارہ کے اوسے روانہ کیا ہرچند کہ وہ اس حکومت کو برا جانتا تہا جعفر صقلیہ پر امیر رہا یہانتک کہ سنہ ۳۷۵ مین مرگیا بعد اسکے اوسکا بھائی عبد اللہ بن محمد حسن بن علی بن ابی الحسین امیر وہانکا ہوا عبد اللہ بھی وطن امیر زندگی بسر رہا آخر سنہ ۳۷۹ مین فوت ہوا اسکے بعد اوسکا بیٹا ابو الفتوح یوسف بن عبد اللہ حاکم ہوا یہہ شخص خوش سیرت تہا یہہ امیر تہا ہی کہ عزیز صقلیہ مصر سے انتقال کیا اور حاکم بادشاہ ہوا یوسف کے چچا کے بیٹے کو وزیر کیا وہ حسن

ذکر عماد الدولہ کے مرنیکا

۶۹۸ بن تمار بن علی بن ابی الحسین نہا حسن تو وزیر مصر مین ہوا اور اوسکے چچا کا بٹیا صقلیہ
مین امیر ہوا اسنہ ۳۸۸ مین یوسف بن عبد اللہ ابو الفتوح پاس آیا فریادی
اوسنے اوسکی داہنے جانب کاٹی جعفر بن یوسف اسکا بٹیا حاکم کی طرف سے
حکومت نامہ لاکر باپ کی زندگی مین حاکم ہوا اور تاج الدولہ لقب پایا ایک
مدت حاکم رہا جب صقلیہ کی رعایا پر ظلم کرنے لگا اونہون نے سرکشی اختیار کرکے
اوسے گہیر لیا خل مین یوسف اوسکا باپ باوجود مفلوج ہونے کے کجاوہ مین بیٹہکر
آیا اور خلقت کو اوسے دور کیا اور وعدہ کیا کہ مین جعفر کو معزول کرونگا بموجب وعدہ
کے اوسے موقوف کرکے اوسکی جاے تاید الدولہ احمد اکحل بن یوسف جعفر کے
بہائی کو حاکم کیا اکحل محرم سنہ ۴۱۵ مین حاکم ہوا اور سنہ ۴۲۷ مین اوسے قتل کیا
بعد اوسکے قتل کے اوسکے بہائی حسن صمصام الدولہ کو امیر کیا اسکے زمانہ مین اہل
جزیرہ کے آپسمین اختلاف ہوا اور خوارج نے اوپر ایسا غلبہ پایا کہ فرنگیون کو دیا
جیسے ہم اگے بیان کرین گے اگر خدا نے چاہا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۳۷ ہجری

اسی برسمین مغرالدولہ موصل مین فوت ہوا ناصر الدولہ موصل سے نصیبین مین آیا کہ اخبار
سے معلوم ہوا کہ لشکر خراسان کا مغرالدولہ کے شہر دن پر آتا ہے یہہ سنکر پہر گیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۳۸ ہجری

ذکر عماد الدولہ بن بویہ کے مرنے کا

اسی برسمین عماد الدولہ ابو الحسن بن بویہ شیراز مین جمادی الاخرین فوت ہوا مرض اسے

ذکر عماد الدولہ کے مرنیکا

اسے یہہ تہا کہ اسکے گردہ مین قرحہ تہا اس سبب سے اوسے بیماریان متواتر آتی
کوئی عماد الدولہ کا بیٹا نہ تہا جب یہہ مرنے کے قریب پہنچا تو اپنے بہائی رکن الدولہ
کو اوسنے لکہا کہ اپنے بیٹے عضد الدولہ کو بہیجدے تاکہ اوسے اپنا ولی عہہ کرون
اور وارث ملک کا بناوون یہہ معاملہ مرنے سے ایک برس پہلے ہوا عضد الدولہ
بموجب طلب عماد الدولہ کے اپنے چچا کی خدمت مین گیا عماد الدولہ نے اوسے
اپنی زندگی مین اپنی جاے امیر کیا اور لوگون کو حکم کیا کہ عضد الدولہ کی اطاعت
کرین جب عماد الدولہ فوت ہوا تو عضد الدولہ فارس مین رہا لشکر اوسے مخالف
ہوا رکن الدولہ اسے خبردار ہوکر رے سے اوس پاس آیا اور عضد الدولہ
کے واسطے قاعدہ معین کیا جب رکن الدولہ شیراز مین گیا پہلے اپنے بہائی
کی قبر پر اصطخر مین گیا روتا تہا اور کلمات حسرت کہتا تہا اوسکے ساتہہ لشکر بہی
اسی حال سے تہا تین روز قبر پاس رہا آخر سردارون نے پوچہا کہ شہر کب
تشریف لیچلوگی تب شہر کی طرف رجوع کی عماد الدولہ حالت حیات مین امیر الامرا
تہا جب وہ راہی ملک بقا ہوا تو اوسکا بہائی رکن الدولہ امیر الامرا ہوا اور
مؤید الدولہ عراق مین نمبر لاون دونوکے نایب کیے تہا اسی برس مین مستکفی جسکی
بیعت توڑکر قید کیا تہا اور اندہا ہوگیا تہا فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۳۹ ہجری

اس برس مین وزیر مؤید الدولہ کا محمد صیمری مرگیا مؤید الدولہ نے ابو محمد حسن مہلبی کو
وزیر بنایا اسی برس مین سیف الدولہ نے بلاد روم مین جاکر غلبہ پایا اور لوٹا
اور خون ریزی کی جب وہان سے قصد پہر پھیرا کیا اہل روم نے اوسپر کمال

ذکر اور حادثون کا

۷۰۰ سنتیان کین کہ اوسکے ہمراہی اور لشکر مین سے بہت آدمی مرگئے اور سیف الدولہ نجات پاکر بذات خود تھوڑے دنین نکلا اس برس مین قرامطہ نے حجر اسود کو جو ۳۱۷ھ مین لیا تہا پہر مکہ مین رکہدیا اون پاس حجر اسود بائیس برس رہا

ذکر اور حادثون کا

اس برس مین ابو النصر محمد بن طرخان فارابی فیلسوف مرگیا یہہ ترکی نژاد تہا پیدائش اسکی فاراب مین جسکو اب اُطرار کہتے ہین ہوئی لفظ اُطرار مین ہمزہ کو پیش اور طا ر مہملہ کو سکون اور دونون را ر مہملہ کے درمیان الف ہے یہہ بڑے شہرون مین سے ہے فارابی اپنے شہر سے بغداد مین آیا اور وہ مشہور ترکی زبان تہا مگر کتنی زبانین جانتا تہا زبان عربی اسنے وہان سیکہی پہر علوم حکیم علی ابی بشر متی بن یونس حکیم سے جو منطق مین مشہور ہے پڑہی فارابی ایک مدت اسی طور پر رہا پہر شہر حران مین گیا اور علی ابی حیا حکیم نصرانی سے پڑہا کیا پہر بغداد مین گیا اور علوم فلسفہ اور ارسطو کی کتابین اور علم موسیقی حاصل کیا اور بغداد مین بہت کتابین تصنیف کین پہر دمشق مین گیا مگر وہان رہا نہین مصر مین چلا گیا پہر دمشق مین آیا وہان سیف الدولہ بن حمدان کی زمانہ حکومت تک رہا سیف الدولہ اوسے نیکی کرتا تہا اسنے اپنی وضع صورت ترکون ہی کی رکہی اوسے بدلا نہین ایک روز فارابی سیف الدولہ پاس دمشق مین گیا فضلاء دمشق بہی اوسوقت حاضر تہے مگر کلام فارابی کا کلام بلندی پر اور اونکے کلمات پستی پر رہے آخر کار وہ سب چپ ہوئے اور فارابی کی باتونکو سمجہنے لگے فارابی اکیلا رہتا اور مجمع مین جانے سے پرہیز رکہتا دمشق مین جب تک رہا سوائے حوض اور باغ کے کہیں نہین گیا زہد بہی سب آدمیون سے زیادہ تہا

ذکر زجاج نحوی کا

زیادہ تہا سیف الدولہ نے چار درہم روزانہ اوسکے مقرر کئے تہے اسنے اوسی پر ۷۰۱
قناعت کی دمشق مین ہمیشہ رہا یہانتک کہ وہین سنہ ۸۰ مین انتقال کیا دروازہ
صغیر کے باہر دفن ہوا

ذکر زجاج نحوی کا

اس برس مین زجاجی نحوی ابوالقاسم عبدالرحمن بن اسحق یا ابراہیم بن سری
زجاج کا فوت ہوا اوسکی یارانے کے باعث زجاج کے ساتہہ نسبت اور
شہرت پائی یہہ اپنے وقت کا امام تہا اسنے جملہ نحو مین تصنیف کئے اسی
برس مین ابواسحق ابراہیم بن احمد بن اسحق المروزی فقیہہ شافعی مصر مین مرگیا
ریاست عراق کی بعد ابن سریج کے اسی کی طرف منتقل ہوئی اسنے بہت کتابین
تصنیف کین اور مختصر مزنی کی شرح

پہر شروع ہوا سنہ ۳۴۱ ہجری

اس برس مین یوسف بن وجیہہ صاحب عمان خشکی اور تری کے رستے بصرہ مین
گیا اور قرامطہ کی مدد سے اوسے گہیر لیا بہت لوگ قرامطہ کے اسکے مددگار
ہوئے اور دین رہے جب مہلبی وزیر معز الدولہ کا اون پر لشکر لیکر آیا تب وہ
وہان سے کوچ کرگئے

ذکر منصور علوی کے مرنیکا

اس برس مین منصور باللہ علوی ابوطاہر اسماعیل بن قایم بامر اللہ ابوالقسم

ذکر امیر نوح کی مرنیکا اور اوسکی بیٹی عبدالملک کی حاکم ہونیکا

۷۰۲ محمد بن مہدی عبید اللہ پہلی شوال کو فوت ہوا بادشاہت اوسکی سات برس
سولہ روز رہی عمر اوسکی اونتالیس برسکی تہی یہہ خطبہ پڑہنے والا فصیح تہا اپنی
طبیعت سے اسنے خطبہ بنایا ہے حال اسکی شجاعت کا ابو یزید خارجی کی لڑائی
مین گذرا اسنے اپنے بیٹے ابو تمیم معد بن منصور اسماعیل کو ولی عہد اپنا کیا اسکا نام
معز لدین اللہ ہوا جس روز اسکا باپ مرگیا اوسی روز اسکی خلافت پر بیعت
ہوئی یعنے یکم شوال اسی برس مین سا توین ذی الحجہ تک تدبیر امور مین مصروف
رہا بعدہ اہلکاردن کو اپنے پاس آنے کا حکم دیا سب اہل کار آئے اور سلام
کیا عمر معز کی اوس وقت تک چوبیس برسکی تہی اسی برس مین اہل روم نے
شہر سروج کو لیلیا اور وہان لوٹا اور بندی پکڑی اور مسجدون کو توڑ ڈالا اسی
برس مین ابو علی اسماعیل بن محمد بن اسماعیل صغار نحوی محدث نے انتقال کیا
یہہ مرد کامیار تہا پیدائش اسکی ۲۴۷ھ مین ہوئی یہہ مرد ثقہ تہا

پھر شروع ہوا سنہ ۳۴۲ اور سنہ ۳۴۳

ذکر امیر نوح بن نصر بن احمد بن اسماعیل کے

مرنی اور اوسکے بیٹے عبدالملک کی حاکم ہونیکا

اسی برس مین امیر نوح بن نصر سامانی ربیع الاخر مین فوت ہوا حکومت اوسکی
سنہ ۳۳۱ھ مین ہوئی لقب اسکا امیر حمید تہا یہہ خوش خصلت خوش اخلاق تہا
بعد اسکے مرنے کے عبدالملک بن نوح اسکا بیٹا امیر ہوا اسی برس کے ربیع الاول
مین سیف الدولہ بن حمدان رومیون سے لڑا بہت بڑی لڑائی اور قتل اور قمع کے کہ

بیان اون خبرونکا جو درمیان عبدالرحمن اور اموی کی ہوئین

کہ دونو طرف سے بہت لوگ قتل ہوئے سیف الدولہ فتحیاب ہوا۔ اس برسین ۳۰۷
مغرالدولہ نے سبکدگین کو معہ لشکر شہر روذر پر بہیجا لیکن وہ پہر آیا اور فتحیاب نہوا
اس برسین محمد بن عباس ابن نحوی فقیہہ مشہور اور محمد بن قاسم کرخی فوت ہوئے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۴۴ ہجری

اس برس مین ابو علی بن محتاج صاحب لشکر خراسان جسکو امیر نوح نے معزول
کیا تہا خراسان سے ہوا بسبب معزولی کے نوح کی اطاعت سے نکلکر رکن الدولہ
بن بویہ سے ملا اور اوسی پاس مرگیا

بیان اون چیرون کا جو اس برس مین مغر علوی اور عبدالرحمن اموی صاحب اندلس کی درمیان ہوئین

اس برسین عبدالرحمن ناصر اموی نے کشتیان بہت بڑی کہ کسونے ایسی نہین
بنائین تیار کرکے اسباب تجارت کا بہرکے بلاد شرق کی طرف روانہ کین
اور عیوض اون اشیا کے وہان کے تحفہ چیزین منگوائین درمیان راہ کے ایک
کشتی مین اوسمین ایلچی صقلیہ کا تہا جو مغر علوی پاس جاتا تہا اوسکے پاس خطوط
بہی تہے اندلس کی کشتی والون نے اوسکی کشتی کو لوٹ لیا یہہ خبر مغر کو پہنچی تب
لشکر اندلس پر بہیجا اور حسن بن علی عامل صقلیہ کو حاکم کیا جب بربہ مین پہنچے تب
کشتیون کو جلا دیا اور بڑی کشتیون کو اسکندریہ سے پہیرتے ہوئے چہین لیا اوسمین

بیان ان خبرونکا جو درمیان عبدالرحمن اور اموی کی ہوئین

۷۰۴ گانی والی لونڈیان اور اسباب عبدالرحمن کا تہا بعد اسکے لشکر مغرکا بر برچڑہ گیا اور قتل اور لوٹس کرکے صحیح سالم مہدیہ مین آئے جب یہہ امیر ہوا عبدالرحمن نے لشکر بلاد افریقیہ پر روانہ کیا جب وہان پہنچا تو لشکر مغرکا انکی طرف متوجہ ہوا ایک لڑای کہاکر اندلس مین پہر آئے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۴۵ ہجری

اس برسین سیف الدولہ بن حمدان بلاد روم مین گیا وہان لوٹ مار کرکے قلعی فتح کئے پہر اذنہ مین پہر آیا وہان چندے رہا پہر حلب مین گیا۔ اسی برس مین ابو عمر محمد بن عبدالواحد غلام ثعلب کا جو مشہور مطرز ہے فوت ہوا مطرز مذکور لغتہ کے امامون مین مشہور ہے ایک مدت ابو العباس ثعلب کی رفاقت مین رہا اس سبب سے یہہ عرف اسکا ہوا تصنیفات اسکی بہت ہین پیدایش اسکی سنہ ۲۶۱ مین ہوئی اور شوق تحصیل علوم مانع تلاش رزق کا ہوا ہمیشہ تنگی سے گذران کرتا اسکی وسعت روایت و مزید حفظ کے سبب فضلا اوسکے زمانہ کے اکثر نقل لغت مین جہلاتے تہے اور کہتے کہ اگر جانور اوڑتا ہے تو ابو عمر مذکور کہتا ہے کہ روایت کی مجہسے ثعلب نے ابن اعرابی سے اور ان منے کرا مد کچہہ بہی وہ کہتے اور ازبسکہ وہ بسبب حفظ کے گویا تصانیف کراتا تہا چنانچہ لغت مین تیس ہزار ورق لکہہ ڈالے اس کثرت تصنیف کے سبب کذب کی طرف منسوب ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۴۶ ہجری

اس برسین سالار مرزبان حاکم آذربیجان کا فوت ہوا اسکے بعد اوسکا بیٹا حسان

ذکر مغر کے لشکر کا

۷۰۵ حسان حاکم ہوا مرزبان کا بھائی وہشوذان نام تہا اسنے اپنے بھائی کے اولاد
مین فتنہ برپا کیا یہانتک کہ آپسمین لڑای ہوئی اور ہشوذان اونکے چچا نے
جوارادہ کیا تہا پورا ہوا ابن اثیر نے اس برس کی حوادث مین یہہ بیان کیا ہے
کہ دریا اشتی ہاتہہ کم ہوگیا اور جنگل کی چیزاوسمین ظاہر ہوئی باوجودیکہ اوسمین
پہاڑ پہلے معلوم نہوتے تہے ۔ اس برس مین ابوالعباس محمد بن یعقوب اموی
نیشاپوری مشہور اصم فوت ہوا یہہ حدیث مین عالی استاد تہا ہم صحبت ربیع
بن سلیمان صاحب شافعی کا اور ابواسحق ابراہیم بن محمد فقیہہ بخاری امین کا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۴۷ ہجری

ذکر مغر کے لشکر کے اطراف مغرب مین جانیکا

اس برس مین ابی الحسن جوہر مغر کے غلام کا ایسا مرتبہ برہا کہ مرتبہ وزارت پر
پہنچا اور مغر نے اوسے سو لشکر کثیر اطراف مغرب مین بہیجا وہ پہلے تاہرت
مین پہر وہان سے ماہ جمادی الاخر مین فاس مین گیا حاکم فاس کا احمد بن بکر
تہا اوسنے اسکے آنے کی سنکر شہر بندی اختیار کی جوہر جب وہان پہنچا
اور جدال و قتال کیا لیکن اوسپر قحیاب نہوا آخر کو جوہر وہان سے کوچ کرکی
بحر محیط کی طرف گیا اوسکے سب شہر دنمین پہرا پہر وہانسے فاس مین آیا اور
اوسکو لے لڑای لیلیا جوہر کے ساتہہ ریزی بن مناد صنہاجی تہا اور یہہ دونو
امارت لشکر مین شریک تہے فتح فاس کی رمضان سنہ ۳۴۸ مین ہوئی اسی
برس مین ابوالحسن علی بن بوشنجی صوفی نیشاپور مین مرگیا یہہ صوفیون مین مشہور تہا
اسی برس مین ابوالحسن محمد جو اولاد ابوالشارب قاضی بغداد سے تہا فوت ہوا

ذکر معز کے لشکر کا

پیدائش اوسکی سنہ ۲۹۲ مین ہوئی تہی اور ابو علی حسین بن علی نیشاپوری اور ابو محمد عبد اللہ فارسی نحوی کہ جسنی نحو مبرد سے پڑہی تہی فوت ہوئے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۴۸ ہجری

اس برس مین ابو بکر بن سلیمان فقیہہ حنبلی نجاد مشہور مرگیا عمر اوسکی بچانوین برسکی تہی اور جعفر بن محمد جلدی صوفی جو جنید کی یارون مین تہا فوت ہوا اس برسین مینہہ برسنا موقوف ہوا اور اکثر شہرون مین نرخ گران ہوگیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۴۹ ہجری

اس برسین اولاد مرزبان کی آپسین مخالفت واقع ہوئی لوگ مضطر ہوکر اونکی چچا وہنوذان کی مدد پر مستعد ہوئے اور اوسکو صلح نامہ لکہہ بہیجا اور خود بہی اوس پاس گئے تب وہ اونکے ساتہہ آیا اور حسان اور ناصر اپنے بہتیجون اور دونون کے ماؤن کو گرفتار کیا اور پہر اونکو قتل کیا — اسی برسین سیف الدولہ بن حمدان لشکر کثیر لیکر روم سے لڑا وہان فتحیاب ہوکر قتل اور لوٹ کر جلایا پہر خرشنہ مین آیا وقت پہرنے کے رومیون نے اوسپر تنگی کرکے جو کچہہ کہ یہہ لوٹ کر لیگیا تہا پہیر لیا اور اوسکا اسباب بہی چہین لیا بہت اوسکے یارون کو قتل کیا سیف الدولہ ہمراہ تین سو آدمیون کے وہان سے نکل آیا راہ شناسون نے بروقت اسکے پہرنے کے منع کیا تہا کہ اس رستہ مت جا لیکن اوسنے قبول نکیا سیف الدولہ خودرای اور ہٹ کو دوست رکہتا تہا اور کسی سے مشورہ نکرتا کہ مبادا کوئی کہے

ذکر حاکم خراسان کے مرنی کا

کہے کہ یہہ غیر کی رائے پر چلتا ہے اس برسمین قریب دو لاکہہ ترک کے مسلمان ہوئے ۷۰۷
— اسی برسمین حجاج مصر حج سے پہر کر ایک جنگل مین رات کو رہا ناگہان راتکو رہائی
اور اونکو معہ اسباب اور باربرداری کے لیجا کر دریا مین ڈالا — اسی برس مین
یا اس برسکے قریب ابوالحسن بیتاتی یعنے منسوب بیتات کی طرف فوت ہوا
عمر اوسکی ایکسو بیس برسکی تہی اسکی کرامات مشہور ہین — اس برس مین ابوجور
بن رشید حاکم مصر راہی ملک عدم کا ہوا بہائی اوسکا اوسکی جگہہ ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۵۰ ہجری

ذکر حاکم خراسان کے مرنے کا

اس برسمین گیارہوین شوال جمعرات کے روز امیر عبدالملک بن نوح سامانی کو
گہوڑے سے گرایا عبدالملک زمین پر گر کر مر گیا خراسان مین اسکے مرنے کے بعد
فتنہ عظیم برپا ہوا اوسکی جاے اوسکا بہائی منصور بن نوح بن نصر بن احمد بن اسماعیل
بن احمد بن اسد بن سامان مقرر ہوا

ذکر صاحب اندلس کے مرنیکا

اس برسمین عبدالرحمن ناصر بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن بن حکم بن ہشام
بن عبدالرحمن داخل رمضان مین فوت ہوا یہہ پچاس برس چہہ مہینے امیر رہا
عمر اوسکی تہتر برسکی تہی یہہ گورا مہین چشم خوبصورت تہا اندلس کے حاکم جو
امیہ تہے اونمین سے اسنے لقب خلیفہ کا پہلے پہل پایا یہہ مشہور امیرالمومنین

ذکر صاحب اندلس کی مرنیکا

۷۰۸ تہا خطبہ مین اونکو امیر اور خلیفہ کے بیٹے پڑہتے تہے عبدالرحمن ہی اسیطرح ستائیس[۲۷]
برس امارت مین رہا مگر جب خلفا کا ضعف عراق مین اور ظہور خلفاء علویون کا افریقیہ
مین دیکہا اور اونکے امیرالمومنین ہونے کی خبر سنی اوسوقت حکم کیا کہ مجہے ناصرلدین
اللہ کہین اور خطاب امیرالمومنین کا دیا اسکی مالونڈی مدنہ نام تہی جب یہہ فوت ہوا
بعد اسکے اسکا بیٹا حکم بن عبدالرحمن اسکی جاے ہوا لقب اوسکا منتصر ہوا عبدالرحمن
گیارہ[۱۱] بیٹے چہوڑکر مرگیا اس برسمین ابوالعباس عبداللہ بن حسن بن ابوالشوارب
قاضی القضاۃ ہوا اور ہر برسمین دولاکہہ درہم اداکرنا لازم اپنے اوپر کیا پہلے
پہل یہی قضا کا ضامن ہوا یہہ مغرالدولہ بن بویہ کے زمانہ مین ہوا اسسے پہلے یہہ
سنا نگیا تہا اسکے بعد حسبہ اور شرطہ کا بغداد مین ضامن ہوا۔ اس برسمین ابوالشجاع
فاتک رومی مرگیا اخشید حاکم مصر نے اسکو رملہ مین اوسکی سردارسے لیا تہا اور
اوسکا مرتبہ بلند کیا یہہ رفیق کافور کا تہا جب اخشید فوت ہوا اور کافور کا بیٹا
انابک دوست فاتک کا ہوا یہہ جوانمرد اوس ضلع کا تہا وہان کیا اور وہان
رہا بسبب ناموافقت وہان کے سردارون کے مرض اوسکا زیادہ ہوا تب مصرین
جبراً پہر آیا اوسی مرض کے سبب کافور اوسسے ڈرتا تہا اور اوسکی خدمت
کرتا تہا جب یہہ مصرین تہا متنبی نے ہجو اس آکر اسکے حکم سے فاتک مذکور
کی تعریف مین قصیدہ لکہا کہ جسکے شعرون کا مضمون لکہنا موجب طول ہے اور جب
وہ فوت ہوا تو متنبی نے ایک قصیدہ بنا براسکے مرثیہ کے لکہا کہ مضمون اوسکا
بہی باعث مسبوق سے ترک کیا گیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۵۱ ہجری

اس برس مین رومنے بہراہی دمشق کے زربہ کو لے لڑائی سے لیا اور بعض کو وہان

ذکر روم کی غلبہ پانیکا حلب پر

دہان قتل کیا اور اکثرون کو امان دی

ذکر رُوم کے غلبہ پانیکا حلب پر اور وہانسی اونکا پھر آنا بی

اس برس مین اہل روم شہر حلب پر سوائے اوسکے قلعہ کے مستولی ہوئے دمشق بھی اوس طرف گیا تہا سیف الدولہ کو یہہ حال بعد اوسکے وہان پہنچنے کے معلوم ہوا اوس حال مین لشکر کو جمع نکر سکا جتنے آدمی اسکے پاس تہے اونہین نے خروج کیا اور دمشق کے ساتہہ لڑای ہوئی جب بہت لوگ اسکے مارے گئے تب سیف الدولہ اپنے باقی ماندہ کو لیکر بہاگا دمشق نے فتحیاب ہوکر اوسکے گہر مین سے کہ شہر حلب سے باہر دارین نام تہا تین سو بدرہ درہمون کے پائے اور ایک ہزار چار سو خچر سیف الدولہ کے ٹہرے اور ہتیار لاانتہا ہاتہہ آئے اہل روم نے قلعون کو لیکر شہر کو گہیر لیا اور دیوار کو توڑکر اہل حلب سے خوب لڑے روم جوشن پہاڑ تک پہر آئے پہر اہل حلب اور شرطہ کے پیادہ مین لڑای ہوئی بسبب اسکے کہ اونہون نے شہر دن مین لوٹ ڈالدی تہی اس سبب سے سب آدمی جمع ہوئے اور دیوار فصیل پر کوئی باقی نرہے روم نے دیوار خالی پاکر ہجوم کیا اور دروازہ کہول کر حلب مین قتل عام کیا دس ہزار لڑکا لڑکی کا اسباب لوٹا اور قتل کیا اور جب اسباب لادنے سے بچ رہا دمشق نے حکم دیا کہ اسے پھونک دو دمشق نو روز وہان رہا پہر اپنے شہر مین پہر گیا قرلون وغیرہ کے لوٹنے کا حکم نہین دیا بلکہ حکم دیا کہ کہیں نہ لین اسواسطے کہ وہ لوگ جو وہان رہنے کے لایق ہین وہان پہر آجاوین — اس برس ابن رکن الدولہ نے بن بویہ جرجان اور طبرستان کا حاکم ہوا — اسی برس مین عوام شیعہ نے معز الدولہ کے

ذکر روم کی غلبہ پانیکا حلب پر

۱۰ حکم سے مسجدون پر کتبے اس صورت کے لکھکر لگائے کہ لعنت خدا معاویہ بن ابی سفیان پر اور لعنت خدا ہو جو اوس شخص پر جسنے فاطمہ کے فدک کو چھین لیا اور اوس شخص پر لعنت ہو جو جسنے حسن کو اوسکے نانا کی قبر کے پاس دفن کرنے سے منع کیا اور لعنت خدا ہو جو اوس شخص پر جسنے ابوذر غفاری کو شہر بدر کیا اور لعنت خدا کی اوسپر ہو جو جسنے ابوالعباس کو شوری سے نکالا جب رات ہوئی تب وزیر مہلبی نے معزالدولہ سے عرض کی کہ اسجاے یہہ لکھنا چاہئے کہ لعنت خدا کی ہو جو اون لوگون پر جنہون نے آل رسول اللہ پر ظلم کیا اور کسی کا نام لکھنا مناسب نہین مگر معاویہ کا نام لکھنا البتہ ضرور ہے اوسنے ایسا ہی کیا — اسی برس کے ذی قعدہ مین لشکر مسلمانون کے صقلیہ مین گئے اور طبرین کو فتح کیا طبرین سب قلعون مین بلند تر و محکم تہا سات مہینے پندرہ روز اسکا محاصرہ رہا طبرین کا نام مغربی یعنے منسوب مغرعلوی کی طرف رکہا گیا — اس برس مین روم نے قلعہ دلوک کو مرعش اور قلعون کے جو متصل اس سے تہے بزور تلوار لیا اس برس مین روم نے ابوفراس حرث بن سعید بن حمدان کو منبج مین قید کیا وہین رہتا تہا — اس برسمین ابوبکر محمد بن حسن نقاش مقری مصنف کتاب شفاء صدور کا فوت ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۳۵۲ ہجری

اس برسمین مہلبی وزیر ابومحمد مرگیا تیرہ برس تین مہینے یہہ وزیر رہا یہہ سخی دانا صاحب فضل تہا — اسی برسمین دسوین محرم کو معزالدولہ نے لوگون کو حکم کیا کہ اپنی دوکانون کے دروازے نبد کرین اور اظہار نوحہ کرین اور عورتون کو اس طرح نکالین کہ بال پراگندہ ہون مونہہ سیاہ ہون کپڑے پہٹے ہوئے اور

ذکر رُوم کی غلبہ پانیکا حلب پر

اور اپنے مونہہ پر طمانچے مارتی ہون واسطے مصیبت حسین بن علی علیہا السلام کے لوگون نے ۱۱۷
بموجب حکم کے ایسا ہی کیا اور سُنی منع نکر سکے کیونکہ شیعہ بہت تہے اور بادشاہ
اونکی طرف تہا اسی برس مین ابن ابی شوارب قضاے معزول ہوا اور جو کچہہ
اسنے ضمان مقرر کی تہی باطل ہوئی اس برس مین روم نے اپنے بادشاہ کو قتل
کرکے غیر کو اپنا بادشاہ کیا ابن شمشقیق دمشق ہوا۔ اس برس کی اٹہارہ دین
ذی الحجہ کو معزالدولہ نے حکم کیا کہ جیسے عید کے روز خوشی اور زینت بالا علان
کرتے ہین ویسے ہی آج بتقریب عید غدیر خم کی کرین اور باجی وغیرہ بجائے جاوین

پہر شروع ہوا سنہ ۳۵۳ ہجری

اس برسمین معزالدولہ موصل اور نصیبین پر حاکم ہوا ناصرالدولہ جو وہانکا حاکم تہا
اسکے آگے سے بہاگا پہر ان دونوین اتفاق ہوا اور ناصرالدولہ نے تہوڑے
مال پر معزالدولہ کو راضی کرکے موصل لیلیا معزالدولہ وہان سے بغداد مین آیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۵۴ ہجری

اس برس مین بادشاہ روم مصیصہ مین گیا اور اوسکو محاصرہ کرکے ہفتہ کے دن
تیرہوین رجب کو بعد تلوار کے لڑائی کے اوسکو فتح کیا وہانکی رعایا کو قتل
عام کیا پہر باقیماندہ کو گرفتار کرکے روم مین لے گیا ساکن وہانکے قریب دو لاکہہ
آدمیون کے تہے پہر طرسوس مین گیا اہل طرسوس نے امان چاہی اوسنے
امان دی اور طرسوس دیا ساکن اوسکے جنگل اور دریا مین نکل گئے بادشاہ
روم نے اونکے ساتہہ محافظ کئے جب تک وہ انطاکیہ مین پہنچے جامع مسجد

ذکر انطاکیہ کی مخالفت کا بن حمدان سیف الدولہ سی

۷۱۲ طرسوس مین اصطبل بنایا اور منبر کو جلادیا اور طرسوس کی تعمیر کرکے وہان قلعہ بنایا اور وہان کے قدیم رہنے والے وہان پہر آئے مہر ملک روم قسطنطنیہ مین آیا

ذکر اہل انطاکیہ کی مخالفت کا سیف الدولہ بن حمدان سی

اس برس مین اہل انطاکیہ نے اون لوگون کے جو طرسوس سے آئے تہے اور سیف الدولہ کی مخالف تہے اطاعت کے نام اوس سردار کا جسکی اطاعت اونہون نے کی رشیق تہا وہ اطراف حلب مین گیا اور قرعویہ اور سیف الدولہ کے عامل سے لڑا سیف الدولہ میافارقین مین تہا سیف الدولہ نے لشکر سو بشارت اپنے غلام کے بہیجا قرعویہ عامل حلب کا بشارت خادم سے ملا اور دونون نے ملکر رشیق سے لڑائی کی اوسکے یار بہاگ کر انطاکیہ مین گئے — اسی برس مین متنبی شاعر اور اوسکا بیٹا دونو اعراب کے ہاتہہ سے مارے گئے اور جو کچہہ اون پاس تہا وہ لوٹ لیگئے نام اسکا احمد بن حسین بن حسن بن عبدالصمد کندی ہے پیدائش اسکی سنہ ۳۰۳ مین کوفہ مین محلہ کندہ مین ہوئی اسی واسطے اوسکی طرف منسوب ہوا یہہ نہین کہ یہہ قبیلہ کندہ سے تہا بلکہ یہہ جعفی قبیلہ سے تہا کہتے ہین کہ متنبی کا باپ کوفہ کا سقہ تہا اسیواسطے بعضے شعرا نے اسکی ہجو مین شعر لکہے ہین متنبی کوفہ سے شام مین بچپن مین گیا اور فنون ادب مین مشغول ہوا اوسے خوب واقفیت حاصل کی یہہ نقل لغت اور نکات لغت مین کامل تہا کوئی کلمہ زبان سے ایسا نکہتا مگر یہہ کہ اوسکے سند کلام عرب سے لاتا اسی مرتبہ پر کہ کہتے ہین کہ شیخ ابو علی مصنف کتاب الصباح نے متنبی سے پوچہا کہ کتنی جمع فعلی کی وزن پر امن ہین متنبی نے بے تامل کہا کہ خجلی اور ضربی ابو علی کہتا ہے کہ تین روز تک مینے کتابون

ذکر خروج رومیونکا بلاد اسلام پر

کتابون لغتہ کا مطالعہ کیا کہ کوئی تیسرا وزن اسکا پاون لیکن نپایا متنبی اوسکو ہوا سلے ۷۱۳
کہتے ہین کہ اوسنے بریسماوہ مین دعوے نبوت کا کیا اور بہت لوگ بنی کلب وغیرہ
اوسکے تابع ہوے تب لولو نایب اخشیدیہ نے اوسپر خروج کیا حمص مین اور
متنبی کو قید کیا اور اوسکی جمعیت کو متفرق کیا ایک مدت وہ قید رہا پہر اوسنے
توبہ کر واکر چھوڑ دیا وہ جاکر سیف الدولہ بن حمدان سے سنہ ۳۳۷ مین ملا پہر
جدا ہوکر سنہ ۳۴۶ مین مصر مین گیا وہان کافور اخشیدی کی تعریف کی پہر سنہ ۳۵۰ مین
اوس سے جدا ہوکر اوسکی ہجو کرکے عضد الدولہ پاس بلاد فارس مین گیا اور
اوسکی مدح کی پہر کوفہ کی جانب رجوع کی تب اثنا راہ مین نعمانیہ کے پاس
جو غربی جانب بغداد کے دبرعاقول پاس ہے مارا گیا عرب نے وہان قتل
کرکے اوسکا مال لے گئے — اسی برس مین محمد بن حبان ابو حاتم بن احمد بن حبان
البستی صاحب تصانیف مشہورہ کا فوت ہوا (لفظ حبان کسرہ حا مہملہ اور با
موحدہ اور الف ونون سے ہے)

پہر شروع ہوا سنہ ۳۵۵ ہجری

ذکر خروج رومیون کا بلاد اسلام پر

اسی برس مین اہل روم نے خروج کرکے امد کا محاصرہ کرلیا پہر وہان سے پہرے
نصیبین تک پہر جزیرہ کی طرف سے شام کی طرف گئے اور انطاکیہ مین اقامت
کی مدت تک پہر وہان سے طرسوس مین گئے — اسی برس مین سیف الدولہ
بن حمدان نے اپنے چچا کے بیٹے ابو فراس بن حمدان کو قید سے چھڑانا چاہا اوسکے
اور روم کے درمیان خدا رتہا اسنے چند قیدے مسلمان بہی چھڑاے

ذکر معز الدولہ کی مرنیکا

پھر شروع ہوا سنہ ۳۵۶ ہجری

ذکر معز الدولہ کی مرنی اور اوسکی بیٹی بختیار کی حاکم ہونیکا

اس برس مین معز الدولہ راسطہ مین گیا اور لشکر واسطے لڑائی عمران بن شاہین صاحب بطیحہ کے روانہ کیا اور تھا تھا اوسکو دست آنے لگے جب مرض نے قوت پائی تو لشکر کو لڑای عمران بن شاہین مین چھوڑ کر بغداد مین پھر آیا بغداد مین جب پہنچا تو مرض اسکا بہت شدید ہوا جب قریب مرگ ہوا تو اپنے بیٹے بختیار کو ولی عہد کر کے عز الدولہ لقب دیا معز الدولہ نے اظہار توبہ کیا اور بہت مال خیرات کیا اور اپنی لونڈی غلام آزاد کئے تیرہوین ربیع الاخر اس برس مین مرض پیچش سے بغداد مین فوت ہوا مقابر قریش مین جو دروازہ تبن پر ہی دفن کیا [illegible] داری اوسکی اکیس برس گیارہ مہینے رہی جب یہہ مرگیا تو اسکا بیٹا عز الدولہ بختیار امیر ہوا بختیار نے لشکر کو لکھا کہ عمران بن شاہین سے صلح کر کے پھر بغداد مین اونہون نے ایسا ہی کیا معز الدولہ کا ہاتھہ کٹا ہوا تھا لکھا ہے کہ اسکا ہاتھہ سرمان کی لڑای مین کٹا تھا معز الدولہ وہ شخص ہے جسنے قاصد بغداد مین بھیجے تھے تاکہ اپنے بھائی رکن الدولہ کو اون حالات کی خبر ہو اوسکے زمانے مین فضل و مرءوشش کہ سب قاصدون سے بالا تھے ہر ایک قریب چالیس فرسخ کے چلتے تھے تیار ہوی تھے اون دونون سے لوگ تعصب کرتے ایک اون دونو مین سے سُنّے کا سا ہی تھا دوسرا شیعہ کا بختیار جب امیر ہوا تو بدا طوار ہوگیا کھیل کود اور عورتون اور گانے والون مین مشغول رہتا بڑے سردار دیلم کے اپنے

ذکر ناصر الدولہ کی قید ہونیکا

اپنے قطعون کی آرزو مین بنی ہوئے

ذکر ناصر الدولہ بن حمدان کی قید ہونیکا

اس برس مین ناصر الدولہ کے بیٹے نے ابو تغلب اپنے باپ ناصر الدولہ کو گرفتار کیا باعث اس قید کرنے کا یہہ تہا کہ ناصر الدولہ بسبب بڑہاپے کے بہ خلق ہوگیا تہا اور اولاد اور احباب پر بہت تنگی کرتا اور انکی غرض کی مخالفت کرتا سب اوس سے برگشتہ ہوگئے آخرکار اوسکے بیٹے ابو تغلب نے آخر ماہ جمادی الاولے اس برس کے اوسے قید کرلیا اوسکے واسطے خدمتکار واسطے خدمت کے مقرر کیا جب ابو تغلب نے یہہ حرکت کی تو اوسکے بعضے بہائی اوسے پھر گئے اسواسطے ابو تغلب نے بختیار سے صلح کی تاکہ مدد کرے اور بارہ لاکھ درہم بختیار کو دینے مقرر کئے

ذکر وشمگیر کے مرنے کا

اس برس مین وشمگیر بن زیار بہای مرداویج کا فوت ہوا اسطرح کہ وہ شکار مین تہا کہ ایک سور زخمی اوس پاس لائے گہوڑا زخمی سور کو دیکہہ کر کہڑا ہوگیا وشمگیر اوپر سے زمین پر گرا اور مرگیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا بیستون بن وشمگیر بن زیار امیر ہوا بعض نے لکہا کہ وشمگیر محرم ۴۵۷ مین راہی ملک بقا کا ہوا

ذکر کافور کے مرنے کا

ذکر مرنے سیف الدولہ کا

۷۱۶ اس برسمین کافور اخشیدی کہ حبشی خوجہ محمد بن طغج اخشید حاکم مصر کے غلامون مین سے تہا فوت ہوا اخشید کی اولاد کے بعد کافور مصر اور دمشق پر حاکم ہوا کیونکہ بعد اخشید کے اوسکا بیٹا انوجور حاکم ہوا تہا مگر مالک سب حکم احکام کا کافور تہا جب انوجور سنہ ۳۴۹ مین مرگیا کافور نے اسکے بہائی علی بن اخشید کو ریاست پر قایم کیا جب علی بن اخشید مذکور کہ لڑکا تہا سنہ ۳۵۵ مین انتقال کیا تو کافور مستقل مملکت پر ہوا کافور نہایت سیاہ رنگ تہا اخشید نے اسکو اٹہارہ دینار کو خریدہ تہا متنبی اوس پاس گیا اور اوسکی تعریف مین قصیدہ پڑہا متنبی سے حکایت ہے کہ مین کافور پاس گیا تب اوسکے آگے یہہ شعر پڑہا کہ وہ ہنسنے لگا اور وہ مجہے اسطرح کشادہ پیشانی سے پیش آتا کہ مین رغبتاً اوسکے آگے شعر پڑہنے لگا متنبی کہتا ہے پہر کبہی میرے سامنے ویسا نہین ہوا یہانتک کہ مین جدا ہوا مجہے اوسکے تیزی ذہن اور دانائی سے نہایت تعجب ہوا کافور امیر مستقل رہا یہانتک کہ اسی برس مشکل کے دن بیسوین جمادی الاولی کو مصر مین انتقال کیا قرافہ صغری مین دفن ہوا خطبہ اسکا منبرون مکہ اور حجاز اور تمام شہرون مصر اور شام پر پڑہا جاتا تہا اندازہ اسکی عمر کا پینسٹہہ ۶۵ برس تہے بعد اسکے تقرر امیر کی باب مین آپسمین اختلاف ہوا سب ابوالفوارس احمد علی بن اخشید پر متفق ہوئے اوسی کا خطبہ جمادی الاول سنہ ۳۵۷ مین پڑہا گیا

ذکر سیف الدولہ کے مرنی کا

اس برسمین سیف الدولہ ابوالحسن علی بن عبد اللہ بن حمدان بن حمدون تغلبی ربیع ماہ صفر مین حلب مین فوت ہوا تابوت اسکا میافارقین مین لیجا کر دفن کیا پیدائش

پیدائش اسکی ذی الحجہ سنہ ۳۰۲ مین ہی بیماری اسکی یہہ تہی کہ پیشاب بند ہوگیا تہا
اسنے بنی حمدان مین سے ابتدا حلب کے بنانے مین کی حلب اسنے احمد ابن سعید کلابی
نایب اخشید سے لیا بعضے کہتے ہین کہ بنی حمدان مین سے حسن نے بغداد ابتدا رہا ہے
یہہ حسن بیٹا سعید کا وہ بہائی ابو فراس بن حمدان کا تہا سیف الدولہ دلاور سخی تہا
اوسکے شعر بہت ہین جب سیف الدولہ فوت ہوا تب اسکا بیٹا سعد الدولہ شریف
ابن سیف الدولہ بن حمدان جسکی کنیت ابو المعالی تہی اپنے باپ کے ملک پر قابض
ہوا — اسی برس مین ابو علی محمد بن الیاس حاکم کرمان نے انتقال کیا — اسی
برس مین ابو الفرج علی بن حسین بن محمد بن احمد بن ہیثم بن عبد الرحمن بن مروان بن
عبد اللہ بن مروان بن محمد بن مروان بن حکم بن ابو العاص بن امیہ بن عبد شمس
بن عبد مناف اموی کاتب صاحب کتاب اغانی فوت ہوا دادا اسکا مروان
بن محمد بنی امیہ کا اخیر خلیفہ اصفہانی پیدائش تہا اور بغداد مین بڑا ہوا بہت علمون
سے روایت کرتا ہے نسب اور تواریخ کا بڑا جاننے والا تہا اور باوجود ہونے
کے شیعہ تہا کہتے ہین کہ اسنے کتاب اغانی پچاس برس مین جمع کرکے سیف الدولہ
پاس بہیجی اوسنے ہزار دینار اوسے دئے اور عذر بہت کیا سوائے کتاب اغانی
کے اور بہت تصنیفات اسکی ہین ایک کتاب بنی امیہ کے واسطے جو اصحاب
اندلس سے تہے تصنیف کرکے پوشیدہ اون پاس بہیجے اونہون نے بہی پرشیدہ
انعام بہیجا یہہ وزیر مہلبی سے منقطع تہا اوسکے واسطے اسمین بہت تعریفین ہین
پیدائش اسکی سنہ ۲۸۴ مین ہوئی کتابین جو بنی امیہ کے واسطے اسنے تصنیف
کین تہین نسب بنی عبد شمس اور ایام عرب مین جسمین ایک ہزار سات سو دن ہین اور
جمہرۃ النسب اور نسب بنی شیبان نام رکہین ہین

پہر شروع ہوا سنہ ۳۵۷ ہجری

اسی برس مین عضد الدولہ بن رکن الدولہ بن بویہ علی بن الیاس کرمان کے حاکم کے مرنے کے بعد کرمان کا حاکم ہوا

ذکر ابو فراس بن حمدان کی قتل کا

اسی برس مین ربیع الاخر مین ابو فراس مارا گیا یہہ حمص مین رہتا تہا اسمین اور ابو المعالی بن سیف الدولہ مین رنجش ہوگئی ابو المعالی نے اوسکو بلایا ابو الفراس حمص سے رحبہ مین گیا ابو المعالی نے لشکر معہ قرعویہ ایک اپنے سردار رومی کے روانہ کیا اوسنہون نے ابو فراس حرث بن ابی العلا سعید بن حمدان بن حمدون بن حارث کی یہہ چچا کا بیٹا ناصر الدولہ کا تہا سیف الدولہ نے منبج مین مقید ہو کر قسطیلیہ مین پہنچا کیا چار برس مقید رہا قید خانہ مین بہت شعر کہے منبج قسطیلیہ کے متعلق تہا ابن حاویہ کہتا ہے جب سیف الدولہ فوت ہوا ابو الفراس نے حمص کے لوٹنے کا ارادہ کیا یہہ خبر ابو المعالی اور اوسنے باپ کے غلام قرعویہ کو پہنچی اوسنے قرعویہ کو اوسپر روانہ کیا جب لڑائی ہوئی تو ابو الفراس صمدد مین مارا گیا اور تمیم کردہ چندی زخمی رہکر جان بحق تسلیم ہوا پیدائش اسکی سنہ ۳۲۰ مین ہوئی تہا جو صمدد مین قتل ہوا تو بعضے شاعرون نے کہا ہے لیکن ترجمہ اوس مقولہ کا زاید تصور کیا گیا۔ اسی برس مین متقی للہ ابراہیم بن مقتدر اپنے گہر مین معزول اور اندہا ہو کر فوت ہوا دمین مدفون ہوا۔ اسی برس مین علی بن قیدار صوفی نیشاپوری نے انتقال کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۵۸ ہجری

ذکر ملک معز علوی مصر کا

اس برس مین معز لدین اللہ ابو تیم معد بن اسماعیل منصور باللہ بن قایم محمد بن مہدی عبید اللہ نے لشکر اپنے باپ منصور کے غلام ابو الحسین جوہر کے ساتھہ دیار مصر کی جانب روانہ کیا جوہر وہان جاکر اوس ملک پر مستولی ہوا سبب اسکا یہہ تہا کہ جب کافور اخشیدی فوت ہوا تو بسبب مختلف خواہشون کے عقلین مختلف ہوئین یہہ خبر جب معز کو پہنچی تو اسنے لشکر اسیطرف روانہ کیا ہنوز لشکر جوہر کا وہان نہ پہنچا تہا کہ لشکر اخشیدیہ بہاگا لشکر جوہر کا دیار مصر یہ مین ستروین شعبان کو پہنچا خطبہ معز کا جامع مسجد عتیق مین پڑہا گیا خطیب ابو محمد عبد اللہ بن حسین شمشاطی تہا اور جمادی الاولی سنہ ۳۵۹ مین جوہر جامع مسجد ابن طولون مین آیا اور حکم کیا کہ اذان حی علی خیر العمل کہو پہر مسجد جامع عتیق مین بہی اسیطرح اذان کہوائی اور نمازمین بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر کہی جب جوہر مصر مین مستقر ہوا تو قاہرہ کے بنانے کا حکم دیا

ذکر معز کی لشکر کی مالک ہونیکا دمشق وغیرہ کی شہرون مین

جب جوہر مصر مین مستقر ہوا تو لشکر کثیر ہمراہ جعفر بن فلاح کے شام مین بہیجا جب ملہ مین پہنچا وہان حسن بن عبد اللہ بن طغج تہا اون دونونمین لڑایان ہوئین آخر کو لشکر معز کا منتحمد ہوا ابن طغج کو معہ اور سردارون کے جوہر نے قید کرکے معز پاس بہیجا جعفر کا لشکر اون شہرون پر مستولی ہوا اور بہت مال وہان سے ہاتہہ آیا یہہ جعفر بن فلاح معہ لشکر طبریہ مین گیا تو دیکہا کہ وہان کی رعایا نے بیعت معز کی

اسکے پہنچنے کے دہان کی ہے تب وہان سے دمشق مین گیا دمشق والے اوسسے لڑے
آخر انسے دمشق لیلیا اور بعض رعایا کو لوٹا اور باقیون کو چھوڑ دیا جمعہ کے روز خطبہ
معزالدین اللہ کا پڑہوایا کچھہ دن محرم کے گذرے تہے سنہ ۳۵۹ مین یہہ امر ہوا
عباسیون کا خطبہ موقوف ہوا اسی برسمین جب خطبہ علویہ کا قایم ہوا تو اہل دمشق
اور جعفر بن فلاح مین فتنہ واقع ہوا اور ایسی لڑایان ہوئین کہ خطبہ علویہ موقوف ہوا
تب جعفر بن فلاح نے مدد منگوا کر دمشق پر استقرار پایا اور فتنہ فرو ہوا دمشق
معزلدین اللہ علوی کے قبضہ مین آیا

ذکر ناصرالدولہ کی مرنی اور اوسکی اولاد کی مختلف ہونیکا

ابوتغلب اور ابوبرکات اور فاطمہ اون دونون کی بہن یہہ اولاد ناصرالدولہ کی
فاطمہ کے شکم سے تہے جو اسکی جوردار اور احمد کردبہ کی بیٹی تہی یہہ ناصرالدولہ کی سرداری
کے مالک تہے یہہ اپنے بیٹے ابوتغلب سے مل گئے اور ناصرالدولہ اپنے شوہر کو
گرفتار کرلیا اسکا ذکر ہم کرچکے ہین ناصرالدولہ کا ایک بیٹا حمدان نام اور تہا
اوسے ناصرالدولہ نے رجہ ماردن وغیرہ دیا تہا جب ناصرالدولہ قید ہوا تو حمدان
کو لکہا تاکہ اوسکے سبب سے کوئی شر سے بچون جب اوسکی اولاد نے اوس خط کو
دیکہا تو باپ کو ڈرایا یہہ خبر حمدان کو پہنچی بہائیون کا دشمن ہوگیا وہ اون سب سے
زیادہ شجاع تہا ابوتغلب اپنے باپ ناصرالدولہ سے ڈرا اور قلعہ کواشی مین آوے
قید کیا کئی مہینے وہان قید رہا آخرکار ناصرالدولہ حسن بن عبداللہ بن حمدان بن حمدون
بن حرث بن لقمان تغلبی مذکور قلعہ کواشی مین ربیع الاول اسی برسمین موا حمدان بن
ناصرالدولہ اور اوسکے بہائیون ابوتغلب اور ابوالبرکات مین بہت لڑایان ہوئین

نیقفور مین رہی یہہ امر اسکی جورو پر جو اون شاہزادون کی ماتہی بہت ناگوار ہوا تب
اسکی جورو نے دمستق سے ملکر اسکے قتل کا ارادہ کیا ایک روز دمستق مرد ایک
گروہ کے لباس عورتون کا پہن کر گرجا گہر مین جو نیقفور کے محل کے قریب
تہا گہس گیا جب نیقفور سویا اور دروازے بند ہوئے اسکی جورو نے اوٹہہ کر
وہ دروازہ جو متصل گرجا گہر کے تہا کہولا اور دمستق کو بلا بجا دسنے آنکر نیقفور کو
سوتا پاکر قتل کیا اللہ نے مسلمانون کو اوسکے شر سے آرام دیا دمستق نے
اوس عورت کی اولاد مین سے جو پہلے بادشاہ کی اولاد تہی تخت نشین کیا پوشیدہ
نرہے کہ رومی دمستق اوس شخص کو کہتے ہین کہ جو متصل ہوا دن شہرون روم کو
جو خلیج قسطنطنیہ کی شرقی مین ہین

ذکر ابو تغلب بن ناصر الدولہ کی حرّان پر غالب ہونیکا

اس برس مین ابو تغلب نے حرّان مین جاکر اوسے گہیر لیا ایک مدت بہر لی
لڑائی فتح پائی برقعیدی کو جو بنی حمدان کے بڑے یاردن مین تہا حرّان پر عامل
کیا اور آپ موصل مین پہر آیا — اس برس سین قرطوبہ نے ابن استادہ
ابو العلائی سے صلح کی اور خطبہ حلب اور حمص مین معز لدین اللہ علوی صاحب مصر کا
پڑہوایا اور مکہ مین مطیع کا اور مدینہ نبی صلعم مین معز کا اور مدینہ کے باہر ابو محمد
موسوی خطیب والد شریف رضی نے مطیع کا خطبہ پڑہا — اس برس سین محمد
بن داؤد دینوری رقی معروف جو مشایخ صوفیہ مین مشہور ہے اور قاضی
ابو العلا محارب بن محمد بن محارب فقیہ شافعی کہ فقہ اور کلام مین عالم تہا فوت ہوے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۶۰ ہجری

ذکر اون ملکون کا جسکی روم مالک ہوئی

اس برسین رومی شام مین گئے انطاکیہ پر زور تلوار فتح کیا وہانکی رعایا کو مارا اور لوٹا اور قید کیا پھر حلب کو چلے قرعویہ غلام سیف الدولہ بن حمدان کا وہان غلبہ رکھتا تھا ابن استاذہ ابوالمعالی کو اسنے وہان سے نکالا تہا اونکے آنے سے قرعویہ قلعہ بند ہوا رومیون نے شہر حلب لیکر قلعہ کا محاصرہ کیا بعد ازان قرعویہ نے کچھ سالیانہ بادشاہ روم کو مقرر کرکر صلح کی یہہ عہد ہوا کہ اس قدر مال بھیجنے سے حلب اور متعلقات اوسکے یعنے حماۃ و حمص اور کفرطاب اور معرہ دفامیہ و شیزر اور جواد سکے درمیان سے تعرض نہو اہل حلب نے ملک عیوض مال مقرر کرکے بطور رہن کے روم کو دیا روم حلب سے کوچ کرگئی مسلمان پھر آئے ۔ اسی برسین بادشاہ روم نے ملاز کرد پر جو ارمینیہ سے متعلق ہے لشکر روانہ کرکے اوسے گھیر لیا اور بزور تلوار اوسے فتح کیا تمام شہرون مین رومیونکا کوی مانع نہ تہا

ذکر بادشاہ رُوم کی قتل کا

نام اس بادشاہ کا نیقفور تہا یہہ خاندانی بادشاہ نہ تہا بلکہ پہلے بادشاہ پر اسنے غلبہ پاکر اوسے قتل کیا اور اوسکی جورو کو اپنے جورو بنایا اسنے بلاد اسلام پر خروج کیا اور شام وغیرہ سے جسکا ذکر ہوچکا فتح کے تمام ملک شام لینے کی آرزو رکھتا تہا بہت ہیبت والا تہا اسنے چاہا کہ پہلے بادشاہ کی اولاد کو جو خاندانی بادشاہزادے تہے خصے کرے تاکہ اونکی نسل قطع ہو اور بادشاہت نسل نیقفور

ذکر معز علوی کا

احمد تہا کنیت اسکی ابو بکر تہی اسنے خلافت مستقر کی ۷۲۷

ذکر معز علوی کے احوال کا

اس برس مین قرامطہ مصر مین گئے وہان اونسے اور معز سے بہت لڑایان ہوئین آخر کو قرامطہ بہاگے اور بہت لوگ اونکے مارے گئے معز نے اونکے پیچہے دس ہزار روانہ کئے قرامطہ بہاگ کر احسا اور قطیف مین گئے بعد بہاگنے قرامطہ کے اور شام سے جانے کے معز نے لشکر ظالم بن موہوب عقیلی دمشق مین بہیجا جب لشکر وہان پہنچا تو بدحال اور بہوکہے تہے پہر اہل دمشق اور مغاربہ اور اونکے عامل مذکورین لڑایان ہوئین تہوڑے سے دمشق کو جلادیا سنہ ۳۶۴ تک اونکی آپسمین فتنہ رہا

ذکر حال بختیار کا

جب بختیار اور سبکتگین اور ترکون مین جیسا ہمنے اوپر بیان کیا گذرا سبکتگین معہ ترکون کے واسط مین گیا اور خلیفہ طائع اور دوسرے خلیفہ معزول مطیع کو اپنے ساتہہ لیا مطیع تو دیر عاقول من فوت ہوا اور سبکتگین بہی بیمار ہوکر جان بحق تسلیم ہوا اون دونون کو بغداد مین بہیجا ترکون نے افگین کو جو اونکا بڑا سردار تہا اپنا سردار بنایا اور واسط مین گئے وہان بختیار تہا اوسی کے قریب اوترے اوسنین اور بختیار مین لڑائی ہوئی پچاس دن لڑای رہی آخر ترک فتحیاب ہوئے بختیار نے اپنے چچا کی بیٹے عضد الدولہ کو جلد آنے کے باب مین لکہا اوس خط مین یہہ شعر تہا بیت ان کنت ماکولا فکن انت آکلی والا فادرکنی قبلما

اسی برس کے ذی قعدہ مین قرامطہ دمشق مین گئے جعفر بن فلاح نایب معز لدین اللہ کو جب یہہ خبر پہنچی اوسنے ایک طرف توجہ کی اور دوڑ کر کے دمشق سے باہر اونکو قتل کیا اور دمشق مین عمل کر کے رعایا کو امن دیا قرامطہ وہان سے رملہ مین گئے وہان عمل کر لیا لشکر اخشید یہ بھی اون کے ہمراہ ہوا تب مصر کے لینے کا قصد کیا عین شمس مین اوترے اونمین اور مغاربہ اور جوہر مین لڑائی ہوئی قرامطہ فتحیاب ہوئے پھر مغاربہ فتحیاب ہوئے اور قرامطہ شام کو پھر گئے سردار قرامطہ کا اوسوقت حسن بن احمد بن بہرام تہا۔ اسی برس مین مویدالدولہ بن رکن الدولہ نے صاحب ابوالقسم بن عباد کو وزیر بنایا۔ اسی برس مین ابوالقسم سلیمان بن ایوب طبرانی حاکم معاجم ثلثہ کا اصفہان مین فوت ہوا عمر اوسکی سو برس کی تہی۔ اسی برس مین سری الرفاء شاعر موصل بغداد مین فوت ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۳۶۱ ہجری

اس برس مین روم حربزہ اور رہا اور نصیبین مین گئے خوب لوٹ مار مچائی کہ مسلمان بغداد تک فریادی آئے عامہ جمع ہوئے بغداد مین بڑے فتنہ ہوئے جب یہہ لوگ بختیار پاس گئے وہ شکار مین تہا اوسنے وعدہ کیا اونسے لڑنے کا اور مطیع خلیفہ سے مال طلب کیا خلیفہ نے کہلا بہیجا میرے پاس سوائے خطبہ کے کچھہ نہین جو تم اسے دوست رکہتے ہو تو مین معزول ہو جاؤن جب بختیار نے اوسے دراداد کہایا تب خلیفہ نے اپنے اسباب وغیرہ کو بیچ کر چار لاکھہ درہم بختیار پاس بہیجے بختیار نے وہ سب لیکر اپنی ذات کے خرچ مین صرف کئے وعدہ لڑائی کا بہول گئے سارے مین مشہور ہوا کہ خلیفہ نے مالِ غنیم کہایا

ذکر معز علوی کے مرنیکا اور اوسکے بیٹے عزیز کے حاکم ہونیکا

پھر شروع ہوا سنہ ۳۶۵ ہجری

ذکر معز علوی کی مرنی اور اوسکے بیٹے عزیز کی حاکم ہونیکا

اس برس مین معز لدین اللہ ابو تیم معد بن منصور باللہ اسمعیل بن قایم بامر اللہ ابو القاسم محمد بن مہدی عبید اللہ علوی جسنے مصر مین ۱۷ شعبان سنہ ۳۵۸ ہجریہ مین جو افریقیہ سے متعلق ہے ہوئی پس اسکی عمر بیتالیس برس چھ مہینے کی تقریباً ہوئی یہہ نجوم مین کمال رکھتا تہا اقوال نجومیون پر عمل کرتا اور فاضل بھی تہا جب یہہ مرگیا اسکے بیٹے عزیز نے اسکی موت چھپائی اور اس برس کے عید قربان کے روز ظاہر کی لوگون نے اوسکی بیعت کی اس برس کے اخیر اور سال آیندہ کے اول مین ابو القاسم بن حسن بن علی بن ابو الحسین امیر صقلیہ کا واسطے لڑائی کے گیا اور شہر سینا کو فتح کیا پہر کنتہ مین گیا اوسے بھی فتح کیا اور قلعہ حلوی بھی لیا نشان اسکے نواحی قلوریہ مین پہلے لوٹ مار بہت کی سوائے انکے اور شہرون کو بھی فتح کیا — اسی برس عزیز علوی کا خطبہ مکہ مین پڑہا گیا — اسی برس ثابت بن سنان بن قرہ صاحب تاریخ جان بحق تسلیم ہوا — اسی برس مین اور کہتے ہین سنہ ۳۳۶ مین اور بعضے سنہ ۳۶۶ بھی کہتے ہین ابو بکر جسکا نام محمد تہا بن علی بن اسماعیل قفال شاشی فقیہہ شافعی مرگیا یہہ ایسا امام تہا کہ علماے ماوراء النہر مین اسکے زمانہ مین کوئی اسکا مثل نہ تہا یہہ عراق و شام و حجاز مین گیا فقہ اسنے ابن سریج سے پڑہی روایت کرتا ہے محمد بن جریر طبری سے اور اوسے حاکم بن مندہ اور جماعت کثیر روایت کرتے ہین ابو بکر قفال باپ

ذکر مطیع کی خلع اور طائع کی حاکم ہونیکا

۷۲۶ اسی برسمین دمستق نے اطراف میافارقین مین جاکر مسلمانونکو لوٹا اور خوار کیا تب ابوتغلب بن ناصرالدولہ نے اپنے بھائی ہبۃ اللہ بن ناصرالدولہ کو معہ لشکر روانہ کیا جب دونو باہم ملے تب رومی بھاگے اور دمستق قید ہوا مدت تک ابوتغلب پاس دمستق قید رہا پھر یہہ بیمار ہوا ہرچند علاج کیا فایدہ نہوا آخر قید ہی مین مرگیا — اسی برسمین عزالدولہ نے بختیار محمد بن بقیہ کو اپنا وزیر کیا لوگون نے تعجب کیا اسواسطے کہ ابن بقیہ بذات خود اپنے باپ اور اہل سے اچھا تہا لیکن اسکا باپ کہتے کرنیوالون مین تہا — اسی برسمین بختیار اور اوسکے یارون مین جو دیلمی اور ترکی تہے رنجش ہوئے

پھر شروع ہوا سنہ ۳۶۳ ہجری

ذکر مطیع کی خلع اور اوسکی بیٹی طائع کی خلافت کا

جب بختیار اہواز مین گیا تو سبکتگین ترکی کو اپنی طرف سے بغداد کا خلیفہ کرگیا بختیار نے جب اپنے ترکون ہمراہ سے لڑائی کی اور سب قطع سبکتگین کے گھیرلئے تب سبکتگین معہ اپنے ترکون کے نکلا بختیار کا گھر جو بغداد مین تہا لوٹ لیگیا جب سبکتگین نے مطیع کو بسبب بیماری کے کہ زبان ثقیل ہوگئی تہی اور حرکت دشوار تہی عاجز پایا ہرچند کہ بیماری اوسے چہپاتا تہا تب اوسنے اوسے بلایا اور کہا کہ تو اپنے نفس کو خلافت سے خلع کر اور اپنے بیٹے طائع کو خلیفہ کرا اوسنے قبول کیا اور پندرہین ذی قعدہ اسی برس کے اپنے نفس کو خلافت سے خلع کیا مدت اسکے خلافت کی اونتیس برس پانچ مہینے کچھہ دن کم تہے اور طائع للہ کہ جوبیسوان بادشاہ عباسیہ بولنگا تہا خلیفہ ہوا نام اسکا عبدالکریم بن مفضل مطیع للہ بن جعفر مقتدر معتضد احمد

ذکر شریف کی آنیکا حلب مین

کی قدرت کا ملہ دیکھو کہ اوسکا لشکر غرسیہ مذکور مین اوسی دن قید ہوا جس روز کہ شیر کا ۳۵۴
ہدیہ کیا تہا قید کرنا غرسیہ کا اور یہہ واقعہ ربیع الاخر سنہ ۳۸۵ مین ہوا منصور اپنے
مرتبہ پر رہا یہانتک کہ سنہ ۳۹۳ مین فوت ہوا اسکا بیان آگے آوے گا

ذکر شریف کی ملک حلب مین پہر آنی کا

سبب اسکا یہہ تہا کہ جب قرعویہ اور ابو المعالی شریف مین جو کچہہ کہ ہمنے پہلے
لکہا تہا گذرا جسے قرعویہ حلب پر عامل ہوا اور ابو المعالی حماۃ مین رہا ابو المعالی حماۃ
مین تہا کہ مارتطاش غلام اسکے باپ کا قلعہ برزبہ سے اس پاس پہنچا اوسکی بہت
خدمت کی اور شہر حمص اوسکے واسطے بنایا اسکو روم نے پہلے ویران کیا تہا
قرعویہ کا ایک غلام تہا جسکا نام بکجور تہا قرعویہ نے اوسکو اپنا نایب بنایا تہا
اوسنے قوت پاکر اپنے مولا قرعویہ کو پکڑ لیا اور قلعہ حلب مین اوسکو قید کیا اور حلب
مین بند وبست کر لیا وہان کی رعایا نے ابو المعالی پاس یہہ حال لکہا ابو المعالی
حلب مین آیا بکجور کو امان دی اور قسم کہائی کہ مین تجہے حمص دونگا جب بکجور آیا
تو اوسنے اوسے حکومت حمص کی دی اور ابو المعالی حلب کا مالک رہا اسی برسین
بیستون بن دشمگیر بن زیار فوت ہوا اسی برسین یوسف بن حسن خابی قرمطی
صاحب ہجر نے انتقال کیا پیدائش اسکی سنہ ۲۸۰ مین تہی قرامطہ کی حکومت
چہہ نفر پر بالاشتراک ہوئی اونکا نام سادہ تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۶۷ ہجری

ذکر عضد الدولہ کے عراق پر غلبہ پانیکا

۲۸۷ امرق یعنے اگر مین لایق کہانے کے ہون تو تو ہے میرا کہانے والا بن اور اگر تو میرا کہانا قبول نہین کرتا تو میری خبر لے اوسے پہلے کہ مین چلا جاؤن عضد الدولہ اوسکی طرف روانہ ہوا یہہ سال تمام ہوا اور حال ایسا ہی رہا — اسی برس مین تاریخ ثابت بن قرہ کی تمام ہوئی ابتدا اوسکی خلافت مقتدر سنہ ۲۹۵ سے ہے

پھر شروع ہوا سنہ ۳۶۴ ہجری

ذکر عضد الدولہ کی عراق پر غلبہ پانیکا اور بختیار کی قید کرنیکا

اسی برس عضد الدولہ معہ لشکر فارس کے بعد پہنچی خطون بختیار کے جیسا ذکر ہوا روانہ ہوا جب واسط کے قریب پہنچا فتگین اور ترک بغداد مین پھر آئے عضد الدولہ جانب شرقی سے آیا اور بختیار سے کہا کہ تو غربی سے بغداد مین آ یا ترک بغداد سے نکلے اور عضد الدولہ سے لڑے آخر کار ترک بھاگے اور بہت لوگ اونکے مارے گئے یہہ واقعہ چودہوین جمادی الاول اس برس مین ہوا عضد الدولہ نے بغداد مین جا کر عمل کر لیا ترکون نے خلیفہ کو جو اپنے ساتھہ لیا تہا عضد الدولہ نے اوسے بغداد مین پھیر دیا خلیفہ بغداد مین آٹھوین رجب اس برسکی پانی مین گیا جب عضد الدولہ مین مستقر ہوا لشکر نے بختیار پر واسطے تنخواہ کے بلوہ کیا بختیار پاس کچھہ مال باقی نرہا تہا عضد الدولہ نے بختیار سے کہا کہ اپنا دروازہ بند کرلے اور امارت پر بیٹھہ کر تاکہ فوج کے ہاتھہ سے چھوٹے بختیار نے یہی کیا اپنے منشی اور چوبدارون کو اوٹھا دیا عضد الدولہ نے لوگون کے آگے گواہی دی کہ بختیار عاجز ہے اور بسبب اسی عجز کے امارت ترک کی ہے پھر عضد الدولہ نے بختیار اور اوسکے بھای کو بلا کر قید کر لیا چھبیسوین جمادی الاخر اس برس مین عضد الدولہ بغداد مین مستقر ہوا

ذکر عمران بن شاہین حاکم بطیحہ کی مرنیکا

عمران بن شاہین شہر جابدہ کا رہنے والا تہا اسسے ازبسکہ خطائین بہت سرزد ۷۳۹
ہوئین تہین بادشاہ سے ڈر کر بطیحہ کو بہاگا قصب اور احام کے درمیان مین
رہنے لگا اور معاش یہہ مقرر کی کہ مچھلیان اور دریائی جانور پر گذارا کرتا
اوس پاس بہت شکاری اور راہ زن جمع ہوئے اور قوت پکڑی جب اسکی
ریاست اور حکومت کو قوت ہوئی تب اوسنے کنار بطیحہ کو لیا اس نواحی پر
غلبہ کر کے سنہ ۳۳۸ مین وہان حکومت پکڑی معز الدولہ ہی کے زمانہ مین
معز الدولہ نے اوسکی لڑای کو لشکر متواتر بہیجا لیکن فتح نہ پای معز الدولہ
اوسی زمانہ مین جبکہ اسکا لشکر عمران مذکور کو گہیرے تہا مرگیا بختیار نے حاکم
ہوکر لشکر کے پہر آنے کا بندوبست کیا اوسنے حکم دیا وہ پہر آئے پہر بختیار اور عمران مین
کئی لڑایان ہوئین لیکن کوی فتحمند نہوا جب اوسنے بادشاہون اور خلیفہ کو
بلوایا اور بہت مکر کے لیکن کچہہ فایدہ نہوا آخرکار اوسی کی بادشاہت مین
اسی برس کے محرم مین دفعتہً مرگیا مدت اوسکی بادشاہت ابتدا سرداری
سے قریب چالیس برسکے تہے جب فوت ہوا اوسکی جاے بطیحہ پر اوسکا
بیٹا حسن بن عمران بن شاہین ہوا عضد الدولہ نے ازراہ طمع اوسپر لشکر بہیجا
آخرکار حسن بن عمران نے کچہہ مال عضد الدولہ کو سالیانہ مقرر کر کے صلح کے
اسی برس مین عضد الدولہ اپنے بہای کے ملک مین گیا جسکا نام فخر الدولہ تہا
کیونکہ اون دونون مین کچہہ رنجش ہوگئی تہی فخر الدولہ والے بہاگ کر شمس معالی
قابوس بن وشمگیر پاس گیا قابوس نے اوسکی بہت عزت کی عضد الدولہ اپنے
بہای فخر الدولہ کے ملک پر قابض ہوا یعنے ہمدان اور رے اور اونکے درمیان
کے ملک پر پہر عضد الدولہ وہان سے خسرو فیروز کی شہرون پر گیا اونکا
بہی بندوبست کر لیا اس سفر مین عضد الدولہ کو صرع کی بیماری لاحق ہوئی

ذکر افتگین دمشق پر غلبہ پانے کا

۴۷ زمان خادم معز علوی کی طرف سے تہا اہل دمشق نے افتگین سے ملکر زمان خادم کو نکالدیا اور معز کا خطبہ شعبان مین موقوف کیا افتگین دمشق پر عامل ہوا معز علوی نے مصر سے افتگین کی لڑائی کے واسطے شام کا ارادہ کیا حسب اتفاق معز اون روز دنمین فوت ہوا جیسے ہم بیان کرین گے اوسکا بیٹا عزیز حاکم ہوا اوسنے لشکر جوہر کا شام پر بہیجا اوسنے دمشق مین جاکر افتگین کو گہیر لیا افتگین نے قرامطہ کو لکہا وہ دمشق مین آئے جب اوسکے قریب پہنچے جوہر مصر کو پہر گیا افتگین معہ قرامطہ اوسکے پیچہے روانہ ہوئے اونکے ساتہہ اور لوگ بہی بہت جمع ہو گئے تہے رملہ مین جاکر جوہر سے ملے جوہر نے آپکو اونسے ضعیف جانکر عسقلان مین گیا اونہون نے اوسے گہیر لیا یہانتک کہ جوہر بہوک سے قریب ہلاک پہنچا اسوقت افتگین پاس بہت سا مال بہیج کر کہیلا بہیجا کہ تو احسان کرکے چہوڑدے افتگین وہان سے کوچ کرگیا اور جوہر مصر مین گیا عزیز کو صورت حال سے مطلع کیا عزیز بذات خود شام کیطرف چلا جب طاہر رملہ مین پہنچا تو افتگین معہ قرامطہ اوسے ملے اون دونو نمین لڑائی ہوئی افتگین معہ قرامطہ کے بہاگا بہت لوگ اوسکے مارے گئے اور قید ہوئے عزیز نے حکم دیا کہ جو افتگین کو پکڑکر لاوے اوسے ایک لاکہہ دینار انعام ملے گا افتگین بہاگا پہرتا تہا جب مفرج بن دغفل طاے کے گہر مین اوترا اوسنے باوجود یارانہ کے اوسے گرفتار کیا اور عزیز کو آگاہ کیا کہ مینے افتگین کو قید کیا ہے انعام مقررہ میرے پاس بہیجدے اوسنے مال انعام بہیجا اور اوسکو بلوایا جب افتگین نبدہا ہوا عزیز کے آگے آیا اوسنے اوسے کہولدیا اور ایک خیمہ اوسکے واسطے استادہ کروایا اور اوسکے یارون کو بہی جو قید تہے کہول کر اوسکے پاس بہیجا اور مال اور خلعت اوس پاس بہیجا پہر عزیز مصر مین آیا افتگین بہی اسکے ساتہہ کمال عزت اور توقیر سے تہا عزت اوسکی ہمیشہ رہی یہانتک کہ وہ مصر مین رہی ملک بقا کا ہوا

ذکر حکومت بکجور کا دمشق مین

اور اوسکے بہائی فخرالدولہ کا ملک ہی اوسی کو دیا عزیز موید الدولہ کی تشنا لیس ہرسکی ۴۳۷
تہی اسکا بہائی فخرالدولہ علی قابوس بن وشمگیر بن زیار کے ساتھہ تہا جیسے بیان
ہوا جب موید الدولہ فوت ہوا سب سردار لشکر کے فخرالدولہ کی اطاعت پر
متفق ہوئے اور اوسکو لکھہ کر بلایا جب وہ آیا تب اپنے ملک پر لے لڑائی
جھگڑے کے قابض ہوا یہہ امر رمضان اسی برسین واقع ہوا فخرالدولہ کو خبر
خلیفہ کے خلع کرنے اور ولی عہد کرنے کی پہنچی

ذکر حکومت بکجور کا دمشق مین

پہلے ہم بیان کر چکے ہین کہ بکجور غلام قرعویہ کا تہا قرعویہ نے ملک حلب پر قبضہ
کیا جب ابوالمعالی سعدالدولہ بن سیف الدولہ بن حمدان وہان گیا اوسنے بکجور
سے حلب چھین لیا اور حمص کا اوسے حاکم کیا بکجور ایک مدت وہانکا حاکم رہا یہانتک
اس برس تک پہر عزیز صاحب مصر کو اوسنے ولایت دمشق مین لکھا اوسنے
قبول کیا اور بکتگین کو جو دمشق کا عامل تہا لکھا کہ دمشق بکجور کو دیدے اور آپ
مصر مین آوے اوسنے بموجب حکم کے بکجور کو ملک دمشق دیا ماہ رجب مین بکجور
وہان حاکم مستقل ہوکر یہ خصلت ہوگیا اسی برسین سردار لشکر عمران بن شاہین کے
ابوالفرج محمد بن عمران کے قتل پر اوسکی بدخلقی کے واسطے متفق ہوئے
اور ابوالمعالی بن حسن بن عمران بن شاہین کو ہر چند بچہ تہا وہان بیٹہایا مظفر بن
علی چوبدار تدبیر امارت کرتا تہا یہہ چوبدار اسکے دادا عمران کے بڑے سردارون
مین تہا یہہ ایک مدت کے چوبدار مذکور نے ابوالمعالی کو معاویہ کی اسکے
واسطہ مین بہیجا مظفر مذکور بطیبہ پر حاکم مستقل ہوا عمران بن شاہین کا گہرانے

ذکر رکن الدولہ کے مرنیکا

۷۳۲ قاسم کا مصنف کتاب تقریب کا ہی جسے نہایۃ اور وسیط اور بسیط مین نقل کرتے ہین غزالی نے باب ثانی کتاب ذہب مین اوسکا ذکر کیا ہے لیکن اوسنے غلطی سے ابو القاسم لکہا ہے حقیقہ مین وہ قاسم ہے یہہ تقریب وہ تقریب نہین ہے جو سلیم رازی کی ہے قاسم بن قفال شاشی کی تقریب بہت کم ہے بخلاف تقریب سلیم رازی کے شاشی منسوب شاش کی طرف وہ ایک شہر اور اقلیم ہے نہر سیحون کے پاس زمین ترک مین اور ابو بکر محمد شاشی مذکور غیر ہے ابو بکر محمد شاشی صاحب عمدہ اور کتاب مستظہر ہے کا حال اس کا انشاء اللہ تعالے ہم لکہین گے یہہ شاشی قفال مذکور سے پیچہے ہے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۶۶ ہجری

ذکر رکن الدولہ کے مرنے کا

اس برس کے محرم مین رکن الدولہ حسن بن بویہ فوت ہوا اسکا بیٹا عضد الدولہ اسکے بعد خلیفہ ہوا اسکی حکومت کا عہد رکن الدولہ کے شتر برس سے تجاوز کر گئی تہی امارت اسکی چوالیس ۴۴ برس رہی چونکہ اسنے ملکی بہت کی تہی اسواسطے اسنے دین و دنیا دونو لے اسنے اپنے بیٹے فخر الدولہ کو ہمدان اور اعمال جبل دیا اور مویدالدولہ کو اصفہان اور متعلقات اوسکے دیکران دونو کو اونکے بہای عضد الدولہ کے تابع کیا ان شہرونمین

ذکر عضد الدولہ کی عراق مین جانیکا

اس برسمین بعد مرنے رکن الدولہ کے عضد الدولہ عراق مین گیا بختیار اوس سے لڑنے کو

ذکر شرف الدولہ کے بھیجنے کا

صمصام الدولہ مرزبان کے اندھا کرنے کے بھیجا اوسنے بعد موت شرف الدولہ ۴۷۷
کے جس قلعہ مین کہ صمصام الدولہ قید تہا بھیج کر اوسے اندھا کیا

ذکر شرف الدولہ کی مرنیکا

اس برس مین پہلی جمادی الاخر کو شرف الدولہ ابو الفارس شیرزیک بن
عضد الدولہ استسقا سے جان بحق تسلیم ہوا مشہد علی ابن ابیطالب علیہ
اسکو لیجا کر دفن کیا امارت اسکی عراق مین دو برس آٹھ مہینے رہی عمر اسکی
اٹہائیس برس پانچ مہینے کی تہی بعد اسکے مرنے کے اسکا بہائی ابو نصر بہاء الدولہ
اسکی جاے ہوا بعضون نے اوسکا نام خاشاد بن عضد الدولہ بہی لکہا ہے طائع
نے اوسے خلعت اور بادشاہت دی

ذکر بغداد کی فتنہ کا

اس برس مین دیلم اور ترکون مین فتنہ برپا ہوا پانچ دن تک لڑائی رہی بہاء الدولہ
ہر چند گہر مین سے پیغام صلح بہیجتا لیکن سنتے نہ تہے جب بارہ دن لڑائی مین
گذرے بہاء الدولہ معہ ترکون کے نکلا اوسوقت دیلم نے ضعیف ہوکر
صلح کی رفتہ رفتہ ترکون کو قوت اور دیلم کو ضعف ہوتا گیا

ذکر قادر کی بطیحہ کی طرف بہاگنے کا

ذکر حکم اموی حاکم اندلس کے مرنیکا

۳۴۷ شراب پی کر نشہ مین بیہوش ہوگیا اسی رات کی صبح کو قید ہوا

ذکر حکم اموی حاکم اندلس کی مرنیکا جسکا لقب منتصر تہا

اس برسمین حکم بن عبد الرحمن ناصر بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن بن حکم بن ہشام بن عبد الرحمن داخل بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان اموی حاکم اندلس کا فوت ہوا امارت اسکی پندرہ برس پانچ مہینے رہی عمر اسکی ترسیٹھ برس ساٹھ مہینے کی تہی یہہ فقیہہ عالم تواریخ وغیرہ کا تہا اسنے اپنے بیٹے ہشام بن حکم کو اپنا ولی عہد کیا دس برسکی عمر مین اوسکا لقب موید باللہ رکہا جب وہ مرگیا تو سب نے اوسکے بیٹے ہشام کی بیعت کی جب موید ہشام کی خلافت پر بیعت ہوئی عمر اسکی دس برسکی تہی ابو عامر محمد بن عبد اللہ بن ابی عامر محمد بن ولید بن یزید معافری قحطانی اجرائے احکام اور کاروبار کرتا ابو عامر مذکور کا لقب منصور تہا یہہ تمام دولت پر مستولی ہوا موید کو چھپا رکہا کسی کو اوس پاس جانے نہ دیا اور نہ دیکہنے دیتا اور اپنی حکومت چاہی ابو عامر مذکور رہنے والا جزیرہ خضرا کا جو اندلس کے متعلقات سے ہے تہا نام اوسکا طرشنہ تہا منصور نے قرطبہ مین علوم پڑہے یہہ بہت پاک نفس تہا بلند مرتبہ علوم پر پہنچا فضلا اوس پاس جمع ہوئے یہہ اکثر فرنگیون سے لڑا رہا تک کہ پچاس لڑائیان لڑا عجائبات سے یہہ تہا کہ صاعد بن حسن لغوی نے منصور کے پاس ایک شیر کرا اوسکی گردن مین ایک رسی بندہی ہوئی تہی بہیجا اور کچہہ شعر منصور کے تعریف مین بہی اوسی زمانہ مین منصور نے لشکر واسطے لڑائی فرنج کے بہیجا تہا اتفاقاً وہ فتح مند ہوا اسواسطے نام اوسکا غزی بن سانجہ رکہا وہ شعر بہت تہے خدا تعالے کی

ذکر بکجور کے قتل اور سعد الدولہ کی مرنیکا

آنکر بیٹھا تہورے سے دیلم آے اور ہا تہہ چومنے کا بہانہ کرکے خلیفہ کو تخت سے ۱۵۷
کھینچ لیا خلیفہ او سوقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا تہا ہر چند فریاد کرتا مگر کوئی
فریاد کو نہ پہنچا طایع کو بہاء الدولہ کے کہر لیجا کر اوسکی بیعت توڑنے پر گواہ کیا
اسکی بادشاہت سترہ برس آٹہہ مہینے کچہہ دن رہی جب قادر حاکم ہوا طایع اوسکے
سبب مکرم رہا یہانتک کہ طایع سنہ ۳۹۳ عید فطر کی رات مرگیا پیدایش اسکی
سنہ ۳۱۷ مین تہی طایع کے زمانہ ولایت مین کوئی ایسا حاکم نہ تہا جو اسکا پرسان
حال ہوتا جب لوگ اسکے پکڑنے کو آے تب دار الخلافہ سے نکلا شعر پڑہتا تہا
مضمون جسکا لکہنا موجب طول ہے

ذکر قادر باللہ ابو العباس احمد بن امیر اسحق بن مقتدر بن معتضد کی خلافت کا

یہہ پچیسوان[۲۵] بادشاہ عباسیونکا تہا بطیحہ مین رہتا تہا بہاء الدولہ نے اپنے
خاص یارون کو اسکے لانے کے واسطے بہیجا جب یہہ قریب بغداد کے آیا
بہاء الدولہ موسردارون کے واسطے استقبال کے آیا قادر باردین رمضان کو
دار الخلافہ مین آیا بیعت اوسکی اور خطبہ تیسوین رمضان کو پڑہا گیا قادر بطیحہ مین
مہذب الدولہ پاس دو برس گیارہ مہینے رہا مہذب الدولہ قادر باللہ پر بہت
احسان کرتا تہا جب اوسکے پاس سے چلا آیا تو اوسنے بہت مال اوسکے پاس بہیجا

ذکر بکجور کے قتل اور سعد الدولہ کی مرنیکا

ہم اوپر بیان کرچکے ہین منبر خادم کا غزنی کی طرف سے دمشق پر حاکم ہونے اور

ذکر عضد الدولہ کے غلبہ کا عراق وغیرہ پر اور قتل بختیار کا

اس برس مین عضد الدولہ عراق مین گیا اور بختیار کو لکھا کہ ان شہرون سے نکل مین جون سے شہر چاہو نگا تجھے دونگا بختیار نے یہہ قبول کیا عضد الدولہ نے اوسے خلعت بھیجا اوسنے پہنا اور شام کیطرف گیا عضد الدولہ بغداد مین آیا وہان رہکر وزیر بختیار کو قتل کیا جسکا نام ابن بقیہ تہا اوسکا گہر لوٹا ابو الحسن انباری نے اپنے قصیدہ مین اوسکا مرثیہ کہا ہے بختیار کے ساتہہ حمدان بن ناصر الدولہ بہی گیا تہا اوسنے بختیار کو ملک موصل کی طمع دی اور اوسکی تمکی اور سہولت اسکے سامنے بیان کی اور ابو تغلب کی حکومت اوسکی انکہہ مین بڑی کردائی بختیار موصل کی طرف روانہ ہوا ابو تغلب نے بختیار کو کہلا بہیجا اگر تو حمدان کو مجہی دیتا مین تیرے ساتہہ ہوتا اور عضد الدولہ سے لڑتا بلکہ اوسی عراق سے نکالتا تب بختیار نے حمدان اور اوسکے متعلقات پر قبضہ کرکے اپنے بہائی ابو تغلب کو دیا اس عرصہ مین اسے ایک امر نالائق سرزد ہوا بہائی ابو تغلب نے اوسے قید کرلیا ابو تغلب اپنے اور بختیار کے لشکر کو لیکر عضد الدولہ پر چلا عضد الدولہ بہی بغداد سے اونکی طرف آتا تہا قصر جص پر جو نواحی تکریت سے ہے اٹہارہین شوال اس برس کے یہہ دونون ملے عضد الدولہ نے اون دونو کو شکست دی اور بختیار کو پکڑکر قتل کیا پہر عضد الدولہ موصل کی جانب گیا ابو تغلب میافارقین کی طرف بہاگا عضد الدولہ نے اوسکے پیچہے لشکر موا ابو الوفی سردار کے روانہ کیا جب یہہ میافارقین مین پہنچا ابو تغلب بدلیس مین گیا لشکر عضد الدولہ کا جب وہان گیا تو بلاد روم کیطرف بہاگا لشکر اوسکے پیچہے وہان بہی گیا تب وہان اون دونو نمین لڑائی

ذکر بن عباد کے مرنیکا

باوجود اسکے حفظ قران بہی کرتا جب وہ مرگیا تو اوسکا مرثیہ شریف رضی نے ۴۵۵
کہا جب اسے لوگون نے ملامت کی تو اوسنے کہا مینے اوسکا مرثیہ نہین کہا
بلکہ اوسکے فضیلت کا مرثیہ کہا ہے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۸۵ ہجری

اس برس حسین علی بن سیجور خراسان مین پہر آیا اور محمود ابن سبکتگین کو لڑکے نکالدیا
سبکتگین مع اپنے بیٹے محمود اور لشکر کے ابو علی سے طوس مین لڑا اوسے شکست
دی ابو علی نے امان چاہی نوح سے اوسنے امان دی اوسی پاس یہہ گیا
جب یہہ بخارا مین گیا فوج نے اوسے قید کرلیا مع اوسکے یارون کے ایسی
قید طویل رہی کہ قید ہی مین وہ مرگیا

ذکر بن عباد کے مرنیکا

اسی برس مین صاحب ابو القاسم اسماعیل بن عباد وزیر فخر الدولہ کا علی بویہ رکن الدولہ
کا رے مین مرگیا اوسکو اصفہان مین لیجا کر دفن کیا صاحب مذکور اپنے زمانہ
کا یکتا تہا علم مین اور فضل مین اور تدبیر مین اور سخاوت مین اور سب علوم
جانتا تہا ایسی کتابین اس پاس تہین کہ کسی کو میسر نہین ہوئین وزیرون مین
لقب صاحب کا پہلے اسنے پایا اسواسطے کہ ابو الفضل بن عمید کے پاس تہا
رہتا اسواسطے اوسکو صاحب ابن عمید کہتے تہے پہر بی قبل ابن عمید مطلق اوسپر
یہہ لقب بولنے لگے جب یہہ متولی وزارت ہوا مگر وہ قید گویا ذہن مین رہی تہی

ذکر ابو تغلب بن ناصر الدولہ کی مرنیکا

۴۳۸ مصنف شرح کتاب سیبویہ کا جان بحق تسلیم ہوا یہہ فاضل فقیہہ مہندس منطقی
تہا عمر اسکی چورا سی برسکی ہوئی اسکے بعد ابو محمد معروف حکم جانب شرقی
بغداد پر حاکم ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۶۹ ہجری

ذکر ابو تغلب بن ناصر الدولہ بن حمدان کی مرنیکا

ابو تغلب دمشق سے طبریہ مین گیا جیسا بیان ہوا پہر رملہ مین گیا اس برسکی محرم مین
ابو راجہ بن ذغفل بن مفرج طائی اور ایک سردار عزیز کے سردار دن تین
جسکا نام فضل تہا سو لشکر کے جسے عزیز نے شام پر بہیجا تہا دان تہا یہہ سب
ابو تغلب سے لڑنے کو چلے ابو تغلب پاس سوائے سات سو مرد کے کہ اوسکے
اور اوسکے باپ کے غلام تہے نہ تہا اس سبب سے تغلب بہاگا اونہون نے
اوسکا تعاقب کرکے اوسے قید کیا ذغفل نے اوسے قتل کیا اور اوسکا سر عزیز
مصر پاس بہیجا اسکے ساتہہ اسکی بہن جمیلہ بنت ناصر الدولہ اور اسکی جورو جو اوسکے
چچا سیف الدولہ کی بیٹی تہی اوسکے ساتہہ تہین اون دونو کو بنو عقیل نے حلب
مین ابن سیف الدولہ پاس بہیجا اوسنے اوسکی بہن کو اپنے پاس رکہا اور جمیلہ
بنت ناصر الدولہ کو بغداد مین بہیجا اوسنے اوسے عضد الدولہ کے گہر کے حجرہ
مین بند کیا

ذکر عمران بن شاہین حاکم بطیحہ کی مرنی اور اوسکی

خبر مین اور اوسکی بیٹی حسن بن عمران کی حاکم ہونیکا

ذکر حماد ملوک کی بادشاہت کا

لیگئے اور اپنے قلعہ مین قلعہ بند ہوئے بادیس نے متصل آکر محاصرہ کیا یہانتک ذی قعدہ ۷۵۹
سنہ ۴۰۶ ہ بدہ کی آدہی رات کو بادیس دفعۃً مرگیا اسکا بیٹا منصور اسکی جاے ہوا
حماد جسے کہ اسکے باپ سے مخالفت رکھتا تہا ویسے ہی اسے رکھتا تہا آخر کو سنہ ۴۰۸ ہ
مین منصور حماد مین تنبی پر لڑای ہوئی حماد شکست فاش پاکر ایسا بہاگا کہ پہر رُخ
نکیا لڑای پر اور منصور کے ساتہہ اس امر پر صلح کی کہ حماد اپنے ملک پر جو ابن علی
وغیرہ کے تاہرت اور اشیر سے ہے قابض رہے اور قابد ابن حماد مسیلہ اور
طبنہ اور مرسی دحاجی اور زوادہ دمقرہ و ذکمہ وغیرہ پر حکومت کرے حماد
اور اوسکا بیٹا قابد اسی طرح رہے یہانتک کہ حماد سنہ ۴۱۸ ہ مین فوت ہوا
اوسکا بیٹا قابد بن حماد اوسکے بعد اوسکی جاے ہوا قابد اپنے ملک مین رہا
یہانتک کہ سنہ ۴۴۶ ہ ماہ رجب بن فوت ہوا بعد اسکے مرنے کے محسن بن فاید
بن حماد اوسکی جاے ہوا یہہ بدخصلت اور خبطی ہوا اسنے اپنے چچا دن مین
سے ایک گروہ قتل کیا یہہ دیکہکر اوسکا چچا کا بیٹا بلکین بن محمد بن حماد اوسے
مخالف ہوا اور لڑکر محسن کو قتل کیا اوسکی جاے آپ ربیع الاول سنہ ۴۴۷ ہ
مین حاکم ہوا یہہ بادشاہ رہا یہانتک کہ ناصر الدولہ بن عباس بن حماد نے رجب
سنہ ۴۵۴ ہ مین اوسپر آکر ملک چہین لیا ناصر الدولہ بن عباس بن حماد بادشاہ
کرتا رہا یہانتک کہ سنہ ۴۸۱ ہ مین مرگیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا بادیس بن منصور بادشاہ ہوا
یہہ تہوڑی مدت بادشاہ رہکر مرگیا اوسکے بعد اوسکا بہای عزیز بالہ بن منصور
بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ رہا جبتک جیا اسکے مرنے کی تاریخ مجہے دریافت نہین
ہوئی اسکے بعد اسکا بیٹا یحی بن عزیز بالہ بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ رہا یہانتک
کہ عبد المومن مغرب اقصی اسی ایا اور ملک بجایہ پر حاکم ہوا ابن اثیر کہتا ہے
کہ یہہ سنہ ۵۴۷ مین ہوا انکا اخیر بادشاہ یحی بن عزیز بالہ بن منصور بن ناصر

ذکر عمران بن شاہین حاکم بطیحہ کے مرنیکا

۷۴۰ لیکن وہ چھپاتا تہا اور بہلکڑ ایسا ہوا کہ کچھ بولتا نہ تہا مگر جب کہ بہت کوشش سے کہتا اسکو بہی چھپاتا یہہ دنیا کسی سے صفای نہین رکہتے - اسی برس مین عضد الدولہ نے اکراد بکاریہ پر جو متعلقات موصل سے تہا لشکر بہیجا اونہون نے بعد لڑنے اور قلعہ نبد ہونے کے اپنے قلعہ اونہین دئے اور سہ لشکر موصل کو کے - اسی برس مین طایع للہ نے عضد الدولہ کی بیٹی سے نکاح کیا اسی برس مین حسن بن ذکریا لغوی مصنف کتاب مجمل کا جو لغت وغیرہ مین ہے فوت ہوا اور اسی برس مین ثابت بن ابراہیم حرانی مطیب صابی کہ طبیب حاذق تہا مرگیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۷۰ ہجری

اس برس مین احدب مزور فوت ہوا یہہ شخص ہر کسی کا خط ایسا لکہتا کہ معلوم نہوتا کہ یہہ اسکا ہے یا اور کا عضد الدولہ اوسکے خط سے جو بادشاہ کو اوسنے لڑنے آتے تہے بمقضاے حال فساد برپا کرتا اس برس مین عضد دولہ پاس تحفہ حاکم یمن کے پاس سے آیا اوسمین ایک قطعہ عنبر کا تہا جسکا وزن چہہ رطل تعدادی تہا اس برس مین ازہری ابو منصور محمد بن احمد بن ازہر بن طلحہ لغوی امام مشہور فوت ہوا یہہ فقیہہ شافعی مذہب تہا لغت کا اسنے بہت شغل کیا اور ایک کتاب تہذیب نام لغت مین تصنیف کی جو دس جلد سے زیادہ ہے اور الفاظ غریبہ مین بہی جسے فقہا استعمال کرتے اسیکی کتاب ہے پیدایش اسکی سنہ ۲۸۲ مین ہوئی ازہری منسوب ہے ازہر کی طرف جو اسکا دادا تہا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۷۱ ہجری

ذکر سامانیہ کی بادشاہت قطع ہونیکا

قتل کرتا ہوا گیا یہانتک کہ دور بہاگ گئے اور ملک خراسان پر محمود نے بادشاہ ۳۹۳ھ
ہوکر خطبہ سامانیہ موقوف کیا

ذکر سامانیہ کی بادشاہت قطع ہونیکا

اسی برسمین بادشاہت سامانیہ قطع ہوئی محمود بن سبکتگین نے جب خراسان لیا
اور خطبہ اونکا موقوف کیا بکتوزون اور فایق بخارا مین عبد الملک سے متفق
ہوئے اور لشکر رکہنا شروع کیا اتفاقاً فایق مرگیا جو سرگروہ تہا تب اونکے
دل ٹہنڈے ہوگئے ایلک خان کو جب یہہ خبر پہنچی اوسنے ترکون کا لشکر جمع کرکے
عبد الملک سے اظہار دوستی کرکے بخارا مین آیا اونہون نے گمان کیا کہ یہہ سچا
ہے بکتوزون معہ اور سردارون کے واسطے استقبال کے آیا اوسنے اونسبکو
گرفتار کرلیا اور دسوین ذیقعدہ اس برس کے بخارا مین داخل ہوکر عبد الملک
بن نوح کو پکڑکر ایسا قید کیا کہ قید ہی مین مرگیا اور اوسکے ساتہہ اوسکے بہائی
منصور کو جسکو اندہا کیا تہا اور نبی سامان کو گرفتار کیا بادشاہت بنی سامان کے
قطع ہوئی انکی زیر حکومت بہت زمین تہی عدل اور انصاف انکی بادشاہت مین
اچہا ہوا یہہ عبد الملک بن نوح بن منصور بن نوح بن نصر بن احمد بن اسماعیل
بن احمد بن اسد بن سامان تہا اللہی کے واسطے ملک ہمیشہ ہے انکی بادشاہت
سنہ ۲۶۱ مین شروع ہوئی اور سنہ ۳۸۹ مین قطع ہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۰ ہجری

اس برس مین اور کہتے ہین سنہ ۳۷۵ مین ابو الحسن بن فارس بن ذکریا رازی لغوی

ذکر عضد الدولہ کے مرنیکا

عضد الدولہ فناخسرو بن رکن الدولہ حسن بن بویہ آٹھوین شوال اس برس کے بسبب صرع کے عود کرنے کے کے مارفوت ہوا شہد علی علیہ السلام مین دفن ہوا امارت اسکی عراق مین پانچ برس چھہ مہینے تہی عمر اسکی سنتالیس برسکی ہوئی کہتے ہین حالت احتضار مین اسکے زبان سے کچھہ نہ نکلتا تہا بجز اسکے کہ میری مال اور حکومت نے کچھہ فایدہ ندیا یہہ فاضل عاقل ناظم صاحب ہیبہ تہا اسی نے مدینہ نبی ص مین چار دیواری بنائی اسنے شعر بہی کہے ہین عضد الدولہ علم اور اہل علم کو دوست رکہتا تہا علما چارطرف سے اوسپر جمع آئے اور اوسکے واسطے کتابین لکہین ازانجملہ ایضاح نحوین اور حجۃ قراہ مین اور ملکی طب مین اور تاجی تاریخ دیلم مین اور سوائے اسکے بہی تصنیف ہوئین جب عضد الدولہ مرگیا سردار اور امرانے اوسکے بیٹے کالیجار مرزبان پر اجماع کرکے بیعت کی اوسے حاکم کرکے صمصام الدولہ خطاب دیا اوسکا بہائی شرزبک ابن عضد الدولہ کرمان مین تہا جب اوسکے باپ کے مرنے کی خبر پہنچی اوسنے فارس پر قبضہ کیا اور اپنے بہای کا خطبہ موقوف کیا اسی برس مین ابوالفرج محمد بن عمران بن شاہین نے اپنے بہای حسن بن عمران حاکم بطیحہ کو مارکر آپ وہانکا حاکم ہوا

پہر شروع ہوا ۳۷۳ سنہ ہجری

اس برس مویدالدولہ بن رکن الدولہ حسن بن بویہ خوانیق مین فوت ہوا اسکے بہائی عضد الدولہ نے اسے وہان بٹہایا تہا اوسکا ملک اوس پاس تہا اور

ذکر مہذب الدولہ کی بطیحہ مین پہر آنیکا

کیونکہ مہذب الدولہ نے بہت احسان اور خدمت اوسکی کی تہی اس برسمین بہاء الدولہ نے ۷۶۰
شریف ابو احمد موسوی شریف رضی کی باپ کو سند نقابہ سادات کی عراق مین اور قاضی القضاۃ
کی اور مظالم کی دی ابن شیدان کو ذوالمناقب کا لقب دیکر لکہا خلیفہ نے سوای قاضی
القضاۃ کی سب حکم جاری کی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۵ ہجری

ذکر مہذب الدولہ کے بطیحہ مین پہر آنیکا

ابو العباس بن واصل جب بطایح پر حاکم ہوا وہان نایب اپنا چہوڑ کر بصرہ مین گیا اہل بطیحہ نے
اوس سے سرکشی کی نایب کو بطیحہ مین رہنا دشوار ہوا سپہ سالار جو امیر عراق کا تہا بہاء الدولہ
کیطرف سی لشکر لیکر مہذب الدولہ کو بطیحہ مین لایا جب مہذب الدولہ وہان داخل ہوا رعایا
اوسے آنکر ملی اور بہت خوش ہوئی اور تمام اوسکی امانتین اوسی دین مہذب الدولہ نے
بہاء الدولہ کیواسطے پچاس ہزار دینار سالیانہ مقرر کیا ابن واصل اور لڑایون مین مشغول رہا
اسی برسمین یمین الدولہ محمود بن سبکتگین نے شہر بہاویہ ہند کی عاملون سے فتح کیا وہ ملتان
پاس واقعہ ہے اور بہت مستحکم ہے فصیل اوسکی بہت بلند ہے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۶ ہجری

اس برسمین یمین الدولہ نے ملتان کو فتح کیا بعد اس فتح کے بیدا بادشاہ ہند کے
جانب متوجہ ہوا وہ اپنے قلعہ مین جو کالیجار مشہور ہے جاکر قلعہ بند ہوا پہلے اوسکا محاصرہ
کے رہا پہر اوسکے پاس کچہہ مال بہیج کر صلح کی بادشاہ ہند نے اوسی خلعت نجالی کا اور عفو
تقصیر چاہی لیکن یمین الدولہ نے قبول نکر کی اوسی کو قید کیا اسی برسمین شریف رضی
کو سند نقابت طالبین کی دی اوسکا لقب رضی اور اوسکے بہائی کا لقب مرتضی بہاء الدو

ذکر حکومت بکجور کا دمشق مین

۷۴۴ ڈہایا اسی برسکے ذی الحجہ مین یوسف بلکین بن زیری امیر افریقیہ مرگیا اسکے بعد اسکا بیٹا منصور بن یوسف بن زیری حاکم ہوا عزیز باللہ کو اسنے تحفہ بہیجا جسکی قیمت دس لاکھ تہے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۷۴ ہجری

اس برسمین ابو طریف علیان بن ثمال خفاجی حماۃ کو فہ پر حاکم ہوا یہہ پہلے عمارتی جو ثمال نے بنائی اس برس مین ابو الفتح محمد بن حسن موصلی حافظ مشہور مرگیا اس برسمین میا فارقین مین خطیب ابو یحیی عبد الرحیم بن محمد بن اسماعیل بن نباتہ صاحب خطبون مشہور کا فوت ہوا یہہ علم ادب مین امام تہا اس پر اتفاق ہے کہ اسکے خطبہ کے برابر خطبہ نہین بنا حلب مین ایک مدت یہہ خطیب رہا پہر متنبی کے ساتہہ سیف الدولہ بن حمدان کے خدمت مین رہا یہہ شخص مرد صالح تہا اسنے جناب رسالت صلعم کو خواب مین دیکہا تہا کہ آپ فرماتے ہین شاباش اے خطیبون کے خطیب کیونکر تو کہتا ہے گویا کہ وہ آنکہہ کے واسطے روشنی نہ تہی خطیب نے تمہ اس خطبہ کا جو خطبہ شامیہ مشہور ہے کہا جناب رسالت پناہ صلعم نے اوسے قرب کیا خطیب نے بعد اس خواب کے تین روز تک کچہہ کہایا اور نہ اوسے خواہش ہوئی اور اوسین سے خوشبو مشک کی آتی تہی بعد اسکے تہوڑے روز زندہ رہا پیدایش اوسکی سنہ ۳۳۵ مین ہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۷۵ ہجری

اس برسمین دبیسہ نے مدد چند آدمیون سنہ کی خلکو سادہ تہی قصد کوفہ کا کرکے اوسے [illegible] عضد الدولہ نے اونپر لشکر بہیجا تب

ذکر شرف الدولہ بن عضد الدولہ کا

۷۴۶ اور بانیز تہا۔ اسی برس مین بغداد مین ابو علی حسین بن احمد بن عبد الغفار فارسی نحوی مفصل کتاب ایضاح کا نوے برس سے تجاوز کرکے فوت ہوا اسکو مستزلی بہی کہتے ہین پیدائش اسکی شہر فسا مین اور طالب علمی بغداد مین تہی یہہ اپنے وقت کا امام تہا شہرون مین بہت پہرا حلب مین سیف الدولہ بن حمدان پاس ایک مدت رہا پہر فارس کے شہرون مین گیا اور عضد الدولہ کی مصاحبت مین رہا اوسکی تصانیف سے تذکیر بڑی کتاب اور کتاب مقصور و ممدود اور کتاب حجۃ قراۃ مین اور کتاب مائۃ عامل اور کتاب مسایل جلیاب اور سوائے اسکے ہین

پہر شروع ہوا سنہ ۳۷۷ اور سنہ ۳۷۸ ہجری نبوی

اسی برس مین عزیز حاکم مصر علوی نے لشکر مہ سردار منبر خادم کے دمشق پر واسطے مغرد لی بلکجور کے روانہ کیا جب قریب پہنچے بلکجور نے نکل کر وار پاس لڑائی کی لیکن تاب لڑائی کی نلاکر شہر بند ہوکر امان چاہی منبر نے امان دی بلکجور دہانے رقہ مین گیا اور سپر قابض ہوا منبر دمشق مین امیر ہوا دہانکی رعایا سے اچہا سلوک کرتا اسی برسکے محرم مین صاحب ابن عباد نے فخر الدولہ بن رکن الدولہ حسن پاس دینار بہیجا جسکا وزن ہزار مثقال کا تہا اور سیر سکہ تہا شعر

لو احمر حکی الشمس شکلا و صورۃ فاوصافہا مشتقۃ من صفاتہ

اسی برس مین ابو حامد محمد بن محمد بن احمد بن اسحق نیشاپوری صاحب تصانیف مشہور کا مرگیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۷۹ ہجری

اسی برس مین شرف الدولہ محمد شیرازی نے فارس کو واسطے اپنے بہائی صمصام الدولہ

ذکر بنی حمدان کی موصل پر آنیکا

۷۴۸ اس برسمین ابو العباس احمد بن امیر اسحق بن مقتدر بطیحہ کی طرف بھاگا دہانکی حمایت مین رہا سبب اسکا یہہ تہا کہ جب امیر اسحق بن مقتدر قادر کا باپ راہی ملک بقا کا ہوا تو اسکے بیٹے مسمی قادر مین اور اوسکی بہن مین لڑای ہوئی طایع اوس زمانہ مین بسبب بیماری کے بدمزاج ہورہا تہا اسکی بہن اپنے بہائی کو طایع پاس لے گئی اور کہا کہ میرے اس بہائی نے تیری بیماری کے سبب خلافت لینے شروع کی ہے طایع یہہ سنکر اسکے بہائی مذکور پر بہت خفا ہوا اور اوسکو قید مین بہیجا وہ وہان سے بہاگا اور جیپ کر بطیحہ مین گیا جب مہذب الدولہ کی خدمت مین پہنچا اوسنے بہت تعظیم کی اور اچہی طرحسے اوسکی خدمت کی

ذکر بنی حمدان کی موصل مین پہر آنیکا

دونو بیٹے ناصر الدولہ کے ابو طاہر ابراہیم اور ابو عبد اللہ الحسین شرف الدولہ بن عضد الدولہ کی خدمت مین بغداد مین رہتی تہی جب شرف الدولہ فوت ہوا اور اوسکا بہائی بہائی الدولہ امیر ہوا ان دونون نے موصل مین جانیکا اوسے اذن چاہا اوسنے کہا اچہا یہہ دونو موصل مین گئے موصل کے عامل سے اور ان دونون سے لڑای ہوئی چونکہ ان دونون کے ساتہہ اہل موصل شریک تہے عامل موصل پر فتحیاب ہوکر اوسے مواد اوسکے لشکر کے بغداد کیطرف روانہ کیا اور آپ دونون وہان رہے اس برسمین محمد بن احمد بن عباس سلمی نقاش جو متکلمین اشعریہ سے تہا فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۸۰ ہجری

ذکر باد حاکم دیار بکر کی ماری جانیکا اور ابتداء دولت بنی مروانکا

ذکر حاکم دیار بکر کے ماری جانیکا

اس برس مین باد حاکم دیار بکر نے دونون بیٹون ناصر الدولہ ابو طاہر ابراہیم اور ابو ۴۹۹ھ
عبد اللہ جو حاکم موصل تھے اونکے ملک مین طمع کرکے اوپر آنے کا قصد کیا دونون
مین بہت لڑائی ہوئی آخرکار باد کو قتل کرکے اوسکا سر اون دونون پاس کیا باد
مذکور ابو علی بن مروانگان کا ماموں تہا جب یہہ مارا گیا ابو علی اسکا بہانجا قلعہ
کیفا مین ایا اوس قلعہ مین زوجہ باد مذکور کی رہتی تہی اوسے کہا کہ مجھے ماموں نے
تیرے پاس واسطے کسی امر کے بہیجا ہے جب اوس پاس پہنچا تو اوسے اپنے
ماموں کی مرنی سے آگاہ کیا اور اپنے ساتہہ نکاح کرنے کے اوسی طمع دی وہ
اوسی ملک حصن وغیرہ پر موافق ہوئے ابو علی بن مروان نے نکلکر اپنے ماموں کے
تمام شہر قلعہ لیا بجدیکہ جو ملک اسکے ماموں پاس تہا سب لیا پہر اوسمین اور ابو
طاہر و ابو عبد اللہ ناصر الدولہ کے بیٹون مین لڑائیان ہوئین پہر ابو علی بن مروان
نے مصر مین جاکر خلیفہ عزیز باللہ علوی سے ولایت حلب اور اس نواحی کی سند
لی پہر اپنے مکان مین دیار بکر سے آیا اس نواحی مین رہا یہانتک کہ اہل آمد نی
اپنے شیخ عبد البر کے ساتہہ متفق ہوکر ابو علی بن مروان کو دروازہ شہر سے نکلتے
ہوئے چہریون سے مارا قاتل اوسکا ابن دمنہ امد کا رہنے والا تہا جب ابو علی
بن مروان مارا گیا عبد البر شیخ آمد حاکم ہوا اور دمنہ کی بیٹی سے اپنے بیٹے کا نکاح
کیا ابو دمنہ نے قوت پاکر عبد البر کو قتل کرکے آپ حاکم ہوا امد کا اور جو مین
رہنے لگا ابو علی بن مروان کا ایک بہای ممہد الدولہ نام تہا بعد قتل ابو علی
وہ بیا فارقین مین آیا اوسے اور اور شہرون کو جو اسکے بہای کے تہے اپنے
حکومت مین لایا ممہد الدولہ کے لشکر مین بشیرہ نام ایک بڑا سردار تہا اوسنے
ایک روز ممہد الدولہ کی دعوت کرکے اوسے دہوکہ سے قتل کیا اور اکثر ملازمان
مروان پر آپ قابض ہوا یہہ امر سنہ ۵۰۰ھ مین ہوا ممہد الدولہ کا ایک بہای اور تہا

ذکر طائع للّٰہ کی گرفتار ہونیکا

۷۵۰ اوسکا نام ابو نصر احمد تہا اوسکو اوسکے بہائی ابو علی بن مروان نے مقید کیا تہا مجرم کہ اوسنے خواب مین دیکہا تہا کہ آفتاب مری نقل مین ہے اور میرے بہائی نصر نے وہ لیلیا اسواسطے اوسے قید کیا تہا جب مہذب الدولہ مارا گیا ابو النصر قید سے نکلکر ارزن پر حاکم ہوا اسمین اونکے قریب اور اونکا باپ مروان باقی تہا اندہا ہوکر ارزن مین اپنے بیٹے ابو علی کے قبر پر بیٹہا تہا جب ابو نصر کا بندوبست قرار واقعی ہوگیا اشرف کی امارت بگڑ گئی تمام شہر اوسکی حکومت سے نکلے اور تمام دیار بکر ابو نصر کے قبضہ مین آیا روز بروز اسکی دولت اور سیرت زیادہ ہوئی سنہ ۴۰۲ سے سنہ ۴۵۳ مگر ایسا ہی حال رہا جیسے کہ ہم بیان کرین گے اگر خدا چاہا

ذکر ابی الدواد کی موصل پر حاکم ہونیکا

اسی سنہ ۳۸۰ مین ابو الدواد محمد بن مسیب بن رافع بن منقذ بن جعفر امیر بنی عقیل حاکم موصل ہوا ناصر الدولہ بن حمدان کے بیٹے ابو طاہر کو اوسنے قتل کیا اور اوسکی اولاد اور سرداروں کو بہت لڑائی کے قتل کیا حکومت موصل کی ابو الدواد پر مقرر ہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۲۸۱ ہجری

ذکر طائع للّٰہ کے گرفتار ہونیکا

اس برس بہاء الدولہ نے طائع للّٰہ عبد الکریم جسکی کنیت ابو بکر تہی بن مفضل مطیع للّٰہ بن جعفر مقتدر بن معتضد بن موفق بن متوکل کو بسبب طمع کے گرفتار کیا جب بہاء الدولہ نے یہہ ارادہ کیا تہا پہلے طائع سے نیا عہد طلب کیا وہ کرسی پر آنکر

ذکر بکجور کے قتل اور سعد الدولہ کی مزنیکا

آخر بیٹا تھوڑے سے دیلم آئے اور ہاتھ چومنے کا بہانہ کرکے خلیفہ کو تخت سے ۱۵
کھینچ لیا خلیفہ اوسوقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا تھا ہر چند فریاد کرتا مگر کوئی
فریاد کو نہ پہنچا طائع کو بہاء الدولہ کے کہر لیجا کر اوسکی بیعت توڑنے پر گواہ کیا
اسکی بادشاہت سترہ برس آٹھ مہینے کچھ دن رہی جب قادر حاکم ہوا طائع اوسکے
سبب مکرم رہا یہانتک کہ طائع سنہ ۳۹۳ عید فطر کی رات مرگیا پیدایش اسکی
سنہ ۳۱۷ مین تھی طائع کے زمانہ ولایت مین کوئی ایسا حاکم نہ تھا جو اسکا پرسان
حال ہوتا جب لوگ اسکے پکڑنے کو آئے تب دار الخلافہ سے نکلا شعر پڑھتا تھا
مضمون جسکا لکھنا موجب طول ہے

ذکر قادر باللہ ابو العباس احمد بن امیر اسحق بن مقتدر بن معتضد کی خلافت کا

یہ پچیسوان بادشاہ عباسیونکا تھا بطیحہ مین رہتا تھا بہاء الدولہ نے اپنے ۲۵
خاص یارون کو اسکے لانے کے واسطے بھیجا جب یہہ قریب بغداد کے آیا
بہاء الدولہ سو سردارون کے واسطے استقبال کے آیا قادر بارہوین رمضان کو
دار الخلافہ مین آیا بیعت اوسکی اور خطبہ تیرہوین رمضان کو پڑہا گیا قادر بطیحہ مین
مہذب الدولہ پاس دو برس گیارہ مہینے رہا مہذب الدولہ قادر باللہ پر بہت
احسان کرتا تھا جب اوسکے پاس سے چلا آیا تو اوسنے بہت مال اوسکے پاس بھیجا

ذکر بکجور کے قتل اور سعد الدولہ کی مزنیکا

ہم اوپر بیان کرچکے ہین منبر خادم کا غزنی کی طرف سے دمشق پر حاکم ہونے اور

ذکر بکجور کے قتل اور سعد الدولہ کی مرنیکا

۷۵۲ بکجور کا وہان سے رقہ کو جانی کا حال اس برس مین بکجور سعد الدولہ بن سیف الدولہ سے لڑنے کو حلب مین گیا بعد بڑی لڑای ہونے کے بکجور مع یاردن کے وہان سے بہاگا لوگ بہت مارے گئے پہر بکجور کو قید کرکے سعد الدولہ پاس لائے اوسنے قتل کیا کفران نعمت مولا اور بغاوت بکجور کی آگے آئی سعد الدولہ اوسے مار کر رقہ مین گیا وہان اوسکی اولاد اور مال تہا اون سبکو گہیر لیا رعایا نے امان چاہی سعد الدولہ نے قسم کہای کہ کوئی اونسے نہ بولے اور نہ اونکے مال کو چہیڑے اور قسم دلای جب وہ رقہ کو چہوڑ کر نکل گئے تب سعد الدولہ نے اولاد بکجور کو لوٹا اور گرفتار کیا اونکا مال بہت ہاتہہ آیا جب سعد الدولہ حلب مین پہر آیا فالج اوسے عارض ہوا طبیب کو بلوایا اوسکی طرف باہان ہاتہہ دراز کیا اوسنے کہا اے مولا دانہا ہاتہہ لا اوسنے کہا میرے پاس دانہا ہاتہہ نہین بعد تین روز کے اس برس مین انتقال کیا اسم سعد الدولہ مذکور کا شریف اور کنیت اوسکی ابو المعالی ابن سیف الدولہ علی بن حمدان بن حمدون تغلبی تہا اسنے اپنے مرنے سے پہلے اپنے بیٹے ابو الفضایل بن سعد الدولہ کو ولی عہد کیا تہا اور اپنے غلام لولو کو اوسکے تدبیر امور کے واسطے مقرر کیا تہا

اسی برس مین سیل ملک روم شام مین گیا اور حمص مین جاکر فتح کیا اور لوٹا پہر شیزر مین گیا اوسے لوٹا پہر طرابلس کو ایک مدت محاصرہ کئے رہا پہر بلاد روم مین پہر آیا اس برس مین سردار جوہر کا جیش مصر کو فتح کیا معز کے واسطے اوس حال مین کہ وہ اپنے مرتبہ سے معزول تہا

[illegible] ۳۱۲ ہجری

اس برس مین بہاء الدولہ پرنشر نے بلوہ کیا کیونکہ ابن معلم جمیع امور پر مسلط تہا

ذکر بکجور کی قتل اور سعد الدولہ کی مرنیکا

مسلط تہا بہاء الدولہ ابن معلم کو گرفتار کرکے لشکر کو دیا اونہون نے قتل کیا ۷۵۳

پہر شروع ہوا سنہ ۳۸۳ ہجری

اس برس مین بغرا خان بخارا پر غالب ہوا کاشغر اور بلاد صانون چین تک اوس پاس تہا جب اوسنے بخارا کا قصد کیا تو ابو سعید امیر رضی بن نوح بن منصور سامانی سے لڑائیان ہوئین بغرا خان فتح مند ہوا اور بخارا کو اپنے قبضہ مین کیا اور امیر نوح وہان سے چھپ کر نہر سے اوتر کر آمل سط تک گیا اور وہان رہنے لگا اوسکے اصحاب اوس سے ملے ابو علی بن سیمجور سردار لشکر خراسان کو ہمیشہ طلب کرتا لیکن وہ نہ آیا اوسکے نا فرمانی مین رہا بغرا خان بخارا مین بیمار ہوا وہان سے جلدی کوچ کرکے ملاوہ مین گیا رستے ہی مین فوت ہوا بغرا خان دیندار خوش خلق اسکو دوست رکہتا تہا کہ اوسے غلام رسول اللہ صلعم لکہین اوسکے بعد امیر ترک ابلک خان ہوا جب بغرا خان نے بخارا سے کوچ کیا اور انتقال کیا امیر نوح جلدی کرکے بخارا مین آیا اور اپنے باپ کے ملک پر مستقر ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۸۴ ہجری

اس برس مین جب نوح بخارا مین پہر آیا ابو علی بن سیمجور سردار لشکر خراسان اور فایق دونو نوح کی لڑای پر متفق ہوئے نوح نے سبکتگین کو غزنہ مین لکہا اپنے حال سے اوسے مطلع کیا اور حکومت خراسان اوسے عنایت کی

ذکر بلکجور کی قتل اور سعد الدولہ کی مرنیکا

۴۸۷ سبکتگین غزنہ سے سنہ اپنے بیٹے محمود کے خراسان کی جانب چلا نوح بخارا سے نکلا ان دونون نے ملکر ابو علی سے لڑنے کا قصد کیا اور فاریاب سے لڑنے کا نواحی ہراۃ مین جب لڑای ہوئی ابو علی سنہ یاردن کے بہاگا اور لشکر فوج اور سبکتگین کا واسطے قتل کے اونکے پیچھے لاگا جب نوح کا بندوبست خراسان مین خوب ہوا تو محمود بن سبکتگین کو وان عامل کیا اسی برس مین عبید اللہ بن محمد بن نافع کہ مرد صالح تہا فوت ہوا ستر برس کی عمر اسکی تہی کوی مکروفریب اسے سرزد نہوا اور ابو الحسن علی بن عیسے نحوی مشہور رمانی جسکی پیدایش سنہ ۲۹۶ مین ہوئی تہی راہی ملک بقا کا ہوا اسکی ایک تفسیر ہے بڑی اور محمد بن عباس بن احمد قزاز بہی مرگیا اسنے بہت لکہا اسکا خط دلیل ہے صحت نقل اور تیزی ضبط پر اسی برس مین ابو اسحق ابراہیم بن ہلال کاتب صافی مشہور مرگیا عمر اسکی ایکانوے ۹۱ برس کی تہی زمانہ اسنے بہت دیکہا اور امورات ضروری سے تنگی مال کے فوت ہوتے تہے یہہ مؤید الدولہ کے ہان منشی تہا بغداد مین پہر مختار کا منشی ہوا خط اسکے عضد الدولہ پاس لکہے جاتے عضد الدولہ اسسے دشمنی رکہتا جب عضد الدولہ بغداد کا حاکم ہوا تو جدی اوسے قید رکہا پہر چہوڑ دیا اور حکم کیا کہ تو میرے واسطے ایک کتاب تاریخ سلطنت دیلمیہ مین تصنیف کرا اوسنے بموجب فرمایش کے تصنیف کرکے تاجی نام رکہا اور عضد الدولہ پاس بہیجا اوسے منقول ہے کہ وقت تصنیف بعضے یار ابو اسحق کے اوس پاس آئے پوچہا تو کیا کرتا ہے اوسنے کہا بری باتون کو آراستہ کرتا ہون اور جہوٹی حکایتون پیچیدہ کرتا ہون عضد الدولہ اسکے سننے سے بہت خفا ہوا دشمنی سابق زیادہ ہوئی اوسنے اپنے پاس سے دور کیا اور محروم شمار کیا صابی مرد دیندار تہا ہرچند مؤید الدولہ نے چاہا کہ مجہہ پر سلام کرے لیکن نکیا باوجود

ذکر بن عباد کے مرنیکا

باوجود اسکے حفظ قران بہی کرتا جب وہ مرگیا تو اوسکا مرثیہ شریف رضی نے ۴۵۵
کہا جب اسے لوگون نے ملامت کی تو اوسنے کہا مینے اوسکا مرثیہ نہین کہا
بلکہ اوسکے فضیلت کا مرثیہ کہا ہے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۸۵ ہجری

اسی برسمین علی بن سیجور خراسان مین پہر آیا اور محمود ابن سبکتگین کو لڑکے نکالدیا
سبکتگین معہ اپنے بیٹے محمود اور لشکر کے ابو علی سے طوس مین لڑا اوسے شکست
دی ابو علی نے امان چاہی نوح سے اوسنے امان دی اوسی پاس یہہ گیا
جب یہہ بخارا مین گیا فوج نے اوسے قید کرلیا معہ اوسکے یارون کے ایسی
قید طویل رہی کہ قید ہی مین وہ مرگیا

ذکر بن عباد کے مرنیکا

اسی برس مین صاحب ابو القاسم اسماعیل بن عباد وزیر فخر الدولہ کا علی بن رکن الدولہ
کا رے مین مرگیا اوسکو اصفہان مین لیجا کر دفن کیا صاحب مذکور اپنے زمانہ
کا یکتا تہا علم مین اور فضل مین اور تدبیر مین اور سخاوت مین اور سب علوم
جانتا تہا ایسی کتابین اس پاس تہین کہ کسی کو میسر نہین ہوئین وزیرون مین
لقب صاحب کا پہلے اسنے پایا اسواسطے کہ ابو الفضل بن عمید کے پاس تہا
رہتا اسواسطے اوسکو صاحب ابن عمید کہتے تہے پہر بی قبل ابن عمید مطلق اوسپر
یہہ لقب بولنے لگے جب یہہ متولی وزارت ہوا مگر وہ قید گویا ذہن مین رہی تہی

ذکر بن عباد کے مرنیکا

۴۵۶ مہرتو وزیر کا یہہ لقب معین ہوا یہہ پہلے سوید الدولہ بن رکن الدولہ کا وزیر تہا
جب وہ فوت ہوا اوسکا بہائی فخر الدولہ حاکم ہوا اوسنے بہی صاحب کو منصب
وزارت عطا کیا بلکہ مرتبہ اپنے قرب کا زیادہ کیا صاحب نے کتنی کتابین
تصنیف کین ازانجملہ محیط ہے لغت مین کافی رسایل مین کتاب اتامہ جو متضمن ہے
فضایل علی علیہ السلام کی اور صحہ اتامہ اون کے جواونسے پہلے تہی اور کتاب
وزرار اوسکی نظم بہت خوب ہے پیدایش اسکی ذی قعدہ سنہ ۳۲۶ مین
ہوئی اور طالقان مین بہی سکتے ہین (مراد اس طالقان سے طالقان قزوین
ہے نہ طالقان خراسان) عباد الوا صاحب وزیر رکن الدولہ کا تہا سنہ ۳۳۵
مین عباد فوت ہوا اس برسمین امام ابو الحسین علی بن عمر بن احمد معروف دار قطنی
مرگیا یہہ حافظ امام فقیہہ مذہب شافعی پر تہا دیوان شعرا کے اسے بہت
یاد تہے چنانچہ دیوان سید حمیری یاد تہا اسی سبب سے منسوب بہ تشیع ہوا
بغداد سے کوچ کرکے مصر مین گیا وہان ابو الفضل جعفر وزیر کافور اخشیدی پاس
رہا دارقطنی کو اوسے مال بہت ہاتہہ آیا یہہ بہت علوم کا ماہر تہا علم قران مین
امام تہا پیدایش اسکی ذی قعدہ سنہ ۳۰۶ مین ہوئی اور بغداد مین فوت ہوا
دار قطنی منسوب ہے دار قطن کی طرف جو بڑا محلہ بغداد مین ہے اسی برسمین
ابو محمد یوسف بن حسن بن عبد اللہ بن مرزبان سیرافی نحوی فاضل بن فاضل
مرگیا اسکے باپ ابن عبد اللہ نے کتاب سیبویہ کی شرح لکہی ہے اور وہ
جزین اوسے نکالین ہین جو کسی سے نہین نکلین بغداد اوسکے کتاب ابراقناع
تصنیف کی اور قبل از تمام اوسکے مرگیا اوسکے بیٹے یوسف نے اوسے تمام
کیا پہر چند کتاب بشمہد مثل شرح ابیات سیبویہ اور شرح اصلاح منطق
سیراب فارس مین ہے وہان کہتی نہین ہوتی کہتے ہین بادشاہ اسکا جلندا تہا

ذکر عزیز باللہ کے مرنیکا

تہا جسکے حق مین خدا تعالے نے قران مین فرمایا ہے وکان وراءہم ملک یاخذ کل سفینۃ غصبا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۸۶ ہجری

ذکر عزیز باللہ کی مرنی اور اوسکی بیٹی حاکم کی حاکم ہونیکا

اس برس مین اٹہائیسوین رات رمضان کی عزیز باللہ ابو منصور نزار بن معز معد بن منصور اسماعیل علوی فاطمی حاکم مصر فوت ہوا عمر اوسکی بیالیس برس آٹہ مہینے کی تہی انتقال اسکا شہر بلبیس مین ہوا وہان واسطے لڑائی روم کے آیا تہا کتنے ہی مرضون مین یہہ گرفتار ہوا ازانجملہ توبخ تہا اکیس برس سات مہینے پانچ مہینے بادشاہ رہا پیدایش اسکی مہدیہ مین ہوئی منشی اسکا ایک مرد نصرانی عیسے بن نسطورس تہا شام مین اسنے اپنا نایب ایک یہودی کو کیا تہا جسکا نام میشا تہا اون دونون کے سبب سے یہود اور نصارا مسلمانون پر غالب ہوئے اہل مصر نے کاغذ پر اپنا قصہ لکہہ کر اوسے عزیز کے رستہ مین ڈالا عزیز نے اوسے اوٹہا کر جو پڑہا تو دیکہا کہ اوسمین لکہا ہے فریاد کرین گے ہم اوس پاس جسنے عزت دی یہود کو میشا اور نصاری کو عیسے بن نسطورس سے اور مسلمانون کو ذلت دی تیرے ساتہہ مگر یہہ کہ تو ہمسے اس کو دور کر اوسنے یہہ دیکہہ کر عیسے نصرانی کو گرفتار کر لیا اور اوسپر جرمانہ کیا عزیز عفو کو دوست رکہتا تہا اور اکثر بخش دیتا تہا جب عزیز نے انتقال کیا اوسکا بیٹا منصور ابو علی حاکم بامر اللہ بادشاہ ہوا یہہ جب بادشاہ ہوا گیارہ برس کا تہا اسکے باپ کا غلام اور جوان جو خواجہ سرا تہا وہ تدابیر ملکی کرتا رہتا

ذکر حماد ملوک کی بادشاہت کا

۷۵۸ اسنے نبد دلبت ملک اور محافظت حاکم کے بڑا ہونے تک خوب کی جب حاکم بڑا ہوا ارجوان کو قتل کیا اسی برسین ابوالندواد بن سب امیر موصل فوت ہوا اسکا بھائی مقلد بن مسیب اسکے بعد بادشاہ ہوا اس برسین منصور بن یوسف ملکین بن زیری صنہاجی امیر افریقہ مرگیا یہہ سنی شجاع تہا اسکے بعد اسکا بیٹا بادیس بن منصور اسکی جاے ہوا اسی برسین ابوطالب محمد بن علی بن عطیہ ملکی مصنف قوت القلوب کا فوت ہوا کہتے ہین کہ اوسنے جب کتاب قوت القلوب تصنیف کی قوت اوسکا عروق بردی تہا یہہ مرد صالح اور بڑا عابد تہا مگر اہل مکہ سے نہ تہا بلکہ اہل جبل تہا ازبسکہ مکہ مین رہتا تہا اسواسطے اوسی کی طرف منسوب ہوا اسنے بغداد مین وعظ کیا تہا اور وعظ مین یہہ ملایا کہ مخلوق پر خالق کی طرف سے ضرر نہین پہنچتا یہہ سُنکر سب اوٹھ گئے اور وعظ کہنے سے منع کیا اس برسکے جمادی الاخرین بغداد مین یہہ فوت ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۳۸۷ ہجری

ذکر حماد ملوک بجایہ کی بادشاہت کی شروع ہونیکا

اسی سنہ ۳۸۷ مین بادیس بن منصور بن بلکین حاکم افریقہ نے ماہ صفر مین حماد بن بلکین کو اشیر پر بادشاہ کیا حماد نے وہان جاکر بادشاہت کو وسعت دی مرتبہ اسکا بڑہگیا اور مال اور لشکر بہت ہوا سنہ ۴۰۵ تک ایسا ہی رہا حماد اپنے بھتیجی بادیس سے مخالفت کرکے ہر ایک نے دوسرے پر خروج کیا سنہ ۴۰۶ ماہ جمادی الاولی مین باہم لڑائی ہوئی حماد بڑی شکست پاکر قلعہ مسیلہ پر گیا وہان سے شہر ذکمہ مین گیا اوسسے لوٹا اور وہانسے قوت قلعہ مسیلہ پر لیگئے

ذکر حماد ملوک کی بادشاہت کا

یگئے اور اپنے قلعہ مین قلعہ بند ہوئے بادس نے متصل آکر محاصرہ کیا یہانتک ذی قعدہ ۷۵۹
سنہ ۶۰۴ بدہ کی آدہی رات کو بادس دفعتہً مرگیا اسکا بیٹا منصور اسکی جاے ہوا
حماد جسے کہ اسکے باپ سے مخالفت رکھتا تہا ویسے ہی اسے رکھتا تہا آخر کو سنہ ۶۰۸ھ
مین منصور حماد مین تنبی پر لڑای ہوئی حماد شکست فاش پاکر ایسا بہاگا کہ پہر رُخ
نکیا لڑای پر اور منصور کے ساتہہ اس امر پر صلح کی کہ حماد اپنے ملک پر جو ابن علی
وغیرہ کے تاہرت اور اشیر سے ہے قابض رہے اور قابد ابن حماد مسیلہ اور
طبنہ اور مرسی وحاجی اور زوادہ ومقرہ وذکمہ وغیرہ پر حکومت کرے حماد
اور اوسکا بیٹا قابد اسی طرح رہے یہانتک کہ حماد سنہ ۶۱۸ھ مین فوت ہوا
اوسکا بیٹا قابد بن حماد اوسکے بعد اوسکی جاے ہوا قابد اپنے ملک مین رہا
یہانتک کہ سنہ ۶۴۶ھ ماہ رجب مین فوت ہوا بعد اسکے مرنے کے محسن بن فاید
بن حماد اوسکی جاے ہوا یہہ بدخصلت اور خبطی ہوا اسنے اپنے چچا دن مین
سے ایک گروہ قتل کیا یہہ دیکہکر اوسکا چچا کا بیٹا بلکین بن محمد بن حماد اوسے
مخالف ہوا اور لڑکر محسن کو قتل کیا اوسکی جاے آپ ربیع الاول سنہ ۶۴۷ھ
مین حاکم ہوا یہہ بادشاہ رہا یہانتک کہ ناصر الدولہ بن عباس بن حماد نے رجب
سنہ ۶۵۴ھ مین اوسپر آکر ملک چہین لیا ناصر الدولہ بن عباس بن حماد بادشاہ
کرتا رہا یہانتک کہ سنہ ۶۸۱ھ مین مرگیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا بادس بن منصور بادشاہ ہوا
یہہ تہوڑی مدت بادشاہ رہکر مرگیا اوسکے بعد اوسکا بہای عزیز بالہ بن منصور
بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ رہا جبتک جیا اسکے مرنے کی تاریخ مجہے دریافت نہیں
ہوئی اسکے بعد اسکا بیٹا یحیی بن عزیز بالہ بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ رہا یہانتک
کہ عبد المومن مغرب اقصی اسی ایا اور ملک بجایہ پر حاکم ہوا ابن اثیر کہتا ہے
کہ یہہ سنہ ۵۴۷ھ مین ہوا انکا اخیر بادشاہ یحیی بن عزیز بالہ بن منصور بن ناصر

ذکر نوح کے مرنیکا

۶۰ بن عباس بن حماد بن بلکین تہا اسی سنہ مذکور مین بادشاہت بنی حماد کی منقطع ہوئی
اگرچہ ہمین لایق یہہ تہا کہ اس ذکر کو طول دیتے اور برس برس کرکے لکہتے لیکن ہمنے
یہان جمع کرکے لکہہ دیا ہے اوسکی قلت کے سبب تاکہ حال منضبط رہے

ذکر نوح حاکم ماوراء النہر کی مرنیکا

اسی برس مین امرض نوح بن منصور بن نوح بن ناصر بن احمد بن اسماعیل ابن احمد بن اسد
ماہ رجب مین فوت ہوا آل سامان کا ملک اوسکے مرنے سے برباد ہوگیا اسکے بعد
اسکا بیٹا ابوالحرث منصور بن نوح بادشاہ ہوا

ذکر سبکتگین کے مرنیکا

اسی برس مین سبکتگین ماہ شعبان مین مرگیا مکان اسکا بلخ مین تہا جب اسکے مرض نے
شدت پکڑی تو واسطے ہوا خوری کے غزنہ کی طرف متوجہ ہوا رستے ہی مین مرگیا
اوسکے مردے کو غزنہ مین لیجاکر دفن کیا اسنے بیس برس بادشاہت کی یہہ عادل
اور نیک تہا وقت مرنے کے اسنے اپنے بیٹے اسماعیل کو ولی عہد کیا برخلاف محمود
اسے پڑہا تہا بعد مرنے کے اسماعیل بے بادشاہ ہوا اس مدت مین اوسمین اور
اوسکے بہای محمود مین ایک مدت لڑای رہی آخرکار محمود نے فتح پای اسماعیل
شکست پاکر غزنہ مین قلعہ بند ہوا محمود نے محاصرہ کیا اسماعیل نے امان چاہی محمود
نے اوسے اکرام کیا اسماعیل نے کل سات برس بادشاہت کی

ذکر فخر الدولہ کے مرنیکا

ذکر صمصام الدولہ کے ماری جانیکا

اس برس مین فخر الدولہ ابو الحسن بن رکن الدولہ ابو علی حسن بن بویہ قلعہ طبرک مین ۷۹۱
ماہ شعبان مین فوت ہوا اراکین سلطنت نے اوسکے بعد اوسکے بیٹے مجد الدولہ
ابو طالب رستم کو کہ چار برس کا تہا بادشاہ کیا امر اسب اوسکے بادشاہت پر
متفق ہوئے اسکی مادر تدابیر ملکی کرتی تہی اسی برس مین ابو الوفا محمد مہندس
حاسب بوزجانی جو مشہور امام ہندسہ کا تہا مرگیا یہہ رمضان سنہ ۳۲۸
مین بوزجان مین پیدا ہوا جو خراسان کے شہرون مین سے ہراۃ و نیشاپور
ہے اسی برس حسین بن ابراہیم بن حسن اولاد سلیمان بن زرلات سے مرگیا
یہہ اصل مین مصری تہا فاضل اور تاریخ دان تہا اسکی تصنیفات بہت ہین
ازانجملہ کتاب خطط مصر اور کتاب قضاۃ مصر وغیرہ ہین رحمت کرے اللہ
اوسپر اسی برس حسن بن عبد اللہ بن سعید عسکری علامہ نے انتقال کیا کنیت
اسکی ابو احمد تہی یہہ صاحب تصانیف مشہورہ ہے نقہ اور امثال وغیرہ مین
ابو احمد مذکور عسکر مکرم کا رہنے والا تہا جو شہر ہے متعلقات اہواز سے سنہ ۲۹۳
مین یہہ پیدا ہوا ابو بکر بن درید سے علم اسنے پڑہا ازانجملہ اسکی تصنیفات کے
ایک کتاب منطق مین اور کتاب الزواجر اور کتاب المختلف والمؤتلف اور
کتاب حکم و امثال مین

پہر شروع ہوا سنہ ۳۸۸ ہجری

ذکر صمصام الدولہ کے مارے جانیکا

اس برس کے ذی الحجہ مین صمصام الدولہ ابو کالیجار مرزبان بن عضد الدولہ
فناخسرو بن رکن الدولہ حسن بن بویہ بسبب بلوہ کرنے دیلم کے مارا گیا عمر اسکی

ذکر محمود بن سبکتگین کی خراسان لینی کا

۷۶۲ پینتیس[۳۵] برس سات مہینے کی تہی نو برس آٹھ روز فارس مین بادشاہ رہا قاضی شہاب الدین بن ابو الدم نے کہا ہے کہ صمصام الدولہ جب قتل سے چھوٹا اور سنہ ۳۸۰ مین بادشاہ ہوا تو اندھا ہو چکا تہا سلایان آنکہہ مین پہیرنے سے اندہے پن ہی مین بادشاہت کی جیسا بیان ہو چکا یہانتک کہ اس برس مین مارا گیا اسی برس مین محمد بن حسین بن مظفر معروف حاتمی کہ سردار تہا اور ادب لغت مین امام تہا مر گیا یہہ مصنف رسالہ حاتمیہ کا ہے جسمین متنبی کا سرقہ لکہا ہے پہر اس رسالہ کو اپنے کسی دادا کی طرف کہ حاتم تہا منسوب کیا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۸۹ ہجری

ذکر امیر منصور بن نوح کی مقید ہونی اور اوسکی بہائی کی بادشاہ ہونیکا

اسی برس مین سردار لشکر منصور سامانی کے بکتورون اور فایق سے مل گئے اور منصور بن نوح کی بیعت توڑ کر بکتورون کو حاکم کیا اوسنے منصور کو اندہا کیا نوکرون اور غلامون مین سے کسی نے اوسکی رعایت نکی اوسکے بہائی عبد الملک کو کہ بچا تہا بادشاہ کیا ایک برس سات مہینے منصور بادشاہ رہا

ذکر محمود بن سبکتگین کے خراسان لینی کا

جب بکتورون اور فایق سے منصور کے حق مین جو کچہہ کہ گذرا ظہور مین آیا محمود بن سبکتگین نے بہت سخت ملامت اون دونو کو لکہی پہر اپ اونکی لڑائی کو گیا بعد جدال و قتال بسیار کے بکتورون اور فایق بہاگے محمود اونکے پیچہے قتل

قتل کرتا ہوا گیا یہانتک کہ دور بہاگ گئے اور ملک خراسان پر محمود نے بادشاہ ۳۶۳ ہو کر خطبہ سامانیہ موقوف کیا

ذکر سامانیہ کی بادشاہت قطع ہونیکا

اسی برسین بادشاہت سامانیہ قطع ہوئی محمود بن سبکتگین نے جب خراسان لیا اور خطبہ اونکا موقوف کیا بکتوردن اور فایق بخارا مین عبد الملک سے متفق ہوئے اور لشکر رکہنا شروع کیا اتفاقاً فایق مرگیا جو سرگروہ تہا تب اونکے دل ٹہنڈے ہوگئے ایلک خان کو جب یہہ خبر پہنچی اوسنے ترکون کا لشکر جمع کرکے عبد الملک سے اظہار دوستی کرکے بخارا مین آیا اونہون نے گمان کیا کہ یہہ سچا ہے بکتوردن معہ اور سردارون کے واسطے استقبال کے آیا اوسنے اونسبکو گرفتار کرلیا اور دسوین ذیقعدہ اس برس کے بخارا مین داخل ہوکر عبد الملک بن نوح کو پکڑ کر ایسا قید کیا کہ قید ہی مین مرگیا اور اوسکے ساتہہ اوسکے بہائی منصور کو جسکو اندہا کیا تہا اور نبی سامان کو گرفتار کیا بادشاہت بنی سامان کے قطع ہوئی انکی زیر حکومت بہت زمین تہی عدل اور انصاف انکی بادشاہت مین اچہا ہوا یہہ عبد الملک بن نوح بن منصور بن نوح بن نصر بن احمد بن اسماعیل بن احمد بن اسد بن سامان تہا اللہی کے واسطے ملک ہیتہ ہے انکی بادشاہت سنہ ۲۶۱ مین شروع ہوئی اور سنہ ۳۸۹ مین قطع ہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۰ ہجری

اس برس مین اور کہتے ہین سنہ ۳۷۵ مین ابو الحسین بن فارس بن ذکریا رازی لغوی

ذکر سامانیہ کی بادشاہت قطع ہونیکا

۷۶۴ فوت ہوا جو بہت سے علوم مین امام تہا علی الخصوص لغت مین اسکی تصنیفات بہت ہین ازانجلہ کتاب مجمل لغت مین اور وضع مسائل فقہیہ کہ سو مسئلہ ہین مقامہ طبیہ مین رہنے والا ہمدان کا تہا بدیع ہمدانی صاحب مقامات نے اسے پڑہا ہے

پھر شروع ہوا سنہ ۳۹۱

اس برس مین حسام الدولہ مقلد بن مسیب بن رافع بن مقلد بن جعفر بن عمر بن منہا جو اولاد ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن عقیلی سے تہا مارا گیا مقلد مذکور کا تہا اسکا بہائی ابوالذواد بن مسیب سے پہلے موصل پر بادشاہ ہوا سنہ ۳۸۰ مین جسکا بیان گذرا پہر اوسکے بعد اوسکا بہائی مقلد مذکور سنہ ۳۸۶ مین بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ رہا یہانتک کہ اسی برس مین اسکی ترکی غلامون نے انبار مین اوسے قتل کیا یہہ نہایت جلیل القدر تہا بعد اسکے فرا اشر بن مقلد بن مسیب بادشاہ ہوا اسی برس مین ابو عبداللہ حسین بن حجاج شاعر نیل کے رستے مین فوت ہوا یہہ شاعر مشہور تہا ایک مدت متعلقات بغداد پر عامل رہا یہہ اکابر شیعہ سے تہا وصیت کی مشہد موسی بن جعفر مین مجھے دفن کرین اور قبر پر یہہ لکہہ دین کہ کتا کہولے ہوئے ہا تہہ حرکت پر آیا جب وہ نیل مین وہان سے بغداد مین لیجاکر دفن کیا بموجب اوسکی وصیت کے نیل ایک شہر ہے فرات پر بغداد و کوفہ کے درمیان مین اصل اس موضع کی یہہ ہے کہ حجاج بن یوسف نے وہان نہر کہودی کہ مخرج اوسکا فرات سے تہا اور ایک قریہ بنایا اوسکا نام نیل مصر رکہا

پھر شروع ہوا سنہ ۳۹۲ ہجری

اس برس مین سلطان محمود بن سبکتگین بلاد ہند سے لڑا اور لوٹا اور بہت بندی

ذکر سامانیہ کی بادشاہت قطع ہونیکا

نبدی پکڑ کر اپنے ملک غزنہ مین لوٹ مار کر چلا آیا اس برسمین قرواس بن یقلد ۷۶۵
بن سبب عقیلی اور لشکر بہاء الدولہ مین لڑائیان ہوئین پہلے قرواس فتحمند ہوئے
پہر بہاء الدولہ کا لشکر فتحیاب ہوا اسی برسمین محمد بن محمد بن جعفر فقیہ شافعی مشہور
ابن دقاق صاحب اصول فوت ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۳ ہجری

اس برسمین یمین الدولہ محمود بن سبکتگین سجستان پر قابض ہوا اور سکا بادشاہ خلف بن
احمد ملک دیگر حوالی مین چار برس رہا یمین الدولہ نے اوسے جرد مین بہیجا
اور حفاظت سے وہان رکہا یہانتک سنہ ۹۹ مین مرگیا خلف مذکور طالب علم مشہور
تہا اسکے بہت بڑی تقریر ہے اسی برس بن ابو عامر منصور لقب امیر اندلس
نے انتقال کیا اسنے شان شوکت پیدا کی تہی لڑائیان بہت لڑا شہرون کو
بہت لوٹا بادشاہت اسکی سنہ ۳۶۶ مین ہوئی جیسے بیان ہو چکا ستائیس برس
کے قریب بادشاہ رہا موید خلیفہ اندلس کے واسطے اسکے زمانہ مین کچہہ حکومت
نہ تہی جب منصور بن ابی عامر فوت ہوا تو اوسکا بیٹا ابو مروان عبد الملک بن
منصور مذکور بادشاہ ہوکر مظفر لقب ہوا لڑائی اور سیاست ملکی مین ہشام
موید کے ساتہہ بموجب قاعدہ باپ کے یہہ بہی برتا عبد الملک سات برس
بادشاہ رہا پس اسکی وفات سنہ مین ہوئی اسکے بعد اوسکی جائے بہائی
عبد الرحمن بن منصور بن ابی عامر بادشاہ ہوا لقب اسکا ناصر ہوا اسکے زمانہ مین
بے نبد دلبتی ہوئی چار مہینے مضطرب الحال رہا اس عرصہ مین موید پر اوسکے چچا
کا بیٹا محمد بن ہشام آیا جیسے بیان ہوگا تخت ہشام کی بیعت پر خلع ہوئی اور عبد الرحمن
مذکور بادشاہ ہوا اس برسمین چولے اور غازی بغداد پر [illegible]

ذکر بطیحہ کی ملک مہذب سی نکل جانیکا

۶۶۷ برسین حاکم علوی صاحب مصر اور شام نے ابو محمد اسود کو دمشق پر حاکم کیا جب یہہ محل بادشاہی مین گیا حکم کیا کہ مرد مغربی کو تشہیر کرین اور ندا کرنی کہ یہہ جزا دس شخص کی جو دوست رکھے ابو بکر و عمر کو تب دمشق سے اوسے نکال دیا اسی برسین عثمان بن یحی نحوی موصلی مصنف لمع وغیرہ کا بغداد مین فوت ہوا اسی برسین قاضی علی بن عبد العزیز جرجانی رے مین مرگیا یہہ امام فاضل تہا فنون بہت جانتا تہا اور اسی برسین ولید بن بکر بن مخلد اندلسی مالکی فقیہہ جو محدث مشہور ہے راہی ملک عدم کا ہوا اور اسی برسین ابو الحسن محمد بن عبد اللہ سلامی شاعر بغدادی جان بحق تسلیم ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۴ ہجری

ذکر بطیحہ کے ملک مہذب سی نکل جانیکا

اسی برس مین بطیحہ پر واصل کاٹیا جو غلام مہذب الدولہ کا تہا بطیحہ کا حاکم ہوکر مہذب الدولہ پاس گیا اوسنے اپنا لشکر اوسکے ساتہہ کردیا اسنے معہ لشکر جاکر بصرہ اور سراف پر قبضہ کرلیا جب اون دونو کو فتح کرچکا اور مال اور اسباب بہت ہاتہہ آیا اسکو قوت حاصل ہوئی اپنے مخدوم مہذب الدولہ کی اطاعت سے نکلکر اوسے لڑنے کا ارادہ کیا مہذب الدولہ یہہ دیکہکر بطیحہ سے بہاگا ابن واصل تمام ملک مہذب الدولہ اور اوسکے مال و اسباب پر قابض ہوا اور جو کچہہ کہ مہذب الدولہ پاس مال و اسباب تہا لوٹا اور ارادہ مہذب الدولہ پر بغداد مین جانیکا کیا لیکن وہان جانا ممکن نہوا یہہ خلاف اوس امر کے تہا جو مہذب الدولہ نے قادر کے ساتہہ جبکہ وہ بغداد سے بہاگ کر اوس پاس آیا تہا کیا تہا کیونکہ

ذکر مہذب الدولہ کی بطیحہ مین پہر آنیکا

کیونکہ مہذب الدولہ نے بہت احسان اور خدمت اوسکی کی تہی اس برسین بہاء الدولہ نے ۷۹۰
شریف ابو احمد موسوی شریف رضی کی باپ کو سند نقابہ سادات کی عراق مین اور قاضی القضاۃ
کی اور مظالم کی دی ابن شیدان کو ذوالمناقب کا لقب دیکر لکہا خلیفہ نے سوای قاضی
القضاۃ کی سب حکم جاری کی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۵ ہجری

ذکر مہذب الدولہ کے بطیحہ مین پہر آنیکا

ابو العباس بن واصل جب بطایح پر حاکم ہوا وہان نایب اپنا چہوڑ کر بصرہ مین گیا اہل بطیحہ نی
اوس سے سرکشی کی نایب کو بطیحہ مین رہنا دشوار ہوا سپہ سالار جو امیر عراق کا تہا بہاء الدولہ
کیطرف سی لشکر لیکر مہذب الدولہ کو بطیحہ مین لایا جب مہذب الدولہ وہان داخل ہوا رعایا
اوسے آنکر ملی اور بہت خوش ہوئی اور تمام اوسکی اماتین اوسی دین مہذب الدولہ نے
بہاء الدولہ کیواسطے پچاس ہزار دینار سالیانہ مقرر کیا ابن واصل اور لڑایون مین مشغول رہا
اسی برسین یمین الدولہ محمود بن سبکتگین نے شہر بہاویہ ہند کی عاملون سے فتح کیا وہ ملتان
پاس واقعہ ہے اور بہت مستحکم ہے فصیل اوسکی بہت بلند ہے

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۶ ہجری

اس برسین یمین الدولہ نے ملتان کو فتح کیا بعد اس فتح کے بیدا بادشاہ ہند کے
جانب متوجہ ہوا وہ اپنے قلعون مین جو کالیجار مشہور ہے جاکر قلعہ بند ہوا پہلے اوسکا محاصرہ
کے رہا پہر اوسکے پاس کچہہ مال بہیج کر صلح کی بادشاہ ہند نے اوسی خلعت نجالی کا اور عفو
تقصیر چاہی لیکن یمین الدولہ نے قبول نکر کی اوسی کو قید کیا اسی برسین شریف رضی
کو سند نقابت طالبین کی دی اوسکا لقب رضی اور اوسکے بہای کا لقب مرتضی بہاء الدولہ

ذکر ابو زکوۃ کا

۷۶۸ نے رکہا اسی برس میں محمد بن اسحق بن محمد بن یحیی بن مندہ اصفہانی صاحب تصانیف مشہور مرگیا

پہر شروع سنہ ۳۹۷ ہجری

ذکر ابن واصل کے قتل کا

اسی برس میں بہاء الدولہ اور ابو العباس بن واصل میں لڑائیاں ہوئیں آخرکار ابن واصل بہاگ کر بصرہ سے واصل ہوا پہر وہاں سے بہی بہاگا اور مقید ہو کر بہاء الدولہ پاس پہنچا اوسنے اوسکے پہنچنے سے پہلے حکم قتل کا دے رکہا تہا اسکو واسطین دسوین صفر کو قتل کیا اور اوسکا لاشہ خورستان میں بہیجا

ذکر ابو زکوۃ کا

اسی برس میں حاکم مصر پر خروج کیا ایک شخص اموی نے کہ اولاد ہشام بن عبد الملک سے تہا نام اوسکا ابو زکوۃ تہا وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ وہ مال زکوۃ اپنے کاندہے پر لادے پہرتا تہا اور اچہی چیزوں کے کرنے کو کہتا اور بری باتوں سے منع کرتا لوگ بہت اوسکے ساتہہ جمع ہوئے اور رقہ پر قابض ہوا حاکم نے اوسپر لشکر بہیجا ابو زکوۃ نے اوسے شکست دیکر سب مال اسباب اونکا لوٹا اور قوت پکڑی وہاں سے صعید میں گیا اور عمل کر لیا حاکم کو یہہ بہت ناگوار معلوم ہوا شام سے لشکر بلوا کر اور فضل بن عبد اللہ کو اونکا سردار کر کے ابو زکوۃ پر بہیجا اون دونوں میں بہت لڑائی ہوئی آخرکار حاکم کا لشکر فتحمند ہوا اور ابو زکوۃ کے لوگ بہاگے وہ قید ہوا حاکم نے اوسے قتل کیا اور سر اوسکا

ذکر ابوزکوۃ کا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۸ ہجری

اس برس مین یمین الدولہ محمود نے ہند مین جاکر شور ڈالا اور لڑایان کین اور فتح کین — اس برسمین مجد الدولہ کی مان نے جو بسبب بیٹے کے بادشاہ ہونے کے مالک تہے ابو جعفر شہریار ابن کاکو یہ مشہور کو اصفہان پر عامل کیا وہ وہان عامل زبردست ہوا ابن کاکو یہ اوسکو اسواسطے کہتے ہین کہ یہہ مجد الدولہ کی مامو کا بیٹا تہا اور کاکو یہ کے معنے ماموں کے فارسی مین ہین اسی برسمین عبدالواحد بن نصر معروف بیغا شاعر مرگیا اسی برس مین بدیع الزمان فضل احمد بن حسین ہمدانی صاحب مقامات کا جسکے طریقہ پر حریری نے مقامات حریری لکہی ہی فوت ہوا اسی برسمین ابو النصر اسماعیل بن حماد جوہری مصنف کتاب صحاح کا جو لغت مین مشہور صحاح جوہری ہے راہی ملک عدم کا ہوا وہ ایسی کتاب مشہور ہے کہ کچہہ اوسکے ذکر کی حاجت نہین یہہ اسماعیل فاراب کا تہا جو شہر ترکون کے شہروں مین سے متصل نہر کے ہے اس زمانہ مین اوسے اطرار کہتے ہین اسماعیل مذکور کا خط بہت خوب تہا کہ اچہے خط والون مین سے یہہ بہی شمار کیا جاتا ہے یہہ لغت اور عربی مین امام تہا نیشاپور مین آکر جان بحق تسلیم ہوا

پہر شروع ہوا سنہ ۳۹۹ ہجری

اس برسمین ابو علی بن مامون خفاجی مارا گیا حاکم علوی نے اوسے حکومت

ذکر ابو زکوۃ کا

رجبی کی دی تھی پھر رجبہ سے اوسے نکال کر صالح بن مرداس کلابی حاکم حلب کو دی — اسی برسمین علی بن عبد الرحمن بن احمد بن یونس مصری صاحب زیچ حاکمی کا جو زیچ ابن یونس مشہور ہے فوت ہوا یہہ زیچ چار جلد مین ہے کہتے ہین کہ عزیز ابو الحاکم نے اوسکے بنانے کا حکم دیا تھا

پھر شروع ہوا سنہ ۴۰۰ ہجری

اس برس مین یمین الدولہ نہر ہند مین آیا لڑ بھڑ کر لوٹ مار کر پھر گیا

تمام ہوئی جلد تیسری ابو الفدا کی

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔